

شیخ علی رحمان فرماتے ہیں کہ علامہ مفتی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا
احمد عبدالجواد رحمان کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی شر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اُردو ترجمہ

کنز العمال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب سے رواۃ حدیث سے متعلق کلام حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

تالیف

علامہ علاء الدین علی منقعی بن حسام الدین ہندی برهان پوری
متوفی ۷۵۰ھ

مقدمہ، عنوانات، نظر ثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب

استاذ و معین مفتی جامعہ الرشید احسن آباد کراچی

دارالاعتدال

اُردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان فون: 32631861

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب

← عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔

← مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload)

کی جاتی ہیں۔

← دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشر و اشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

← کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔

← ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

← نشر و اشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

کنز العمال

شیخ چلبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ مفتی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا
احمد عبد الجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی شتر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اُردو ترجمہ

کنز العمال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب میں رواۃ حدیث سے متعلق کلام تلاش کر کے حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

حصہ پنجم

تالیف

علامہ علاء الدین علی منقہ بن حسام الدین
ہندی برحان پوری
سنی ۱۰۰۰

مقدمہ، عنوانات، نظر ثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شاق صاحب

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دارالاشاعت
اُردو بازار ایم ای جٹ روڈ
کراچی پاکستان 2213788

اردو ترجمہ و تحقیق کے جملہ حقوق ملکیت بحق دارالاشاعت کراچی محفوظ ہیں

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : ستمبر ۲۰۰۹ء علمی گرافکس
ضخامت : 768 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمد للہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

﴿..... ملنے کے پتے﴾

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نا بھرو ڈالہور
مکتبہ رحمانیہ ۱۸۔ اردو بازار لاہور
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
مکتبہ معارف القرآن جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبہ المعارف محلہ جنگلی۔ پشاور

﴿انگلینڈ میں ملنے کے پتے﴾

ISLAMIC BOOK CENTRE
119-121, HALLIWELL ROAD
BOLTON, BL1-3NE

AZHAR ACADEMY LTD.
54-68 LITTLE H FORD LANE
MANOR PARK, LONDON E12 5QA

﴿امریکہ میں ملنے کے پتے﴾

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIEE, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

فہرست عنوانات..... حصہ پنجم

۳۷	لباس	۲۳	حرف الحاء من قسم الاقوال
۳۷	ان امور کا بیان جن کا کرنا محرم کیلئے "مباح" ہے، الاکمال	۲۳	کتاب الحج والعمرة
۳۸	موذی جانوروں کا قتل	۲۳	پہلی فصل..... فضائل حج سے متعلق
۳۸	الاصطیاد..... شکار کرنا	۲۴	حج کی فضیلت
۳۹	ان امور کا بیان جن کا کرنا محرم کے لئے "مباح" ہے	۲۵	حجاج کرام اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں
۴۰	الاکمال	۲۶	حاجی سے دعا کی درخواست کرنا
۴۱	الفصل الثالث	۲۷	بیت المقدس سے احرام کی فضیلت
۴۱	الاکمال	۲۸	الاکمال
۴۱	احکام متفرقہ..... من الاکمال	۲۸	حاجی کے ہر قسم پر گناہ معاف ہوتا ہے
۴۲	حج تمتع اور فتح حج	۲۹	حج نہ کرنے پر وعید
۴۲	الاکمال	۳۱	الفصل الثانی
۴۲	الفصل الرابع فی الطواف والسعی	۳۱	حج عمر بھر میں ایک مرتبہ فرض ہے
۴۲	چوتھی فصل..... طواف وسعی کے بیان میں	۳۲	الفصل الثالث
۴۳	کثرت طواف کی فضیلت	۳۳	حرام مال سے حج نہ کرے
۴۴	الاکمال	۳۳	الاکمال
۴۵	طواف کے واجبات کی رعایت	۳۴	مخطورات..... ممنوعات
۴۶	طواف و نماز سے نہ روکنا	۳۴	الاکمال
۴۶	الربل..... من الاکمال	۳۴	الباب الثانی
۴۶	ادعیہ الطواف..... طواف کے وقت کی دعائیں	۳۵	پہلی فصل..... مواقیت کے بیان میں
۴۶	من الاکمال	۳۵	الفصل الثانی
۴۷	استلام الرکنین	۳۵	پہلی فرع..... احرام اور تلبیہ کے بارے میں
۴۷	رکنین کا استلام	۳۶	الاکمال
۴۷	طواف الوداع	۳۷	اخریٰ الثانی

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
	متعلق ہے	۴۸	اسعی
۶۲	قربانی ترک کرنے پر وعید	۴۸	الاکمال
۶۳	تیسری فرع..... قربانی کے آداب میں	۴۸	الفصل الخامس فی الوقوف والافاضۃ
۶۳	الفرع الرابع	۴۸	وادئ محسر میں وقوف نہ کریں
۶۳	چوتھی فرع..... قربانی ذبح کرنے کے وقت کے بیان میں	۴۹	الاکمال
۶۳	عید سے قبل قربانی نہ ہوگی	۵۰	فرع فی فضائل یوم عرفہ وأذکار و الصوم فیہ
۶۵	الفرع الخامس	۵۰	عرفہ کے دن کی فضیلت، ذکر و اذکار اور اس دن میں روزہ
۶۵	پانچویں فرع..... قربانی کا گوشت کھانے اور اس کو ذخیرہ		رکھنے کے بیان میں ایک فرع
	کرنے کے بیان میں	۵۱	یوم عرفہ افضل ترین دن ہے
۶۶	قربانی کا گوشت کھانے کی اجازت	۵۲	عشرہ ذی الحجہ کی فضیلت
۶۶	الفرع السادس	۵۳	فرشتوں کے سامنے فخر
۶۶	چھٹی فرع..... متفرق احکام کے بارے میں	۵۵	أدعیۃ یوم عرفۃ..... الاکمال
۶۷	الفصل الثامن..... آٹھویں فصل	۵۵	عرفہ کے دن کی دعائیں
۶۷	نسک المرأة..... عورت کا مناسک حج ادا کرنا	۵۶	صوم عرفۃ..... من الاکمال
۶۸	النیابۃ..... حج کی ادائیگی میں نیابت کرنا	۵۶	عرفہ کے دن کا دروازہ
۶۸	الاشتراط والاستثناء	۵۷	الافاضۃ من عرفۃ..... من الاکمال
۶۸	حج کی ادائیگی میں شرط لگانا اور استثناء کرنا	۵۷	میدان عرفات سے روانگی
۶۸	الاحصار	۵۷	الوقوف بمزلفۃ..... مقام مزدلفہ میں ٹھہرنا
۶۸	حج الصبی والأعرا بی والعبد	۵۸	نزول منی..... من الاکمال
۶۸	بچے، بدوی (دیہاتی شخص) اور غلام کا حج	۵۸	مقام منی میں اترنا
۶۹	متفرقات آخر متعلق بکلمۃ	۵۸	الفصل السادس..... چھٹی فصل
۶۹	دوسرے متفرق احکام جو مکہ سے متعلق ہیں	۵۸	رمی جمار یعنی منکروں کو ٹنگریاں مارنے کے بیان میں
۶۹	الأضاحی والھدیٰ والتکبیرات التشریق..... من الاکمال	۵۹	الاکمال
۷۱	قربانی کا جانور صحت مند ہونا بہتر ہے	۶۰	احلق..... من الاکمال
۷۲	غیر اللہ کے نام قربانی حرام ہے	۶۰	بہ مندوان
۷۲	قربانی کا گوشت ذخیرہ کیا جاسکتا ہے	۶۱	الفصل السابع..... ساتویں فصل
۷۳	الھدیٰ یا من الاکمال	۶۱	پہلی فصل..... ان چیزوں کی ترغیب میں
۷۳	ہدی کا بیان	۶۱	الفرع الثانی..... دوسری فروع
۷۴	الاعتیرۃ من الاکمال	۶۱	قربانی کے واجب ہونے اور اس کے بعض احکام سے

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۸۸	کتاب الحج من قسم الافعال	۷۴	متیرہ روز بکری ہے جو ماہِ رجب میں ذبح کی جاتی تھی
۸۸	باب فی فضائلہ ووجوبہ وادابہ	۷۵	تکبیرات التشریق من الاکمال
۸۸	فصل میں فضائلہ	۷۵	باب الثالث فی العمرة وفضائلہا وادکامہا وادکام ذکرک
۸۸	یہ فصل حج کی فضیلتوں کے بیان میں ہے		فی حجة الوداع
۹۰	عورتوں کا جہاد حج و عمرہ ہے	۷۵	الفصل عمرہ کی فضیلت کے بیان میں
۹۱	فصل حج کے واجب ہونے کے بیان میں	۷۶	رمضان میں عمرہ کی فضیلت
۹۱	ذیل الوجوب وجوب سے متعلق	۷۶	الاحکام
۹۲	تلبیہ	۷۷	احکام حجة الوداع حجة الوداع کے احکامات
۹۲	تلبیہ کب تک پڑھا جائے	۷۸	احکام العمرة من الاکمال
۹۲	جمرة عقبہ پر تلبیہ ختم کرے	۷۸	عمرہ کے احکام
۹۵	باب مناسب حج میں ترتیب کے ساتھ	۷۹	نسک المرأة من الاکمال
۹۵	فصل میقات مکانی میں	۷۹	عورت کا حج
۹۶	میقات زمانی	۸۰	اشراط والاستثناء "من الاکمال"
۹۶	میقات سے متعلق	۸۰	حج میں شرط لگانا اور استثناء کرنا
۹۶	فصل احرام اور حج کی ادائیگی کے طریقوں کے بیان میں	۸۱	جامع کنسک "من الاکمال"
۹۶	احرام	۸۱	الحج عن الغير من الاکمال
۹۷	حج افراد صرف حج کے لئے تلبیہ پڑھنا	۸۱	دوسرے کی جانب سے حج کرنا
۹۷	القران	۸۲	والدین کی طرف سے حج
۹۷	حج و عمرہ دونوں کا تلبیہ پڑھنا اور دونوں کے اکٹھے ادائیگی	۸۲	احکام مذکرت فی حجة الوداع من الاکمال
	کی نیت کرنا	۸۲	۱۰ احکامات جو حج واداع کے موقع پر ذکر کیے گئے
۹۹	استمع حج تمتع	۸۳	مسلمانوں کا خون بہت زیادہ محترم ہے
۱۰۲	فصل طواف اور اس کی فضیلت میں	۸۵	جان و مال کو نقصان نہ پہنچاؤ
۱۰۳	ادعیہ دعائیں	۸۵	عورتوں کے حقوق ادا کرو
۱۰۴	آداب الطواف استلام	۸۶	واجب الحج "من الاکمال"
۱۰۴	حجر اسود کا بوسہ	۸۶	حج سے متعلق احکام کے بیان میں
۱۰۵	حجر اسود پر دھکے دینے کی ممانعت	۸۷	دخول المنعة "من الاکمال"
۱۰۷	چھترنی سے استلام	۸۷	تعبیہ میں داخل ہونا
۱۰۸	رمل یعنی پہلے تین چکر اکڑا کر رکازے جائیں اور پھر اپنی حالت پر	۸۷	زیارة قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الاکمال
		۸۷	نبی کریم ﷺ کی قبر کی زیارت کا بیان

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۱۳۵	فصل..... حج کی جنایات اور ان پر لازم ہونے والے	۱۰۸	طواف کی دو رکعات
	دم..... بدلے	۱۰۹	طواف کے متفرق آداب
۱۳۵	حاجی پر آگندہ پر آگندہ بال ہوتا ہے	۱۰۹	فصل..... سعی کے بیان میں
۱۳۶	محرم حلال آدمی کا شکار کھا سکتا ہے	۱۰۹	سعی کی دعا
۱۳۹	محرم کے شکار حلال نہیں ہے	۱۰۹	فصل..... وقوف عرفہ میں
۱۴۲	حج فاسد کرنے والی چیزوں کا بیان اور حج فوت ہو جانے	۱۱۰	یوم عرفہ کی فضیلت
	کے احکام	۱۱۱	عرفہ کے روز کے اذکار
۱۴۳	الاحصار، حج سے روکنے والے افعال	۱۱۳	عرفہ کے روزہ رکھنے اور نہ رکھنے کا بیان
۱۴۳	محرم کے لئے مباح جائز امور کا بیان	۱۱۴	فی واجبات الحج و مندوباتہ..... حج کے واجبات اور مستحبات
۱۴۵	عرفہ کے دن غسل کرنے کا حکم	۱۱۴	عرفات سے واپسی
۱۴۶	محرم کا نکاح	۱۱۵	مزدلفہ مغرب و عشاء اکٹھی پڑھنا
۱۴۶	کچھ احکام حج کے متعلق	۱۱۶	عرفہ سے واپسی کا ذکر
۱۴۶	فصل..... حج کی نیابت	۱۱۸	عرفات میں ظہر و عصر اکٹھی پڑھی جائے گی
۱۴۷	والد کی طرف سے حج	۱۲۰	مزدلفہ میں قیام
۱۴۹	مرنے کے بعد والد کی طرف سے حج	۱۲۱	مزدلفہ سے واپسی
۱۴۹	فسخ حج..... حج توڑنا	۱۲۲	رمی جمار..... شیاطین کو کنکر مارنا
۱۴۹	حج میں شروط	۱۲۳	الاضاحی..... قربانی کا بیان
۱۴۹	عورت کے لئے احکام حج	۱۲۴	عیب دار جانور کی قربانی نہیں ہوتی
۱۵۱	حالت نفاس میں احرام	۱۲۶	صحت مند جانور کی قربانی
۱۵۱	متفرق احکام	۱۲۸	قربانی سنت ابراہیمی ہے
۱۵۱	حالت احرام میں موت کی فضیلت	۱۲۸	اھدایا
۱۵۲	حج کے بارے میں	۱۲۹	اونٹ میں نحر سنت ہے
۱۵۳	جامع المنسک..... حج کے مکمل احوال	۱۳۱	قربانی کے گوشت کو ذخیرہ کرنا
۱۵۳	اذکار المناسک..... دوران حج کی دعا	۱۳۱	أحلق والتقصیر..... سر منڈانا یا کتر وانا
۱۵۳	حجۃ الوداع	۱۳۲	حج میں سر منڈانے والوں کے حق میں دعا
۱۵۵	حجۃ الوداع کا خطبہ	۱۳۳	منیٰ میں رات گزارنا اور منیٰ کے اعمال
۱۵۷	خاندانی نبوت کے لئے صدقہ حلال نہیں	۱۳۳	تکمیرات التشریق
۱۵۸	رسول اللہ ﷺ کی پیشین گوئی	۱۳۴	انفر..... کوچ کرنا
۱۵۸	مسلمان کی جان و مال حرمت والے ہیں	۱۳۴	طواف الوداع

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۱۷۴	اچانک نظر پڑ جائے تو معاف ہے	۱۵۹	کعبہ میں داخل ہونا
۱۷۴	فصل من الاکمال	۱۶۰	بیت اللہ کے اندر داخلہ
۱۷۵	تیسری فرع..... والد الحرام	۱۶۱	باب فی العمرة..... عمرة سے متعلق باب
۱۷۵	الاکمال	۱۶۲	الکتاب الثانی..... من حرف الخاء
۱۷۵	چوتھی فرع..... زنا کی حد میں	۱۶۲	باب اول..... حدود کے واجب ہونے اور ان میں چشم پوشی سے متعلق احکام کے بیان میں
۱۷۶	باندی کیلئے حد زنا پچاس کوڑے ہیں	۱۶۲	فصل اول..... حدود کے واجب ہونے کے بیان میں
۱۷۷	باندی کی حد..... الاکمال	۱۶۲	الاکمال
۱۷۷	پانچویں فرع..... لواطت کی حد میں	۱۶۳	حاکم کے پاس مقدمہ دائر ہونے کے بعد صد جاری کرنا ضروری ہے
۱۷۷	اور چوپاؤں کے ساتھ بدکاری کی حد میں	۱۶۳	فصل دوم..... حدود میں چشم پوشی کرنے کے بیان میں
۱۷۸	الاکمال	۱۶۵	تین قسم کے لوگوں سے درگزر کرو
۱۷۹	بد نظری پر لعنت	۱۶۵	الاکمال
۱۷۹	دوسری فصل..... خمر..... شراب کی حد میں	۱۶۵	دوسرا باب..... انواع الحدود
۱۷۹	فرع اول..... نشہ آور شے پر وعید	۱۶۶	فصل اول..... زنا میں
۱۸۰	ہر نشہ آور شے کی حرمت	۱۶۶	فرع اول..... زنا کی وعید میں
۱۸۱	خمر..... شراب کے احکام	۱۶۶	غائب شخص کی بیوی سے زنا کرنا زیادہ بڑا گناہ ہے
۱۸۲	شراب کی وجہ سے دس افراد معلوم ہیں	۱۶۷	زنا کرنے کی چار آفتیں
۱۸۳	شراب کا عادی جنت سے محروم	۱۶۸	قوم لوط کے دس بڑے گناہ
۱۸۵	دوسری فرع..... شراب کی حد میں	۱۶۹	الاکمال
۱۸۵	شراب نوشی پر وعیدات..... الاکمال	۱۶۹	زنا سے بچنے پر جنت کی بشارت
۱۸۸	شراب نوشی کا وبال	۱۷۰	دوسری فرع..... زنا کے مقدمات (اسباب) میں (اور اجنبیہ عورت کے ساتھ تنہائی کی ممانعت میں)
۱۹۰	آخری زمانہ میں لوگ شراب کا نام بدل دیں گے	۱۷۰	الاکمال
۱۹۱	فصل من الاکمال	۱۷۱	غیر محرم عورت کے ساتھ تنہائی اختیار کرنے کی ممانعت
۱۹۱	نشہ آور شے کے بیان میں	۱۷۱	بد نظری
۱۹۲	تیسری فرع..... نبیذوں کے بیان میں	۱۷۲	سب سے بڑا گناہ کھانا منوع ہے
۱۹۲	شراب کے برتنوں کا ذکر	۱۷۲	تشریح حفاقت پر حلاوت ایمان کی بشارت
۱۹۳	الاکمال	۱۷۳	الاکمال
۱۹۴	شراب کی مشابہ چیزوں سے اجتناب		
۱۹۵	تیسری فصل..... چوری کی حد میں		
۱۹۶	لواحق السرقة		

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۲۱۵	سنگساری کے بعد کفن دفن اسلامی طریقہ پر ہوگا	۱۹۷	چوری کی حد..... الاکمال
۲۱۶	تہمت کی حد لگانا	۱۹۷	کھلے جانور چرانے میں قطع الید نہیں
۲۱۷	ثبوت جرم کے بعد حد جاری ہوگی	۱۹۹	پتھی فصل..... تہمت کی حد میں
۲۱۹	رجم..... سنگساری	۱۹۹	حد السحر..... جادوگر کی حد
۲۲۰	رجم سنگساری کا حکم قرآن میں موجود ہے	۱۹۹	تہمت کی حد..... الاکمال
۲۲۱	تعزیراً کوڑے مارنا	۱۹۹	تیسرا باب..... حدود کے احکام اور ممنوعات میں
۲۲۲	یہودی عورت و مرد پر حد زنا جاری کرنا	۱۹۹	فصل اول..... احکام حدود میں
۲۲۳	توراة میں سنگساری کا حکم موجود تھا	۲۰۰	دوسری فصل..... حدود کے ممنوعات اور آداب میں
۲۲۳	حاملہ زنا پر وضع حمل کے بعد حد جاری ہوگی	۲۰۱	کسی جاندار کو آگ سے جلانا جائز نہیں
۲۲۶	سنگساری کی وجہ سے جنت کا مستحق ٹھہرا	۲۰۱	الاکمال
۲۲۷	غلام باندی کے زنا کا بیان	۲۰۲	مشکلہ کرنے کی ممانعت
۲۲۹	شبہ میں زنا کر لینے کا بیان	۲۰۳	تعزیرات کی حد
۲۲۹	جانور سے طلی کرنا	۲۰۳	متعلقات حدود..... الاکمال
۲۲۹	زنا کے بارے میں کچھ روایات	۲۰۳	کتاب الحدود..... قسم الافعال
۲۳۰	تین طلاق کے بعد ہم بستری حرام ہے	۲۰۳	فصل فی الاحکام
۲۳۳	سالی کے ساتھ زنا سے بیوی حرام نہ ہوگی	۲۰۳	المسائہ..... چشم پوشی
۲۳۵	ولد الزنا کا حکم	۲۰۴	امام تک معاملہ پہنچنے سے پہلے حد ساقط کرنا
۲۳۵	اجنبی عورت کے ساتھ خلوت	۲۰۵	متفرق احکام
۲۳۶	شوہر کی عدم موجودگی میں بیوی سے بات نہ کرے	۲۰۶	امام کے پاس پہنچنے کے بعد حد ساقط نہیں ہو سکتی
۲۳۷	بد نظری	۲۰۸	حدود کے آداب
۲۳۹	لواطت	۲۰۸	حدود کے ممنوعات
۲۳۹	حد الخمر..... شراب کی سزا	۲۰۸	الاحراق..... جلانا
۲۴۲	شرابیوں کی صحبت بھی خطرناک ہے	۲۰۸	مشکلہ..... شکل بگاڑنا
۲۴۳	شراب نوشی کی سزا	۲۰۸	متفرق احکام
۲۴۸	شراب نوشی پر وعید	۲۰۹	فصل حدود کی انواع کے بیان میں..... حد الزنا
۲۵۲	ذیل الخمر..... شراب کے بارے میں	۲۰۹	زانی اور مزنیه کا آپس میں نکاح
۲۵۵	حد نافذ کرنے کے لئے دو گواہ ہونا ضروری ہے	۲۱۰	غیر شادی شدہ کو سو کوڑے
۲۵۷	نشا اور شے کا حکم	۲۱۱	غلام پر بھی حد جاری ہوگی
۲۵۸	نبیذوں کا بیان	۲۱۳	عورت کو سزا میں سنگسار کرنا

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۲۹۱	دین کی حفاظت کے لئے بارخلافت قبول کی	۲۵۹	غیبی نشا آور نہ ہو تو حلال ہے
۲۹۳	امامت صغریٰ سے امامت کبریٰ تک	۲۶۲	دو چیزیں دین کے لئے خرابی، مال کے لئے تباہی ہے
۲۹۳	رسول اللہ ﷺ کے وعدوں کا ایفاء	۲۶۳	جو غیبی ممنوع ہے
۲۹۶	صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا خطبہ	۲۶۸	حد السرقة چوری کی حد
۲۹۷	قبیلہ اسد وغطفان سے صلح	۲۷۰	گھ کے افراد میں سے کوئی چوری کرے تو حد نہیں ہے
۳۰۰	صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا خلافت کے بعد تجارت کرنا	۲۷۲	حد سرقة کی مقدار دس درہم ہے
۳۰۱	خمس کا حقدار خلیفہ وقت ہے	۲۷۸	ذیل السرقة ... چوری کے بیان میں
۳۰۳	حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اپنے والد سے ملاقات	۲۷۹	حد قذف ... تہمت کی حد
۳۰۴	علی رضی اللہ عنہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت	۲۸۰	حد تہمت اتنی کوڑے ہیں
۳۰۶	صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی نصیحت	۲۸۱	غلام پر حد تہمت کا بیان
۳۰۹	نبی کے مال میں میراث جاری نہیں ہوتی	۱۸۱	تہمت کے متعلقات میں
۳۱۰	مجلس شوریٰ کا قیام	۲۸۲	عزیر احاکم کو سزا دینے کا اختیار ہے
۳۱۱	بیعت سمع اور طاعت پر	۲۸۵	کتاب انحصار ... من الحروف الحاء
۳۱۳	ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خطبہ کے لئے منبر پر ایک درجہ نیچے بیٹھے	۲۸۵	بچے کی پرورش ... قسم الافعال
۳۱۷	شر حبیل بن حسنہ کا خواب	۲۸۵	الاکمال
۳۲۳	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مرتدین سے قتال	۲۸۵	کتاب الحوائج
۳۲۵	مکشرین زکوٰۃ سے قتال	۲۸۵	قرض کی ادائیگی دوسرے کے حوالے کرنے کا بیان
۳۲۶	مرتدین کے متعلق صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا خطبہ	۲۸۵	من قسم الاقوال
۳۲۸	یزید بن ابی سفیان کو لشکر کا امیر بنانا	۲۸۶	الاکمال
۳۲۸	خالد بن ولید کو لشکر کا امیر بنانا	۲۸۶	کتاب انحصار
۳۲۸	حبشہ کی لشکر کشی	۲۸۷	پرورش کا بیان ... من قسم الافعال
۳۲۹	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تقریر	۲۸۹	حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کی پرورش
۳۳۲	اہل یمن کے نام ترغیبی خط	۲۸۹	پرورش مال کا حق ہے
۳۳۲	خلافت امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ	۲۸۹	کتاب الحوائج
۳۳۵	صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرف سے خلیفہ کا تعین	۲۹۰	من قسم الافعال ... من جمع الجوامع
۳۳۶	خلافت کے سلسلہ میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا مشورہ فرمانا	۲۹۰	تصرف
۳۳۷	خلافت کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خطبہ	۲۹۰	کتاب الخلافۃ مع الامارۃ ... خلافت اور امارت کا بیان
۳۴۰	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا لشکروں کو روانہ فرمانا	۲۹۰	پہلا باب ... خلفاء کی خلافت میں
		۲۹۰	خلافت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۳۸۰	فیصلہ اللہ کے حکم کے مطابق ہونا چاہئے	۳۴۰	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی امیر لشکر کو نصیحت
۳۸۱	امیر کی اطاعت	۳۴۱	ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمان عمر رضی اللہ عنہ
۳۸۲	قوم پرستی کا نعرہ لگانے والا قابل سزا ہے	۳۴۱	اشکروں سے متعلق
۳۸۳	حکام کی اطاعت کا حکم	۳۴۲	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مراسلات
۳۸۳	امیر کی اطاعت کی جائے اگرچہ حبشی غلام ہو	۳۴۳	عمر بن العاص کے نام خط
۳۸۶	حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کو نصیحت	۳۴۵	فتوحات خلافت عمر رضی اللہ عنہ
۳۸۸	امیر کی مخالفت	۳۴۶	بیت المقدس کو صلحاً فتح کیا
۳۸۸	اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں اطاعت امیر جائز نہیں	۳۴۷	مصر کی فتح
۳۹۰	حکام کا خوشامدی بننا ممنوع ہے	۳۴۹	فتح الاسکندریہ
۳۹۱	ظلم کے کاموں میں حکام کی مدد نہ کی جائے	۳۵۰	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جنگی حکمت عملی
۳۹۲	حاکم کے مددگار	۳۵۱	خلافت امیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
۳۹۲	خلافت سے متعلق امور	۳۵۱	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خواب
۳۹۳	فصل قضاء..... عہدہ حج اور اس سے متعلق وعیدوں کے بیان میں	۳۵۲	حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خطبہ
۳۹۳	قضاء سے متعلق وعیدوں کا بیان	۳۵۲	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کا واقعہ
۳۹۳	قضاء (عہدہ حج) کے متعلق ترغیب کے بیان میں	۳۵۸	خلیفہ مقرر کرنا چھ افراد کی شوری کے ذمہ ہے
۳۹۳	ادب القضاء..... عدالتی امور میں آداب کا بیان	۳۶۳	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تواضع
۳۹۵	حاکم پر لازم ہے دونوں فریق کی بات سنے	۳۶۶	خلافت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ
۳۹۶	قاضی کے لئے ہدایات	۳۶۶	حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت
۳۹۷	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عدالت میں پیشی	۳۶۸	مدتِ خلافت
۳۹۸	فیصلہ کرنے کی بنیاد	۳۶۸	دوسرا باب..... امارت (حکومت) اور اس کے متعلق
۳۹۹	فیصلہ کرنے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کو مقدم رکھنا	۳۶۸	قسم الافعال..... امارت (حکومت) کی ترغیب میں
۴۰۰	عہدہ قضاء کی ابتداء	۳۶۹	امارت (حکومت) پر وعیدوں کا بیان
۴۰۰	عہدہ قضاء کی تنخواہ	۳۷۱	ظالم حکمرانوں کے لئے ہلاکت ہے
۴۰۰	الاحتساب	۳۷۲	حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے ہدایات
۴۰۱	بدیہ	۳۷۳	بر منصب والے کو جہنم کے پل پر کھڑا کیا جائے گا
۴۰۲	مشرک کا ہدیہ قبول نہ کرنا	۳۷۵	امارت (حکومت) کے آداب میں
۴۰۳	رشوت	۳۷۶	منصب حکومت میں چار باتوں کا ہونا ضروری ہے
۴۰۴	فیصلہ جات	۳۷۶	بے رحم شخص حکومت کا اہل نہیں
		۳۷۸	رعایا پر لازم ہے حکام کے حق میں خیر کی دعا کرے

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
		۴۰۵	ذی الید کے حق میں فیصلہ
		۴۰۶	ابن منقذ کی طلاق کا واقعہ
		۴۰۷	دو عورتوں کے درمیان فیصلہ
		۴۰۹	سایہ پر حد جاری کرنا
		۴۱۰	رخصتی کے وقت لڑکی بدلی کر دی
		۴۱۱	قرض کا بہترین فیصلہ
		۴۱۲	آنکھ میں چوٹ لگانا
		۴۱۳	تین آدمیوں کا ایک لڑکے پر دعویٰ
		۴۱۵	نانگ میں سینگ مارنے کا فیصلہ
		۴۱۷	صلح کرنے کا مشورہ
		۴۱۷	عمال کے مال کا مقاسمہ
		۴۱۹	سفر میں نقل اور سنت کی قصر نہیں ہے
		۴۱۹	ریشم پہننے کی ممانعت
		۴۲۰	ناخ و منسوخ احکام
		۴۲۲	ماں کی خدمت کا اجر جہاد کے برابر ہے
		۴۲۳	گورنر کے لئے ہدایات کا ذکر
		۴۲۳	جنت حاصل کرنے والے اعمال
		۴۲۵	بڑے بڑے گناہوں کا ذکر
		۴۲۶	حجۃ الوداع کے خطبہ کا ایک حصہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حرف الحاء من قسم الأقوال

اس میں درج ذیل چار کتابیں ہیں:
۱.....حج و عمرہ ۲.....حدود ۳.....حضانہ (پرورش) ۴.....حوالہ

کتاب الحج والعمرة

اس میں تین ابواب ہیں، پہلا باب حج کی فضیلت، اس کے وجوب اور آداب سے متعلق ہے۔
اور اس میں تین فصلیں ہیں:

پہلی فصل.....فضائل حج سے متعلق

۱۱۷۸۳..... حج فی سبیل اللہ میں نفقہ (کھانے پینے کا خرچ) سات ۷۰۰ سو گنا بڑھ جاتا ہے۔ سمویہ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۱۷۸۵..... مقبول حج کی جزاء تو صرف جنت ہے۔ رواہ طبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت محل کلام ہے۔ ذخیرة الحفاظ ۲۶۹۵۔

۱۱۷۸۶..... حج جہاد ہے اور عمرہ نفل ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن طلحة بن عبيد الله. رواہ طبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ ضعیف ابن ماجہ ۶۳۵، ضعیف الجامع ۲۷۶۱۔

۱۱۷۸۸..... ہمیشہ حج و عمرہ کرو، کیونکہ یہ گناہوں اور فقر و فاقہ کو اس طرح مٹا ڈالتے ہیں جیسے لوہار کی بھٹی لوہے کے زنگ کو مٹا ڈالتی ہے۔

رواہ الدارقطني فی الأفراد والطبرانی فی الاوسط عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت محل کلام ہے۔ ذخیرة الحفاظ ۱۶۲، النوافح ۷۲۔

۱۱۷۸۹..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وہ بندہ تو بہت ہی محروم ہے جس کو میں نے جسمانی صحت عطا فرمائی اور اس کے رزق میں وسعت بخشی، پانچ

سال اس پر ایسے گذرتے ہیں مگر وہ میری طرف نہیں آتا۔ یعنی باوجود وسعت و صحت کے حج و عمرہ نہیں کرتا، تو ایسا شخص بہت محروم ہے۔

رواہ ابو یعلیٰ فی مسنده و البیہقی فی شعب الایمان عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۱۷۹۰..... بے شک فرشتے سواری پر حج کو جانے والوں سے مصافحہ کرتے ہیں اور پیدل حج کو جانے والوں سے معافہ کرتے ہیں۔

رواہ ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۷۸۸۔

۱۱۷۹۱..... اللہ تعالیٰ ایک حج کے بدلے تین شخصوں کو جنت میں داخل فرماتے ہیں:

۱..... میت کو۔ ۲ اس کی جانب سے حج کرنے والے کو۔

۳ اور اس حج (بدل) کا اہتمام کرنے والے کو۔ رواہ ابو یعلیٰ فی مسندہ والبیہقی فی شعب الایمان عن جابر رضی اللہ عنہ
نوٹ:..... یہ فضیلت حج بدل سے متعلق ہے کہ اگر کوئی شخص مر جائے اس حال میں کہ اس پر حج فرض تھا تو اس کی طرف سے کسی حج
کر لیا۔ ۱۲ ش۔

۱۱۷۹۲ بے شک اللہ تعالیٰ کے گھروں کو تعمیر کرنے والے ہی اہل اللہ ہیں۔

رواہ عبد بن حمید و ابو یعلیٰ فی مسندہ و الطبرانی فی الأوسط و البیہقی فی السنن عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت محل کلام ہے: ضعیف الجامع ۱۸۸۳، الضعیفۃ ۱۶۸۲۔

۱۱۷۹۳ بے شک سواری پر بیٹھ کر جانے والے کو اس کی سواری کے ہر قدم پر ستر نیکیاں ملتی ہیں، اور پیدل جانے والے کو اس کے ہر قدم پر
سات سو (۷۰۰) نیکیاں ملتی ہیں۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
کلام:..... ضعیف الجامع ۱۹۵۹، الضعیفۃ ۴۹۶۔

۱۱۷۹۴ ابلیس کا سرکش شیاطین کا نولہ ہے جنہیں وہ کہتا ہے کہ: حاجیوں اور مجاہدین کی نوہ میں رہو اور انہیں راستے سے گمراہ کرو۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ذخیرۃ الخفا ۱۹۶۲، ضعیف الجامع ۱۹۱۳۔

۱۱۷۹۵ آؤ ایسے جہاد کی طرف جس میں کوئی کائنات نہ ہے، وہ حج ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن الحسن رضی اللہ عنہ

۱۱۷۹۶ کیا میں تمہیں ایسے جہاد پر مطلع نہ کروں جس میں کوئی کائنات نہیں؟ وہ جہاد حج بیت اللہ ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن الشفاء

۱۱۷۹۷ بندہ کا حج سے لوٹتے ہوئے یا رمضان کے روزے کی افطاری کرتے ہوئے مر جانا بہترین حالت موت ہے۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۲۹۲۷۔

۱۱۷۹۸ بوڑھے، کمزور اور عورت کا جہاد حج و عمرہ ہے۔ رواہ النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت محل کلام ہے: ضعیف الجامع ۱۶۳۸، مشتمل ۱۹۳۔

۱۱۷۹۹ حج و عمرہ کی کثرت فخر و فاقہ دہکتی ہے۔ رواہ المحاملی فی امالیہ عن اہل سلمہ رضی اللہ عنہما

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۴۱۶۵، الضعیفۃ ۷۷۷، مشتمل ۱۹۳۔

۱۱۸۰۰ حج کرنے والا ہرگز فقر و فاقہ سے دوچار نہ ہوگا۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۸۰۱ حج کرنے والے کا اونٹ (سواری کا ہر جانور) جو بھی قدم اٹھاتا ہے اور جو بھی قدم رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ اس حج کرنے
والے شخص کے لیے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں اور ایک گناہ مٹا دیتے ہیں اور ایک درجہ بلند فرماتے ہیں۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

حج کی فضیلت

۱۱۸۰۲ جس شخص نے مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) سے حج یا عمرہ کا احرام باندھا تو وہ شخص اس دن کی طرح (گنہوں سے پاک ہے) جس دن

اس کی والدہ نے اس کو جنا۔ رواہ عبد الرزاق فی الجامع عن اہل سلمہ رضی اللہ عنہما

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۵۳۵۲۔

۱۱۸۰۳ جس شخص نے حالت احرام میں تلبیہ پڑھتے ہوئے دن گزارا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا، تو سورج اس کے گناہوں کو لے کر غروب ہوگا اور وہ شخص ایسا لوٹے گا جیسے اس کی ماں نے اس کو آج ہی جتا ہے (یعنی گناہوں سے بالکل پاک صاف ہوگا)

رواہ احمد فی مسنده والحاکم فی المستدرک عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۸۰۴ نہیں دن گزارا کسی مؤمن نے تلبیہ پڑھتے ہوئے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا مگر یہ کہ وہ سورج اس کے گناہوں کو لے کر ہی غروب ہوگا، لہذا وہ شخص اس دن کی مانند (گناہوں سے پاک و صاف) لوٹے گا جس دن اس کی ماں نے اس کو جتا تھا۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر والبیہقی فی شعب الایمان عن عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت محل کلام ہے: ذخیرۃ الخناظ ۲۷۶۔

۱۱۸۰۵ جب بھی کوئی تلبیہ کہنے والا بلند آواز سے تلبیہ پکارتا ہے اور تکبیر کہنے والا بلند آواز سے تکبیر کہتا ہے تو ضرور اس کو جنت کی بشارت و خوشخبری دیدی جاتی ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۵۰۳۱۔

۱۱۸۰۶ جب بھی کوئی مسلمان تلبیہ پڑھتا ہے تو اس کے دائیں بائیں جو پتھر، درخت اور ڈھیلے وغیرہ ہوتے ہیں وہ بھی تلبیہ پڑھتے ہیں اور اسی طرح سندھ زمین کے منہا تک یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے۔ رواہ الترمذی وابن ماجہ والحاکم فی المستدرک عن سہل بن سعد رضی اللہ عنہ

۱۱۸۰۸ جس شخص نے اللہ کے لیے حج کیا اور (دوران حج) نہ کوئی فحش بات چیت کی اور نہ ہی کسی فسق و گناہ میں مبتلا ہوا تو وہ اس دن کی طرح (گناہوں سے پاک و صاف) لوٹے گا جس دن اس کی والدہ نے اس کو جتا تھا۔

رواہ احمد فی مسنده والبخاری والنسائی وابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۱۸۰۹ بدحواسی اور اضطراب نے مجھے ہنسنے پر مجبور کر دیا۔ رواہ احمد فی مسنده عن العباس بن مرداس رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۸۸۱۔

۱۱۸۱۰ جس شخص نے مناسک حج پورے کیے اور مسلمان اس کی زبان اور ہاتھ سے مامون رہے تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

رواہ عبد ابن حمید عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:..... ذخیرۃ الخناظ ۵۵۰۶، ضعیف الجامع ۵۷۹۳۔

۱۱۸۱۱ جس شخص کا انتقال حالت احرام میں ہوا، وہ قیامت کے دن تلبیہ پڑھتے ہوئے اٹھے گا۔ رواہ الخطیب فی تاریخ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۸۴۹۔

۱۱۸۱۲ حج کرنے والا، حج کو جاتے ہوئے اور حج سے لوٹتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتا ہے۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن امامہ رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۷۳۹۔

۱۱۸۱۳ حاجی وغازی اللہ تعالیٰ کے ”وفد“ (مہمان) ہیں، جب وہ اس کو پکارتے ہیں تو وہ انہیں جواب دیتا ہے (دعا قبول کرتا ہے) اور جب

وہ اس سے مغفرت طلب کرتے ہیں تو وہ ان کی مغفرت فرمادیتا ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۷۵۰۔

حجاج کرام اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں

۱۱۸۱۴ حج کرنے والا، عمرہ کرنے والا، اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا اور ارادہ کرنے والا اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتے ہیں، جب وہ

اس کو پکارتے ہیں تو ان کی دعا قبول کرتا ہے اور جب مانگتے ہیں تو وہ انہیں عطا کرتا ہے۔ رواہ الشیرازی فی الالقباب عن جابر رضی اللہ عنہ
کلام:.....ضعیف الجامع ۲۷۵۱۔

۱۱۸۱۵..... حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں جب وہ اس کو پکارتے ہیں تو وہ جواب دیتا ہے (دعا قبول کرتا ہے) اور جب مانگتے ہیں تو وہ انہیں عطا کرتا ہے۔ رواہ البزار عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۸۱۶..... حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے ”وفد“ (مہمان) ہیں، جب وہ اس سے سوال کرتے ہیں تو وہ انہیں عطا کرتا ہے، اور جب دعا کرتے ہیں تو وہ ان کی دعائیں قبول کرتا ہے، اور ایک درہم کے خرچ کرنے پر ایک ہزار درہم بدلے میں عطا فرماتے ہیں۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن انس رضی اللہ عنہ
۱۱۸۱۷..... حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے ”وفد“ (مہمان) ہیں، جب وہ اس سے سوال کرتے ہیں تو وہ انہیں عطا کرتا ہے اور جب وہ اس کو پکارتے ہیں تو وہ جواب دیتا ہے، اور جب خرچ کرتے ہیں تو وہ اس کا بدل ان کو عطا کرتا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں ابوالقاسم (نبی کریم ﷺ کی کنیت ہے) کی جان ہے تلبیہ کہنے والا جب بھی بلند مقام پر (چڑھتے ہوئے) تلبیہ کہتا ہے تو اس کے سامنے موجود ہر شے تلبیہ اور تکبیر کہتی ہے یہاں تک کہ زمین کے منہا تک یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
۱۱۸۱۸..... مسلسل حج اور وہ عمرے حج کے ساتھ ہوں، بری موت اور فقر وفاقہ کو دور کرتے ہیں۔

رواہ عبدالرزاق فی الجامع عن عامر بن عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ، مرسلًا۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن عائشة رضی اللہ عنہا
کلام:.....ضعیف الجامع ۲۶۹۳۔

۱۱۸۱۹..... حج کر لو قبل اس کے کہ تم حج نہ کر سکو، مکہ کے دیہاتی و بدوی وہاں کی وادیوں کے کنارے بیٹھ جائیں گے اور پھر حج کرنے کو کوئی شخص بھی نہ پہنچ پائے گا۔ رواہ الحاکم فی المستدرک والبیہقی فی السنن عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ
کلام:.....روایت ضعیف ہے التلکیت والافادۃ ۱۱۵، حسن الاثر ۲۲۳۔

۱۱۸۲۱..... حج کرو، کیونکہ حج گناہوں کو اس طرح دھو ڈالتا ہے جیسے پانی میل کو دھو ڈالتا ہے۔ رواہ الطبرانی فی الأوسط عن عبداللہ بن جراد رضی اللہ عنہ
کلام:.....حسن الاثر ۲۲۳، ضعیف الجامع ۲۶۹۶۔

۱۱۸۲۲..... حج کرو، مستغنی ہو جاؤ گے (یعنی مال داری ہوگی فقر دور ہوگا، استغنا پیدا ہوگا) اور سفر کرو صحت مند رہو گے۔

رواہ عبدالرزاق عن صفوان بن سلیم مرسلًا

یہ روایت مرسل ہے۔

کلام:.....ضعیف الجامع ۲۶۹۴۔

حاجی سے دعا کی درخواست کرنا

۱۱۸۲۳..... جب تم کسی حاجی سے ملاقات کرو تو اس کو سلام کرو اور اس سے مصافحہ کرو اور اس سے درخواست کرو کہ وہ تمہارے لیے مغفرت کی دعا کرے اپنے گھر میں داخل ہونے سے پہلے، کیونکہ اس کی مغفرت کر دی گئی ہے۔ رواہ احمد عن ابن عمر
کلام:.....الشدرة ۱۱۶، ضعیف الجامع ۶۸۹۔

۱۱۸۲۴..... حج میں خرچ کرنا (اجرو ثواب کے لحاظ سے) اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کی طرح سے ایک (روپیہ) کا بدلہ سات سو (روپیہ) ہے۔

رواہ احمد والضیاء، عن بریدة رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۵۹۹۳۔

۱۱۸۲۵..... حج کرنے والا جب اپنے گھر سے نکلتا ہے اور تین دن یا تین راتیں چلتا ہے تو وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح۔ پاک و صاف ہو کر نکلتا ہے، جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا اور اس کے تمام ایام درجات ہوتے ہیں اور جس نے کسی مرنے والے کو کفن پہنایا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت کے لباسوں میں لباس پہنائیں گے، اور جس شخص نے میت کو غسل دیا تو وہ شخص اپنے گناہوں سے (پاک و صاف ہو کر) نکلتا ہے۔ اور جس شخص نے اس کی قبر پر مٹی ڈالی تو اس کے تمام اعمال میں اس کے ہر مٹی بھر مٹی کے بدلہ پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ بھی زیادہ وزن لکھ دیا جاتا ہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۴۷۳۔

۱۱۸۲۶..... حج و عمرہ اللہ کا راستہ ہیں اور رمضان میں ایک عمرہ کرنا حج کے برابر ہے یا (نفل) حج سے کفایت کرتا ہے۔

رواہ الحاکم فی المستدرک عن ام معقل رضی اللہ عنہ

۱۱۸۲۷..... لیکن اچھا اور خوب صورت جہاد مقبول حج ہے۔ رواہ البخاری والنسائی عن عائشہ

۱۱۸۲۸..... جب محرم تلبیہ پڑھتے ہوئے، اللہ کے لیے اپنا دن گزارتا ہے یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے تو وہ سورج اس کے گناہوں کو لے کر ہی غروب ہوتا ہے، اور وہ شخص (گناہوں سے پاک) ایسا لوٹتا ہے کہ جیسے اس کی ماں نے اس کو ابھی جنا ہے۔

رواہ ابن ماجہ کتاب المناسک باب الظل للمحرم عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:.....قال فی الزوائد: اس کی سند ضعیف ہے۔ ذخیرۃ الحفاظ ۴۹۱۳، ضعیف ابن ماجہ ۶۳۵۔

۱۱۸۲۹..... جو شخص اس گھر (بیت اللہ) کو آیا (بغرض حج و عمرہ) اور اس نے نہ کوئی بخشش بات چیت کی اور نہ ہی فسق و فجور میں مبتلا ہوا تو وہ ایسا (پاک و صاف) لوٹے گا جیسے اس کی ماں نے اس کو ابھی جنا ہو۔ رواہ مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۱۸۳۰..... جو بیت المقدس سے عمرہ یا حج کا احرام باندھ کر آیا تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے اور پچھلے تمام گناہوں کو بخش دیں گے۔

رواہ احمد و ابو داؤد عن ام سلمہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۵۴۹۳۔

بیت المقدس سے احرام کی فضیلت

۱۱۸۳۱..... جو مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) سے عمرہ کا احرام باندھ کر آیا، تو اس کے گذشتہ تمام گناہ بخش دیئے گئے۔

رواہ ابن ماجہ عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

کلام:.....ضعیف ابن ماجہ ۶۴۷، ضعیف الجامع ۵۴۹۵۔

۱۱۸۳۲..... جس شخص نے حج کیا اور (دوران حج) کسی بخشش بات چیت اور فسق و فجور میں مبتلا نہ ہوا تو اس کے پچھلے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

رواہ الترمذی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۱۸۳۳..... بہر حال (حج یا عمرے کے لیے) بیت اللہ کے ارادے سے تمہارا گھر سے نکلتا، تو اللہ تعالیٰ تمہاری سواری کے ہر قدم پر تمہارے لیے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں اور تمہارا ایک گناہ معاف فرمادیتے ہیں، اور تمہارے وقوف عرفہ پر اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور فرشتوں کے سامنے فخر یہ فرماتے ہیں کہ: ذرا میرے بندوں کی طرف تو دیکھو، یہ میرے پاس پر اگندہ بال، گرد آلود، اور لیک و ذکر کے ساتھ (آوازیں بلند) کرتے ہوئے دور دور سے آئے ہیں، میری رحمت کے امیدوار ہیں اور میرے عذاب سے خوفزدہ ہیں حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا نہیں۔ اب ان کا یہ حال ہے اور اگر مجھے دیکھ لیں تب ان کا کیا حال ہوگا؟ پس اگر تم پر ریت کے ڈھیر کے مانند، دنیا کے دنوں کی تعداد کی

۔ تند، اور بارش کے قطرات کی مانند گناہوں کا ڈھیر ہوگا تو اللہ تعالیٰ ان گناہوں کو تم سے دھو ڈالے گا، اور تمہارا شیطان کو کنکری مارنا، تو ہر کنکری کے بدلے، بیریہ و مہلک گناہوں میں سے ایک گناہ کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ اور تمہارا نحر کرنا (قربانی کرنا)۔

الاکمال

۱۱۸۳۳۔ مقبول حج کی جزا بدلہ جنت ہی ہے، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ارشاد فرمایا: اے اللہ کے رسول! حج کی عمدگی کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھانا کھلانا اور بکثرت سلام کرنا۔ رواہ احمد فی مسندہ والعقلمی فی الضعفاء والبیہقی فی شعب الایمان عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۸۳۵۔ مقبول حج کا بدلہ تو صرف جنت ہے، اور ایک عمرہ اپنے سے پہلے والے عمرہ کی درمیانی مدت (کے گناہوں کا) کفارہ ہے۔

رواہ ابن حبان فی صحیحہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۱۸۳۶۔ ایک حج اپنے سے پہلے والے حج کی درمیانی مدت (کے گناہوں کا) کفارہ ہے اور ایک رمضان اپنے سے پہلے والے رمضان کی درمیانی مدت کے گناہوں کے لیے کفارہ ہے اور ایک جمعہ اپنے سے پہلے والے جمعہ کی درمیانی مدت کے گناہوں کے لیے کفارہ ہے۔

رواہ ابو الشیخ عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۱۱۸۳۷۔ جس شخص نے (حج یا عمرہ کے واسطے) بیت اللہ کا قصد کیا اور اپنے اونٹ پر سوار ہوا تو اس کا اونٹ جو بھی قدم اٹھاتا ہے اور جو بھی قدم رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ اس حاجی شخص کے لیے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں اور ایک گناہ معاف فرماتے ہیں، اور اس کا ایک درجہ بلند فرمادیتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ (سوار) بیت اللہ تک پہنچ جائے، پھر وہ بیت اللہ کا طواف کرے اور سفا و مروہ کے درمیان سعی کرے پھر (ارکان) حج کے بعد حلق یا قصر کرے تو وہ اپنے گناہوں سے ایسا (پاک و صاف ہو کر) نکلتا ہے جیسے اس کی ماں نے اس کو آج ہی جنا ہے۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

حاجی کے ہر قدم پر گناہ معاف ہوتا ہے

۱۱۸۳۸۔ حاجی جو بھی قدم اٹھاتا ہے اور جو بھی قدم رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ اس کی ایک خطا معاف فرماتے ہیں اور ایک درجہ بلند فرماتے ہیں اور اس کے حق میں ایک نیکی لکھ دیتے ہیں۔ رواہ الخطیب فی المتفق والمفروق عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

کلام:..... اس حدیث کی سند میں "لین" یعنی نرمی و کمزوری ہے۔

۱۱۸۳۹۔ جو شخص حج یا عمرہ کے ارادہ سے نکلا تو اپنی قیام گاہ پر پہنچنے تک اسے ہر قدم پر ایک لاکھ نیکیاں ملتی ہیں، اور اس کے ایک لاکھ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور اس کے ایک لاکھ درجات بلند ہوتے ہیں۔ رواہ ابن عساکر عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ وابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۸۴۰۔ حاجی حج کو جاتے ہوئے اور حج سے لوٹتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی ضمان میں ہوتا ہے، لہذا اگر اس کو دوران سفر کچھ تھکاوٹ یا مشقت پیش آئے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ اس شخص کے گناہوں کو معاف فرمادیتے ہیں، اور اس کے ہر قدم پر جنت میں اس کے ایک لاکھ درجات بلند ہو جاتے ہیں، اور اس کو بارش کے ہر قطرے کے لگنے پر شہید کے اجر کے برابر ثواب ملتا ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابی امامہ

۱۱۸۴۱۔ حاجی اپنے گھر والوں میں سے چار سو لوگوں کی سفارش کرے گا، اور وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح (پاک و صاف ہو کر) نکل جائے گا جس دن کہ اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔ رواہ البزار عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۱۸۴۲۔ لگا تار حج پہنچ کر، اور عمروں کی ترتیب رکھنے دونوں چیزیں فقر وفاقے اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتی ہیں جس طرح لوہار کی بھیٹی لوہے کے زنگ کو دور کر دیتی ہے۔ الدیلمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۱۸۴۳۔ حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے "وفد" (مہمان) ہیں، جب وہ اس کو پکارتے ہیں تو ان کی پکار سنتا ہے، اور جب وہ اس سے

۱۱۸۳۳۔ غفرت طلب کرتے ہیں تو ان کی مغفرت فرمادیتا ہے۔ رواہ ابن ماجہ والبیہقی فی السنن وصنعہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ کلام:..... اس حدیث کی سند میں صالح بن عبداللہ راوی ہیں جن کے متعلق امام بخاری نے ”منکر الحدیث“ ہوتا فرمایا ہے۔ زوائد ابن ماجہ اللہ کے وفد (مہمان) تین ہیں۔

۱۔ حاجی۔ ۲۔ عمرہ کرنے والا۔

۳۔ غازی، جب وہ اس کو پکارتے ہیں تو قبول کرتا ہے اور جب مانگتے ہیں تو عطا فرماتا ہے۔ رواہ ابن زنجویہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ ۱۱۸۳۵۔ بوڑھے، بچے، کمزور اور عورت کا جہاد حج و عمرہ کرنا ہے۔ رواہ النسائی والبیہقی فی السنن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ کلام:..... ۱۔ مشتمل ۱۹۳، ضعیف الجامع ۲۶۳۸۔

۱۱۸۳۶۔ جس شخص نے حج و عمرہ کیا اور اسی سال اس کا انتقال ہو تو (سیدھا) جنت میں داخل ہوگا اور جس نے رمضان کا روزہ رکھا اور انتقال کر گیا تو وہ (بھی سیدھا) جنت میں داخل ہوگا، اور جس نے جہاد کیا اور اسی سال مر گیا تو وہ (بھی سیدھا) جنت میں داخل ہوگا۔

رواہ الدیلمی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۱۸۳۷۔ جو شخص حج یا عمرہ یا جہاد کی غرض سے نکلا اور راستے میں مر گیا تو اللہ تعالیٰ قیامت تک اس کے حق میں غازی، حاجی اور عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھ دیتے ہیں۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ۱۱۸۳۸۔ جو شخص اس راستے میں حج یا عمرہ کرتا ہو اور مر گیا تو اس کو پیش نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی حساب کتاب لیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ: جنت میں داخل ہو جا۔

رواہ العقیلی فی الضعفاء و ابو یعلیٰ فی مسندہ و ابونعیم فی الحلیۃ والبیہقی فی شعب الایمان والخطیب فی التاریخ عن عائشہ رضی اللہ عنہا کلام:..... التزیۃ ۲۷۲، الضعیفۃ ۲۱۸۷۔

۱۱۸۳۹۔ جو (مسلمان) مکہ کے راستے میں مر گیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے حساب و کتاب نہ فرمائیں گے۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن عائشہ رضی اللہ عنہا و ابن عدی فی الکامل عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت محل کلام اور ضعیف ہے: تذکرۃ الموضوعات ۷۲، ۷۳، التہانی ۴۱۔

۱۱۸۵۰۔ جو شخص حج یا عمرہ کو جاتے ہوئے یا اس سے لوٹتے ہوئے مکہ کے راستے میں مر گیا تو اس کو حساب و کتاب کے لیے پیش نہیں کیا جائے گا، بلکہ (سیدھا) جنت میں داخل ہوگا۔ رواہ ابن مندہ فی اخبار اصیہان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۸۵۱۔ (حج و عمرہ کے لیے) مکہ کی طرف جلدی نکلو، کیونکہ تم میں کوئی نہیں جانتا کہ بیماری یا حاجت میں کیا رکاوٹ پیش آجائے اور پھر مکہ نہ جاسکو۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۸۵۲۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی اور فرمایا: قبل اس کے کہ تم پر حوادث پیش آئیں اس بیت اللہ کا حج کر لو، تو حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی کہ: مجھ پر کیا حوادث پیش آئیں گے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ تم نہیں جانتے، وہ موت ہے، تو حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی کہ موت کیا ہے؟ تو اللہ نے ارشاد فرمایا کہ: عنقریب تم اس کو چکھ لو گے۔ اور پھر تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ موت کیا چیز ہے۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن انس رضی اللہ عنہ

حج نہ کرنے پر وعید

۱۱۸۵۳۔ جس شخص کو ظاہری حاجت یا ظالم بادشاہ یا قید کردینے والی بیماری نے حج سے نہ روکا پھر وہ مرجائے تو چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر (کوئی پرواہ نہیں)۔ رواہ الدارمی والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۸۵۴..... ابلیس کا سرکش شیاطین کا نولہ ہے جنہیں وہ کہتا ہے کہ حاجیوں اور مجاہدین کی ٹوہ میں لگے رہو اور انہیں راستے سے گمراہ کرو۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔ ذخیرۃ الحفاظ ۱۹۶۲، ضعیف الجامع ۱۹۱۳۔

۱۱۸۵۵..... حج کو نہ چھوڑو چاہے اس کے لیے تمہیں کسی لاغر و کمزور اونٹنی کہ جس کی قیمت دس دراہم کے برابر ہو، پر سفر کر کے جانا پڑے۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۸۵۶..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وہ شخص تو بہت ہی محروم ہے جس کو میں نے جسمانی طور پر صحت بھی عطا فرمائی اور اس کے رزق میں وسعت بھی بخشی، اس پر پانچ سالے حج گزر جاتے ہیں کہ جن میں وہ میری طرف نہیں آتا (یعنی باوجود وسعت رزق و صحت کے حج کو نہیں جاتا تو ایسا شخص ضرور محروم ہے)۔ رواہ ابو یعلیٰ فی مسندہ عن خباب رضی اللہ عنہ

۱۱۸۵۷..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وہ شخص تو ضرور محروم ہے جس کو میں نے جسمانی طور پر صحت عطا فرمائی اور اس کی معیشت میں وسعت دی، اس پر پانچ سالے حج گزر جاتے ہیں کہ وہ میری طرف (حج یا عمرہ کو) نہیں آتا۔

رواہ ابو یعلیٰ فی مسندہ والسراج، السنن للبیہقی وابن حبان فی صحیحہ وصعید ابن منصور فی سننہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۱۰۳۳، امتناہیۃ ۹۲۸۔

۱۱۸۵۸..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ شخص تو ضرور محروم ہے کہ جس کو میں نے جسمانی طور پر صحت کی دولت سے نوازا اور اس کے رزق میں وسعت دی، اس پر ہر پانچ سالے حج گزر جاتے ہیں جن میں وہ میری طرف (حج یا عمرہ کو) نہیں آتا۔

رواہ ابن عدی فی الکامل والعقیلی فی الضعفاء وابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۱۰۳۳، امتناہیۃ ۹۲۸۔

۱۱۸۵۹..... جس شخص نے حج کیا اس حال میں کہ اس پر قرضہ تھا، تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف قرضہ ادا فرمادیتے ہیں (یعنی ایسا بندوبست فرمادیتے ہیں کہ قرضہ ادا ہو جاتا ہے)۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۱۸۶۰..... جب محرم (حج یا عمرہ کا) دن گزارتا ہے یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے تو وہ اس کے گناہوں کو لے کر ہی غروب ہوتا ہے، اس طرح وہ گناہوں سے ایسا پاک و صاف ہو جاتا ہے جیسے اس کی ماں نے اس کو آج ہی جنا ہے۔ رواہ ابن زنجویہ عن جابر رضی اللہ عنہ
یہ حدیث ۱۱۸۲۸ پر گزر چکی ہے۔

۱۱۸۶۱..... سمندر کا سفر سوائے حاجی یا عمرہ کرنے والے یا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کے سوا کوئی نہ کرے، کیونکہ سمندر کے نیچے آگ ہے اور آگ کے نیچے سمندر ہے اور۔ رواہ البیہقی فی السنن عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:..... اس حدیث کی سند میں بشیر ہیں جن کے متعلق امام بخاری نے فرمایا: بشیر بن مسلم کی حدیث صحیح نہیں۔

۱۱۸۶۲..... حضرت داؤد علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! آپ کے بندوں کا آپ پر کیا حق ہے جب وہ آپ کی زیارت کریں (حج و عمرہ کو آئیں) کیونکہ ہر زیارت کرنے والے کا جس کی زیارت کی جائے، اس پر کوئی نہ کوئی حق ہوتا ہے، تو اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا: اے داؤد! ان کا مجھ پر یہ حق ہے کہ میں انہیں ان کی دنیا کی زندگی ہی میں معاف کروں اور جب میں ان سے ملاقات کروں تو ان کی مغفرت کروں۔

رواہ الطبرانی وابن عساکر عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

کلام:..... اس کی سند ضعیف ہے۔

۱۱۸۶۳..... لوگ حج نہ کر سکتے یہاں تک کہ انہیں اللہ نے اجازت دی، اور انہیں اجازت نہیں دی یہاں تک کہ ان کی مغفرت فرمادی۔

رواہ الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۱۸۶۴..... جو مسلمان اللہ کے راستے میں ایک گھڑی حالت جہاد یا تہلیل یا تلبیہ پڑھتے ہوئے حالت حج میں گزارے تو سورج اس کے

گناہوں کو لے کر ہی غروب ہوتا ہے اور وہ شخص ان گناہوں سے (بالکل پاک و صاف) نکل جاتا ہے۔

رواہ الخطیب والدیلمی عن سهل بن سعد رضی اللہ عنہ

۱۱۸۶۵..... حاجی جو اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے اس کی وجہ سے اس کو ایک خاص خوش خبری دی جاتی ہے۔ رواہ ابن عساکر عن ابن عمر

۱۱۸۶۶..... اللہ اکبر کہنے والا جو خشکی اور تری میں "اللہ اکبر" کہتا ہے تو اس کی تکبیر زمین و آسمان کے درمیان خالی جگہ کو نیکیوں سے بھر دیتی ہے۔

رواہ ابو الشیخ عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۱۸۶۷..... قسم اس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں ابوالقاسم (نبی کریم ﷺ کی کنیت مبارکہ ہے) کی جان ہے: لا الہ الا اللہ اور تکبیر کہنے

والا جب لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر زمین سے اونچی جگہ پر کہتا ہے تو اس کے سامنے ہر چیز لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہتی ہے اور اسی طرح منجائے زمین

تک یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے۔ رواہ ابو الشیخ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

الفصل الثانی

یہ دوسری فصل تارک حج پر وعید سے متعلق ہے

۱۱۸۶۸..... جس شخص کے پاس اتنا مال ہو جو اسے حج بیت اللہ کے لیے (مکہ) پہنچادے، یا اتنا مال ہو جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو لیکن وہ زکوٰۃ

نہیں نکالتا تو ایسا شخص موت کے وقت دنیا میں واپسی کا سوال کرے گا۔ رواہ الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ (پر موقوف ہے اور حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ) کا فرمانا ہے کہ "ضحاک کی روایت ابن

عباس رضی اللہ عنہ سے منقطع ہے۔" تحفۃ الاموزی ۲۲۰/۹۔ نیز دیکھئے: ضعیف الجامع ۵۸۰۳۔

۱۱۸۶۹..... جو شخص اتنے زاد سفر اور ایسی سواری کا مالک ہو جو اسے (حج و عمرہ کے لیے) بیت اللہ شریف تک پہنچادے اس کے باوجود وہ حج نہ

کرے تو اب کوئی پرواہ نہیں کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔ رواہ الترمذی عن علی رضی اللہ عنہ

کلام:..... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ضعیف ہے اور اس کی سند میں کلام ہے۔ نیز دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۷۳،

الاعقبات ۲۳۔

۱۱۸۷۰..... اگر میں "ہاں" کہہ دیتا تو ہر سال کے لیے واجب ہو جاتا اور جب واجب ہو جاتا تو تم اس پر عمل پیرا نہ ہو سکتے، اور جب تم عمل نہ

کرتے تو تمہیں عذاب دیا جاتا۔ رواہ ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ از زوائد۔

حج عمر بھر میں ایک مرتبہ فرض ہے

۱۱۸۷۱..... اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے، تو ایک صحابی نے عرض کیا: کیا حج ہر سال فرض ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا ناس ہو، اگر

میں ہاں کہوں تو کیا چیز تمہیں بچائے گی؟ بخدا اگر میں "ہاں" کہہ دیتا تو (ہر سال) واجب ہو جاتا، اور جب واجب ہو جاتا تو تم اس کو چھوڑ بیٹھتے،

اور جب چھوڑتے تو کفر میں مبتلا ہو جاتے، خبردار! تم سے پہلے جو ہلاک ہوئے وہ (دین میں) تنگی کرنے والے ہی تھے، بخدا میں نے تو تمہارے

لیے زمین کی ہر چیز حلال کر دی ہے، اور محض اونٹ کے قدم کے برابر کچھ چیزیں حرام کی ہیں اور تم اسی میں جا پڑے ہو۔

رواہ ابن جریر والطبرانی فی الکبیر وابن مردویہ عن ابی امامۃ

۱۱۸۷۲..... اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے تو ایک صحابی نے عرض کیا: کیا ہر سال فرض ہے؟ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر میں "ہاں" کہہ

دیتا تو واجب ہو جاتا پھر تم اس کا اہتمام نہ کر پاتے، جس چیز کے بارے میں میں نے تمہیں چھوڑ دیا تو تم بھی اس سے متعلق مجھے چھوڑ دو (یعنی اس

کے متعلق مجھ سے سوالات مت کرو) تم سے پہلے جو ہلاک ہوئے وہ کثرت سے سوالات اور اپنے انبیاء پر افتخار ہی کی بنا پر ہلاک ہوئے، جب میں تمہیں کسی چیز سے منع کروں تو تم اس کے کرنے سے رک جاؤ، اور جب کسی چیز کے کرنے کا ظم دوں تو حسب استطاعت بجا آوری کرو۔

رواہ ابن حبان فی صحیحہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۸۷۳..... اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے، تو پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہر سال فرض ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر میں ہاں کہتا تو (ہر سال) واجب ہو جاتا اور اگر واجب ہو جاتا تو تم اس پر عمل پیرا نہ ہوتے، بلکہ اس پر عمل کرنے کی قدرت و استطاعت ہی نہ رکھتے، حج ایک

مرتبہ فرض ہے، اور اگر کوئی زیادہ کرے تو وہ نفل ہوگا۔ رواہ احمد فی مسندہ والحاکم فی المستدرک والسنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۸۷۴..... اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے، لہذا حج ادا کرو، پوچھا گیا کہ: کیا ہر سال فرض ہے؟ تو نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: اگر میں "ہاں" کہتا تو واجب ہو جاتا اور پھر تم اس کے کرنے پر قدرت ہی نہ رکھتے۔ رواہ احمد فی مسندہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۸۷۵..... بلکہ (حج) ایک مرتبہ فرض ہے، اگر کوئی اس سے زیادہ کرے تو وہ نفل ہوگا (رواہ ابوداؤد وابن ماجہ والحاکم فی مستدرک ابن عباس رضی اللہ عنہ) کہ حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ حج ہر سال فرض ہے یا ایک مرتبہ؟ فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

۱۱۸۷۶..... حج اور عمرہ دونوں واجب فرمیتے ہیں۔ رواہ البیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۲۶۹۶۔

۱۱۸۷۷..... جو شخص ایسے توشہ و سواری کا مالک ہو جو اسے بیت اللہ تک پہنچا دے، اس کے باوجود وہ شخص حج نہ کرے، تو اس کوئی پروا نہیں کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے: ان لوگوں پر جنہیں استطاعت ہو اللہ کے لیے بیت اللہ کا قصد کرنا ضروری ہے اور جس نے (حج) کا انکار کیا تو اللہ تعالیٰ تمام کائنات سے بے نیاز ہے۔

رواہ الترمذی وضعفہ ابن جریر والبیہقی فی شعب الایمان عن علی رضی اللہ عنہ

یہ حدیث "۱۱۸۶۹" پر گذر چکی ہے۔

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ضعیف الترمذی ۱۳۲، الوضع فی الحدیث ۲۲۸۲۔

۱۱۸۷۸..... حج اور عمرہ دونوں فرمیتے ہیں، لہذا تمہیں کوئی نقصان نہیں کہ جس سے بھی شروع کرو۔ رواہ الحاکم عن رید بن ثابت رضی اللہ عنہ اس حدیث کا موقوف ہونا صحیح ہے۔

۱۱۸۷۹..... حج فرض ہے اور عمرہ نفل ہے۔ رواہ ابن ابی داؤد عن ابی صالح ماہان مرسلًا

الفصل الثالث

یہ فصل حج کے آداب اور اس کے محظورات و ممنوعات کے بیان میں ہے

۱۱۸۸۰..... حج شادی سے پہلے ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۲۷۶۳، الضعیفۃ ۲۲۱۔

۱۱۸۸۱..... حج کی عمرگی، کھانا کھلانا، اور اچھی بات کرنا ہے۔ رواہ الحاکم فی مستدرک ابن جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۸۸۲..... تم مناسک حج سیکھو، کیونکہ یہ تمہارے دین کا حصہ ہے۔ رواہ ابن عساکر عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۳۵۳۔

۱۱۸۸۳..... فضل حج بلند آواز سے تلبیہ پڑھنا اور ہدی (قربانی) کا خون بہانا ہے (یعنی جس حج میں یہ چیزیں ہوں وہ افضل حج ہے)۔

رواہ النسائی عن ابی عمر رضی اللہ عنہ. رواہ ابن ماجہ والحاکم فی المستدرک والبیہقی فی السنن عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

رواہ عبدالرزاق فی الجامع عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

کلام: حسن الاثر ۲۳۳۔

۱۱۸۸۴ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور فرمایا: اے محمد! آواز بلند تلبیہ پڑھنے والے اور ہدیٰ و قربانی کا خون بہانے والے بن جاؤ

(یعنی حج میں یہ افعال انجام دو)۔ رواہ احمد فی مسندہ والصباء عن السائب بن خلاد رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۷۷، الضعیفۃ ۷۷۔

۱۱۸۸۵ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا: اے محمد! (حج میں) بلند آواز سے تلبیہ پڑھنے والے اور اونٹوں کا خون بہانے

والے بن جاؤ۔ رواہ القاضی عبدالجبار فی أمالیہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۷۶۔

۱۱۸۸۶ جس شخص نے حج کا ارادہ کر لیا تو وہ حج کرنے میں جلدی کرے۔

رواہ احمد فی مسندہ والحاکم فی المستدرک والبیہقی فی شعب الایمان عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۸۸۷ جو حج کا ارادہ کر لے تو اسے چاہیے کہ جلد از جلد حج کر لے، کیونکہ بسا اوقات انسان بیمار وغیرہ ہو جاتا ہے اونٹ یا سواری وغیرہ گم

ہو جاتی ہے اور کوئی حاجت (مانعہ) پیش آ جاتی ہے (اور پھر حج نہ کر سکے)۔ مسند احمد، ابن ماجہ عن الفضل

کلام: زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس کی سند میں اسماعیل ابوخلیفہ ہے جس کو نسائی نے ضعیف کہا ہے۔

۱۱۸۸۸ حج کو جلدی ادا کرو، کیونکہ کوئی نہیں جانتا کہ اس کے ساتھ کیا رکاوٹ پیش آ جائے۔ رواہ احمد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۸۸۹ مکہ کی طرف (حج کے لیے) جلدی نکلو، کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اس کے ساتھ بیماری یا حاجت میں سے کیا رکاوٹ پیش

آ جائے (اور پھر حج کونہ جاسکے)۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیہ والبیہقی فی السنن عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۸۹۰ جب تم میں سے کوئی اپنا حج ادا کر لے تو اسے چاہیے کہ اپنے گھر کو جلد از جلد لوٹ آئے، کیونکہ اس کا بڑا اجر و ثواب ہے۔

رواہ الحاکم فی المستدرک والبیہقی فی السنن عن عائشہ رضی اللہ عنہا

حرام مال سے حج نہ کرے

۱۱۸۹۱ جو شخص مال حرام سے حج کرے اور یوں کہے: اے اللہ میں حاضر ہوں، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: تو حاضر نہیں اور نہ ہی نیک بخت، یہ تیرا

حج تجھ پر رہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس وابن عدی فی الکامل عن ابن عمرو رضی اللہ عنہ

کلام: اسنی المطالب ۱۱۲، التمییز ۱۵۔

۱۱۸۹۲ حاجی پر آگندہ بال اور کریمہ بو والا ہوتا ہے۔ رواہ الترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام: امام ترمذی نے اس حدیث کے متعلق فرمایا کہ یہ حدیث ہمیں صرف ابراہیم بن یزید الخوزی المکی کی طریق سے معلوم ہے اور بعض

اہل حدیث نے ان کے حافظہ کی نسبت کلام کیا ہے۔

۱۱۸۹۳ سوار حاجی کو اس کی سواری کے ہر قدم پر ایک نیکی ملتی ہے، جبکہ پیدل حاجی کو اس کے ہر قدم پر ستر نیکیاں ملتی ہیں حرم کی نیکیوں میں سے۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۱۸۹۴ جو شخص مکہ سے پیدل حج کو جائے یہاں تک کہ مکہ کی طرف لوٹ آئے تو اللہ تعالیٰ ہر قدم پر اس کے لیے سات (۷۰۰) سونکیاں لکھتا

ہے حرم کی نیکیوں میں سے۔ پوچھا گیا کہ حرم کی نیکیاں کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: ہر نیکی کے بدلہ ایک لاکھ نیکیاں۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد، الحاکم فی المستدرک و تعقب، السنن للبیہقی و صغفہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے امام ذہبی نے بھی حاکم پر تنقید فرمائی ہے نیز بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کو ضعیف کہا ہے، نیز دیکھئے الضعیفۃ: ۴۹۵
۱۱۸۹۵..... پیدل (حج کو جانے والے کو) ستر حج کا ثواب ملتا ہے اور جو شخص سوار (ہو کر حج کو جائے) تو اسے ایک حج کا ثواب ملتا ہے۔

رواہ ابو الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۸۹۶..... پراگندہ بال ہوتا ہے اور کریمہ بووالا ہوتا ہے۔ رواہ الشافعی و الترمذی، البیہقی فی السنن عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

ایک شخص نے کہا: کہ اے اللہ کے رسول! حاجی کون ہوتا ہے؟ فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

۱۱۸۹۷..... مناسک حج سیکھو، کیونکہ یہ تمہارے دین کا حصہ ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط و الدیلمی فی مسند الفردوس و ابن عساکر عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ۲۳۵۴۔

المخطورات..... ممنوعات

۱۱۸۹۸..... اللہ جل جلالہ نے اس سفر (حج) کو مناسک و ارکان (حج) بنایا ہے اور عنقریب ظالم لوگ اس کو عذاب بنا دیں گے۔

رواہ ابن عساکر عن عمر بن عبدالعزیز

یہ حدیث بلاغیات میں سے ہے۔

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۵۹۴۔

۱۱۸۹۹..... الرفث: رفث کہتے ہیں فحش بات چیت کو اور عورتوں سے جماع کرنے کو، اور فسوق کہتے ہیں تمام گناہوں کو اور جدال کہتے ہیں کسی شخص

کا اپنے ساتھی سے جھگڑنا۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۱۵۷۔

الاکمال

۱۱۹۰۰..... جس شخص نے حرام مال سے حج کیا، اور (حج کا تلبیہ پڑھتے ہوئے یوں کہا) "لبیک اللہم لبیک" یعنی: اے اللہ میں حاضر

ہوں، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: نہ تم حاضر ہو، اور نہ ہی نیک بخت، یہ تمہارا حج مردود ہے۔

رواہ الشیرازی فی الالقاب و ابو مطیع فی أمالیہ عن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:..... الضعیفۃ: ۱۰۹۱، القرسیۃ الضعیفۃ: ۹۳۔

۱۱۹۰۱..... جو شخص حلال مال سے یا تجارت کے مال سے یا میراث کے مال سے حج کرتا ہے تو عرفہ سے نکلنے سے قبل ہی اس کے گناہ بخش دیئے

جاتے ہیں اور جب کوئی مال حرام سے حج کرتا ہے اور تلبیہ پڑھتا ہے تو پروردگار فرماتا ہے: نہ تمہارا لبیک اور نہ تمہارا سعیدیک (یعنی نہ تم حاضر ہو اور

نہ ہی نیک بخت) پھر اس کا حج لپیٹ کر اس کے منہ پر مار دیا جاتا ہے۔

الباب الثانی

بالترتیب مناسک حج کے بارے میں ہے۔ اس باب میں تین فصلیں ہیں

پہلی فصل..... موافقت کے بیان میں

۱۱۹۰۲..... اہل مدینہ کے احرام باندھنے کی جگہ ”ذوالحلیفہ“ ہے، اور دوسرا راستہ ”جحہ“ ہے، اور اہل عراق ”ذات عرق“ سے احرام باندھیں گے، اور اہل نجد کا مقام احرام باندھنے کا مقام ”قرن“ ہے اور اہل یمن کے احرام باندھنے کا مقام یلملم ہے۔

رواہ مسلم ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۹۰۳..... اہل مدینہ ذی الحلیفہ سے، اہل شام جحہ سے، اہل نجد قرن سے اور اہل یمن یلملم سے احرام باندھیں گے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی ابن ماجہ عن ابن عمرو

۱۱۹۰۴..... اے عبدالرحمن! اپنی بہن کو لے جاؤ اور اسے تنعیم سے عمرہ کرواؤ۔ رواہ مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۱۹۰۵..... اے عبدالرحمن! اپنی بہن عائشہ کو ردیف سفر بناؤ اور اسے ”تنعیم“ سے عمرہ کرواؤ۔ اور جب تم ”اکمہ“ سے نیچے اترنے لگو تو عائشہ سے کہنا کہ وہ احرام باندھ لیں کیونکہ یہ ایک مقبول عمرہ ہے۔

رواہ أحمد و ابو داؤد و الحاکم فی المستدرک عن عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ

کلام:..... اس حدیث کے بارے میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ”حدیث حسن صحیح“ کہا ہے، جبکہ امام حاکم نے مستدرک میں اس کو صحیحین کی شرط پر حدیث صحیح کہا ہے۔

الفصل الثانی

یہ فصل احرام، تلبیہ اور ان کے متعلقات کے بیان میں ہے اور اس فصل میں دو فرعیں ہیں

پہلی فرع..... احرام اور تلبیہ کے بارے میں

۱۱۹۰۶..... میقات بغیر احرام کے پار نہ کرو۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۶۱۹۴۔

۱۱۹۰۷..... یہ بات حج کی تکمیل کا باعث ہے کہ تو گھر سے احرام باندھے۔

رواہ ابن عدی فی الکامل و البیہقی فی السنن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۲۰۳۲۔

۱۱۹۰۸..... حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں، حاضر ہوں، آپ کا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بے شک تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں

اور تمام نعمتیں تیری ہی طرف سے ہیں، ملک تیرا ہی ہے، آپ کا کوئی شریک نہیں۔ رواہ احمد و النسائی و ابو داؤد و الترمذی و ابن ماجہ عن ابن

عمر رضی اللہ عنہ۔ رواہ أحمد فی مسندہ و البخاری عن عائشہ رضی اللہ عنہا۔ رواہ مسلم و ابو داؤد و ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ۔ رواہ

النسائی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ۔ رواہ احمد فی مسندہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ۔ رواہ ابو یعلیٰ فی مسندہ عن انس رضی اللہ

عنہ۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنہ

۱۱۹۰۹..... حاضر ہوں، اے مخلوق کے رب! حاضر ہوں۔ رواہ احمد فی مسندہ و ابن ماجہ و الحاکم فی المستدرک عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۹۱۰..... حاضر ہوں، اے اللہ! حاضر ہوں، بے شک خیر تو آخرت کی ہے۔

رواہ الحاکم فی المستدرک و البیہقی فی السنن عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۹۱۱..... میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور مجھ سے کہا: کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتے ہیں کہ آپ (اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو) حکم دیں کہ وہ تلبیہ پڑھتے ہوئے اپنی آواز کو بلند کریں، کیونکہ یہ بات حج کے شعار میں سے ہے۔

رواہ احمد فی مسنده وابن ماجہ والحاکم فی المستدرک وابن حبان فی صحیحہ عن رید بن خالد رضی اللہ عنہ
۱۱۹۱۲..... میرے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور مجھے یہ حکم دیا کہ میں اپنے صحابہ کو اور جو لوگ میرے ساتھ ہیں ان کو حکم دوں کہ تلبیہ پر اپنی آوازوں کو بلند کریں۔

رواہ احمد فی مسنده وابن عدی فی الکامل وابن حبان فی صحیحہ والحاکم فی المستدرک عن خلاد بن السائب بن الخلال
۱۱۹۱۳..... جبریل علیہ السلام نے مجھے احرام میں رفع صوت کا حکم دیا، کہ یہ بات حج کے شعار میں سے ہے۔
رواہ احمد فی مسنده والبیہقی فی السنن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۱۹۱۴..... تم میں سے کوئی جتنا ہو سکے اپنی حلال چیز سے فائدہ اٹھائے۔ (یعنی اپنی زوجہ سے وطی وغیرہ کرنا) کیونکہ کچھ معلوم نہیں کہ اس کو اپنے احرام میں کیا رکاوٹ پیش آجائے۔ رواہ البیہقی فی السنن وضعفہ عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۱۱۹۱۵..... آدمی اپنی اہلیہ اور اپنے کپڑوں سے فائدہ اٹھائے پھر مواقیت کو آجائے۔ رواہ الشافعی السنن للبیہقی عن عطاء مرسلًا
۱۱۹۱۶..... تم میں سے جب کوئی احرام باندھے تو اسے چاہیے کہ اپنی دعا پر آمین کہے۔ جب وہ کہے: اے اللہ میری مغفرت فرما، تو اسے چاہیے کہ آمین کہے، اور کسی جانور اور انسان کو لعن طعن نہ کرے، بے شک اس کی دعا قبول ہے، اور جس نے اپنی دعا میں تمام مؤمنین و مؤمنات کو شامل کر لیا تو اس کی دعا قبول ہو جاتی ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
کلام:..... روایت ضعیف ہے: تذکرۃ الموضوعات ۳، ۷، التقریہ ۳۶۲۔

۱۱۹۱۷..... اے اللہ! اس حج کو مقبول حج بنا دے، ریا کاری اور دکھلاوانہ بنانا۔ رواہ العقیلی فی الضعفاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
۱۱۹۱۸..... میرے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ: احرام کے ساتھ اپنی آواز بلند کرو، کہ یہ بات حج کے شعار میں سے ہے۔ (رواہ سعدو الطبرانی فی الکبیر و خلاد بن السائب عن زید بن خالد الجہنی) کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور مجھے حکم دیا کہ میں با آواز بلند تلبیہ پڑھوں۔ رواہ احمد فی مسنده وابن ماجہ والنسائی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
۱۱۹۱۹..... حاضر ہوں اے مخلوق کے پروردگار، حاضر ہوں۔

رواہ احمد فی مسنده والنسائی وابن ماجہ وابونعیم فی الحلیۃ والبخاری ومسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۱۱۹۲۰..... آدمی کی دلیل اس کا حج ہے، اور اس کا حج بلند آواز (سے تلبیہ) پڑھنا ہے اور جس شخص نے اپنے حج میں اللہ تعالیٰ کی توحید بیان کی تو جنت اس کے لیے واجب ہوگی۔ رواہ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۱۹۲۱..... میں حاضر ہوں حق طور پر بندگی کرتے ہوئے۔ رواہ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۱۹۲۲..... جو تلبیہ پڑھتے ہوئے صبح کرے تو سورج اس کے گناہوں کو لے کر ہی غروب ہوگا۔

رواہ الحاکم فی تاریخۃ عن جابر رضی اللہ عنہ
۱۱۹۲۳..... مؤمن جو تلبیہ پڑھتے ہوئے دن گزارتا ہے یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے تو وہ سورج (اس کے گناہوں کو لے کر ہی) غائب ہوتا ہے، پھر وہ شخص اس دن کی طرح گناہوں سے پاک و صاف لوٹتا ہے کہ جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا (اس دن گناہوں سے کتنا پاک و صاف تھا)۔ رواہ البیہقی فی السنن عن عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ

الفرع الثانی

یفرع اس بارے میں ہے کہ محرم کے لیے کیا حلال ہے اور کیا حرام؟

لباس

۱۱۹۲۳۔ نہ قمیص پہنو، نہ عمامے، نہ شلواریں اور نہ ہی ٹوپیاں اور موزے پہنو جب کہ اگر کوئی جوتے نہیں پاتا تو پھر اسے چاہیے کہ وہ (چمڑے کے) موزے اس طرح پہنے کہ ان کو ٹخنوں سے نیچے کاٹ لے، اور ایسے کپڑے بالکل نہ پہنو کہ جسے زعفران یا ورس (یہ ایک خاص قسم کی خوشبودار گھاس ہے) لگا ہوا ہو، اور محرم خاتون نہ ہی نقاب لگائے اور نہ ہی دستاں پہنیں۔ رواہ البخاری والترمذی والنسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
 ۱۱۹۲۵۔ محرم نہ میض پہنے، نہ تمامہ باندھے، نہ شلواریں پہنے، نہ ٹوپی پہنے اور نہ ہی ایسا کپڑا پہنے جسے ورس (یہ ایک خاص قسم کی خوشبودار گھاس ہے) اور زعفران لگا ہو، اور نہ موزے پہنے، البتہ اگر محرم کے پاس جوتے نہ ہوں تو اسے چاہیے کہ وہ (چمڑے کے) موزے اس طرح پہن لے کہ ٹخنوں سے نیچے ان کو کاٹ لے۔ رواہ احمد فی مسندہ والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی وابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
 ۱۱۹۲۶۔ جو محرم جوتے نہ پائے تو وہ موزے پہن لے، اور جواز ارتہ پائے تو وہ محرم کی شلواریں پہن لے۔ رواہ احمد فی مسندہ عن جابر رضی اللہ عنہ۔ رواہ احمد فی مسندہ والبخاری ومسلم والنسائی وابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
 ۱۱۹۲۷۔ جس محرم کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ (چمڑے کے) موزے پہن لے، اور ان کو ٹخنوں سے نیچے کاٹ لے۔

رواہ البخاری عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
 ۱۱۹۲۸۔ شلواریں اس شخص (محرم) کے لیے ہے جسے ازار نہ ملے، اور (چمڑے کے) موزے اس شخص (محرم) کے لیے ہے جسے جوتے نہ ملے۔
 رواہ ابو داؤد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
 ۱۱۹۲۹۔ محرم جب ازار نہ پائے تو اسے چاہیے کہ وہ شلواریں پہن لے، اور جب جوتے نہ پائے تو (چمڑے کے) موزے پہنے۔
 رواہ ابو داؤد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
 ۱۱۹۳۰۔ محرم جب جوتے نہ پائے تو (چمڑے کے) موزے پہنے، اور ان کو ٹخنوں سے نیچے کاٹ لے۔

رواہ احمد فی مسندہ وابن شیبہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
 ۱۱۹۳۱۔ ازار، چادر اور جوتے پہنو، اگر ازار میسر نہ ہو تو پھر شلواریں پہن لو، اور اگر جوتے میسر نہ ہوں تو پھر (چمڑے کے) موزے پہنو، اور ٹوپی اور ایسا کپڑا نہ پہنا جائے جسے ورس (یہ ایک خاص قسم کی خوشبودار گھاس ہے) اور زعفران لگا ہو۔ (رواہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ) کہ ایک صحابی نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ جب ہم احرام باندھیں تو کیا پہنیں؟ تو فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

۱۱۹۳۳۔ آدمی کا احرام اس کے چہرے اور سر میں ہے (یعنی حالت احرام میں چہرہ اور سر کھلا رکھے) اور عورت کا احرام اس کے چہرے میں ہے (یعنی چہرہ کھلا رکھے)۔ رواہ الحاکم فی تاریخہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۹۳۴۔ اپنا دپ اتار دو، اور اپنے سے زردی کو دھو ڈالو اور تم جو امور اپنے حج میں انجام دیتے ہو (یعنی جن افعال سے بچتے ہو) اس طرح اپنے سر میں بھی کرے۔ رواہ عن صفوان بن امیہ

ان امور کا بیان جن کا کرنا محرم کے لیے "مباح" ہے..... الاکمال

۱۱۹۳۵۔ سانپ، بچھو اور بچھو با۔ جن محرم قتل کر سکتا ہے اور کونے کی طرف تیر پھینکے اس کو قتل نہ کرے (یعنی اس کو بھگا دے) اور باؤلا کتا اور چیل

اور موذی درندہ (قتل کر سکتا ہے)۔ (رواہ ابوداؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ) کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ محرم کیا قتل کر سکتا ہے؟ تو فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

- ۱۱۹۳۶..... محرم، کوئے، چیل، بچھو، باؤلا کتا اور چوہے قتل کر سکتا ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ وابن عمر رضی اللہ عنہ
 ۱۱۹۳۷..... محرم چیل، بچھو، کوا، باؤلا کتا اور چوہے قتل کر سکتا ہے، یہ سب موذی جانور ہیں۔ رواہ الخطیب عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
 ۱۱۹۳۸..... محرم، سانپ، بچھو، چیل، باؤلا کتا اور چوہے قتل کر سکتا ہے۔ رواہ احمد فی مسندہ والبیہقی فی السنن عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
 ۱۱۹۳۹..... محرم، سانپ، بچھو، چوہا، باؤلا کتا، چیل، موذی درندہ قتل کر سکتا ہے اور کوئے کی طرف تیر پھینکے۔ اس کو بھگادے (لیکن قتل نہ کرے)۔
 رواہ احمد فی مسندہ والبیہقی فی السنن عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

موذی جانوروں کا قتل

- ۱۱۹۳۰..... محرم، سانپ، بچھو، موذی درندہ، باؤلا کتا اور چوہے قتل کر سکتا ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
 ۱۱۹۳۱..... محرم، سانپ اور بھیرے قتل کر سکتا ہے۔ رواہ البیہقی فی السنن عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
 یہ حدیث مسند روایت کی ہے۔
 ۱۱۹۳۲..... پانچ ایسے جانور ہیں جو سب موذی ہیں، ان کو حرم میں قتل کیا جاسکتا ہے، وہ جانور یہ ہیں۔ کوا، چیل، بچھو، چوہا، باؤلا کتا۔
 رواہ احمد فی مسندہ والبخاری ومسلم والترمذی والنسائی عن عائشہ رضی اللہ عنہا
 ۱۱۹۳۳..... پانچ جانور ایسے ہیں کہ جن کے قتل کرنے سے محرم پر کوئی گناہ نہیں (وہ یہ ہیں) کوا، چیل، چوہا، بچھو اور باؤلا کتا۔
 رواہ مالک والطبرانی فی الکبیر و احمد فی مسندہ والبخاری ومسلم والحاکم فی المستدرک والنسائی وابن ماجہ رحمۃ اللہ
 علیہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ. رواہ البخاری والنسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ عن حفصہ رضی اللہ عنہا
 ۱۱۹۳۴..... پانچ ایسے موذی (جانور) ہیں جنہیں حرم وغیر حرم میں قتل کیا جاسکتا ہے۔ (وہ یہ ہیں) بچھو، چیل، کوا، چوہا، اور باؤلا کتا۔
 رواہ ابن حبان عن عائشہ رضی اللہ عنہا
 ۱۱۹۳۵..... پانچ (جانور) ایسے ہیں جن کا قتل حرم میں جائز ہے (وہ یہ ہیں) سانپ، بچھو، چیل، چوہا اور باؤلا کتا۔
 رواہ ابوداؤد والبیہقی فی السنن عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
 ۱۱۹۳۶..... پانچ جانور ایسے ہیں جو سب کے سب موذی ہیں، محرم ان کو قتل کر سکتا ہے اور ان کو حرم میں قتل کیا جاسکتا ہے (وہ یہ ہیں) چوہا، بچھو، سانپ، باؤلا کتا اور کوا۔ رواہ احمد فی مسندہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

الاصطیاء..... شکار کرنا

- ۱۱۹۳۷..... خشکی کے شکار کا گوشت تمہارے لیے حلال ہے اس حال میں کہ تم حالت احرام میں ہو وہ شکار تم نے نہ کیا ہو یا وہ تمہارے لیے شکار نہ کیا گیا ہو۔ رواہ الحاکم فی المستدرک والبیہقی فی السنن عن جابر رضی اللہ عنہ
 کلام:..... روایت ضعیف ہے: حسن الاثر ۲۵۳، ضعیف الجامع ۳۶۶۔
 ۱۱۹۳۸..... خشکی کے شکار کا گوشت تمہارے لیے حلال ہے اس حال میں کہ تم حالت احرام میں ہو، جبکہ وہ شکار تم نے نہ کیا ہو یا وہ تمہارے لیے شکار نہ کیا گیا ہو (ورنہ حرام ہوگا)۔ رواہ احمد فی مسندہ و ابوداؤد والترمذی والحاکم فی المستدرک عن جابر رضی اللہ عنہ
 کلام:..... ضعیف النسائی ۱۷۸۔

۱۱۹۴۹..... شکار کا گوشت تمہارے لیے حلال ہے اس حال میں کہ تم حالت احرام میں ہو جبکہ وہ شکار تم نے نہ کیا ہو یا تمہارے لیے شکار نہ کیا گیا ہو۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۴۴۳۵، ضعیف الجامع ۳۶۶۵۔

۱۱۹۵۰..... گوہ شکار ہے (محرم پر) اس میں (بطور جزا) ایک بکرہ واجب ہے۔ رواہ الدارقطنی فی السنن والبیہقی فی السنن عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۹۵۱..... گوہ شکار ہے، پس اسے کھاؤ، اور اگر اس کا شکار محرم نے کیا (یا شکار پر دلالت کی) تو ایک بکرہ لازم ہو جائے گا۔

رواہ البیہقی فی السنن عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۹۵۲..... گوہ کے شکار میں مینڈھا ہے (یعنی اگر محرم نے شکار کر لیا تو دم مینڈھا لازم ہوا)۔

۱۱۹۵۳..... گوہ میں ایک بکرہ ہے (یعنی بطور جزا اگر محرم نے شکار کیا یا اس کے شکار پر دلالت وغیرہ کی)۔ (اسی طرح) ہرن کے شکار میں ایک

بکری، خرگوش کے شکار میں بھیڑ کا بچہ (جو ایک سال سے کم عمر کا ہو) اور جنگلی چوہے کے شکار میں چار ماہ کا بکری کا بچہ۔

رواہ ابن عدی فی الکامل والبیہقی فی السنن عن جابر رضی اللہ عنہ۔ رواہ ابن عدی فی الکامل والبیہقی فی السنن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۴۰۰۳۔

۱۱۹۵۴..... شتر مرغ کے انڈے میں ایک دن کا روزہ ہے یا ایک مسکین کو کھانا کھلانا۔ رواہ البیہقی فی السنن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۹۵۵..... شتر مرغ کے انڈے میں کہ جب محرم اس میں ملوث ہو تو اس انڈے کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔

رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۰۰۹۔

ان امور کا بیان جن کا کرنا محرم کے لیے "مباح" ہے

۱۱۹۵۶..... محرم، سرکش درندے، پاگل کتے، چوہے، بچھو، چیل اور کوءے کو قتل کر سکتا ہے۔ رواہ الترمذی وابن ماجہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الترمذی ۱۳۲، ضعیف الجامع ۶۳۳۳۔

۱۱۹۵۷..... پانچ جانور ایسے ہیں کہ جن کے قتل کرنے سے محرم پر کوئی گناہ و حرج نہیں۔

۱..... کوا..... ۲..... چیل..... ۳..... چوہا..... ۴..... بچھو..... ۵..... پاگل کتا۔

رواہ مالک و احمد فی مسندہ والبخاری و مسلم و ابوداؤد والنسائی وابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۹۵۸..... پانچ ایسے جانور ہیں جو سب کے سب موذی ہیں، ان کو محرم قتل کر سکتا ہے اور ان جانوروں کو حرم وغیر حرم میں قتل کیا جاسکتا ہے۔

۱..... چوہا..... ۲..... بچھو..... ۳..... سانپ..... ۴..... پاگل کتا..... ۵..... کوا۔

رواہ احمد فی مسندہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۹۵۹..... پانچ ایسے جانور جو سب کے سب موذی ہیں، ان کو حرم میں قتل کیا جاسکتا ہے۔

۱..... کوا..... ۲..... چیل..... ۳..... بچھو..... ۴..... چوہا..... ۵..... پاگل کتا۔

رواہ الترمذی والبخاری و مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۱۹۶۰..... پانچ موذی جانور ہیں حرم وغیر حرم میں۔

۱..... سانپ..... ۲..... سیاہ کوا..... ۳..... چوہا..... ۴..... پاگل گنا..... ۵..... گرگٹ

رواہ مسلم والنسائی والبخاری و مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۱۹۶۱ پانچ (جانور) ایسے ہیں کہ جن کا حرم میں قتل جائز ہے۔

۱۔ سانپ۔ ۲۔ بچھو۔ ۳۔ چیل۔ ۴۔ چوہا۔ ۵۔ پاگل کتا۔

رواہ ابو داؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۹۶۲۔ شاید تم اپنے سر کی جوڑوں سے تکلیف محسوس کر رہے ہو، اپنا سر منڈاؤ، اور تین دن کے روزے رکھو، اور چھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ یا ایک

بکری ذبح کرو۔ رواہ البخاری و مسلم و ابو داؤد عن کعب بن عجرۃ

۱۱۹۶۳۔ تم میں سے اگر کسی کو حالت احرام میں آنکھوں کی تکلیف ہو تو وہ ایلو کالیپ کرے۔ رواہ مسلم عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۱۹۶۴۔ محرم نہ نکاح کرے، نہ کرائے اور نہ ہی منگنی کرے۔ رواہ مسلم و ابو داؤد و الترمذی و ابن ماجہ عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۱۹۶۵۔ محرم (کا جب انتقال ہو تو) تو اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور جن دو کپڑوں میں اس نے احرام باندھا تھا انہیں میں اس کو لٹکن

دو، لیکن اس کو خوشبو نہ لگانا، نہ اس کا سر ڈھانپنا کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت میں حالت احرام میں اٹھائے گا۔ النسائی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۹۸۵۔

۱۱۹۶۶۔ محرم (کا جب انتقال ہو تو) تو اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو، اور دو کپڑوں کا لٹکن دو، لیکن اسے خوشبو نہ لگانا، نہ ہی اس کا

سر ڈھانپنا، نہ خوشبو لگانا، کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت میں اسے تلبیہ کہتے ہوئے اٹھائے گا۔

رواہ احمد فی مسندہ و البخاری و مسلم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۱۹۶۷۔ حلق کرو اور چھ مساکین کو تین صاع کھانا کھلاؤ، یا تین دن کے روزے رکھو یا ایک قربانی کرو۔

رواہ الترمذی و قال حدیث حسن صحیح عن کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۹۶۸۔ تم اپنے سر کی جوڑوں سے تکلیف میں ہو، حلق کر لو پھر ایک بکری قربانی کرو یا تین دن روزہ رکھو یا چھ مساکین کو تین صاع کھجوریں کھلاؤ۔

رواہ ابن حبان فی صحیحہ عن کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۹۶۹۔ شاید تم اپنے سر کی جوڑوں سے تکلیف محسوس کر رہے ہو، اپنا سر حلق کر لو اور ایک گائے اشعار کر کے یا اس کے قلاوہ پہنا کر سوق بدئی کرو۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۹۷۰۔ گاوہ شکار ہے، اگر اس میں محرم موٹ ہو تو اس کی جزا ایک بکرا ہے۔ اور بھروسہ رکھو۔

رواہ ابن خزیمہ و الطحاوی و الحاکم فی المستدرک و ابن مردویہ و البیہقی فی السنن عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۹۷۱۔ گاوہ (کے شکار میں محرم پر) ایک بکرا، ہرن میں ایک بکری اور جنگلی چوہے میں چار ماہ کا بکری کا بچہ بطور جزا کے واجب ہے۔

رواہ البیہقی فی السنن عن جابر رضی اللہ عنہ۔ رواہ ابن عدی فی الکامل و البخاری و مسلم عن عمر رضی اللہ عنہ۔ رواہ البخاری

و مسلم عن عمر رضی اللہ عنہ

یہ روایت موقوف ہے اور فرمایا یہ صحیح ہے۔

۱۱۹۷۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا ہے: تم نے نہیں سنا، لیکن رخصت کی طرف آؤ، ایک انڈے کی جنائیت پر تم پر ایک دن کا روزہ یا ایک

مسکین کو کھانا کھلاؤ واجب ہے (رواہ احمد فی مسندہ البیہقی فی السنن عن رجل من الانصار) کہ ایک شخص نے اپنے اونٹ سے شتر مرغ کے

انڈے دینے کی جگہ کو روندنا جس سے اس کا انڈا ٹوٹ گیا، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ایک انڈے کی جنائیت پر تم پر ایک اونٹنی کا

نہیں واجب ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر نہ وہ حدیث ذکر فرمائی۔

الفصل الثالث

یہ فصل حج قرآن اور حج تمتع کے بیان میں ہے

- ۱۱۹۷۳۔ رات میرے پاس رب کا ایک فرستادہ آیا اور کہا کہ ”اس مبارک وادی“ میں نماز پڑھو اور اعلان کر دو کہ حج کے ساتھ میں نے عمرہ کا احرام بھی باندھ لیا ہے۔ رواہ احمد فی مسنده و البخاری و مسلم و ابو داؤد ابن ماجہ عن عمر رضی اللہ عنہ
- ۱۱۹۷۴۔ میرے پاس تین ذیقعدہ کو جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا: قیامت تک کے لیے عمرہ حج میں داخل ہو گیا (یعنی حج و عمرہ کا معاً احرام باندھنا وہ ہے حج قرآن)۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
- ۱۱۹۷۵۔ تا قیامت عمرہ، حج میں داخل ہو گیا۔ رواہ ابو داؤد عن جابر رضی اللہ عنہ۔ رواہ ابو داؤد و الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
- ۱۱۹۷۶۔ آل محمدؐ تم میں سے جو حج کرے تو اسے چاہیے کہ حج کے ساتھ عمرہ کا بھی احرام باندھے۔ یعنی حج قرآن کرے۔
رواہ ابن حبان فی صحیحہ عن ام سلمة رضی اللہ عنہا
- ۱۱۹۷۷۔ جس نے حج و عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھا، تو ایک مرتبہ طواف اور ایک مرتبہ سعی ان دونوں کے لیے کافی ہے، اور حلال نہ ہو جب تک کہ اپنا حج پورا نہ کر لے اور پھر ان دونوں سے حلال ہو جائے۔ رواہ الترمذی و ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ۔
کلام:..... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے بارے میں ”حسن صحیح غریب“ کہا ہے۔
- ۱۱۹۷۸۔ جس نے اپنے حج اور عمرہ کو ملایا (حج قرآن کیا) تو ان دونوں کے لیے ایک مرتبہ طواف (سات پندرہ گز کر) کرنا کافی ہے۔
رواہ احمد فی مسنده عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
- ۱۱۹۷۹۔ حج و عمرہ کو ملانے سے آپ علیہ السلام نے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابو داؤد عن معاویہ رضی اللہ عنہ
کلام:..... روایت محل کلام ہے شعیب الجامع ۶۰۲۳۔

الاکمال

- ۱۱۹۸۰۔ اقامت محمد حج و عمرہ کا (ایک ساتھ) احرام باندھو۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ام سلمة رضی اللہ عنہا
- ۱۱۹۸۱۔ تم میں سے جو حج کرے تو اسے چاہیے کہ حج و عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ام سلمة رضی اللہ عنہا
- ۱۱۹۸۲۔ جو حج و عمرہ کو جمع کرے (یعنی حج قرآن کرے) تو ان دونوں کے لیے ایک طواف اور ایک سعی کرے اور حلال نہ ہو یہاں تک کہ ان دونوں سے حلال ہو جائے۔ رواہ البیہقی فی السنن عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
- ۱۱۹۸۳۔ عمرہ حج میں داخل ہو گیا اور عمرہ قیامت تک ہے (لا صرورة) اوتھ کا خون بہاؤ (قربانی کرو) اور باؤز باندھ لیں۔
رواہ الغوی عن ابن اخی الحیر بن مطعم رضی اللہ عنہ
- ۱۱۹۸۴۔ اے لوگو! عمرہ کے احرام سے حلال ہو جاؤ سوائے اس شخص کے کہ جس کے ہاتھ بدی (قربانی کا جانور) ہو کہ تا قیامت عمرہ حج میں داخل ہو گیا ہے۔ رواہ ابن عدی فی الکامل عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

احکام متفرقة من الاکمال

- ۱۱۹۸۵۔ توشہ اور سواری (رواہ الترمذی و قال حسن و البخاری و مسلمہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ) کہ ایک شخص نے پوچھا: اے اللہ کے

رسول! کیا چیز حج کو واجب کرتی ہے؟ تو فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

۱۱۹۸۶ حج کو جانے کا ذریعہ توشہ اور سواری ہے۔

رواہ الشافعی وابن جریر و البخاری و مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ. رواہ ابن جریر و البیہقی فی السنن عن الحسن

۱۱۹۸۷ (حج کو) پہنچانے کا ذریعہ توشہ اور سواری ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر و ابن مردویہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۹۸۸ اگر کسی بچے نے کوئی حج کیا تو بالغ ہونے کے بعد حج کی استطاعت ہونے پر اس پر ایک حج اور فرض ہوگا (اس لیے کہ پہلا حج نفل تھا)

اور اگر کسی غلام نے کوئی حج کیا تو آزاد ہونے کے بعد اگر اسے حج کی استطاعت ہوئی تو اس پر ایک حج اور فرض ہوگا، اور اگر کسی بدوی شخص نے کوئی حج کیا تو اس کے ہجرت کرنے کے بعد حج کی استطاعت ہونے پر ایک حج اور حج فرض ہوگا (اس لیے کہ اس سے پہلا والا حج نفل تھا)۔

رواہ ابن عدی فی الکامل البیہقی فی السنن و مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

حج تمتع اور فسخ حج

۱۱۹۸۹ اگر میں پہلے سے ارادہ کر لیتا جو بعد میں پیش آیا تو میں ہدی نہ لاتا اور پھر اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں حلال ہو جاتا۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۹۹۰ اگر میں پہلے ہی اپنا ارادہ کر لیتا جو میں نے بعد میں کیا تو پھر مجھے ہدی لانے کی ضرورت نہ تھی اور میں اس کو عمرہ کر لیتا۔ پس جس کے

ساتھ ہدی نہ ہو تو وہ حلال ہو جائے اور اس کو عمرہ بنا لے۔ مسلم، ابو داؤد عن جابر رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۱۹۹۱ جو تم نے کہا وہ مجھ تک پہنچ گیا اور میں تم سے زیادہ نیکو کار اور متقی ہوں، اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں حلال ہو جاتا، اگر یہ بعد والے

کام میں پہلے ہی ارادہ کر لیتا تو ہدی نہ لاتا۔ ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۹۹۲ کیا تم مجھے تہمت لگاتے ہو حالانکہ میں آسمان وزمین والوں کا امانت دار ہوں اگر میں پہلے ہی (تمتع کا) ارادہ کر لیتا جس کا میں نے بعد

میں ارادہ کیا ہے تو میرے لیے مکہ سے ہی ہدی لے آنا کافی ہو جاتا۔ الکبیر للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۹۹۳ جب تم حج اور عمرہ کے ارادہ سے نکلو تو حج تمتع کر لو تا کہ تم کو آسرا نہ رہے۔ اور روٹی کا اکرام کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے

آسمانوں اور زمین کی برکتیں کھول دی ہیں۔ حلیۃ الاولیاء عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۹۹۴ جس نے حج میں روزے رکھے اور تمتع کی صورت میں ہدی دستیاب نہ ہوئی پس وہ تمہارے کسی ایک کے احرام سے عرفہ تک ہوگا اور وہ

آخری دن ہوگا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ و عائشۃ رضی اللہ عنہما معاً

الفصل الرابع فی الطواف والسعی

چوتھی فصل..... طواف وسعی کے بیان میں

۱۱۹۹۵ جس نے اس گھر (بیت اللہ) کے سات چکر لگائے اور ان کو شمار کیا تو یہ ایسا ہے جیسے ایک غلام کا آزاد کرنا، وہ جو بھی قدم رکھتا ہے اور جو

بھی اٹھاتا ہے اس کے بدلہ اس کا ایک گناہ (صغیرہ) معاف ہو جاتا ہے، اور اس کے لیے ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔

رواہ الترمذی، والحاکم فی المستدرک، والنسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۹۹۶..... جس نے بیت اللہ کے ساتھ چکر لگائے اور اس دوران سوائے ان کلمات کے کوئی بات نہ کی (کلمات یہ ہیں):

سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ولا حول ولا قوة الا بالله

”پاک ہے اللہ کی ذات، اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں اور نہیں معبود کوئی سوائے اللہ کے، اور اللہ سب سے بڑا ہے، نہیں ہے گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کے کرنے کی قدرت مگر اللہ ہی کی طرف سے۔“

تو اس شخص کے دس گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور نادمہ اعمال میں دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کے دس درجات بلند کر دیئے جاتے ہیں اور جس نے بیت اللہ کا طواف کیا اور اس دوران گفتگو بھی کی تو وہ دریائے رحمت میں پیروں کی طرف سے غوطہ زنی کرنے والا ہے جیسے پانی میں پیروں کی طرف سے گھسنے والا۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۹۹۷..... ایسے سات چکر (بیت اللہ کے) جن میں کوئی لغو (یعنی بے مقصد) کام نہ ہو ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

رواہ عبدالرزاق فی الجامع عن عائشة رضی اللہ عنہا

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۶۲۹۔

۱۱۹۹۸..... تمہارا بیت اللہ کا طواف کرنا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی تمہیں حج و عمرے کے لیے کافی ہو جائے گی۔

رواہ ابو داؤد عن عائشة رضی اللہ عنہا

کثرت طواف کی فضیلت

۱۱۹۹۹..... جس نے بیت اللہ کے پچاس (۵۰) طواف کیے وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا جس طرح اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا (پیدائش کا دن)۔ رواہ الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الترمذی ۱۵۱، ضعیف الجامع ۵۶۸۲۔

۱۲۰۰۰..... جس نے بیت اللہ کے ساتھ چکر لگائے اور دو رکعت پڑھیں یہ ایک گردن آزاد کرنے کی طرح ہے۔ رواہ ابو داؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۰۰۱..... بے شک اللہ تعالیٰ طواف کرنے والوں پر نحر کرتے ہیں۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ، والبیہقی فی شعب الایمان عن عائشة رضی اللہ عنہا

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۶۸۳۔

۱۲۰۰۲..... بیت اللہ کا طواف نماز ہے۔ لیکن اللہ نے اس میں بات چیت کو جائز رکھا ہے سو جو بھی بات کرے خیر ہی کی کرے۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر و ابو نعیم فی الحلیۃ والبیہقی فی السنن والحاکم فی المستدرک عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۰۰۳..... بیت اللہ کے گرد طواف نماز کی طرح ہے مگر تم اس میں گفتگو کر سکتے ہو، لہذا جو بھی اس میں بات کرے بھلائی ہی کی کرے۔

رواہ الترمذی والحاکم فی السنن والبیہقی فی السنن عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۰۰۴..... طواف نماز ہے لہذا اس میں گفتگو کم کرو۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۰۰۵..... بیت اللہ کا طواف، صفا و مروہ کے درمیان سعی اور حمرات کی رمی اللہ کے ذکر کے قائم کرنے کے لیے ہی شروع کی گئی ہے۔

رواہ ابو داؤد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۲۰۸۱، ضعیف ابی داؤد ۴۱۰۔

۱۲۰۰۶..... اے نبی عبد مناف کسی کو بیت اللہ کے طواف سے نہ روکو اور دن رات میں جس وقت چاہو نماز پڑھو۔

رواہ أحمد فی مسند و ابو داؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و ابن حبان فی صحیحہ و الحاکم فی المستدرک عن جبیر ابن مطعم

۱۲۰۰۷..... جب نماز کی اقامت کہی جا چکے تو تم طواف کرو (خطاب ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا) کو جو ام المؤمنین ہیں اپنے اونٹ پر لوگوں کے پیچھے سے۔

رواہ النسائی عن أم سلمة رضی اللہ عنہا

۱۴۰۰۸۔ لوگوں کے پیچھے سے سوار ہونے کی حالت میں طواف کرو۔ رواہ ابو داؤد نسائی عن ام سلمة
 ۱۴۰۰۹۔ مونڈیوں کو کھلا رکھو اور طواف میں سعی کرو۔ رواہ البخاری و ابو داؤد عن ابن شہاب مرسل
 کلام:.....ضعیف الجامع ۱۱۳۔

۱۴۰۱۰۔ اپنے درمیان (کمر وغیرہ) واپنی چادروں کے ساتھ باندھ لو اور تیز تیز (طواف میں) چلو۔ ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی سعید
 کلام:.....روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۴۶، زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس کی سند ضعیف ہے اور امام دمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
 اس سند میں متعنف منفرد ہیں اور یہ ضعیف و منکر سند ہے جبکہ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے مستدرک میں ۴۴۲ پر اس کو صحیح الاسناد فرمایا ہے۔

الاکمال

۱۴۰۱۱۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو بیت اللہ میں سکونت دی تو حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ: بے شک
 آپ نے ہر مزدور کو اس کی اجرت دیدی ہے، لہذا مجھے بھی میری اجرت دیجئے، تو اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی فرمائی کہ جب تم اس (گھر کا) طواف کرو
 گے تو تمہاری بخشش کروں گا، تو حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا کہ: اے میرے رب! میری اجرت میں اضافہ فرما، تو اللہ تعالیٰ نے
 فرمایا کہ تمہاری اولاد میں سے جو بھی اس گھر کا طواف کرے گا میں اس کو بھی بخش دوں گا، تو حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا کہ: اے میرے
 پروردگار! مجھے مزید عطا فرما، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: وہ طواف کرنے والے جس کی مغفرت چاہیں گے اس کی بھی بخشش کروں گا، راوی کہتے ہیں
 کہ: پھر ابلیس گھائیوں کے درمیان کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اے میرے پروردگار! تو نے مجھے فنا کے گھر میں ٹھہرایا اور میرا ٹھکانہ جہنم بنا دیا، اور میرے
 ساتھ میرے دشمن آدم کو کر دیا، آپ نے اسے عطا فرمایا ہے، لہذا جیسا آدم کو عطا فرمایا ویسا مجھے بھی عطا فرما، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ میں نے تجھے
 ایسا کر دیا ہے کہ تو آدم کو دیکھ سکتا ہے لیکن وہ تجھے نہیں دیکھ سکتا، تو ابلیس نے کہا کہ: اے میرے پروردگار! مجھے مزید عطا فرمائیں، تو اللہ نے ارشاد
 فرمایا کہ: میں نے آدم کے قلب کو تیرا ٹھکانہ بنا دیا ہے، تو ابلیس نے کہا کہ: اے میرے پروردگار! مجھے مزید عطا فرما، تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ
 میں نے تجھے ایسا بنا دیا ہے کہ تو آدم کے خون کے بسنے کی جگہوں۔ شریانوں میں دوڑ سکتا ہے، راوی کہتے ہیں کہ پھر آدم علیہ السلام کھڑے ہوئے
 اور عرض کیا کہ: اے میرے رب! آپ نے ابلیس کو عطا فرمایا لہذا مجھے بھی عطا فرمائیے، تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تمہیں ایسا کر دیا، کہ
 تم جب نیکی کا ارادہ کرو گے لیکن اسے کرو گے نہیں تو پھر بھی میں اس نیکی کو تمہارے حق میں لکھ دوں گا، تو حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا کہ:
 اے میرے پروردگار! مجھے مزید عطا فرمائیں، تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ: میں نے تمہیں یہ خصوصیت عطا فرمادی ہے کہ اگر تم برائی کا ارادہ کرو
 گے اور اس پر عمل نہ کرو گے تو میں اس برائی کو تمہارے نامہ اعمال میں نہ لکھوں گا بلکہ اس کے بدلہ تمہارے حق میں ایک نیکی لکھ دوں گا۔ تو حضرت
 آدم علیہ السلام نے عرض کیا کہ: اے میرے پروردگار! مجھے مزید عطا فرما، تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ایک شے ایسی ہے جو صرف میرے لیے
 ہے، اور ایک شے تیرے اور میرے درمیان مشترک ہے، اور ایک شے ایسی ہے جو محض میری طرف سے تم پر فضل و احسان ہے۔

بہر حال وہ چیز جو صرف میرے لیے ہے وہ یہ ہے کہ تم صرف میری عبادت کرو گے، اور کسی بھی شے کو میرا سا جھی نہ ٹھہراؤ گے، اور وہ چیز جو
 میرے اور تیرے درمیان مشترک ہے وہ یہ ہے کہ تمہاری طرف سے دعا ہوگی اور میری طرف سے قبول کرنا، اور وہ چیز جو تمہارے لیے ہے وہ یہ
 ہے کہ تم ایک نیکی کرو گے تو اس کے بدلہ دس نیکیوں کا ثواب لکھ دوں گا، اور وہ چیز جو تم پر میری جانب سے محض فضل و احسان ہے وہ یہ کہ تم مجھ سے
 منہ چلوانے کرو گے تو میں تمہاری مغفرت کروں گا، اور میں بڑا بخششے والا اور نہایت رحم والا ہوں۔ رواہ الدیلمی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۴۰۱۲۔ آدمی جو بھی قدم اٹھاتا ہے اور رکھتا ہے یعنی طواف میں تو اس کے بدلہ دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کے دس گناہ مٹا دیئے جاتے
 ہیں اور دس درجات بلند ہوتے ہیں۔ رواہ احمد فی مسندہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۴۰۱۳۔ جو بیت اللہ شریف کے سات چہر لگائے (یعنی طواف کرے) اور مقام ابراہیمی میں دو رکعت نماز پڑھے اور زمزم کا پانی پئے تو اللہ

تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو بخش دیں گے چاہے وہ جتنے بھی کیوں نہ ہوں۔ رواہ الدیلمی وابن النجار عن جابر رضی اللہ عنہ اور دیلمی کے الفاظ یہ ہیں کہ: اللہ تعالیٰ اس کو اس کے گناہوں سے اس دن کی طرح (پاک و صاف) نکال دیں گے جس دن کہ اس کی ماں نے اس کو جناتھا۔

طواف کے واجبات کی رعایت

۱۲۰۱۲۔ جس شخص نے اس بیت اللہ شریف کا اس طرح ایک ہفتہ طواف کیا اور اس کے واجبات کی پوری رعایت کی، تو ہر قدم کے بدلہ اس کے حق میں ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے، اور ایک گناہ بخش دیا جاتا ہے اور اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے اور اس کو ایک غلام کے آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ رواہ احمد فی مسندہ والطبرانی فی الکبیر والبیہقی فی السنن والبیہقی فی شعب الایمان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
۱۲۰۱۵۔ جس شخص نے ایک ہفتہ اس بیت اللہ کا طواف کیا اور مقام ابراہیمی سے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی تو وہ محمد کے برابر ہے۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
کلام:..... ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو اور اس جیسی تمام احادیث کو موضوع قرار دیا ہے، لیکن علامہ عجلونی رحمۃ اللہ علیہ نے کشف الخفاء میں یہ الفاظ ”عدل محمد“ ذکر نہیں کیے۔

۱۲۰۱۶۔ جس نے بیت اللہ شریف کا ایک ہفتہ اس طرح طواف کیا کہ اس کی واجبات کی پوری رعایت کی اور دو رکعتیں پڑھیں تو اس کے حق میں تیس غلاموں میں سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔ رواہ ابو الشیخ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
۱۲۰۱۷۔ جس نے ایک ہفتہ بیت اللہ کا طواف کیا، وہ جو بھی قدم رکھتا ہے اور جو بھی قدم اٹھاتا ہے اس کے بدلہ اللہ تعالیٰ اس کی ایک برائی منادیتے ہیں، اور ایک نیکی دیجاتی ہے، اور ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے۔ رواہ ابن حبان فی صحیحہ عن ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۲۰۱۸۔ اللہ تعالیٰ روزانہ سو (۱۰۰) رحمتیں نازل فرماتا ہے، ان میں سے ساٹھ تو ان پر نازل فرماتا ہے جو بیت اللہ کا طواف کر رہے ہوتے ہیں، اور بیس مکہ والوں پر اور باقی بیس رحمتیں تمام لوگوں پر۔ رواہ الخطیب عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
کلام:..... الضعیفۃ ۱۸۸، المشتہر ۱۹۵۔

۱۲۰۱۹۔ اللہ تعالیٰ روزانہ ایک سو بیس (۱۲۰) رحمتیں نازل فرماتا ہے، ان میں سے ساٹھ طواف کرنے والوں پر، اور چالیس بیت اللہ کے ارد گرد معتنکین پر اور (ان میں سے) بیس بیت اللہ کی طرف دیکھنے والوں پر۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
۱۲۰۲۰۔ اللہ تعالیٰ روزانہ سو (۱۰۰) رحمتیں نازل فرماتا ہے، ان میں سے ساٹھ رحمتیں تو بیت اللہ کا طواف کرنے والوں پر، بیس مکہ والوں پر اور بیس دوسرے تمام لوگوں پر۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۰۲۱۔ اللہ تعالیٰ روزانہ ایک سو بیس (۱۲۰) رحمتیں نازل فرماتا ہے، ان میں سے ساٹھ تو بیت اللہ شریف کا طواف کرنے والوں پر، چالیس نمازیوں پر اور بیس بیت اللہ کی طرف نگاہ کرنے والوں پر۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
۱۲۰۲۲۔ اس بیت اللہ شریف کی بنیاد سات (چکر) اور دو رکعتوں پر ہے (یعنی مقام ابراہیم پر)۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
۱۲۰۲۳۔ از سر نو عمل کرو پس جو گزر گیا وہ تمہارے لیے معاف کر دیا گیا ہے (یعنی گناہ)۔

رواہ الشیرازی فی الالقباب وتمام ابن عساکر عن ا لطرماح
فرمایا: میں نے حسین بن علی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ”ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ طواف میں تھے کہ ہم پر آسمان برسے لگا (یعنی بارش شروع ہو گئی) فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔ ابن عساکر نے اس حدیث کے بارے میں فرمایا کہ یہ ”غریب جدا“ ہے۔

رواہ ابن ماجہ والبیہقی فی شعب الایمان عن انس رضی اللہ عنہ

فرمایا: کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ طواف کیا بارش میں، جب ہم فارغ ہو گئے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔
کلام:..... اس حدیث کلام کرتے ہوئے زوائد میں لکھا ہے کہ اس کی سند میں داؤد بن عجلان ضعیف راوی ہے، اس حدیث سے استدلال صحیح نہیں ہے کسی بھی صورت میں۔

۱۲۰۲۴..... یہ بات اہل مکہ اور مجاورین تک پہنچا دو کہ وہ بیس ذیقعدہ سے لے کر مناسک حج مکمل کرنے کے بعد لوٹنے تک حجاج کرام کے درمیان حجر اسود، مقام ابراہیمی اور صف اول کا تخلیہ کر دیں (حائل نہ ہوں) انہیں حج کرنے دیں۔ رواہ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ
۱۲۰۲۵..... نوح علیہ السلام کی کشتی نے بیت اللہ کے گرد سات چکر لگائے اور مقام ابراہیمی پر دو رکعت نماز پڑھی۔

رواہ الدیلمی عن عبدالرحمن بن زید أسلم عن أبیہ عن جدہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے: التز یہ ار ۲۵، ذیل الامالی ۲۰۔

۱۲۰۲۶..... اے بنی عبدمناف! میں تم کو آگاہ کروں کہ تم کسی گروہ کو اس گھر کا طواف کرنے سے ہرگز نہ روکنا دن میں اور نہ رات میں۔

الدارقطنی فی السنن عن جابر رضی اللہ عنہ. الکبیر للطبرانی عن جبیر بن مطعم. الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

طواف و نماز سے ضرور کنا

۱۲۰۲۷..... اے بنی عبدمناف! تم کسی کو اس گھر کا طواف کرنے سے منع نہ کرو جس گھڑی بھی وہ طواف کرے رات ہو یا دن۔

الدارقطنی فی السنن عن جابر. الکبیر للطبرانی عن جبیر بن مطعم. الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۰۲۸..... اے بنی عبدمناف اور اے بنی عبدالمطلب! میں تم کو خوب بتاتا ہوں کہ تم لوگ ہرگز کسی انسان کو اس کے گھر کے پاس نماز پڑھنے سے نہ روکنا کسی بھی گھڑی میں رات ہو یا دن۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۰۲۹..... اے بنی عبدالمطلب اور اے بنی عبدمناف! اگر تمہیں بیت اللہ کے امور میں کسی چیز کا والی بنا دیا جائے تو اس بیت اللہ کا طواف کرنے والے کسی بھی شخص کو مت روکو، رات دن جس گھڑی چاہے وہ نماز پڑھے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۰۳۰..... اے بنی عبدالمطلب اور اے بنی عبدمناف! اس بیت اللہ کا طواف کرنے والے اور رات دن جس گھڑی چاہے نماز پڑھنے والے کو مت روکو۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

الزل من الاکمال

۱۲۰۳۱..... جب تم طواف کو آؤ تو پہلے تین چکروں میں "زل" کرو، تاکہ کفار مکہ تمہاری قوت و طاقت دیکھ لیں (زل) کہتے ہیں، کندھے اچکا کرتیز تیز چلنے کو۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن سہل بن حنیف رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۰۳۲..... قوم (کفار مکہ) نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ قحط سالی اور بھوک نے تمہیں لاغر بنا دیا ہے، تو جب تم داخل مکہ ہو اور استلام کر لو تو پہلے تین چکروں میں "زل" کرنا۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

ادعیۃ الطواف..... طواف کے وقت کی دعائیں

من الاکمال

۱۲۰۳۳..... تو کہہ (یہ خطاب خدیجہ رضی اللہ عنہا) کو ہے، اے اللہ میرے گناہوں کو میری خطاؤں کو، اور میرے علم میں میرے ارادے اور اسراف کو

معاف فرما، بے شک اگر تو میری مغفرت نہ فرمائے گا تو یہ گناہ مجھے ہلاک کر ڈالیں گے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن عبدالاعلیٰ التیمی فرمایا: حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ: اے اللہ کے رسول! جب میں بیت اللہ کا طواف کروں تو کیا کہوں؟ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ حدیث اسی طرح مرسل روایت ہوئی ہے۔

۱۲۰۳۳..... جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا تو انہوں نے بیت اللہ شریف کے سات چکر لگائے اور مقام ابراہیمی پر دو رکعت پڑھیں، پھر یوں دعا کی:

اے اللہ! تو میرے ظاہر و باطن کو جانتا ہے پس تو میری معذرت قبول کر لے، تجھے میری حاجت معلوم ہے پس میرا سوال پورا کر دے، تو جانتا ہے کہ میرے پاس کیا ہے، پس میرے گناہوں کو بخش دے، میں تجھ کیسے ایمان کا سوال کرتا ہوں جو میرے قلب میں جاں گزریں ہو، اور ایسا سچا یقین مانگتا ہوں کہ میں جان لوں کہ جو کچھ بھی مجھے لاحق ہو گا وہ میرے حق میں لکھ دیا گیا ہے، اور اپنی قضا و قدر پر مجھے راضی رہنے کی توفیق عطا فرما، تو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اے آدم! بے شک تو نے مجھے ایسی دعا کے ذریعہ پکارا ہے جو تمہارے حق میں قبول کر لی گئی ہے، اور میں نے تمہاری خطاؤں کو معاف کر دیا ہے، اور تمہارے غموں کو دور کر دیا ہے، اور تمہاری اولاد میں سے جو بھی ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگے گا تو میں ضرور اس کے ساتھ یہی معاملہ کروں گا۔ جو تمہارے ساتھ کیا کہ دعا قبول کی، مغفرت کی، اور غموں کو دور کیا اور اس کی آنکھوں کے سامنے سے اس کا فقر و فاقہ کھینچ لوں گا، اور اس کے لیے ہر تاجر کے پیچھے سے تجارت کروں گا، اور دنیا اس کے پاس اس کے نہ چاہتے ہوئے بھی ذلیل ہو کر آئے گی۔ رواہ الازرمی، والطبرانی فی الاوسط و البخاری و مسلم فی الدعوات و ابن عساکر عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

استلام الرکنین

رکنین کا استلام

۱۲۰۳۵..... حجر یمانی کو چھونا گناہوں کو زائل کرتا ہے۔ رواہ ابن حبان فی صحیحہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۰۳۶..... جو بیت اللہ شریف کا طواف کرے تو اسے چاہیے کہ تمام ارکان کا استلام کرے۔ رواہ ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... اس حدیث کی سند میں اسحاق بن بشیر ابو حذیفہ نامی شخص "کذاب" ہے۔

۱۲۰۳۷..... اے عمر! تو طاقتور آدمی ہے، حجر اسود پر (بوسہ لینے کے لیے) مزاحمت نہ کرنا کہ کمزور و ناتواں کو اذیت دے، اگر تنہائی میں سر ہو تو استلام حجر اسود کر لینا (بوسہ دے دیدینا)

اور اگر تنہائی میں سر نہ ہو (بلکہ لوگوں کا شدید اثر و دام ہو) تو پھر حجر اسود کا استقبال کر لینا (اس کی طرف منہ کر کے اشارہ سے استلام کر لینا اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر پڑھتے رہنا)۔

رواہ البغوی عن شیخ من خزاعہ، مسند احمد، العدنی، البیہقی فی السنن عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۰۳۸..... بیت اللہ شریف کا طواف نماز کی طرح ہے لہذا جب تم طواف کرو تو بات چیت کم کرو۔ رواہ احمد فی مسندہ عن رجل

۱۲۰۳۹..... جب لوگ فجر کی نماز پڑھنے لگیں تو تم (یہ خطاب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا) کو ہے صفوں کے پیچھے سے اپنے اونٹ پر طواف کر لینا، پھر جب طواف کر چکو تو نکل جانا۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

طواف الوداع

۱۲۰۴۰..... جس شخص نے بیت اللہ کا حج یا عمرہ کیا تو اس کا آخری کام بیت اللہ کا طواف ہونا چاہیے (اسے طواف وداع کہتے ہیں)۔

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۵۵۵۔

۱۴۰۳۱..... کوئی بھی حاجی ہرگز منیٰ سے روانہ نہ ہو، یہاں تک کہ اس کا آخری کام بیت اللہ کا طواف ہو (یہی طواف وداع ہے) اور یہ آفاقی پر واجب ہے اور مکہ والوں پر واجب نہیں ہے۔

السعی

۱۴۰۳۲..... بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر سعی فرض کی ہے لہذا سعی کرو (صفا و مروہ کے درمیان)۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
 ۱۴۰۳۳..... سعی کرو (صفا و مروہ کے مابین) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تم پر سعی فرض کی ہے۔

رواہ احمد فی مسندہ و الطبرانی فی الکبیر عن حبیبہ بنت ابی تجزیہ

۱۴۰۳۴..... بین الصفا و المروہ (وادی انبٹ) کو طے نہیں کرنا مگر دوڑتے ہوئے۔ رواہ احمد فی مسندہ و ابن ماجہ عن ام ولد شیبہ رضی اللہ عنہ

۱۴۰۳۵..... (صفا و مروہ کے درمیان) وادی کو دوڑتے ہوئے طے کرنا ہے۔ مسند احمد، رواہ النسائی عن امرأة صحابة

الاکمال

۱۴۰۳۶..... (صفا و مروہ کے درمیان) سعی کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تم پر سعی فرض کی ہے۔

رواہ احمد فی مسندہ و الطبرانی فی الکبیر عن حبیبہ بنت ابی تجزیہ

۱۴۰۳۷..... (صفا و مروہ کے درمیان) سعی کرو، کیونکہ یہ تم پر فرض کی گئی ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا

۱۴۰۳۸..... لا الہ الا اللہ، وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد وهو علی کل شیء قدير، لا الہ الا اللہ وحدہ انجز

وعدہ و نصر عبده و هزم الاحزاب و حده۔

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، جو اکیلا ہے اس کا کوئی سا جھمی نہیں، ملک اسی کا ہے، اور اسی کے لیے تمام تعزینیں ہیں، اور وہ جو چیز پر قادر ہے نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو اکیلا ہے جس نے اپنے وعدہ کو پورا کر دکھایا اور اپنے بندے (نبی کریم ﷺ) کی مدد و نصرت فرمائی اور اس آیتلی ذات نے کفار کے لشکر کو شکست فاش دی۔ (رواہ ابو داؤد مسلم و ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ) کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ دعا صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے ہوئے پڑھنی۔

الفصل الخامس فی الوقوف و الافاضة

۱۴۰۳۹..... مقام عرفہ پورا کا پورا موقف ہے۔ یعنی ٹھہرنے کا مقام اور مقام منیٰ پورے کا پورا قربانی کرنے کی جگہ ہے، اور مزدلفہ پورے کا پورا

موقف ہے اور مکہ کا ہر راستہ اور قربان گاہ ہے۔ رواہ ابو داؤد ابن ماجہ و الحاکم فی المستدرک عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۴۰۴۰..... عرفہ پورے کا پورا موقف ہے، اور وادی عرفہ سے چل پڑو۔ یعنی وادی عرفہ میں ٹھہرنا نہیں ہے بلکہ یہاں سے آگے چلنا ہے اور مزدلفہ

پورے کا پورا موقف (ٹھہرنے کی جگہ) ہے اور وادی محسر سے چل پڑو (وہاں قیام نہ کرو) اور منیٰ پورا قربان گاہ ہے سوائے حجرۃ عقبہ کی پچھلی

جانب (کہ وہ قربان گاہ میں داخل نہیں ہے)۔

کلام:..... ضعیف ابن ماجہ ۶۵۰۔

وادی محسر میں وقوف نہ کریں

۱۴۰۴۱..... میدان عرفات پورا موقف (ٹھہرنے کی جگہ) ہے، اور وادی عرفہ سے چل پڑو (وقوف نہ کرو) اور مزدلفہ پورا موقف ہے اور وادی محسر

۱۲۰۵۲... عرفات سارا موقف (کھڑے ہونے کی جگہ) ہے لیکن بطن عرفہ سے دور ہو اور مزدلفہ سارا موقف ہے لیکن بطن محسر سے دور رہو۔ اور
نئی کاہر راستہ قربان گاہ ہے اور تشریق کے سارے دن ذبح کے ہیں۔ مسند احمد عن جبیر بن مطعم

۱۲۰۵۳... عرفہ کا دن سارا موقف کا ہے۔ النسائی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۲۰۵۴... یہ عرفہ کا دن ہے اور یہ ٹھہرنے کی جگہ ہے اور عرفہ سارا ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ الترمذی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۲۰۵۵... یہ کھڑے ہونے کی جگہ ہے اور عرفہ سارا کھڑے ہونے کی جگہ ہے۔ ابن ماجہ عن علی رضی اللہ عنہ

۱۲۰۵۶... اپنی ان عبادت کی جگہوں پر کھڑے رہو، بے شک تم اپنے باپ ابراہیم کی وراثت پر ہو۔ ابو داؤد، الباوردی عن ابن سریع

۱۲۰۵۷... اپنی جگہوں پر کھڑے رہو، بے شک آج کے دن تم حتیٰ کہ اپنے باپ ابراہیم کی وراثت پر ہو۔

مسند احمد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم زیاد بن سریع

۱۲۰۵۸... جس نے ہمارے ساتھ یہ نماز (نماز فجر میدان عرفات میں) پالی اور وہ اس پہلے رات یا دن کی کسی گھڑی میں عرفات میں آگیا تو اس

نے اپنا مقصد پالیا اور اس کا حج پورا ہو گیا۔ مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، مستدرک الحاکم عن عروہ بن مضر

۱۲۰۵۹... جو ہماری اس نماز میں حاضر ہو گیا اور ہمارے ساتھ وقوف کر لیا حتیٰ کہ ہم یہاں سے کوچ کرنے لگیں اور وہ اس سے پہلے رات یا دن کی

کسی گھڑی میں عرفہ میں ٹھہر لیا تو اس کا حج پورا ہو گیا اور اس کا مقصد حاصل ہو گیا۔ الترمذی، ابن ماجہ عن عروہ بن مضر

۱۲۰۶۰... جو طلوع فجر سے قبل عرفہ میں آگیا اس نے حج پالیا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے: التواضع ۲۹۹۶۔

۱۲۰۶۱... حج عرفہ ہے۔ جو اس رات کو طلوع فجر سے قبل آگیا اس نے حج پالیا۔ منیٰ کے تین دن ہیں۔ جو جلدی کی وجہ سے صرف دو یوم منیٰ میں رہا

اس پر بھی کوئی گناہ نہیں (اور) جس نے (وہاں سے آنے میں زیادہ) تاخیر کی اس پر بھی کوئی گناہ نہیں۔

مسند احمد، الکامل لابن عدی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن عبدالرحمن بن یحییٰ الدیلمی

۱۲۰۶۲... بے شک اللہ تعالیٰ نے اس مزدلفہ کے دن میں تم کو مہلت دی ہے، پس تمہارے برے آدمی کو اچھا آدمی کر دیا ہے اور اچھے آدمی کے

لیے وہ سب ہے جو کچھ وہ مانگے، پس اللہ کے نام سے چلو۔ ابن ماجہ، عن بلال بن رباح

کلام:..... مذکورہ روایت کی سند ضعیف ہے، اس کا راوی ابو سلمہ غیر معروف الاسم ہے اور وہ مجہول ہے۔ زوائد ابن ماجہ

۱۲۰۶۳... (عرفات میں) بطن عرفہ سے ہٹ جاؤ اور بطن محسر سے بھی (مزدلفہ میں) ہٹ جاؤ۔

مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۰۶۴... عرفہ آج کا دن ہے جس میں لوگ عرفات میں ٹھہرتے ہیں۔ ابن مندہ، ابن عساکر عن عبداللہ بن خالد بن اسید

کلام:..... روایت محل کلام ہے۔ ضعیف الجامع ۳۷۰۷۔

الاکمال

۱۲۰۶۵... حج عرفہ (کے دن عرفات میں ٹھہرنے کا نام) ہے، جو شخص جمع (مزدلفہ) کی رات سے نماز فجر سے پہلے پہلے (عرفات میں) آگیا

اس کا حج پورا ہو گیا، منیٰ کے تین دن ہیں۔ جو وہی رہا اس پر بھی کوئی گناہ نہیں۔

مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، حسن صحیح، النسائی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن عبدالرحمن بن یحییٰ الدیلمی

۱۲۰۶۶..... جس نے مزدلفہ کا قیام امام اور لوگوں کے ساتھ پایا حتیٰ کہ وہاں سے نکل آئے تو اس نے حج کو پایا اور جس نے قیام مزدلفہ امام اور لوگوں کے ساتھ نہیں پایا اس نے حج نہیں پایا۔ النسائی عن عروہ بن مضر

۱۲۰۶۷..... جس نے ہمارے ساتھ اس جگہ یہ نماز ادا کی، پھر ہمارے ساتھ اس جگہ قیام کیا حتیٰ کہ امام وہاں سے نکلے اور اس سے پہلے وہ عرفات میں رات یا دن کی کسی گھڑی میں آچکا تھا تو اس کا حج پورا ہو گیا اور اس کی مراد نکل آئی۔ مستدرک الحاکم، عن عروہ بن مضر

۱۲۰۶۸..... جو عرفات سے صبح سے پہلے نکل گیا اس کا حج پورا ہو گیا اور جس سے عرفات کاوقوف فوت ہو گیا اس کا حج فوت ہو گیا۔

السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۰۶۹..... (میدان) عرفہ سارا موقف ہے سوائے نطن عرفہ کے اور مزدلفہ سارا موقف ہے سوائے نطن محسر کے۔

ابن قانع، ابونعیم، عن جندب بن حماسة الحظمی

۱۲۰۷۰..... عرفہ کا دن وہ ہے جب امام عرفات میں جائے، قربانی کا دن جب امام قربانی کرے، اور یوم الفطر وہ ہے جب امام افطار کرے۔

السنن للبیہقی عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۲۰۷۱..... عرفہ کا دن وہ ہے جب لوگ عرفات میں جائیں۔ ابو داؤد فی مراسیلہ، الدارقطنی فی السنن، وقال

یروایت مرسل جید ہے اور عبدالعزیز بن عبداللہ بن خالد اسید سے مرسل مروی ہے۔

کلام:..... حسن الاثر ۲۳۲۔

فرع فی فضائل یوم عرفہ واذکار و الصوم فیہ

عرفہ کے دن کی فضیلت، ذکر و اذکار اور اس دن میں روزہ رکھنے کے بیان میں ایک فرع

۱۲۰۷۲..... جس دن اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ کسی بندے یا بندگی کو جہنم کی آگ سے آزاد فرماتا ہے وہ دن عرفہ کا دن ہے، اور اس دن اللہ رب العزت قریب ہوتے ہیں (آسمان دنیا پر تشریف لاتے ہیں) پھر فرشتوں سے فخر فرماتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ: یہ لوگ (عرفہ کے دن جو لوگ حاضر ہیں) کیا چاہتے ہیں؟ رواہ مسلم والنسائی وابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۰۷۳..... اللہ رب العزت عرفہ کی شام کو عرفہ والوں پر اپنے فرشتوں کے سامنے فخر فرماتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ: دیکھو میرے بندوں کو کہ میرے پاس پراگندہ بال اور گردوغبار میں اٹے ہوئے آئے ہیں۔ رواہ احمد فی مسندہ والطبرانی فی الکبیر عن ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۲۰۷۴..... اللہ تعالیٰ عرفات والوں پر آسمان والوں (فرشتے) کے سامنے فخر فرماتے ہیں اور ان سے ارشاد فرماتے ہیں کہ: دیکھو میرے بندوں کو کہ میرے پاس پراگندہ بال اور گردوغبار میں اٹے ہوئے آئے ہیں۔

رواہ احمد فی مسندہ والحاکم فی المستدرک والبیہقی فی السنن عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۲۰۷۵..... جس شخص نے عرفہ کے دن اپنی زبان، کان اور اپنی آنکھوں کی حفاظت کی تو ایک عرفہ سے دوسرے عرفہ تک اس کے گناہوں کی بخشش کر دی جاتی ہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن الفضل

کلام:..... روایت محل کلام ہے: ضعیف الجامع ۵۵۶۲۔

۱۲۰۷۶..... جس شخص نے چار راتیں زندہ کیس (یعنی ان میں اللہ رب العزت کی بندگی و عبادت کی) تو اس کے لیے جنت ہے وہ چار راتیں یہ ہیں۔

۱..... ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ کی رات۔ ۲..... عرفہ کی رات۔

۳..... نحر (قربانی) کی رات۔ ۴..... جمید الفطر کی رات۔ رواہ ابن عساکر عن معاذ رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۳۵۸، الضعیفۃ ۵۲۴۔

۱۲۰۷۷... جس شخص نے عید الفطر کی رات اور عید الاضحیٰ کی رات (اللہ کی عبادت سے) زندہ کیس تو جس دن دل میں گے، اس کا دل نہ مرے گا۔
رواہ الطبرانی فی الکبیر عن عبادۃ رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۵۳۶۱، الضعیفۃ ۵۲۰۔

۱۲۰۷۸... بہترین دعا عرفہ کا دن ہے، اور بہترین بات وہ ہے جو میں نے اور مجھ سے قبل تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے کہی کہ: نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، ملک بھی اسی کا ہے اور تمام تعریفیں اسی ذات کے لیے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

رواہ الترمذی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

کلام:.....امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے ”حدیث غریب“ کہا ہے۔

۱۲۰۷۹... افضل ترین دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے، اور افضل ترین بات وہ ہے جو میں نے اور مجھ سے قبل تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے کہی کہ: نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، جو تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ رواہ مالک عن طلحہ بن عبید اللہ بن کوزین

کلام:.....یہ روایت مرسل ہے، علامہ ابن عبد البر کا کہنا ہے کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے ارسال میں کوئی اختلاف نہیں اور اس سند سے کوئی مسند حدیث من وجہ بھی معلوم نہیں کہ جس سے استدلال کیا جائے اور فضائل کی احادیث محتاج استدلال نہیں جبکہ یہی حدیث حضرت علی اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مسند امر وی ہے۔

یوم عرفہ افضل ترین دن ہے

۱۲۰۸۰... افضل ترین دعا عرفہ کے دن کی ہے، اور میرا اور مجھ سے قبل تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا افضل ترین قول یہ ہے کہ: نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، جو اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، ملک اسی کا ہے، اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں، وہی زندہ کرتا ہے، وہی موت دیتا ہے، اسی کے

باتھ میں تمام خیر ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۲۰۸۱... عرفہ کے دن کا روزہ رکھنا گزشتہ دو سال اور آئندہ دو سال کے گناہوں کا کفارہ ہے، یوم عاشورا (دس محرم الحرام) کا روزہ رکھنا گزشتہ ایک

سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ رواہ احمد فی مسندہ ومسلم وابوداؤد عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

۱۲۰۸۲... عرفہ کے دن روزہ رکھنا گزشتہ ایک سال اور آئندہ کے ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۲۰۸۳... عرفہ کے دن کا روزہ رکھنا، بے شک میں اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھتا ہوں کہ وہ (روزہ) گزشتہ ایک سال اور آئندہ ایک سال

کے گناہوں کے لیے کفارہ ہو، اور عاشورا (دس محرم) کے دن روزہ رکھنا، بے شک میں اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھتا ہوں کہ وہ (روزہ) گزشتہ

ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہو۔ رواہ ابو داؤد و الترمذی وابن ماجہ وابن حبان فی صحیحہ عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

۱۲۰۸۴... عرفہ کے دن روزہ رکھنا ایک ہزار دن کے روزہ کے برابر ہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:.....ضعیف الجامع ۳۵۲۳۔

۱۲۰۸۵... عرفہ کے دن روزہ رکھنا دو سالوں کے روزوں کے برابر ہے ایک سال آئندہ اور ایک سال گزشتہ۔

رواہ الدارلقنی فی لواء ابن مسدد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۳۶۹۲۔

۱۲۰۸۶... جس شخص نے عرفہ کے دن روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے دو سالوں کے گناہوں کی بخشش فرمادیتے ہیں، ایک سال آئندہ کے گناہ کی

اور ایک سال گزشتہ سال کے گناہوں کی۔ رواہ ابن ماجہ عن قتادہ رضی اللہ عنہ

کلام:..... النواح ۲۲۰۳۔

۱۲۰۸۷..... یوم الترویہ (ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ) روزہ رکھنا ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے، اور عرفہ کے دن (نویں ذی الحجہ) روزہ رکھنا دو سالوں کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ رواہ ابو الشیخ فی الثواب وابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
کلام:..... ضعيف الجامع ۳۳۱۸۔

عشرہ ذی الحجہ کی فضیلت

۱۲۰۸۸..... اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین ایام کہ جن میں اس کی عبادت کی جائے وہ ماہ ذی الحج کے دس دن ہیں، ان دس دنوں میں سے ہر دن ایسا ہے کہ اس میں روزہ رکھنا ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور ان دنوں میں ہر رات ایسی ہے کہ اس میں عبادت کرنا لیلۃ القدر میں عبادت کے برابر ہے۔ رواہ الترمذی وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے بارے میں ”حدیث غریب“ کہا ہے۔

۱۲۰۸۹..... اے بھتیجے! بے شک اس دن یعنی عرفہ کے روز (نویں ذی الحجہ کو) جو شخص اپنے کانوں، آنکھوں، اور زبان کی حفاظت کرے تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ رواہ احمد فی مسندہ عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۰۹۰..... بے شک اس دن جو شخص بھی اپنے کان، آنکھ اور اپنی زبان کی حفاظت کرے تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں یعنی

عرفہ کے دن (۹ ذی الحجہ)۔ رواہ الخطیب والطبرانی فی الکبیر وابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۰۹۱..... اے لڑکے ٹھہر جا! بے شک یہ ایک ایسا دن ہے کہ جو شخص اس دن میں اپنی آنکھوں کی حفاظت کرتا ہے تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے یعنی عرفہ کے دن (۹ ذی الحجہ)۔ رواہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۰۹۲..... اے بھتیجے! بے شک یہ ایک ایسا دن ہے کہ جو شخص اس دن اپنی آنکھوں، کانوں اور اپنی زبان کو حق جگہوں میں استعمال کرنے کے علاوہ دوسری جگہوں میں اس کی حفاظت کرے (گناہ میں استعمال کرنے سے بچائے) تو اس شخص کی مغفرت کر دی جاتی ہے، یعنی عرفہ کے دن (اور وہ

نویں ذی الحجہ ہے)۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۰۹۳..... اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن (نویں ذی الحجہ کو) اپنے بندوں کی طرف نظر کرم فرماتے ہیں پس جس شخص کے دل میں بھی ذرہ برابر ایمان ہوتا ہے اس کی مغفرت فرمادیتے ہیں۔ رواہ الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۰۹۴..... اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن (نویں ذی الحجہ کو) اپنے بندوں کی طرف نظر کرم فرماتے ہیں پس جس شخص کے دل میں بھی ذرہ برابر ایمان ہوتا ہے اس کی مغفرت فرمادیتے ہیں۔ رواہ الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۰۹۵..... اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں کوئی بھی مخلوق کہ جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو، عرفہ کے روز (نویں ذی الحجہ کو) اللہ رب العزت اس کی ضرور مغفرت فرمادیتے ہیں، کہا گیا کہ: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ بات صرف عرفات والوں کے لیے ہے یا تمام انسانوں کے لیے عام ہے؟ تو

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: یہ بات صرف عرفات والوں کے لیے خاص نہیں بلکہ عمومی طور پر تمام انسانوں کے لیے ہے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی فضل عشر ذی الحجہ وابن النجار عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:..... اس حدیث کی سند میں ”الولید بن القاسم بن الولید“ نامی راوی ہے، ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ اس حدیث سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔

۱۲۰۹۵..... جب عرفہ کی رات ہوتی ہے تو جس کسی کے دل میں بھی رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوتا ہے اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے، تو کہا گیا کہ: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا یہ بات صرف عرفات والوں کے لیے خاص ہے؟ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: صرف ان کے لیے نہیں

بلکہ عمومی طور پر تمام مسلمانوں کے لیے ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
 ۱۳۰۹۶... جب عرفہ کا دن (نویں ذی الحجہ) ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ مخلص حجاج کرام کی مغفرت فرمادیتے ہیں، اور جب مزدلفہ کی رات ہوتی ہے تو اللہ
 تعالیٰ تاجروں کی مغفرت فرمادیتے ہیں، اور جب منیٰ کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اونٹ والوں کی مغفرت فرمادیتے ہیں، اور جب حجرہ عقبہ کی رمی کا دن
 ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ سائلین کی مغفرت فرمادیتے ہیں، پس جو مخلوق اس موقف میں حاضر ہوتی ہے ان سب کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمادیتے ہیں۔

رواہ ابن حبان فی صحیحہ، فی الضعفاء وابن عدی فی الکامل والدارقطنی فی غرائب مالک والدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 کلام:..... امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ ”حدیث منکر“ ہے، الحسن بن علی ابو عبد الغنی الازدی اس میں متفرد راوی ہیں (امام ابن حبان
 رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ: الحسن بن علی ثقات راویوں سے موضوع احادیث بیان کرتا ہے، اور ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ اس نے ایسی
 احادیث روایت کی ہیں کہ جن کی متابعت نہیں کی جاسکتی، اور ان کا کہنا ہے کہ میں نے سوائے پانچ حدیثوں کے اس کی کوئی حدیث نہیں دیکھی، اور
 جو روایت کی ہیں وہ بھی محتمل ہیں (کہ اس میں بھی کذب سے کام لیا ہو کیونکہ) کتنے مجہول ہیں جو پانچ حدیثوں میں بھی جھوٹ بولنا چاہتے
 ہیں۔ اور علامہ ابن الجوزی نے اس حدیث کو موضوعات میں شمار کیا ہے۔ دیکھئے ترتیب الموضوعات ۵۹۸، الملأی ۱۲۳۲۔

۱۳۰۹۷... بے شک تمہارے اس دن میں (نویں ذی الحجہ) اللہ تعالیٰ نے تم پر احسان کیا ہے کہ تمہارے نیکوکاروں کی بدولت تمہارے
 گناہگاروں کو عطا فرمایا ہے۔ البغوی عن عبدالرحمن بن عبداللہ عن ابیہ عن جدہ

۱۳۰۹۸... بے شک اللہ بزرگ و برتر نے عرفات والوں پر احسان فرمایا ہے، کہ فرشتوں کے سامنے حاجیوں پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ ذرا
 میرے بندوں کی طرف تو دیکھو، یہ میرے پاس پر اگندہ بال گرد آلود و دور دور مقامات سے آئے ہیں، میں تمہیں اس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ میں
 نے ان کی دعا قبول کر لی ہے، اور ان کی رغبت کو دوڑنا لڑویا ہے اور ان کے نیکوکاروں کی بدولت ان کے گناہگاروں کو عطا فرمایا: اور ان کے
 نیکوکاروں نے جو کچھ مجھ سے مانگا سوائے ان کے آپس کے جھگڑوں کے میں نے وہ سب عطا فرمادیا، یہاں تک کہ جب (حجاج کرام) کی
 جماعت عرفات سے واپس ہو کر مزدلفہ آجاتی ہے اور وہاں قیام کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) ارشاد فرماتا ہے کہ: اے میرے
 فرشتو! میرے بندوں کو تو دیکھو مجھ سے بار بار سوال کر رہے ہیں، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کی دعا قبول کر لی ہے اور ان کی رغبت کو
 دو گنا کر دیا ہے، اور ان کے نیکوکاروں کی بدولت ان کے گناہگاروں کو بھی عطا فرمایا ہے، اور ان کے نیک لوگوں نے جو مانگا میں نے وہ دیا۔

رواہ الخطیب فی المتفق والمفتوق عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

فرشتوں کے سامنے فخر

۱۳۰۹۹... اللہ تعالیٰ عرفہ کی رات کو فرشتوں کے سامنے حاجیوں پر فخر فرماتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ذرا میرے بندوں کو تو دیکھو، پر اگندہ بال اور گرد
 آلود ہیں، گواہ ہو! میں نے ان کی مغفرت کر دی ہے۔ رواہ ابن النجار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۱۳۱۰۰... عرفہ کا دن (۹ ذی الحجہ) کتنا ہی اچھا دن ہے کہ اللہ رب العزت اس دن میں آسمان دنیا پر نازل ہوتے ہیں۔

رواہ الدیلمی عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۱۳۱۰۱... جب عرفہ کی رات ہوتی ہے تو اللہ پاک آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور اپنی مخلوق کو دیکھتے ہوئے فرماتے ہیں: میرے بندوں کو
 دیکھو پر اگندہ بال اور خراب آلود حال میں ہیں، ملائکہ کے سامنے ان پر فخر فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں میں نے ان کے پاس اپنے رسول کو بھیجا
 انہوں نے میرے رسول کی تصدیق کی، میں نے ان پر کتاب نازل کی تو وہ میری کتاب پر ایمان لے آئے میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے
 ان کے گناہوں کو بخش دیا ہے اور جب مزدلفہ کی رات ہوتی ہے تب بھی آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور آسمان دنیا کی طرف دیکھتے ہیں پھر

اپنی حقوق کو دیکھ کر اسی طرح ارشاد فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ میں تم کو گواہ بنا تا ہوں کہ میں نے ان کے سب گناہ بخش دیئے ہیں۔

ابوالشیخ فی الثواب عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۱۰۲..... جب عرفہ کی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر اترتے ہیں، اور فرشتوں کے سامنے ان پر فخر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ذرا میرے بندوں کو تو دیکھو کہ پراگندہ بال اور گرد آلود ہر کشادہ اور تنگ راستے سے مجھے پکارتے ہوئے میرے پاس آئے، میں تمہیں گواہ بنا تا ہوں کہ میں نے ان کے گناہ بخش دیئے ہیں۔ تو فرشتے کہتے ہیں کہ: ان لوگوں میں تو فلاں شخص بھی ہے جو جو گناہ کی طرف منسوب ہے، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: میں نے ان کی بھی مغفرت کر دی ہے، لہذا ایسا کوئی دن نہیں کہ جس میں یوم عرفہ کے برابر لوگوں کو آگ سے نجات و رستگاری کا پروانہ عطا کیا جاتا ہو۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی فضل عشر ذی الحجہ، والبزاز و ابن خزیمہ و قاسم بن اصبع فی مسندہ و عبدالرزاق فی مسندہ عن جابر رضی اللہ عنہ
۱۲۱۰۳..... وقوف عرفہ کی رات، اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نازل ہوتے ہیں اور تم پر فرشتوں کے سامنے فخر یہ کہتے ہیں کہ: یہ میرے بندے ہیں، میرے پاس پراگندہ بال ہو کر آئے ہیں، میری رحمت کے امیدوار ہیں، پس اگر تمہارے گناہ ریت کے ذرات کے برابر (بارش) کے قطرات کے برابر اور درختوں کے برابر بھی ہوں تو وہ سب گناہ میں ضرور بخش دوں گا۔

اے میرے بندوں اس حال میں لوٹ جاؤ کہ تمہاری بخشش کر دی گئی اور ان لوگوں کی بھی جن کے لئے تم نے سفارش کی۔

رواہ ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

۱۲۱۰۴..... ایسا کوئی دن نہیں ہے جس میں شیطان کو اتنا زیادہ ذلیل و راندہ اور اتنا زیادہ حقیر پر غیظ دیکھا گیا ہو جتنا کہ وہ عرفہ کے دن ہوتا ہے (یعنی یوں تو شیطان ہمیشہ ہی آدمیوں کو نیکیاں کرتا ہوا دیکھ کر پر غیظ و حقیر ہوتا ہے مگر عرفہ کے دن سب دنوں سے زیادہ پر غیظ بھی ہوتا ہے اور ذلیل و خوار بھی) اور اس کا سبب یہ ہے کہ وہ (اس دن ہر خاص و عام پر) اللہ کی نازل ہوتی ہوئی رحمت اور اس کی طرف سے بڑے بڑے گناہوں کی معافی دیکھتا ہے، ہاں بدر کے دن بھی شیطان کو ایسا ہی دیکھا گیا تھا (یعنی غزوہ بدر کے دن جب مسلمانوں کو عزت اور اسلام کو شوکت حاصل ہوئی تو اس دن بھی شیطان عرفہ کے دن کی طرح یا اس سے بھی زیادہ ذلیل و خوار اور پر غیظ تھا) پوچھا گیا کہ بدر کے دن کیا دیکھا تھا؟ تو فرمایا (بدر کے دن) شیطان نے دیکھا تھا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام (مشرکین سے لڑنے کے لئے) فرشتوں کی صفوں کو ترتیب دے رہے تھے۔

الدیلمی عن طلحة بن عبید اللہ بن کریز عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۲۱۰۵..... ایسا کوئی دن نہیں ہے جس میں شیطان کو اتنا زیادہ ذلیل و راندہ اور اتنا زیادہ حقیر، پر غیظ دیکھا گیا ہو جتنا کہ وہ عرفہ کے دن ہوتا ہے (یعنی دن شیطان ہمیشہ ہی آدمیوں کو نیکیاں کرتے ہوئے دیکھ کر پر غیظ و ذلیل و خوار ہوتا ہے، مگر عرفہ کے دن سب دنوں سے زیادہ پر غیظ ہوتا ہے) اور اس کا سبب یہ ہے کہ وہ (اس دن ہر خاص و عام پر) اللہ کی نازل ہوتی ہوئی رحمت اور اس کی طرف سے بڑے بڑے گناہوں کی معافی دیکھتا ہے، ہاں بدر کے دن بھی شیطان کو ایسا ہی دیکھا گیا تھا (یعنی غزوہ بدر کے دن جب مسلمانوں کو عزت اور اسلام کو شوکت حاصل ہوئی تو اس دن بھی شیطان عرفہ کے دن کی طرح یا اس سے بھی زیادہ پر غیظ اور ذلیل و خوار دیکھا گیا تھا)۔ چنانچہ (بدر کے دن) شیطان نے دیکھا تھا کہ جبرئیل علیہ السلام (مشرکین سے لڑنے کے لئے) فرشتوں کی صفوں کو ترتیب دے رہے تھے۔

موطا امام مالک، شعب الایمان للبیہقی عن طلحة بن عبید اللہ کریز، مرسلًا، رواہ البیہقی عند ابن ابی الدرداء

یہ حدیث امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی موطا میں روایت کی ہے، اور اس حدیث کے بارے میں فرمایا ہے کہ یہ حدیث ”مرسل“ ہے۔

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے مستدرک میں یہ حدیث موصولاً ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۱۲۱۰۶..... ایسا کوئی دن نہیں ہے جس میں شیطان کو اتنا زیادہ ذلیل و راندہ اور اتنا زیادہ حقیر، پر غیظ دیکھا گیا ہو جتنا کہ وہ عرفہ کے دن ہوتا ہے۔ اور اس کا سبب یہ ہے کہ اس دن اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ بڑے بڑے گناہوں سے درگزر فرماتے ہیں۔

رواہ مالک و ابن ابی الدنیا فی فضل عشر ذی الحجہ عن طلحة بن عبید اللہ کریز رضی اللہ عنہ، مرسلًا

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ”مرسل“ روایت کیا ہے۔

۱۲۱۰۷۔ کاش اہل مزدلفہ جان لیتے جو آج اس میدان میں آئے ہیں اور وہ خوشی سے پکاراٹھتے کہ ان کے رب نے ان کی مغفرت کر دی اور اپنا فضل ان پر فرمادیا۔ الکبیر للطبرانی، الکامل لابن عدی، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ۔ مرسل کلام:..... ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت غیر محفوظ ہے۔

أدعية يوم عرفة..... الاكمال

عرفہ کے دن کی دعائیں

۱۲۱۰۸۔ افضل ترین دعا جو میں نے اور مجھ سے قبل تمام انبیاء نے عرفہ کی رات پڑھی وہ یہ ہے:

لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد، وهو على كل شيء قدير.

”نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، اکیلا ہے، کوئی اس کا سا جہی نہیں، اسی کا ملک ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

رواه اسماعيل بن عبد الغافر الفارسي في الاربعين عن علي رضي الله عنه

۱۲۱۰۹۔ عرفہ کے دن میری اور مجھ سے قبل تمام انبیاء کی بڑی دعاؤں میں سب سے بڑی دعا یہ ہے:

لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير، اللهم اجعل في قلبي

نوراً، وفي سمعي نوراً، وفي بصري نوراً، اللهم اشرح لي صدري ويسر لي أمري، وأعوذ بك من

وسواس الصدر، وشتات الأمور وفتنة القبر، اللهم اني اعوذ بك من شر ما يلج في الليل، وشر ما يلج

في النهار، وشر ما تهب به الرياح، وشر بوائق الدهر

”نہیں کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے، اکیلا ہے، کوئی اس کا سا جہی نہیں، اسی کا ملک ہے، اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر

قادر ہے۔ اے اللہ! میرے دل میں، میری سماعت میں اور میری بصارت میں نور پیدا فرما دیجئے، اے اللہ! میرے سینے کو کھول دے، اور میرا

معاملہ آسان فرما، اور سینے (دل) کے دوسوں سے ہنگامہ امور سے اور قبر کے فتنے سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ میں اس چیز کے شر سے

بھی تیری پناہ مانگتا ہوں جو رات اور دن میں داخل ہوتا ہے، اور اس چیز کے شر سے بھی پناہ مانگتا ہوں جس کو ہوائیں چلا دیتی ہیں، اور زمانے کے

مصائب کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ رواہ البيهقي وضعفه عن علي رضي الله عنه

کلام:..... روایت مذکورہ کو امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف قرار دیا ہے بروایت علی رضی اللہ عنہ۔

۱۲۱۱۰۔ جب کوئی مسلمان عرفہ کی رات (نویں ذی الحجہ) موقف پر ٹھہرتا ہے، اور قبل رخ ہو کر یہ دعا پڑھتا ہے:

لا اله الا الله وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد بيده الخير وهو على كل شيء قدير مائة مرة،

ثم يقرأ أم الكتاب مائة مرة، ثم يقول: أشهد أن لا اله الا الله وحده لا شريك له، وأن محمداً عبده

ورسوله مائة مرة، ثم يسبح الله مائة مرة، فيقول: سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر

ولا حول ولا قوة الا بالله، ثم يقرأ قل هو الله أحد مائة مرة، ثم يقول: اللهم صل على محمد وعلى آل

محمد كسا صليت على ابراهيم وآل ابراهيم انك حميد مجيد وعلينا معهم مائة مرة، الا قال الله

تعالى: يا اسما لكتي ما جراء عبيد هدا، سبحنى، وهللى وكبرنى، وعظمنى، ومجدنى، ونسبى

وعرفى، ورسلى صلى نبي، شهيداً يا ملائكتي، انى قد عثرت له وشفعته فى نفسه، ولو شاء

ان يستع فى هذ الموقف لتضعته.

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں، اسی کے دست قدرت میں تمام خیر ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے (۱۰۰ مرتبہ) پھر سو مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھے، پھر ۱۰۰ مرتبہ کہے: کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ کیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، پھر سو (۱۰۰) مرتبہ ”سبحان اللہ“ پڑھے، پھر سو (۱۰۰) مرتبہ یہ دعا پڑھے: پاک ہے اللہ، اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، اور اللہ سب سے بڑا ہے، نہیں ہے قوت و طاقت مگر اللہ کے ساتھ، پھر ۱۰۰ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے، پھر ۱۰۰ مرتبہ کہے: اے اللہ محمد ﷺ پر اور ان کی اولاد پر درود بھیجے جیسا کہ آپ نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد پر درود بھیجا، بے شک آپ حمد و بزرگی والے ہیں، اور ان کے ساتھ ہم پر بھی رحمتیں نازل فرما۔

(جب بندہ یہ دعا کرتا ہے تو) اللہ تعالیٰ فرشتوں سے ارشاد فرماتے ہیں: اے میرے فرشتو! میرے اس بندے کی کیا جزا ہے؟ کہ اس نے میری تسبیح، تہلیل، تکبیر، تعظیم، تمجید، بیان کی اور مجھے منسوب کیا، میری تعریف کی، اور مجھ پر ثنا کی، اور میرے نبی پر درود بھیجا۔ اے میرے فرشتوں گواہ رہو! کہ میں نے اس کی مغفرت کر دی ہے اور اس کے حق میں اس کی سفارش قبول کر لی ہے اور اگر وہ موقف والوں کے حق میں سفارش کرے تو میں ضرور اس کی سفارش قبول کروں گا۔

کلام: ابو بکر بن مہران حافظ کا کہنا ہے کہ اس حدیث کی سند میں عبدالرحمن بن محمد الحارثی، محمد بن سوقة سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔ اور امام نے فرمایا کہ: اس حدیث کا متن غریب ہے، اور اس کی سند میں کوئی راوی بھی روایت گھڑنے کی طرف منسوب نہیں ہے۔ روایت ضعیف ہے۔ الملکالی ۱۲۶۲، ۱۲۷۔

۱۲۱۱۔ جو شخص عرفہ کی رات کو اس دعا کے ساتھ دعا مانگتا ہے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے جبکہ دعا کرنے والا کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے (ورنہ قبول نہیں ہوتی) دعا یہ ہے:

سبحان اللہ الذی فی السماء عرشہ، سبحان الذی فی الأرض موطنہ، سبحان الذی فی البحر سبیلہ، سبحان الذی فی القبور فضاؤہ، سبحان الذی فی الجنة رحمته، سبحان الذی فی النار سلطانہ، سبحان الذی فی الہوی روحہ، سبحان الذی رفع السماء، سبحان الذی وضع الأرض، سبحان الذی لا منجاة منہ الا الیہ۔

”پاک ہے وہ ذات کہ جس کا عرش آسمان پر ہے، پاک ہے وہ ذات کہ جس کا موطن زمین میں ہے، پاک ہے وہ ذات کہ سمندر میں جس کا راستہ ہے، پاک ہے وہ ذات کہ قبروں میں جسکی فضاء ہے، پاک ہے وہ ذات کہ جنت میں جس کی رحمت ہے، پاک ہے وہ ذات کہ جہنم میں جس کی بادشاہت ہے، پاک ہے وہ ذات کہ خواہش میں جس کی روح ہے، پاک ہے وہ ذات کہ جس نے آسمان کو بلند کیا، پاک ہے وہ ذات کہ جس نے زمین کو بچھایا، پاک ہے وہ ذات کہ نجات کا راستہ صرف اسی کی طرف ہے۔“

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

صوم عرفہ..... من الاکمال

عرفہ کے دن کا روزہ

۱۲۱۲۔ جس شخص نے عرفہ (نویں ذی الحجہ) کا روزہ رکھا تو وہ اس کے لیے دو سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۲۱۳۔ جس شخص نے عرفہ کا روزہ رکھا تو اس کے مسلسل دو سالوں کے گناہ بخش دیئے گئے۔

رواہ عبد بن حمید والطبرانی فی الکبیر وابن جریر السنن لسعید بن منصور عن سہل بن سعد رضی اللہ عنہ

- ۱۲۱۱۴ عرفہ کے دن روزہ رکھنا گذشتہ سال کے (گناہوں) کا کفارہ ہے۔ رواہ احمد عن عائشہ رضی اللہ عنہا
- ۱۲۱۱۵ عرفہ کے دن کاروزہ ایک سال کے روزوں جیسا ہے۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی فضل عشر ذی الحجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
- ۱۲۱۱۶ عرفہ کے دن روزہ رکھنا اس سال اور اس کے بعد والے سال (دو سال) روزہ رکھنے کے برابر ہے اور اس محرم الحرام (یوم عاشورا) کو روزہ رکھنا ایک سال روزہ رکھنے کے برابر ہے۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی فضل عشر ذی الحجہ عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ
- ۱۲۱۱۷ ذی الحجہ کے شروع کے دس ایام میں سے ہر دن کاروزہ ایک مہینہ روزہ رکھنے کے برابر ہے، اور عرفہ (نویں ذی الحجہ) کے دن روزہ رکھنا پودہ ۱۴ ماہ روزہ رکھنے کے برابر ہے۔ رواہ ابن رنجوبہ عن راشد بن سعید، مرسلًا
- ۱۲۱۱۸ عرفہ کے دن روزہ رکھنا اس سال کے (گناہوں) کا کفارہ ہے جس سال میں تم ہو (یعنی جس سال عرفہ کا روزہ رکھا اس سال کے گناہوں کا کفارہ ہے) اور اس کے بعد والے سال کا بھی۔ یعنی عرفہ کا روزہ ۲ سالوں کے گناہوں کا کفارہ ہے۔
- رواہ الطبرانی فی الکبیر عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ
- ۱۲۱۱۹ عرفہ کے دن روزہ رکھنا دو سالوں کے گناہوں کا کفارہ ہے، ایک پہلے والے سال کا اور ایک بعد والے سال کا۔
- رواہ ابن ابی الدنیا فی فضل عشر ذی الحجہ عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

الافاضة من عرفة..... من الاكمال

میدان عرفات سے روانگی

- ۱۲۱۲۰ آما بعد! مشرکین اور مجوسی اس جگہ (عرفات) سے اس وقت روانہ ہوتے جب سورج پہاڑوں کی چوٹیوں پر ہوتا، گویا کہ وہ مردوں کے نماز کی مانند ہوتا تھا، جبکہ ہم اس (جگہ سے) غروب آفتاب کے بعد روانہ ہوتے ہیں۔
- ۱۲۱۲۱ اے لوگو! نرمی اختیار کرو، پرسکون رہو، کیونکہ حرکت کرنا (جلد بازی) نیکی نہیں ہے۔
- رواہ الطبرانی فی الکبیر عن الفضل بن عباس رضی اللہ عنہ

الوقوف بمزدلفة

مقام مزدلفہ میں ٹھہرنا

- ۱۲۱۲۲ مقام مزدلفہ سارے کا سارا موقف (مقام وقوف) ہے۔ رواہ النسائی رحمۃ اللہ علیہ عن جابر رضی اللہ عنہ
- ۱۲۱۲۳ یہ قزح پہاڑ ہے اور یہی موقف ہے۔ اور جمع (یعنی مزدلفہ) سارے کا سارا موقف ہے، اور میں نے یہیں قربانی کی، اور مقام "منیٰ" سارے کا سارا "قربان گاہ" ہے، لہذا اپنی قیام گاہوں پر قربانی کرو۔ رواہ ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ عن علی رضی اللہ عنہ
- نوٹ: "قزح" ایک پہاڑ کا نام ہے جو مقام مزدلفہ میں ہے۔ اور مزدلفہ کو "جمع" بھی کہتے ہیں۔
- ۱۲۱۲۴ یہ قزح (مزدلفہ کا پہاڑ) ہے اور یہی موقف ہے، اور جمع (مزدلفہ) سارے کا سارا موقف ہے، یہ قربان گاہ ہے اور مقام منیٰ سارے کا سارا قربان گاہ ہے۔ رواہ الترمذی عن علی رضی اللہ عنہ
- ۱۲۱۲۵ وادی نحر سے چل پڑو (وہاں وقوف نہ کرو) اور چنے کے برابر کنکریاں لے لو۔

رواہ احمد فی مسنده والبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

نزول منی..... من الاکمال مقام منی میں اترنا

۱۴۱۲۶..... کسی شخص کے لیے مناسب نہیں ہے کہ منی میں کسی جگہ کو حلال جانے کہ وہاں اتر جائے۔ رواہ الدیلمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

الفصل السادس..... چھٹی فصل

رمی جمار یعنی مناروں کو کنکریاں مارنے کے بیان میں

جمار دراصل سنگریزوں اور کنکریوں کو کہتے ہیں اور جمار حج ان سنگریزوں اور کنکریوں کا نام ہے جو منارے پر مارے جاتے ہیں اور جن مناروں پر کنکریاں ماری جاتی ہیں انہیں جمار کی مناسبت سے ”جمرات“ کہتے ہیں۔ جمرات تین ہیں۔

۱..... جمرۃ اولیٰ۔ ۲..... جمرۃ وسطیٰ۔ ۳..... جمرۃ عقبہ۔

یہ تینوں جمرات منی میں واقع ہیں اور بقرعید کے روز یعنی دسویں ذی الحجہ کو صرف جمرۃ عقبہ پر کنکریاں پھینکی جاتی ہیں پھر گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں کو تینوں جمرات پر کنکریاں مارنا واجب ہے۔ ۱۴۱۳۔

۱۴۱۴۔ تم میں سے جب کسی جمرۃ عقبہ کی رمی کر لی تو اس کے لیے سوائے عورتوں کے (یعنی بیویوں سے جماع کے) سب کچھ حلال ہے۔

رواہ ابو داؤد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۴۱۵۔ جب تم نے (جمرات کی) رمی کر لی اور سر منڈا لیا تو اب تمہارے لیے سوائے عورتوں کے ساتھ (جماع کے) خوشبو، کپڑے وغیرہ سب پھینکا جاتا ہے۔

کلام:..... روایت محل کلام ہے حسن الاثر ۲۴۳، ضعیف الجامع ۵۲۔

۱۴۱۶۔ یہ ایسا دن ہے کہ اس میں تمہارے لیے آسانی کی گئی ہے کہ جب تم رمی جمرہ کر لو تو سوائے عورتوں کے تم پر ہر وہ چیز حلال ہے جو تم پر حرام نہ تھی (البتہ بیویوں سے جماع حلال نہیں) پھر اس گھر کا طواف کرنے سے قبل شام کو تم دوبارہ محرم ہو جاؤ۔ گے رمی جمار کرنے سے پہلے کی

سح حتیٰ کہ تم اس گھر کا طواف کر لو۔ مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۱۴۱۷۔ آرتو نے جمرات کی رمی کی تو قیامت کے دن وہ ایک نور ہوگا۔ رواہ البزار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۲۶۔

۱۴۱۸۔ اے لوگو! (دوران رمی) تم میں سے بعض لوگ بعضوں کو قتل نہ کریں اور نہ ہی تکلیف پہنچائیں اور جب تم جمرہ کی رمی کرو تو خذف کی کنکریوں کی طرح (یعنی چھوٹی چھوٹی) کنکریاں مارو (نہ کہ بڑے پتھر ماریں) کہ تم میں بعض بعض کو قتل کر ڈالیں یا زخمی کر دیں۔

رواہ احمد فی مسندہ و ابو داؤد عن ام جندب

۱۴۱۹۔ مناروں پر خذف کی کنکریوں کی طرح (یعنی چھوٹی چھوٹی) کنکریاں مارو۔ رواہ احمد فی مسندہ عن رجل من الصحابة رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت محل کلام سے ذخیرۃ الحفاظ ۴۷۶۔

۱۴۲۰۔ ستنج، طاق ہے (یعنی استنجے کے لیے تین یا طاق عدد ڈھیلے نیسے چاہئیں) کنکریاں پھینکنی خاق ہیں (یعنی سات کنکریاں پھینکنی چاہئیں) صفا اور مروہ کے درمیان سعی طاق ہے (یعنی ان دونوں کے درمیان سات مرتبہ پھرنا چاہیے) خانہ کعبہ کے گرد طواف خاق ہے۔ یعنی

سات چکر کا ایک طواف ہے) اور جب تم میں سے کوئی شخص اگر دھونی لینا چاہے تو اسے چاہیے کہ طاق (یعنی تین یا پانچ یا سات مرتبہ) لے۔
رواہ مسلم رحمۃ اللہ علیہ عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۲۱۳۲۔۔۔۔۔ اے میرے چھوٹے لڑکوں! حجرہ عقبہ کی رمی نہ کرو یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے (کہ سورج طلوع ہونے کے بعد رمی کرو)۔

رواہ احمد فی مسندہ، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۱۳۵۔۔۔۔۔ نہیں حج کیا کسی شخص نے مگر یہ کہ اس کی کنکریاں اٹھالی گئیں۔ مسند الفردوس للذہبی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

یعنی حج کے مقبول ہونے کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ بھی ہے کہ حاجی جن کنکریوں سے رمی کرتا ہے وہ اٹھالی جاتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ ہر سال لاکھوں افراد رمی کرتے ہیں اس کے باوجود وہاں کنکریوں کا پہاڑ نہیں بنتا ورنہ اتنے افراد ہر سال رمی کریں تو ایک بڑا پہاڑ بن جانا کوئی بعید ہی نہیں بلکہ قوی ہے۔

الاکمال

۱۲۱۳۶۔۔۔۔۔ حجرہ عقبہ کی رمی مت کریں یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۱۳۷۔۔۔۔۔ اے لوگو! حجرہ عقبہ کے پاس (رمی کرتے ہوئے) اپنے آپ کو قتل مت کرو (کہ بڑے پتھر مارنے لگو کیونکہ اس طرح تو تم اپنے کو ہلاکت

میں ڈالو گے بلکہ) خذف کی کنکریوں کی طرح (چھوٹی چھوٹی) کنکریاں مارو۔ رواہ احمد فی مسندہ عن ام جندب الارذیة رضی اللہ عنہ

۱۲۱۳۸۔۔۔۔۔ خذف کی کنکریوں کی مانند (چھوٹی چھوٹی) کنکریوں سے حجرہ کی رمی کرو۔

رواہ احمد فی مسندہ وابن خزیمہ والباوردی وابن قانع، والطبرانی فی الکبیر، السنن لسعید بن منصور عن حرملہ بن عمرو الاسلمی عن

عمہ ابن سنان بن سنان، الکبیر للطبرانی عن الحرماس بن زیاد عن ابیہ، السنن للبیہقی عن عبدالرحمن بن معاذ التیمی

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۶۷۷۔

۱۲۱۳۹۔۔۔۔۔ تم رمی کرو، اور کچھ حرج نہیں۔ ابو داؤد، مسند احمد، ابن ماجہ، السنن، ابی یعلیٰ، السنن لسعید بن منصور عن جابر رضی اللہ عنہ

کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی ہے (اب رمی کروں؟) تو آپ نے فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

۱۲۱۴۰۔۔۔۔۔ جس چیز کے تم سب سے زیادہ محتاج ہو گے وہ اپنے رب کے پاس پالو گے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فرمایا: ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے مناروں پر کنکریاں پھینکنے سے متعلق سوال کیا کہ اس میں مجھے کیا ثواب ملے گا؟ تو فرمایا: پھر مذکورہ

حدیث ذکر فرمائی۔

۱۲۱۴۱۔۔۔۔۔ ان کنکریوں میں سے جو قبول ہو جاتی ہیں وہ اٹھالی جاتی ہیں (اور حج مقبول ہو جاتا ہے) اور اگر یہ بات نہ ہوتی تو تم حمرات کی

کنکریوں کو پہاڑوں کی طرح دیکھتے (یعنی ان کنکریوں سے وہاں پہاڑ بن جاتے)۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط، الدارقطنی فی السنن، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی سعید

۱۲۱۴۲۔۔۔۔۔ جس شخص نے حجرہ اولیٰ جو کہ حجرہ عقبہ کے قریب ہے، پر سات کنکریاں پھینکیں، پھر وہاں سے چلا اور اپنا جانور قربان کیا پھر سر منڈایا تو

حج کی عبادت اس پر جو پچھو حرام تھا اب وہ حلال ہو گیا۔ رواہ البزار عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۱۴۳۔۔۔۔۔ جب تم حجرہ کی رمی کر چلو تو تمہارے لیے سوائے عورتوں کے سب کچھ حلال ہو گیا۔ البتہ بیویوں سے جماع کی ابھی بھی اجازت نہیں۔

رواہ احمد فی مسندہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۱۴۴۔۔۔۔۔ جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام مناسک حج کی ادائیگی کے لیے آئے، تو حجرہ عقبہ کے قریب شیطان سامنے آ گیا، تو

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کو سات کنکریاں ماریں، یہاں تک کہ شیطان زمین میں دھنس گیا، پھر شیطان حجرہ ثانیہ (دوسرے منارے)

کے قریب سامنے آگیا تو پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کو سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ وہ زمین میں دھنس گیا، پھر جمرہ ثالثہ (تیسرے منارے) کے پاس سامنے آگیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کو سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ وہ زمین میں دھنس گیا۔

رواہ ابن خزیمہ، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ۱۲۱۳۵۔ جبریل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جمرہ عقبہ لے کر آئے تو شیطان سامنے آگیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کو سات کنکریاں ماریں کہ وہ زمین میں دھنس گیا، پھر جبریل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جمرہ قصویٰ کی طرف لے کر آئے تو شیطان سامنے آگیا، تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے شیطان کو سات کنکریاں ماریں کہ وہ زمین میں دھنس گیا، پھر جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسحاق علیہ السلام کو ذبح کرنے کا ارادہ فرمایا تو حضرت اسحاق علیہ السلام نے اپنے والد (حضرت ابراہیم علیہ السلام) سے فرمایا: اے ابا جان! جب آپ مجھے ذبح کریں تو مجھے مضبوطی سے باندھ دیجئے تاکہ میں نہ پھڑ پھڑاؤں کہ کہیں میرے خون کے چھینٹے آپ پر نہ پڑیں، تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسحاق علیہ السلام کو مضبوطی سے باندھ دیا، پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسحاق علیہ السلام کو ذبح کرنے کے لیے چمق اٹھائی اور ذبح کرنا چاہا تو پیچھے سے صدا آئی کہ:

اے ابراہیم! آپ نے خواب سچ کر دکھایا ہے۔ رواہ احمد بن مسند عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

الحلق من الاکمال

سرمنڈوانا

فائدہ: دسویں ذی الحجہ کو جمرہ عقبہ پر کنکریاں مارنے کے بعد منیٰ ہی میں ہدیٰ ذبح کی جاتی ہے، اس کے بعد سرمنڈوا کر یا بال کتر واکر احرام کھول دیا جاتا ہے، اس طرح رفٹ (عورت سے جماع وغیرہ) کے علاوہ ہر وہ چیز جو احرام کی حالت میں ممنوع تھی، جائز ہو جاتی ہے (احرام سے نکلنے کے لیے بال کتر واکر کی نسبت سرمنڈوانا افضل ہے)۔

۱۲۱۳۶۔ اے اللہ! سرمنڈوانے والوں پر رحم فرما، یہ دعا آپ نے تین مرتبہ دی۔ رواہ ابن مندہ و ابونعیم عن جابر الازرق رضی اللہ عنہ الغاصری ۱۲۱۳۷۔ اے اللہ! سرمنڈوانے والوں پر رحم فرما، تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ اے اللہ! رسول! بال کتر واکر والوں کے لیے دعا رحمت کیجئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! سرمنڈوانے والوں پر رحم فرما، تیسری مرتبہ میں آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی کہ (اے اللہ! بال کتر واکر والوں پر بھی (رحم فرما)۔ ابن ابی شیبہ، مسند احمد، الکبیر للطبرانی، ابن قانع، السنن لسعید بن منصور، عن حشی بن جنادہ۔ مسند احمد، ابن ابی شیبہ، البخاری، مسلم، ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن ابی شیبہ عن زید بن ابی مریم عنہ۔ مسند

احمد، الکبیر للطبرانی عن مالک بن ربیعہ عن ابن عباس الکبیر للطبرانی عن ام الحصین، مسند احمد عن قارب ۱۲۱۳۸۔ اے اللہ! سرمنڈوانے والوں پر رحم فرما، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! بال کتر واکر والوں کے لیے دعا رحمت فرمائیے! آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے اللہ! سرمنڈوانے والوں پر رحم فرما، آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ میں یہ ارشاد فرمایا: (اے اللہ! بال کتر واکر والوں پر بھی (رحم فرما)۔

موطا مالک، ابو داؤد، مسند احمد، البخاری، مسلم ابن احمد بن حنبل فی سننہ، الترمذی، ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ۔ مسند احمد، ابن ابی شیبہ، مسلم عن ام الحصین، ابو داؤد، مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ عن ابی سعید الکبیر للطبرانی عن عبداللہ بن قارب ۱۲۱۳۹۔ جس شخص نے احرام کی وجہ سے اپنے سر (کے بالوں) کو گوند وغیرہ سے چپکا کر مندمہ نما بنایا تو اس پر واجب ہے کہ اپنا سر منڈائے۔

الکامل لابن عدی، السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... تلبید کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے بالوں کو گوند وغیرہ سے چپکا کر نمدہ نما بنائے تاکہ حالت احرام میں طویل مدت رہنے کی بدولت بال پراگندہ بھی نہ ہوں اور اس میں جویں بھی نہ پڑیں۔
کلام:..... روایت محل کلام ہے: اللطيفة: ۳۳۔

۱۲۱۵۰..... پیشانیاں نہ رکھی جائیں (یعنی نہ منڈوائی جائیں) مگر اللہ کے لیے حج یا عمرہ کرتے ہوئے اور یہ فعل اس کے علاوہ کرنا مثلاً (شکل بگاڑنے کے مترادف) ہے۔ الشیرازی فی الالقاء، حلیۃ الاولیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
۱۲۱۵۱..... پیشانیاں پست نہ کی جائیں (سر نہ منڈوائے جائیں) مگر حج یا عمرہ میں۔ الدارقطی فی الافراد عن حابر رضی اللہ عنہ

الفصل السابع..... ساتویں فصل

قربانی، ہدایا یعنی قربانی کے جانور اور عتیرہ جانور (یعنی ایسی بکری جو رجب کے مہینہ میں ذبح کی جائے) کے بیان میں۔
اس ساتویں فصل میں کئی فروع ہیں

پہلی فصل..... ان چیزوں کی ترغیب میں ہے

۱۲۱۵۲..... ابن آدم کا سب سے افضل ترین عمل (یوم النحر) یعنی دسویں ذی الحجہ کو خون بہانا (قربانی کرنا) ہے، ہاں البتہ اگر کہیں قطع رحمی کی گئی ہو تو وہاں صلہ رحمی کرنا اس سے بھی افضل ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
کلام:..... روایت محل کلام ہے: الضعيفة: ۵۲۵، ضعیف الجامع ۵۱۳۔

۱۲۱۵۳..... آدمی کا یوم النحر (یعنی دسویں ذی الحجہ) کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب ترین عمل خون بہانا (قربانی کرنا) ہے، قربانی کا جانور قیامت کے روز اپنے سینگوں، اپنے بالوں، اور اپنے کھروں کے ساتھ آنے گا، اور خون اللہ کے ہاں مرتبہ پالیتا ہے زمین پر گرنے سے قبل پس اپنے دلوں کی خوشی کے ساتھ قربانی کرو۔ ابو داؤد، الترمذی، الحاکم فی المستدرک عن عائشہ رضی اللہ عنہا
کلام:..... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو حسن غریب کہا ہے نیز دیکھئے ضعیف الترمذی ۲۵۳ ضعیف ابن ماجہ ۶۷۱ روایت ضعیف ہے۔

۱۲۱۵۴..... جس نے دل کی خوشی کے ساتھ ثواب سمجھتے ہوئے قرانی کی تو وہ قربانی اس کے لیے جہنم سے آڑ ہوگی۔ الکبیر للطبرانی عن الحسن بن علی
کلام:..... ضعیف الجامع ۵۶۷، الضعيفة: ۵۲۹۔

۱۲۱۵۵..... کوئی مال کسی راہ میں خرچ کیا جانا اللہ کے نزدیک اس قربانی سے محبوب نہیں جو عید الاضحیٰ کو قربان کی جائے۔

الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۵۰۲۸، الضعيفة: ۵۲۴۔

الفرع الثانی..... دوسری فرع

قربانی کے واجب ہونے اور اس کے بعض احکام سے متعلق ہے

۱۲۱۵۶..... اے لوگو! ہر گھر والوں پر، ہر سال قربانی اور عتیرہ واجب ہے (جبکہ وہ صاحب نصاب ہوں)۔

مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ عن مخنف بن سلیم

نوٹ:..... عتیرہ اس بکری کو کہا جاتا ہے جو ماہ رجب میں ذبح کی جاتی ہے۔

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۲۳۸۳۔

۱۲۱۵۷۔ قربانی مجھ پر فرض ہے اور تم پر سنت ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت غلط کلام ہے: ضعیف الجامع ۲۳۸۵۔

نوٹ:..... امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے علاوہ قربانی دوسرے تمام ائمہ کے نزدیک سنت ہے واجب نہیں، یہ حضرات مذکورہ حدیث اور اس جیسی دوسری احادیث سے استدلال کرتے ہیں، جبکہ امام صاحب کے نزدیک قربانی واجب ہے اس شخص پر جو صاحب انصاب ہو، آئے جو حدیث آ رہی ہے وہ اور اس جیسی دوسری احادیث امام صاحب کا مستدل ہیں۔

۱۲۱۵۸۔ مجھے شگم دیا گیا کہ میں قربانی کے دن امید مناؤں، کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لیے قربانی کے دن امید بنایا ہے۔

رواہ احمد فی مسندہ و ابوداؤد والنسائی والحاکم عن انس عمرو رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۲۶۵۔

قربانی ترک کرنے پر وعید

۱۲۱۵۹۔ جس شخص کو وسعت ہو (یعنی صاحب حیثیت ہو) اس کے باوجود وہ قربانی نہ کرے تو وہ شخص برتر ہمارے عید گاہ کے قریب بھی نہ آئے۔
رواہ ابن ماجہ والحاکم عن انس ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۲۱۶۰۔ گائے اور اونٹ سات افراد کی طرف سے (قربانی) کیے جاسکتے ہیں (یعنی گائے اور اونٹ میں سات، سات، سات، سات ہوتے ہیں، سات افراد ایک گائے یا اونٹ میں شریک ہو کر اجتماعی قربانی کر سکتے ہیں)۔ رواہ احمد فی مسندہ و ابوداؤد عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۲۱۶۱۔ قربانی میں گائے اور اونٹ سات، سات افراد کی طرف سے قربانی کیے جاسکتے ہیں۔ یعنی گائے میں سات افراد شریک ہو سکتے ہیں، اسی طرح اونٹ میں بھی۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۲۱۶۲۔ اونٹ (کی قربانی) سات افراد کی طرف سے ہو سکتی ہے۔ رواہ الطحاوی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۲۱۶۳۔ قربانی میں اونٹ دس افراد کی طرف سے قربان ہو سکتا ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
کلام:..... روایت ضعیف ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۲۶۳، ضعاف الدارقطنی ۶۷۔

۱۲۱۶۴۔ چاہیے کہ گائے ہدی میں (اونٹ میں) مشترک ہو، (یعنی گائے بھی ہدی میں شامل ہے)۔ رواہ الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۲۱۶۵۔ بھیڑ کا بچہ اس بکری کی جگہ کافی ہے جس کے سامنے کے دانت گر گئے ہوں۔ یعنی بھیڑ کا بچہ جو قد کاٹھ میں سال بچہ کا لگتا ہو وہ بڑی بکری کی جگہ قربانی میں استعمال ہو سکتا ہے۔

ابوداؤد، النسائی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن مجاشع بن مسعود

۱۲۱۶۶۔ بھیڑ کے بچے کی (جو چھ ماہ سے اوپر کا ہو لیکن سال بھر کا معلوم ہوتا ہو) قربانی کرو بے شک یہ جائز ہے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ام بلال

۱۲۱۶۷۔ ذبح نہ کرو مگر بڑی عمر کی گائے۔ جو کم از کم دو سالہ ہو ہاں اگر وہ تمہارے لیے مشکل ہو جائے تو بھیڑ کا بچہ ذبح کر لو۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، النسائی، ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۶۴۰۹۔

۱۲۱۶۸۔ بھیڑ یا دنبہ کا بچہ کافی ہے (سال سے اوپر) بکری کی جگہ۔ مسند احمد، السنن للبیہقی عن رجل من مزینہ

۱۲۱۶۹۔ بھیڑ اور دنبہ کے بچے کی قربانی بہترین ہے۔ الترمذی عن انس ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۲۱۷۰۔ ہمارا رب تعجب (وخر) کرتا ہے جب تم اپنی اس عید کے روز بھیڑ یا دنبہ کو اللہ کی راہ میں ذبح کرتے ہو۔ شعب الایمان للبیہقی

۱۲۱۷۱..... چار جانوروں کی قربانی اخیہ میں جائز نہیں ہے، واضح کا نا اور بھینگا جانور جس کا بھینگا پن کھلا ہو، وہ مریض جانور جس کا مرض بالکل ظاہر ہو، وہ تکر جانور جس کا تکر اپن بالکل ظاہر ہو۔ اور وہ ریوڑ سے پیچھے رہ جاتا ہو اور بالکل دبلا اور لاغر جانور بھی قربانی کے لائق نہیں۔

موظا امام مالک، مسند احمد، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن البراء

۱۲۱۷۲..... حضور اکرم ﷺ نے پھٹے ہوئے کان والے اور ٹوٹے ہوئے سینگ والے جانور کی قربانی سے منع فرمایا۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم بروایت علی رضی اللہ عنہ، ابو داؤد

کلام:..... روایت محل کلام سے: ضعیف الجامع ۶۰۱۶، ضعیف ابی داؤد ۶۰۱۶۔

۱۲۱۷۳..... دودھ والے جانور کو ہرگز ذبح نہ کر۔ الترمذی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۲۱۷۴..... کنارے سے کان کٹنے کی قربانی نہ کی جائے، اور نہ کان کے پچھلے حصے کے کٹنے کی قربانی کی جائے اور نہ کان کے چیر کر دو حصے کی

قربانی کی جائے اور نہ اس جانور کی قربانی کی جائے جس کے کان میں گول سوراخ ہو (اور نہ بھینگے یا کانے جانور کی قربانی کی جائے)۔

النسائی عن علی رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۶۳۵۳، ضعیف النسائی ۲۹۸۔

تیسری فرع..... قربانی کے آداب میں

۱۲۱۷۵..... قربانی کے جانوروں میں سب سے افضل جانور قد آور اور موٹے تازہ ہیں۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن رجل

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۳۹۸۔

۱۲۱۷۶..... اللہ تعالیٰ کے نزدیک قربانی کے جانوروں میں سب سے محبوب جانور اونچے قد آور اور موٹے تازہ جانور ہیں۔ السنن للبیہقی عن رجل

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۳۶۲۔

۱۲۱۷۷..... اپنی قربانی کے جانوروں میں تم عمدہ جانور چھانٹو (یعنی جو چست خوبصورت اور طاقتور ہوں ایسے جانور کی قربانی کرو) کیونکہ (یہ

جانور پل صراط پر تمہاری سواری ہوں گے)۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے: اسنی المطالب ۱۸۲، الاقان ۱۷۶۰۔

۱۲۱۷۸..... جب عشرہ ذی الحجہ داخل ہو (یعنی ذی الحجہ کا پہلا عشرہ شروع ہو) اور نم میں سے کوئی شخص قربانی کرنا چاہے تو وہ اپنے بال اور جلد کو

بالکل نہ چھوئے (یعنی نہ کٹوائے)۔ رواہ مسلم و ابو داؤد والنسائی عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۱۲۱۷۹..... جب تم ذی الحجہ کے مہینہ کا چاند دیکھو، اور تم میں سے کوئی شخص قربانی کرنا چاہے تو اسے چاہیے کہ اپنے بال اور ناخن (کائے) سے رک جائے۔

رواہ مسلم عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۱۲۱۸۰..... تم میں سے کوئی ماہ ذی الحجہ کا چاند دیکھے اور قربانی کرنا چاہے تو جب تک قربانی نہ کر لے ہرگز اپنے بال اور ناخنوں کو نہ تراشے۔

۱۲۱۸۱..... جس شخص کے پاس قربانی کے لیے جانور ہو، جب وہ ماہ ذی الحجہ کا چاند دیکھے تو جب تک قربانی نہ کر لے، گز اپنے بال اور ناخنوں کو نہ تراشے۔

رواہ مسلم و ابو داؤد عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

الفرع الرابع

چوتھی فرع..... قربانی ذبح کرنے کے وقت کے بیان میں

۱۲۱۸۲..... جس شخص نے نماز عید سے قبل قربانی کی تو اس نے اپنے لیے قربانی کی (اللہ کے لیے نہیں) اور جس شخص نے نماز عید کے بعد قربانی کی تو

اس کی قربانی مکمل ہوگئی، اور وہ مسلمانوں کے طریقے پر چلا۔ رواہ البخاری و مسلم عن البراء رضی اللہ عنہ
۱۲۱۸۳۔ تم میں سے کوئی شخص قربانی اس وقت تک نہ کرے جب تک کہ نماز نہ پڑھے (یعنی نماز عید پڑھنے کے بعد قربانی کرے)۔

رواہ الترمذی عن البراء رضی اللہ عنہ

۱۲۱۸۴۔ تمہارے اس دن (دسویں ذی الحجہ کو) قربانی کی پہلی رسم نماز عید ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن البراء رضی اللہ عنہ

۱۲۱۸۵۔ ہمارے اس آج کے دن (دسویں ذی الحجہ کو) ہمارا سب سے پہلا کام یہ ہے کہ ہم نماز عید ادا کریں، پھر لوٹیں، تو قربانی کریں۔ لہذا جس شخص نے اس طرح یہ کام انجام دیا تو اس نے ہماری سنت کے مطابق عمل کیا، اور جس نے اس سے پہلے (یعنی نماز عید سے قبل) قربانی کی تو گویا اس کی وہ قربانی اس گوشت کی مانند ہے کہ جس کو اس نے اپنے گھر والوں کے سامنے پیش کیا، لیکن قربانی میں سے (اس کا یہ عمل) کسی کھاتے

میں نہیں۔ رواہ احمد فی مسندہ و البخاری و مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی عن البراء رضی اللہ عنہ

۱۲۱۸۶۔ جس شخص نے نماز عید کے بعد قربانی کی تو اس کی قربانی پوری ہوگئی، اور اس نے مسلمانوں کے طریقے کو پایا۔

رواہ البخاری عن البراء رضی اللہ عنہ

۱۲۱۸۷۔ (نبی کریم ﷺ نے) رات میں قربانی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۶۰۱۷۔

۱۲۱۸۸۔ جس شخص نے نماز عید سے قبل قربانی کر لی تو وہ قربانی اس نے اپنے لیے کی (اللہ کے لیے نہیں کی) اور جس شخص نے نماز عید کے بعد

قربانی کی تو اس کی قربانی کامل ہوگئی اور اس نے مسلمانوں کے طریقے کو پایا۔ البخاری عن انس رضی اللہ عنہ

۱۲۱۸۹۔ جس شخص نے ہماری نماز عید پڑھی (پھر اس کے بعد) ہماری (یہ) قربانی کی تو اس نے قربانی کی رسموں کو درست انجام دیا، اور جس

شخص نے نماز عید سے قبل ہی قربانی کر ڈالی تو اس کی قربانی نماز عید سے پہلے تھی، لہذا اس کی قربانی نہیں ہوئی۔

رواہ البخاری و مسلم و ابو داؤد عن البراء رضی اللہ عنہ

نماز عید سے قبل قربانی نہ ہوگی

۱۲۱۹۰۔ جس شخص نے نماز عید پڑھنے سے پہلے ہی اپنی قربانی ذبح کر دی تو اسے چاہیے کہ (نماز عید کے بعد) اس کی جگہ دوسرا جانور قربان کرے اور جس شخص نے (نماز عید سے قبل) ذبح نہ کی تو اسے چاہیے کہ (نماز عید کے بعد) اللہ کا نام لے کر (اپنی قربانی) ذبح کرے۔

رواہ احمد فی مسندہ و البخاری و مسلم و النسائی و ابن ماجہ عن جنذب رضی اللہ عنہ

۱۲۱۹۱۔ جس شخص نے نماز عید سے قبل ہی قربانی کر ڈالی تو اسے چاہیے کہ دوبارہ قربانی کرے (نماز عید کے بعد)۔

رواہ احمد فی مسندہ و البخاری و مسلم و النسائی و ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۲۱۹۲۔ جانوروں کی قربانی محرم کی شروع تاریخ تک کی جاسکتی ہیں ان لوگوں کے لیے جن سے (بوجہ مجبوری) تاخیر ہو جائے۔

ابو داؤد فی مراسیلہ، السنن للبیہقی عن ابی سلمة و سلیمان بن یسار بلاغاً

کلام:.....روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۳۵۹۵۔

۱۲۱۹۳۔ جانور ذبح کرو چاہے کسی بھی مہینہ میں ہو، اور اللہ رب العزت کی اطاعت و فرمانبرداری کرو، اور (فقراء و محتاجین کو) کھانا کھلاؤ۔

ابو داؤد، النسائی، مستدرک الحاکم عن نیشة

۱۲۱۹۳۔ میں نے یہاں قربانی کی ہے، اور مقام منی سارے کا سارا قربان گاہ ہے، پس اپنی قیام گاہوں پر قربانی کرو، اور میں نے یہاں وقوف

کیا ہے اور مقام عرفہ سارے کا سارا موقف (ٹھہرنے کی جگہ) ہے، اور مزدلفہ سارے کا سارا موقف (ٹھہرنے کی جگہ) ہے۔

رواہ ابو داؤد عن جابر رضی اللہ عنہ

الفرع الخامس

پانچویں فرع..... قربانی کا گوشت کھانے اور اس کو ذخیرہ کرنے کے بیان میں

۱۲۱۹۵..... جب تم میں سے کوئی شخص قربانی کرے، تو اسے چاہیے کہ اپنی قربانی کے گوشت میں سے ضرور کچھ کھائے۔

رواہ احمد فی مسندہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۳۳۱، ضعیف الجامع ۵۸۱۔

۱۲۱۹۶..... قربانی کا گوشت کھاؤ اور ذخیرہ کرو۔ رواہ احمد فی مسندہ والحاکم عن ابی سعید وقتادۃ بن النعمان

۱۲۱۹۷..... ہر شخص کو چاہیے کہ وہ اپنی قربانی کے گوشت میں سے کچھ کھائے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر و ابونعیم فی الحلیہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۱۹۸..... میں نے (ابتداء میں) تین دن سے زیادہ قربانوں کا گوشت کھانے سے تمہیں منع کیا تھا تا کہ غنی شخص، فقیر پر وسعت و سخاوت کرے

(اب چونکہ اللہ نے وسعت پیدا فرمادی ہے) لہذا اب جس طرح چاہو کھاؤ اور دوسروں کو کھلاؤ اور ذخیرہ اندوزی کرو (اب کوئی حرج نہیں)۔

رواہ الترمذی عن سلیمان بن بريدة رضی اللہ عنہ

۱۲۱۹۹..... تم میں سے کوئی شخص تین دنوں سے زیادہ اپنی قربانی کا گوشت نہ کھائے۔

رواہ احمد فی مسندہ و مسلم و الترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

قربانی کا گوشت کھانے کی اجازت

۱۲۲۰۰..... ہم نے (ابتداء میں) تین دنوں سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے سے تمہیں منع کیا تھا تا کہ تم لوگ اپنے اوپر کشادگی کرو (یعنی تم لوگوں

میں جو غنی ہیں وہ مالداروں کو کھلائیں تا کہ سب میں کشادگی و وسعت پھیلے) لہذا (اب قربانی کا گوشت) کھاؤ، جمع کر کے رکھو اور (اس کی)

تجارت کرو، آگاہ رہو! کہ یہ دن کھانے پینے اور اللہ کا ذکر کرنے کے دن ہیں۔ رواہ ابو داؤد عن نبیۃ رضی اللہ عنہ

۱۲۲۰۱..... بیشک میں نے تمہیں قربانی کا گوشت دن سے زیادہ کھانے سے منع کیا تھا تا کہ تم میں فراخی و کشادگی ہو، (اب) اللہ تعالیٰ نے رزق میں

وسعت عطا کر دی ہے لہذا (قربانی کا گوشت) کھاؤ، (فقراء پر) صدقہ کرو اور ذخیرہ اندوزی کرو، کیونکہ یہ ایام کھانے پینے اور اللہ کا ذکر کرنے

کے واسطے ہیں۔ رواہ احمد فی مسندہ و ابن ماجہ و النسائی عن نبیۃ رضی اللہ عنہ

۱۲۲۰۲..... میں نے تمہیں قربانی کا گوشت تین دنوں سے زیادہ کھانے سے منع کیا تھا، لہذا جس طرح چاہو (اب خود) کھاؤ، اور (دوسروں) کو

کھلاؤ اور ذخیرہ کر کے رکھو، اور میں نے تمہیں یہ بات بھی بیان کی تھی کہ برتنوں یعنی دبا، مزفت، نقیر اور حنتم میں نبیذ نہ بناؤ، (اب) میں تمہیں

کہتا ہوں کہ جس (برتن) میں تم چاہو نبیذ بناو، اور ہر نشے دار چیز سے اجتناب برتو، اور میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، (اب) میں

کہتا ہوں) لہذا جو شخص زیارت کرنا چاہے زیارت کر لے، اور بخش بات مت کرو۔

نوٹ:..... کدو کا گودا نکال کر برتن بنا لیا جائے اس کو دبا کہتے ہیں، اور مزفت ایسے برتن کو کہتے ہیں جس پر تار کول لیپ دیا جائے اور اس کے

مسامات بند کر دیئے جائیں، اور نقیر اس برتن کو کہتے ہیں کہ درخت کے تنے کا گودا نکال کر اس کا برتن بنا لیا جائے، اور حنتم بزمکے کو کہتے ہیں۔

ان تمام برتنوں میں نبیذ بنانے سے اس لیے منع کیا گیا تھا کہ چونکہ ان برتنوں میں پہلے شراب بنائی جاتی تھی، تو ان کے استعمال پر قلبی میلان

ہوتا۔ لیکن جب اسلام قلوب میں جاگزیں ہو گیا تو اس حکم کو منسوخ کر دیا گیا۔

۱۲۲۰۳..... ایام تشریق (یعنی ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ) کھانے پینے کے اور اللہ کا ذکر کرنے کے دن ہیں۔ رواہ احمد و النسائی عن نبیۃ رضی اللہ عنہ

الفرع السادس

چھٹی فرع..... متفرق احکام کے بارے میں

۱۲۲۰۳..... جس شخص نے اپنی قربانی میں کچھ تقدیم و تاخیر کی تو اس پر کوئی تاوان نہیں ہے۔ رواہ البيهقي في السنن عن انس رضي الله عنه
کلام:..... ضعيف الجامع ۵۷۵۵۔

۱۲۲۰۵..... جس شخص نے اپنی قربانی کے جانور کی کھال فروخت کی تو اس کی قربانی نہیں ہوئی۔

رواه الحاكم في المستدرک والبيهقي في السنن عن ابى هريرة رضي الله عنه

۱۲۲۰۶..... اگر ہدی (راستے میں) تھک جائے کہ تمہیں اس کے مرنے کا ڈر ہونے لگے تو اس کو ذبح کر دو پھر اس کی جوتی (جو بطور ہار اس کے گلے میں پڑی ہے) اس کو اس کے خون میں رنگ دو اور اس کے ذریعے اس کی گردن میں نشان لگا دو، اور تم اور تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی بھی اس کا گوشت نہ کھائے (بلکہ) اس گوشت کو (فقراء) میں تقسیم کر دو۔

رواه احمد في مسنده و ابو داؤد عن ابن عباس رضي الله عنه. رواه احمد في مسنده و مسلم و ابو داؤد و ابن ماجه عنه عن ذؤيب بن حنبله رضي الله عنه
اور اس کے علاوہ اس راوی کی اور کوئی روایت نہیں ہے۔

۱۲۲۰۷..... اگر ان ہدی میں کوئی قریب المرگ ہو جائے تو اس کو ذبح کر دو پھر اس کی جوتی (جو بطور ہار اس کے گلے میں پڑی ہو) کو اس کے خون میں رنگ دو، پھر اس کے ذریعے اس کی گردن میں نشان لگا دو، پھر اس ہدی کو لوگوں کے مابین چھوڑ دو (یعنی فقراء کو اس کا گوشت کھانے سے منع نہ کرو) تاکہ وہ اس کا گوشت کھالیں۔ رواه احمد في مسنده و ابو داؤد و ابن ماجه عن ناجية الاسلامي

۱۲۲۰۸..... جب تک تمہیں کوئی اور سواری نہ ملے اس وقت تک اس ہدی پر خوب احتیاط کے ساتھ سواری کرو (کاس کو کوئی ضرر اور تکلیف نہ پہنچے)۔

رواه ابن حبان في صحيحه عن جابر رضي الله عنه

۱۲۲۰۹..... عتیرہ حتی ہے۔ رواه احمد في مسنده والنسائي عن ابن عمر رضي الله عنه

نوٹ:..... عتیرہ اس بکری کو کہا جاتا ہے جو رجب کے مہینہ میں ذبح کی جاتی ہے۔

۱۲۲۱۰..... فرع اور عتیرہ کچھ نہیں۔ فرع: جب اونٹنی وغیرہ پہلا بچہ جنتی تھیں تو اس بچہ کو اللہ کے نام پر ذبح کرتے تھے، اس کو فرع کہتے ہیں۔ عتیرہ: وہ بکری جو رجب کے مہینہ میں ذبح کی جائے اس کو کہتے ہیں۔

رواه احمد في مسنده والبخاري و مسلم و ابن ماجه عن ابى هريرة رضي الله عنه

کلام:..... ذخيرة الحفاظ ۶۲۲۹۔

۱۲۲۱۱..... ہر گھر والوں پر واجب ہے کہ وہ ہر سال ماہ رجب میں ایک بکری ذبح کریں اور ہر عید الاضحیٰ پر ایک بکری ذبح کریں۔

رواه الطبراني في الكبير عن مخنف بن سليم

کلام:..... النواحي ۱۰۸۶۔

۱۲۲۱۲..... جو چاہے پہلا بچہ ذبح کرے اور جو نہ چاہے نہ ذبح کرے اور جو چاہے ماہ رجب میں بکری ذبح کرے اور جو نہ چاہے نہ ذبح کرے، اور بکریوں میں قربانی ہے، آگاہ رہو! تمہارے خون اور تمہارے اعمال تم پر ایسے ہی محترم ہیں جیسے تمہارے اس مہینہ میں، تمہارے اس شہر میں تمہارے آج کے دن کی حرمت ہے۔

رواه احمد في مسنده و ابو نعیم في الحلیہ و ابو داؤد و النسائي و الحاكم في المستدرک عن الحارث ابن عمر السهمي

کلام:.....ضعیف الجامع ۵۶۳۸۔

۱۲۲۱۳..... ہر وہ بکری جو باہر چرے پھر کر بڑی ہو پھر وہ (پہلا) بچہ دے اور تو اس کے بچے کے گوشت کو مسافروں کو کھلا دے تو یہ بہت بہتر ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ عن نبیسة رضی اللہ عنہ

۱۲۲۱۴..... فرع حق ہے، اور اگر تم اسی بچہ کو چھوڑے رکھو حتیٰ کہ وہ جوان اور موٹا تازہ ہو جائے ابن مخاض (دوسرے سال میں لگ جائے) یا ابن لبون (تیسرے سال میں لگ جائے) پھر تو اس کو فقراء اور محتاج لوگوں کو دیدے یا تو اس کو خدا کی راہ میں (جہاد کے لیے) دیدے تو یہ اس کو ذبح کرنے سے بہتر ہے۔ اس دوران اس پر دبر (اونٹ کے بال اون) چڑھ جائیں گے تو اس کے لیے اپنے برتن کو جھکا دے گا (یعنی اس کی خدمت کرے گا) اور (اس کی ماں) تیری اونٹنی اس کی دیکھ بھال کرے گی۔

مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، مستدرک الحاکم عن ابن عمرو

۱۲۲۱۵..... اسلام میں ”عقر“ کچھ نہیں۔ رواہ ابو داؤد عن انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... زمانہ جاہلیت میں لوگ قبروں پر اونٹ ذبح کیا کرتے تھے۔ اور یہ بات کہتے تھے کہ ”صاحب قبر“ چونکہ اپنے زندگی میں مہمانوں کی ضیافت کے لیے اونٹ ذبح کیا کرتا تھا لہذا اس کی موت کے بعد یہ عمل اس کو کافی ہوگا۔

الفصل الثامن..... آٹھویں فصل

ان متفرق احکام کے بارے میں ہے جو حج سے متعلق ہیں

نسك المرأة..... عورت کا مناسک حج ادا کرنا

۱۲۲۱۶..... عورتیں حیض اور نفاس کی وجہ سے جب ماہواری کے ایام آجائیں تو غسل کریں اور احرام باندھ لیں اور تمام مناسک حج ادا کر لیں سوائے

بیت اللہ کے طواف کے۔ مسند احمد، ابو داؤد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۲۱۷..... یہ چیز (حیض) اللہ نے آدم کی بیٹیوں پر لکھ دی ہے پس جس طرح دوسرے حاجی جو افعال کرتے ہیں تم بھی کرتی رہو سوائے اس کے

کہ بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔ البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی، عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۲۲۱۸..... بے شک یہ تو ایک ایسی چیز ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کے لیے مقرر فرما دیا ہے، (لہذا پریشانی کی کوئی بات نہیں) تم غسل

کرو، اور حج کا تلبیہ پڑھو، اور تم بھی وہی افعال کرو جو حاجی کرتے ہیں، البتہ (جب تک پاک نہ ہو جاؤ یعنی ایام حیض ختم نہ ہو جائیں اور اس کے

بعد نہ ادا) اس وقت تک بیت اللہ کا طواف نہ کرنا اور نہ ہی نماز پڑھنا۔ رواہ احمد فی مسندہ و مسلم و ابو داؤد عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۲۲۱۹..... عورت پر احرام سوائے اس کے چہرے کے واجب نہیں (یعنی عورت حالت احرام میں اپنے چہرے کو کھلا رکھے گی، باقی جو اعضاء ستر

میں داخل ہیں ان کا مکمل پردہ کرے گی)۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر والبیہقی فی السنن عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:..... حسن الاثر ۲۵۰، ذخیرة الحفاظ ۳۶۶۶۔

۱۲۲۲۰..... مجرمہ (یعنی عورت حالت احرام میں) نہ ہی نقاب لگائے اور نہ ہی دستاں پہنے۔ رواہ ابو داؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۲۲۱..... عورتوں پر سر منڈانا ضروری نہیں بلکہ ان پر تو قصر یعنی بال تراشنا واجب ہے (عورتیں حلق نہیں کریں گی بلکہ بال قصر کریں گی)۔

رواہ ابو داؤد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... حسن الاثر ۲۴۳۔

النیابة..... حج کی ادائیگی میں نیابت کرنا

۱۲۲۲۲... اپنے والدنی طرف سے تم حج و عمرہ کر لو۔ رواہ ابو داؤد عن ابی رذین

۱۲۲۲۳... اپنے والد کی اولاد میں سب سے بڑے ہو، ہذا تم اپنے والد کی جانب سے حج ادا کر لو۔

رواہ احمد فی مسنده والنسائی عن ابن الزبیر رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۱۳۲۶، ضعیف النسائی ۱۶۸۔

الاشترائط والاستثناء

حج کی ادائیگی میں شرط لگانا اور استثناء کرنا

۱۲۲۲۴... تم کہنا: لیک اللہم لیک. حاضر ہوں اے اللہ حاضر ہوں اور یہ شرط لگانا کہ "اللہم محلی حیث تحسبني" جس جگہ آپ نے مجھے محسوس کیا وہی جگہ میرے حلال ہونے کی جگہ ہوگی، کیونکہ تم نے اپنے رب سے جو کچھ استثناء چاہا ہے تمہارے لیے وہی ہوگا (یعنی بیماری وغیرہ کے سبب روک دیا جاؤں)۔

• الاحصار

نوٹ:..... احصار کے معنی لغت کے اعتبار سے "روک لیا جانا" ہیں، اور اصطلاح فقہ میں "احرام باندھ لینے کے بعد حج یا عمرہ سے روکا جانا" احصار کہلاتا ہے۔

اس کی آئی صورتیں ہیں:

۱..... کسی دشمن کا خوف ہو۔ ۲..... بیماری لاحق ہو۔ ۳..... عورت کا محرم نہ رہے۔

۴..... خرچہ وغیرہ کم ہو جائے۔ ۵..... عورت پر نعت لازم ہو جائے۔ ۶..... راستہ بھول جائے۔

۷..... عورت کو اس کا شوہر منع کر دے، بشرطیکہ اس نے حج کا احرام شوہر کی اجازت کے بغیر باندھا ہو۔

۸..... لونڈی یا غلام کو اس کا آقا منع کر دے۔

۱۲۲۲۵... جس شخص کا پاؤں ٹوٹ جائے یا وہ مریض ہو جائے یا وہ لنگڑا ہو جائے تو وہ حلال ہو گیا (یعنی اس کے لیے جائز ہے کہ وہ احرام کھول دے اور اپنے گھر واپس جائے) لیکن آئندہ سال اس پر واجب ہوگا۔

رواہ احمد فی مسنده و ابو داؤد و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ و الحاکم فی المستدرک عن الحجاج بن عمر بن خزیمہ رضی اللہ عنہ

حج الصبی والأعرابی والعبد

بچے، بدوی (دیہاتی شخص) اور غلام کا حج

۱۲۲۲۶... بچے نے جب حج کیا تو وہ اس کا حج ہے، یہاں تک کہ وہ بچہ عقلمند (بالغ) ہو جائے اور جب وہ بچہ عقلمند ہو جائے تو اس پر دوسرا حج کرنا

واجب ہے (عند وجود شرائط) اور اگر کسی بدوی نے حج کیا تو وہ اس کے لیے حج ہے، لیکن اگر اس نے ہجرت کر لی تو اس پر ایک دوسرا حج کرنا واجب ہوگا۔ رواہ الحاکم فی المستدرک عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، صحیح علی شرط الشيخین ووافقه الذہبی

۱۲۲۲۷..... جس بچے نے حج کیا، پھر وہ حد بلوغت کو پہنچا تو اس پر ایک دوسرا حج کرنا واجب ہے، اور جس بدوی نے حج کیا، پھر اس نے ہجرت کر لی تو اس پر ایک دوسرا حج کرنا واجب ہے، اور جس غلام نے حج کیا، پھر وہ آزاد کر دیا گیا تو اس پر ایک دوسرا حج کرنا واجب ہوگا۔ یعنی کیونکہ ان کا پہلا حج نفلی تھا لیکن دوسرا حج شرائط کی موجودگی میں واجب ہے، پہلا حج کافی نہ ہوگا۔ رواہ الخطیب فی التاریخ والاضیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہ .

کلام:..... حسن الاثر ۲۲۲، ذخیرۃ الحفاظ ۲۲۶۳۔

متفرقات آخر تتعلق بمكة

دوسرے متفرق احکام جو مکہ سے متعلق ہیں

۱۲۲۲۸..... مہاجرین کے لیے طواف صدر (یعنی طواف وداع) کے بعد مکہ میں تین دن قیام کی اجازت ہے۔ رواہ ابو داؤد ومسلم عن ابن الحضرمی

۱۲۲۳۰..... مہاجر مناسک حج کی ادائیگی سے فراغت کے بعد تین دن مکہ میں قیام کر سکتا ہے۔

رواہ احمد فی مسنده ومسلم والترمذی والنسائی عن العلاء بن الحضرمی

۱۲۲۳۱..... جس شخص نے اپنے مناسک حج میں کچھ تقدیم و تاخیر کر لی تو اس پر کوئی تاوان نہیں۔

رواہ البیہقی فی السنن عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۷۵۵۔

۱۲۲۳۲..... تم اپنے مناسک حج (مجھ سے) سیکھ لو، کیونکہ میں نہیں جانتا کہ اپنے اس حج کے بعد شاید کوئی حج کر سکوں گا۔

رواہ مسلم رحمة الله عليه عن جابر رضی اللہ عنہ

الأضاحی والهدایا وتکبیرات التشریق..... من الاکمال

۱۲۲۳۳..... قربانی تمہارے باپ حضرات ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے، (قربانی کے جانور کے) ہر بال کے بدلہ میں ایک نیکی ہے، اور ہر اونی بال کے بدلہ ایک نیکی ہے۔ رواہ الحاکم فی المستدرک عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ

۱۲۲۳۴..... قربانی کرو اور اس کے ذریعہ سے اپنی جانوں کو پاک کرو، کیونکہ کوئی بھی مسلمان جب اپنی قربانی کے جانور کو (ذبح کے لیے) قبلہ رخ لٹاتا ہے تو قیامت کے دن اس کا خون، اس کے سینگ اور اس کا اون میزان عدل میں نیکیاں ہوں گے۔

۱۲۲۳۵..... اے فاطمہ! اپنی قربانی کے جانور کی طرف کھڑی ہو جاؤ، اور اس کی قربانی کے وقت حاضر رہو، کیونکہ اس کے خون کے پہلے قطرے ہی کے وقت ہر وہ گناہ جو تم نے کیے ہیں معاف کر دیئے جائیں گے۔ اور یہ دعا پڑھنا:

ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العلمین لا شریک له وبذلک امرت وانا اول المسلمین

ترجمہ:..... بے شک میری نماز اور میری ہر ایک عبادت اور میرا جینا اور مرنا اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہاتوں کا پروردگار ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اور مجھ کو یہی حکم دیا گیا ہے، اور میں سب فرمانبرداروں میں سے پہلا فرمانبردار ہوں۔

کہا گیا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ حکم آپ کے لیے اور آپ کے اہل بیت کے لیے خاص ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: نہیں بلکہ یہ حکم ہمارے لیے بھی ہے اور تمام مسلمانوں کے لیے بھی عام ہے۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر والحاکم فی المستدرک "وتعقب" والبیہقی عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ

کلام..... بیہوشی پر ذہمی رحمۃ اللہ علیہ نے نقد فرماتے ہوئے فرمایا راوی ابو حمزہ بہت ہی ضعیف ہے اور اسماعیل لیس بذاک اعتبار کے قابل نہیں۔
۱۲۲۳۶۔ اے فاطمہ! اپنی قربانی کے جانور کے پاس کھڑی ہو جاؤ اور (بوقت ذبح) اس کے پاس حاضر رہو، کیونکہ اس کے خون کے پہلے ہی قطرہ گرنے پر تمہارے گذشتہ تمام گناہ معاف ہو جائیں گے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا یہ حکم ہمارے لیے خاص ہے؟ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ نہیں بلکہ ہمارے لیے بھی ہے اور تمام مسلمانوں کے لیے بھی عام ہے۔

رواہ الحاکم و تعقب عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام..... امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مذکورہ روایت کی سند میں عطیہ راوی ”واہ“ بے کار ہے۔
۱۲۲۳۷۔ اے فاطمہ! کھڑی ہو جاؤ اور اپنی قربانی کے جانور کے پاس حاضر رہو، آگاہ رہو کہ اس کے خون کے پہلے ہی قطرہ گرنے پر تمہارا ہر گناہ معاف ہو جائے گا، قیامت کے دن وہ قربانی کا جانور اپنے گوشت اور خون کے ساتھ ستر گنا بڑھا کر لایا جائے گا تاکہ تمہارے ترازو میں تو لا جائے۔ یہ حکم محمد (ﷺ) کی اولاد کے لیے بھی ہے اور تمام مسلمانوں کے لیے بھی عام ہے۔ رواہ البیہقی عن علی رضی اللہ عنہ
۱۲۲۳۸۔ صلۃ رحمی کے لیے خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک خون بہانے (قربانی کرنے) سے بھی زیادہ عظیم ہے۔

رواہ الخطیب و ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام..... اس حدیث کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ حدیث ”غریب“ ضعیف ہے۔
۱۲۲۳۹۔ جو نفقہ (خرچ) صلۃ رحمی کے لیے ہو وہ، ایام نحر میں خون بہانے (قربانی کرنے) سے بھی زیادہ افضل اور اجر و ثواب کے اعتبار سے بہت عظیم ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
۱۲۲۴۰۔ ابن آدم کا اس آج کے دن (دسویں ذی الحجہ کو) سب سے افضل عمل خون بہانا (قربانی کرنا) ہے، البتہ اگر کہیں قطع رحمی پر صلۃ رحمی کی گئی ہو تو وہ عمل اس سے بھی زیادہ افضل ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
کلام..... ضعیف الجامع ۵۱۱۳، الضعیفۃ ۵۲۵۔

۱۲۲۴۱۔ جبریل علیہ السلام نازل ہوئے تو میں نے ان سے کہا کہ: آپ کو ہماری عید (الاضحیٰ) کیسی لگی؟ تو حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ اس عید پر آسمان والوں نے فخر کیا ہے۔ اے محمد! یہ بات جان لو کہ: بے شک بھینڑ کا بچہ بکری کے ایک سالہ بچہ سے بہتر ہے، اور بھینڑ کا بچہ کانے کے دو سالہ بچہ سے بہتر ہے، اور بھینڑ کا بچہ اونٹ کے پانچ سالہ بچہ سے بہتر ہے، اور اگر اللہ تعالیٰ کو بھینڑ سے زیادہ بہتر جانور کی قربانی کا علم ہوتا تو ضرور حضرت ابراہیم علیہ السلام اسی کی قربانی کرتے (یعنی اللہ نے بھینڑ نازل کیا تھا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی کی قربانی کی، اس سے معلوم ہوا کہ بھینڑ سب سے بہتر ہے)۔ رواہ الحاکم فی المستدرک و تعقب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

نوٹ..... اس حدیث کی سند میں مالک اور ہشام نامی راوی ہیں جن کے بارے میں علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ ”لیس بمعتمد“ اور ابن عدی نے کہا کہ باوجود راوی ضعیف ہونے کے امام حاکم اس کی حدیث رکھتے ہیں۔

۱۲۲۴۲۔ عید الاضحیٰ کے دن حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے، تو میں نے (ان سے) کہا کہ: آپ کو ہماری قربانی کیسی لگی؟ تو انہوں نے کہا کہ اس پر تو آسمان والوں نے فخر کیا ہے۔ اور اے محمد ﷺ! آپ جان لیں کہ: بھینڑ کا بچہ کانے کے دو سالہ بچہ سے بہتر ہے، اور اے محمد ﷺ! آپ جان لیں کہ بھینڑ کا بچہ اونٹ کے پانچ سالہ بچہ سے بہتر ہے، اور اگر اللہ تعالیٰ کو بھینڑ سے زیادہ افضل جانور کی قربانی کا علم ہوتا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام ضرور اسی کی قربانی کرتے۔ رواہ العقیلی و البیہقی وضعفہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
کلام..... ضعیف ہے۔

۱۲۲۴۳۔ بھورے رنگ کے جانور کا خون اللہ کے ہاں کالے اور دوسرے رنگ کے جانور سے زیادہ محبوب ہے۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

قربانی کا جانور صحت مند ہونا بہتر ہے

۱۲۲۳۳..... یہ موٹا تازہ پھنڈا ہے، اللہ زیادہ حقدار ہے کہ اس کے لیے پورا پورا حق ادا کیا جائے اور نوجوان (جانور) اس کی راہ میں دیا جائے تو موٹا تازہ پھنڈا لے لے اور اسی کی قربانی کر دے۔ البغوی عن سنان بن سلمة بن المحقق

فائدہ:..... ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے پاس کچھ سامان ہے، جس کی قیمت ایک موٹے تازے پھنڈے کو پہنچتی ہے یا پھر کمزور بوڑھی گائے کو تو میں کونسا جانور اختیار کروں؟ تب حضور اکرم ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۲۲۳۶..... بھیڑ کا بچہ قربانی میں کفایت کرتا ہے (یعنی قربانی ہو جاتی ہے)۔ رواہ البیہقی عن سعید ابن المسیب عن رجل من جہینہ

۱۲۲۳۷..... بھیڑ کے بچے کی قربانی جائز ہے۔ رواہ ابن ماجہ والحسن بن سفیان عن ہلال

کلام:..... ضعیف ابن ماجہ ۶۷۵، الضعیفہ ۶۵۔

۱۲۲۳۸..... جس شخص نے ہمارے قبلہ کی طرف رخ کیا (یعنی جو شخص صاحب قبلہ ہو) اور ہماری (طرح) نماز پڑھی، اور ہماری (طرح) قربانی

کی، تو وہ قربانی نہ کرے یہاں تک کہ ہم نماز عید پڑھ لیں۔ یعنی نماز عید کے بعد قربانی کرے۔ ابن حبان فی صحیحہ عن البراء رضی اللہ عنہ

۱۲۲۳۹..... یہ قربانی نہیں ہے، بلکہ یہ تو گوشت والی بکری ہے، قربانی تو نماز عید کے بعد ہوتی ہے۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ

۱۲۲۴۰..... جس شخص نے نماز عید پڑھنے سے قبل ہی قربانی کر لی، تو اس قربانی کی حیثیت اس گوشت کی سی ہے جسے اس نے اپنے گھر والوں کو پیش

کیا ہے۔ یعنی وہ قربانی نہیں ہوئی اور جس شخص نے عید کی نماز کے بعد قربانی کی تو اس نے سند کے مطابق عمل کیا۔

رواہ الشیرازی فی الالقباب عن البراء عن ابی بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ

۱۲۲۴۱..... تمہارے بعد کسی اور شخص کے لیے یہ بات کافی نہ ہوگی کہ وہ نماز عید سے قبل قربانی کرے اور وہ الطحاوی وابن حبان فی صحیحہ عن

حاضر رضی اللہ عنہ) کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے نماز عید پڑھنے سے قبل ہی قربانی کر دی، تو فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

۱۲۲۴۲..... تم تو اس کی قربانی کر لو، لیکن تمہارے بعد کسی اور شخص کے لیے اس کی اجازت نہیں ہے (رواہ البیہقی عن عقبہ بن عامر رضی اللہ

عنہ) عقبہ بن عامر نے کہا ہے کہ: مجھے رسول اللہ ﷺ نے کچھ بکریاں عطا فرمائی تھیں جو میں نے (سحابہ کرام رضی اللہ عنہم) میں بطور قربانی تقسیم

کر دی تھیں، تو ان میں بکری کا ایک سالہ بچہ باقی رہ گیا، فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

۱۲۲۴۳..... بکری کی قربانی کرو اور ایک دینار صدقہ کرو۔ رواہ ابو داؤد الترمذی غریب منقطع، والطبرانی فی الکبیر عن حکیم بن حزام

رسول اللہ ﷺ نے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کو ایک دینار دے کر بھیجا کہ آپ علیہ السلام کے لیے قربانی کا جانور خریدیں، تو حضرت حکیم بن حزام

نے ایک دینار کا قربانی کا جانور خریدا (اور اسے آگے دو دینار میں بیچ دیا) تو اس میں انہیں ایک دینار کا نفع ہوا، تو اس کی جگہ انہوں نے ایک دوسرا

جانور خریدا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس قربانی کا جانور اور ایک دینار لے کر حاضر ہوئے، تو فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

کلام:..... ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی سند منقطع ہے اور ابو داؤد پر تعلق میں منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی سند میں مجہول

شخص ہے۔

۱۲۲۴۴..... تمہارا عید الاضحیٰ (کادن) وہ دن ہے جس دن تم قربانی کرتے ہو، اور تمہارا عید الفطر (کادن) وہ دن ہے جس میں تم افطار کرتے ہو

(یعنی روزہ نہیں رکھتے)۔ رواہ ابو القاسم الخرقی فی فوائد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۲۲۴۵..... میں نے یہاں قربانی کی ہے، اور مقام منیٰ سارے کا سارا قربان گاہ ہے، لہذا اپنی قیام گاہوں پر قربانی کرو۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن الفضل بن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۲۵۶..... جنت میں سوائے مؤمن کے کوئی داخل نہ ہوگا، اور ایام منی (قربانی کے دن ۱۲، ۱۱، ۱۰) کھانے پینے کے دن ہیں۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۲۲۵۷..... ایام تشریق (۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ) کھانے پینے کے اور اللہ کا ذکر کرنے کے ایام ہیں۔ رواہ احمد فی مسندہ و مسلم عن نیشة الہذلی
کلام:..... ذخیرة الحفاظ ۲۲۳۳۔

۱۲۲۵۸..... ایام تشریق سالے کے سارے قربانی کے دن ہیں۔ رواہ البیہقی عن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ
کلام:..... ذخیرة الحفاظ ۲۲۳۳۔

غیر اللہ کے نام قربانی حرام ہے

۱۲۲۵۹..... غیر اللہ کے نام پر قربانی حلال نہیں، دس ذی الحجہ میں تم پر صرف ایک قربانی ہے، آدمی اور اس کے گھروالوں کی طرف سے ایک بکری ہے۔

رواہ ابن قانع عن عمرو بن حدیث العدری عن ابیہ

۱۲۲۶۰..... مجھے اٹنی کے دن کو عید منانے کا حکم دیا گیا ہے کہ اللہ نے اس امت کے لیے قربانی والے دن۔ عید الاضحیٰ کو عید بنایا ہے۔ کہا گیا کہ: اگر میرے پاس صرف ایسا جانور ہے جس کے دودھ سے فائدہ اٹھانے کے لیے مجھے دیا گیا ہے تو کیا میں اس جانور کی قربانی کر لوں؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں، بلکہ تم اپنے بال اور ناخنوں کو تراش لو، اور اپنی مونچھوں کو قینچی سے کاٹ لو اور اپنے زیناف بال مونڈ لو بس اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہی تمہاری مکمل قربانی ہے۔ رواہ احمد فی مسندہ و ابو داؤد و النسائی و الحاکم فی المستدرک و ابن حبان فی صحیحہ و البیہقی عن ابن عمرو
کلام:..... ضعیف ابی داؤد۔

۱۲۲۶۱..... جس شخص کو قربانی کرنے کی وسعت ہو اس کے باوجود وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عید گاہ میں نہ آئے۔

رواہ الحاکم فی المستدرک و احمد فی مسندہ، و البیہقی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ صحیح

۱۲۲۶۲..... (قربانی کا گوشت) تین دنوں تک ذخیرہ کرو، (یعنی تین دنوں تک استعمال کرو اس سے زیادہ نہیں) اور جو بیچ جائے وہ صدقہ کر دو یعنی قربانی کا گوشت۔ رواہ ابن حبان فی صحیحہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا
۱۲۲۶۳..... میں نے تمہیں (قربانی کا گوشت تین دنوں سے زیادہ کھانے سے) اس لیے منع کیا تھا کہ جو دیہاتی لوگ تمہارے ہاں آتے ہیں وہ بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں، (اب چونکہ اللہ نے وسعت بخش دی ہے) لہذا صدقہ کرو اور ذخیرہ کرو۔

رواہ ابن حبان فی صحیحہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

نوٹ:..... دائرہ اس بدوی قوم کو کہتے ہیں جو دیہات سے شہر میں آتے تھے، عید الاضحیٰ کے دنوں میں، تو آپ نے لوگوں کو ذخیرہ اندوزی سے منع فرمایا تھا تا کہ لوگ صدقہ کریں تو وہ لوگ بھی فائدہ اٹھا سکیں۔

قربانی کا گوشت ذخیرہ کیا جاسکتا ہے

۱۲۲۶۴..... تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے اور اس کو جمع کرنے سے میں نے تمہیں روکا تھا، اب اللہ تعالیٰ نے وسعت پیدا فرمادی ہے

(تنگی و فقر و فاقہ کو دور کر دیا ہے) لہذا اب کھاؤ اور جمع کر کے رکھو، اور میں نے تمہیں نبیذ اور شرابوں میں بعض چیزوں سے منع کیا تھا، لہذا اب نبیذ پیو اور بر نشے دار چیز حرام ہے، اور میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، لہذا اب قبروں کی زیارت کرو، کیونکہ اس میں عبرت کا سامان ہے، اور خش بات چیت مت کرو۔ رواہ احمد فی مسندہ و عبد بن حمید و البیہقی و سعید بن منصور عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۲۲۶۵..... میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ تم تین دنوں سے زیادہ قربانی کا گوشت نہ کھاؤ تا کہ سب لوگوں میں وسعت پیدا ہو (اور) فقر و فاقہ دور

ہو کیونکہ غنی فقیر پر صدقہ کرے گا اور اب میں تمہارے لیے تین دنوں سے زیادہ گوشت کھانے کو حلال کرتا ہوں، لہذا جس طرح چاہو، کھاؤ۔

رواہ ابو داؤد عن قتادہ ابن النعمان

۱۲۲۶۶۔ اے مدینہ والو! تین دنوں سے زیادہ قربانی کا گوشت نہ کھاؤ، تو لوگوں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں شکوہ کیا کہ ہمارے بال بچے اور خدام

ہیں، تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ (خود بھی) کھاؤ (دوسروں کو) کھلاؤ اور جمع کر کے رکھو۔ رواہ ابن حبان فی صحیحہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۲۲۶۷۔ قربانی کرنے والا قربانی کے گوشت میں سے کھائے۔ رواہ الدیلمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۲۲۶۸۔ بے شک میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف کیا کہ جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا فرمایا اور میں شریک ٹھہرانے والوں میں سے

نہیں ہوں، اور تحقیق، میری نماز، میری ہر ایک عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، اس کا کوئی

شریک نہیں، اور مجھے یہی حکم دیا گیا ہے، اور میں فرمانبرداروں میں سے پہلا فرمانبردار ہوں۔

رواہ احمد فی مسندہ و ابو داؤد و ابن ماجہ و الحاکم فی مستدرک عن جابر رضی اللہ عنہ

کہ رسول اللہ ﷺ نے عید الاضحیٰ کے دن دو مینڈھے ذبح فرمائے، پھر جب انہیں قبلہ رخ لٹایا تو مذکورہ دعا ارشاد فرمائی۔

۱۲۲۶۹۔ اے اللہ! محمد ﷺ کی طرف سے اور اس کی امت کی طرف سے، کہ جس نے آپ کے لیے توحید کی شہادت دی اور میرے لیے بعثت کی

گواہی دی۔ رواہ الحاکم فی المستدرک عن عائشہ رضی اللہ عنہا و ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۲۲۷۰۔ اے اللہ میری طرف سے اور میری امت میں سے اس شخص کی طرف سے جس نے قربانی نہیں کی (یعنی جس کو قربانی کی استطاعت نہ

تھی)۔ (رواہ الحاکم فی المستدرک عن عمرو) کہ رسول اللہ ﷺ نے عید گاہ میں ایک مینڈھا ذبح فرمایا: پھر مذکورہ دعا ارشاد فرمائی۔

۱۲۲۷۱۔ اے اللہ میری طرف سے اور میری امت کی طرف سے۔ رواہ الحاکم فی المستدرک عن ابی رافع

۱۲۲۷۲۔ اللہ کے لیے قربانی کرو، جس مہینہ میں بھی ہو، اور اطاعت و فرمانبرداری اختیار کرو (فقراء و مساکین کو کھانا) کھلاؤ۔

رواہ احمد فی مسندہ و ابو داؤد و النسائی و ابن ماجہ و الحاکم فی المستدرک و الطبرانی فی الکبیر و البیہقی عن نبیثہ رضی اللہ عنہ

الهدایا..... من الاکمال

ہدی کا بیان

۱۲۲۷۳۔ جس شخص نے نقلی ہدی روانہ کی، پھر وہ (راستے میں) گم گئی تو (اب اس کو اختیار ہے) چاہے تو دوسری ہدی اس کے بدلہ روانہ کرے،

اور چاہے تو چھوڑ دے، (لیکن) اگر ہدی بطور نذر ہو تو اس صورت میں اس پر لازم ہے کہ وہ بدلہ میں دوسری ہدی بھیجے۔

رواہ الحاکم و البیہقی فی السنن عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۲۷۴۔ جس شخص نے بطور نقل ہدی روانہ کی اور (راستے میں) وہ قریب المرگ ہو جائے، تو وہ اس میں سے نہ کھائے، کیونکہ اگر اس نے اس

میں سے کچھ کھالیا تو اس پر اس کے بدلہ دوسری ہدی واجب ہوگی، لیکن اس کو ذبح کر دے، پھر اس کی جوتی کو (جو بطور ہار اس کے گلے میں پڑی

ہو) اس کے خون میں رنگ دے، پھر اس کے ذریعہ اس کے پہلو پر نشان لگا دے، اور اگر ہدی واجب ہو تو اگر چاہے تو اس میں سے کھالے، کیونکہ

اس کی قضاء کرنا ضروری ہے۔ رواہ البیہقی عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

۱۲۲۷۵۔ اگر دونوں بدنوں (ہدی کا اونٹ) کو مرض وغیرہ پیش ہو جائے (کہ قریب المرگ ہو جائیں) تو ان کو ذبح کر لینا، پھر ان کو جوتی (جو

بطور ہار ان کے گلے میں پڑی ہو) کو ان کے خون میں رنگ دینا پھر اس کے ذریعہ ان کی گردن پر نشان لگانا تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ دونوں

اونٹ بدلنے (ہدی کا جانور) ہیں، اور اس کے گوشت میں سے تم اور تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی بھی کچھ نہ کھائے، بلکہ ان کو اپنے بعد والوں

کے لیے چھوڑ دو (تاکہ دویرے فقراء و مساکین اس سے فائدہ اٹھا سکیں)۔ رواہ احمد فی مسندہ و ابن ماجہ و البغوی عن سلمة بن المحبق

۱۲۲۷۶..... اس کو ذبح کر دینا، پھر اس کی جوتی کو (جو بطور ہار اس کے گلے میں پڑی ہو) اس کے خون میں رنگ دینا، اور (اس کے ذریعہ اس کی گردن پر نشان لگا دینا اس کے بعد اس جانور کو لوگوں کے درمیان چھوڑ دینا) یعنی اس کا گوشت کھانے سے فقراء کو منع نہ کرنا) تاکہ وہ اسے کھائیں۔

رواہ الترمذی وابن حبان فی صحیحہ عن ناجیۃ الخزاعی

ناجیۃ الخزاعی نے عرض کیا کہ: اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر کوئی بدنہ (اونٹ) قریب المرگ ہو جائے تو میں اس وقت کیا کروں؟ تو آپ نے فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

کلام:..... اس حدیث کے بارے میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

۱۲۲۷۷..... اگر یہ (ہدی) قریب المرگ ہو جائے اور تمہیں اس کی موت کا ڈر ہو تو اس کو ذبح کر دو، پھر اس کی جوتی (جو بطور ہار اس کے گلے میں پڑی ہو) کو اس کے خون میں رنگ دو، پھر اس کے ذریعہ اس کی کوہان پر نشان لگا دو، اور اس کے گوشت میں سے نہ تم خود کھانا اور نہ ہی تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی کھائے۔ بلکہ اس کو (فقراء و مساکین میں) تقسیم کر دو۔ رواہ احمد فی مسندہ وابن ماجہ وابن خزیمہ، والطبرانی فی الکبیر والبعث عن ابن عباس رضی اللہ عنہ عن دؤیب بن حلحلة الخزاعی کہ رسول اللہ ﷺ نے ذؤیب بن حلحلة خزاعی کے ہمراہ ایک بدنہ (اونٹ بطور ہدی) روانہ فرمایا، اور فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ”اس حدیث کے علاوہ دوسری حدیث میں نہیں جانتا“۔

رواہ احمد فی مسندہ و ابو داؤد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۲۷۸..... اگر (یہ ہدی تھک جانے کی وجہ سے یا کمزوری کی بناء پر) قریب المرگ ہو جائے تو تم اس کو ذبح کر دو، پھر اس کی جوتی (جو بطور ہار اس کے گلے میں پڑی ہو) کو اس کے خون میں رنگ دو، پھر اس کے ذریعہ اس کی کوہان میں نشان لگا دو، پھر اس کو لوگوں کے درمیان چھوڑ دو۔ (یعنی فقراء کو اس کا گوشت کھانے سے منع نہ کرو) تاکہ وہ اسے کھائیں۔ یہ حدیث ناجیۃ الخزاعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے ہمراہ ایک ہدی روانہ فرمائی اور فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

رواہ احمد فی مسندہ والطبرانی فی الکبیر عن عمرو و الثمالی

۱۲۲۷۹..... اگر ہدی بطور نفل ہو، اور (راستے میں) قریب المرگ ہو جائے (تو اس کو ذبح کر دو لیکن) تم اس کے گوشت میں سے کچھ نہ کھاؤ (فقراء کے لیے چھوڑ دو)۔ رواہ ابن خزیمہ عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

۱۲۲۸۰..... جب تک تمہیں کوئی دوسری سواری نہ ملے تو ہدی کے جانور پر (اس) احتیاط کے ساتھ سوار ہو (کہ اسے کوئی ضرر و تکلیف نہ پہنچے)۔

رواہ احمد فی مسندہ و مسلم و ابو داؤد، والنسائی وابن خزیمہ وابن حبان فی صحیحہ عن جابر رضی اللہ عنہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے ہدی کے جانور پر سواری کرنے سے متعلق سوال کیا گیا تو آپ علیہ السلام نے

ارشاد فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

العتیرة..... من الاکمال

عتیرہ وہ بکری جو ماہ رجب میں ذبح کی جاتی تھی

۱۲۲۸۱..... جس طرح زمانہ جاہلیت میں ماہ رجب میں بکری ذبح کی جاتی تھی، اسی طرح تم (بھی) رجب کے مہینہ میں ایک بکری ذبح کرو، اور تم میں سے جو اس بات کو پسند کرتا ہو وہ (ایک بکری) ذبح کرے، اور (اس کا گوشت) کھائے اور (فقراء پر) صدقہ کرے، اسے چاہیے

کہ وہ کرے اے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
۱۲۲۸۲ ہر سال ہر گھر والوں پر ایک قربانی اور ایک عمیرہ (وہ بکری جو رجب میں ذبح کی جاتی تھی) واجب ہے۔

رواہ البیہقی عن مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہ

۱۲۲۸۳ ہر سال رجب کے مہینہ میں ہر گھر والوں پر واجب ہے کہ وہ ایک بکری ذبح کریں اور ہر عید الاضحیٰ کو ایک بکری قربانی کریں۔

رواہ الطبرانی عن مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہ

۱۲۲۸۴ مسلمانوں کے ہر گھر والوں پر ایک قربانی اور ایک عمیرہ واجب ہے (عمیرہ وہ بکری جو ماہ رجب میں ذبح کی جائے)۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر والبیہقی عن مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہ

تکبیرات التشریق من الاکمال

۱۲۲۸۵ اے علی! عرفہ کے دن (نویں ذی الحجہ) نماز فجر کے بعد سے (ہر فرض نماز کے بعد) ایام تشریق کے آخری دن عصر کی نماز تک تکبیرات تشریق پڑھو۔

نوٹ:..... ایام تشریق یوم النحر سے تین دن ہیں، اور تکبیر تشریق یہ ہے:

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر، اللہ اکبر واللہ الحمد

الباب الثالث فی العمرة وفضائلها وأحكامها

وأحكام ذکرت فی حجة الوداع

تیسرا باب عمرہ، اس کی فضیلت اور اس کے احکام کے بارے میں ہے اور وہ احکام جو حجۃ الوداع میں ذکر کیے گئے ہیں

الفصائل..... عمرہ کی فضیلت کے بیان میں

۱۲۲۸۶ حج و عمرہ ساتھ کرو، (حج قرآن کرو) اس لیے کہ یہ دونوں (یعنی ان میں سے ہر ایک) فقر اور گناہوں کو ایسا دور کرتے ہیں جیسے لوہار کی بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کے میل کو دور کرتی ہے اور حج مقبول کا ثواب جنت کے سوا کچھ نہیں۔

رواہ احمد فی مسنده والترمذی والنسائی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۲۲۸۷ حج و عمرہ ساتھ کرو (حج قرآن) اس لیے یہ دونوں (یعنی ان میں سے ہر ایک) گناہوں کو اس طرح دور کرتے ہیں جیسے لوہار کی بھٹی لوہے کے زنگ و دور کرتی ہے۔ رواہ النسائی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۲۸۸ حج اور عمرہ سے پے درپے کرو، بے شک دونوں کو پے درپے کرنا فقر اور گناہوں کو یوں دور کرتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کرتی ہے۔ ابن ماجہ عن عمر بن خطاب

۱۲۲۸۹ حج اور عمرہ ساتھ کرو (حج قرآن کرو یا یہ مطلب ہے کہ اگر عمرہ کر لیا تو اب حج کرو، اگر حج کر لیا تو اب عمرہ کرو) کیونکہ ان کو ساتھ کرنے سے عمر اور رزق میں زیادتی ہو جاتی ہے اور بنی آدم کے گناہوں کو یہ اس طرح دور کرتے ہیں جیسے لوہار کی بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کرتی ہے۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد والطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعيف الجامع ۲۳۸۵۔

رمضان میں عمرہ کی فضیلت

- ۱۲۲۹۰..... رمضان میں عمرہ کرنا۔ بخاری و ابوداؤد و مسندہ و البخاری و مسلم و ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ۔ رواہ احمد فی مسندہ و البخاری و مسلم و ابوداؤد و ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ۔ رواہ ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجہ عن ام معقل رضی اللہ عنہ۔ رواہ ابن ماجہ عن وہب بن خنیش و الطبرانی فی الکبیر عن ابن الزبیر رضی اللہ عنہ۔
- ۱۲۲۹۱..... جب رمضان المبارک آئے تو اس میں عمرہ کرنا، کیونکہ رمضان میں عمرہ کا ثواب ایک حج کے ثواب کے برابر ہے۔
- رواہ النسائی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
- ۱۲۲۹۲..... رمضان المبارک میں عمرہ کرنا۔ بخاری و ابوداؤد و مسندہ و البخاری و مسلم و ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ۔ رواہ سمویہ عن انس رضی اللہ عنہ۔
- ۱۲۲۹۳..... ایک عمرہ سے دوسرے عمرہ تک کی درمیانی مدت گناہوں اور خطاؤں کے لیے کفارہ ہے، اور مقبول حج کی جزاء تو صرف جنت ہے۔
- رواہ مالک و احمد فی مسندہ و سعید بن منصور عن عامر بن ربیعہ
- ۱۲۲۹۴..... ایک عمرہ سے دوسرے عمرہ تک کی درمیانی مدت (گناہوں کے لیے) کفارہ ہے، اور مقبول حج کا بدلہ تو صرف جنت ہے۔
- رواہ مالک و احمد فی مسندہ و البخاری و مسلم و ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجہ و النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۸۱
- ۱۲۲۹۵..... دو عمرے اپنی درمیان مدت کے لیے (گناہوں کا) کفارہ ہے، اور مقبول حج کا بدلہ تو صرف جنت ہے، اور حاجی جب بھی کوئی تسبیح (سبحان اللہ) اور تہلیل (لا الہ الا اللہ) اور تکبیر (اللہ اکبر) کہتا ہے تو اسے ایک خاص خوشخبری دی جاتی ہے۔ رواہ البیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- کلام:..... ضعیف الجامع ۳۸۹۳۔
- ۱۲۲۹۶..... حج کے ساتھ عمرہ کی حیثیت ایسی ہے جیسے جسم میں سر کی حیثیت اور رمضان میں زکوٰۃ کی حیثیت یعنی جس طرح جسم میں سر کی حیثیت ہے کہ وہ افضل الاعضاء ہے اور رمضان میں زکوٰۃ نکالنے کی بڑی فضیلت ہے اسی طرح حج کے ساتھ عمرہ کرنے کی فضیلت بڑی ہے۔
- رواہ الفردوس الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
- کلام:..... ضعیف الجامع ۳۸۹۳۔
- ۱۲۲۹۷..... جس شخص نے بیت المقدس سے عمرہ کا احرام باندھا اس کے گناہ معاف کر دیئے گئے۔ رواہ ابن ماجہ عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا
- کلام:..... ضعیف ابن ماجہ ۶۳۶، ضعیف الجامع ۵۳۹۳۔
- ۱۲۲۹۸..... جس شخص نے بیت المقدس سے عمرہ کا احرام باندھا تو یہ اس کے گذشتہ گناہوں کا کفارہ ہوگا۔
- رواہ ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا
- کلام:..... ضعیف ابن ماجہ ۶۳۷، ضعیف الجامع ۵۳۹۵۔

الاحکام

- ۱۲۲۹۹..... عمرہ کرنے والا تلبیہ کہتا رہے، یہاں تک کہ وہ حجر اسود کا استلام کر لے۔ رواہ ابوداؤد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
- کلام:..... ضعیف ابی داؤد ۳۹۷، ضعیف الجامع ۶۳۳۳۔
- ۱۲۳۰۰..... نبی کریم ﷺ نے حج سے پہلے عمرہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابوداؤد عن رجل
- کلام:..... ضعیف الجامع ۶۵۱۔
- ۱۲۳۰۱..... حج اور عمرے دو فریضے ہیں، جس سے بھی تم ابتداء کرو تمہیں کوئی نقصان نہیں۔

رواہ الحاکم فی المستدرک عن زید بن ثابت۔ رواہ الفردوس الدیلمی عن جابر رضی اللہ عنہ

احکام حجة الوداع..... حجة الوداع کے احکامات

۱۲۳۰۲۔ تم مجھ سے اپنے مناسک حج سیکھ لو، کیونکہ میں نہیں جانتا کہ شاید اپنے اس حج کے بعد (آئندہ سال) کوئی حج کر سکوں گا۔

رواہ مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۲۳۰۳۔ اے لوگو! آگاہ رہو! سب سے زیادہ کس دن کی حرمت ہے؟ کونسا دن سب سے زیادہ محترم ہے؟ کونسا دن سب سے زیادہ حرمت والا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ: حج اکبر کا دن (سب سے زیادہ محترم ہے؟) تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ بے شک تمہارے خون (جان) تمہارے مال اور تمہاری آبرو تم پر ایسی ہی محترم (حرمت والی) ہیں جس طرح تمہارے اس شہر (مکہ) میں تمہارے اس مہینہ میں (ذی الحجہ) تمہارے اس دن (دسویں ذی الحجہ) میں محترم ہیں۔ یعنی جس طرح تم عرفہ کے دن، ذی الحجہ کے مہینہ میں اور مکہ مکرمہ میں قتل و غارت اور لوٹ مار کو حرام سمجھتے ہو اسی طرح ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اور ہر جگہ ایک مسلمان کی جان و مال دوسرے مسلمان پر حرام ہے لہذا تم میں سے کوئی بھی کسی بھی وقت اور کسی بھی جگہ کسی کا خون نہ کرے، کسی کا مال چوری و دغا بازی سے نہ کھائے اور کسی کو کسی جانی اور مالی تکلیف و مصیبت میں مبتلا نہ کرے۔

خبردار! یاد رکھو! کوئی جنایت (جرم) کرنے والا جنایت نہیں کرتا مگر اپنی ہی جان پر (یعنی اس کا تاوان اسی پر عائد ہوگا) نہ والد اپنی اولاد پر جنایت کرتا اور نہ اولاد اپنے والد پر جنایت کرتی (جس نے کوئی نقصان یا جرم کیا اس کی چٹی اور تاوان خود اسی پر ہوگا)۔ آگاہ رہو شیطان مایوس ہو گیا ہے کہ تمہارے اس شہر (مکہ) میں اس کی عبادت کی جائے گی، لیکن تمہارے کچھ اعمال میں اس کی اطاعت کی جائے گی جن کو تم معمولی اور حقیر خیال کرو گے اور وہ اس پر راضی ہو جائے گا، خبردار مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ پس کسی مسلمان کے لیے اس کے بھائی کی کوئی چیز حلال نہیں مگر یہ کہ وہ خود اس کے لیے کچھ حلال کر دے۔ آگاہ رہو جاہلیت کا ہر سود ختم کیا جاتا ہے۔ اب تمہارے لیے صرف تمہارے اصل (رأس المال) ہی ہیں۔ نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے گا۔ سوائے عباس بن عبدالمطلب کے سود وہ سارا ہی (بمعنی اصل المال) ختم کیا جاتا ہے۔ یونہی جاہلیت کے سارے خون آج معاف کر دیئے گئے اور سب سے پہلا خون جس کو میں معاف کرتا ہوں وہ حارث بن عبدالمطلب کا خون ہے۔ خبردار! عورتوں کے ساتھ خیر خواہی برتو، وہ تمہاری مددگار ہیں، تم ان کے اوپر کسی طرح زیادتی کے مالک نہیں ہو سوائے اس صورت کے کہ وہ کوئی کھلی بدکاری کی مرتکب ہوں۔ اگر وہ ایسا کچھ کریں تو ان سے بستر علیحدہ کر لو اور ایسی مار مارو جس کے نشانات نہ ہوں۔ پھر اگر وہ تمہاری اطاعت پر آجائیں تو پھر مارنے کے لیے بہانے تلاش نہ کرو۔ آگاہ رہو تمہارے اپنی عورتوں پر کچھ حقوق ہیں اور تمہاری عورتوں کے تم پر کچھ حقوق ہیں۔ تمہارے حقوق عورتوں پر یہ ہیں کہ وہ تمہارے بستروں پر ایسے افراد کو نہ آنے دیں جن کو تم ناپسند کرتے ہو اور نہ تمہارے گھروں میں تمہارے ناپسندیدہ لوگوں کو آنے دیں۔ آگاہ رہو ان کا تم پر یہ حق ہے کہ تم ان کے کھانے اور پہننے (وغیرہ) میں ان کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ کرو۔

۱۲۳۰۴۔ بے شک تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح تمہارے اس دن (عرفہ) میں تمہارے اس مہینہ (ذی الحجہ) میں اور تمہارے اس شہر (مکہ) میں حرام ہیں۔ یاد رکھو زمانہ جاہلیت کی ہر چیز میرے قدموں کے نیچے ہے اور پامال و بے قدر (یعنی موقوف و باطل) ہے۔ لہذا اسلام سے پہلے جس نے جو کچھ کیا میں نے وہ سب معاف کیا اور زمانہ جاہلیت کے تمام رسم و رواج کو موقوف و ختم کر دیا اور زمانہ جاہلیت کے خون معاف کر دیئے گئے ہیں۔ لہذا زمانہ جاہلیت میں اگر کسی نے خون کر دیا تھا تو اب نہ اس کا قصاص ہے، نہ دیت اور نہ کفارہ بلکہ اس کی معافی کا اعلان ہے اور سب سے پہلا خون جسے میں اپنے خونوں میں سے معاف کرتا ہوں وہ ربیعہ ابن الحارث کے بیٹے کا خون ہے (جو شیر خوار بچہ تھا اور قبیلہ بنی سعد میں دودھ پیتا تھا اور ہذیل نے اس کو مار ڈالا تھا) زمانہ جاہلیت کا سود معاف کر دیا گیا ہے اور سب سے پہلا سود جسے میں اپنے سودوں میں سے معاف کرتا ہوں وہ عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے، لہذا (زمانہ جاہلیت کا سود) بالکل معاف کر دیا گیا ہے۔

لوگو! عورتوں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو، تم نے ان کو خدا کی امان کے ساتھ لیا ہے (یعنی ان کے حقوق کی ادائیگی اور ان کو عزت و احترام

کے ساتھ رکھنے کا جو عہد خدا نے تم سے لیا ہے یا اس کا عہد جو تم نے خدا سے کیا ہے اسی کے مطابق عورتیں تمہارے پاس آئی ہیں (اور ان کی شرم کا ہوں کو خدا کے حکم سے) یعنی ”فالکھوا“ کے مطابق رشتہ زن و شو قائم کر کے) اپنے لیے تم نے حلال بنایا ہے، اور عورتوں پر تمہارا حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستروں پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جس کا آنا تم کو ناگوار گزرے (یعنی وہ تمہارے گھروں میں کسی کو بھی تمہاری اجازت کے بغیر نہ آنے دیں خواہ وہ مرد ہو یا عورت) پس اگر وہ اس معاملہ میں نافرمانی کریں (کہ تمہاری اجازت کے بغیر کسی کو گھر آنے دیں اور ڈانٹ ڈپٹ کے بعد بھی وہ اس سے باز نہ آئیں) تو تم ان کو مارو مگر اس طرح نہ مارو جس سے سختی و شدت ظاہر ہو اور انہیں کوئی گزند پہنچ جائے، اور تم پر ان کا حق یہ ہے کہ تم ان کو اپنی استطاعت و حیثیت کے مطابق کھانے پینے کا سامان (اور مکان) اور کپڑا دو۔

لوگو! میں تمہارے درمیان ایک ایسی چیز چھوڑتا ہوں جس کو اگر تم مضبوطی سے تھامے رہو گے تو میرے بعد (یا اس کو مضبوطی سے تھامے رہنے اور اس پر عمل کرنے کے بعد) تم ہرگز گمراہ نہیں ہو گے اور وہ چیز کتاب اللہ ہے۔

لوگو! میرے بارے میں تم سے پوچھا جائے گا (کہ میں نے منصب رسالت کے فرائض پوری طرح انجام دیئے یا نہیں؟ اور میں نے دین کے احکام تم تک پہنچائے یا نہیں؟) تو تم کیا جواب دو گے؟ اس موقع پر صحابہ رضی اللہ عنہم نے (بیک زبان) کہا کہ ”ہم (اللہ کے سامنے) اس بات کی شہادت دیں گے کہ آپ نے دین کو ہم تک پہنچا دیا، اپنے فرائض نبوت کو ادا کر دیا اور ہماری خیر خواہی کی۔“

اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے (اپنی شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا بایں طور کہ آسمان کی طرف اٹھایا اور پھر لوگوں کی طرف جھکا کر) یہ کہا: اے اللہ! (اپنے بندوں کے اس اقرار پر) تو گواہ رہ۔ رواہ مسلم و ابو داؤد و ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ

احکام العمرة من الاكمال

عمرہ کے احکام

۱۲۳۰۵..... آگاہ رہ! اور اگر تو عمرہ کرے تو تیرے لیے خیر کی بات ہے۔ رواہ احمد فی مسندہ و الترمذی و ابویعلیٰ فی مسندہ و ابن خزيمة کہ ایک شخص نے پوچھا کہ: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے بتائیے کہ عمرہ واجب ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ) نے اس حدیث کو ”حسن صحیح“ کہا ہے۔

۱۲۳۰۶..... عمرہ کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے؟ اپنے اوپر سے زرد رنگ کے اثر کو دھو ڈال، اور اپنا جب اتار دے (احرام باندھ لے) اور جو کچھ تم اپنے حج میں افعال انجام دیتے ہو، وہی اپنے عمرہ میں بھی کرو (یعنی جن چیزوں سے حج میں بچتے ہو، عمرہ میں بھی بچو اور حج کے لیے لازم ہیں وہی عمرہ کے لیے ہیں جیسے احرام، تلبیہ، عدم رفت و غیرہ)۔ رواہ ابن حبان فی صحیحہ عن یعلیٰ بن امیہ

۱۲۳۰۷..... تم میں سے جو اس بات کو پسند کرے کہ حج سے پہلے عمرہ سے ابتداء کرے تو وہ کر لے۔ رواہ احمد فی مسندہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا ۱۲۳۰۸..... حج اور عمرہ ساتھ کرو (حج قرآن کرو یا یہ مطلب ہے کہ اگر حج کر لو تو پھر عمرہ بھی کرو اور اگر عمرہ کر لو تو پھر حج بھی کرو) کیونکہ ان دونوں کو ساتھ کرنا عمر میں زیادتی کا سبب ہے، اور یہ دونوں فقر و فاقہ اور گناہوں کو اس طرح دور کرتے ہیں جس طرح لوہار کی بھٹی زنگ کو دور کرتی ہے۔

رواہ احمد فی مسندہ و الحمیدی و العدنی و ابن ماجہ و سعید بن منصور شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۳۰۹..... حج اور عمرہ ساتھ کرو (حج قرآن کرو) کیونکہ یہ دونوں (بلکہ ان میں سے ہر ایک) فقر و فاقہ اور خطاؤں کو اس طرح دور کرتے ہیں جس طرح لوہے کے زنگ کو لوہار کی بھٹی دور کرتی ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۳۱۰..... حج و عمرہ ساتھ کرو اس لیے کہ یہ دونوں (بلکہ ان میں سے ہر ایک) عمر اور رزق میں زیادتی کا سبب ہیں اور فقر و فاقہ کو اس طرح دور کرتے ہیں جس طرح لوہے کے زنگ کو لوہار کی بھٹی دور کرتی ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر و ابن عساکر عن عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ

۱۲۳۱۱..... حج و عمرہ ساتھ کرو، اس لیے کہ ان دونوں کو ساتھ کرنا فقر و فاقہ اور گناہوں کو اس طرح دور کرتے ہیں جس طرح لوہے کے زنگ کو لوہا ہار کی بھیٹی دور کرتی ہے۔ رواہ ابو یعلیٰ فی مسندہ وسعد بن منصور

۱۲۳۱۲..... جب رمضان المبارک آئے تو اس میں تم عمرہ کرنا، کیونکہ رمضان میں عمرہ کرنے کا ثواب حج کے ثواب کے برابر ہے۔

رواہ النسائی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۳۱۳..... رمضان کے مہینہ میں عمرہ کرو، اس لیے کہ رمضان میں عمرہ کا ثواب ایک حج کے ثواب کے برابر ہے۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن یوسف بن عبداللہ بن سلام

۱۲۳۱۴..... رمضان میں عمرہ کرو، اس لیے کہ رمضان میں عمرہ کا ثواب ایک حج کے ثواب کے برابر ہے۔

رواہ احمد فی مسندہ والبیہقی عن معقل بن ابی معقل. رواہ ابو داؤد عن امہ ام معقل. رواہ البیہقی عن عبدالرحمن بن خنیس

۱۲۳۱۵..... اے ام سلیم! رمضان المبارک میں عمرہ کا ثواب ایک حج کے ثواب کے برابر ہے۔ رواہ ابن حبان عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۳۱۶..... اے ام سلیم! رمضان المبارک میں عمرہ کرنا تجھے ایک حج سے کافی ہے (یعنی رمضان میں عمرہ کا ثواب حج کے ثواب کے برابر ہے، ایک

عمرہ رمضان میں کرنا حج کے ثواب کے حصول کے لیے کافی ہے)۔ الخطیب عن ام سلیم

۱۲۳۱۷..... سن! اگر تو اس (عورت) کو وقف کے اونٹ پر حج کے لیے بھیجے تو وہ (اونٹ) اللہ کی راہ میں شمار ہوگا اور اس (عورت) کو میری

طرف سے سلام کہہ دینا اور اس کو بتا دینا کہ رمضان میں عمرہ کرنا ایسا ہے جیسا میرے ساتھ حج کرنا۔

النسائی، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

نسک المرأة من الاکمال

عورت کا حج

۱۲۳۱۸..... تم غسل کر لو، اور کسی کپڑے (کرسف وغیرہ) کو اپنی فرج (شرمگاہ) پر باندھ لو (تا کہ سیلان دم باہر نہ ہو) اور (پھر) احرام باندھ لو۔

رواہ مسلم و ابو داؤد و النسائی و ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ ہم ذوالحلیفہ پہنچ گئے، تو حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے ہاں ولادت ہوئی تو انہوں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ میں کس طرح (افعال حج) انجام دوں؟ تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

۱۲۳۱۹..... جس طرح حاجی افعال حج انجام دیتے ہیں تم اسی طرح افعال حج انجام دو البتہ بیت اللہ کا طواف نہ کرنا، یہاں تک کہ تم پاک ہو جاؤ

(رواہ البخاری عن عائشہ رضی اللہ عنہا) فرمائی ہیں کہ: میں مکہ پہنچی تو حالت حیض میں تھی، تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

۱۲۳۲۰..... محرم خاتون خوشبو والے کپڑے نہ پہنے ہاں بغیر خوشبو والے زرد رنگ کے کپڑے پہن لے۔ رواہ الطحاوی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۲۳۲۱..... محرم عورت نہ نقاب لگائے اور نہ ہی دستاں پہنے۔ رواہ البیہقی عن ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۲۳۲۲..... (نبی کریم ﷺ) عورتوں کو حالت احرام میں دستاں پہننے اور نقاب لگانے سے منع فرماتے تھے، اور ایسے کپڑے پہننے سے منع فرماتے

کہ جن پر ورس (خوشبودار گھاس) اور زعفران لگا، ہو اس کے علاوہ ریشم کپڑوں میں سے وہ جو پسند کرے پہن لے۔

رواہ الحاکم فی المستدرک عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۳۳۲۳ ... حالت احرام میں تم خوشبو نہ لگاؤ (یہ خطاب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا جو ام المؤمنین ہیں، سے ہے) اور مہندی نہ لگاؤ اس لیے کہ یہ بھی خوشبو (میں اور زینت میں داخل) ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

۱۳۳۲۴ ... اے عمیس کی بیٹی! تم (عورتوں) پر غسل نہیں ہے (دوران حج حالت حیض و نفاس میں) اور نہ جمعہ کی نماز فرض ہے اور نہ سر منڈانا ہے اور نہ بال تراشنا ہے، البتہ یوم نحر (دسویں ذی الحجہ) کو جب تم میں سے کوئی حج کرے تو وہ بذات خود یا اس کا کوئی محرم اس کے سر کے سامنے کے بالوں کے کنارے تراش لے۔ رواہ الطبرانی عن اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہ

الشرط والاستثناء "من الاکمال"

حج میں شرط لگانا اور استثناء کرنا

۱۳۳۲۵ ... تم اپنے احرام باندھنے کے وقت یہ شرط لگالینا کہ:

"محلّی حیث حیستی"

ترجمہ: میرے احرام سے نکلنے کی وہی جگہ ہوگی جہاں میں (بیماری کے سبب) روک دی جاؤں پس تمہارے لئے یہی حکم ہوگا۔ یعنی اس کا مطلب یہ ہے کہ جس جگہ مجھ پر مرض غالب ہو جائے اور میں وہاں سے خانہ کعبہ کی طرف آگے نہ چل سکوں تو اسی جگہ میں احرام کھول دوں گی (یہ خطاب ام سلمہ رضی اللہ عنہا) سے ہے۔ رواہ البیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۳۳۲۶ ... تم شرط لگالینا اور اس طرح کہنا:

"محلّی حیث حیستی"

ترجمہ: میرے احرام سے نکلنے کی وہ جگہ ہے جہاں میں (بیمار وغیرہ کے سبب) روک دی جاؤں۔

رواہ سعید بن منصور عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۳۳۲۷ ... حج کا احرام باندھو اور اس طرح کہو: "محلّی حیث حیستی" کہ میرے احرام سے نکلنے کی وہ جگہ ہے جہاں میں (بیماری وغیرہ

کے سبب) روک دیا جاؤں۔ رواہ احمد فی مسند عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۱۳۳۲۸ ... تم حج کرو، اور شرط لگاؤ، اور یہ کہو: اللّٰهُمَّ محلّی حیث حیستی" یعنی کہ میرے احرام سے نکلنے کی وہ جگہ ہے جہاں میں (بیماری وغیرہ کے سبب) روک دیا جاؤں۔

رواہ احمد فی مسندہ و مسلم والنسائی وابن حبان فی صحیحہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا۔ رواہ مسلم و ابو داؤد والنسائی وابن ماجہ وابن

حبان فی صحیحہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ۔ رواہ ابن ماجہ و ابونعیم و البیہقی عن ضباعة رضی اللہ عنہ۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی بکر بن

عبد اللہ بن الزبیر عن جلدتہ۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ۔ رواہ البیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۳۳۲۹ ... تم یہ کہو:

لیک اللّٰهُمَّ لیبیک و محلّی من الارض حیث تحبّسّنی

ترجمہ: اے اللہ میں حاضر ہوں، اور میرے احرام سے نکلنے کی وہ جگہ ہے جہاں میں (بیماری وغیرہ کے سبب) روک دی

جاؤں۔ پس تمہارے لیے اللہ کی طرف سے وہی (حکم) ہوگا جو تم نے استثناء کیا۔

رواہ النسائی وابن ماجہ والطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ۔ رواہ احمد فی مسندہ عن ضباعة بنت الزبیر رضی اللہ عنہ

جامع النسک "من الاکمال"

۱۲۳۳۰..... حضرت جبریل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نازل ہوئے، اور انہیں لے کر چلے، پھر ظہر، مغرب اور عشاء اور فجر کی نماز مقام منیٰ میں ادا کیں، پھر انہیں منیٰ سے عرفات کی جانب لے چلے، پھر (جمع بین الصلواتین) ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ پڑھیں، پھر وہاں وقوف کیا، یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا، پھر انہیں لے کر روانہ ہوئے، یہاں تک کہ مزدلفہ آئے تو وہاں نزول فرمایا، پھر وہاں رات گزاری، اور پھر فجر کی نماز اتنے مختصر وقت میں پڑھی جتنا سرعت کے ساتھ مسلمانوں میں سے کوئی مسلمان نماز پڑھے۔ یعنی فجر کی نماز بہت مختصر کر کے پڑھی جتنا کہ کوئی جلدی اسے پڑھ سکتا ہو پھر وہاں وقوف کیا اتنی دیر کہ جتنی دیر میں کوئی مسلمان سست رفتار سے نماز ادا کرے، پھر انہیں لے کر روانہ ہوئے یہاں تک کہ جمرات کی طرف پہنچے تو ان پر کنکریاں پھینکی، پھر ذبح (قربانی) کی، اور سر منڈایا پھر انہیں لے کر بیت اللہ آئے، اور بیت اللہ کا طواف کیا، پھر انہیں لے کر (دوباری) منیٰ لوٹے، پھر وہاں ان دنوں میں قیام کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ پر وحی نازل فرمائی کہ:

”آپ ابراہیم کے طریقے پر جو بالکل ایک (خدا) کی طرف ہو رہے تھے، چلئے“۔ البیہقی فی شعب الایمان عن ابن عمرو رضی اللہ عنہ کلام:..... یہ بیہقی نے مرفوعاً اور موقوفاً دونوں سند سے روایت کی ہے، اور انہوں نے موقوف کو محفوظ کہا ہے۔

الحج عن الغیر من الاکمال

دوسرے کی جانب سے حج کرنا

۱۲۳۳۱..... بتاؤ! اگر تمہارے باپ پر قرضہ ہوتا تو تم اس کو ادا کرتے یا نہیں؟ تو انہوں (حصین بن عوف) نے فرمایا کہ: جی ہاں (ادا کرتا) تو پھر اللہ کا قرضہ زیادہ حقدار ہے کہ ادا کیا جائے (رواہ الطبرانی فی الکبیر عن حصین بن عوف) حصین بن عوف فرماتے ہیں کہ: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا میں اپنے والد کی جانب سے حج کر سکتا ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

۱۲۳۳۲..... بتاؤ! اگر تمہارے باپ پر قرضہ ہوتا، اور تم وہ قرضہ اس کی جانب سے ادا کرتے، تو وہ قرضہ تم سے قبول کیا جاتا یا نہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: کہ جی ہاں (قبول کیا جاتا) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پس اللہ تعالیٰ زیادہ رحم کرنے والے ہیں، لہذا اپنے باپ کی طرف سے تم حج کر لو۔

رواہ البیہقی عن سودة بنت زمعة رضی اللہ عنہ

۱۲۳۳۳..... بتاؤ! اگر تمہارے باپ پر قرضہ ہوتا اور تم اس کی جانب سے وہ قرضہ ادا کرتے، تو وہ کافی ہوتا یا نہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ کافی ہوتا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پس تم اپنے والد کی جانب سے حج ادا کرو۔ رواہ ابن حبان فی صحیحہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۳۳۴..... بتاؤ! اگر تمہارے باپ پر قرضہ ہوتا، اور وہ قرضہ تم ادا کرتے تو تمہارے ادا کرنے سے ادا ہوتا یا نہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ: جی ہاں (ادا ہو جاتا) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: اپنے والد کی جانب سے حج ادا کرو۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن انس رضی اللہ عنہ

۱۲۳۳۵..... جو شخص میری امت کے لیے حج کرتا ہے اس کی مثال موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی سی ہے، جو موسیٰ علیہ السلام کو دودھ پلاتی تھیں، اور وہ فرعون سے (اس دودھ پلانے کی) اجرت بھی لیتی تھیں۔ رواہ الدیلمی عن جبیر بن نفیر عن عوف بن مالک

کلام:..... رذایت ضعیف و محتمل الموضوع ہے: تذکرۃ الموضوعات ۳، ۷، الموضوعات ۲، ۱۹، ۲۴۰۔

۱۲۳۳۶..... تم اپنے والد کی طرف سے حج کر لو۔ رواہ الترمذی عن علی رضی اللہ عنہ، حسن صحیح۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن الفضل

۱۲۳۳۷..... تم اپنے والد کی طرف سے حج کر لو۔

رواہ ابن ماجہ عن ابی الغوث بن حصین عن ابن عباس عن حصین بن عوف، رواہ الحاکم فی المستدرک عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ... مذکورہ روایت کی سند میں عثمان بن عطاء الخراسانی ہے، ابن معین نے اس کو ضعیف کہا ہے اور ایک قول اس کے منکر الحدیث متروک ہونے کا ہے زوائد ابن ماجہ میں امام حاکم فرماتے ہیں یہ شخص اپنے والد سے موضوع روایات روایت کرتا ہے۔ الحاکم فی المستدرک ۴۸۱/۱

۱۲۳۳۸۔ تم اپنے باپ کی طرف سے حج کرو۔ رواہ الترمذی عن علی رضی اللہ عنہ۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن الفضل
۱۲۳۳۹۔ جس شخص نے اپنے والدین کی وفات کے بعد ان کی طرف سے حج کیا، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جہنم سے آزادی لکھ دیتے ہیں، اور اس کے والدین کو ان کے ثواب میں بغیر کوئی کمی کے ایک کامل حج کا ثواب ملتا ہے اور ذورحم شخص کسی سے جو صلہ رحمی کرتا ہے وہ زیادہ افضل ہے اس حج سے جو وہ اس کی موت کے بعد اس کی قبر میں داخل کرتا ہے (یعنی اس حج کے ثواب پہنچانے سے اس شخص کے ساتھ اس کی زندگی صلہ رحمی افضل ہے) اور جو شخص اپنی سواری پر اس شخص کے پیچھے چلا (صلہ رحمی کے لیے) تو گویا اس نے ایک گردن (غلام) آزاد کیا۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان وضعفہ واہن عساکر عن عبدالعزیز بن عبید اللہ بن عمر عن ابیہ عن جدہ

کلام: بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ روایت کو ضعیف کہا ہے۔

والدین کی طرف سے حج

۱۲۳۴۰۔ جس شخص نے اپنے والد یا اپنی والدہ کی جانب سے حج کیا تو وہ حج اس کی جانب سے اور ان دونوں کی جانب سے کفایت کرے گا۔ یعنی اس حج کا مکمل ثواب اس حج کرنے والے کو بھی ملے گا اور ان دونوں (والدین) کو بھی مکمل ملے گا۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن زید بن ارقم
۱۲۳۴۱۔ جس شخص نے کسی میت کی جانب سے حج کیا، تو جس نے اس کی جانب سے حج کیا ہے اس کو اس میت کے ثواب جیسا ثواب ملے گا، اور جس شخص نے کسی روزے دار کو افطار کرایا تو اس افطار کرانے والے کو روزے دار کی طرح ثواب ملے گا، اور جس شخص نے کسی تیرکے کام پر دلالت کی تو اس کا خیر پر شاہد ہی کرنے والے کو ایسا ہی ثواب ملے گا جیسا کہ اس کا خیر کو انجام دینے والے کو ملتا ہے۔ رواہ الخطیب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
کلام: الضعیفۃ ۱۱۸۳۔

۱۲۳۴۲۔ جس شخص نے کسی میت کی طرف سے حج کیا تو اس میت اور (اس کی جانب سے) حج کرنے والے کے لیے جہنم سے براءت لکھ دی جاتی ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۳۴۳۔ میت کے لیے ایک حج (درحقیقت) تین حج ہیں، ایک حج تو جس کی طرف سے حج کیا گیا، دوسرے حج حاجی کے لیے تیسراج وصیت کرنے والے کے لیے (یعنی ان سب کو ایک حج کا پورا پورا ثواب ملتا ہے گویا کہ ایک حج تین حج ہوئے)۔

کلام: روایت ضعیف ہے: الضعیفۃ ۱۹۷۹۔

۱۲۳۴۴۔ اس کے لیے چار حج کا ثواب لکھا جاتا ہے، ایک اس شخص کے حج کا ثواب جس نے اسے لکھا، اور ایک اس شخص کے حج کا ثواب جس نے اس پر خرچہ وغیرہ کیا، اور ایک اس شخص کا حج کا ثواب جس نے اس کو کیا (یعنی انجام دیا) اور ایک اس شخص کا حج کا ثواب جس نے اس کے بارے میں حکم جاری کیا (یعنی میت کی طرف سے حج بدل کرنے پر میت کو چار حج کا ثواب لکھا جاتا ہے)۔ رواہ البیہقی وضعف عن انس رضی اللہ عنہ
یہ حدیث اس شخص کے بارے میں ہے جس نے حج کی وصیت کی تھی۔

کلام: امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ضعیف کہا ہے۔

احکام ذکر ت فی حجة الوداع من الاکمال

وہ احکامات جو حج ووداع کے موقع پر ذکر کیے گئے

۱۲۳۴۵۔ کیا تم جانتے ہو کہ یہ کونسا دن ہے؟ اور کونسا مہینہ ہے؟ اور کونسا شہر ہے؟ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا: یہ محترم شہر (مکہ) ہے، اور

محترم مہینہ (ذوالحجہ) ہے اور محترم دن (عرفہ) ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: آگاہ رہو! بے شک تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر ایسے ہی محترم ہیں، جیسے کہ تمہارے اس دن (عرفہ) میں ہیں، اور تمہارے اس مہینہ (ذوالحجہ) میں اور تمہارے اس شہر (مکہ) میں محترم ہیں (آگاہ رہو!) میں تم سے حوض (کوثر) پر آگے بڑھنے والا ہوں گا، تمہیں دیکھوں گا اور دوسری امتوں کے سامنے تم پر فخر کروں گا، لہذا مجھے رسوا نہ کر دینا۔ آگاہ رہو! تم نے مجھے دیکھا ہے، اور مجھ سے (احکامات الہی) سنے ہیں، اور میرے بارے میں تم سے پوچھا جائے گا، پس جس شخص نے مجھ پر جھوٹ باندھا تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنائے۔

آگاہ رہو! میں بہت سے لوگوں کو (جہنم سے) نجات دلاؤں گا۔ اور کئی لوگ میرے ذریعہ (جہنم سے) چھٹکارا پائیں گے۔ اور میں کہوں گا اے پروردگار! میرے ساتھی؟ تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ ”تم نہیں جانتے کہ تمہارے بعد انہوں نے کیا کیا چیزیں گھڑیں۔“

رواہ احمد فی مسندہ عن رجل من الصحابة وابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

مسلمانوں کا خون بہت سے زیادہ محترم ہے

۱۲۳۳۶..... بے شک تمہارے خون اور تمہاری آبرو تم پر ایسی ہی محترم ہیں جس طرح تمہارے اس دن (عرفہ) میں اور تمہارے اس مہینہ (ذوالحجہ) میں اور تمہارے اس شہر (مکہ) میں محترم ہیں۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ

۱۲۳۳۷..... آگاہ رہو! بیشک تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری آبرو تم پر ایسی ہی حرام و محترم ہیں، جیسے تمہارے اس دن (عرفہ) کی حرمت ہے اور تمہارے اس شہر (مکہ) کی حرمت ہے اور تمہارے اس مہینہ (ذوالحجہ) کی حرمت ہے، سنو! کیا میں نے (احکامات خداوندی) پہنچا دیئے؟ (صحابہ نے اثبات میں گواہی دی تو) آپ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ تو (اپنے ان بندوں کی گواہی پر) گواہ رہنا۔

رواہ احمد فی مسندہ والنسائی وابن خزيمة والبیہقی والباوردی وابن قانع وابن حبان فی صحیحہ والطبرانی فی الکبیر سعید بن منصور فی سننہ عن موسی بن زیاد بن حذیم بن عمر السعدی عن ابیہ عن جدہ

۱۲۳۳۸..... کون سا دن سب سے زیادہ عظیم حرمت والا ہے؟ اور کونسا مہینہ زیادہ حرمت والا ہے؟ اور کونسا شہر زیادہ عظیم حرمت والا ہے؟ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ”ہمارا یہ دن (عرفہ) اور یہ مہینہ (ذوالحجہ) اور یہ شہر (مکہ) زیادہ عظیم حرمت والے ہیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: بیشک تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری آبرو، تمہارے اس مہینہ (ذوالحجہ) میں، تمہارے اس شہر (مکہ) میں، تمہارے اس دن کی حرمت کی مانند ہیں۔ رواہ احمد فی مسندہ وابویعلی فی مسندہ وسعید بن منصور فی سننہ عن جابر رضی اللہ عنہ. رواہ احمد فی مسندہ والبیہقی وابن قانع عن نبیط بن شریط عن ابیہ

۱۲۳۳۹..... اے لوگو! کونسا مہینہ زیادہ حرمت والا ہے، تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ: یہ (ذوالحجہ کا مہینہ) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: اے لوگو! پھر کونسا شہر زیادہ حرمت والا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ: یہ (یعنی مکہ سب سے زیادہ محترم ہے) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: بیشک تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری آبرو تم پر ایسی ہی حرام و محترم ہیں جیسے کہ تمہارے اس دن (عرفہ) میں، تمہارے اس مہینہ (ذوالحجہ) میں اور تمہارے اس شہر (مکہ) میں اس دن تک جس دن میں تم اپنے رب سے ملاقات کرو گے (قیامت تک) حرام ہیں۔ یعنی جیسے تم قتل و قتال اور لوٹ مار کو اس دن، اس مہینہ اور اس شہر میں حرام جانتے ہو اسی طرح یہ چیزیں تم پر قیامت تک کے لیے محترم ہیں۔ رواہ البزار عن ابیہ

۱۲۳۵۰..... تمام تعزیریں اللہ تعالیٰ کے لیے، ہم اسی کی حمد بیان کرتے ہیں اور اسی سے مدد چاہتے ہیں اور اسی سے مغفرت طلب کرتے ہیں، اور اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں میں تمہیں اللہ سے ڈرتے رہنے کی وصیت کرتا ہوں، کونسا دن سب سے زیادہ حرمت والا ہے؟ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ: یہ دن (عرفہ کا دن) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کونسا مہینہ زیادہ حرمت والا ہے؟ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ: یہ مہینہ (ذوالحجہ) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: کونسا شہر

زیادہ حرمت والا ہے؟ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ: یہ شہر (یعنی مکہ) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: بیشک تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر ایسے ہی محترم ہیں جس طرح تمہارے اس دن (عرفہ) میں تمہارے اس شہر (ذوالحجہ) میں تمہارے اس شہر (مکہ) میں حرام ہیں، کیا میں نے (احکام خداوندی) پہنچا دیئے؟ (تو سب نے اثبات میں گواہی دی تو) آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ: اے اللہ تو! اپنے ان بندوں کی گواہی پر) رواہ ابن سعید، والطبرانی فی الکبیر والبیہقی عن نبط بن شریط

نبط بن شریط فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد کے پیچھے سواری پر بیٹھا تھا اور نبی کریم ﷺ حجرہ اولیٰ کے پاس خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

۱۲۳۵۱..... اے لوگو! بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری اولاد کو ایسا ہی محترم بنایا ہے جس طرح کہ یہ سب اس مہینہ کے اس دن (عرفہ) میں اور اس سال کے اس مہینہ (ذوالحجہ) میں حرام ہیں، اے اللہ! کیا میں نے (دین) پہنچا دیا، اے اللہ! آیا میں نے (دین) پہنچا دیا۔

رواہ ابن النجار عن قیس بن کلاب الکلابی

۱۲۳۵۲ کیا تم جانتے ہو کہ یہ کونسا دن ہے؟ بیشک یہ دن ایام تشریق کا بالکل درمیان والا دن ہے (یعنی یوم عرفہ ہے) کیا تم جانتے ہو کہ یہ کونسا شہر ہے؟ یہ شہر حرام (مکہ) ہے، میں نہیں جانتا کہ شاید اس (حج) کے بعد (آئندہ سال حج میں) تم سے ملاقات کر سکوں گا۔ آگاہ رہو! تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری آبرو تم پر ایسی ہی حرام ہیں، جیسے کہ تمہارے اس دن (عرفہ) میں تمہارے اس شہر (مکہ) میں حرام ہیں یہاں تک کہ تم اپنے رب سے ملاقات کر لو (یعنی قیامت تک کے لیے حرام ہیں) تو پھر اللہ تعالیٰ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں سوال کریں گے، آگاہ رہو! تم میں سے جو قریب ہے (یا حاضر ہے) وہ دور والے کو (یا غائب کو) یہ بات پہنچا دے، سنو! کیا میں نے (احکام) خداوندی پہنچا دیئے؟

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن اسدی بنت نبهان

۱۲۳۵۳..... اے لوگو! بیشک تمہارے خون، تمہارے اموال، اور تمہاری آبرو تم پر ایسی ہی حرام ہیں جس طرح کہ تمہارے اس دن (عرفہ) میں تمہارے اس مہینہ (ذوالحجہ) میں اور تمہارے اس شہر (مکہ) میں حرام ہیں، پس تم میں سے حاضر شخص غائب تک (یہ بات) پہنچا دے، اور میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

رواہ ابن قانع والطبرانی فی الکبیر وسعد بن منصور فی سننہ عن معشی بن جحیر عن ابیہ. رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی غادیة الجہنی

۱۲۳۵۴..... اے لوگو! یہ کونسا دن ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ”یوم حرام“ (عرفہ) ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: یہ کونسا شہر ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ: ”شہر حرام“ ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: یہ کونسا مہینہ ہے؟ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ”حرام مہینہ“ (ذوالحجہ) ہے، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: پس بیشک تمہارے خون، تمہارے اموال، اور تمہاری آبرو تم پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح تمہارے اس دن (عرفہ) میں تمہارے اس شہر (مکہ) میں اور تمہارے اس مہینہ (ذوالحجہ) میں حرام و محترم ہیں اے اللہ! میں نے (تیرا دین) پہنچا دیا، اے اللہ! میں نے (تیرا دین) پہنچا دیا، پس حاضر کو چاہیے کہ غائب تک (یہ بات) پہنچا دے، میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ رواہ ابن شیبہ واحمد فی مسنده والبخاری، عن ابن عباس رضی اللہ عنہ. رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ

عنه. رواہ الطبرانی فی الکبیر عن عمار رضی اللہ عنہ. رواہ احمد فی مسنده والبیہقی عن ابی غادیة الجہنی

۱۲۳۵۵..... اے لوگو! یہ کونسا دن ہے؟ اور یہ کونسا مہینہ ہے؟ اور یہ کونسا شہر ہے؟ کیا یہ حرام مہینہ (ذوالحجہ) اور کیا یہ حرام شہر (مکہ) اور کیا یہ حرام دن (یوم عرفہ) نہیں ہے۔ آگاہ رہو! بیشک تمہارے خون اور تمہارے اموال اور تمہاری آبرو تم پر اسی طرح محترم ہیں جس طرح کہ تمہارے اس مہینہ (ذوالحجہ) میں، تمہارے اس شہر (مکہ) میں اور تمہارے اس دن (عرفہ) میں حرام و محترم ہیں اس دن تک جس دن تم اپنے پروردگار سے ملاقات کرو گے (قیامت تک حرام و محترم ہیں)۔ اے اللہ! کیا میں نے (تیرا دین) پہنچا دیا؟ اے اللہ! تو گواہ رہنا (کہ میں نے تیرا دین تیرے بندوں تک پہنچا دیا)۔

رواہ احمد فی مسنده وابن سعید والحکیم عن العلاء بن خالد. رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی امامة رضی اللہ عنہ. رواہ البزار عن وابصة

۱۲۳۵۶... بیشک سب سے زیادہ حرمت والا دن تمہارے اس شہر (مکہ) میں تمہارے اس مہینہ (ذوالحجہ) میں تمہارا یہ دن (عرفہ) ہے، آگاہ رہو! تمہارے خون تم پر اسی طرح محترم ہیں جس طرح کہ تمہارے اس مہینہ (ذوالحجہ) میں تمہارے اس شہر (مکہ) میں تمہارے اس دن (عرفہ) کی حرمت ہے۔ سنو! کیا میں نے (اللہ کا دین تمہیں) پہنچا دیا؟ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ جی ہاں (آپ نے دین پہنچا دیا) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: اے اللہ! تو (اپنے بندوں کی گواہی پر) گواہ رہ۔

رواہ ابن النجار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۲۳۵۷... اے لوگو! کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم کون سے مہینہ میں ہو؟ اور تم کس شہر میں ہو؟ اور تم کس دن میں ہو؟ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ: حرام یوم (عرفہ) ہے، حرام مہینہ (ذی الحجہ) ہے اور حرام شہر (یعنی مکہ) ہے، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک تمہارے خون، تمہارے اموال اور تمہاری آبرو تم پر اسی طرح حرام ہے جس طرح تمہارے اس مہینہ (ذی الحجہ) میں تمہارے اس شہر (مکہ) میں تمہارے اس دن کی حرمت ہے۔

جان و مال کو نقصان نہ پہنچاؤ

سنو! (اور اس کے مطابق) زندگی گزارو، خبردار! ظلم مت کرنا (تین مرتبہ یہ بات ارشاد فرمائی) کسی مسلمان کا مال اس کے طیب نفس کے بغیر حلال نہیں، سنو! زمانہ جاہلیت کا بر خون اور ہر سودی مالی معاملہ اور زمانہ جاہلیت کی رسمیں قیامت تک میرے پاؤں تلے ہے (باطل) قرار دیتا ہوں اور سب سے پہلا خون جو معاف کیا جاتا توہ الحارث کے بیٹے ربیعہ کا خون ہے، اور اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا کہ سب سے پہلا سود جسے معاف کیا جاتا ہے وہ عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے، تمہارے لیے تمہاری اصل رقم ہے، نہ تم ظلم کرو اور نہ کوئی دوسرا تم پر ظلم کرے، سنو! بیشک زمانہ اپنی اس اصلی ہیئت پر لوٹ آیا ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں کی تخلیق فرمائی (یعنی زمانہ جاہلیت میں لوگ) جس طرح چاہتے مہینوں کو مقدم و مؤخر کرتے رہتے تھے، لیکن اب زمانہ اپنی اصلی ہیئت پر واپس لوٹ آیا ہے جیسا کہ اول دن میں، اب جو مہینہ جس جگہ ہے وہ اپنی (اصلی حالت پر ہے) سنو! اللہ کے نزدیک کتاب اللہ میں جس دن اللہ نے آسمانوں اور زمینوں کی تخلیق فرمائی اس دن سے مہینوں کی تعداد بارہ ہے، ان میں سے چار محترم مہینہ ہیں، یہ قوی دین ہے، ان مہینوں میں اپنی جانوں پر ظلم مت کرو، سنو! میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو، سنو! شیطان اس بات سے تو مایوس ہو چکا ہے کہ نمازی اس کی عبادت کریں، لیکن وہ لوگوں کو ایک دوسرے کے خلاف اکسانے پر لگا ہوا ہے۔

عورتوں کے حقوق ادا کرو

پس عورتوں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو، اس لیے کہ وہ تو تمہاری خدمت گزار ہیں، اپنے لیے کسی چیز کی بھی مالک نہیں ہیں اور عورتوں پر تمہارا یہ حق ہے کہ وہ تمہارے بستروں پر تمہارے علاوہ کسی دوسرے کو نہ آنے دیں اور تمہارے گھروں میں کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جس کا آنا تم کو ناوار گزارے، اگر تمہیں ان کی نافرمانی کا خوف ہو تو (پہلے) انہیں نصیحت کرو (پھر بھی نہ مانیں) تو بستروں میں ان سے علیحدگی اختیار کرو اور ان کو مارو مگر اس خراج نہ مارو کہ جس سے سختی اور شدت ظاہر ہو اور انہیں کوئی گزند پہنچے، اور تم پر ان کا حق یہ ہے کہ تم ان کو اپنی استطاعت و حیثیت کے مطابق کھانے پینے کا سامان (اور مکان) اور کپڑا دو۔ کیونکہ تم نے ان کو اللہ کی امان کے ساتھ لیا ہے، اور ان کی شرم گاہوں کو خدا کے حکم سے یعنی ”فانحوا“ کے مطابق اپنے لیے حلال بنایا ہے، سنو! جس کسی کے پاس کسی کی امانت ہو تو جس نے وہ امانت رکھائی تھی اس تک لوٹا دے، کیا میں نے (دین) پہنچا دیا؟ کیا میں نے (دین) پہنچا دیا؟ چاہیے کہ حاضر شخص غائب تک (یہ

بات) پہنچا دے، کیونکہ بسا اوقات سننے والے کی نسبت وہ شخص (جس نے سنا تو نہیں البتہ اس تک بات) پہنچائی گئی تھی، زیادہ نیک بخت ہوتا ہے (اس بات پر عمل کر کے)۔

۱۲۳۵۸..... سنو! زمانہ جاہلیت کے خون اور اس کے علاوہ کی چیزیں میرے دونوں قدموں کے نیچے ہیں (باطل کرتا ہوں) سوائے حاجیوں کو پانی پلانے والی خدمت اور کعبہ کی تولیت کے (کہ اس خدمت کو میں سابقہ طرز پر سابقہ لوگوں میں برقرار رکھتا ہوں)۔

رواہ ابن مندہ عن الاسود بن ربیعۃ البشکری

کلام:..... اس حدیث کی سند مجہول ہے۔

۱۲۳۵۹..... اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، وہ اکیلا ہے، جس نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور اپنے بندے (محمد ﷺ) کی مدد فرمائی، اور تنہا لشکروں کو شکست دی، سنو! زمانہ جاہلیت کی ہر رسم اور کسی بھی خون اور مال (سودی معاملہ) کا دعویٰ میرے قدموں تلے ہے (باطل ہے) البتہ حاجیوں کی پانی پلانے کی خدمت اور خانہ کعبہ کی تولیت (سابقہ طرز پر برقرار ہوگی) سنو! قتل خطا کی دیت قتل شبہ عمد ہے، یہ وہ قتل ہے جو کہ کوڑے یا ڈنڈے سے ہو، اس میں سواونٹ دیت ہیں جن میں سے چالیس اونٹیاں ایسی ہوں گی کہ جو حاملہ ہوں۔ رواہ ابو داؤد عن ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۲۳۶۰..... تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں کہ جس نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، اور اپنے بندے (محمد ﷺ) کی مدد و نصرت فرمائی اور تنہا لشکروں کو شکست دی، سنو! کوڑے اور ڈنڈے سے قتل کیے جانے والے کی دیت میں سو ۱۰۰ اونٹ ہیں کہ جن میں چالیس حاملہ اونٹیاں ہوں گی کہ جن کے پیٹ میں ان کے بچے ہوں، سنو! زمانہ جاہلیت کی ہر رسم اور خون میرے ان دونوں قدموں کے نیچے ہیں۔ بالکل باطل قرار دیتا ہوں، البتہ خانہ کعبہ کی تولیت اور حاجیوں کو پانی پلانے کی خدمت سابقہ طرز پر میں انہیں لوگوں کے حق میں برقرار رکھتا ہوں یہ جو پہلے سے اس خدمت پر مامور ہیں۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان والطبرانی فی الکبیر عن ابن عمرو۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمرو رضی اللہ عنہ

لِزَاحِقِ الْحَجِّ "مِنَ الْاِکْمَالِ"

حج سے ملحق احکام کا بیان

۱۲۳۶۱..... اے قریش کی جماعت! اللہ سے ڈرو اور جس چیز سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے حاجیوں کو اس چیز سے (فائدہ) اٹھانے سے منع نہ کرو پس اگر تم نے ایسا کیا (منع پیدا) تو میں قیامت کے روز (ان کے حق میں) تم سے جھگڑا کروں گا۔ رواہ ابونعیم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۳۶۲..... لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا مالدار لوگ تفریح کے لیے حج کریں گے اور متوسط طبقے کے لوگ تجارت کی غرض سے حج کو جائیں گے اور قراء، حضرات ریاکاری اور دکھلاوے کی غرض سے حج کو جائیں گے اور فقیر محتاج بھیک مانگنے کی غرض سے حج کو جائیں گے۔

رواہ والدیلیمی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے: کشف الخفاء، ۳۲۶۔

۱۲۳۶۳..... لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مالدار لوگ میری تفریح کی غرض سے حج کریں گے، اور متوسط طبقے کے لوگ تجارت کی غرض سے حج کو جائیں گے اور فقراء، محتاجین بھیک مانگنے کے لیے حج کو جائیں گے اور قراء، حضرات ریاکاری اور دکھلاوے کی غرض سے حج کریں گے۔

رواہ الدیلیمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۲۳۶۴..... اے ام معتل! تم اپنے اونٹ پر سوار ہو کر حج ادا کر لو، اس لیے کہ حج اللہ کے راستے میں سے ہے (یعنی حج بذات خود اللہ کا راستہ ہے) البتہ تم اگر سواری کی حالت میں مناسک حج ادا کرو گے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ام معقل رضی اللہ عنہ

دخول الكعبة "من الاكمال"

کعبہ میں داخل ہونا

۱۲۳۶۵..... میں کعبہ میں داخل ہوا اور کاش کہ میں نہ داخل ہوتا، مجھے خوف ہے کہ میں نے اپنے بعد آنے والی امت کو مشقت میں مبتلا کر دیا۔

الترمذی حسن صحیح، البيهقي عن عائشة رضي الله عنها

۱۲۳۶۶..... میں نے گھر میں ایک سینگ دیکھا ہے، پس تم اس کو (کہیں) چھپا کر رکھو، کیونکہ یہ مناسب نہیں ہے کہ گھر میں کوئی ایسی چیز ہو جو

نمازی کو بوجہ میں مبتلا کرے۔ رواه احمد في مسنده والبخاري في التاريخ وابن عساكر عن ام عثمان بن سفيان

۱۲۳۶۷..... میں جب گھر میں داخل ہوا تو میں نے مینڈھے کے سینگ دیکھے، لیکن میں بھول گیا کہ تم کو اس سینگ کے چھپانے کا حکم دوں، اس

لیے کہ یہ بات مناسب نہیں کہ گھر میں کوئی ایسی چیز ہو جو نمازی کو مشغول کرے (کہ اس کی وجہ سے اس کا دھیان نماز سے ہٹ جائے)۔

رواه البيهقي واحمد في مسنده وسعيد بن منصور في سننه عن امرأة من بنى سليم عن عثمان بن طلحة رضي الله عنه

زيارة قبر النبي صلى الله عليه وسلم..... من الاكمال

نبی کریم ﷺ کی قبر کی زیارت کا بیان

۱۲۳۶۸..... جس شخص نے حج کیا اور پھر میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو وہ اس شخص کی طرح ہے، جس نے میری زندگی میں میری

زیارت کی۔ رواه ابو الشيخ والطبراني في الكبير وابن عدي في الكامل والبيهقي في السنن

کلام:..... اسنی المطالب ۱۳۸۷، ضعيف الجامع ۵۵۵۳۔

۱۲۳۶۹..... جس شخص نے حج بیت اللہ کیا اور میری زیارت نہ کی تو اس نے مجھ سے بیوفائی کی۔

رواه ابن حبان في صحيحه في الضعفاء والديلمي في مسند الفردوس عن ابن عمرو رضي الله عنه

کلام:..... اس حدیث کو علامہ ابن الجوزی نے موضوعات میں شمار کیا ہے، لیکن وہ درست نہیں ہے۔ مگر دوسری کتب میں اس کو ضعیف کہا گیا

ہے، دیکھئے: التزوي ۱۷۲۲، التہانی ۳۲۔

۱۲۳۷۰..... جو حج کے ارادہ سے مکہ چلا پھر میری مسجد میں میری زیارت کا قصد کیا تو اس کے لیے دو مقبول حج کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

رواه الديلمي عن ابن عباس رضي الله عنه

۱۲۳۷۱..... جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی تو (قیامت کے روز) میں اس کے لیے سفارشی ہونگایا گواہ ہونگا، اور جو شخص دو حرموں (مکہ،

مدینہ) میں سے کسی ایک میں انتقال کر جائے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کو ان لوگوں میں سے اٹھائیں گے جو امن میں ہوں گے۔

رواه ابو داؤد والبيهقي في السنن عن عمر رضي الله عنه

۱۲۳۷۲..... جس شخص نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی تو اس نے گویا میری حیات میں میری زیارت کی، اور جو شخص دونوں حرموں

(مکہ و مدینہ) میں سے کسی ایک حرم میں انتقال کر جائے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کو امن والوں میں اٹھائیں گے۔

رواه ابن قانع والبيهقي في شعب الايمان عن حاطب ابن العارث

کلام:..... روایت محل کلام ہے، الاثقان ۱۹۱۲۔

۱۲۳۷۳ ... جس شخص نے بارادہ میری زیارت کی، تو قیامت کے روز وہ میرے پڑوس میں ہوگا اور جس شخص نے مدینہ منورہ میں رہائش اختیار کی اور مدینہ کے مصائب پر صبر کیا تو قیامت کے روز میں اس کے حق میں گواہ اور سفارشی ہوں گا، اور جو شخص دونوں حرموں میں سے کسی ایک حرم میں انتقال کر جائے تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کو امن والوں میں اٹھائیں گے۔
کلام: ... یہی روایت بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے السنن الکبریٰ میں بھی روایت کی ہے اور فرمایا ہے اس کی سند مجہول ہے۔ ۲۳۵/۵۔

کتاب الحج من قسم الافعال

باب فی فضائلہ و وجوبہ و آدابہ

یہ باب حج کی فضیلت، اس کے وجوب اور اس کے آداب کے بارے میں ہے۔

فصل فی فضائلہ

یہ فصل حج کی فضیلتوں کے بیان میں ہے

۱۲۳۷۴ ... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے اس گھر (بیت اللہ شریف) کا حج کیا کہ اس کے علاوہ کسی اور چیز کا ارادہ نہیں کیا، تو وہ شخص اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح (پاک و صاف ہو کر) نکلے گا جس دن کہ اس کی والدہ نے اس کو جنا تھا اور گناہوں سے پاک تھا۔
یہ حدیث مرفوع اور موقوف دونوں طرح مروی ہے۔

۱۲۳۷۵ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: حاجی کی اور جس کے لیے حاجی استغفار کرے مغفرت کی جاتی ہے (اور اس کی دعا قبول ہوتی ہیں) ایتیمہ ذی الحجہ، محرم، صفر اور دس ربیع الاول تک۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسند

۱۲۳۷۶ ... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر گزر رہا تھا اس حال میں کہ وہ شخص اپنے مناسک حج مکمل کر چکا تھا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے فرمایا: کیا تم نے حج کر لیا؟ اس نے کہا کہ: جی ہاں (کر لیا) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ (حج میں) جس چیز سے تمہیں منع کیا گیا تم نے اس سے اجتناب کیا؟ تو اس نے جواب دیا کہ: مجھے اس کی استطاعت نہ ہوئی (اس لیے اجتناب نہ برت سکا) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: اپنا کام (حج) از سر نو کرو۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۱۲۳۷۷ ... یوسف بن ماہک سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب نکلے انہوں نے کئی سواروں کو دیکھا (جو تیزی سے سواری کرتے تھے) تو فرمایا کہ (یہ) سوار کون ہیں؟ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ: حجاج کرام ہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: کوئی اور مقصد تو ان کا نہیں تھا؟ لوگوں نے کہا نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ سوار جان لیتے کہ کتنے ثواب اور اجر عظیم کے ساتھ انہوں نے اپنی ساریوں کو بٹھایا اور اٹھایا ہے اور ان کی مغفرت کے بعد ان کو جو اجر عظیم ملا ہے اس کو دیکھ کر ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں عمر کی جان ہے! اونٹنی جب بھی اپنا قدم اٹھاتی ہے اور رکھتی ہے تو اللہ پاک اس کے بدلے ایک درجہ بلند فرماتے ہیں اور گناہ مٹا دیتے ہیں اور ایک نیکی لکھ دیتے ہیں (حاجی کے لیے)۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۲۳۷۸ ... حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب صفا اور مروہ کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے کہ (بہت سے) اونٹ سوار آئے اور انہوں نے (اپنے اونٹوں) کو بٹھایا اور طواف کیا اور سچی کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: تم

کون ہو؟ تو انہوں نے کہا کہ ہم عراقی ہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تو کیا چیز تمہیں (یہاں) لائی ہے، تو انہوں نے کہا کہ حاجی لوگ (لے کر آئے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: تو کیا تم تجارت، میراث اور طلب دین کی غرض سے نہیں آئے؟ تو انہوں نے کہا کہ: نہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس تم از سر نو عمل (حج کے افعال) انجام دو۔ رواہ عبدالرزاق فی الجامع وابن شیبہ رضی اللہ عنہ ۱۲۳۷۹۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ: تم جب زمینیں باندھ لو، تو حج و عمرہ کی جانب رخ کرو کیونکہ یہ دونوں جہاد ہیں۔

رواہ عبدالرزاق فی الجامع، ابن ابی شیبہ

۱۲۳۸۰۔ حضرت ایوب سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ حاجی ہرگز فقر و فاقہ میں مبتلا نہ ہوگا۔

رواہ عبدالرزاق فی الجامع

۱۲۳۸۱۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ ایک ایسے شخص کے جنازے میں حاضر ہوئے جو ایام تشریق کے آخری دن منیٰ میں وفات پا گیا تھا، اور فرمایا کہ: مجھے کیا چیز منع کرتی ہے ایک ایسے شخص کو دفن کرنے سے کہ جب سے اس کی مغفرت ہوئی اس وقت سے گناہ نہیں کیا۔

رواہ عبدالرزاق فی الجامع

۱۲۳۸۲۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ: حاجیوں، عمرہ کرنے والوں اور مجاہدوں سے ملاقات کرو، پس چاہیے کہ وہ تمہارے لیے دعا کریں اس سے پہلے کہ وہ میلے (گناہ میں مبتلا) ہوں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۳۸۳۔ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ حاجیوں کی مغفرت فرما اور اس کی بھی مغفرت فرما جس کے لیے حاجی دعا (مغفرت) کرے۔ رواہ ابن زنجویہ

۱۲۳۸۴۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے جو چاہا اپنے نبی کو رخصت دی، اور اللہ کے نبی ﷺ اسی کے راستے پر چلے، اور اللہ کے حکم کے عین مطابق حج اور عمرہ ادا کیا، اور ان عورتوں کی شرمگاہوں کو محفوظ کر دیا۔ رواہ احمد فی مسندہ و مسدد و ابن ابی داؤد فی المصاحف و الطحاوی

۱۲۳۸۵۔ حضرت عبداللہ بن ابی الہذیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: کجاوے نہ کسے جائیں سوائے خانہ کعبہ کی طرف جانے کے لیے۔ رواہ ابن سعد

۱۲۳۸۶۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: حاجی، غازی اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے وفد ہیں، وہ اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں عطا فرمادیتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ انہیں بلا تے ہیں تو وہ حاضر ہو جاتے ہیں۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۱۲۳۸۷۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ: حج اور عمرے کی مشقت اٹھاؤ اس لیے کہ یہ فقر اور گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتے ہیں کہ جیسے بھٹی لوہے کے میل کو ختم کر دیتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق فی الجامع

۱۲۳۸۸۔ ابراہیم بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک دن مکہ کے راستے میں اپنے آپ سے باتیں کرتے ہوئے فرما رہے تھے کہ: وہ لوگ جو سفر کی وجہ سے پراندہ حالی کے باوجود مسلسل ذکر میں مشغول ہوتے ہیں، ان کے جسموں سے (گرد و غبار کی وجہ سے) بدبو آ رہی ہوتی ہے اور وہ شور (ذکر اللہ) کرتے جا رہے ہوتے ہیں اور وہ اس سفر سے دنیا کا کسی قسم کا کوئی فائدہ نہیں حاصل کرنا چاہتے، بارے خیال میں اس سفر سے بہتر اور کوئی سفر نہیں۔ وہ سفر حج مراد لے رہے تھے۔ رواہ ابن سعد فی نسخة

۱۲۳۸۹۔ حبیب بن زبیر اصغربانی سے مروی ہے کہ میں نے عطاء بن ابی زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: وہ لوگ از سر نو کریں (یعنی حجاج کرام؟) تو انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ مجھے عثمان بن عفان اور ابوذر رضی اللہ عنہما کے بارے میں پتہ چلا ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا: لوگ از سر نو عمل کریں (کیونکہ حج کی وجہ سے ان کے پچھلے گناہ معاف ہو گئے ہیں)۔ ابن زنجویہ، السنن للبیہقی

۱۲۳۹۰۔ حارث بن سوید حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس سے پہلے حج کر لو کہ پھر تم

حج نہ کر سکو، کیونکہ گویا میں (مستقبل میں) دیکھ رہا ہوں کہ ایک حبشی (سیاہ فام) چھوٹے چھوٹے کاموں والا بانٹا ٹیڑھا آدمی ہے، اس کے ہاتھ میں کدال ہے اور وہ اسی کے ساتھ کعبۃ اللہ کے پتھروں کو ڈھارہا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے عرض کیا: کیا آپ اپنی طرف سے فرما رہے ہیں؟ یا نبی کریم ﷺ سے آپ نے اسی بات کو سنا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس نے (زمین میں) دانے کو پھاڑا اور جان کو پیدا کیا (میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا ہوں) بلکہ میں نے اس کو تمہارے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے۔ الحارث، حلیۃ الاولیاء، السنن للبیہقی

کلام: مذکورہ روایت میں ایک راوی حصین بن عمر التمیمی ہے، جس کو محمد ثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ چنانچہ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حصین واہ (بے کار) راوی ہے۔ الحاکم فی المستدرک کتاب المناسک ۲۴۸/۱

۱۲۳۹۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عرفہ (کے روز میدان عرفات) میں کھڑے تھے اور لوگ آپ کی طرف متوجہ تھے اور آپ ﷺ ارشاد فرما رہے تھے:

مرحبا (خوش آمدید) ہو اللہ کے وفد (حاجیوں) کو، جب وہ مانگتے ہیں تو اللہ ان کو عطا کرتا ہے اور ان کی دعا کو قبول فرماتا ہے اور آدمی جب (اپنے لیے بھی) ایک درہم خرچ کرتا ہے تو اس کا ثواب دس لاکھ درہم تک بڑھا دیا جاتا ہے۔ الدیلمی

عورتوں کا جہاد حج و عمرہ ہے

۱۲۳۹۲..... حضرت حسن سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: کیا عورتوں پر جہاد ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں، حج اور عمرہ۔

ابن ابی داؤد فی المصاحف

۱۲۳۹۳..... وضین بن عطاء، یزید بن مرثد سے اور یزید حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ (اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں دونوں صحابی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

داؤد علیہ السلام نے عرض کیا: اے اللہ! جب تیرے بندے تیرے گھر آ کر تیری زیارت کریں تو ان کا تجھ پر کیا حق بنتا ہے؟ کیونکہ ہر زائر (مہمان) کا مزور (میزبان) کے پر حق ہے؟ تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے داؤد! دنیا میں تو مجھ پر ان کا یہ حق ہے کہ میں ان کو عافیت بخش دوں اور جب میں ان سے ملاقات کروں گا تو ان کی بخشش کروں گا۔ ابن عساکر، البغوی

۱۲۳۹۴..... عن ہند بن خالد، وہیب بن خالد، الجری، حبان بن عمیر کی سند سے مروی ہے، ما عزر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ اعمال میں سے کون سا عمل افضل ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان باللہ اور جہاد فی سبیل اللہ۔ یہ سن کر سائل کی ران پر کپپی طاری ہو گئی۔ پھر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ٹھہر جا، پھر تمام اعمال میں سب سے افضل عمل گناہوں سے پاک حج، گناہوں سے پاک حج ہے۔ ابن النجار

۱۲۳۹۵..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم لوگ منیٰ میں تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اگر اہل مزدلفہ جان لیتے کہ ان کو کیا کچھ ملا ہے مغفرت کے بعد (خدا کا مزید انعام و فضل تو خوشی سے جھوم اٹھتے۔ ابن عدی، ابن النجار کلام: مذکورہ روایت غیر محفوظ ہے۔ جمع الجوامع

۱۲۳۹۶..... ضحاک بن مزاحم سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک قوم کو دیکھا جو مسجد کے دروازے پر اپنی سواریوں (کی اونٹنیوں) کو بٹھارہے تھے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا:

اگر اہل قافلہ جان لیتے کہ کیا ثواب ان کو ملا ہے تو وہ یہ جان لیتے کہ وہ مغفرت اور مزید فضل خداوندی کے ساتھ واپس لوٹیں گے۔ ابن زنجویدہ ۱۲۳۹۷..... قاسم بن ابی اشعث کہتے ہیں مجھے میرے والد نے میرے دادا حسل سے جو بنی عامر بن لؤی میں سے تھے روایت نقل کی ہے:

کہ رسول اللہ ﷺ اپنے حج میں ایک شخص کے پاس سے گذرے، ہم بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ وہ آدمی اپنے حج سے فارغ ہو چکا تھا، آپ نے اس سے دریافت فرمایا: کیا تیرا حج (گناہوں سے) محفوظ رہا ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں، یا رسول اللہ! تو حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: از سر نو عمل کرو (کیونکہ تمہارے پچھلے گناہ معاف ہو گئے ہیں)۔

۱۲۳۹۸..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (حضور اکرم ﷺ نے ارشاد) فرمایا: اللہ کا محترم گھر کعبہ میری قبر کی طرف (بار بار) متوجہ ہوتا ہے اور کہتا ہے: السلام علیک یا محمد! تو میں بھی کہتا ہوں وعلیک السلام یا بیت اللہ! میری امت نے میرے بعد تیرے ساتھ کیا برتاؤ کیا؟ تو کعبہ اللہ کہتا ہے: جو میرے پاس آتا ہے میں اس کے لیے کافی ہو جاتا ہوں اور اس کے لیے سفارشی بن جاتا ہوں۔ اور جو میرے پاس نہیں آتا، اس کے لیے آپ کافی ہو جائیں اور اس کے لیے سفارشی بن جائیں۔ الدیلمی

کلام:..... روایت موضوع ہے کیونکہ اس کی سند میں محمد بن سعید بوقی کذاب اور وضاع (جھوٹا اور حدیثیں بنانے والا) شخص ہے۔ سلیمان بن جابر سے مروی ہے کہ بوقی حدیثیں گھڑنے والوں میں سے ایک تھا۔ میزان الاعتدال ۵۶۶/۳۔

فصل..... حج کے واجب ہونے کے بیان میں

۱۲۳۹۹..... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: جو حج کی طاقت رکھتا ہے پھر بھی اس نے حج نہیں کیا تو تم اس پر قسم اٹھا لو کہ وہ یہودی یا نصرانی ہو کر مرا۔ حلیۃ الاولیاء

۱۲۴۰۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ کچھ لوگوں کو شہروں میں بھیجوں، پس وہ ایسے کسی مالدار شخص کو نہ چھوڑیں جس نے حج نہیں کیا، مگر اس پر جزیہ مقرر کر دیں (جیسا کہ غیر مسلموں پر ہوتا ہے) کیونکہ ایسے لوگ مسلمان نہیں ہیں۔

السنن لسعید بن منصور، رستہ فی الایمان، ابو العباس الاصم فی حدیثہ، ابن شاہین فی السنۃ

۱۲۴۰۱..... عبدالرحمن بن غنم الاشعری سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: یہودی یا نصرانی ہو کر مرے (تین مرتبہ تا کیداً فرمایا) وہ شخص جو حج کی وسعت رکھتا تھا اور اس کی راہ بھی خالی تھی مگر وہ بغیر حج کیے مر گیا۔ پس اگر میں نے ابھی تک حج نہ کیا ہو تو میں حج کر لوں یہ میرے لیے چھ سات غزدوں میں شرکت سے زیادہ محبوب ہے۔ السنن لسعید بن منصور، رستہ، ابن شاہین، السنن للبیہقی

۱۲۴۰۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: جو مر گیا اور وہ مالدار تھا لیکن اس نے ایک (بھی) حج نہیں کیا تو وہ چاہے تو یہودی ہو کر مرے چاہے نصرانی ہو کر مرے۔ السنن لسعید بن منصور، ابن ابی شیبہ

۱۲۴۰۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: اگر لوگ حج کو ایک سال کے لیے بھی چھوڑیں (یعنی حج بیت اللہ کو کوئی نہ آئے) تو میں ان سے قتال کروں گا جس طرح ہم نماز اور زکوٰۃ پر قتال کرتے ہیں۔

السنن لسعید بن منصور، رستہ فی الایمان، اللالکانی فی السنۃ، ابو العباس الاصم فی حدیثہ

۱۲۴۰۴..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: اپنی (آل) اولادوں کو حج کراؤ اور ان کی روزی نہ کھاؤ (ان کی روزی کھانے کی لالچ میں ان کو فریضہ حج سے نہ روکو) اور ان کی رسی ان کی گردنوں پر چھوڑ دو (اپنی ذمہ داریاں سنبھالیں)۔

ابوعبید فی الغریب، مصنف ابن ابی شیبہ، ابن سعد، مسدد

ذیل الوجوب..... وجوب سے متعلق

۱۲۴۰۶..... حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کونسا حج افضل ہے؟ تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: (الحج والعمرة) یعنی حج میں زور زور سے تلبیہ پڑھا جائے اور اونٹوں کا خون بہایا جائے۔ الدارمی، الترمذی، وقال غریب، ابن خزیمہ، الدارقطنی

فی العلل، الاوسط للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور
 کلام:..... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو ضعیف کہا ہے نیز امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کو ضعیف شمار کیا ہے۔
 ۱۲۳۰۷۔ عبدالرحمن بن قاسم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے اہل مکہ! کیا بات ہے
 کہ لوگ (اللہ کی پسندیدہ حالت) غبار آلودی میں (مکہ) آتے ہیں اور تم ہو کہ تم پر نعمتوں کے آثار دکھتے ہیں۔ لہذا جب تم (ذوالحجہ کا) چاند دیکھ
 لو تو احرام باندھ کر تلبیہ پڑھو۔ تاکہ تم بھی کسی قدر ان کی طرح پراگندہ حالت میں ہو جاؤ۔

فائدہ:..... مذکورہ روایت کو امام مالک نے موطا میں کتاب الحج باب اہلال اہل مکة ومن بہا من غیرہم پر تخریج فرمایا ہے۔
 ۱۲۳۰۸۔ ابراہیم بن خالد بن سوید انصاری رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں تشریف لائے
 اور فرمایا: اے محمد حج اور تہاجج ہو جا۔

راوی فرماتے ہیں: حج تلبیہ لبیک اللہم لبیک الخ کو بلند آواز سے پڑھنا ہے اور حج اونٹوں کے خون کا بہانا ہے۔

البیوردی، الکبیر للطبرانی، ابو نعیم فی المعرفة، السنن لسعید بن منصور

ابن مندہ فرماتے ہیں: ابراہیم بن خالد کو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بچپن کی حالت میں لایا گیا۔ اس لیے ان کی روایت مرسل ہے۔ نیز
 ان سے اپنے والد کے توسط سے بھی روایت نقل کی گئی ہے حالانکہ ان کا سماع ان کے اپنے والد سے بھی درست (ثابت) نہیں ہے۔

تلبیہ

۱۲۳۰۹۔ نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب حرم میں داخل ہوتے تھے تو تلبیہ پڑھنے سے رکے رہتے تھے حتیٰ
 کہ آپ رضی اللہ عنہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی فرماتے تھے جب ان کے درمیان سعی سے فارغ ہو جاتے تھے تو پھر تلبیہ پڑھ لیتے تھے۔ پھر
 جب ترویہ (آٹھ ذی الحجہ) کی رات ہوتی تو منیٰ کو حج فرماتے تھے پھر جب (ترویہ کی) صبح ہوتی تو عرفہ (میدان عرفات) چلے جاتے اور وہاں
 تلبیہ پڑھنے سے رکے رہتے تھے اور وہاں تکبیر، الحمد للہ، دعا و زاری ان کا مشغلہ رہتا تھا۔ (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) فرمایا کرتے تھے کہ میں
 نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یونہی کرتے دیکھا تھا۔ ابن جریب

۱۲۳۱۰۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تلبیہ پڑھتے رہے حتیٰ کہ آپ نے جمرہ پر رمی فرمائی۔ ابن جریب

۱۲۳۱۱۔ اسود سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عرفہ کی رات تلبیہ پڑھتے سنا ہے۔ ابن جریب

۱۲۳۱۲۔ حضرت عمرو بن میمون سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ تلبیہ جاری رکھتے تھے طعن
 اوادی میں رمی جمار کرنے سے پہلے تک، جب پہلی کنکری مارتے تو تلبیہ پڑھنا ختم فرما دیتے تھے۔ ابن جریب

۱۲۳۱۳۔ طارق بن شہاب سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا جب آپ عرفات سے نکلے تو تلبیہ پڑھتے رہے حتیٰ کہ
 آپ نے جمرہ پر رمی فرمائی (کنکری مارنے کے ساتھ تلبیہ موقوف فرمادیا)۔ ابن جریب

تلبیہ کب تک پڑھا جائے

۱۲۳۱۴۔ محمد بن اسحاق سے مروی ہے کہ میرے والد اسحاق نے عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا اور میں بھی ان کی گفتگو سن رہا تھا کہ تلبیہ پڑھنا
 کب موقوف ہوتا ہے؟ تو عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے رمی جمرہ کرنے تک تلبیہ پڑھا یونہی ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم نے
 کیا (یعنی رمی جمار کرنے سے پہلے تلبیہ ختم کر دیا) محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: مجھے حکیم بن حمید بن عثمان بن العاصی نے بیان کیا،
 فرمایا میں نے ایک شخص کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد (یعنی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب صبح کو منیٰ سے نکلتے تو تلبیہ موقوف فرمادیتے۔ اور سبحان اللہ العظیم پڑھتے رہتے۔

نیز ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرفہ کی رات حاضر ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ جفہ (پانی کے ٹب) کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آپ کے لیے پانی بہایا جا رہا تھا اور آپ غسل فرما رہے تھے اور آپ مسلسل تلبیہ پڑھ رہے تھے حتیٰ کہ آپ غسل سے فارغ ہو گئے۔ ابن جریر

۱۲۳۱۵..... حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ میں حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے ساتھ مزدلفہ سے نکلا میں مسلسل آپ کو تلبیہ پڑھتے ہوئے سن رہا تھا: لیکن اللہم لیکن الخ. حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ جمرہ تک پہنچ گئے۔ میں نے پوچھا: اے ابو عبد اللہ! یہ اہلال کیا ہے؟۔ یہ تلبیہ پڑھنا کیسا ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اپنے والد علی بن ابی طالب کو اسی طرح تلبیہ پڑھتے سنا تھا حتیٰ کہ آپ جمرہ پر پہنچ گئے اور انہوں نے مجھے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے تلبیہ پڑھا حتیٰ کہ جمرہ تک پہنچ گئے۔ عکرمہ کہتے ہیں کہ پھر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی بات سنائی تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: انہوں نے سچ کہا۔ پھر مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اور مجھے میرے بھائی فضل بن عباس جو کہ حضور اکرم ﷺ کے ردیف تھے۔

یعنی دوران حج حضور ﷺ کی سواری پر آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے میں نے بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے حتیٰ کہ آپ نے جمرہ تک پہنچ کر اس کو ختم فرمادیا۔ مسند ابی یعلیٰ، الطحاوی، ابن جریر
ابن جریر نے مذکورہ روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

۱۲۳۱۶..... ہشام بن حسان، محمد بن سیرین سے اور محمد بن سیرین اپنے بھائی یحییٰ بن سیرین سے اور وہ اپنے بھائی انس بن سیرین سے اور وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں تلبیہ پڑھتے سنا:

لیکن حقاً تعبداً ورقاً

۱۲۳۱۷..... محمد بن سیرین عن اخیہ معبد عن اخیہ انس بن سیرین عن انس بن مالک، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

لیکن حقاً تعبداً ورقاً۔ الدیلمی

ترجمہ:..... حاضر ہے بندہ حق، بندگی اور غلامی کی حالت میں۔ ابن عساکر، ابن النجار

۱۲۳۱۸..... حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے صفا اور مروہ کے درمیان طواف کیا اور آپ کے جسم پر سفید جبہ تھا اور آپ علیہ السلام فرما رہے تھے:

لیکن اللہم لیکن

اور آپ علیہ السلام کے پروردگار آپ کو جواب دے رہے تھے:

لیکن یا موسیٰ! الجامع لعبد الرزاق

۱۲۳۱۹..... ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کسی تلبیہ پڑھنے والے نے کبھی کوئی تلبیہ نہیں پڑھا اور نہ کسی تکبیر کہنے والے نے کبھی کوئی تکبیر کہی مگر اس کو جنت کی خوشخبری دیدی گئی۔ ابن النجار

۱۲۳۲۰..... عمرو بن معدیکرب سے مروی ہے کہ ہمیں رسول اکرم ﷺ نے (تلبیہ یوں) سکھایا:

لیکن اللہم لیکن، اللہم لیکن لا شریک لک لیکن ان الحمد والنعمۃ لک والملك

لا شریک لک.

”حاضر ہیں ہم اے اللہ! ہم حاضر ہیں، اے اللہ! ہم حاضر ہیں، ہم حاضر ہیں، تیرا کوئی شریک نہیں، ہم حاضر ہیں، بے شک تمام

تعریفیں اور نعمتیں تیرے لیے ہیں اور ساری بادشاہی تیری ہی ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔“

- عمرو بن معدیکرب فرماتے ہیں: ہم جاہلیت کے زمانے میں لوگوں کو عرفات کے میدان میں کھڑا ہونے سے روکتے تھے اس ڈر سے کہ کہیں ہمیں جن نڈاچک لیں۔ تو رسول اکرم ﷺ نے ہمیں ارشاد فرمایا: لوگوں کو (میدان عرفات) عرفہ میں جانے کا راستہ چھوڑ دو خواہ وہ بطنِ نحس میں عرفہ کی رات ٹھہریں اور ارشاد فرمایا بطنِ عرفہ کو عبور کر لو جن جب مسلمان ہو گئے ہیں تو وہ اب تمہارے بھائی بن گئے ہیں۔

یعقوب بن سفیان، الشاشی، البغوی، ابن مندہ، ابن عساکر

۱۲۳۲۱..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے مزدلفہ میں ارشاد فرمایا: میں نے اس ذات سے سنا جس پر سورہ بقرہ نازل ہوئی اس مقام میں وہ فرما رہے تھے:

لیک اللهم لیک۔ ابن جریر

جمرة عقبہ پر تلبیہ ختم کرے

۱۲۳۲۲..... عبدالرحمن بن زید سے مروی ہے کہ میں عبداللہ بن مسعود کے ساتھ مشعر حرام سے یوم النحر (قربانی کے دن) تک ساتھ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے حتیٰ کہ آپ جمرة عقبہ پر پہنچ گئے پھر بطن الوادی گئے اور فرمایا: اے بھتیجے! میری اونٹنی کی مہارت تمام اور مجھے سات کنکرپاں دے۔ چنانچہ میں نے آپ کو کنکریاں دیدیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے بطن الوادی سے رمی فرمائی۔ اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے تھے۔ پھر ارشاد فرمایا: اسی طرح میں نے اس ذات کو کرتے دیکھا تھا جس پر سورہ بقرہ نازل ہوئی تھی۔ ابن جریر

۱۲۳۲۳..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو تلبیہ پڑھتے دیکھا حتیٰ کہ آپ نے جمرة عقبہ کی رمی فرمائی۔

ابن جریر

۱۲۳۲۴..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ تلبیہ پڑھتے رہتے تھے حتیٰ کہ جمرة عقبہ کی رمی فرماتے۔ ابن جریر

۱۲۳۲۵..... نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب حرم کے بتوں (کے مقام) پر پہنچتے تو تلبیہ پڑھنے سے رک جاتے تھے۔ حتیٰ کہ بیت اللہ اور صفا اور مروہ کا طواف فرماتے اگر عمرہ ہوتا تو ٹھیک ورنہ حج میں صفا مروہ کے طواف میں شروع ہو جاتے اور تلبیہ پڑھنا شروع فرمادیتے اور جب تک مکہ میں مقیم رہتے اور مزدلفہ میں اور عرفہ کی رات تک یونہی تلبیہ پڑھتے رہتے حتیٰ کہ (عرفہ کی) صبح ہوتی تو رک جاتے تھے۔ ابن جریر

۱۲۳۲۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو عرفہ سے مزدلفہ تک اپنا ردیف (سواری کے پیچھے بٹھا کر) بنایا۔ پھر مزدلفہ سے منیٰ تک فضل بن عباس کو ردیف بنایا۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ فضل نے ان کو خبر دی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو مسلسل تلبیہ پڑھتے ہوئے سنتے رہے حتیٰ کہ آپ ﷺ نے رمی جمرة فرمائی۔ ابن جریر

۱۲۳۲۷..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: حاجی جب جمرة عقبہ پر رمی کریں تو تلبیہ پڑھنے سے رک جائیں۔ ابن جریر

۱۲۳۲۸..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: اللہ فلاں (دشمن علی رضی اللہ عنہ) پر لعنت کرے، وہ اس دن یعنی یوم عرفہ کو تلبیہ پڑھنے سے روکتا تھا کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس دن تلبیہ پڑھتے تھے۔ ابن جریر

۱۲۳۲۹..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: شیطان ابن آدم کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے: تلبیہ چھوڑ دے اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر پڑھ، تا کہ وہ بدعت کو زندہ کرے اور سنت کو مار دے۔ ابن جریر

۱۲۳۳۰..... سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں عرفہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک فلاں لوگوں کو لعنت کرے۔ انہوں نے ایام حج کے سب سے بڑے دن (عرفہ) کو لیا اور حج کی زینت ختم کر دی اور حج کی

ذیبت تلبیہ ہے۔ ابن جریر

۱۲۳۳..... حکمرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ نبی اکرم ﷺ تلبیہ پڑھتے رہے حتیٰ کہ حجرہ عقبہ کی می فرمائی (یعنی رمی سے پہلے تلبیہ ختم کر دیا)۔ ابن عساکر
۱۲۳۳..... ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کو تلبیہ سکھایا:

لیک اللهم لیکن لا شریک لک ان الحمد والنعمۃ لک والملك لا شریک لک۔ ابن عساکر

باب مناسک حج میں ترتیب کے ساتھ

فصل..... میقات مکانی میں

۱۲۳۳..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب یہ دو شہر (عراق اور بصرہ وغیرہ) فتح ہو گئے تو لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا: اے امیر المؤمنین! رسول اللہ ﷺ نے اہل نجد کے لیے ”قرن“ کو میقات مقرر کیا تھا جبکہ یہ ہمارے راستے سے ہٹ کر ہے اور اگر ہم ”قرن“ کا قصد کرتے ہیں تو ہمیں دشوار پڑتا ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے مقابلے میں جو مقام تمہارا ہے اپنے راستے میں پڑتا ہے اس کو دیکھ لو۔ چنانچہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے ذات عرق کو میقات مقرر کر دیا۔

مصنف ابن ابی شیبہ، البخاری، السنن للبیہقی

۱۲۳۳..... اسود بن یزید حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا:

تم میں سے جو شخص حج کا ارادہ کرے وہ میقات سے احرام باندھے (یعنی تلبیہ پڑھے) اور رسول اللہ ﷺ نے جو تمہارے لیے میقات مقرر فرمائے ہیں اہل مدینہ اور جو وہاں سے غیر اہل مدینہ گزرے ان کے لیے ذوالحلیفہ میقات ہے۔ اور اہل شام اور جو شام سے غیر شامی آئیں ان کے لیے میقات حنہ ہے۔ اور اہل نجد اور جو غیر نجدی وہاں سے آئیں ان کے لیے میقات قرن ہے۔ اور اہل یمن کے لیے یلملم ہے اور اہل عراق اور بقیہ تمام لوگوں کے لیے ذات عرق ہے۔ ابن الضیاء

۱۲۳۳..... حضرت بنت عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہم اپنے والد عبدالرحمن سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اپنی بہن عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پیچھے سواری پر بٹھاؤ تمہیں اس کو لے جاؤ۔ جب تم اس کو لے کر چوٹیوں سے اترو تو اس کو کہہ دینا کہ احرام باندھ لے کیونکہ یہ مقبول عمرہ ہے۔ مسند احمد، مسند البزار، مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک الحاکم

۱۲۳۳..... حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب طریق الفراع پر چلتے تو سواری چلتے ہی تلبیہ پڑھ لیتے تھے (یعنی احرام باندھ لیتے تھے) اور جب دوسرے کسی راستے پر چلتے تو مقام بیداء پر پہنچتے تو تلبیہ پڑھ لیتے تھے (یعنی بن مخلد)۔

۱۲۳۳..... حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد ذوالحلیفہ سے تلبیہ پڑھ لیا تھا۔ الحارث کلام..... مذکورہ روایت کی سند میں واقدی (ضعیف) راوی ہے۔

۱۲۳۳..... محمد بن اسحاق سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عامر نیشاپور سے عمرہ کے ارادہ سے نکلے اور نیشاپور سے ہی احرام باندھ لیا۔ جب وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے تو انہوں نے ارشاد فرمایا:

تم نے نیشاپور سے احرام باندھ کر اپنے آپ کو دھوکہ دیا ہے۔ السنن للبیہقی

۱۲۳۳..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام و مصر کے

لیے جھگہ، اہل یمن کے لیے یامام اور اہل عراق کے لیے ذات عرق کو میقات مقرر فرمایا۔ ابن جریر
۱۲۳۲۰..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل مشرق کے لیے عقیق کو میقات مقرر فرمایا۔ ابن جریر
کلام:..... روایت ضعیف ہے: ضعیف ابی داؤد۔ ۲۸۱۔

۱۲۳۲۱..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل مدائن کے لیے عقیق کو، اہل بصرہ کے لیے ذات عرق کو، اہل مدینہ کے
لیے ذوالحلیفہ کو اور اہل شام کے لیے جھگہ کو میقات مقرر کیا۔ الکبیر للطبرانی

میقات زمانی

۱۲۳۲۲..... فرمان الہی: الحج اشہر معلومات (حج چند متعین مہینوں میں ہے) کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ شوال،
ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے مہینے ہیں۔ السنن لسعید بن منصور، ابن المنذر، السنن للبیہقی

میقات سے متعلق

۱۲۳۲۳..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بصرہ سے احرام باندھا تو حضرت عمر
ابن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس کو ناپسند کیا۔ السنن للبیہقی

۱۲۳۲۴..... عبدالرحمن بن اسود سے مروی ہے ان کے والد عرف کے روز ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور پوچھا: تم یہاں تلبیہ کیوں نہیں
پڑھتے؟ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس مقام پر تلبیہ پڑھتے سنا ہے۔ چنانچہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے تلبیہ پڑھ لیا۔ السنن للبیہقی
۱۲۳۲۵..... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مزدلفہ میں تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا تو میں نے
عرض کیا: اے امیر المؤمنین! تلبیہ کس چیز کا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کیا ہم نے (نکح) پورا کر لیا۔ السنن للبیہقی

فصل..... احرام اور حج کی ادائیگی کے طریقوں کے بیان میں

احرام

۱۲۳۲۶..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا: میں حضور اقدس ﷺ کی ڈاڑھی کو غالبہ (مرکب ملی جلی خوشبو) کے ساتھ خوب بھر دیتی
پھر آپ ﷺ احرام باندھ لیتے تھے۔ الحسن بن سفیان، ابن عساکر

۱۲۳۲۷..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب احرام باندھنے کا ارادہ فرماتے تو پہلے خوشبو لگاتے پھر لوگوں کے پاس
(احرام باندھ کر) تشریف لے آتے تھے۔ ابن النجار

۱۲۳۲۸..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز کے بعد تلبیہ پڑھتے تھے۔ النسائی

۱۲۳۲۹..... عبدالرحمن بن خالد بن اسید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب منیٰ کی طرف کوچ فرماتے تو تلبیہ پڑھتے تھے۔

ابن مندہ وقال غریب، ابو نعیم، ابن عساکر

کلام:..... ابن مندہ رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ روایت کو ضعیف کہا ہے۔

۱۲۳۳۰..... حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یقیناً رسول اللہ ﷺ نے تلبیہ پڑھ لیا تھا جب آپ ﷺ کی سواری

آپ کو لے کر چلی۔ اور مقام بیداء پر بھی آپ ﷺ نے تلبیہ پڑھ لیا تھا سواری کے آپ کو لے کر چلنے سے قبل۔ الکبیر للطبرانی

حج افراد..... صرف حج کے لیے تلبیہ پڑھنا

۱۲۳۵۱..... اسود بن یزید سے مروی ہے فرمایا: میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا، انہوں نے بھی صرف حج ادا کیا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا انہوں نے بھی صرف حج کیا۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا انہوں نے بھی صرف حج ادا کیا (بغیر عمرہ کے)۔ مصنف ابن ابی شیبہ، الدارقطنی فی السنن، المحاملی، النسائی فی امالیہ

۱۲۳۵۲..... حضرت ابراہیم سے مروی ہے کہ ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم نے حج افراد کیا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۳۵۳..... محمد بن الحنفیہ سے مروی ہے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حج افراد کرو کیونکہ وہ افضل ہے۔ السنن للبیہقی

۱۲۳۵۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: حج افراد کرو کیونکہ وہ افضل ہے۔ السنن للبیہقی

۱۲۳۵۵..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حج افراد کیا۔ النسائی، ابن عساکر

کلام:..... روایت ضعیف ہے ذخیرۃ الحفاظ ۱۲۳۷، ضعیف الترمذی ۱۳۶، ۱۳۷۔

۱۲۳۵۶..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج افراد (صرف حج) کا تلبیہ پڑھا۔ ابن عساکر

۱۲۳۵۷..... حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے کس حج کا تلبیہ پڑھا؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حج کا (یعنی حج افراد کا) آدمی نے کہا: انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

کہ حضور ﷺ نے حج قرآن کیا۔ حج و عمرہ دونوں کا تلبیہ پڑھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: انس بن مالک تو اس وقت عورتوں کے پاس

آتے جاتے تھے اور وہ کھلے سر ہوتی تھیں یعنی انس اس وقت بچے تھے جبکہ میں حضور ﷺ کی اونٹنی کے نیچے ہوتا تھا اور مجھ پر اسی اونٹنی کا لعاب گرتا

تھا، میں آپ ﷺ کو صرف حج کا تلبیہ پڑھتے سنتا تھا۔ ابن عساکر

روایت مذکورہ کے راوی ثقہ ہیں۔

۱۲۳۵۸..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے صرف حج کا تلبیہ پڑھا جس کے ساتھ عمرہ نہیں تھا۔ ابن عساکر

القرآن

حج و عمرہ دونوں کا تلبیہ پڑھنا اور دونوں کے اکٹھے ادا نیگی کی نیت کرنا

۱۲۳۵۹..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ضعی بن معبد کے متعلق مروی ہے کہ انہوں نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا یعنی دونوں کا تلبیہ پڑھا۔ زید

ابن صوحان اور سلمان بن ربیعہ نے ان کو دیکھا تو کہنے لگے: وہ تو اپنے اونٹ سے بھی زیادہ گمراہ ہے۔ چنانچہ ضعی بن معبد حضرت عمر رضی اللہ عنہ

کے پاس گئے اور ان کو ان کے قول کی خبر دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تجھے نبی اکرم ﷺ کی سنت کی ہدایت ملی ہے۔

مسند ابی داؤد، الحمیدی، ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابن منیع، العدلی، مسند ابن احمد بن حنبل، النسائی، ابن ماجہ، مسند

ابی یعلیٰ، ابن خزیمہ، الطحاوی، الصحيح لابن حبان، الدارقطنی فی الافراد

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت صحیح ہے۔ السنن للبیہقی، السنن لسنعید بن منصور

۱۲۳۶۰..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) مروان بن الحکم سے مروی ہے کہ میں مکہ اور مدینہ کے درمیان حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ

عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا دونوں کا تلبیہ پڑھ لیا (یعنی حج قرآن کر لیا) اور فرمایا:

لیک لعمرة و حج معا

میں حاضر ہوں اے اللہ! حج اور عمرہ دونوں کے لیے ایک ساتھ۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: آپ مجھے دیکھ رہے ہیں کہ میں لوگوں کو اس سے منع کر رہا ہوں اور آپ اسی کو کر رہے ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نبی اکرم ﷺ کی سنت کو کسی ایک انسان کے قول کی وجہ سے نہیں چھوڑ سکتا۔

مسند ابی داؤد الطیالسی، مسند احمد، البخاری، النسائی، العدنی، سنن الدارمی، الطحاوی، الضعفاء للعقبلی
۱۲۳۶۱... (مسند علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا آپ نے حج قرآن کیا اور دو طواف کیے

اور دو سعی فرمائیں۔ العقبلی فی الضعفاء الدارقطنی

کلام:..... امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اور امام عقبلی رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے مذکورہ روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۲۳۶۲... حضرت حسین بن علی کے آزاد کردہ غلام سعد کہتے ہیں کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ (حج کے لیے) نکلے۔ جب ہم ذی الحلیفہ میں پہنچے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میرا ارادہ ہے کہ میں حج اور عمرہ دونوں کو جمع کروں۔ لہذا جو تم میں سے دونوں کا ارادہ کرنا چاہتا ہے وہ یوں کہے جس طرح میں کہوں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تلبیہ پڑھا: لیک بعمرہ و حجة معا. عمرہ اور حج دونوں کے لیے حاضر ہوں میں اے اللہ! عدد

۱۲۳۶۳... ابونصر سلمی سے مروی ہے کہ میں نے حج کے لیے تلبیہ پڑھ لیا۔ پھر میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پالیا۔ میں نے عرض کیا: میں نے حج کے لیے تلبیہ پڑھ (لیا ہے اور احرام باندھ) لیا ہے، لیکن میں عمرہ کو ملانے کی بھی طاقت رکھتا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں۔ ہاں اگر تو عمرہ کا احرام باندھتا پھر حج کو اس کے ساتھ ملانا چاہتا تو ملا سکتا تھا۔ لیکن اگر تو نے حج کے ساتھ ابتدا کر لی ہے تو اب اس کے ساتھ عمرہ نہیں ملا سکتا۔ ابونصر سلمی نے پوچھا: اگر میں دونوں کا ارادہ کروں تو کیا کرنا پڑے گا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا پانی کا برتن اپنے اوپر بہاؤ (غسل کرو) پھر دونوں کا اکٹھے احرام باندھ لو اور دونوں کے لیے دو طواف کرو ایک طواف حج کے لیے اور ایک طواف اپنے عمرہ کے لیے اور دو سعی کرو پھر کوئی چیز تمہارے لیے حلال نہیں ہوگی یوم النحر تک۔ السنن للبیہقی

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابونصر غیر معروف راوی ہے۔ ابن الترمذی فرماتے ہیں مگر یہی روایت دوسری کئی عمدہ اسانید سے بھی مروی ہے۔
۱۲۳۶۴... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے قارن کے متعلق مروی ہے ارشاد فرمایا: قارن (عمرہ و حج کا دونوں) کا اکٹھے احرام باندھنے والا دو طواف کرے گا اور ایک سعی کرے گا۔ الشافعی فی القدیوم

۱۲۳۶۵... جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت مقداد بن اسود حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس سقیاء (مکہ مدینہ کے درمیان مقام) پر تشریف لائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے اونٹوں کو آٹا اور پتوں کا ملا ہوا پانی پلا رہے تھے۔ مقداد نے عرض کیا: یہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ حج اور عمرہ کے درمیان قرآن کرنے سے (دونوں کو ملانے سے) منع فرما رہے ہیں۔

راوی کہتے ہیں کہ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور پوچھا: کیا آپ حج اور عمرہ کو ساتھ ملانے سے منع فرما رہے ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں (یہ میری رائے ہے) یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ غصہ میں حج قرآن کا تلبیہ پڑھتے ہوئے نکلے:

لیک بحج و عمرہ معا

فائدہ:..... یہ میری رائے ہے کہ الفاظ مؤطا امام مالک میں اضافہ ہیں۔ یہ روایت بھی مؤطا امام مالک میں مذکور ہے، کتاب الحج باب القران۔

۱۲۳۶۶... جریر بن سلیم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حج و عمرہ کا تلبیہ پڑھتے سنا، پھر عمرہ کے ساتھ ابتدا فرمائی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو ارشاد فرمایا: آپ ان لوگوں میں سے ہیں جن کی طرف لوگوں کی نظر ہوتی ہے (کہ دیکھیں وہ کیا عمل کرتے ہیں)۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: آپ بھی ان لوگوں میں سے ہیں جن کی طرف لوگوں کی نظر ہوتی ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ
۱۲۳۶۷... حبیب بن معبد سے مروی ہے: میں پہلے نصرانی تھا پھر میں مسلمان ہو گیا پھر میں نے حج کا ارادہ کیا تو میں اپنی قوم کے ایک آدمی جس کو

ادیم تغلیس کہا جاتا تھا پھر میں مسلمان ہو گیا پھر میں نے حج کا ارادہ کیا تو میں اپنی قوم کے ایک آدمی جس کو ادیم تغلیس کہا جاتا تھا کے پاس آیا۔ اس نے مجھے کہا کہ حج قرآن کرو۔ اور اس نے مجھے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی حج قرآن کیا تھا۔ صبی کہتے ہیں کہ پھر میرا گذر زید بن عوحان اور سلمان بن ربیعہ کے پاس سے ہوا (انہوں نے مجھے حج قرآن کا تلبیہ پڑھتے دیکھا تھا تو) انہوں نے مجھے کہا: تو اپنے اونٹ سے بھی زیادہ گمراہ ہے۔ یہ بات میرے دل میں کھٹکنے لگی۔ پھر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذرا تو میں نے ان سے سوال کیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: تجھے اپنے نبی ﷺ کی سنت کی ہدایت مل گئی ہے۔ الباوردی، ابن قانع، ابو نعیم

۱۲۳۶۸..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کے پاس تھے۔ جب اونٹنی نے آپ ﷺ کو اٹھالیا تو آپ نے فرمایا: لیبک بحجۃ و عمرۃ معاً. یعنی حج قرآن کا تلبیہ پڑھا۔ ابن النجار

۱۲۳۶۹..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حج و عمرۃ دونوں کا تلبیہ پڑھتے سنا۔ ابن عساکر

۱۲۳۷۰..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

لیبک بحجۃ و عمرۃ معاً. ابن عساکر

۱۲۳۷۱..... ہر ماس بن زیاد سے مروی ہے کہ میں اپنے والد کاردیف تھا۔ ان کی سواری پر ان کے پیچھے بیٹھا تھا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی سواری پر یہ فرماتے ہوئے دیکھا:

لیبک بحجۃ و عمرۃ معاً. ابن النجار

۱۲۳۷۲..... حضرت ابو طلحہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو تلبیہ میں پڑھتے ہوئے سنا:

لیبک بحجۃ و عمرۃ معاً. الکبیر للطبرانی

۱۲۳۷۳..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تلبیہ پڑھا عمرۃ فی حجۃ. مسند البزار

یعنی پچھلی روایات کی طرح حج قرآن کا تلبیہ پڑھا۔

۱۲۳۷۴..... جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس مروہ پر حاضر ہوا آپ عمرہ میں تھے اور قینچی سے بال کاٹ رہے تھے اور فرما رہے تھے عمرہ حج میں داخل ہو گیا قیامت تک کے لیے۔ ابن جریر فی تہذیبہ

التمتع..... حج تمتع

۱۲۳۷۵..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ مقام بطحاء میں تھے۔ آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: کس چیز کا تلبیہ پڑھا ہے۔ میں نے عرض کیا: نبی کریم ﷺ کے تلبیہ کی طرح میں نے تلبیہ کہا ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا ہدی (قربانی کا جانور) ساتھ لائے ہو؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم بیت اللہ کا طواف کرو پھر صفا مروہ کا طواف کرو پھر (عمرہ سے) حلال ہو جاؤ۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چنانچہ میں بیت اللہ کا پھر صفا مروہ کا طواف کیا پھر میں اپنی قوم کی ایک عورت کے پاس آیا اس نے میرے بالوں میں کھنٹی کر دی اور میں نے اپنا سر دھولیا۔ پھر میں ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت میں اسی طرح فتویٰ دیتا رہا۔ پھر میں خلافت عمر میں موسم حج میں کھڑا تھا کہ ایک آدمی میرے پاس آیا اور بولا: آپ کو معلوم نہیں ہے کہ امیر المؤمنین نے حج کے بارے میں کیا نیا ارشاد صادر فرمایا ہے؟ پھر میں نے لوگوں کو کہا: اے لوگو! جن کو بھی ہم نے حج کا مسئلہ بتایا ہو (وہ اس کی جگہ) اب امیر المؤمنین کی اقتداء کریں وہ تمہارے پاس آرہے ہیں۔ چنانچہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو میں نے پوچھا: وہ کیا طریقہ ہے جو آپ نے حج کے متعلق نیا فرمایا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ہم کتاب اللہ کو لیں تو اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

واتموا الحج والعمرة لله.

حج اور عمرہ کو اللہ کے لیے پورا کرو۔

اور اگر ہم اپنے نبی کی سنت کو لیں تو آپ ﷺ اس وقت تک حلال نہیں ہوئے جب تک کہ آپ نے ہدی (قربانی) کو نحر (قربانی) نہ کر لیا۔

مسند ابو داؤد، مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی، السنن للبیہقی

۱۲۳۷۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

اللہ کی قسم! میں تم لوگوں کو حج تمتع سے نہیں روکتا کیونکہ وہ کتاب اللہ میں ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اس کو کیا ہے۔ النسائی

۱۲۳۷۷..... سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حج کے مہینوں میں حج تمتع سے منع فرمایا ہے

اور فرمایا کہ اگر چہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ یہی حج کیا تھا۔ لیکن پھر بھی میں اس سے روکتا ہوں۔ وہ اس لیے کہ تم میں سے کوئی دنیا کے

کس کس کو نے سے آتا ہے غبار آلود اور پراگندہ حال ہوتا ہے اور وہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرتا ہے، اس کی غبار آلود حالت، پراگندہ بال

اور تھکاوٹ اور تلبیہ اس کے عمرے میں ختم ہو جاتا ہے (اور یہی چیزیں اللہ کو محبوب ہیں) کیونکہ وہ بیت اللہ کا طواف کرتا ہے اور حلال ہو جاتا ہے

پھر کپڑے پہنتا ہے خوشبو لگاتا ہے اور اپنے اہل کے ساتھ مباشرت بھی کرتا ہے اگر وہ ساتھ ہوں۔ پھر جب ترویہ (آٹھ ذی الحجہ) کا دن ہوتا

ہے تو پھر حج کا تلبیہ پڑھتا ہے اور منی جاتا ہے اور تلبیہ پڑھتا ہے، اب اس کے بال پراگندہ ہوتے ہیں اور نہ وہ غبار آلود حالت میں ہوتا ہے، نہ

اس کو تھکاوٹ ہوتی ہے اور زیادہ دنوں کا تلبیہ ہوتا ہے سوائے ایک دن کے، حالانکہ حج عمرہ سے افضل (عبادت) ہے۔ اگر ہم لوگوں کو (حج اس

طرح اس حج تمتع کے لیے) چھوڑ دیں تو وہ پیلو کے درختوں تلے عورتوں سے ہم آغوش ہوں گے، جبکہ اہل بیت (رسول اللہ تو غربت و فاقے

کی وجہ سے) نہ ان کے پاس مال مویشی تھے اور نہ اناج فصل، ان کی کسادگی تو بھی ہوتی تھی جب ان کے پاس کچھ آ جاتا تھا۔

حلیۃ الاولیاء، مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی، السنن للبیہقی

فائدہ:..... مذکورہ روایت حلیۃ الاولیاء میں ۲۰۵/۵ پر ہے اور صرف یہی حوالہ منتخب کنز العمال میں ہے۔

مختصی رقم طراز ہیں کہ بقیہ کتب مذکورہ میں مذکورہ روایت رجوع کرنے پر نہیں ملی۔ ۱۲

۱۲۳۷۸..... حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ وہ حج تمتع کا فتویٰ دیتے تھے۔ ایک آدمی نے ان کو کہا: اپنے فتویٰ کو روک

لو۔ کیونکہ آپ نہیں جانتے کہ آپ کے بعد امیر المؤمنین نے کیا نیا حکم جاری فرمایا ہے! حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چنانچہ میں بعد

میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملا اور اس کے متعلق سوال کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں جانتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ حج

کیا، آپ کے اصحاب نے بھی کہا، لیکن مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ لوگ (عمرہ سے حلال ہو کر) پیلو کے درختوں تلے عورتوں سے ہم آغوش

ہوں۔ پھر وہ حج کے لیے نکلیں تو ان کے سروں سے غسل کا پانی ٹپک رہا ہو۔ مسند احمد، مسلم، النسائی، ابن ماجہ، ابو عوانہ، السنن للبیہقی

۱۲۳۷۹..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب حج کے مہینوں میں کوئی عمرہ کرے پھر وہ (وہیں حج

کے لیے) ٹھہر جائے تو وہ تمتع (حج تمتع کرنے والا) ہے۔ اگر واپس اپنے گھر آجائے تو تمتع نہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۳۸۰..... عبید بن عمیر سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا: کیا آپ نے حج تمتع

سے منع فرمایا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، لیکن میں (حج کے لیے) بیت اللہ کی زیارت کا ارادہ کرتا ہوں، حضرت علی رضی اللہ عنہ

نے فرمایا جو حج افراد کرتا ہے وہ اچھا ہے اور حج تمتع کرتا ہے وہ کتاب اللہ اور سنت رسول کو تھامتا ہے۔ السنن الکبریٰ للبیہقی

۱۲۳۸۱..... ابراہیم سے مروی ہے، فرمایا: تمتع سے منع کیا گیا ہے اور قرآن سے نہیں۔ ابن خسرو

۱۲۳۸۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: اگر میں عمرہ کرتا پھر حج کرتا تو میں تمتع کرتا۔ مسدد

۱۲۳۸۳..... حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ (اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) نے حج کیا۔ جب ہم

راستے میں تھے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حج تمتع سے منع فرمایا۔ لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب نے (حج تمتع ہی کی صورت

اختیار کرتے ہوئے) پہلے عمرہ کا تلبیہ پڑھا۔ مگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو منع نہیں فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی

اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا: کیا مجھے یہ خبر صحیح ملی ہے کہ آپ تمتع سے منع فرماتے ہیں؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو حج تمتع کرتے ہوئے نہیں دیکھا؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کیوں نہیں، ضرور۔

مسند احمد، السنن للبیہقی

۱۲۳۸۴..... مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا حج تمتع کے بارے میں تو انہوں نے ارشاد فرمایا: یہ ہمارے لیے تھا اب تمہارے لیے نہیں ہے۔ ابن راہویہ، البغوی فی مسند عثمان الطحاوی

۱۲۳۸۵..... (مسند علی رضی اللہ عنہ) براء بن عاذب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یمن کا امیر بنا کر بھیجا تو میں بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ مجھے ان کے ساتھ کچھ اوقیہ چاندی بھی ملی۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے واپس رسول اللہ ﷺ کے پاس (مکہ میں دوران حج) آئے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے اہل خانہ سے لوٹ کر حضور کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: میں نے فاطمہ کو دیکھا کہ اس نے رنگین کپڑے پہن رکھے ہیں اور اپنے کمرے کو بھی خوشبو میں بسا رکھا ہے (اور یہ علامتیں ہیں احرام سے حلال ہونے کی) تو فاطمہ مجھ سے بولی آپ کو کیا ہوا، حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کو حکم دیا ہے اور وہ (عمرہ سے) حلال ہو گئے ہیں۔ میں نے فاطمہ کو کہا: میں نے تو نبی اکرم ﷺ کے تلبیہ جیسا تلبیہ پڑھا ہے۔ (یعنی افراد، قرآن، تمتع میں سے رسول اللہ نے جس طرح ارادہ کیا ہو وہی میرا ارادہ ہے) اب میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ حضور ﷺ نے مجھ سے پوچھا: تم نے کیا تلبیہ پڑھا ہے؟ میں نے عرض کیا اہللت باہلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی میں احرام باندھتا ہوں جیسا بھی رسول اللہ ﷺ نے احرام باندھا ہو۔ حضور ﷺ نے فرمایا: میں تو ہدی قربانی کا جانور ساتھ لایا ہوں اور میں نے قرآن کیا ہے (حج و عمرہ کو ایک ساتھ کرنے کی نیت کی ہے) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر (جب ہم حج قرآن سے فارغ ہوئے تو) حضور ﷺ نے مجھے فرمایا: سرسٹھ یا چھیا سٹھ اونٹ نحر (ذبح) کر لو اور اپنے لیے تینتیس یا چونتیس اونٹ روک لو۔ اور ہر اونٹ میں سے میرے لیے گوشت کا ایک حصہ رکھنا۔ ابو داؤد، النسائی

فائدہ:..... اس روایت کو ایک جماعت نے تخریج کیا ہے اور مسلم نے بھی اس سے دلیل لی ہے۔ دیکھئے عون المعبود شرح سنن ابی داؤد ۲۲۶/۵۔

۱۲۳۸۶..... سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ مقام عسفان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اکٹھے ہو گئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تمتع سے روکتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ حج تمتع کا کہتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) کو فرمایا: آپ کا کیا ارادہ ہے، جو کام رسول اللہ ﷺ نے کیا ہے آپ اس سے لوگوں کو روکتے ہیں؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ہمیں چھوڑ دو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ کو نہیں چھوڑ سکتا۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنے ارادے سے نہیں ہٹے تو حج و عمرہ دونوں کا احرام باندھ لیا۔ مسند ابی داؤد، مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، السنن للبیہقی

۱۲۳۸۷..... حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ لوگوں کو حج تمتع سے روک دیں۔ لیکن میرے والد (علی رضی اللہ عنہ) نے ان کو فرمایا: یہ کام کرنے کا آپ کو اختیار نہیں ہے، کیونکہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج تمتع کیا تھا۔ لیکن آپ نے ہم کو اس سے نہیں روکا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ باز آ گئے۔ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ ارادہ فرمایا کہ لوگوں کو حیرہ شہر کے حلوں (جوڑوں) کو پہننے سے منع فرمادیں کیونکہ ان کو پیشاب کے ساتھ رنگا جاتا ہے۔ مگر ان کو میرے والد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کام کرنے کا آپ کو حق نہیں، کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے ان کو پہنا ہے اور آپ ﷺ کے عہد مبارک میں ہم نے بھی ان کو پہنا ہے۔ مسند احمد

۱۲۳۸۸..... عبداللہ بن شقیق سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حج تمتع سے لوگوں کو روکتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ حج تمتع کا فتویٰ دیتے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو کوئی بات کہی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں تو یہ بات جانتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے حج تمتع کیا تھا۔ دوسرے الفاظ روایت یہ ہیں:

آپ جانتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج تمتع کیا تھا۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لیکن ہم (اس وقت دشمن سے)

خوف زدہ تھے۔ مسند احمد، ابو عوانہ، الطحاوی، السنن للبیہقی

۱۲۳۸۹..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے حج تمتع کی رخصت دی ہے جبکہ ہدی بھی نہ ہو اور نہ روزے رکھے ہوں حتیٰ کہ ایام تشریق فوت ہو جائیں تو وہ ان کی جگہ ایام تشریق کے روزے رکھے۔ ابن عساکر۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۲۳۹۰..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم نے حج تمتع کیا اور سب سے پہلے اس سے جس نے روکا وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تھے۔ ابن ابی شیبہ
کلام:..... ضعیف الترمذی ۱۳۹۔

فصل..... طواف اور اس کی فضیلت میں

۱۲۳۹۱..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کیا۔ جب ہم نے ایک طواف مکمل کر لیا تو دوسرے طواف میں شروع ہو گئے۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: ہمیں شک پڑتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مگر مجھے شک نہیں پڑتا لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو قرآن کرتے دیکھا تھا (یعنی حج و عمرہ دونوں طواف ایک ساتھ کرتے دیکھا تھا) اور میں بھی چاہتا ہوں کہ حج قرآن کروں۔ الشاشی، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور

۱۲۳۹۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جو شخص تم میں سے حج کے ارادے سے آئے وہ پہلے بیت اللہ کا طواف کرے اور اس کے سات چکر لگائے، پھر مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز پڑھے، پھر صفا پر آئے اور وہاں قبلہ رو کھڑا ہو کر سات تکبیریں کہے، ہر دو تکبیروں کے درمیان اللہ کی حمد و ثنا کرے اور نبی کریم ﷺ پر درود پڑھے اور اپنے لیے دعا کرے اسی طرح مردہ پر عمل کرے۔

السنن لسعید بن منصور، مصنف ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی

۱۲۳۹۳..... (مسند علی رضی اللہ عنہ) ابوالعالیہ سے مروی ہے فرمایا: اس بیت اللہ کا طواف کثرت سے کر لو۔ اس سے پہلے کہ تمہارے درمیان اور اس کے درمیان رکاوٹ ہو جائے کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ حبشہ کا ایک آدمی جس کے سر کے اگلے حصے کے بال اڑے ہوئے ہیں، چھوٹے چھوٹے کان ہیں اور پنڈلیاں زخمی ہیں کعبہ پر بیٹھا ہے اور کدال کے ساتھ اس کو ڈھارہا ہے۔

سفیان بن عیینہ فی جامعہ، ابو عبید فی الغریب، ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی، الازرقی

۱۲۳۹۴..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جو اس گھر کے سات چکر کاٹے اور دو رکعت نماز پڑھے گویا اس نے ایک غلام آزاد کر دیا۔ ابن زنجویہ

۱۲۳۹۵..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، ارشاد فرمایا کہ جو اس گھر کے پچاس چکر کاٹے وہ اپنے گناہوں سے یوں نکل جائے گا گویا آج اس کی ماں نے اس کو جنم دیا ہے۔ ابن زنجویہ

فائدہ:..... حدیث میں تیسری اسبوعاً پچاس ہفتے کا لفظ ہے، غالباً یہ کاتب کا سہو ہے صحیح لفظ مرۃ ہے مرتبہ جیسا کہ دوسری کتب میں آیا ہے۔
کلام:..... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۵۶۸۲، ضعیف الترمذی ۱۵۱۔

۱۲۳۹۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: سب سے پہلے اس گھر کا طواف جس نے کیا وہ ملائکہ تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ
۱۲۳۹۷..... عبداللہ بن حنظلہ راہب سے مروی ہے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اپنی اونٹنی پر بیت اللہ کا طواف کرتے دیکھا، نہ وہاں مار دھاڑ تھی اور نہ ہٹو ہٹو کی آواز تھی۔ ابن مندہ، ابن عساکر

۱۲۳۹۸..... ابوالعطف طارق بن مطر بن طارق الطائی الحمصی سے مروی ہے کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا کہ ہمیں صمصامہ اور ضنینہ جو طرماح کے بیٹے ہیں دونوں نے بیان کیا کہ ہمیں ابوالطرماح نے بیان کیا کہ میں نے حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا:

حضرت حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم طواف میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھے کہ بارش برس گئی حضور ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: تڑپے سے عمل کرو کیونکہ تمہارے پچھلے سب گناہ معاف ہو گئے ہیں۔ الشیرازی فی الالقباب، ابن عساکر کلام:..... ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت انتہائی ضعیف ہے، اس کو میں نے صرف اسی طریق سے لکھا ہے۔

ادعیہ..... دعائیں

۱۲۳۹۹..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حبیب بن صہبان سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا، آپ رضی اللہ عنہ باب اور رکن کے درمیان یا مقام اور باب کے درمیان یہ دعا پڑھ رہے تھے:

ربنا اتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة و قنا عذاب النار.

اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں (بھی) اچھائی دے اور آخرت میں (بھی) اچھائی دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ مسدد

۱۲۵۰۰ حبیب بن صہبان سے مروی ہے فرمایا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بیت اللہ کے گرد دعا ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

ربنا اتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة و قنا عذاب النار.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کی (دوران طواف) یہی ایک عادت تھی۔

الجامع لعبدالرزاق، الزهد للإمام احمد، مسدد، ابو عیید فی الغریب، المحاملی، السنن الکبری للبیہقی

۱۲۵۰۱..... ابن ابی شیح سے مروی ہے، فرمایا: حضرت عمر اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما کا طواف میں اکثر کلام یہی ہوتا تھا:

ربنا اتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة و قنا عذاب النار. الازرقی

۱۲۵۰۲..... ابوسعید بصری سے مروی ہے فرمایا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا جائزہ لیا، آپ بیت اللہ کے طواف کے دوران یہ

پڑھتے تھے:

لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شى قدير

ربنا ارتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة و قنا عذاب النار. الجندی

۱۲۵۰۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ جب رکن یمانی کے پاس سے گذرتے تو یہ پڑھتے:

بسم الله والله اكبر والسلام على رسول الله ورحمة الله وبركاته، اللهم انى اعوذ بك من الكفر

والفقر والذل ومواقف الخزي فى الدنيا والآخرة ربنا اتنا فى الدنيا حسنة و فى الآخرة حسنة و قنا

عذاب النار. الازرقی

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے، سلامتی اللہ کے رسول پر اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں

ہوں۔ اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیرے کفر سے، فقر سے، ذلت سے اور دنیا و آخرت کی ذلتوں سے، اے ہمارے رب! ہمیں

دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں نیکی دے اور ہمیں (جہنم کی) آگ کے عذاب سے بچا۔ الازرقی

۱۲۵۰۴ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بیت اللہ کا طواف کیا پھر اپنا دست مبارک بعت اللہ پر رکھا اور یہ دعا پڑھی:

اللهم البيت بيتك، ونحن عبيدك ونواصينا بيدك وتقلبنا فى قبضتك فان تعذبنا فبذنوبنا، وان تغفر لنا

وبرحمتك فرضتك حجك لمن استطاع اليه سبيلا فلك الحمد على ما جعلت لنا من السبيل

اللهم ارزقنا ثواب الشاكرين. الديلمی

اے اللہ! یہ گھر تیرا گھر ہے، اور ہم تیرے بندے ہیں اور ہماری پیشانیاں تیرے ہاتھ میں ہے، اور ہمارا گھرنا پھرنا آنا جانا تیری منگی میں

ہے۔ اگر تو ہمیں عذاب دے تو واقعی ہمارے گناہوں کی وجہ سے دے گا اور اگر تو بخش دے تو یہ سراسر تیری رحمت ہوگی۔ تو نے اپنا حج فرض کیا ہے ہر اس شخص کے لیے جو اس کے راستے کی طاقت رکھے۔ پس تیرے لیے ہی تمام تعریفیں ہیں کہ تو نے ہمارے لیے اس راستے کو آسان کر دیا۔ اے اللہ! ہمیں شکر کرنے والوں کا ثواب عطا فرما۔ الدیلمی

کلام:..... مذکورہ روایت میں ایک راوی عبدالسلام بن الجعوب متروک راوی ہے۔

۱۲۵۰۵..... عبداللہ بن السائب سے مروی ہے فرمایا: میں نے رسول اکرم ﷺ کو رکن اور حجر اسود کے درمیان ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

ربنا اتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة و قنا عذاب النار.

مصنف ابن ابی شیبہ، ابو داؤد، النسائی، قال الذہبی: صحیح علی شرط مسلم.

آداب الطواف..... استلام

۱۲۵۰۶..... (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) عیسیٰ بن طلحہ ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں جس نے رسول اللہ ﷺ کو حجر اسود کے پاس کھڑے دیکھا اور سنا کہ آپ ﷺ ارشاد فرما رہے ہیں: میں جانتا ہوں کہ تو محض ایک پتھر ہے تو نہ نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع دے سکتا ہے پھر آپ ﷺ نے حجر اسود کو بوسہ دیا۔

راوی کہتے ہیں پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے (جب) حج کیا تو وہ بھی حجر اسود کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا: میں جانتا ہوں کہ تو محض ایک پتھر ہے، تو نہ نقصان دے سکتا اور نہ نفع پہنچا سکتا اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔

مصنف ابن ابی شیبہ، الدارقطنی فی الععل، روایۃ الععل

حجر اسود کا بوسہ

۱۲۵۰۷..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) عابس بن ربیعہ سے مروی ہے فرمایا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ حجر اسود کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اللہ کی قسم میں جانتا ہوں کہ تو محض ایک پتھر ہے، تو نہ نقصان دے سکتا اور نہ نفع پہنچا سکتا اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہ دیکھا ہوتا کہ آپ نے تجھے بوسہ دیا تھا تو میں بھی تجھے بوسہ نہ دیتا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے قریب ہوئے اور اس کو چوما۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، العدنی، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابو عوانہ، ابن حبان، البیہقی فی السنن ۱۲۵۰۸..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو حجر اسود کا بوسہ لیتے ہوئے دیکھا اور اس کے اوپر (سجدہ کرتے جھکتے) ہوئے دیکھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا تھا۔

ابو داؤد، الدارمی، مسند ابی یعلیٰ، ابن خزیمہ، ابن السکن فی صحاحہ، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور ۱۲۵۰۹..... سوید بن غفلہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے حجر اسود کو چوما اس کو چمٹے ہوئے ارشاد فرمایا: میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے، نہ نقصان دے سکتا اور نہ نفع۔ لیکن میں ابوالقاسم (ﷺ) کو تجھ پر اس طرح مہربان دیکھا تھا۔

الکبیر للطبرانی الجامع لعبدالرزاق، النسائی، مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، حلیۃ الاولیاء، السنن للبیہقی، العدنی، مسلم، النسائی، ابو عوانہ ۱۲۵۱۰..... عبداللہ بن سرجس سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو حجر اسود کا بوسہ دیتے ہوئے دیکھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے، نہ نقصان دے سکتا ہے اور نہ نفع، اور اللہ تبارک و تعالیٰ میرا پروردگار ہے۔ اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے چومتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تجھے نہ چومتا۔

مسند ابی داؤد الطیالسی، مصنف ابن ابی شیبہ، الجامع لعبدالرزاق، مسند احمد، الحمیدی، مسلم، النسائی، ابن ماجہ، ابو عوانہ ۱۲۵۱۱..... یعلیٰ بن امیہ سے مروی ہے، فرمایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ طواف کیا آپ رضی اللہ عنہ نے رکن (یمانی) کا استلام کیا۔

استلام ہاتھ سے چھونا جبکہ میں بیت اللہ کے قریب تھا۔ جب ہم رکن غربی کے پاس پہنچے جو حجر اسود کے ساتھ ہے تو میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر اس رکن غربی پر رکھ دیا تا کہ وہ بھی اس کو چھولیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا چاہتا ہے تو؟ میں نے کہا: کیا آپ اس کا استلام نہیں کریں گے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تو نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ طواف نہیں کیا؟ میں نے عرض کیا: کیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تو نے آپ ﷺ کو ان دونوں مغربی جانبوں کا استلام کرتے دیکھا تھا؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تو کیا تیرے لیے نبی کے طریقے میں اچھا نمونہ نہیں ہے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں، ضرور۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تب اس

سے دور ہٹ جا۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، العدنی، الأزدی، مسند ابی یعلیٰ، الاوسط للطبرانی، السنن لسعید بن منصور

۱۲۵۱۲..... حضرت اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رکن کو فرمایا: اللہ کی قسم! میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے نہ نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع دے سکتا ہے۔ اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے استلام کرتے نہ دیکھا ہوتا تو میں کبھی بھی تیرا استلام نہ کرتا۔

سمویہ، ابو عوانہ

۱۲۵۱۳..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے حجر اسود کو چوما اور اس پر (اپنا سر رکھ کر اللہ کو)

سجدہ کیا، پھر دوبارہ (چکر میں) اس کو چوما اور اس پر سجدہ کیا پھر ارشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا تھا۔ مسند ابی یعلیٰ
 ۱۲۵۱۴..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رکن پر جھکے اور فرمایا: میں جانتا ہوں کہ تو محض پتھر ہے اور اگر میں رسول اللہ ﷺ کی تیرے ساتھ محبت نہ دیکھتا کہ انہوں نے تجھے بوسہ دیا اور تجھے چھوا تو میں بھی تجھے نہ چھوتا اور نہ بوسہ دیتا اور بے شک (اسے لوگو!) تمہارے لیے رسول اللہ (کی زندگی) میں بہترین نمونہ ہے۔ مسند احمد

۱۲۵۱۵..... طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حجر اسود کو بوسہ دیتے تھے پھر اس پر تین بار سجدہ کرتے اور فرماتے: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے بوسہ نہ دیتا۔ ابن راہویہ

۱۲۵۱۶..... حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب رکن (یمانی) کی جگہ پہنچتے تو فرماتے: میں شہادت دیتا ہوں کہ تو پتھر ہے، نقصان دے سکتا اور نہ نفع اور اللہ پاک میرا پروردگار ہے، جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے چھوتے ہوئے اور بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تجھے نہ چھوتا اور نہ بوسہ دیتا۔ الأزرقی

۱۲۵۱۷..... سعید بن المسیب رحمۃ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حجر (اسود) کا استلام کرتے ہوئے جب تکبیر کہتے تو فرماتے:

بسم اللہ واللہ اکبر علی ما ہدانا، ولا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ آمنت باللہ وکفرت بالجب

والطاغوت واللات والعزی وما یدعی من دون اللہ، ان ولی اللہ الذی نزل الکتاب وهو یتولی الصالحین

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ سب سے بڑا ہے کہ اس نے ہمیں ہدایت بخشی، اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے،

اس کا کوئی شریک نہیں، میں اللہ پر ایمان لایا اور بت، شیطان، لات بت عزی بت اور ہراس کا انکار اور کفر کیا جس کو اللہ کے سوا پکارا

جاتا ہے، بے شک میرا دوست اللہ ہی ہے، جس نے کتاب کو نازل فرمایا اور وہ نیکوں کا مددگار دوست ہے۔ الأزرقی

ابن ابی شیبہ نے بھی اس روایت کا کچھ حصہ نقل کیا ہے۔

حجر اسود پر دھکے دینے کی ممانعت

۱۲۵۱۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمر! تو طاقت ور آدمی ہے، جب تو حجر اسود کا استلام کرنے (اس کو چھوتے یا بوسہ دیتے وقت) کمزوروں کو دھکے نہ دینا، اگر تجھے جگہ خالی ملے تو استلام کر لے ورنہ اس کا سامنا کر کے تکبیر کہہ لے۔

مسند احمد، العدنی، السنن للبیہقی، مسند الفردوس للدیلمی

کلام: روایت محل کلام ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۶۳۳۹۔

۱۲۵۱۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب وہ حجر اسود کے پاس سے گزرتے تو اگر اس پر ازو حام (ہجوم) دیکھتے تو اس کے مقابل آ کر تکبیر کہتے اور فرماتے:

اللہم ایمانا بک و تصدیقا بکتابک و سنة نبیک.

اے اللہ! میں تجھ پر ایمان لایا اور تیری کتاب کی تصدیق کی اور تیرے نبی کی سنت کی اتباع کی۔ ابو داؤد الطیالسی، ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی ۱۲۵۲۰..... (مسند علی رضی اللہ عنہ) حارث سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب حجر اسود کا استلام کرتے (چھوتے یا بوسہ دیتے) تو فرماتے:

اللہم ایمانا بک و تصدیقا بکتابک و اتباع نبیک. الاوسط للطبرانی، السنن للبیہقی

۱۲۵۲۱..... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ طواف میں شروع ہوئے تو حجر (اسود) کے سامنے آئے اور فرمایا: میں جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے، نقصان دے سکتا ہے اور نہ نفع پہنچا سکتا ہے۔ اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں ہرگز تجھے بوسہ نہ دیتا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو بوسہ دیا۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے امیر المؤمنین! یہ بھی نقصان اور نفع دیتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کس دلیل سے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کتاب اللہ عزوجل کی دلیل سے، پوچھا: کتاب اللہ میں کہاں ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

واذا اخذ ربک من بنی آدم من ظهورہم وذریعتہم الی قولہ بلی.

اور جب تمہارے پروردگار نے بنی آدم سے یعنی ان کی پیٹھوں سے ان کی اولاد نکالی تو ان سے خود ان کے مقابلے میں اقرار کرالیا (یعنی ان سے پوچھا کہ) کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں۔ وہ کہنے لگے کیوں نہیں ہم گواہ ہیں (کہ تو ہمارا پروردگار ہے)۔ تو اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا فرمایا اور ان کی پشت پر ہاتھ پھیرا اور ان (تمام اولادوں) سے اقرار لیا کہ میں تمہارا پروردگار ہوں۔ اور تم سب میرے بندے ہو، یوں اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں سے عہد و پیمانہ لیے اور اس عہد و پیمانہ کو ایک ورق میں لکھ لیا۔ اس وقت اس پتھر (حجر اسود) کی دو آنکھیں اور دو زبانیں تھیں۔ اللہ نے اس سے کہا: اپنے منہ کھول۔ اس نے منہ کھولا تو اللہ پاک نے وہ ورق اس کو نکلوا دیا۔ پھر ارشاد فرمایا: جو تیرے ساتھ وعدہ وفا کرے تو قیامت کے دن اس کی گواہی دیجیو (یعنی جو شخص تیرے پاس ایسا آئے کہ وہ اپنے عہد کی پاسداری کرنے والا ہو تو اس کی شہادت دینا) پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

قیامت کے دن حجر اسود کو لایا جائے گا اس کی اس وقت تیز زبان ہوگی اور وہ ہر اس شخص کی گواہی دے گا جو توحید کے ساتھ اس کا استلام کرے گا۔ یعنی کلمہ پڑھتے ہوئے اس کو چومے گا یا چھوئے گا یا دور ہی سے اس کو گواہ بنا لے گا۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے امیر المؤمنین! (عمر) دیکھئے یہ تو نقصان اور نفع دے رہا ہے۔

تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی اس بات سے کہ ایسی کسی قوم میں زندہ رہوں جس میں تو نہ ہو اے

ابو الحسن! (علی رضی اللہ عنہ!) الہندی فی فضائل مکة ابو الحسن القطان فی الطولات، مستدرک الحاکم

حاکم نے صحیح نہیں کہا۔ الجامع لعبد الرزاق، وضعفہ

کلام: امام حاکم نے اس پر سکوت کیا اور امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس میں ابو ہارون ساقط (گرے ہوئے درجہ کا) راوی ہے۔ الحاکم فی المستدرک ۴۵، امام عبدالرزاق نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۲۵۲۲..... طاؤوس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو تین بار چوما اور ہر بار اس پر سجدہ کیا اور فرمایا کہ نبی اکرم

ﷺ نے ایسا ہی کیا تھا۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ابن راہویہ

۱۲۵۲۳..... یعلیٰ بن امیہ سے مروی ہے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، جب ہم نے رکن (یمانی) کا استلام کیا تو میں

بیت اللہ کے پاس والے حصے میں تھے، جب ہم رکن غربی کو پہنچے جو حجر اسود کے پاس ہے تو میں نے ان کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا تا کہ وہ رکن غربی کا استلام کر لیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم کیا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا: آپ استلام نہیں کریں گے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ طواف نہیں کیا؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نے آپ ﷺ کو ان دونوں غربی رکنوں کا استلام کرتے دیکھا؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ پھر پوچھا: کیا آپ کی زندگی میں عمدہ طریقہ نہیں ہے؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں، تب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: پھر اس (رکن غربی) سے ہٹ جا۔

مسند احمد

۱۲۵۲۳... حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم طواف بیت اللہ سے فارغ ہوئے تو مجھے رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابو محمد! (عبدالرحمن کی کنیت) رکن کے استلام میں تم نے کیا کیا؟ میں نے عرض کیا: میں نے استلام کیا (بوسہ دیا) اور چھوڑ دیا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے ٹھیک کہا۔ ابونعیم وقال: كذا رواه القاسم عن عبيد الله موصولاً ورواه مالك عن هشام مرسلًا

۱۲۵۲۵... ابوالطفیل سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اپنے جوان لڑکپن کی حالت میں دیکھا آپ سواری پر بیت اللہ کا طواف فرما رہے تھے اور حج اسود کو اپنی چھڑی (جس سے جانور کو ہانکا جاتا ہے) کے ساتھ چھوڑ رہے تھے۔ مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ

۱۲۵۲۶... عبداللہ بن عبید بن عمیر سے مروی ہے کہ ان کے والد نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: کیا بات ہے کہ آپ ان دو رکنوں حجر اسود اور رکن یمانی کے علاوہ کسی اور رکن کا استلام نہیں کرتے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں ایسا کرتا ہوں تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، ارشاد فرمایا: ان دونوں کا استلام کرنا گناہوں کو مٹا دیتا ہے، نیز میں نے آپ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جس نے ایک ہفتے بیت اللہ کا طواف کیا (غالباً ہفتے سے صرف سات چکر مراد ہیں) اور ان کو شمار کیا پھر دو رکعت نماز پڑھی اس نے گویا ایک جان آزاد کر دی اور بندہ (اس عمل کے دوران) جب بھی کوئی قدم رکھتا ہے یا اٹھاتا ہے تو اس کے بدلے اس کے لیے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے اور ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے۔ ابن زنجویہ

چھڑی سے استلام کرنا

۱۲۵۲۷... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹ پر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا اور رکن کو چھڑی کے ساتھ استلام کرتے رہے جبکہ عبداللہ بن رواحہ جنہوں نے اونٹ کی مہارت تمام رکھی تھی۔ وہ یہ شعر پڑھ رہے تھے:

کفار کی اولادو! رسول اللہ کا راستہ چھوڑ دو، ہٹ جاؤ، پس تمام خیریں
رسول اللہ کے ساتھ ہیں، ہم نے تم کو ایسی مار ماری ہے جو کھوپڑی کو
توڑ دینے والی ہے اور دوست کو دوست بھلا دینے والی ہے، اے پروردگار میں
تیرے رسول کے فرمان پر ایمان لانے والا مؤمن ہوں

یہ اشعار سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اوہو! کیا یہاں ابن رواحہ بھی ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے سن نہیں رہے ہو؟ پھر حضور ﷺ پر خاموش رہے پھر حضرت ابن رواحہ کو مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا: اے ابن رواحہ! (اس کی جگہ) یوں کہو:

لا اله الا الله وحده نصر عبده واعز جنده وهز الاحزاب وحده

۱۲۵۲۸... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود کا استلام کیا۔ اور اس کو چوما اور رکن یمانی کا استلام کیا (چھوا) پھر اپنے ہاتھ کو چوما۔ ابن عساکر

رمل..... یعنی پہلے تین چکرا کڑا کڑا کر کاٹے جائیں اور پھر اپنی حالت پر

۱۲۵۲۹..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے طواف کیا اور ارادہ کیا کہ رمل نہ کریں (طواف میں اکڑ کر نہ چلیں) اور ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے رمل کیا تھا مشرکوں کو غصہ دلانے کے لیے۔ پھر خود ہی ارشاد فرمایا: یہ امر رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا اور اس سے روکا نہیں تھا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود ہی رمل کرنے لگے۔ مسند ابو داؤد الطیالسی

۱۲۵۳۰..... حضرت اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اب رمل کس لیے اور موٹھے کھولنے کی کیا ضرورت! حالانکہ اللہ نے اسلام کو قوت بخش دی ہے اور کفر اور اہل کفر کو (مکہ سے) نکال دیا ہے، لیکن اس کے باوجود ہم کوئی ایسا طریقہ نہیں چھوڑتے جو ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد میں کیا کرتے تھے۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ، مسند ابی یعلیٰ، الطحاوی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور

ابن خزیمہ نے اس روایت کو ابن عمر رضی اللہ عنہما کے طریق سے روایت کیا ہے۔

۱۲۵۳۱..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: اب ہمیں رمل کی کیا ضرورت ہے، پہلے تو ہم اس کے ساتھ مشرکین کو بن کر دکھلاتے تھے، اللہ ان کو ہلاک کرے۔ پھر ارشاد فرمایا: لیکن یہ امر رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا اس لیے ہم نہیں چاہتے کہ اس کو ترک کریں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رمل فرمایا۔ البخاری، السنن للبیہقی

۱۲۵۳۲..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ امن کے موقع پر جبکہ ابھی مسلمانوں اور مشرکین کے درمیان صلح نہیں ہوئی تھی، حضور ﷺ اور آپ کے اصحاب مکہ تشریف لائے مشرکین اس وقت حجر اسود کے قریب باب الندوہ کے قریب تھے، انہوں نے بات چیت میں کہا کہ رسول اللہ ﷺ کو مشقت اور کمزوری آگئی ہے۔ مسلمان جب استلام کرنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو فرمایا: یہ لوگ بات چیت کرتے ہیں کہ تمہارے اندر مشقت اور کمزوری آگئی ہے، لہذا تین چکرا کڑا کڑا کر کاٹو تا کہ یہ سمجھ جائیں کہ تم قوت والے ہو۔ چنانچہ مسلمانوں نے جب استلام حجر کر لیا تو پھر اپنے قدموں کو اٹھانے لگے۔ بعض نے بعض کو کہا کہ تم جانتے ہو کہ وہ لوگ تم کو کمزور سمجھ رہے ہیں لہذا وہ صرف چلنے سے مطمئن نہ ہوں گے بلکہ دوڑ کر چلو۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۵۳۳..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حجر (اسود) سے حجر (رکن یمانی) تک رمل کیا۔ ابن عساکر

طواف کی دو رکعات

۱۲۵۳۴..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) عبدالرحمن بن عبدالقاری سے مروی ہے کہ انہوں نے صبح کی نماز کے بعد کعبہ کا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ طواف کیا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے طواف پورا کر لیا تو سورج کی طرف نظر کی مگر سورج نہ نکلا تھا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ سوار ہوئے اور ذی طوی میں سواری بٹھائی اور دو رکعت نماز نفل پڑھی۔ مؤطا امام مالک، مصنف ابن ابی شیبہ، الحارث، السنن للبیہقی

۱۲۵۳۵..... عکرمہ بن خالد سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے صبح کی نماز کے بعد طواف کیا اور پھر طلوع شمس سے قبل دو رکعت نماز پڑھی۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ابن جریر

۱۲۵۳۶..... ابو بردہ سے مروی ہے کہ وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے طواف کیا اور دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا یہ دو رکعت پہلے گناہوں کو مٹا دیتی ہیں۔ ابن زنجویہ

۱۲۵۳۷..... عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے صبح کی نماز کے بعد بیت اللہ کا طواف کیا پھر طلوع شمس سے قبل دو رکعت نماز ادا فرمائیں۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عصر کے بعد بیت اللہ کا طواف کیا اور غروب شمس سے قبل دو رکعت نماز پڑھی۔ ابن جریر

۱۲۵۳۸..... عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: میں نے حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ انہوں نے عصر کے بعد طواف کیا اور نماز پڑھی۔ ابن ابی شیبہ

طواف کے متفرق آداب

۱۲۵۳۰..... قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث کے بارے میں سوال کیا اور وہ اس وقت بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔ ابوالطفیل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر مقام کی اپنی بات ہوتی ہے اور یہ جگہ بات کرنے کی نہیں ہے۔ ابن عساکر

۱۲۵۳۱..... ابوالطفیل سے مروی ہے فرمایا: ہر مقام کی اپنی بات ہوتی ہے اور ہر زمانے کے اپنے لوگ ہوتے ہیں۔ الکامل لابن عدی، ابن عساکر کلام:..... روایت ضعیف ہے: الجبل الحشیش ۳۲۱، مختصر المقاصد ۸۰۶، کشف الخفاء ۲۰۶۹۔

فصل..... سعی کے بیان میں

۱۲۵۳۲..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ہلال بن عبد اللہ سے مروی ہے فرمایا: میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو صفا مروہ کے درمیان طواف کرتے دیکھا جب آپ رضی اللہ عنہ بن السیل (بیچ وادی میں) پہنچتے تو رفتار تیز کر دیتے تھے۔ ابن سعد

۱۲۵۳۳..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابن ابی شیح سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں مجھے اس شخص نے خبر دی جس نے عثمان بن عفان کو دیکھا تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ صفا کے نچلے حصے میں حوض میں کھڑے ہیں اور اس کے اوپر نہیں آتے۔

الشافعی، السنن للبیہقی

۱۲۵۳۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو صفا مروہ کے درمیان سعی کرتے (دوڑتے) ہوئے دیکھا، آپ ﷺ اپنی ازار کو اوپر گھٹنوں تک اٹھا رکھا تھا۔ مسند عبد اللہ بن احمد بن حنبل

۱۲۵۳۵..... اسامہ بن شریک سے مروی ہے کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج کے لیے نکلا۔ لوگ آپ ﷺ کے پاس آتے، کوئی کہتا یا رسول اللہ! میں نے طواف کرنے سے قبل سعی کر لی ہے یا یہ فعل پہلے کر لیا یا یہ کام مجھ سے مؤخر ہو گیا، اور آپ ﷺ فرما رہے تھے کوئی گناہ نہیں، کوئی گناہ نہیں، سوائے اس آدمی کے جس نے کسی مسلمان کی آبروریزی کی اور ناحق کیا تو ایسا شخص گناہ میں پڑا اور ہلاک ہو گیا۔ ابو داؤد

سعی کی دعا

۱۲۵۳۶..... علاء بن المسیب سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب صفا مروہ کے درمیان وادی میں سے گذرتے تو اس میں سعی فرماتے (یعنی دوڑتے) حتیٰ کہ اس کو عبور کر لیتے اور دعا کرتے:

رب اغفر وارحم وانت الاعز الاکرم

اے پروردگار! مغفرت فرما، رحم فرما، تو ہی سب سے زیادہ عزت والا سب سے زیادہ کرم والا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

فصل..... وقوف عرفہ میں

۱۲۵۳۷..... مالک عن جعفر بن محمد عن ابیہ کی سند سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب تلبیہ پڑھتے تھے حتیٰ کہ جب عرفہ کی شام سورج غروب ہو جاتا تو تلبیہ ختم فرما دیتے تھے۔ مؤطا امام مالک

۱۲۵۴۸..... اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں عرفات میں نبی اکرم ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہوا تھا پھر آپ ﷺ نے ہاتھ بلند کیے اور دعا کرنے لگے: اونٹنی مائل ہوگئی اور اس کی مہار گر گئی۔ پھر آپ ﷺ نے مہار کو ایک ہاتھ سے تھام لیا اور دوسرے ہاتھ کو دعا کرنے کے لیے بلند کر لیا۔

مسند احمد، النسائی، ابن منیع، الروبان، ابن خزیمہ، مستدرک الحاکم، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور

۱۲۵۴۹..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: عرفہ سارا موقف ہے، سوائے بطن عرفہ کے۔ ابن جریر

۱۲۵۵۰..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: عرفہ (میدان عرفات) سارا موقف (کھڑے ہونے کی جگہ) ہے اور اس کی گھاٹیاں بھی موقف ہیں۔ لیکن عرفہ سے دور رہو۔ ابن جریر

۱۲۵۵۱..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: بطن عرفہ ہی سے چلا گیا (میدان عرفات میں نہیں آیا) اس کا حج نہیں ہوا۔ ابن جریر

۱۲۵۵۲..... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ موقف (میدان عرفات) میں کھڑے ہوئے اور دوسرے لوگ بھی کھڑے ہو گئے جب سورج غروب ہو گیا تو آپ ﷺ نے بھی وہاں سے کوچ کیا اور لوگوں نے بھی کوچ کیا۔ ابو داؤد، مسند ابی یعلیٰ، ابن جریر

۱۲۵۵۳..... (مسند ابی سعید رضی اللہ عنہ) مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عرفہ میں دعا مانگ رہے تھے کہ ہاتھوں کی پشت چہرے کے سامنے تھی اور ہتھیلیوں کا اندرونی حصہ زمین کی طرف تھا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۵۵۴..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اہل جاہلیت (مشرکین مکہ) عرفہ میں قیام کرتے تھے حتیٰ کہ جب سورج ابھی پہاڑوں کی چوٹیوں پر کھڑا ہوتا اور وہ عرفات سے چلے جاتے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس قدر تاخیر فرمائی کہ سورج غروب ہو گیا۔ ابن جریر

۱۲۵۵۵..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مشرکین عرفہ سے غروب شمس سے قبل ہی نکل جایا کرتے تھے پھر نبی اکرم ﷺ نے ان کی مخالفت فرمائی اور غروب شمس کے بعد جب روزہ دار افطار کر لیتا ہے تب وہاں سے نکلنا (طے) فرمایا۔ ابن جریر

۱۲۵۵۶..... عبداللہ بن زبیر سے مروی ہے، فرمایا: حج کی سنت یہ ہے کہ امام (امیر حج) زوال شمس ہو جائے تو جا کر لوگوں کو (میدان عرفات میں) خطبہ دے، پھر اتر کر جمع بین الصلواتین کرے (ظہر عصر کی نماز پڑھائے) پھر عرفہ میں وقوف کرے پھر غروب شمس کے بعد وہاں سے کوچ کرے۔ ابن جریر

۱۲۵۵۷..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم النحر کو رمی جمرہ فرمائی، پھر لوگوں کے آگے بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا: عرفہ سارا موقف ہے اور مزدلفہ سارا موقف ہے۔ ابن جریر

۱۲۵۵۸..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: عرفہ کے روز واپسی غروب شمس کے بعد ہوگی۔ ابن جریر

۱۲۵۵۹..... بشر بن قدامۃ الضبابی سے مروی ہے کہ میری آنکھیں میرے محبوب حضور اکرم ﷺ کو لوگوں کے ساتھ میدان عرفات میں دیکھ رہی ہیں، آپ ﷺ اپنی قصواء نامی سرخ اونٹنی پر سوار ہیں۔ آپ کے نیچے بولانی چادر (اونٹنی پر) پڑی ہوئی ہے۔ اور آپ دعا فرما رہے ہیں: اے اللہ! اس حج کو بغیر ریا (دکھلاوے) والا کر دے، اور اس کو مقبول فرما اور اس میں شہرت اور دکھلاوہ آنے دے۔ جبکہ لوگ کہہ رہے ہیں: ہنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، رسول اللہ ﷺ یہاں ہیں۔ ابن خزیمہ، الباوردی، ابن مندہ، ابو نعیم

یوم عرفہ کی فضیلت

۱۲۵۶۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: حج اکبر عرفہ کا دن ہے۔ ابن سعد، ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابو الشیخ

۱۲۵۶۱..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عرفہ کی رات بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا: لوگوں کو پکارو کہ چپ ہو جائیں۔ چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں آواز لگائی: چپ ہو جاؤ اور بات سنو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے تمہارے اس مجمع پر عنایت و توجہ فرمائی ہے، پس تمہاری برائیوں کو اچھائیوں سے بدل دیا اور ہر اچھائی والے کو جو وہ سوال

کرے عطا فرمایا ہے پس اللہ کی برکت کے ساتھ (عرفات کی طرف) کوچ کرو۔ نیز فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ اہل عرفہ کے ساتھ ملائکہ پر عمومی فخر فرماتے ہیں اور عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ملائکہ پر خصوصی فخر فرماتے ہیں۔ ابن عساکر

۱۲۵۶۲..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: فضل بن عباس عرفہ کے روز نبی کریم ﷺ کے ردیف تھے اور عورتوں کی طرف نظر ڈال رہے تھے نبی اکرم ﷺ اپنے ہاتھ سے چہرے کو پھیر رہے تھے اور ارشاد فرما رہے تھے: بھتیجے! یہ دن ایسا ہے جس نے اس دن میں اپنی نگاہ نیچی رکھی، اپنی شرم گاہ کی حفاظت کی اور اپنی زبان کی حفاظت کی اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ ابن زنجویہ

۱۲۵۶۳..... مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: کسی دن عرفہ کے دن سے زیادہ لوگ جہنم سے آزاد نہیں کیے جاتے، لیکن اللہ پاک اس روز اُکڑنے والے کی طرف نظر نہیں فرماتے۔ ابن زنجویہ

عرفہ کے روز کے اذکار

۱۲۵۶۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ اکثر عرفہ کی رات عرفہ میں یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِي تَقُولُ وَخَيْرًا مِّمَّا تَقُولُ، اللّٰهُمَّ لَكَ صَلَاتِي وَنَسْكَي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي
وَالْيَك مَاتِي وَلَكَ رَبِّ تَرَاتِي، اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ،
اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِيءُ بِهِ الرِّيَّاحُ.

”اے اللہ! تیرے لیے تمام تعریفیں ہیں، جیسا کہ تو نے خود اپنی حمد فرمائی اور جو ہم تیری تعریف بیان کرتے ہیں تو اس سے بہتر تعریفوں والا ہے، اے اللہ! تیرے لیے میری نماز ہے، میرا حج ہے، میری زندگی اور موت سب تیرے لیے ہے، تیری طرف میرا واپسی کا ٹھکانہ ہے اور میری باقیات سب تیرے لیے ہیں، اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے، سینے کے وسوسوں سے اور معاملے کے بکھر جانے سے، اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس شر سے جس کو ہوائیں لے کر آتی ہیں۔“

سنن الترمذی، وقال غریب من هذا الوجه وليس اسنادہ بالقوی، ابن خزیمہ، المحاملی فی الدعاء، شعب الایمان للبیہقی بیہقی کے الفاظ آخر روایت میں یہ ہیں:

اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَجِيءُ بِهِ الرِّيَّاحُ وَاعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِيءُ بِهِ الرِّيَّاحُ.

اے اللہ! میں اس خیر کا سوال کرتا ہوں جس کو ہوائیں لے کر آتی ہیں اور اس شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس کو ہوائیں لے کر آتی ہیں۔

۱۲۵۶۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے عرفات کے روز ارشاد فرمایا: میں اس موقف (عرفات کے قیام) کو نہیں چھوڑوں گا جب تک اس کا راستہ پاؤں گا کیونکہ روئے زمین پر کوئی دن ایسا نہیں ہے جس دن عرفہ کے دن سے زیادہ لوگ جہنم سے آزاد کیے جاتے ہوں۔ پس اس دن کثرت سے یہ دعا پڑھا کرو:

اللّٰهُمَّ اعْتَقْ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ، وَارْزُقْ حَلَالَي وَاصْرَفْ عَنِّي فِسْقَةَ الْجَنِّ وَالْاِنْسِ فَانَّهُ عَامَةٌ
مَا اَدْعُوكَ بِهِ.

اے اللہ! میری گردن جہنم کی آگ سے آزاد کر، میرے لیے رزق حلال میں وسعت دے اور جن وانس کے فساق کو مجھ سے دور

کر دے۔ یہ دعا میں تجھ سے ہر دم کرتا ہوں۔ ابن ابی الدنیا فی الاضاحی

۱۲۵۶۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی! مجھ سے پہلے اکثر انبیاء کی دعا اور میری دعا عرفہ کے روز یہ ہے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يَحْيَى وَيَمِيْتُ وَهُوَ عَلِيٌّ كُلُّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللّٰهُمَّ

اجعل فی بصری نوراً وفی سمعی نوراً وفی قلبی نوراً اللهم اشرح لی صدري ويسر لي امری، اللهم انى اعوذ بك من وسواس الصدور وشتات الامر وفتنة القبر، وشر مايلج فی الليل وشر مايلج فی النهار وشر ما تجرى به الرياح وشر بوائق الدهر.

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، ساری بادشاہی اسی کی ہے، اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں، وہی زندگی بخشتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! میری نگاہوں میں نور کر دے، میرے کانوں میں نور کر دے اور میرے دل میں نور کر دے، اے اللہ! میرے سینے کو کھول دے، میرا کام مجھ پر آسان کر دے، اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، سینوں کے دوسوں سے، معاملات کے بگڑنے سے، قبر کے فتنے سے، اور اس شر سے جو رات میں داخل ہوتا ہے اور اس شر سے جو دن میں داخل ہوتا ہے اور اس شر سے جس کو ہوائیں لے کر آتی ہیں اور تیری پناہ مانگتا ہوں زمانے کے تمام شرور سے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، الجندی، العسکری فی المواعظ، السنن للبیہقی، الخطیب فی تلخیص المتشابہ

کلام:..... اس روایت میں موسیٰ متفرد ہے اور وہی ضعیف ہے، نیز اس نے علی رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ خطیب فرماتے ہیں عبد اللہ بن عبیدہ الربذی کی روایت اپنے بھائی موسیٰ بن عبیدہ ربذی کے واسطے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول شدہ مرسل ہے۔

۱۲۵۶۵..... موسیٰ بن عبیدہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت مروی ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی اکثر دعا عرفہ کی رات کو یہ ہوا کرتی تھی:

لا اله الا الله وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد يحيى ويميت بيده الخير وهو على كل شيء قدير اللهم اجعل في سمعي نوراً وفی بصری نوراً وفی قلبی نوراً اللهم اغفر لي ذنبي ويسر لي امری و اشرح لي صدري، اللهم انى اعوذ بك من وسواس الصدر، وشتات الامر ومن عذاب القبر، اللهم انى اعوذ بك من شر مايلج فی الليل وشر مايلج فی النهار، وشر ما لقب به الرياح وشر بوائق الدهر

المحاملی فی الدعاء والعسکری فی المواعظ والخرائطی فی مکارم الاخلاق

۱۲۵۶۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: عرفات (کے میدان) میں ہر عرفہ کو جبریل علیہ السلام، میکائیل علیہ السلام، اسرافیل علیہ السلام، اور خضر علیہ السلام جمع ہوتے ہیں۔ جبریل علیہ السلام فرماتے ہیں: ماشاء اللہ لا قوة الا باللہ. جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اور کسی نیکی کی قوت اللہ کی مدد کے بغیر ممکن نہیں ہے میکائیل علیہ السلام اس کا جواب دیتے ہیں: ماشاء اللہ کل نعمه من اللہ. ماشاء اللہ ہر نعمت اللہ کی طرف سے ہے اسرافیل علیہ السلام دونوں کو جواب دیتے ہیں: ماشاء اللہ الخیر کلہ بيد الله ماشاء الله لا يدفع السوء الا بالله. ماشاء اللہ کوئی برائی اللہ کی مدد کے بغیر دور نہیں ہو سکتی پھر سب متفرق ہو جاتے ہیں پھر اگلے سال اسی دن سے پہلے جمع نہیں ہوتے۔

ابن النجار

۱۲۵۶۹..... ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عرفہ کے روز دعا کیا کرتے تھے اور دونوں ہاتھوں کو اس طرح اٹھاتے تھے کہ دونوں ہاتھوں کی پشت چہرہ مبارک کی طرف کر لیتے اور اندرونی حصہ زمین کی طرف رکھتے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۵۷۰..... ہیشم بن حنش سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرفات میں یہ دعا کرتے ہوئے سنا:

اللهم اجعله حجا مبرورا وذنبا مغفورا

اے اللہ! اس حج کو نیکیوں والا (اور مقبول) بنا اور (اس کے طفیل) سارے گناہوں کو معاف فرما۔

ہیشم کہتے ہیں میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: آپ تلبیہ (لبیک الخ) کیوں نہیں کہتے؟ ارشاد فرمایا: ہم (اس سے پہلے) تلبیہ کہہ

چکے ہیں اور آج کے دن تسبیح و تکبیر افضل ہے۔ ابن جریر

عرفہ کے روزہ رکھنے اور نہ رکھنے کا بیان

۱۲۵۷۱..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ عرفہ کے روز کچھ لوگوں کے پاس سے گذرے تو ان کو عرفہ کے روز روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔ مسدد ابن جریر

۱۲۵۷۲..... عباد العصری سے مروی ہے فرمایا: عرفہ کے روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس کھڑے ہوئے، ہم عرفات کے میدان میں تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ خیمے کس کے لگے ہوئے ہیں؟ لوگوں نے کہا: یہ خیمے عبدالقیس کے ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے استغفار کیا اور پھر فرمایا: حج اکبر کا دن ہے اس دن کوئی روزہ نہیں رکھتا۔ ابن سعد، ابن جریر

۱۲۵۷۳..... حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ میدان عرفات میں کھڑے تھے، ان کے دائیں طرف اہل یمن کے سردار تھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پینے کا پانی لایا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے وہ پیا پھر وہ اہل یمن کے سردار کو تھما دیا، انہوں نے کہا میں روزہ سے ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ تو خود بھی پی اور اپنے ساتھیوں کو بھی پلا۔ ابن جریر

۱۲۵۷۴..... حضرت ابراہیم سے مروی ہے فرمایا: عرفہ کا روزہ ایک سال پہلے اور ایک سال اگلے روزوں کے برابر ہے۔ اور عاشوراء کا روزہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ ابن جریر

۱۲۵۷۵..... مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے عرفہ کا روزہ ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے روزوں کے برابر ہے۔ ابن جریر

۱۲۵۷۶..... میمونہ سے مروی ہے فرمایا: عرفہ کے روز رسول اللہ ﷺ کے روزے کے بارے میں لوگوں کو شک ہوا تو ام الفضل نے ایک دودھ کا برتن حضور ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ آپ ﷺ موقف (عرفات) میں کھڑے تھے آپ ﷺ نے وہ دودھ پیا اور لوگ دیکھ رہے تھے۔

ابن جریر

۱۲۵۷۷..... حضرت سعید بن جبیر سے مروی ہے فرمایا: ایک آدمی نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرفہ کے روزے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جب ہوتے تھے تو اس کو ایک سال کے روزوں کے برابر سمجھتے تھے۔ ابن جریر

۱۲۵۷۸..... ابوشح سے مروی ہے ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرفہ کے روزے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کیا تو انہوں نے روزہ نہیں رکھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ (حج) کیا انہوں نے بھی روزہ نہیں رکھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ (حج) کیا انہوں نے بھی روزہ نہیں رکھا اور عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا انہوں نے بھی نہیں رکھا اور میں بھی اس دن کا روزہ نہیں رکھا اور لیکن روکتا بھی نہیں ہوں۔ ابن جریر

۱۲۵۷۹..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے لوگوں کو عرفہ کے روز نبی اکرم ﷺ کے روزے میں شک ہوا تو ام الفضل رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کی خدمت میں دودھ بھیجا۔ آپ ﷺ لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے چنانچہ آپ نے پی لیا۔ ابن جریر، صحیح

۱۲۵۸۰..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ عرفہ کے روز رسول اللہ ﷺ نے روزہ نہیں رکھا اور ام الفضل نے آپ کو دودھ بھیجا تو آپ ﷺ نے دودھ نوش فرمایا۔ ابن جریر

۱۲۵۸۱..... عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے جس نے عرفہ کے روز اس غرض سے روزہ نہ رکھا تا کہ دعا (ذکر وغیرہ) میں تقویت حاصل ہو تو اللہ پاک اس کو روزہ دار کا اجر عنایت فرمائیں گے۔ ابن جریر

۱۲۵۸۲..... فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو عرفہ کے روز دودھ نوش فرماتے ہوئے دیکھا۔ ابن جریر

فی واجبات الحج و مندوباتہ..... حج کے واجبات اور مستحبات

عرفات سے واپسی

۱۲۵۸۳... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) نہیک بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عرفات سے واپس ہوئے نہیک فرماتے ہیں: میں حضرت عمر اور اسود بن یزید کے درمیان تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ مسلسل ایک ہی (نزم) رفتار سے چلتے رہے حتیٰ کہ منیٰ پہنچ گئے۔ ابن سعد ۱۲۵۸۴... علقمہ اور اسود سے مروی ہے کہ یہ دونوں حضرات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ میدان عرفات سے مزدلفہ واپس ہوئے۔ دونوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

اے لوگو! تم پر سیکنہ (اطمینان اور وقار) لازم ہے۔ بے شک نیکی اونٹوں کو دوڑانے میں نہیں ہے۔ ابن خسرو ۱۲۵۸۵... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ عرفات سے واپس ہوئے تو یہ تلبیہ پڑھ رہے تھے:

لیک اللهم لیک، لیک لا شریک لک لیک، ان الحمد والنعمة لک.

نیز آپ رضی اللہ عنہ گردن اٹھا اٹھا کر دیکھ رہے تھے اور اونٹ ایک ہی رفتار سے چل رہا تھا۔ مسدد

۱۲۵۸۶... عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب عرفہ سے واپس ہو رہے تھے تو یہ شعر کہہ رہے تھے:

اے الہ یہ سواریاں تیری طرف دوڑتی آرہی ہیں ان کے پالان مسلسل حرکت میں ہیں اور ان سواریوں ڈالوں کا دین، دین نصاریٰ کی مخالفت کرتا ہے۔ الشافعی فی الام، الجامع لعبدالرزاق، السنن لسعید بن منصور

کلام:..... امام طبرانی نے اپنی کبیر اور اوسط میں اس کو نقل کیا ہے اور اس میں ایک راوی عاصم بن عبید اللہ ضعیف ہے۔ اور امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مشہور یہ ہے کہ یہ روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔ مجمع الزوائد ۲۵۶/۳

۱۲۵۸۷... اسود سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ دونوں واپسیوں میں ساتھ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے (عرفہ سے واپسی کے بعد) مزدلفہ کے علاوہ (راستے میں) نماز نہیں پڑھی۔ جب آپ رضی اللہ عنہ مزدلفہ میں پہنچ گئے تو مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی اور ہر ایک کو علیحدہ اذان و اقامت کے ساتھ ادا کیا اور دونوں کے درمیان رات کے کھانے اور گفتگو کے ساتھ فصل کیا۔ ابن جریر

۱۲۵۸۸... اسود سے مروی ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرفہ سے واپسی غروب شمس کے بعد کی۔ ابن جریر

۱۲۵۸۹... حضرت اسود سے مروی ہے، فرمایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ دونوں افاضوں (عرفات و مزدلفہ سے واپسی) میں شرکت کی، آپ رضی اللہ عنہ کی سواری ایک حالت پر رواں دواں تھی۔ جو شروع میں چال تھی آخر تک اس میں اضافہ نہیں فرمایا، آپ رضی اللہ عنہ نے مزدلفہ سے واپسی طلوع شمس سے قبل فرمائی ایک ہی پہلی رفتار پر، اور دونوں واپسیوں میں کہیں قیام نہیں کیا حتیٰ کہ آپ جمرہ عقبہ پہنچ گئے۔ ابن جریر

۱۲۵۹۰... ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب لوگوں کو مزدلفہ اور عرفات سے واپسی پر تیزی رفتاری میں دیکھا تو ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! یہ میں جانتا ہوں کہ سواری کے (ہر) قدم اٹھانے پر نیکی ہے اور آہستہ چلنے میں زیادہ قدم اٹھتے ہیں، اور اصل بات یہ ہے کہ نیکی ایسی چیز ہے جس پر دلوں کو صبر و سکون آجائے۔ ابن جریر

۱۲۵۹۱... معمر بن سید سے مروی ہے، فرمایا: میں نے عمر بن خطاب کو دیکھا وہ اونٹ پر سوار ایک گنجدے سروالے شخص تھے، فرما رہے تھے: اے لوگو! اوضاعاً فانا وجدنا الافاضہ الايضاع۔ تیز چلو، بے شک ہم نے واپسی کو تیزی میں پایا ہے۔ ابن جریر

۱۲۵۹۲... حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ میں عرفہ سے مزدلفہ تک رسول اللہ ﷺ کے پیچھے آپ کی سواری پر بیٹھ کر آیا۔ آپ ﷺ ایک گھائی پر آئے اور نیچے اترے پھر پانی بہایا اور نماز پڑھے بغیر مزدلفہ تشریف لے آئے۔ مسند ابی داؤد العلیاسی

۱۲۵۹۳..... حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ میں عرفات سے رسول اللہ ﷺ کا رویف (سواری کے پیچھے بیٹھنے والا) بن کر آیا۔ مزدلفہ سے پہلے بائیں طرف کی گھائی میں پہنچ کر آپ ﷺ نے اپنی سواری بٹھادی، پیشاب کیا پھر تشریف لائے اور میں نے آپ کو وضو کروایا۔ آپ نے ہلکے پھلکے منہ ہاتھ دھوئے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! نماز (قائم کریں کیا؟) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز آگے ہوگی۔ پھر رسول اللہ ﷺ سوار ہو گئے اور میدان مزدلفہ تشریف لائے اور وہاں نماز پڑھی۔ پھر مزدلفہ کی صبح کو آپ کے رویف فضل بن عباس بن گئے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم

مغرب و عشاء مزدلفہ میں اکٹھی پڑھنا

۱۲۵۹۴..... حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عرفہ سے واپس ہوئے حتیٰ کہ جب گھائی میں پہنچ گئے تو اتر کر پیشاب کیا پھر وضو کیا لیکن پورا وضو نہیں کیا۔ میں نے عرض کیا: نماز؟ فرمایا: نماز آگے ہوگی، چنانچہ پھر سوار ہو گئے اور جب مزدلفہ پہنچ گئے تو اتر کر وضو کیا اور کامل وضو کیا پھر نماز کھڑی ہوئی تو آپ نے مغرب کی نماز پڑھائی۔ پھر ہر آدمی نے اپنا اونٹ اپنی اپنی جگہ بٹھادیا۔ پھر عشاء کی نماز کھڑی ہوئی اور آپ نے عشاء کی نماز پڑھائی اور دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی۔

مؤطا امام مالک، مسند احمد، الحمیدی، البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی، العدنی، ابن جریر، ابو عوانہ، الطحاوی، مسند ابن حبان ۱۲۵۹۵..... حضرت عمروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں موجود تھا کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما جو عرفات سے واپسی پر رسول اللہ ﷺ کے رویف تھے سے کسی نے پوچھا: عرفات سے واپسی پر رسول اللہ ﷺ کی رفتار کیسی تھی؟ تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس رفتار سے نکلے تھے اسی رفتار پر آخر تک چلے۔ ہاں کہیں کشادگی آجاتی تو حرکت (تیز) فرمادیتے تھے۔ ابو داؤد الطیالسی، مسند احمد، الحمیدی،

البخاری، مسلم، الدارمی، العدنی، ابن داؤد، النسائی، ابن ماجہ، ابن جریر، ابن خزیمہ، ابو عوانہ، الطحاوی

۱۲۵۹۶..... شخصی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مجھے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ افاضہ (واپسی) کی۔ آپ ﷺ کی سواری نے کوئی قدم اپنی عادت سے زیادہ تیز نہیں اٹھایا حتیٰ کہ آپ ﷺ مزدلفہ پہنچ گئے۔

ابو داؤد، مسند احمد، ابن جریر، الدارقطنی فی الافراد

۱۲۵۹۷..... اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ میں عرفہ کی رات رسول اللہ ﷺ کا رویف (ہم سوار) تھا۔ جب سورج غروب ہوا تھا تب رسول اللہ ﷺ نے واپسی کا سفر شروع فرمایا تھا۔ مسند احمد، ابن داؤد

مسند احمد اور امام احمد کی افراد میں یہ اضافہ بھی منقول ہے:

اور جب حضور اکرم ﷺ نے اپنے پیچھے لوگوں کا ازدحام سنا تو ارشاد فرمایا: اے لوگو! آہستہ روی اختیار کرو، وقار اور سکون کو لازم پکڑو۔ بے شک تیز چلنا نیکی نہیں ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ جب لوگوں کو ازدحام کرتے ہوئے دیکھتے تو پہلی آہستہ رفتاری پکڑ لیتے اور جب (راستے کی) کشادگی پاتے تو تیز ہو جاتے حتیٰ کہ اس گھائی پر گزرے جس کے متعلق اکثر لوگوں کا گمان ہے کہ آپ ﷺ نے وہاں نماز پڑھی تھی (لیکن صحیح بات یہ ہے کہ) پھر رسول اللہ ﷺ وہاں اترے تو میں آپ کے پاس وضو کا پانی لے کر حاضر ہوا آپ نے (ہلکا پھلکا) وضو کیا۔ میں نے عرض کیا: نماز کا ارادہ ہے یا رسول اللہ! حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز آگے ہوگی۔ پھر آپ ﷺ سوار ہو گئے اور کوئی نماز نہیں پڑھی حتیٰ کہ مزدلفہ پہنچ گئے پھر وہاں اتر کر مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کیا۔

۱۲۵۹۸..... حکم بن عتیبہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ (اسامہ) عرفات سے واپسی پر رسول اللہ ﷺ کے رویف تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیکی گھوڑے اور اونٹ کو تیز دوڑانے میں نہیں ہے۔ بلکہ نیکی تو سیکنہ (اٹمینان) اور وقار کے ساتھ چلنے میں ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی نے اپنا کوئی قدم تیزی کے ساتھ نہیں اٹھایا حتیٰ کہ آپ ﷺ مزدلفہ پہنچے۔ العدنی

۱۲۵۹۹..... عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے (عرفات سے واپسی پر) اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو ردیف بنایا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ مزدلفہ تشریف لے آئے، عطاء فرماتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ (مزدلفہ سے پہلے) اس گھائی میں پہنچے جہاں آج خلفاء مغرب کی نماز ادا کرتے ہیں تو آپ ﷺ اترے اور پانی بہایا پھر وضو کیا جب اسامہ نے رسول اللہ ﷺ کو اترتے دیکھا تو خود بھی اتر آئے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ وضو وغیرہ سے فارغ ہو گئے تو اسامہ کو پوچھا: تم کیوں اترے؟ پھر اسامہ رضی اللہ عنہ واپس سواری پر بیٹھ گئے اور حضور ﷺ بھی سوار ہو گئے اور سواری چلا دی، حتیٰ کہ مزدلفہ تشریف لے آئے۔ وہاں نماز مغرب ادا فرمائی، رسول اللہ ﷺ اس سفر میں تلبیہ پڑھتے رہے حتیٰ کہ مزدلفہ داخل ہو گئے۔

حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ روایت اسامہ بن زید سے نقل کرتے ہیں۔ العدنی

۱۲۶۰۰..... اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں واپسی میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ جب حضور ﷺ اس گھائی میں پہنچے جہاں امراء و حکام اترتے ہیں تو آپ ﷺ وہاں اترے، پیشاب کیا پھر وضو فرمایا۔ میں نے پوچھا: نماز کا ارادہ ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: نماز آگے ہوگی۔ چنانچہ جب مزدلفہ پہنچے تو اذان و اقامت فرمائی (یعنی حکم دیا) پھر مغرب کی نماز پڑھی پھر کسی نے اپنی سواری کے سامان وغیرہ کو اتار نہیں حتیٰ کہ حضور ﷺ کھڑے ہو گئے اور عشاء کی نماز ادا فرمائی۔ ابن ماجہ، ابن جریر

۱۲۶۰۱..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عرفہ سے واپس ہوئے اور اسامہ بن زید رسول اللہ ﷺ کے ردیف تھے۔ اسامہ کہتے ہیں: حضور ﷺ اپنی رفتار پر چلتے رہے حتیٰ کہ مزدلفہ پہنچ گئے۔ مسلم

۱۲۶۰۲..... اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عرفہ سے واپس ہوئے تو وہ آپ علیہ السلام کے ردیف تھے۔ حضور اکرم ﷺ اپنی سواری کی لگام اس حد تک کھینچ رہے تھے کہ اونٹنی کے کان کجاوے کے اگلے حصے کو چھو رہے تھے اور ساتھ ساتھ ارشاد فرماتے جا رہے تھے: اے لوگو! سکون (اطمینان) اور وقار کو لازم پکڑو۔ بے شک نیکی اونٹوں کو تیز دوڑانے میں نہیں ہے۔ النسائی، ابن جریر

۱۲۶۰۳..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں اور حضور اکرم ﷺ نے ان کو ردیف بنا رکھا تھا، چنانچہ جب حضور ﷺ گھائی میں پہنچے تو نیچے اترے اور پیشاب کیا۔ یہ نہیں کہا کہ پانی بہایا۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر میں نے برتن سے آپ کے لیے پانی گرایا اور آپ نے ہلکا پھلکا وضو فرمایا۔ میں نے عرض کیا: نماز۔ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: نماز آگے ہے۔ پھر مزدلفہ تشریف لائے تو مغرب کی نماز ادا فرمائی۔ پھر لوگوں نے کجاوے اتارے پھر آپ علیہ السلام نے عشاء کی نماز پڑھی۔ النسائی

۱۲۶۰۴..... کریب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، انہوں نے حضرت اسامہ بن زید سے سوال کیا کہ مجھے بتائیے جس شام آپ حضور ﷺ کے ردیف تھے اس شام کیا ہوا؟ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اس گھائی میں پہنچے جس میں لوگ مغرب کی نماز پڑھتے ہیں وہاں حضور ﷺ نے اپنی اونٹنی، گھائی پھر پیشاب کیا اور یہ نہیں فرمایا: پانی بہایا (یعنی پیشاب کیا کے الفاظ استعمال کیے بجائے پانی بہایا کے) پھر حضور ﷺ نے وضو کیا پانی منگوا یا اور وضو کیا اور خوب اچھی طرح وضو نہیں فرمایا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! نماز؟ ارشاد فرمایا: نماز آگے ہے پھر صبح کو کیا حالات آپ کو پیش آئے؟ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صبح کو حضور ﷺ کے ردیف فضل (بن عباس) بن گئے جبکہ میں اپنے قدموں پر قریش کے آگے جانے والوں کے ساتھ شامل ہو گیا۔ ابن عساکر

عرفہ سے واپسی کا ذکر

۱۲۶۰۵..... حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: عرفہ سے واپسی پر رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنا ردیف بنایا۔ عرفہ سے واپسی پر آپ اپنی سواری کی مہار کو اس حد تک کھینچ رہے تھے کہ سواری کا سر کجاوے کے درمیان حصے کو چھو رہا تھا یا فرمایا چھونے کے قریب ہو رہا تھا اور حضور ﷺ اپنے ہاتھ کے ساتھ لوگوں کو پرسکون رہنے کا اشارہ فرما رہے تھے حتیٰ کہ حضور ﷺ مزدلفہ پہنچ گئے پھر حضور ﷺ نے فضل کو اپنا ردیف بنالیا۔ فضل فرماتے ہیں: حضور

ﷺ کی سواری اتنی کل کے دن کی طرح نرم رفتاری سے چل رہی تھی حتیٰ کہ آپ وادی محسر پہنچ گئے اور سواری بیٹھا دی۔ مسند احمد، الروایاتی ۱۲۶۰۶۔ طاؤس، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ عرفہ سے مزدلفہ تک رسول اللہ ﷺ کے ردیف تھے اور فضل مزدلفہ سے منیٰ تک حضور ﷺ کے ردیف تھے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ (عرفہ سے) مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے حتیٰ کہ آپ نے شیطان کو کنکر ماری (تب تلبیہ موقوف فرمادیا)۔ ابن جریر

۱۲۶۰۷۔ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ عرفہ سے مزدلفہ تک رسول اللہ ﷺ کے ردیف تھے، فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ واپسی کے سفر میں پیچھے بیٹھا تھا حتیٰ کہ آپ مزدلفہ پہنچ گئے اور وہاں مغرب کی نماز پڑھی اور پھر اتوار پڑھ کر بھرے جس میں ہم اپنی سواریوں سے کجاوے اتار لیں پھر عشاء کی نماز پڑھی۔ ابن جریر

۱۲۶۰۸۔ ام جندب ازویہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو جب لوگ عرفات سے واپس ہو رہے تھے ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! تم سکون اور وقار کو لازم پکڑو۔ ابن جریر

۱۲۶۰۹۔ عبید اللہ بن ابی رافع سے مروی ہے، وہ ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، ابورافع فرماتے ہیں کہ عرفہ کی رات رسول اللہ ﷺ نے فضل بن عباس اور اسامہ بن زید کو اپنا ردیف بنایا اور فرمایا یہ موقف (کھڑے ہونے کی جگہ) ہے اور عرفہ سارا موقف ہے۔ لیکن بطن عرفہ سے دور رہو۔ عرفہ کے روز جب سورج غروب ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ پہلی (آہستہ) رفتار پر چلے جبکہ لوگ دائیں اور بائیں چل رہے تھے۔ اور حضور اکرم ﷺ دائیں بائیں متوجہ ہو کر ارشاد فرما رہے تھے: اے لوگو! سکون و وقار کو اپناؤ۔ حتیٰ کہ حضور علیہ السلام مزدلفہ پہنچ گئے۔ وہاں حضور ﷺ نے مغرب اور عشاء کی نماز کو جمع فرمایا۔ جب مزدلفہ میں صبح ہو گئی تو وہاں سے رسول اللہ ﷺ کوچ فرمانے لگے پہلے قزح پر کھڑے ہو گئے اور فضل بن عباس کو ردیف بنایا۔ پھر ارشاد فرمایا یہ موقف ہے اور سارا مزدلفہ موقف ہے لیکن بطن محسر سے دور رہو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے کوچ فرمایا جبکہ صبح روشن ہو چکی تھی۔ آپ نرم رفتار سے چل رہے تھے لوگ دائیں بائیں چل رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ دائیں بائیں متوجہ ہو کر فرما رہے تھے: اے لوگو! سیکڑے اپناؤ (سکون کے ساتھ چلو) حتیٰ کہ آپ وادی بطن محسر میں پہنچ گئے وہاں آپ نے سواری کو تیز حرکت دی حتیٰ کہ جب وادی بطن محسر کو عبور کر گئے تو سواری کو پہلی رفتار پر لوٹا دیا۔ جب تمرہ عقبہ پر پہنچے تو اس کو سات کنکریاں ماریں۔ پھر کعبہ قبیلے کی ایک لڑکی آئی اور بولی: یا رسول اللہ! میرے والد بوزھے آدمی ہیں اور ان پر حج فرض ہو چکا ہے کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں۔ فضل (جو حضور کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے) وہ خوبصورت جوان تھے۔ جب لڑکی آئی تو حضور ﷺ نے ان کا چہرہ دوسری طرف پھیر دیا پھر رسول اللہ ﷺ نے وہاں سے کوچ فرمایا حتیٰ کہ بیت اللہ تشریف لائے اور بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کیا۔ پھر زمزم پر گئے تو آپ کے پاس زمزم کا پانی کا ڈول بھر کر لایا گیا آپ نے وضو فرمایا اور پھر ارشاد فرمایا: اے بنی عبدالمطلب تم (زمزم کے) ڈول بھر کر نکالو۔ اگر لوگوں کے (میری اتباع کی وجہ سے) تم پر اثر دھام کر دینے کا ڈر نہ ہوتا تو میں خود ڈول نکالتا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ سے پوچھا: یا رسول اللہ! میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے پچھا (یعنی میرے بیٹے) فضل کا چہرہ (کیوں) پھیر دیا تھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: میں نے نوجوان لڑکی اور اس نوجوان لڑکے کو دیکھا تو مجھے ڈر ہوا کہ کہیں دونوں کے بیچ میں شیطان نہ ٹھس جائے۔ ابن جریر

۱۲۶۱۰۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما (اپنے بھائی) فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، فضل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں عرفہ میں رسول اکرم ﷺ کا ردیف تھا۔ آپ ﷺ کھڑے ہوئے لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور دعائیں کرتے رہے حتیٰ کہ آپ نے (وہاں) سے چل کر منیٰ پہنچ کر رہی فرمائی۔ ابن جریر

۱۲۶۱۱۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے عرفہ کے روز اسامہ اور فضل بن عباس کو (یکے بعد دیگرے) اپنے پیچھے بٹھایا۔ لوگوں نے کہا: یہ ہمارے ساتھی ہیں اور ہمیں رسول اللہ ﷺ کے طرز عمل کے بارے میں بتائیں گے۔ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ عرفات سے واپس ہوئے اور پہلی (نرم) رفتار پر آخر تک چلتے رہے آپ ﷺ نے اپنی سواری کی لگام اس قدر کھینچ رکھی تھی کہ اس کا سر بیچ کجاوے چھو رہا تھا اور اپنے ہاتھوں سے لوگوں کو تلقین کر رہے تھے کہ سکون کے ساتھ چلو سکون کے ساتھ چلو۔ حتیٰ کہ آپ مزدلفہ پہنچ گئے۔ ایک مرتبہ

آپ نے اسامہ کو پیچھے بٹھایا اور ایک مرتبہ فضل کو۔ اور دوسرے سفر میں بھی پہلے سفر کی طرح آپ کا طرز عمل رہا۔ حتیٰ کہ آپ وادی محسر پہنچ گئے اور وہاں اپنی سواری کو زمین پر بٹھایا۔ ابن جریر

۱۲۶۱۲... فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عرفہ اور مزدلفہ سے واپس ہوئے تو آپ پر سکون تھے حتیٰ کہ اسی حال میں منیٰ پہنچ گئے۔ ابن جریر

۱۲۶۱۳... فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں عرفہ میں رسول اللہ ﷺ کا ردیف تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے کوچ فرمایا تو لوگ بھی واپس ہونے لگے تو آپ ﷺ نے اس وقت اپنی سواری کو روکے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! سکون (اور اطمینان) کو لازم پکڑے رکھو۔ ابن جریر

۱۲۶۱۴... عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما (اپنے والد) حضرت عباس بن عبدالمطلب سے روایت کرتے ہیں کہ جب عرفہ کا روز تھا اور فضل بن عباس حضور ﷺ کے ردیف تھے اور حضور ﷺ کے چاروں طرف لوگوں کا اثر دھام تھا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب لوگ بہت زیادہ جمع ہو گئے تو میں نے فضل کو کہا کہ بتاؤ رسول اللہ ﷺ کا طرز عمل کیا رہا؟ تو انہوں نے عرض کیا: جب عرفہ کی رات ہوئی تو رسول اللہ ﷺ واپس ہوئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ واپس ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ اپنے اونٹ کے سر کو (لگام سے) کھینچ رہے تھے اور اس کو روک رہے تھے اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: اے لوگو! اطمینان سکون کو اپناؤ۔ پھر جب مزدلفہ پہنچ گئے تو وہاں اترے اور مغرب و عشاء کی نمازیں ادا فرمائیں پھر رات وہیں بسر فرمائی جب صبح کو فجر کی نماز پڑھی تو مشعر الحرام کے پاس کھڑے ہو گئے پھر وہاں سے واپس ہوئے اور لوگ بھی واپس ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ اپنے اونٹ کی لگام سے اس کا سر کھینچ رہے اور اس کو روکے جا رہے تھے اور فرما رہے تھے: اے لوگو! سیکنہ اپناؤ۔ حتیٰ کہ جب وادی محسر پہنچ گئے تو تب (کچھ) رفتار تیز فرمائی۔ ابن جریر

۱۲۶۱۵... فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دونوں افاضوں (عرفہ و مزدلفہ سے واپسیوں) میں شریک تھا۔ آپ نے افاضہ فرماتے ہوئے مکمل سکون اپنائے رکھا اور آپ اپنے اونٹ کو روک رہے تھے۔ ابن جریر

۱۲۶۱۶... فضل بن عباس رضی اللہ عنہما جو رسول اللہ ﷺ کے ردیف تھے سے مروی ہے کہ لوگ تیزی دکھا رہے تھے تو آپ ﷺ نے ان کو فرمایا کہ لوگوں کو اعلان کرو کہ نیکی گھوڑوں اور اونٹوں کو تیز دوڑانے میں نہیں ہے لہذا تم پر سکون رہو۔ ابن جریر

۱۲۶۱۷... فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ عرفات سے نکلے تو اسامہ رضی اللہ عنہ ان کے ردیف تھے۔ اونٹنی آپ علیہ السلام کو لے کر چلی تو آپ نے ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے مگر سر سے اونچے نہ ہو رہے تھے۔ آپ ﷺ اپنی اسی ہیئت پر چلتے رہے حتیٰ کہ مزدلفہ پہنچ گئے۔ ابن جریر

عرفات میں ظہر و عصر اکٹھی پڑھی جائے گی

۱۲۶۱۸... عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس عرفہ کے روز تشریف لائے اور (صبح کو) ان کو (میدان) عرفات لے گئے اور جہاں پیو کے درخت ہیں وہاں ان کو ٹھہرا دیا اور جہاں لوگ اترتے ہیں (یعنی میدان عرفات میں) وہاں ان کو ظہر اور عصر کی دونوں نمازیں پڑھائیں پھر وہاں ان کو ٹھہرایا حتیٰ کہ (جب سورج غروب ہو گیا تو اس قدر وقفے کہ) جس میں تم سے کوئی جلد از جلد مغرب کی نماز پڑھ لیتا ہے اتنے وقفے کے بعد (عرفات) نکل گئے اور مزدلفہ پہنچ گئے اور وہاں مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھائیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو وحی فرمائی:

ان اتبع ملة ابراهيم حنيفاً وما كان من المشركين.

ملت ابراہیم کی اتباع کرو (اپنے رب کی طرف) یکسو تھے اور مشرکین میں سے نہیں تھے۔ ابن جریر

۱۲۶۱۹۔ یوسف بن مایک سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تین حج کیے، وہ عرفہ میں امام کے ساتھ ٹھہر گئے۔ جب امام وہاں سے نکلے تو اپنی (عادت والی ہلکی) رفتار پر آپ رضی اللہ عنہ بھی نکلے۔ آپ رضی اللہ عنہ اپنی سواری کو چابک نہیں مارتے تھے اور اکثر پیش تر میں نے حل (حرم کے سوا مقام) میں آپ کو نہیں سنا کہ آپ سواری کو (تیز چلنے پر) اکساتے ہوں۔ حتیٰ کہ ہم اسی رفتار سے مزدلفہ میں اتر گئے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ مزدلفہ سے نکلے تو میں بھی وہاں سے نکل پڑا۔ آپ رضی اللہ عنہ سواری کو چابک (کوڑا) نہیں مارتے تھے اور نہ میں حل میں آپ کو سواری کو اکساتے ہوئے سنتا تھا۔ حتیٰ کہ جب سواری نے اپنے قدم وادی محسر میں ڈال دیئے تو تب آپ نے چابک (کوڑا) سنبھال لیا پھر میں آپ کو برابر دیکھتا رہا کہ آپ سواری کو اکساتے جا رہے ہیں (تاکہ وہ تیز رفتاری پکڑے) حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ربی جمرہ فرمائی۔ اور اس سفر میں میں آپ سے یہ اشعار سن رہا تھا:

تیری طرف دوڑتی ہیں سواریاں ان کے زین متحرک ہیں اور ان کے بچے ان کے شکموں میں ہلچل میں ہیں۔ ان صاحب سواریوں کا دین نصاریٰ کے دین کی مخالفت کرتا ہے۔ اے اللہ! (ہم حاضر ہیں اور بے شک) تو گناہوں کو بخشنے والا، پس ہمارے سارے ہی گناہ بخش دے اور کون سا بندہ ہے جو تیری ذات میں حیران پریشان نہیں ہوتا۔ ابن جریر

۱۲۶۲۰۔ ابوالزبیر سے مروی ہے کہ میں مقام عرفات میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ کھڑا تھا جب سورج چھپ گیا تو آپ رضی اللہ عنہ عرفات سے نکلے اس طرح کہ آپ پر سکون اور وقار چھایا ہوا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ اسی طرح چلتے رہے حتیٰ کہ ہم وادی کے شروع حصے تک پہنچ گئے۔ جب اور لوگ گزر گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی بائیں طرف سواری کو رکایا اور اتر کر وضو کا پانی منگوا لیا اور وضو سے فارغ ہو کر ارشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا تھا حتیٰ کہ آپ ﷺ اس وادی تک آپہنچے تھے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی سواری منگوائی اور اس پر وار ہو کر اللہ اکبر کہا اور سواری کو تیز کر دیا اور اسی رفتار سے اس وادی کو عبور کیا پھر آپ رضی اللہ عنہ پر سیکینہ اور وقار طاری ہو گیا پھر اسی طرح (نرم رفتاری کے ساتھ چلتے ہوئے) وادی تک پہنچ گئے، وہاں آپ نے پھر اللہ اکبر کہا اور سواری تیز کر دی حتیٰ کہ اسی تیز رفتاری کے ساتھ وادی کو عبور کیا اور مزدلفہ پہنچ گئے۔ وہاں آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی سواری بٹھائی اور وہاں رات بسر کی پھر صبح آپ رضی اللہ عنہ وہاں ٹھہر گئے جب سورج نکلنے کو ہوا تو وہاں سے نکل کھڑے ہوئے اور جب نکلے تو آپ پر مکمل اطمینان اور سکون طاری تھا آپ اسی طرح (سواری پر) چلتے ہوئے وادی بطن محسر تک پہنچے، وہاں آپ رضی اللہ عنہ نے سواری کو تیز کر دیا اور اسی تیز رفتاری کے ساتھ اس وادی کو عبور کیا۔ پھر وہاں سے نکلے تو آپ پر پہلے کی سیکینہ اور وقار کی کیفیت طاری ہو گئی اور اسی نرم رفتاری سے آپ جمرہ قصویٰ (چھوٹے شیطان) کے پاس پہنچ گئے۔ ابن جریر

۱۲۶۲۱۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے یوم عرفہ کو خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! نیکی اونٹوں کو تیز دوڑانے میں نہیں اور نہ ہی گھوڑوں کو تیز دوڑانے میں ہے۔ بلکہ تم جمیل (خوبصورت) رفتار کو اختیار کرو اور کسی کمزور کو نہ روندو اور نہ کسی مسلمان کو ایذا دو۔ النسائی

۱۲۶۲۲۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عرفات سے نکلے تو فرما رہے تھے: اے لوگو! وقار اور سیکینہ (سکون اطمینان) کو لازم پکڑو۔ بے شک نیکی گھوڑوں اور اونٹوں کو تیز دوڑانے میں نہیں ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: چنانچہ میں نے آپ علیہ السلام کی اونٹنی کو اس کی معمول کی (نرم) رفتار سے زیادہ نہیں دیکھا حتیٰ کہ آپ کی اونٹنی مزدلفہ پہنچ گئی پھر آپ علیہ السلام مزدلفہ سے نکلے تو آپ فرما رہے تھے: اے لوگو! وقار اور سیکینہ کو لازم پکڑو۔ بے شک نیکی گھوڑوں اور اونٹوں کو تیز دوڑانے میں نہیں ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: پھر میں نے آپ کی اونٹنی کو معمول کی رفتار سے تیز قدم اٹھاتے ہوئے نہیں دیکھا حتیٰ کہ آپ علیہ السلام منیٰ پہنچ گئے۔ ابن جریر

۱۲۶۲۳۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرمایا: جب رسول اکرم ﷺ عرفات سے واپس ہوئے تو لوگوں نے اپنی سواریوں کو تیز رفتار کر لیا۔ نبی اکرم ﷺ نے منادی کو حکم فرمایا کہ یہ ندا لگائیں: اے لوگو! نیکی اونٹوں، گھوڑوں اور سواریوں کو تیز دوڑانے میں نہیں ہے۔ ابن جریر

۱۲۶۲۴۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرمایا: میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ افاضہ میں شریک تھا آپ ﷺ افاضہ (واپسی) فرما رہے تھے اور آپ پر سکون تھے۔ ابن جریر

۱۲۶۲۵..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرمایا جب نبی اکرم ﷺ واپس ہوئے تو لوگوں نے دائیں بائیں سے سواریوں کو تیز کر لیا، تب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیکی گھوڑوں اور اونٹوں کو تیز دوڑانے میں نہیں ہے بلکہ نیکی تو پرسکون رہنے میں ہے۔ ابن جریر

۱۲۶۲۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ عرفہ کی رات جب رسول اکرم ﷺ کوچ فرماتے تو اپنی سواری کی لگام کھینچ لیتے تھے حتیٰ کہ سواری کا سر سواری کے کجاوے کی درمیانی (اوپر) لکڑی کو چھوتا تھا۔ اور آپ ﷺ ارشاد فرماتے جاتے تھے: سیکنہ رکھو سیکنہ رکھو۔ ابن جریر

۱۲۶۲۷..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ عرفات سے نکلے تو اور لوگ بھی آپ کے ساتھ نکلے۔ آپ ﷺ فرما رہے تھے: رو۔ جبکہ آپ خود بھی اپنی سواری کی لگام کھینچ رہے تھے جس کی وجہ سے آپ کی سواری (اونٹنی) کا سر آپ کے چہرے کو چھو رہا تھا اور ساتھ ساتھ لوگوں کو پرسکون رہنے کی تاکید فرما رہے تھے۔ ابن جریر

۱۲۶۲۸..... ابوالزبیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے جب عرفہ سے واپسی فرمائی تو یہ فرمانے لگے: اللہ کے بندو! پرسکون رہو پرسکون رہو۔ اور آپ علیہ السلام ساتھ ساتھ اپنی ہتھیلی کا اندرونی حصہ زمین کی طرف بار بار کر کے لوگوں کو اشارہ پر سکون چلنے کی تاکید فرما رہے تھے۔ البخاری فی صحیحہ ۲۰۱/۲

۱۲۶۲۹..... ابوالزبیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ مزدلفہ سے واپس ہونے لگے تو آپ پر سیکنہ (وقار و اطمینان) ظاری تھی اور آپ لوگوں کو بھی سیکنہ (وقار) اختیار کرنے کا حکم دے رہے تھے۔ لیکن وادی حسر میں آپ نے اپنی سواری تیز فرمائی تھی۔ ابن جریر

۱۲۶۳۰..... ابوالزبیر رحمۃ اللہ علیہ، جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب واپسی فرما رہے تھے تو اپنے اونٹ (بار بار) روک رہے تھے۔ ابن جریر

۱۲۶۳۱..... عطاء رحمۃ اللہ علیہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ جب عرفات سے نکلنے لگے تو ارشاد فرمایا: اے لوگو! سیکنہ اور وقار اپناؤ اور ایک دوسرے کو قتل نہ کرو (اثر دھام کی وجہ سے ایک دوسرے کو نہ روندو)۔ ابن جریر

۱۲۶۳۲..... میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ میدان عرفات میں اپنی قوم کے درمیان اپنے اونٹ پر کھڑے ہیں حتیٰ کہ پھر من جانب اللہ (حکم آنے پر) وہاں سے اونٹوں کے بعد کوچ فرمانے لگے۔ الکبیر للطبرانی عن جبیر بن مطعم

مزدلفہ میں قیام

۱۲۶۳۳..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) محمد بن المنکدر سے مروی ہے فرمایا: مجھے ایک شخص نے خبر دی کہ اس نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو (مزدلفہ کے) مقام قزح پر کھڑے دیکھا۔ الازرقی

۱۲۶۳۴..... جبیر بن الحارث سے مروی ہے، فرمایا: میں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو قزح پر کھڑے دیکھا، آپ رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے: اے لوگو! صبح کی نماز پڑھو۔ اے لوگو! صبح کی نماز پڑھو۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے وہاں سے کوچ فرمایا۔ میں آپ کی ران کو نگلی دیکھ رہا تھا جو اونٹ کو چھڑی مارنے کی وجہ سے کھل گئی تھی۔ ابن ابی شیبہ، ابن سعد، ابن جریر، السنن للبیہقی

۱۲۶۳۵..... ظنق بن حبیب سے مروی ہے کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مزدلفہ سے واپس ہوئے، جب آپ رضی اللہ عنہ وادی حسر میں اترے تو آپ نے اپنی سواری تیز فرمادی۔ ابراہیم بن سعد

۱۲۶۳۶..... ابویوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر میں نے مزدلفہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی۔

ابونعیم، ابن عساکر

۱۲۶۳۷..... عروہ بن مسرر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں مزدلفہ میں صبح کی نماز سے قبل حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں پہنچا۔ میں نے

عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میں نے دونوں پہاڑوں کو طے کیا تو اب تمک گیا ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اپنے دل کو کھلا رکھ (اور) خوشخبری سن کہ جس نے ہمارے اس افاضہ (عرفات و مزدلفہ سے واپسی) کو پالیا تو اس نے حج کو پالیا۔ العسکری فی الامثال

۱۲۶۳۸۔ عبدالرحمن بن یزید سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت (عبداللہ) بن مسعود رضی اللہ عنہ نے (مغرب و عشاء کی) نماز اندھیرے میں پڑھی۔ آپ رضی اللہ عنہ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو ارشاد فرمایا: اس (مزدلفہ کے) مکان میں یہ دو نمازیں اپنے وقت سے ہٹ گئی ہیں۔ اور حضور اکرم ﷺ اس گنہ گری میں یہ نمازیں صرف اسی دن اور اسی مکان میں پڑھتے تھے، یعنی یوم الآخر کو مزدلفہ میں۔ الخطیب فی المتفق

۱۲۶۳۹۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو کبھی اس وقت میں یہ نمازیں پڑھتے نہیں دیکھا یعنی سوائے مغرب اور عشاء کے مزدلفہ میں۔ الخطیب فی المتفق

۱۲۶۴۰۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی کوئی نماز غیر وقت میں پڑھتے نہیں دیکھا سوائے ان دو نمازوں یعنی مغرب و عشاء کے مزدلفہ میں۔ ابن جریر

۱۲۶۴۱۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ، ابوبکرؓ اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ادوار میں مزدلفہ میں آگ روشن کی جاتی تھی۔ ابن سعد

کلام: ... نہ درہ روایت ضعیف ہے۔

۱۲۶۴۲۔ خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز کو ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ اکتھے ادا فرمایا۔ ابن جریر

۱۲۶۴۳۔ ابابکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ادا فرمایا اور ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نماز ادا نہیں فرمائی۔ ابن جریر

مزدلفہ سے واپسی

۱۲۶۴۴۔ (مسند ابی بکر رضی اللہ عنہ) اسماء بنت عبدالرحمن بن ابی بکر اپنے والد عبدالرحمن سے اور وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفہ سے افاضہ غروب شمس کے بعد فرمایا اور مزدلفہ سے افاضہ طلوع شمس سے قبل فرمایا۔ الاوسط للطبرانی کلام: ... روایت مذکورہ ضعیف ہے۔

۱۲۶۴۵۔ مشرکین مزدلفہ سے اس وقت تک افاضہ (واپسی) نہیں کرتے تھے جب تک کہ سورج نیلے پر کریم نہ ڈال دیتا تھا اور کہتے تھے: نیلہ روشن ہو گیا ہے تاکہ ہم واپسی کر سکیں۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے ان کی مخالفت فرمائی اور طلوع شمس سے قبل افاضہ فرمایا۔

مسند ابی داؤد، مسند احمد، البخاری، سنن الدارمی، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، ابن جریر، ابن خزیمہ، الطحاوی، ابن حبان، الدارقطنی فی الافراد، حلیۃ الاولیاء، السنن للبیہقی

۱۲۶۴۶۔ عمرو بن مہم بن سے مروی ہے فرمایا: میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا آپ رضی اللہ عنہ مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے۔ حتیٰ کہ یوم الآخر کو آپ رضی اللہ عنہ نے جمرہ قصویٰ کی رمی فرمائی۔ نیز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اہل جاہلیت مزدلفہ سے نہیں نکلتے تھے

جب تک کہ نیلے پر سورج طلوع نہ ہو جاتا اور پھر وہ کہتے تھے نیلے روشن ہو گئے پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کی مخالفت فرمائی اور مزدلفہ سے آپ اور آپ کے ساتھ دوسرے مسلمان نماز فجر کے بعد پونپھنے پر نکل گئے۔ ابو عمرو بن حمدان النیسابوی فی فوائد الحاج

۱۲۶۴۷۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ مزدلفہ سے واپس ہو کر وادی محسر پہنچے تو اپنی سواری کو (تھوڑا تیز) حرکت دی حتیٰ کہ اس وادی سے گزر گئے تو پھر رک گئے پھر فضل رضی اللہ عنہ کو اپنا رذیفہ بنا لیا پھر جمرہ پر تشریف لائے اور اس کی رمی فرمائی۔ السنن للبیہقی

۱۲۶۲۷..... مسور بن مخرمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے وادی محسر میں سواری تیز کر لی۔

مصنف ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی

۱۲۶۲۸..... حضرت عمروہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (وادی محسر میں) سواری تیز کر لیتے تھے اور فرماتے تھے: سواریاں تیری طرف دوڑ رہی ہیں ان کے پالان (جھول) حرکت میں ہیں اور ان کے بچے ان کے شکموں میں حرکت میں ہیں ان سواریوں کا دین نصاریٰ کے دین کی مخالفت کرتا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی

۱۲۶۲۹..... جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قریش مزدلفہ سے یہ کہتے ہوئے لوٹتے تھے: ہم خمس (قریش) ہیں، نہ عام لوگوں کے ساتھ ہم وقوف کرتے ہیں اور نہ ہم حرم سے نکلتے ہیں۔ انہوں نے عرفہ کا موقف چھوڑ دیا تھا۔ کیونکہ وہ حرم سے باہر ہے۔ جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پس میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ لوگوں کے ساتھ عرفہ میں ہیں اور اپنے اونٹ پر سوار ہیں اور ان کے ساتھ وہاں سے نکلے ہیں حتیٰ کہ حضور ﷺ نے اپنی قوم کے ساتھ مزدلفہ میں جا کر صبح فرمائی اور ان کے ساتھ وہاں قیام کیا پھر وہاں سے بھی نکلے جب اور لوگ وہاں سے نکلنے لگے۔

المکبیر للطبرانی، صحیح الاسناد

۱۲۶۵۰..... اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ مزدلفہ سے لوٹے تو آپ پر (مکمل) سکون طاری تھا اور آپ لوگوں کو بھی پرسکون رہنے کی تاکید فرما رہے تھے، لیکن نبی اکرم ﷺ نے وادی محسر میں اپنی سواری کو تیز فرمایا تھا۔ ابن جریر

۱۲۶۵۱..... عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ مجھے میرے بھائی فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے (فضل) کو مزدلفہ کی صبح اپنا ردیف بنا لیا (سواری کے پیچھے بٹھالیا) آپ ﷺ مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے حتیٰ کہ رمی جمرۃ العقب فرمائی۔ جب پہلی کنکر ماری تب تلبیہ پڑھنا موقوف فرمایا۔ ابن جریر

۱۲۶۵۲..... فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مزدلفہ سے واپسی پر وہ رسول اللہ ﷺ کے ردیف تھے آپ کی سواری نے معمول کی (نرم) رفتار سے زیادہ تیز قدم نہیں اٹھایا حتیٰ کہ رمی جمرہ فرمائی۔ ابن جریر

۱۲۶۵۳..... ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً اور موقوفاً دونوں طریق سے مروی ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام کے پاس مزدلفہ میں آئے اور ان کو فجر کی نماز اس قدر جلدی پڑھائی جس قدر جلدی تم میں سے کوئی پڑھتا ہے۔ پھر ٹھہر گئے حتیٰ کہ جب اتنا وقت ہو گیا جس میں کوئی سب سے زیادہ آرام سے فجر کی نماز پڑھ سکتا ہے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لے کر منیٰ کی طرف نکلے اور وہاں قربانی کی۔ ابن جریر

۱۲۶۵۴..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اہل جاہلیت مزدلفہ میں ٹھہرتے تھے حتیٰ کہ جب سورج طلوع ہو کر پہاڑوں کی چوٹیوں پر نمودار ہو جاتا اور گویا لوگوں کے سر پر عمامے آجاتے تو تب وہاں سے نکلتے تھے، چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے ان کی مخالفت فرمائی اور جب ہر چیز نمودار ہو گئی تو طلوع شمس سے پہلے نکل لیے۔ ابن جریر

۱۲۶۵۵..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ (مزدلفہ میں) اندھیرے (اندھیرے) کھڑے رہتے تھے حتیٰ کہ جب لوگ اپنے قدموں کی جگہ اپنے جانوروں کے کھروں اور اونٹوں کے قدموں کی جگہ دیکھنے لگ جاتے تھے اور آدمی اپنے قدموں کی جگہ دیکھنے لگ جاتا تھا تب وہاں سے منیٰ کو نکل لیتے تھے۔ ابن جریر

رمی جمار..... شیاطین کو کنکر مارنا

۱۲۶۵۶..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) مؤطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ ان کو یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دونوں جمروں کے پاس اس قدر طویل قیام کرتے تھے کہ طول قیام کی وجہ سے کھڑا ہونے والا اکتا جاتا تھا۔ مؤطا امام مالک

۱۲۶۵۷..... یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ ان کو خبر پہنچی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یوم النحر کو اس وقت نکلے جب دن تھوڑا سا نکل آیا

تھا۔ آپ نے ایک تکبیر کہی تو سب لوگوں نے بھی ایک تکبیر کہی۔ پھر اسی دن جب چاشت تک دن نکل آیا دوبارہ نکلے اور ایک تکبیر کہی، لوگوں نے بھی ایک تکبیر کہی پھر آپ رضی اللہ عنہ اندر داخل ہو گئے پھر تیسری مرتبہ جب سورج کچھ جھک گیا (دوپہر کے بعد) تب نکلے اور ایک تکبیر کہی (اور لوگوں نے بھی تکبیر کہی) ان کی تکبیر بیت اللہ تک پہنچی جس سے معلوم ہو گیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رمی کے لیے نکلے ہیں۔ مالک

۱۲۶۵۸..... سلمان بن ربیعہ سے مروی ہے فرمایا ہم نے پہلے کوچ کے دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نکلے تو آپ رضی اللہ عنہ کی ڈاڑھی سے پانی ٹپک رہا تھا اور آپ کے ہاتھ میں کنکریاں تھیں اور آپ کی (کمر بند) پٹی میں بھی چند کنکریاں تھیں، آپ رضی اللہ عنہ اپنے راستے میں تکبیر کہتے ہوئے جارہے تھے حتیٰ کہ حجرہ اولیٰ کے پاس پہنچے اور اس کو کنکر ماری اور پھر ماری حتیٰ کہ کنکریاں ختم کر دیں اور کسی مارنے والے کی کنکریاں آپ رضی اللہ عنہ کی کنکریوں تک نہیں پہنچ سکیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ایک گھڑی (تقریباً پون گھنٹہ) کھڑے دعا فرماتے رہے پھر حجرہ وسطیٰ پر تشریف لے گئے پھر تیسرے پر مسدد

۱۲۶۵۹..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا: میں نے یوم الاضحیٰ (قربان کے دن) حجرہ عقبہ کی رمی کے بعد رسول اللہ ﷺ کو خوشبو لگائی۔ ابن عساکر

۱۲۶۶۰..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک سائل نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ میں نے شام ہونے کے بعد رمی کی ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: کوئی گناہ نہیں ہے۔ ایک آدمی نے عرض کیا: میں نے قربانی کرنے سے قبل حلق کر دیا (سر منڈوا لیا) ہے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی گناہ نہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ابن جریر

۱۲۶۶۱..... جرملہ بن عمرو سے مروی ہے، فرمایا: میں حجۃ الوداع کے موقع پر اپنے چچا سان بن سہ کے ساتھ تھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو عرفہ میں خطبہ دیتے ہوئے دیکھا، آپ نے ایک انگلی کو دوسری پر رکھا ہوا تھا۔ میں نے اپنے چچا سے پوچھا کہ آپ ﷺ کیا فرما رہے ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ آپ فرما رہے ہیں کنکریاں یوں مارو جس طرح انگلیوں سے کنکریاں ماری جاتی ہیں (یعنی دو انگلیوں کے بیچ میں کنکر پھنسا کر مارو)۔

مسند احمد، ابن خزیمہ، البغوی، الباوردی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی، ابونعیم، السنن للبیہقی
۱۲۶۶۲..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا۔ میں نے عرض کیا: میں نے رمی کرنے سے قبل ہی قربانی کر لی؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا: (اب) رمی کر لو (کنکری مارو) اور کوئی حرج نہیں ہے۔ اور دوسرے نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے بیت اللہ کا طواف قربانی سے پہلے کر لیا؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اب) قربانی کر لو اور کوئی حرج نہیں ہے۔ ایک اور نے عرض کیا: میں نے ذبح کرنے سے قبل حلق کر لیا (سر منڈوا لیا؟) حضور ﷺ نے فرمایا: (اب) ذبح کر لو (قربانی کر لو) اور کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن جریر

الاضاحی..... قربانی کا بیان

۱۲۶۶۳..... (صدیق رضی اللہ عنہ) ابی سریحہ حدیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: میں نے ابو بکر صدیق اور عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ اپنے گھر والوں کی طرف سے قربانی اس ڈر سے نہ کرتے تھے کہ کہیں لوگ ان حضرات کی سنت کو رواج نہ دے لیں۔

ابن ابی الدنیا فی الاضاحی، الحاکم فی الکنی، ابوبکر عبد اللہ بن محمد زیاد النیسابوری فی الزیارات، السنن للبیہقی
ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کی سند صحیح ہے۔

۱۲۶۶۴..... شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما زمانہ حج میں آئے لیکن قربانی نہیں فرمائی۔ مسدد

۱۲۶۶۵..... نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے چھوٹے بچوں کی طرف سے بھی قربانی کیا کرتے تھے۔

ابن ابی الدنیا فی کتاب الاضاحی

۱۲۶۶۶..... نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مکہ میں مردہ کے پاس قربانی فرماتے تھے اور نئی میں قربان گاہ کے پاس

قربانی فرماتے تھے۔ السنن للبیہقی

۱۲۶۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ میں آپ ﷺ کے اونٹوں پر نگران کھڑا ہوں اور ان کے گوشت، کھالوں اور ان کے لباس (زین وغیرہ) کو صدقہ کر دوں اور قصاب کو اجرت میں ان میں سے کوئی چیز نہ دوں۔ اور فرمایا اجرت ہم اپنی طرف سے ادا کریں گے۔ الحمیدی، مسند احمد، العدنی، الدارمی، البخاری، مسلم، ابن داؤد، النسائی، ابن ابی الدنیا فی الاضاحی،

مسند ابی یعلیٰ، ابن ماجہ، ابن جریر، ابن خزیمہ، ابن الجارود، ابن حبان، شعب الایمان للبیہقی

۱۲۶۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ قربانی کی جائے آگے سے کان کٹے ہوئے جانور کی یا پیچھے سے کان کٹے ہوئے جانور کی یا لمبائی میں چرے ہونے والے جانور کی یا پھٹے ہوئے کان والے جانور کی یا ناک کٹے ہوئے جانور کی۔

مسند احمد، ابو عبید فی الغریب، النسائی، ابن ابی الدنیا فی الاضاحی، ابن جریر، ابن الجارود، الطحاوی، مسند احمد

کلام:..... روایت مذکورہ محل ہے ضعیف ابن ماجہ ۶۷۷۔

۱۲۶۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ٹوٹے ہوئے سینگ یا کٹے ہوئے کان والے جانور کی قربانی سے منع فرمایا۔

ابو داؤد، ابن وہب، مسند احمد، ابن داؤد، الترمذی حسن صحیح، النسائی، ابن ماجہ، ابن ابی الدنیا فی الاضاحی، مسند ابی

یعلیٰ، ابن جریر، ابن خزیمہ، الطحاوی، مستدرک الحاکم، الدورقی، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور

۱۲۶۹..... بخشش سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ایک مینڈھا حضور ﷺ کی طرف سے اور ایک مینڈھا اپنی طرف سے ذبح

کیا کرتے تھے۔ ہم نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! آپ حضور ﷺ کی طرف سے بھی قربانی کرتے ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے

رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا ہے کہ میں ان کی طرف سے قربانی کیا کروں، پس میں ہمیشہ حضور اقدس ﷺ کی طرف سے قربانی کیا کروں گا۔ اللہ

پاک ہم مسلمانوں کو حضور ﷺ کی طرف سے بھی قربانی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ مسند احمد، ابن ابی الدنیا فی الاضاحی

۱۲۷۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ارشاد فرمایا: اے فاطمہ! اپنی قربانی کے پاس

حاضر ہو جاؤ۔ بے شک اس کا پہلا خون کا قطرہ جب گرے گا تیرے سب گناہوں کی بخشش ہو جائے گی اور قیامت کے دن اس قربانی کے جانور کو

اس کے گوشت اور خون کے ساتھ ستر گنا بڑھا کر لایا جائے گا اور تیری میزان عمل میں رکھ دیا جائے گا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے

پوچھا: یا رسول اللہ! کیا یہ حکم خاص آل محمد کے لیے ہیں کیونکہ خیر میں ان کو خصوصیت حاصل ہے یا پھر یہ حکم آل محمد اور تمام لوگوں کے لیے عام

ہے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ (حکم) آل محمد اور تمام لوگوں کے لیے ہے۔

ابن منیع، عبد بن حمید، ابن زنجویہ، الدورقی، ابن ابی الدنیا فی الاضاحی، السنن للبیہقی

کلام:..... حدیث ضعیف ہے یہ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کیونکہ اس کی سند میں عمرو بن خالد ہے اور امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ بھی حاکم پر

نقد میں دوسری سند سے مروی اس حدیث کو ضعیف قرار دیتے ہیں جیسا کہ ۱۲۲۳۵ پر روایت گذر چکی۔

عیب دار جانور کی قربانی نہیں ہوتی

۱۲۷۱..... حجیہ بن عدی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، ارشاد فرمایا: گائے سات افراد کی طرف سے کافی ہے۔ حجیہ کہتے

ہیں میں نے پوچھا: اگر گائے (تین موقع ذبح پر) بچہ دیدے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس کا بچہ بھی اس کے ساتھ ذبح

کردے۔ میں نے پوچھا: اور لٹڑے جانور کا کیا حکم ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب وہ جائے ذبح (مذبح خانہ) میں جاسکے تو

اس کو ذبح کردے۔ میں نے پوچھا: ٹوٹے ہوئے سینگ والے جانور کی قربانی؟ فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے، ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا ہے

کہ ہم جانور کی دونوں آنکھیں اور دونوں کان اچھی طرح دیکھ لیں۔

ابو داؤد، ابن وہب، الدارمی، الترمذی، حسن صحیح، النسائی، ابن ماجہ ابن ابی الدنیا فی الاضاحی، مسند ابی یعلیٰ، ابن

خزیمہ، ابن حبان، الدارقطنی فی الافراد، الدورقی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور
۱۲۶۷۳... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ میں آپ علیہ السلام کی طرف سے مینڈھے کی
قربانی کیا کروں، پس میں چاہتا ہوں کہ میں ضرور یہ کروں۔

مصنف ابن ابی شیبہ، ابن ابی الدنیا فی الاضاحی، مسند ابی یعلیٰ، مستدرک الحاکم صحیح الاسناد
۱۲۶۷۴... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ میں اونٹوں کو نحر (ذبح) کروں اور ان کا گوشت صدقہ
کروں۔ چنانچہ پھر میں ان کے زینوں اور کھالوں کا پوچھنے گیا تو آپ علیہ السلام نے مجھے فرمایا کہ ان کو بھی صدقہ کروں۔ مسند ابی یعلیٰ
۱۲۶۷۵... ابو عبیدہ جو ابن ازہر کے آزاد کردہ غلام ہیں سے مروی ہے کہ انہوں نے قربانی کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے
سنا: اے لوگو! رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ تین راتوں کے بعد بھی تم قربانیوں کا گوشت کھاؤ۔ پس اس کے بعد قربانی کا گوشت نہ کھاؤ۔ یعنی
اتنا گوشت ذخیرہ نہ کرو کہ تین یوم کے بعد تک بچا رہے لیکن یہ حکم منسوخ ہے جیسا کہ دوسری حدیث میں اس کی صراحت آئی ہے۔

الشافعی، العدنی، مسلم، السنن للبیہقی، ابن داؤد، ابو عوانہ، الطحاوی
۱۲۶۷۶... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: قربانی کے تین یوم ہیں اور ان میں سب سے افضل پہلا دن ہے۔

ابن ابی الدنیا
۱۲۶۷۷... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: آیام معدودات تین دن ہیں، یوم الاخر (دس ذی الحجہ) اور دو دن اس کے بعد جس دن تو
چاہے قربانی کر لے اور ان میں سب سے افضل دن پہلا ہے۔ عبد بن حمید، ابن ابی الدنیا

۱۲۶۷۸... مغیرہ بن حرب سے مروی ہے فرمایا ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: میں نے ایک گائے قربانی کے
لیے خریدی تھی، اس نے بچہ دیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا دودھ نہ پی۔ ہاں جو اس کے بچے سے بچ جانے (وہ تیرے لیے جائز
ہے) پھر جب قربانی کا دن آجائے تو اس کو اور اس کے بچے کو سات لوگوں کی طرف سے ذبح کر دے۔ ابن ابی الدنیا، السنن للبیہقی

۱۲۶۷۹... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جب تو قربانی کا جانور خریدے تو دو دانت والا یا اس سے بڑا خرید پھر اس کو مونا تازہ
کر لے چنانچہ پھر تو کھائے گا تو اچھا کھائے گا اور کھلائے گا تو اچھا کھلائے گا۔ ابن ابی الدنیا، السنن للبیہقی، شعب الایمان للبیہقی

۱۲۶۸۰... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: قربانی کے لیے دو دانت والا یا اس سے بڑی عمر کا جانور جس کی آنکھیں اور کان
سلامت ہوں لو اور اس کو (کھلا یا کر) مونا تازہ کر لو۔ پھر اگر خود کھاؤ گے تو مونا تازہ کھاؤ گے اور اگر کھلاؤ گے اور اگر اس کو کسر
(نوٹ پھوٹ) یا کوئی مرض لاحق ہو گیا تو تیرے لیے کوئی نقصان نہیں۔ ابن ابی الدنیا، السنن للبیہقی، شعب الایمان للبیہقی

۱۲۶۸۱... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم قربانی نہ کریں متاבלد (آگے سے کان کٹے ہوئے)
جانور کی، اور نہ مدابرة (بیچھے سے کان کٹے ہوئے) جانور کی، اور نہ شرقاء (لمبائی میں چیرے ہوئے کان والے) جانور کی، اور نہ خرقاء (پھٹے ہوئے
کان والے) جانور کی اور نہ ہم کانے بھیگے جانور کی قربانی کریں۔ السنن للبیہقی

۱۲۶۸۲... امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ان کو یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ دو دن (مزید) ہیں یوم
الانحی کے بعد۔ السنن للبیہقی

۱۲۶۸۳... ابراہیم سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حج کرتے تھے پھر قربانی نہ کرتے تھے۔ مسدد

۱۲۶۸۴... عاصم بن شریب سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قربانی کے دن ایک مینڈھا منگوا یا اور یہ پڑھا (اور اس کو ذبح کیا)۔

بسم اللہ واللہ اکبر، اللہم منک ولک ومن علی ومنک۔

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ اے اللہ! یہ تیری طرف سے ہے اور تیرے لیے ہے اور علی کی طرف

سے ہے (اور) تیری طرف سے ہے۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ایک طباق منگوا یا اور سارا گوشت صدقہ کر دیا۔ ابن ابی الدنیا، السنن للبیہقی ۱۲۶۸۵۔
خشب کنانی سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ذبح کے وقت یہ دعا پڑھی:

وجہت وجهی للذی فطر السموات والارض حنیفاً وماناً من المشرکین، ان صلاتی ونسکی ومحیای
ومماتی لله رب العالمین لا شریک له وبذلک امرت وانا اول المسلمین۔

بسم اللہ واللہ اکبر منک ولک، اللہم تقبل من فلان

میں نے سب سے یکسو ہو کر اپنے آپ کو اسی ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور میں مشرکین میں
سے نہیں ہوں (یہ بھی) کہہ دو کہ میری نماز اور میری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا سب خدائے رب العالمین ہی کے لیے
ہے۔ جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی بات کا حکم ملا ہے اور میں سب سے اول فرماں بردار ہوں۔

اللہ کے نام یہ قربانی کرتا ہوں اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے، اے اللہ یہ قربانی تیری طرف سے ہے، تیرے لیے ہے۔ اے اللہ! اس
کو فلاں کی طرف سے شرف قبولیت بخش۔ ابن ابی الدنیا

۱۲۶۸۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ اپنے سارے گھروالوں کی طرف سے ایک ہی قربانی کیا کرتے تھے۔

ابن ابی الدنیا

صحت مند جانور کی قربانی

۱۲۶۸۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا ہے کہ ہمیں جو موٹا تازہ جانور ملے اس کی قربانی
کریں۔ گائے (نیل وغیرہ) کو سات افراد کی طرف سے اور اونٹ کو سات افراد کی طرف سے اور ہم تکبیر کو بلند آواز سے کہیں اور سکون و وقار کو اپنا
شعار بنائیں۔ ابن ابی الدنیا

۱۲۶۸۸..... مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ اونٹوں کو نحر (ذبح) کریں اور نیز یہ حکم بھی دیا
کہ ان کی کھالوں اور ان کے لباس (وغیرہ) کو صدقہ کر دیں۔ ابن جریر

۱۲۶۸۹..... طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: اس (قربانی کے) دن کے اندر قربانی کے خون بہانے سے بڑھ کر کوئی چیز اللہ کی راہ میں
خرچ نہیں کر سکتے سوائے کسی محتاج رشتہ دار سے صلہ رحمی کے (یعنی اس کی اعانت بھی اس دن بڑا ثواب ہے)۔ ابن زنجویہ

۱۲۶۹۰..... کثیرۃ بنت سفیان جو حضور علیہ السلام کی بیعت کرنے والوں میں سے تھیں فرماتی ہیں:

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جاہلیت کے زمانے میں میں نے اپنی چار بیٹیاں زندہ درگور کی ہیں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسی بکری جس کے
بالوں میں سفید دھبے ہوں کیونکہ اللہ کے نزدیک ایسی بکری کی قربانی دو کالی بکریوں کی قربانی سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ ابو نعیم

کلام:..... مذکورہ روایت کی سند میں محمد بن سلمان بن مسول ضعیف راوی ہے۔ مجمع الزوائد للبیہقی ۱۸/۳

۱۲۶۹۱..... کلیب سے مروی ہے ہم غزووں میں ہوتے تھے تو ہم پر امیر صرف اصحاب رسول اللہ ﷺ میں سے کسی کو چنا جاتا تھا۔ چنانچہ ایک مرتبہ
مزینہ کے ایک شہ سوار صحابی رسول اللہ ﷺ ہم پر امیر مقرر تھے۔ اس وقت گائے مہنگی ہو گئیں حتیٰ کہ ہم دو یا تین پھنڑوں کے عوض ایک گائے لے
پاتے تھے۔ تب یہ صحابی ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: یہ دن ہم کو پہلے بھی پیش آ گیا تھا کہ گائیں کم پڑ گئیں تھیں حتیٰ کہ ہم ایک گائے دو یا
تین پھنڑوں میں خریدتے تھے تب رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے تھے اور ارشاد فرمایا تھا: گائے کام دیتی ہے جہاں دو سالہ پھنڑا کام

دیتا ہے۔ یعنی دو سال مکمل ہونے والا پھنڑا بھی گائے کی جگہ کافی ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۶۹۲..... کلیب، مزینہ کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے سفر میں قربانی کی۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۶۹۳... ابوالاسد سلمیٰ عن ابیہ عن جدہ کی سند سے روایت کرتے ہیں، ان کے دادا کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ساتواں فرد تھا (یعنی ہم کل سات افراد ایک موقع پر تھے) رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حکم دیا تو ہم میں سے ہر ایک نے ایک ایک درہم جمع کیا اور سات درہم میں ہم نے ایک قربانی کا جانور خرید لیا۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ جانور ہم کو مہنگا پڑا ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے ہاں افضل ترین قربانی کے جانور زیادہ مہنگے اور زیادہ قیمتی ہیں۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے سب کو حکم فرمایا تو ایک آدمی نے جانور کا ایک ہاتھ پکڑ لیا ایک آدمی نے دوسرا ہاتھ پکڑ لیا، ایک آدمی نے ایک ٹانگ پکڑ لی اور ایک آدمی نے ایک ٹانگ پکڑ لی، ایک آدمی نے ایک سینگ پکڑ لیا اور ایک آدمی نے دوسرا سینگ پکڑ لیا اور ساتویں نے اس کو ذبح کیا جبکہ ہم ساتوں نے مل کر (بیک آواز) اس پر تکبیر کہی۔

بقیہ کہتے ہیں: میں نے حماد بن زید کو پوچھا ساتواں (ذبح کرنے والا) کون تھا؟ انہوں نے فرمایا: میں نہیں جانتا تو میں نے کہا: وہ رسول اللہ ﷺ تھے۔ ابن عساکر

کلام:..... روایت محل کلام ہے: الضعیفۃ ۱۶۷۸۔

۱۲۶۹۴... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا قربانی کے جانور میں (کچھ کچھ) سفیدی والا جانور مجھے دو کالے جانوروں سے زیادہ محبوب ہے۔ ابن النجار

۱۲۶۹۵... ابو ظہر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے دو چتکبرے (کالے سفید دھبوں والے) مینڈھے ذبح فرمائے۔ پہلے کو ذبح کرتے وقت فرمایا: محمد اور آل محمد کی طرف سے اور دوسرے کو ذبح کرتے وقت فرمایا: میری امت کے ہر اس شخص کی طرف سے جو مجھ پر ایمان لایا اور اس نے میری تصدیق کی۔ الکبیر للطبرانی

۱۲۶۹۶... سعید بن عبدالعزیز، یونس بن میسرۃ بن جلس سے روایت کرتے ہیں، یونس بن میسرۃ کہتے ہیں میں حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ جو صحابی رسول ہیں کے ساتھ قربانی کا جانور خریدنے گیا۔ انہوں نے ایک کالے سروالے مینڈھے جو اور مینڈھوں میں زیادہ اونچا نہ تھا کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا یہ مینڈھا گویا وہی مینڈھا ہے جو رسول اللہ ﷺ نے ذبح فرمایا تھا۔ لہذا پھر انہوں نے مجھے اسی کے خریدنے کا حکم دیا تو میں نے اس کو خرید لیا۔ ابن مندہ، ابن عساکر

۱۲۶۹۷... ابورافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مینڈھا ذبح فرمایا اور پھر ارشاد فرمایا: یہ میری طرف سے ہے اور میری امت کی طرف سے ہے۔ الکبیر للطبرانی

۱۲۶۹۸... ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو دو چتکبرے مینڈھے ہدیہ میں دیئے گئے پھر آپ ﷺ نے دونوں کی قربانی کی۔

مسند ابی یعلیٰ، ابن عساکر

۱۲۶۹۹... حبیب بن خنف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، مخنف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں عرفہ کے روز رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا تو آپ فرما رہے تھے: کیا جانتے ہو اس کو؟ پھر مجھے معلوم نہیں لوگوں نے آپ علیہ السلام کو کیا جواب دیا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر گھر والوں پر لازم ہے کہ وہ ہر رجب میں ایک بکری ذبح کریں اور ہر یوم الاضحیٰ کو قربانی کریں۔ ابو نعیم

۱۲۷۰۰... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ وہ سفر سے واپس تشریف لائے تو ان کے گھر والوں نے ان کی خدمت میں قربانی کے گوشت سے کچھ گوشت پیش کیا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں جب تک اس کے متعلق پوچھ نہ آؤں اس کو نہیں کھا سکتا۔ چنانچہ وہ اٹھ کر اپنے ماں شریک بھائی حضرت قتادہ بن العنمان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، یہ بدری صحابی تھے۔ ان سے اس گوشت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ہاں تمہارے بعد نیا حکم آ گیا ہے جس نے اس کو توڑ دیا جس میں آپ علیہ السلام نے قربانی کے گوشت کو تین دن کے بعد کھانے سے منع فرمایا تھا (لہذا تم وہ گوشت کھا سکتے ہو)۔ ابن عساکر

۱۲۷۰۱... ابو حمید سے مروی ہے کہ ہم عتبہ بن عبدالمسلمی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ یزید مقرر تشریف لائے اور عتبہ کو عرض کیا: اے

ابوالولید: تم قربانی کے لیے اونٹ کی تلاش میں نکلے تھے مگر سوائے ایک موٹے اونٹ کے جس کے اگلے دو دانت بھی گرے ہوئے تھے کے سوا کوئی جانور نہیں مل رہا؟ حضرت عتبہ نے فرمایا: تم وہ تمہیں لا دو۔ یزید بولے: اللہ تم کو بخشے! کیا وہ اونٹ تمہاری طرف سے قربانی میں کام آسکتا ہے اور میری طرف سے نہیں آسکتا؟ عتبہ بولے: ہاں، یزید نے پوچھا: وہ کیوں؟ فرمایا: تم اس کے متعلق شک میں پڑے ہوئے ہو (کہ معلوم نہیں اس کی قربانی ہوگی یا نہیں) جبکہ مجھے کوئی شک نہیں۔ پھر عتبہ نے اپنا ہاتھ نکالا اور ارشاد فرمایا: بے شک رسول اللہ ﷺ نے پانچ چیزوں سے منع فرمایا ہے۔ موصلمہ سے، مصفرہ سے، مختاء سے، کسراء سے اور مشیعہ سے۔ پھر فرمایا: موصلمہ وہ (جانور) ہے جس کے (دانت) جڑ سے اکھاڑے گئے ہوں اور مصفرہ وہ ہے جس کے کان جڑ سے اکھاڑے گئے ہوں اور مختاء وہ جانور جس کا بھینگا پن بالکل ظاہر ہو اور مشیعہ وہ کمزور اور بیمار جانور جو ریوڑ میں بھریوں سے پیچھے رہ جائے (اور کسراء وہ جانور جس کے سینگ ٹوٹے ہوئے ہوں)۔ ابن جریر

قربانی سنت ابراہیمی ہے

۱۲۷۰۲۔ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ قربانی کے جانوروں کی حقیقت کیا ہے؟ فرمایا: تمہارے باپ (ابراہیم علیہ السلام) کی ملت ہے۔ پوچھا: ہمارے لیے ان میں کیا (ثواب) ہے؟ فرمایا: ہر بال کے بدلے ایک نیکی ہے۔ پوچھا: اور اون؟ فرمایا: اون میں بھی (ہر اون کے بال کے بدلے میں) ایک نیکی ہے۔ ابن زنجویہ

۱۲۷۰۳۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے یوم النحر کو دو مینڈھے ذبح فرمائے۔ النسائی

۱۲۷۰۴۔ ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے اپنی قربانی ذبح فرمائی اور پھر مجھے فرمایا: اے ثوبان! اس قربانی کے گوشے کو درست کر کے رکھو۔ چنانچہ پھر میں اس میں سے آپ ﷺ کو کھلاتا رہا حتیٰ کہ آپ علیہ السلام مدینے تشریف لے گئے۔ ابن عساکر

الهدایا

ہدی وہ جانور کہلاتا ہے جو حاجی اپنے ساتھ حرم کو لے جائے تاکہ اس کو ذبح کر کے اللہ کا قرب حاصل کرے اسی طرح کی جنائت سے جو دم لازم ہو وہ بھی ہدی ہے۔

۱۲۷۰۵۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ابو جہل کو ایک اونٹ ہدیہ کیا۔

الدارقطنی فی العلل، الاسماعیلی فی معجمہ، الدارقطنی فی السنن، الخطیب فی تاریخ فی رواة مالک

۱۲۷۰۶۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا اے لوگو! حج کرو اور ہدی (اللہ کی راہ میں جانور ذبح) کرو۔ بے شک اللہ ہدی کو پسند کرتا ہے۔ ابن سعد، النسائی فی حدیث قتیبہ

۱۲۷۰۷۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جو نفلی ہدی لے کر آیا پھر حرم پہنچنے سے پہلے ہی اس کی قربانی مجبوراً کرنا پڑی تو اس سے کچھ نہ کھائے اگر کھالی تو اس پر اس کا بدل ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۷۰۸۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ کیا آدمی اپنی ہدی کے جانور پر سوار ہو سکتا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ پیدل لوگوں کے پاس سے گذرتے تھے تو ان کو حکم فرماتے اور وہ نبی اکرم ﷺ کے ہدی کے جانوروں پر سوار ہو جاتے تھے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اور تم اپنے نبی ﷺ کی سنت سے زیادہ افضل کسی اور چیز کی اتباع نہیں کر سکتے۔ مسند احمد

۱۲۷۰۹۔ مغیرہ بن حرب حضرت علی رضی اللہ عنہ یا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مسلمانوں کے درمیان ان کی ہدی میں شراکت قائم کی۔ گائے کو سات افراد کی طرف سے۔ ابو داؤد

۱۲۷۱۰۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے حج میں سوا اونٹ لے کر آئے۔ المعاریث

۱۲۷۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: جب نبی اکرم ﷺ نے اپنے اونٹ (ہدی والے) قربان کیے تو تمیں اونٹ حضور علیہ السلام نے خود اپنے ہاتھ سے نحر کیے (ذبح کیے) اور مجھے حکم کیا تو باقی سارے میں نے نحر (ذبح) کیے۔

ابن داؤد، السنن للبیہقی، ابن ابی الدنیا فی الاضاحی

ابن ابی الدنیا نے یہ الفاظ اضافہ فرمائے ہیں: مزید حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ ان کا گوشت لوگوں کے درمیان تقسیم کر دو اور ان کے لباس (زین وغیرہ) اور کھالوں کو بھی تقسیم کر دو اور ان میں سے کوئی چیز کسی (قصائی) کو (اجرت میں) نہ دو۔
کلام: روایت محل کلام ہے ضعیف ابی داؤد ۳۸۶۔

۱۲۷۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے ان سے ہدی کے بارے میں سوال کیا کہ وہ کس جانور سے ہونی چاہیے؟ گویا آدمی کو ہدی میں شک تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تو قرآن پڑھ سکتا ہے؟ عرض کیا: جی ہاں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اللہ پاک کا فرمان سنا ہے:

يا ايها الذين آمنوا افوا بالعقود احلت لكم بهيمة الانعام الا ما تلى عليكم

اے ایمان والو! اپنے اقراروں کو پورا کرو تمہارے لیے چار پائے جانور (جو چیرنے والے ہیں) حلال کر دیئے گئے ہیں۔ بجز ان کے جو تمہیں پڑھ کر سنائے جاتے ہیں۔

آدمی نے عرض کیا: جی ہاں (ایسے ہی فرمان الہی ہے) اور چوپائے جانور حلال ہیں پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسی طرح فرمان الہی ہے: ليدكروا اسم الله على ما رزقهم من بهيمة الانعام، ومن الانعام حمولة وفرشاً فكلوا ممن بهيمة الانعام۔ پس ذکر کریں وہ اللہ کا نام ان پر جو اللہ نے ان کو چوپائے جانور دیئے ہیں اور مویشیوں میں جو بار برداری والے ہیں اور جو کھانے کے کام آتے ہیں۔ پس کھاؤ چوپائے جانوروں میں سے۔

آدمی نے عرض کیا: جی ہاں۔ ایسا ہی ہے۔ پھر فرمایا: اسی طرح فرمان الہی ہے۔

من الضأن اثنين ومن المعز اثنين ومن الابل اثنين ومن البقر اثنين۔

بھیڑوں میں جوڑ اور بکریوں سے جوڑ اور اونٹوں سے جوڑ اور گائے سے جوڑ۔

عرض کیا: جی ہاں (اللہ کا فرمان ایسے ہی ہے) پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: (اسی طرح) میں نے اللہ کا فرمان سنا ہے:

يا ايها الذين آمنوا لا تقتلوا الصيد وانتم حرم من بالغ الكعبة تك

اے مومنو! جب تم احرام کی حالت میں ہو تو شکار نہ مارنا۔ اور جو تم میں سے جان بوجھ کر اسے مارے تو (یا تو اس کا) بدلہ (دے اور یہ قربانی) کعبہ پہنچائی جائے۔

یہاں ہدی کا ترجمہ قربانی سے کیا گیا ہے، یہ سب آیات سن کر سائل کو واضح ہو گیا کہ ہدی کی قربانی اللہ کا حکم ہے تب اس نے کہا: مجھ سے ایک ہرن قتل ہو گیا ہے اب مجھ پر کیا لازم ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک بکری جو کعبہ لائی جائے (اور پھر اسے ذبح کیا جائے) جیسا کہ ابھی تو نے سنا۔ ابن ابی حاتم، السنن للبیہقی

اونٹ میں نحر سنت ہے

۱۲۷۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، مجھے اللہ کے نبی ﷺ نے بہت سے اونٹ دے کر بھیجا اور ارشاد فرمایا: ان کو جا کر نحر کرو (ذبح کرو) اور ان کا گوشت یا کھالیں قصاب کو اجرت میں بر لڑ نہ دینا۔ ابن حریب

۱۲۷۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ میں اونٹوں کا گوشت تقسیم کر دوں۔ چنانچہ میں نے تقسیم

کر دیا۔ پھر حضور نے مجھے فرمایا ان کی کھالیں تقسیم کر دوں۔ تو میں نے ان کی کھالیں بھی تقسیم کر دیں پھر حضور نے مجھ ان کی وغیرہ تقسیم کرنے کا فرمایا سو وہ بھی میں نے تقسیم کر دیں۔ ابن جریر

۱۲۷۱۵..... مالک عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن علی بن ابی طالب، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ اونٹ اپنے دست اقدس سے نحر کیے اور کچھ اونٹ آپ کے سوا اور کسی نے کیے۔ مالک، مسلم

۱۲۷۱۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے جب ہدی (قربانی) کے جانوروں کے ساتھ بھیجا تو یہ بھی حکم دیا کہ میں ان کی کھالوں اور لباسوں کو تقسیم کر دوں اور کسی قصاب کو ان میں سے کوئی چیز نہ دوں (بطور اجرت) پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور میرے ساتھ نبی کے بیٹے ہوئے سوا اونٹ تھے۔ زاهر بن طاہر بن طاہر فی تحفة عید الاضحی

۱۲۷۱۷..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو ہدی کا اونٹ مہار تھا مے ہوئے پیدل لے کر جاتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس پر سوار ہو جا۔ آدمی نے عرض کیا کہ یہ بدنہ ہے (قربانی کا جانور ہے) آپ علیہ السلام نے فرمایا: سوار ہو جا۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۷۱۸..... عبدالرحمن بن ابی لیبی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہدی کے اونٹ قربانی کرنے کا حکم دیا نیز فرمایا کہ ان کی زین وغیرہ اور کھالیں بھی تقسیم کر دیں اور قصاب کو ان میں سے کوئی چیز (بطور اجرت) نہ دیں۔ ابن جریر

۱۲۷۱۹..... مجزأة بن زاهر اپنے والد سے، وہ ناجیہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپ ﷺ کو ہدی (مکہ میں) لانے سے روک دیا گیا تھا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ساتھ ہدی بھیج دیجئے میں اس کو حرم میں لے جا کر نحر (قربان) کر دوں گا۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو اس کو کیسے لے جائے گا؟ انہوں نے عرض کیا: میں ایسی وادیوں سے اس کو لے کر جاؤں گا جہاں سے وہ لوگ (مشرکین) اس پر قادر نہ ہو سکیں گے۔ چنانچہ میں اس کو لے کر چلا گیا اور لے جا کر حرم میں نحر (قربان) کر دیا۔ ابو نعیم

۱۲۷۲۰..... ناجیہ بن کعب الخزاعی سے مروی ہے، فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جو ہدی کے اونٹ راستے میں تھک کر قریب الہلاکت ہو جائیں میں ان کا کیا کروں؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کو نحر کر دو پھر اونٹ کے پاؤں اس کے خون سے رنگیں کر دو پھر لوگوں کو اس کا گوشت کھانے کے لیے چھوڑ دو۔ مصنف ابن ابی شیبہ، الترمذی، حسن صحیح، ابن حبان حدیث صحیح

۱۲۷۲۱..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: جو نفل ہدی لے کر آیا پھر حرم پہنچنے سے پہلے (اس کے تھک جانے کی وجہ سے) نحر (قربانی) کرنے کی نوبت پیش آگئی تو اس سے خود کچھ نہ کھائے اگر کھالیا تو اس پر بدل لازم ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۷۲۲..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک عمدہ اونٹنی ہدیہ میں دی گئی، پھر کسی نے ان کو تین سو دینار اس اونٹنی کے دینے چاہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! مجھے ایک عمدہ اونٹنی ہدیہ میں آئی ہے، اب مجھے اس کے تین سو دینار مل رہے ہیں، کیا میں اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت سے کئی اونٹ خرید کر اللہ کی راہ میں بطور ہدی بھیج سکتا ہوں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں، اسی کو نحر (قربان) کرو۔ الشاشی، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور

۱۲۷۲۳..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کے ساتھ اٹھارہ اونٹ قربانی کے بھیجے اور کچھ احکام بھی دیئے، وہ شخص ان کو لے کر چلا گیا۔ پھر (کسی خیال سے) واپس آیا اور پوچھا: اگر ان میں سے کوئی اونٹ تھک کر آگے چلنے سے عاجز ہو جائے تو؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو نحر کر دو پھر اس کے پاؤں اس کے خون میں ڈبو دو اور ان کو اس اونٹ کے جسم پر مارو اور پھر اس میں سے نہ خود کھاؤ اور نہ تمہارے قافلہ میں سے کوئی کھائے۔ ابن ابی شیبہ

۱۲۷۲۴..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے ہدی کے کچھ جانور اپنے دست مبارک سے نحر فرمائے اور کچھ کسی اور نے نحر کیے۔ ابن النجار

۱۲۷۲۵..... (مسند عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) حضور نبی اکرم ﷺ نے وہی جانب والے اونٹوں کو خاص علامت لگائی اور اپنے ہاتھ سے ان کا

خون نکالا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۷۲۶۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ ان کے اونٹوں کو تقسیم کر دیں، چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو اعضاء، اعضاء تقسیم کر دیا پھر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے دوبارہ حکم فرمایا کہ ان کی کھالیں اور ان کے لباس (پالان وغیرہ) بھی تقسیم کر دو۔ ابن جریر

قربانی کے گوشت کو ذخیرہ کرنا

۱۲۷۲۷۔ (مسند علی رضی اللہ عنہ) سعید بن عبیدہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ میں عید کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی پھر خطبہ ارشاد فرمایا پھر فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے تم لوگوں کو منع فرمایا ہے کہ قربانی کے گوشت کو تین دن کے بعد کھاؤ۔

المروزی فی العیدین

۱۲۷۲۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے تین باتوں سے منع فرمایا: تین دن کے بعد قربانی کے گوشت سے، قبروں کی زیارت سے اور ان (شراب کے) برتنوں میں نبیذ بنانے سے۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خبردار! سنو! میں نے تمہیں تین چیزوں سے منع کیا تھا پھر مجھے ان کی حقیقت آشکارا ہوئی۔ میں نے تم کو تین دن کے بعد قربانی کا گوشت (کھانے سے) منع کیا تھا پھر مجھے واضح ہوا کہ لوگ (گوشت) کا سالن (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں، اپنے مہمانوں کو (گوشت) کھلاتے ہیں اور اپنے غائب لوگوں کے لیے بچا کر رکھتے ہیں۔ لہذا اب تم کھاؤ اور روک بھی لو۔ اور میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا پس اب زیارت کیا کرو لیکن وہاں لغوبات کرنے سے اعراض کرو۔ بے شک یہ چیزیں دل کو نرم کرتی ہیں آنکھوں کو رلاتی ہے اور آخرت یاد دلاتی ہے۔ اور میں نے تم کو ان برتنوں سے منع کیا تھا پس جن برتنوں میں تم چاہو (حلال چیز) پیو۔ ابن النجار

۱۲۷۲۹۔ یزید بن ابی حبیب سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے قربانیوں کے گوشت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ان سے منع فرمایا تھا پھر ان کی رخصت (اجازت) عطا فرمادی۔ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ایک سفر سے واپس تشریف لائے تو ان کی بیوی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے قربانی کا گوشت ان کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے ان سے منع نہیں فرمایا تھا؟ فاطمہ رضی اللہ عنہا بولیں: رسول اللہ ﷺ نے اس کو (گوشت) کھانے کی اجازت مرحمت فرمادی ہے۔ چنانچہ علی رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس کے بارے میں سوال کیا تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اب تم ان قربانیوں کا گوشت ذی الحجہ سے (اگلی) ذی الحجہ تک کھا سکتے ہو۔ مسند احمد، الخطیب فی المتفق والمفترق

الحلق والتقصیر..... سرمنڈانا یا کتر وانا

۱۲۷۳۰۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: جس نے بالوں میں (کچھ دوا وغیرہ) تلی یا بالوں کی مینڈھی بنائی یا (جوڑوں کو) قتل کیا تو وہ حلق کرائے (منڈائے)۔ مالک، ابو عبیدہ فی الغریب، ابن ابی شیبہ

۱۲۷۳۱۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس نے مینڈھی بنا رکھی ہوں وہ سرمنڈائے اور تنبیہ کی مشابہت نہ کرے (یعنی دوا وغیرہ میں نہ ملے)۔ مالک، السنن للبیہقی

۱۲۷۳۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک آدمی حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے حلق کرانے سے قبل ہی افاضہ (واپسی) کر لی؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اب حلق یا قصر کرائے (سرمنڈالے یا بال چھوٹے کرائے) اور کوئی حرج نہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۷۳۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: جس نے (بالوں میں) تنبیہ کی یا بالوں کو گوندھایا یا ان کا جوڑا بنایا تو اس پر (بال

چھوٹے کرنے کے بجائے) منڈانا واجب ہے۔ ابو عبیدہ۔
 ۱۲۷۳۳۔... اسامۃ بن شریک سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ میں نے قربانی سے پہلے حلق کروالیا؟ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ابن جریر

۱۲۷۳۵۔... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے قربانی کرنے سے قبل حلق کروالیا (سر منڈا لیا) ہے؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۷۳۶۔... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یومِ آخر کورمی جمرہ فرمائی پھر لوگوں (کے سوال جواب) کے لیے بیٹھ کئے۔ چنانچہ ایک آدمی آپ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے نحر کرنے سے قبل حلق کروالیا ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے، پھر دوسرا شخص آیا اور عرض کیا: میں نے رمی کرنے سے قبل حلق کروالیا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ پس جس چیز کے متعلق بھی سوال کیا گیا آپ نے یہی ارشاد فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن جریر

۱۲۷۳۷۔... حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! مخلتین (سر منڈانے والوں) کی بخشش فرمایا کس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اور مقصرین (بال چھوٹے کرانے والے)؟ تو آپ نے پھر وہی ارشاد فرمایا: اے اللہ! مخلتین کی بخشش فرما۔ اور تیسری یا چوتھی بار میں آپ نے فرمایا اور مقصرین (کی بھی بخشش فرما)۔ ابو نعیم

۱۲۷۳۸۔... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے حدیبیہ کے روز ارشاد فرمایا: اللہ رحم کرے مخلتین پر۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اور مقصرین؟ حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ مخلتین پر رحم کرے۔ تین بار آپ یونہی پوچھنے پر ارشاد فرماتے رہے۔ پھر (چوتھی بار) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اور مقصرین؟ تب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اور مقصرین (پر بھی رحم فرما) لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! مخلتین کی کیا خصوصیت ہے؟ آپ نے ان کے لیے بہت ترحم فرمایا ہے۔ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: کیونکہ وہ شک میں نہیں پڑے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۷۳۹۔... ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ اور اس آپ کے اصحاب نے یوم الحدیبیہ کو حلق فرمایا (سر منڈا لیا) سوائے عثمان اور قتادہ رضی اللہ عنہما کے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ مخلتین پر رحم فرمائے، لوگوں نے عرض کیا اور مقصرین یا رسول اللہ! حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ رحم کرے مخلتین پر اور مقصرین پر۔ مصنف ابن ابی شیبہ

حج میں سر منڈانے والوں کے حق میں دعا

۱۲۷۴۰۔... برید بن ابی مریم السلولی سے مروی ہے کہ مجھے ابو مالک بن ربیعہ نے بیان کیا کہ انہوں نے حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کو تین بار فرماتے ہوئے سنا: اے اللہ! مخلتین کی بخشش فرما پھر چوتھی بار فرمایا اور مقصرین کی۔ الرویانی والبعوی، ابن عساکر

۱۲۷۴۱۔... اوس بن عبد اللہ السلولی سے مروی ہے کہ مجھے میرے چچا برید بن ابی مریم نے اپنے والد مالک بن ربیعہ سے بیان کیا۔ مالک کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اے اللہ! مخلتین کی بخشش فرما۔ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اور مقصرین؟ تو نبی اکرم ﷺ نے تیسری یا چوتھی بار پوچھنے پر فرمایا: اور مقصرین (کی بھی بخشش فرمایا اللہ) مالک کہتے ہیں: اس دن میرا سر مخلوق (منڈا ہوا) تھا اور اس کی وجہ سے مجھے سرخ اونٹوں کے لٹ جانے سے زیادہ خوشی ہو رہی تھی۔ ابن مندۃ و ابو نعیم، ابن عساکر

۱۲۷۴۲۔... جابر بن اذرق الغاضری سے مروی ہے فرماتے ہیں میں اپنی سواری اور سامان کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کی سواری کے ایک طرف ہو گیا اور ہم چلتے رہے حتیٰ کہ ہم (منزل) پر پہنچ گئے۔ آپ ﷺ چڑے کے ایک خیمے میں اتر کر تشریف لے گئے۔ پھر اس کے دروازے پر تیس سے زائد افراد کھڑے ہو گئے جن کے ہاتھ میں کوزے تھے۔ میں قریب ہوا تو ایک آدمی مجھے ہٹانے لگا۔ میں نے اس کو کہا اگر تو مجھے دھکے دے گا تو میں تجھے دھکے دوں گا اور اگر تو مجھ سے لڑے گا تو میں تجھ سے لڑوں گا۔ اس نے کہا: تو بڑا شہیر آدمی ہے۔ میں

نے کہا: اللہ کی قسم! تو مجھ سے زیادہ شریر ہے۔ اس نے پوچھا: وہ کیسے؟ میں نے کہا: میں یمن کے دور دراز علاقے سے آیا ہوں تاکہ نبی اکرم ﷺ سے کچھ سن کر واپس جا کر اپنے پیچھے والے لوگوں کو سناؤں۔ لیکن ارب تو مجھے روک رہا ہے۔ آدمی نے کہا: ہاں تو سچ کہتا ہے، اللہ کی قسم میں ہی تجھ سے زیادہ شریر ہوں۔ پھر نبی اکرم ﷺ سوار ہو گئے، لوگ عقبہ منیٰ سے آپ کے گرد جمع ہونا شروع ہو گئے اور خوب زیادہ ہو گئے اور آپ سے سوال جواب کرنے لگے۔ کثرت اور اژدھام کی وجہ سے کوئی آپ کے قریب نہیں پہنچ پارہا تھا۔ پھر ایک آدمی حاضر ہوا جس نے بال چھوئے کرا رکھے تھے، بجائے حلق کرانے کے۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ میرے لیے دعائے رحمت کر دیجئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! مخلقتین پر رحمت فرما۔ آدمی نے پھر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھ پر دعائے رحمت فرما دیں۔ آپ نے پھر فرمایا: اے اللہ! مخلقتین پر رحمت فرما۔ تین مرتبہ ایسا ہی فرمایا۔ پھر آدمی چلا گیا اور اپنا سر منڈا کر آ گیا۔ اس دن میں سر منڈے کے سوا کوئی شخص نہیں دیکھ رہا تھا۔ ابو نعیم

منیٰ میں رات گزارنا اور منیٰ کے اعمال

۱۲۷۳۳..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تم حلق کر لو اور جمرہ پر سات کنکریاں مار لو اور قربانی ذبح کر لو تو تب تمہارے لیے ہر چیز حلال ہو گئی سوائے عورتوں اور خوشبو کے۔

الجامع لعبدالرزاق، الطحاوی، نصر فی الحجۃ، السنن للبیہقی

۱۲۷۳۴..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ منع فرماتے تھے کہ کوئی شخص عقبہ سے باہر رات گزارے اور لوگوں کو منیٰ میں داخل ہونے کا فرماتے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۷۳۵..... نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: لوگوں کا خیال ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لوگوں کو بھیجتے تھے کہ عقبہ سے باہر والے لوگوں کو اندر بھیجیں۔ مالک

۱۲۷۳۶..... عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چرواہوں (اور جانوروں کے نگہبانوں) کو اس بات کی اجازت دیدی تھی کہ وہ منیٰ سے باہر رات گذاریں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۷۳۷..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کوئی حاجی منیٰ کی راتیں عقبہ سے باہر نہ گزرنے بسر کرے۔

مؤطا امام مالک، السنن للبیہقی

۱۲۷۳۸..... عمرو بن دینار، مطلق سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب نے زید بن صوحان سے سوال کیا کہ منیٰ میں تمہارا ٹھکانہ کہاں ہے؟ انہوں نے عرض کیا بائیں جانب۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ تو تاجروں کی منزل ہے، وہاں نہ رہو۔ الأزدقی

۱۲۷۳۹..... ہر ماس بن زیاد بائیں رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عید الاضحیٰ کے موقع پر منیٰ میں حضور ﷺ کو دیکھا کہ آپ اونٹ پر تشریف فرما ہو کر خطبہ دے رہے تھے۔ ابن عساکر

۱۲۷۵۰..... جعفر بن مضلب سے مروی ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو منیٰ کے دنوں میں فرمایا میرے پاس آ جاؤ پھر فرمایا: نہیں، ہاں اگر تم نے رسول اللہ ﷺ سے (اس موقع کے بارے میں) کچھ سن رکھا ہو تو آؤ۔ انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم

ﷺ سے سن رکھا ہے۔ نسخاری فی تاریخہ، ابن عساکر

تکبیرات التشریق

۱۲۷۵۱..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) عیینہ بن عمیر سے مروی ہے، فرمایا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عرفہ کے روز فجر کے بعد سے ایام

التشریق (تیرہویں تاریخ) کی ظہر تک تکبیرات تشریق پڑھتے تھے۔ ابن ابی شیبہ، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی

۱۲۷۵۲..... عبید بن عمیر سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عرفہ کے روز (نوذی الحجہ کی) فجر کی نماز سے ایام تشریق کے آخری دن (تیرہویں ذی الحجہ) تک تکبیر کہتے تھے۔

ابن ابی شیبہ، المروزی فی العیدین، ابن ابی الدنیا فی الاضاحی، زاهر بن طاہر الشحامی فی تحفة عید الاضحی ۱۲۷۵۳... ابواسحاق سے مروی ہے، فرمایا: عمر، علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم کا اس بات میں اتفاق تھا کہ یہ تینوں حضرات عرفہ کی صبح نماز کے بعد تکبیر شروع کرتے تھے۔ لیکن ابن مسعود رضی اللہ عنہ یوم النحر (دسویں ذی الحجہ) کی نماز عصر تک تکبیر پڑھتے جبکہ عمر رضی اللہ عنہ و علی رضی اللہ عنہ آخری ایام تشریق کی نماز عصر تک پڑھتے تھے۔ السنن للبیہقی

۱۲۷۵۴..... (مسند علی رضی اللہ عنہ) عبیدۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور عرفہ کے روز صبح کی نماز کے بعد سے تیرہویں ذی الحجہ کی عصر تک یہ تکبیریں۔ ہر فرض نماز کے بعد پڑھتے رہے:

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد۔ ابن ابی الدنیا فیہ

اس روایت کو زاہر نے تحفة عید الاضحیٰ میں عن الحارث عن علی سے روایت کیا ہے۔

۱۲۷۵۵..... شقیق رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ عرفہ کے روز فجر کی نماز کے بعد سے تکبیر تشریق پڑھنا شروع فرماتے تھے اور ان کو موقوف نہیں فرماتے تھے جب تک کہ امام ایام تشریق کے آخری دن عصر کی نماز نہ پڑھ لے۔ السنن للبیہقی

۱۲۷۵۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی! عرفہ کے روز فجر کی نماز کے بعد تکبیر کہہ اور ایام تشریق کے آخری دن کی عصر تک (ہر نماز کے بعد) کہتا رہ۔ الدیلمی

۱۲۷۵۷..... شقیق اور ابو عبد الرحمن حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ وہ عرفہ کے روز فجر کی نماز کے بعد سے تکبیر شروع فرماتے اور ایام تشریق کے آخری روز کی عصر تک کہتے رہتے اور عصر کے بعد بھی تکبیر کہتے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۷۵۸..... شریک رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: میں نے ابواسحاق سے عرض کیا: علی اور عبد اللہ کیسے تکبیر کہتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: وہ دونوں یہ الفاظ کہتے تھے:

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد۔ ابن ابی شیبہ

النفر..... کوچ کرنا

۱۲۷۵۹..... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: کوچ کی رات وادی ابطح میں اترنا سنت ہے۔ الاوسط للطبرانی

۱۲۷۶۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کوچ کی رات وادی محصب میں ٹھہرو۔ ابن ابی شیبہ، ابو عبید فی الغریب

فائدہ:..... وادی محصب مکہ اور منیٰ کے درمیان وادی ابطح کی طرف ایک گھاٹی ہے۔

۱۲۷۶۱..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: جس نے کوچ سے قبل اپنا سامان آگے بھیج دیا اس کا حج نہیں ہوا۔ ابن ابی شیبہ

طواف الوداع

۱۲۷۶۲..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرمایا میں نے منیٰ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! کل (یہاں سے) کوچ ہوگا، پس کوئی شخص واپس نہ جائے بیت اللہ کا طواف کیے بغیر، کیونکہ آخری عمل حج میں طواف بیت اللہ ہے۔

مالک، الشافعی، ابن ابی شیبہ، مسند ابی یعلیٰ، السنن للبیہقی

۱۲۷۶۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: منیٰ کے بعد آخری عمل تمہارا بیت اللہ کا طواف ہونا چاہیے اور بیت اللہ کے طواف میں

آخری عمل حجر اسود (کا بوسہ) ہونا چاہیے۔ ابن ابی شیبہ
 ۱۲۷۶۳..... عطاء اور طاؤوس سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس شخص کو واپس لوٹا دیتے تھے جو واپس جا رہا ہوتا اور اس کا آخری عمل بیت
 اللہ (کا طواف) نہ ہوتا۔ مصنف ابن ابی شیبہ
 ۱۲۷۶۵..... یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو مر الظہر ان سے واپس کیا جس نے طواف وداع
 نہیں کیا تھا۔ مالک، الشافعی، السنن للبیہقی
 ۱۲۷۶۶..... ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے طواف الخروج (طواف وداع) نہیں کیا تھا تو انہوں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ کو کہی
 تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نماز کھڑی ہو جائے تو وہ نمازیوں کے پیچھے سے کعبۃ اللہ کا طواف کر لیں۔ چنانچہ جب نماز کھڑی ہو گئی تو انہوں
 نے اونٹ پر سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے سے کعبۃ اللہ کا طواف کیا۔ النسائی

فصل..... حج کی جنایات اور ان پر لازم ہونے والے دم..... بدلے

۱۲۷۶۷..... (مسند ابی بکر رضی اللہ عنہ) میمون بن مہران سے مروی ہے کہ ایک اعرابی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض
 کیا: میں نے ایک شکار قتل کر دیا ہے حالانکہ میں احرام کی حالت میں تھا۔ آپ اس کا مجھ پر کیا بدلہ دیکھتے ہیں؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے
 حضرت ابی بن کعب سے جو آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ارشاد فرمایا: آپ اس میں کیا (بدلہ) دیکھتے ہیں؟ (اتنے میں) اعرابی (درمیان
 میں) بول پڑا کہ میں آپ کی خدمت میں آیا تھا اور آپ رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ ہیں تاکہ آپ سے سوال کروں۔ اور آپ خود کسی اور سے سوال
 کر رہے ہیں! حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تجھے کیوں برا لگ رہا ہے؟ (حالانکہ) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: یحکم بہ ذوا عدل منکم۔ اس
 کا فیصلہ تم میں سے دو معتبر آدمی کریں اس وجہ سے میں نے اپنے ساتھی سے مشورہ کیا تاکہ ہم کسی بات پر متفق ہو جائیں تو اس کا تجھے حکم کر دیں۔

عبد بن حمید، ابن ابی حاتم

۱۲۷۶۸..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور
 فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ انہوں نے اس کو مرفوعاً (بواسطہ رسول اللہ ﷺ کے) بیان کیا کہ انہوں نے بجموں میں جس کو محرم مار دے تو ایک بکری
 کا فیصلہ فرمایا۔ اور خرگوش میں بکری کا بچہ (سال سے کم والا) اور جنگلی چوہے میں چوتھے ماہ کا بکری کا بچہ، اور ہرن میں مینڈھا۔

مالک، الشافعی، مصنف عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، ابو عبید فی الغریب، مسند ابی یعلیٰ، الکامل لابن عدی، ابن مردویہ، السنن
 للبیہقی رجاءہ ثقات، والصحیح وقفہ، ابو داؤد

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو صحیح حدیث قرار دیا ہے لیکن موقوف ہونا فرمایا ہے۔

حاجی پراگندہ پراگندہ بال ہوتا ہے

۱۲۷۶۹..... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ذوالحلیفہ میں خوشبو محسوس کی۔ پوچھا: یہ خوشبو کس سے آرہی
 ہے؟ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: مجھ سے آرہی ہے اے امیر المؤمنین! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تجھ سے آرہی ہے میری عمر
 کی قسم! معاویہ رضی اللہ عنہ بولے: مجھے (میری بہن) ام المؤمنین ام حبیبہ نے لگائی ہے ان کا خیال ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ان کے
 احرام باندھنے (تلبیہ پڑھنے) کے وقت لگائی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جا اور اس سے قسم دے کر پوچھ کہ اس نے اس خوشبو کو (لگانے
 کے بعد) دھویا نہیں تھا۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: حاجی تو میلے کپیلے پراگندہ بال ہوتے ہیں۔ مسند احمد، ابن ابی
 شیبہ، ابن ابی شیبہ میں (خانی سمعت کیونکہ میں نے) اسے آخر تک کے الفاظ نہیں ہیں اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں سوائے اس کے سلیمان

ابن بیار نے عمر رضی اللہ عنہ سے سماعت نہیں کی (ابزار) نے اس کو پورا نقل کیا ہے مگر اس میں ابراہیم بن یزید خوزی متروک راوی ہے۔
۱۲۷۷۰۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: شتر مرغ کے انڈے (کو توڑ دینے) میں اس کی قیمت ہے۔ جس کو صدقہ کرنا پڑے گا۔

الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۷۷۱۔ عطا، خراسانی سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما اور معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شتر مرغ کو محرم قتل کر دے تو اس میں ایک اونٹ ہے۔

الشافعی، وضعفہ، الجامع لعبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی مرسل

کلام:..... امام بیہقی نے اس روایت مذکورہ کو مرسل کہا ہے جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۲۷۷۲۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: کھجور ٹڈی سے بہتر ہے۔ الجامع لعبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی

فائدہ:..... یعنی ٹڈی کو محرم قتل کر دے تو اس کے عوض ایک کھجور صدقہ کرنا کافی ہے۔

کلام:..... روایت مذکورہ ضعیف ہے: الاقان ۵۷۵، تجذیرا مسلمین ۹۵۔

۱۲۷۷۳۔ بکر بن عبد اللہ مزنی سے مروی ہے فرمایا: دو اعرابی محرم تھے، ایک نے ہرن کو بھگایا جبکہ دوسرے نے اس کو قتل کیا۔ پھر دونوں حضرت

عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے، ان کے پاس عبدالرحمن بن عوف بھی تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تمہارا

کیا خیال ہے؟ انہوں نے عرض کیا: ایک بکری۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا بھی یہی خیال ہے۔ پھر (دونوں اعرابیوں کو مخاطب ہو کر)

فرمایا: تم دونوں جاؤ اور ایک بکری کی ہدی (پیش) کرو۔ چنانچہ دونوں چلے گئے۔ ان میں سے ایک نے کہا: امیر المؤمنین کو معلوم نہیں کہ کیا کہیں حتیٰ

کہ اپنے ساتھی سے ان کو پوچھنا پڑا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی بات سن لی اور دونوں کو واپس بلایا اور مذکورہ بات کرنے والے کو درہ مار کر

ارشاد فرمایا: ایک تو شکار کو قتل کرتا ہے حالانکہ وہ محرم ہے پھر فتویٰ (مسئلہ) بتانے پر اس کی تحقیر کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: بحکم بہ

ذو اعدل منکم۔ (اس کا فیصلہ تم میں سے دو معتبر آدمی کریں گے) اللہ پاک اکیلے عمر پر راضی نہیں ہوئے، اس لیے میں نے اپنے اس ساتھی

سے مدد مانگی تھی۔ عبد بن حمید، ابن جریر

۱۲۷۷۴۔ طارق بن شہاب سے مروی ہے کہ اربد نے ایک گوہ کو روند کر قتل کر ڈالا اور اربد احرام کی حالت میں تھے۔ چنانچہ وہ حضرت عمر رضی

اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ اس کا فیصلہ معلوم کریں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہی کو فرمایا: تم بھی میرے ساتھ فیصلہ دو۔ چنانچہ

دونوں نے فیصلہ کیا کہ اس میں ایک بکری کا بچہ ہے جو گھاس پانی پر گزارہ کر سکتا ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بحکم بہ

ذو اعدل منکم۔ الشافعی الجامع لعبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن المنذر، السنن للبیہقی

۱۲۷۷۵۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منع فرمایا کہ کوئی محرم ورس یا زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے نہ پہنے۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۷۷۶۔ جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: نہ محرم نکاح کرے اور نہ اس سے نکاح

یا جائے۔ اگر وہ نکاح کرے گا تو اس کا نکاح باطل ہوگا۔ ابن ابی شیبہ

محرم حلال آدمی کا شکار کھا سکتا ہے

۱۲۷۷۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: مجھ سے ایک شخص نے اس جانور کے بارے میں سوال کیا کہ وہ اس کا شکار

اوروں کے لیے کتنا ہے تو کیا وہ خود اس کو حالت احرام میں کھا سکتا ہے۔ پھر میں نے یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ذکر کی تو انہوں نے ارشاد

فرمایا: اگر تو اس کے سوا کوئی اور فتویٰ دیتا تو میں تیرے سر پر درہ تان لیتا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تمہیں شکار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

۱۲۷۸۸۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے طلحہ بن عبید اللہ پر ایک کپڑا دیکھا جو گیسو سے رنگا ہوا تھا، حالانکہ آپ حانت احرام میں تھے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے طلحہ! یہ رنگا ہوا کپڑا کیسے؟ انہوں نے عرض کیا: امیر المؤمنین! اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ بدر (منی) سے رنگا ہوا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے گروہ (صحابہ!) لوگ تمہاری اقتدا کرتے ہیں۔ اگر کوئی جاہل شخص اس کپڑے کو دیکھے گا تو کہے گا کہ طلحہ بن عبید اللہ حالت احرام میں رنگ شدہ کپڑے پہنتے ہیں، اے گروہ (صحابہ!) حالت احرام میں ان رنگ شدہ کپڑوں میں سے کوئی کپڑا نہ پہنو۔ مالک، ابن المبارک، مسدد، السنن للبیہقی۔

۱۲۷۸۹۔ اسلم سے مروی ہے کہ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما تشریف لائے وہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ خوبصورت حسین و جمیل اور سفید چہرے والے تھے۔ وہ حج پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تشریف لے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کی طرف دیکھتے اور تعجب فرماتے۔ پھر اپنی انگلی ان کی کمر پر رکھ کر اوپر کھینچتے اور (بطور طنز) فرماتے واہ! واہ! اگر ہمارے پاس دنیا و آخرت دونوں کا مال اکٹھا ہو جائے تو ہم لوگوں میں بہترین ہو جائیں گے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: امیر المؤمنین میں آپ کو بتاتا ہوں، ہم لوگ سرسبز علاقے میں رہنے والے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھروسہ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تمہارے ساتھ کیا مسئلہ ہے۔ تم نے اپنے نفس کو عمدہ کھانوں کے ساتھ ناز و نعمت میں مشغول کر رکھا ہے اور تم صبح اس وقت کرتے ہو جب سورج تمہاری کمر پر روشنی مارتا ہے جبکہ حاجت مند دروازے کے باہر کھڑے رہتے ہیں۔ اسلم کہتے ہیں: جب ہم ذی طوی میں پہنچے تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک عمدہ جوڑا نکالا اور پہن لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس میں سے خوشبو محسوس ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میں سے کوئی کوئی حج کے ارادے سے نکلتا ہے اور لوگ اس کی اتباع کرتے ہیں اور جب وہ سب سے محترم شہر میں پہنچتا ہے تو اپنے کپڑے نکالتا ہے گویا وہ کپڑے خوشبو میں بے ہوئے ہیں تاکہ ان کو پہن کر اپنی قوم اور اپنے خاندان والوں کے پاس جاؤں۔ پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے وہ کپڑے نکالے اور پہلے والے کپڑے جن میں احرام باندھا تھا پہن لیے۔

ابن المبارک

۱۲۷۹۰۔ زید بن اسلم سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: اے امیر المؤمنین! میرے کوڑے سے یہ مری گئی تھی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک مٹھی کھانے کی کھلا دو۔ مالک

۱۲۷۸۱۔ یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور ان سے ٹڈی کے بارے میں سوال کیا جو اس سے حالت احرام میں نقل ہوئی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کعب رضی اللہ عنہ کو فرمایا: آؤ ہم فیصلہ کریں۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک درہم صحیح ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو درہم تیرے پاس ہیں۔ پھر فرمایا: ایک کھجور ٹڈی سے بہتر ہے۔ مالک ابن ابی شیبہ نے اس کو ابراہیم بن کعب، الاسود عن عمر کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۱۲۷۸۲۔ محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ ایک آدمی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا: میں اور میرا ایک ساتھی ہم دونوں اپنے گھوڑوں پر فلان گھاٹی تک مقابلہ بازی کر رہے تھے۔ ہم کو ایک ہرن مل گئی حالانکہ ہم محرم تھے پر ہم نے اس کا شکار کر لیا۔ اب اس میں آپ کا کیا خیال ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے پہلو میں بیٹھے ایک شخص کو فرمایا: آؤ ہم اس کا فیصلہ کریں۔ چنانچہ دونوں نے ایک بکری کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ آدمی یہ کہتا ہوا چلا گیا: یہ امیر المؤمنین ہیں جو ایک ہرن میں فیصلہ نہیں کر سکتے اس کے لیے دوسرا آدمی بلا نا پڑتا ہے۔ پھر اس کے ساتھ مل کر فیصلہ کرتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا قول سن لیا۔ چنانچہ اس کو بلایا اور اس سے پوچھا: کیا تو سورہ مائدہ پڑھتا ہے؟ پھر فرمایا: کیا تو اس کو جانتا ہے جس نے میرے ساتھ فیصلہ میں شرکت کی؟ اگر تو بتاتا کہ تو یہ سورت پڑھتا ہے تو میں تجھے ایسی مار مارتا کہ تجھے پتہ چل جاتا۔ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: یحکم بہ ذوا عدل منکم۔ اور یہ عبدالرحمن بن عوف ہیں۔ السنن للبیہقی

۱۲۷۸۳۔ اسلم سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے درختوں کے پاس بیٹھے ہوئے خوشبو محسوس کی تو پوچھا: یہ خوشبو کس سے آرہی ہے؟ معاویہ بن ابی سفیان نے عرض کیا: امیر المؤمنین! مجھ سے آرہی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری جان کی قسم تجھی سے آرہی ہوگی۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بولے: ام حبیبہ نے مجھے لگائی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تجھے سختی سے تاکید کرتا ہوں کہ تو واپس

جا کر ضرور غسل کر کے آ۔ مالک

۱۲۷۸۴..... صلت بن زبیر اپنے گھر کے کئی افراد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے خوشبو محسوس فرمائی اور ان کے برابر میں کثیر بن صلت بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کس سے یہ خوشبو پھوٹ رہی ہے؟ کثیر بولے: مجھ سے، میں نے اپنے سر میں (خوشبودار) دو الگائی ہے اور میرا ارادہ ہے کہ میں حلق کرالوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جاپانی لے کر سر سے اس خوشبو کو گڑ کر دھو دے حتیٰ کہ تیرا سر صاف ہو جائے۔ چنانچہ انہوں نے عمل ارشاد فرمائی۔ مالک، السنن للبیہقی

۱۲۷۸۵..... جریر الجبلی سے مروی ہے کہ ہم تلبیہ کہتے ہوئے نکلے۔ میں نے ایک اعرابی کو دیکھا کہ اس کے ساتھ پرندہ تھا میں نے اس سے اس کو خرید لیا اور ذبح کر لیا حالانکہ میں محرم تھا۔ لیکن میں اپنا احرام بھول گیا تھا۔ پھر میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور ان کو یہ ماجرا عرض کیا۔ انہوں نے فرمایا: دو معتبر لوگوں کے پاس جاؤ وہ تمہارے متعلق فیصلہ کریں گے۔ چنانچہ میں عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن مالک رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور انہوں نے میرے لیے بھورے مینڈھے کا فیصلہ فرمایا۔ ابن سعد، السنن للبیہقی

۱۲۷۸۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے خرگوش میں بکری کا چھوٹا بچہ تجویز فرمایا۔ ابو عبید، السنن للبیہقی

۱۲۷۸۷..... قبیصہ بن جابر الاسدی سے مروی ہے کہ ہم لوگ حج کے ارادے سے نکلے، ہم حالت احرام میں تھے۔ ہمارا اس بات میں جھگڑا ہو گیا کہ ہرن اور گھوڑے میں سے کون زیادہ تیز دوڑ سکتا ہے؟ ہم اسی گفتگو میں محو تھے کہ ایک ہرن ہمارے سامنے ظاہر ہو گیا۔ ہم میں سے ایک آدمی نے اس کو پتھر مارا وہ پتھر سیدھا اس کے سر پر لگا، ہرن سر کے بل گر اور مر کر ہمارے ہاتھوں میں آ گیا۔ جب ہم مکہ پہنچے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے میرے ساتھی نے یہ سارا قصہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سنایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کہ کیسے قتل کیا جان بوجھ کر یا بھول چوک میں قتل ہو گیا۔ آدمی بولا: میں نے تو صرف نشانے کا ارادہ کیا تھا میرا ارادہ قتل کرنے کا نہیں تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عد اور خطا مشترک ہو گئے (جان بوجھ کر بھی ہے اور غلطی سے بھی ہے) پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے برابر میں بیٹھے ایک آدمی کی طرف متوجہ ہوئے اور کچھ دیر ان سے بات چیت فرمائی۔ پھر میرے ساتھی کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ایک بکری لو اس کو ذبح کرو، اس کا گوشت صدقہ کر دو، اس کا چمڑا کسی کو مشکیزہ بنانے کے لیے دیدو۔ چنانچہ جب ہم آپ کے پاس سے نکلے تو میں اپنے ساتھی کی طرف متوجہ ہو کر بولا: او عمر بن خطاب سے مسئلہ پوچھنے والے! ابن خطاب کا فتویٰ اللہ سے نہیں بچا سکتا۔ اللہ کی قسم عمر کو تو کچھ پتہ ہی نہیں حتیٰ کہ اپنے برابر والے سے سارا مسئلہ پوچھا ہے۔ تو ایسا کر کہ اپنی سواری (اونٹ) کو نخر کر دے اور اس کو صدقہ کر دے۔ یوں اللہ کے شعائر کی تعظیم بجالا۔ ایک جاسوس نے یہ بات سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سنا دی۔ چنانچہ مجھے کچھ پتہ ہی نہیں چلا سوائے اس کے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے درے کے ساتھ مارے جا رہے ہیں۔ پھر فرمایا: اللہ تیرا ناس کرے تو فتویٰ بتانے پر حد سے نکلتا ہے۔ محترم جان کو قتل کرتا ہے اور پھر یہ باتیں بناتا ہے کہ اللہ کی قسم عمر کو کچھ پتہ ہی نہیں حتیٰ کہ اس نے اپنے ساتھی سے سوال کیا ہے۔ کیا تو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں پڑھتا بحکم بہ ذوا عدل منکم۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے کیڑوں سے پکڑ لیا میں (ڈر کر) بولا امیر المؤمنین! میں اپنی جان آپ کے لیے حلال نہیں کرتا جس کو اللہ نے آپ پر حرام کر رکھا ہے۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے چھوڑ دیا۔ پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: میں تجھے جوان اور فصیح زبان اور کشادہ سینہ والا دیکھتا ہوں۔ آدمی میں دس اخلاق ہوں اور نو اچھے ہوں لیکن ایک خراب ہو تو وہ ایک نواچھے اخلاق کو بگاڑ دیتا ہے۔ پس تو اپنی جانی لغزشوں سے بچ۔ الجامع لعبد الرزاق، السنن للبیہقی

۱۲۷۸۸..... عبداللہ بن عمار سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ ہم معاذ بن جبل اور کعب احبار کے ساتھ چند لوگوں کی جماعت بیت المقدس سے عمرہ کا احرام باندھ کر نکلے۔ جب ہم راستے میں تھے اور میں آگ پر ہاتھ سینک رہا تھا کہ وہاں سے ٹڈیوں کا ایک غول گذرا ایک آدمی نے دو ٹڈیاں مار ڈالیں اور اپنا احرام بھول گیا۔ پھر اس کو اپنا احرام یاد آیا تو ٹڈیوں کو پھینک دیا۔ جب ہم مدینے سے داخل ہوئے تو ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور میں بھی ساتھ تھا۔ حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سارا قصہ سنایا دو ٹڈیوں کو مارنے کا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کعب احبار سے پوچھا تم میری لوگ ٹڈیوں کو پسند کرتے ہیں، تم ہی بتاؤ کتنا اس کا بدلہ ہونا چاہیے؟ کعب بولے دو درہم۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (خوشی سے) بولے: واہ دو درہم تو سو ٹڈیوں سے بڑھ کر ہیں۔ خیر جو تو نے سوچا ہے اسی پر عمل کر لے۔ الشافعی، السنن للبیہقی

محرم کے شکار حلال نہیں ہے

۱۲۷۸۹..... (مسند عثمان رضی اللہ عنہ) عبدالرحمن بن حاطب سے مروی ہے کہ انہوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک قافلہ کی معیت میں عمرہ کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ایک پرندہ ہدیہ کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اہل قافلہ کو وہ پرندہ کھانے کے لیے دیدیا اور خود کھانے سے انکار کر دیا۔ حضرت عمرو بن العاص نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فرمایا: کیا ہم وہ چیز کھائیں جس کو آپ خود نہیں کھاتے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے اندر میں تمہارے مثل نہیں ہوں۔ کیونکہ یہ میرے لیے شکار کیا گیا ہے اور میرے نام سے ہدیہ کیا گیا ہے۔

الدارقطنی فی السنن، السنن للبیہقی

۱۲۷۹۰..... عبداللہ بن نامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ میں نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو عرج مقام میں دیکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ گرمی کے زمانہ میں حالت احرام میں تھے۔ اپنا چہرہ آپ رضی اللہ عنہ نے ارجوانی چادر کے ساتھ ڈھانپ رکھا تھا۔ پھر آپ کی خدمت میں ایک شکار کا گوشت پیش کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے اصحاب کو فرمایا: تم لوگ اس کو کھاؤ۔ انہوں نے کہا: آپ نہیں کھائیں گے تو ہم بھی کھانے والے نہیں۔ تب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہاری طرح نہیں ہوں کیونکہ یہ میرے لیے شکار کیا گیا ہے۔ مالک، الشافعی، السنن للبیہقی

۱۲۷۹۱..... عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ام حنین (گرگٹ کے مشابہ جانور) میں بکری کا چھوٹا بچہ (کھلان) طے فرمایا۔ السنن للبیہقی
۱۲۷۹۲..... قاسم سے مروی ہے کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور مروان بن الحکم حالت احرام میں اپنے منہوں کو ڈھانپ لیتے تھے۔ الشافعی، السنن للبیہقی

۱۲۷۹۳..... (مسند علی رضی اللہ عنہ) عبداللہ بن الحارث بن نوفل سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ مکہ تشریف لائے تو گوشت کا سالن آپ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا اور یہ گوشت چکور پرندے کا تھا جس کو اہل پانی نے شکار کیا تھا پھر ہم نے اس کو نمک اور پانی میں پکا لیا تھا۔ پھر اس کو عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کے ہمراہیوں کے پاس لے کر حاضر ہوئے تھے۔ اولاً حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کھانے سے رکے اور ارشاد فرمایا: یہ ایسا شکار ہے جس کا شکار ہم نے نہیں کیا اور نہ اس کو شکار کرنے کا ہم نے حکم دیا۔ اس کو قوم حل (غیر) حالت احرام والی قوم نے شکار کیا ہے اور انہوں نے اس کو ہمیں کھانے کے لیے پیش کیا ہے۔ لہذا اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ کھانا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیج دیا اور لے جانے والے نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بات بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گوش گزار کی۔ جس کو سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ غضب آلود ہو گئے اور فرمایا: میں ہر اس آدمی کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس وقت حاضر تھا جب حضور ﷺ کی خدمت میں نیل گائے کی ران پیش کی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم حالت احرام والی قوم ہیں تم یہ گوشت اہل حل کو کھلا دو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ بات سن کر بارہ آدمیوں نے اس کی گواہی دی۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں ہر اس شخص کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جو اس وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا جب آپ علیہ السلام کی خدمت میں شتر مرغ کا انڈہ پیش کیا گیا تو حضور ﷺ نے فرمایا: ہم محرم قوم ہیں یہ اہل حل کو کھلا دو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بات سن کر پہلے والوں کے علاوہ بارہ اور آدمیوں نے گواہی دی کہ ہاں ایسا سچ ہے۔ یہ سن کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کھانے سے اٹھے اور اپنی سواری پر جا بیٹھے اور اس کھانے کو اہل ماہی نے کھایا جو اہل حل تھے۔ حلیۃ الاولیاء، ابن داؤد، ابن جریر، الطحاوی، مسند ابی یعلیٰ، السنن للبیہقی

۱۲۷۹۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک شکار کا گوشت لایا گیا تو آپ چونکہ حالت احرام میں تھے اس لیے آپ نے اس کو نہیں کھایا۔ مسند احمد، مسند ابی، الطحاوی

۱۲۷۹۵..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا شتر مرغ کے انڈوں کو اگر کوئی توڑ دے تو تم تراونٹ کو اپنی اونٹنیوں پر چھوڑو پھر جب ان اونٹنیوں کا حمل ظاہر ہو جائے تو تم نے جس قدر انڈے توڑے ہیں اس قدر بچے اونٹنیوں کے اللہ کی راہ میں ہدیہ ہیں،

کہو اور یہ بھی کہ یمن ان کی ضمانت مجھ پر نہیں ہوگی، جو بچے صحیح ہوں وہ تو ٹھیک ہیں اور جو حمل خراب ہو جائیں تو انڈے بھی خراب ہوتے ہیں (اس لیے ان کا وبال مجھ پر نہ ہو)۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ سن کر بہت تعجب کا اظہار فرمایا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: معاویہ رضی اللہ عنہ کو کیوں تعجب ہوا یہ فیصلہ تو ایسا ہی جیسے بازار میں انڈے بیچے اور خریدے جاتے ہیں اور صدقہ بھی کیے جاتے ہیں۔ مسد د

۱۲۷۹۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ تم حالت احرام میں شکار کا گوشت کھاؤ۔ ابن مردودہ

۱۲۷۹۷۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ نبی کریم ﷺ کو حالت احرام میں شکار کا گوشت بد یہ کیا گیا تو آپ ﷺ نے اس کو واپس کر دیا۔ ابن مردودہ

۱۲۷۹۸۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو بد یہ میں شکار کا گوشت پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے کھانے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا: میں حالت احرام میں اس کو نہیں کھا سکتا۔ ابن مردودہ

۱۲۷۹۹۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: جس نے حالت احرام میں اپنی بیوی کو بوسہ دیا تو وہ (ایک جانور کا) خون بہائے۔
(السنن للبیہقی)

روایت مذکورہ بقول امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کے منقطع ہے۔

۱۲۸۰۰۔ عبد اللہ بن ابی الحارث بن نوفل سے مروی ہے فرمایا: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے حج کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی ان کے ساتھ حج کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ایسے شکار کا گوشت پیش کیا گیا جس کو حلال بندہ نے شکار کیا تھا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو کھالیا لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نہیں کھایا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہم نے اس کا شکار کیا ہے اور نہ اس کا حکم کیا ہے حتیٰ کہ ہم نے اشارہ بھی نہیں کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

و حرم علیکم صید البر ما دمتم حرما

اور تم پر شکاری کا شکار حرام کر دیا گیا جب تک کہ تم حالت احرام میں ہو۔ ابن جریر

۱۲۸۰۱۔ حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ محرم کے لیے شکار کے گوشت میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو ناپسند فرمایا ہے۔ ابن جریر

۱۲۸۰۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ بچو میں ایک بکری ہے جبکہ بچو محرم پر حملہ کرے اور وہ اس کو قتل کر دے اور اگر بچو نے حملہ نہیں کیا تھا بلکہ اس کے حملہ کرنے سے قبل ہی محرم نے اس کو قتل کر دیا تو تب اس پر بڑی بکری ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۸۰۳۔ عبد الرحمن بن عثمان تیمی سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور ہم حالت احرام میں تھے۔ ہم کو ایک شکار کا گوشت پیش کیا گیا، اس وقت حضرت طلحہ بن عبید اللہ سورے تھے، تو ہم میں سے کسی نے وہ گوشت کھایا اور کسی نے کھانے کے بجائے بعد کے لیے بچا کر رکھ دیا۔ پھر حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اٹھے تو انہوں نے کھانے والوں کی حمایت اور موافقت فرمائی اور فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (ایسا گوشت) کھایا تھا۔ ابن جریر، ابو نعیم

۱۲۸۰۴۔ محمد بن المنذر سے مروی ہے فرمایا: ہمارے ایک شیخ نے ہم کو طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے بیان فرمایا کہ طلحہ کہتے ہیں کہ ہم نے نبی اکرم ﷺ سے شکار کے گوشت کے بارے میں سوال کیا جس کو کسی حلال آدمی نے شکار کیا ہو؟ تو رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: محرم اس کو کھا سکتا ہے، اس میں کوئی حرج نہیں یا ارشاد فرمایا: ہاں (یعنی کھا سکتا ہے)۔ ابن جریر

۱۲۸۰۵۔ محمد بن زبیر سے مروی ہے فرمایا: میں دمشق کی مسجد میں داخل ہوا وہاں ایک بوڑھے بیٹھے تھے بڑھاپے کی وجہ سے ان کی دونوں ہنسیاں آپس میں مل گئی تھیں۔ میں نے ان سے پوچھا: اے شیخ! آپ نے کس کو پایا ہے؟ اس نے کہا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو پایا ہے (یعنی ان کے زمانہ کا ہوں) میں نے پوچھا: آپ نے کس غزوے میں (حضور کے ساتھ) شرکت کی ہے؟ انہوں نے فرمایا: غزوہ یرموک میں شرکت کی ہے۔ میں

نے عرض کیا: اولیٰ بات بیان کیجئے جو آپ نے ان سے سنی ہو؟ تو وہ بولے میں قبیلہ نمک اور اشعریین کے لوگوں کے ساتھ حج پر نکلا۔ ہم سے کچھ اندے شتر مرغ کے ٹوٹ گئے (یہ زمانہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کا تھا) تو ہم نے یہ مسئلہ حضرت امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ذکر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے موڑ کر چل پڑے اور فرمایا: میرے پیچھے چلے آؤ۔ حتیٰ کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے حجروں کی طرف تشریف لے گئے اور ایک حجرے پر ہاتھ مارا تو ایک عورت نے جواب دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا یہاں ابوالحسن (علی رضی اللہ عنہ) ہیں؟ عورت بولی: نہیں وہ فلاں جھنڈ میں ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں سے منہ موڑ کر چل دیئے اور ہمیں فرمایا: میرے پیچھے چلتے آؤ۔ حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بولے: مرحبا (خوش آمدید ہو) امیر المؤمنین کو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ چہ جو ان آئے ہیں نمک اور اشعریین کے۔ ان سے شتر مرغ کے کچھ اندے ٹوٹ گئے ہیں حالت احرام میں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے (خود بیوں زحمت فرمائی) مجھے پیغام کیوں نہ بھجوا کر بلوا لیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: میں تمہارے پاس حاضر ہونے کا زیادہ حقدار تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مسئلہ کا جواب ارشاد فرمایا کہ یہ تراونٹ کو (انڈوں کی بقدر) اپنی باکرہ اونٹنیوں پر چھوڑ دیں پھر جو بچے پیدا ہوں وہ اللہ کی راہ میں بذی کر دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: بعض مرتبہ اونٹنی کو کوئی صدمہ پہنچ جاتا ہے جس کی وجہ سے بچہ ضائع ہو جاتا ہے، پھر؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور اندے بھی تو خراب نکل آتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں سے یہ دعا کرتے ہوئے چلے آئے اے اللہ! مجھ پر کوئی ایسا سخت مسئلہ پیش نہ فرمالا یہ کہ ابوالحسن میرے پاس ہوں (پھر مجھے کوئی پروا نہیں ہے)۔ ابن عساکر

۱۴۸۰۶۔ عمیر بن سلمۃ الضمری سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے، جب ہم مقام روجاء پر پہنچے تو وہاں روجاء کے ایک علاقے میں ہمیں نیل گائے ملی، جس میں ایک تیر پیوست تھا اور اس کو ذبح کیا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو یونہی چھوڑ دو شاید اس کا مالک آجائے۔ پھر قبایہ بہز کا ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ نیل گائے میں نے ذبح کی ہے اور اس میں یہ میرا تیرا بھی تک پیوست ہے، پس اب آپ لوگ اس کے مالک ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے اس کا گوشت لوگوں میں تقسیم فرمادیا اور یہ (سب) اوک حالت احرام میں تھے۔ پھر دونوں (حضور علیہ السلام اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) چل پڑے (اور ہم بھی ساتھ: ویسے) حتیٰ کہ جب ہم اتنا یہ مقام پر پہنچے تو وہاں ایک برن پہاڑ پر میڑھی میڑھی حالت میں پڑا تھا اور اس میں ایک تیر پیوست تھا۔ لوگوں کی نظر اس پر پڑی تو رسول اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ یہاں کھڑا ہوتی کہ قافلے والے یہاں سے گزر جائیں اور کوئی اس کو تنگ نہ کرے۔ چنانچہ وہ آدمی لوگوں کو اس سے ہٹاتا رہا کہ سارا قافلہ وہاں سے گزر گیا۔ ابن جریر

۱۴۸۰۷۔ عطاء رحمۃ اللہ علیہ محمد بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس ایک شکار کا گوشت لایا گیا تو انہوں نے اس کو واپس کر دیا اور ارشاد فرمایا: ہم محرم لوگ ہیں۔ الحسن بن سفیان، ابو حاتم الرازی فی الوجدان، ابو نعیم فی المعرفة روایت مذکورہ کے راوی ثقہ ہیں۔

۱۴۸۰۸۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو حالت احرام میں ایک برن کے گوشت کا ٹکڑا جو سکھایا ہوا تھا پیش کیا گیا تو آپ نے اس کو واپس کر دیا۔ ابن جریر

۱۴۸۰۹۔ سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو نیل گائے کا ایک حصہ پیش کیا گیا جس سے (تازہ) خون رس رہا تھا اور آپ ﷺ اس وقت مکہ اور مدینہ کے درمیان تھے تو آپ ﷺ نے اس کو چھوڑ دیا اور (کھایا نہیں بلکہ) ارشاد فرمایا: اس کو شکار کیا گیا ایسے حال میں کہ ہم اس وقت محرم تھے۔ ابن جریر

۱۴۸۱۰۔ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پہاڑی بکری کی ایک ران پیش کی، آپ حالت احرام میں تھے۔ آپ نے اس کو واپس کر دیا۔ آدمی نے سمجھا کہ شاید آپ ﷺ کو اس پر اس کا شکار کرنے کی وجہ سے غصہ آ گیا ہے۔ تب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اس کو اس لیے واپس کیا ہے کیونکہ میں محرم ہوں۔ ابن جریر

حج فاسد کرنے والی چیزوں کا بیان اور حج فوت ہو جانے کے احکام

۱۲۸۱۱۔ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک محرم کے بارے میں ارشاد فرمایا جو حالت احرام میں اپنی عورت کے ساتھ جماع کر بیٹھا تھا اور اس کی عورت بھی حالت احرام میں تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ دونوں اپنے اسی حج کو پورا کریں گے اور ان پر آئندہ سال حج فرض ہوگا جہاں سے پہلے سال احرام باندھا تھا وہیں سے دوسرے سال احرام باندھیں گے اور دونوں جدا جدا رہیں گے (تاکہ پہلی نوبت نہ آجائے) حتیٰ کہ دونوں اپنا حج پورا کر لیں۔ السنن للبیہقی

۱۲۸۱۲۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: جس نے (عرفہ کے میدان میں نوزی الحج کی) رات کو فجر طلوع ہونے سے پہلے وقوف کر لیا اس نے حج پالیا اور حج تک وقوف عرفہ نہ کر سکا اس کا حج فوت ہو گیا۔ السنن للبیہقی

۱۲۸۱۳۔ سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ حج کے ارادے سے نکلے حتیٰ کہ جب مکہ کے راستے میں جنگل میں پہنچے تو ان کی سواری گم ہو گئی پھر وہ (تاخیر کی وجہ سے) یوم النحر (دس ذی الحجہ) کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور ان کو سارا ماجرا سنایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم معتمر والے اعمال کرو پھر تم حلال ہو جاؤ گے (چونکہ اس سال حج فوت ہو گیا اب) اگر آئندہ سال حج کر سکو تو حج کر لینا اور جو ہدی کا جانور یا سانی میسر آ سکے وہ ساتھ لے آنا۔ مالک، السنن للبیہقی

۱۲۸۱۴۔ سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ ہبار بن الاسود نے ان کو بیان کیا کہ وہ یوم النحر کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس قربان گاہ (منیٰ) میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے امیر المؤمنین! ہم سے غلطی ہو گئی ہم اس دن کو (یعنی دس ذی الحجہ کو) عرفہ کا دن سمجھتے رہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ارشاد فرمایا: مکہ جاؤ اور بیت اللہ کے ساتھ چکر کاٹو اور صفا و مروہ کی سعی کرو اور جو تمہارے ساتھ ہیں وہ بھی یہی اعمال کریں، پھر اگر تمہارے ساتھ ہدی کا جانور ہے تو اس کو (یہاں لا کر) قربان کر دو پھر حلق کر دو یا قصر کر دو (سر منڈاؤ یا بال چھوٹے کر لو) جب آئندہ سال حج ہو تو حج کرو اور اپنے ساتھ ہدی کا جانور لیتے آؤ، اگر ہدی کا جانور نہ ملے تو تین دن ایام حج میں (یہیں) روزے رکھو اور سات روزے واپس اپنے گھر جا کر رکھو۔ الصابونی فی المائین، السنن للبیہقی

۱۲۸۱۵۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ان کو یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا ایک آدمی حالت احرام میں اپنی گھر والی کے ساتھ مرتکب ہو بیٹھا تو اس کا کیا حکم ہے؟ تو ان حضرات رضی اللہ عنہم نے ارشاد فرمایا: اپنے اعمال حج کرتے رہیں حتیٰ کہ حج پورا ہو جائے پھر ان پر آئندہ سال حج ہے اور ساتھ میں ہدی کا جانور لانا بھی۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا کہ آئندہ سال حج کے موقع پر دونوں جدا جدا رہیں جب تک کہ حج نہ پورا کر لیں۔

مؤطا امام مالک کتاب الحج باب الہدی

۱۲۸۱۶۔ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ ان (کے دادا) سے سوال کیا گیا ایک آدمی نے حالت احرام میں اپنی عورت سے مباشرت کر لی تو انہوں نے اس کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بھیج دیا۔ اس نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: اس کا حج تو باطل (ختم) ہو گیا۔ آدمی نے پوچھا: کیا وہ بیٹھ جائے (مزید حج کے افعال کرنے سے رک جائے؟) تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ وہ دوسرے لوگوں کے ساتھ نکلتا رہے اور ان کی طرح کے اعمال بجالاتا رہے۔ پھر اگر اس کو آئندہ سال حج کا زمانہ مل جائے تو حج کرے اور ہدی ساتھ لائے۔

پھر اس شخص نے یہی سوال حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کیا تو انہوں نے بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرح جواب ارشاد فرمایا۔

عمرو بن شعیب کہتے ہیں: میں بھی ان دونوں حضرات کی طرح اپنا قول اختیار کرتا ہوں۔ ابن عساکر

۱۲۸۱۷۔ اسود رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اگر کسی آدمی کا حج فوت ہو جائے (یعنی

وقوف عرفہ نہ پاسکے؟) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: عمرہ کر کے حلال ہو جائے اور اس پر آئندہ سال حج لازم ہوگا۔

ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی

۱۲۸۱۸... حارث بن عبداللہ بن ابی ربیعہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایام تشریق کے درمیان میں ایک آدمی آیا اور اس نے پوچھا کہ اس سے حج نکل گیا ہے تو میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: بیت اللہ کا طواف کرو اور صفا مروہ کی سعی کرو اور تجھ پر آئندہ سال حج لازم ہے۔ السنن للبیہقی

الاحصار..... حج سے روکنے والے افعال

۱۲۸۱۹... عبداللہ بن جعفر (طیار) کے آزاد کردہ غلام ابواسماء سے مروی ہے کہ وہ اپنے آقا عبداللہ بن جعفر کے ساتھ تھے۔ وہ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینے سے نکلے تو راستہ میں مقام سقیان پر ان کا گذر حسین بن علی رضی اللہ عنہما پر ہوا وہ اس مقام پر پہنچ کر بیمار پڑ گئے تھے۔ عبداللہ بن جعفر ان کے پاس ٹھہر گئے (اور تیمارداری میں مشغول ہو گئے) حتیٰ کہ جب ان کو اپنا حج فوت ہو جانے کا ڈر ہوا تب وہ وہاں سے نکلے اور علی بن ابی طالب اور اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہما کو (جو کہ حج کے ارادے سے نکلے تھے) نے اپنے سر کی طرف اشارہ کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حکم دیا اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے سر کے بال موٹہ دیئے گئے پھر اسی سقیان مقام سے دوسرے آدمی کو بھیجا اس نے جا کر حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی طرف سے اونٹ قربان کیا۔ مؤطا امام مالک، السنن للبیہقی

۱۲۸۲۰... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرماتے ہیں (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے سفر مبارک میں جب ہدی کے جانور وادی ثدیہ کے قریب پہنچنے والے تھے کہ مشرکین آڑے آگئے اور انہوں نے ہدی کے اونٹوں کے منہ پھیر دیئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ ان کو وہیں نحر فرما دیا جہاں مشرکوں نے آپ ﷺ کو روکا تھا اور وہ مقام مقام حدیبیہ تھا۔ پھر آپ ﷺ نے حلق کرایا (سر منڈایا) لوگوں کو اس پر بہت افسوس ہوا آپ کی اتباع میں اور لوگوں نے بھی سر منڈا لے جبکہ دوسرے لوگ سر منڈانے سے رکے رہے اور کہنے لگے: شاید ہم بیت اللہ کے طواف کو جا سکیں۔ تب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک مخلوقین (سر منڈانے والوں) پر رحم فرمائے، اللہ پاک مخلوقین پر رحم فرمائے۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۸۲۱... مروان سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ اس سال جس سال آپ کو (حج پر جانے سے مشرکین نے روک دیا تھا)۔ یعنی چھ ہجری کو صلح حدیبیہ کے موقع پر نکلے اور جب حدیبیہ تک پہنچے تو حل میں پریشان ہو گئے اور آپ کا مقصود حرم تھا (اور پھر مشرکین سے نزاع کے بعد) جب عبد نامہ لکھ لیا گیا اور اس سے فارغ ہو گئے تو یہ امر (مسلمان) لوگوں کو بہت شاق گذرا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اپنے جانور (بہیں) قربان کرو اور سر منڈا کر حلال ہو جاؤ، لیکن کوئی شخص بھی نہ اٹھا۔ آپ ﷺ نے پھر یہی ارشاد مبارک دہرایا پھر بھی کوئی شخص نہ اٹھا پھر آپ علیہ السلام نے تیسری بار اپنا فرمان دہرایا تب بھی کوئی نہ اٹھا۔ پھر حضور اکرم ﷺ (ساتھ آئی ہونیں ام المؤمنین) ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: آج جو لوگوں کی (رنج و غم کی) کیفیت ہے وہ میں نے (پہلے کبھی) نہیں دیکھی۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ خود جائیے اور اپنا ہدی کا جانور قربان کیجئے اور حلق کروا کر حلال ہو جائیے۔ پھر لوگ ضرور (آپ کی اتباع میں یہ افعال کر کے) حلال ہو جائیں گے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ہدی کو نحر کیا، حلق کروایا اور حلال ہو گئے۔ پھر آپ کی اتباع میں اور لوگ بھی ایسا کرنے لگے رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ۔ مصنف ابن ابی شیبہ

محرم کے لیے مباح جائز امور کا بیان

۱۲۸۲۲... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) طارق بن شہاب سے مروی ہے، فرمایا: ہم حالت احرام میں تھے، ہمیں ریت میں سانپ ملے، ہم نے ان کو

قتل کرنا والا۔ پھر ہم حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ رضی اللہ عنہ سے ان کے بارے میں سوال کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: وہ دشمن ہیں، جہاں پاؤں کو قتل کر دو۔ الجامع لعبدالرزاق، الازرقی

۱۲۸۲۳ سوید بن غنمہ سے مروی ہے کہ ہم کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سنا ہے، بچھو، بچھو اور چوتے قتل کرنے کا حکم دیا (حالانکہ ہم حالت احرام میں تھے)۔ الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، الازرقی

۱۲۸۲۴ عمیر بن الاسود سے مروی ہے فرمایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ خفین (موزوں) کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کیا محرم ان کو پہن سکتا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ جوتے ہیں ان لوگوں کے لیے جن کے پاس جوتے نہیں (یعنی محرم ان کو پہن سکتا ہے)۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۸۲۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: اگر محرم (احرام میں) آپ جاے صرف ایک ہاتھ نکالے تو اس میں ونی نم نہیں ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۸۲۶ ربیعہ بن ابی عبداللہ اھدیر سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو سقیہ مقام پر دیکھا کہ آپ اپنے اونٹ سے جو کچھڑ میں تھا چیخڑیاں (جو کھیں) اتار رہے ہیں حالانکہ آپ حالت احرام میں تھے۔ مالک، الشافعی، السنن للبیہقی ربیعہ ثقہ راوی ہیں۔ ابن حبان، تہذیبہ

۱۲۸۲۷ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: اکثر مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے آؤ پانی میں وادیں اور دیکھیں کہ کس کا لمبا سانس ہے اور ہم حالت احرام میں ہوتے تھے۔ الشافعی، السنن للبیہقی

۱۲۸۲۸ ابوالشعثاء سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ شکار کا گوشت حلال آدمی محرم کو ہدیہ میں پیش کر سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ تو اس کو (حالت احرام میں) کھا لیتے تھے۔ میں نے عرض کیا: میں آپ سے سوال کر رہا ہوں کہ آپ کھاتے ہیں یا نہیں؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے پھر ارشاد فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ مجھ سے بہتہ تھے۔ اس عساکر

۱۲۸۲۹ اسود رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت کعب (احبار رحمۃ اللہ علیہ) نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: ہاتھ اونٹوں سے مجھ سے اس شکار کے گوشت کے بارے میں مسئلہ پوچھا جو محل کسی محرم کو ہدیہ میں دے تو کیا محرم اس کو کھا سکتا ہے یا نہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: تم نے ان کو کیا فتویٰ دیا؟ کعب رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا: میں نے ان کو فتویٰ دیا کہ وہ اس کو کھا سکتے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر تم اس کے علاوہ کوئی اور فتویٰ دیتے تو فقیہ نہ ہوتے۔ ابن جریر

۱۲۸۳۰ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ اگر محرم کے لیے شکار نہ کیا جائے تو تب وہ اس کو کھا سکتا ہے (جبکہ اس کو کسی حلال آدمی نے شکار کیا ہو)۔ ابن جریر

۱۲۸۳۱ عطاء بن ابی رباح سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یعلیٰ بن منیہ کو دیکھا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سر پر پانی ڈال رہے تھے اور وہ غسل فرما رہے تھے ارشاد فرمایا: میرے سر پر پانی ڈالو (ڈالتے رہو) پانی اور کچھ زیادہ نہیں کرتا۔ سوائے گرد آلودگی کے۔ مالک

۱۲۸۳۲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ ربذہ میں تھے کہ ان کے پاس حالت احرام والے پتھو کوک گڈرے، انہوں نے شکار کے گوشت بارے میں سوال کیا کہ انہوں نے کچھ لوگ جو حالت احرام میں تھے گوشت کھاتے دیکھا تو یہاں یہ حالت احرام والے ان سے ساتھ گوشت کھا سکتے ہیں؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو کھانے کے متعلق فتویٰ دیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور ان سے اس کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے پوچھا: تم نے ان کو کیا فتویٰ دیا؟ میں نے عرض کیا: میں نے ان کو کھانے کا مشورہ دیدیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر تو اس کے علاوہ کوئی اور فتویٰ دیتا تو میں تمہیں تکلیف دینے والی مارا کرتا۔ مالک، السنن للبیہقی

۱۲۸۳۳... عطاء بن یسار سے مروی ہے کہ کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ شام سے ایک قافلے کے ساتھ تشریف لائے حتیٰ کہ جب وہ راستے میں پہنچے تو انہوں نے شکار کا گوشت پایا۔ حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو کھانے کا فتویٰ دیدیا۔ پھر جب یہ لوگ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو ان کی خدمت میں یہ واقعہ عرض کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم لوگوں کو یہ فتویٰ کس نے دیا تھا؟ لوگوں نے کہا: کعب نے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے تم پر انہی کو امیر بنا دیا جب تک کہ تم واپس پہنچو۔ پھر جب یہ لوگ (کسی اور) راستے میں تھے تو ان کے پاس ٹڈیوں کا غول گذرا حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ساتھیوں کو فتویٰ دیا کہ وہ ان کو پکڑ سکتے ہیں اور کھا سکتے ہیں۔ پھر جب یہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو انہوں نے یہ واقعہ بھی ذکر کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: یہ فتویٰ دینے پر تمہیں کس چیز نے مجبور کیا؟ کعب بولے: یہ سمندری شکار ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمہیں کیا معلوم؟ کعب رحمۃ اللہ علیہ بولے: امیر المؤمنین! قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ ٹڈیاں ایک مچھلی کی چھینک سے نکلتی ہیں اور وہ مچھلی سال میں دو مرتبہ چھینکتی ہے۔ مؤطا امام مالک

عرفہ کے دن غسل کرنے کا حکم

۱۲۸۳۴... حارث بن عبد الرحمن سے مروی ہے کہ ان کو ایسے شخص نے خبر دی جس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عرفہ کے روز غسل کرتے دیکھا اور وہ تلبیہ بھی پڑھ رہے تھے۔ ابن ابی شیبہ

۱۲۸۳۵... (مسند عثمان رضی اللہ عنہ) نبیہ بن وہب سے مروی ہے کہ ان کو آشوب چشم کی بیماری ہو گئی اور وہ حالت احرام میں تھے۔ انہوں نے سرمہ لگانے کا سوچا تو ابان بن عثمان نے ان کو روک دیا اور ان کو ایلوے کا لیپ آنکھوں پر کرنے کا مشورہ دیا اور ان کا خیال تھا کہ (ان کے والد) عثمان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے متعلق بیان کیا تھا کہ آپ ﷺ نے بھی ایسا ہی فرمایا تھا۔

مسند احمد، الحمیدی، الدارمی، البغوی، مسلم، ابن داؤد، الترمذی، ابو عوانہ، ابن حبان، السنن للبیہقی

۱۲۸۳۶... عن الطبرانی فی الصغیر حدثنا محمد بن جعفر بن سفیان بن الولید بن الرسان عن المعافی بن عمران عن جعفر بن برقان عن میمون بن مهران عن عمران بن ابان عن عثمان بن عفان۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ محرم باغ میں داخل ہو سکتا ہے اور یہ جان (خوشبو) سونگھ سکتا ہے۔

۱۲۸۳۷... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے محرم کے بارے میں ارشاد فرمایا جب اس کو آنکھ کی تکلیف لاحق ہو جائے تو وہ ایلوے کا لیپ آنکھوں پر کر لے۔ ابن السنی و ابو نعیم معافی الطب

۱۲۸۳۸... ابن وہب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ عمر بن عبید اللہ بن معمر کو حالت احرام میں آنکھیں دکھنی آ گئیں۔ ابان بن عثمان نے ان کو (سرمہ لگانے سے) منع کیا اور فرمایا کہ ایلوے اور مر (ایک کڑوی دوا) کا (آنکھوں کے اوپر) لیپ کریں۔ نیز فرمایا کہ ہمیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے اس کے مثل روایت کیا ہے کہ آپ علیہ السلام ایسا ہی فرمایا کرتے تھے۔ ابن السنی، ابو نعیم

۱۲۸۳۹... ابو جعفر سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کو دو رنگ شدہ کپڑوں میں ملبوس دیکھا اور عبد اللہ حالت احرام میں بھی تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ حضرت عبد اللہ نے عرض کیا: میرا خیال ہے کہ ہمیں کوئی سنت سکھانے والا نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے۔ الشافعی، ابن منیع، السنن للبیہقی

فائدہ: ابن جعفر رضی اللہ عنہ کا مطلب تھا کہ ہمیں اس لباس میں کوئی دیکھ کر ہمیں تنبیہ کرے اور کوئی سنت بتانے والا آگے بڑھے۔

۱۲۸۴۰... عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما دونوں پانی میں غوطہ خوری کرتے تھے (اور ایک دوسرے کو ڈبوتے تھے) حالانکہ دونوں محرم تھے۔ سعید بن ابی عروبہ فی المناسک

محرم کا نکاح

- ۱۲۸۳۱... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابو عطفان بن طریف المری کہتے ہیں کہ ابو طریف نے حالت احرام میں ایک عورت سے شادی کی تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کا نکاح توڑ دیا۔ مالک الشافعی، السنن للبیہقی
- ۱۲۸۳۲... عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: محرم نہ نکاح کر سکتا ہے اور نہ اس کو اس کی ذات کے لیے پیغام نکاح دیا جاسکتا ہے اور نہ اس کو کسی اور کے لیے پیغام نکاح دیا جاسکتا ہے۔ مسند ابی یعلیٰ
- ۱۲۸۳۳... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: جو آدمی حالت احرام میں شادی کرے گا ہم اس سے اس کی عورت چھین لیں گے اور اس کا نکاح برقرار نہ رکھیں گے۔ مسدد، السنن للبیہقی
- ۱۲۸۳۴... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: جس نے حالت احرام میں شادی کی ہم اس سے اس کی عورت کو چھین لیں گے۔ الکامل لابن عدی، السنن للبیہقی
- کلام:..... روایت ضعیف ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۵۲۱۳، الکامل لابن عدی۔
- ۱۲۸۳۵... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: محرم نکاح نہ کرے اور اگر نکاح کرے گا تو اس کا نکاح رد کر دیا جائے گا (توڑ دیا جائے گا)۔ السنن للبیہقی

کچھ احکام حج کے متعلق

فصل..... حج کی نیابت

- ۱۲۸۳۶... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ نخعم کی ایک نوجوان عورت نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا باپ بوڑھا آدمی ہے جو (چلنے پھرنے سے عاجز ہو کر) بیٹھ چکا ہے، اس کو وہ فریضہ لازم ہو چکا ہے جو اللہ نے اپنے بندوں پر حج کی صورت میں عائد کر دیا ہے لیکن وہ اس کو ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تو کیا اس کی طرف سے میں اس کے حج کو ادا کر سکتی ہوں حضور ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ الشافعی، السنن للبیہقی
- ۱۲۸۳۷... جعفر بن محمد سے مروی ہے کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا کہ ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں بوڑھا ہو چکا ہوں اور ضعیف ہو چکا ہوں اور حج کرنے سے کمزور ہو چکا ہوں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر تو چاہے تو اپنی طرف سے کسی آدمی کو تیار کر کے بھیج سکتا ہے جو تیری طرف سے حج کر لے گا۔ ابن جریر
- ۱۲۸۳۸... بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میری ماں تو مر گئی اور وہ اسلام کا حج ادا نہیں کر سکتی تو کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں تو اس کی طرف سے حج کر لے۔ ابن جریر
- ۱۲۸۳۹... بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میری ماں مر گئی ہے اور اس نے حج نہیں کیا تو کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتا ہوں؟ حضور اکرم ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا اگر تیری ماں پر کسی کا قرض ہوتا اور تو اس کی طرف سے وہ قرض چکاتی تو کیا وہ ادا ہو جاتا؟ اس نے عرض کیا: ضرور، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تب اللہ کا قرض زیادہ اچھی طرح ادا ہو سکتا ہے۔ ابن جریر
- ۱۲۸۵۰... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مجھے حصین بن عوف نے بیان کیا، حصین کہتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے والد نے حج پالیا تھا (اس پر حج فرض ہو چکا تھا) مگر وہ حج نہیں کر سکتا تھا مگر اس کو کوئی عذر پیش آ جاتا تھا۔ حضور ﷺ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر ارشاد

فرمایا: تو اپنے باپ کی طرف سے حج کر لے۔ الحسن بن سفیان، ابن جریر، الکبیر للطبرانی، ابو نعیم
 ۱۲۸۵۱..... عبداللہ بن عبیدہ کے بھائی موکی بن عبیدہ، حصین بن عوف کھمی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو عرض کیا
 میرے باپ بڑے بوڑھے اور ضعیف آدمی ہیں اور وہ اسلام کی شریعت کا علم رکھتے ہیں لیکن وہ اونٹ پر بیٹھ نہیں سکتے کیا میں ان کی طرف
 سے حج کر سکتا ہوں؟ حضور ﷺ نے پوچھا: کیا خیال ہے اگر تیرے باپ پر کوئی قرض ہوتا تو تو اس کو ادا کرتا۔ انہوں نے عرض کیا: ضرور۔ حضور
 نے فرمایا: تب اللہ کا قرض زیادہ حقدار ہے کہ اس کو ادا کر دیا جائے۔ چنانچہ پھر انہوں نے اپنے زندہ باپ کی طرف سے حج کیا۔

الکبیر للطبرانی، ابو نعیم

۱۲۸۵۲..... عبداللہ بن زبیر سے مروی ہے کہ قبیلہ نضیم کا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے والد کو اسلام
 کا زمانہ مل گیا ہے اور وہ بوڑھے آدمی ہیں۔ سواری پر سوار ہونے کی طاقت نہیں رکھتے اور ان پر حج بھی فرض ہو چکا ہے کیا میں ان کی طرف سے حج
 کر سکتا ہوں؟ حضور ﷺ نے پوچھا: تو اپنے والد کی اولاد میں سب سے بڑا ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا کہ جی ہاں۔ پھر آپ نے
 پوچھا: اگر تیرے باپ پر دین (قرض) ہوتا اور تو اس کو ادا کرتا تو کیا وہ ادا ہو جاتا؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: تب تو ان
 کی طرف سے حج (بھی) کر سکتا ہے۔ ابن جریر
 کلام:..... روایت محل کلام ہے: ضعیف النسائی ۱۶۴۔

والد کی طرف سے حج

۱۲۸۵۳..... یزید بن الاصم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک آدمی حاضر ہوا اور عرض
 کیا: میرے والد نے حج نہیں کیا تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتا ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں، اگر تو ان کے لیے خیر میں اضافہ
 نہیں کر سکتا تو ان کے لیے شر میں بھی اضافہ نہیں کر سکتا۔ ابن جریر

۱۲۸۵۴..... سعید بن جبیر سے مروی ہے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے نذر مانی کہ وہ حج کرے گی
 لیکن اس کا انتقال ہو گیا۔ تو اس کا بھائی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس کے بارے میں سوال کیا۔ حضور ﷺ نے ارشاد
 فرمایا: تیرا کیا خیال ہے، اگر تیری بہن پر قرض ہوتا تو تو اس کو ادا کرتا؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ حضور نے فرمایا: پس اللہ زیادہ حقدار ہے کہ (اس
 کا قرض) پورا ادا کیا جائے۔ ابن جریر

۱۲۸۵۵..... عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ نضیم کے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا والد
 بوڑھا آدمی ہے۔ اور وہ سواری پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتا ہوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ ابن جریر
 ۱۲۸۵۶..... عکرمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کی نبی! میرے والد مر گئے اور حج نہیں کر سکے،
 کیا میں ان کی طرف سے حج کر لوں؟ نبی اکرم ﷺ نے پوچھا: کیا خیال ہے اگر تیرے باپ پر قرض ہو تو کیا تو اس کو ادا کرے گا؟ اس نے عرض
 کیا: جی ہاں۔ تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: پس اللہ کا حق۔ ادا کیے جانے کے لیے زیادہ حقدار ہے۔ ابن جریر

۱۲۸۵۷..... سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس قبیلہ جبینہ کی ایک عورت حاضر ہوئی
 اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میری ماں مر گئی اور حج نہ کر سکی تو کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ حضور علیہ السلام نے پوچھا: اگر تیری ماں پر
 قرض ہوتا اور تو اس کو ادا کرتی تو کیا وہ ادا ہو جاتا؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: پس اللہ کا قرض زیادہ حقدار ہے کہ اس کو
 ادا کیا جائے۔ ابن جریر

۱۲۸۵۸..... حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور

مرض کیا: میرا باپ بوڑھا آدمی ہے، اس نے حج نہیں کیا، کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتا ہوں، پوچھا: کیا اگر تیرے باپ پر قرض ہو اور تو اس کو ادا کرے تو کیا وہ اس کی طرف سے ادا ہو سکتا ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جی ہاں تو پھر تو ان کی طرف سے حج کر لے۔ ابن جریر

۱۲۸۵۹..... موئی بن سلمہ سے مروی ہے، فرمایا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا: میں جہاد میں شرکت کرتا رہتا ہوں کیا میں اپنی ماں کی طرف سے کوئی غلام آزاد کر سکتا ہوں؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایک عورت نے سنان بن عبد اللہ الجہنی سے کہا کہ جا کر رسول اللہ ﷺ سے سوال کرے کہ اس کی ماں مرگئی ہے اور وہ حج نہ کر سکی کیا وہ اس کی طرف سے حج کر سکتی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تیرا کیا خیال ہے اگر اس کی ماں پر قرض ہوتا تو وہ ادا کرتی تو ادا ہو جاتا؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں تو آپ ﷺ نے فرمایا: پس وہ اپنی ماں کی طرف سے حج کر لے۔ ابن جریر

۱۲۸۶۰..... سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کو خبر دی کہ خشم قبیلے کی ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ پوچھا جبکہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اس نے عرض کیا: اللہ کا فریضہ حج میرے بوڑھے والد پر آچکا ہے لیکن وہ سواری پر ٹھہر نہیں سکتے؟ کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے اس عورت کو ارشاد فرمایا: ہاں تو اپنے باپ کی طرف سے حج کر سکتی ہے پھر اس عورت سے پوچھا: اگر تیرے باپ پر قرض ہو اور تو اس کو ادا کرے تو تیرا کیا خیال ہے کہ وہ ادا ہو جائے گا؟ عورت نے عرض کیا: کیوں نہیں، فرمایا: پس اللہ کا حق زیادہ حقدار ہے (ادا ہونے کے)۔ ابن جریر

۱۲۸۶۱..... عبید اللہ بن عباس جو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کے بھائی ہیں سے روایت منقول ہے وہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کا ردیف تھا کہ آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میری ماں بڑی بوڑھی ہے اگر اس کو (سواری پر) باندھا جائے تو اس کے ہلاک ہونے کا ڈر ہے اور اگر اس کو یونہی سوار کرایا جائے تو وہ (سواری پر) ٹھہر نہیں سکتی؟ تو نبی اکرم ﷺ نے اس کو حکم دیا کہ وہ اس کی طرف سے حج کر لے۔ دوسرے الفاظ میں فرمایا: تو اپنی ماں کی طرف سے حج کر لے۔ ابن جریر، ابن مندہ، ابن عساکر

۱۲۸۶۲..... سلیمان بن یسار رحمۃ اللہ علیہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کا ردیف تھا۔ آپ ﷺ کے پاس ایک عورت حاضر ہوئی اور عرض کیا: میرے والد مسلمان ہو چکے ہیں لیکن وہ بوڑھے آدمی ہیں حج نہیں کر سکتے، کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تیرے باپ پر قرض ہوتا تو ان کی طرف سے ادا کرتی تو کیا وہ ادا نہیں ہو جاتا۔ ابن جریر

۱۲۸۶۳..... محمد رحمۃ اللہ علیہ ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کا ردیف تھا۔ ایک آدمی حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میری ماں بوڑھی عورت ہے اگر میں اس کو سوار کراؤں تو وہ ٹھہر نہیں سکتی اور اگر اس کو باندھ دوں تو مجھے ڈر ہے کہ اس طرح میں ان کو مار ڈالوں گا؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا خیال ہے اگر تیری ماں پردین (کوئی حق واجب قرض وغیرہ) ہوتا تو تو اس کو ادا کرتا؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ تو فرمایا حضور علیہ السلام نے پس تو اپنی ماں کی طرف سے حج کر لے۔ ابن جریر

۱۲۸۶۴..... ابوزین العقیلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے باپ بوڑھے آدمی ہیں، وہ حج کر سکتے ہیں اور نہ عمرہ اور نہ ہی کوئی اور سفر اختیار کر سکتے ہیں اور وہ اسلام حاصل کر چکے ہیں، کیا میں ان کی طرف سے حج کر لوں؟ تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے باپ کی طرف سے حج بھی کرو اور عمرہ بھی کرو۔ ابن جریر

۱۲۸۶۵..... ام المؤمنین سودة رضی اللہ عنہا (بنت زمعہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں: ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے باپ بوڑھے آدمی ہیں اور انہوں نے حج نہیں کیا؟ حضور ﷺ نے پوچھا: کیا خیال ہے اگر تیرے باپ پر قرض ہوتا تو اس کو ادا کرتا؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک زیادہ مہربان ہے (تیری طرف سے ادا شدہ کو بھی وہ تیرے باپ کی طرف سے قبول کر لے گا) تو اپنے باپ کی طرف سے حج کر۔ ابن جریر

مرنے کے بعد والد کی طرف سے حج

۱۴۸۶۶..... طارق بن عبد الرحمن سے مروی ہے کہ میں نے سعید بن المسیب رحمہ اللہ کو عرض کیا: ایک آدمی مر گیا اور اس نے حج نہیں کیا تو اگر اس کا بیٹا اس کی طرف سے حج کر لے تو کیا اس کے باپ کے لیے کافی ہو سکتا ہے؟ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں وہ دین کی طرح ہے۔ پھر فرمایا: یہ (مسئلہ) نبی کریم ﷺ کے عہد میں بھی تھا آپ ﷺ نے اس کی اجازت عطا فرمائی تھی کہ اس کی طرف سے حج کیا جاسکتا ہے۔ ابن جریر

۱۴۸۶۷..... سنان بن عبد اللہ الجہنی سے مروی ہے کہ ان کی پھوپھی نے ان کو بیان کیا کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میری ماں وفات پا چکی ہیں اور اس پر نذر تھی کہ وہ پیدل کعبہ کو جائیں گی؟ نبی کریم ﷺ نے پوچھا: کیا تو ان کی طرف سے پیدل جانے کی استطاعت رکھتی ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنی ماں کی طرف سے چلی جا۔ پھوپھی بولیں: کیا یہ میری ماں کے لیے کافی ہو جائے گا؟ حضور نے فرمایا: ہاں۔ پھر پوچھا: کیا اگر اس پر کسی آدمی کا دین (قرض) ہوتا تو اس کو ادا کرتی تو وہ تیری طرف سے قبول کر لیا جاتا؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ تب نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تو اللہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔ ابن ابی شیبہ، ابن جریر۔

فسخ حج..... حج توڑنا

۱۴۸۶۸..... براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب (حج کے ارادے سے) نکلے۔ ہم نے حج کا احرام باندھ لیا۔ جب ہم مکہ پہنچے تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے حج کو عمرہ کر لو۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے حج کا احرام باندھا ہے، ہم اس کو عمرہ کیسے بنائیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم یہ دیکھو میں کیا حکم کر رہا ہوں، تم اس کی تعمیل کرو۔ لیکن لوگوں نے پھر وہی بات دہرائی تو آپ علیہ السلام غضب ناک ہو گئے اور غصہ کی حالت میں چل کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: آپ کو کس نے غصہ دلایا اس پر اللہ کا غصہ اترے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: میں کیوں غصہ نہ ہوؤں جبکہ میں حکم کرتا ہوں تو میری اتباع نہیں کی جاتی۔ النسائی

۱۴۸۶۹..... بلال بن الحارث سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! فسخ حج خاص ہمارے لیے ہوا ہے یا جو بھی آئے سب کے لیے ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلکہ خاص ہمارے لیے ہے۔ ابو نعیم

۱۴۸۷۰..... بلال بن الحارث بن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حج فسخ ہمارے لیے ہوا ہے خاص طور پر، یا سب لوگوں کے لیے ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: بلکہ خاص ہمارے لیے ہے۔ ابو نعیم

حج میں شروط

۱۴۸۷۱..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابو امیہ! حج کر لے اور شرط لگا دے۔ کیونکہ جو تو شرط لگائے گا اس کا تجھے فائدہ ہوگا۔ اور اللہ کے لیے تجھ پر لازم وہی ہوگا جو تو شرط عائد کرے گا۔

الشافعی، السنن للبیہقی

عورت کے لیے احکام حج

۱۴۸۷۲..... (مسند ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ) قاسم بن محمد اپنے والد سے وہ ان کے دادا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے

ہیں، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج کے لیے نکلے، ان (ابو بکر رضی اللہ عنہ) کے ساتھ (ان کی بیوی) اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بھی تھیں جس نے (مقام) شجرہ کے پاس محمد بن ابی بکر کو جنم دیا۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو خبر دی آپ ﷺ نے ان کو فرمایا کہ وہ (اسماء) غسل کر لے پھر حج کا احرام باندھ لے اور جو افعال دوسرے لوگ کریں وہ بھی کرتی رہے سوائے بیت اللہ کے طواف کرنے کے۔ النسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، البزار ابن المدینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں روایت مذکورہ منقطع ہے کیونکہ محمد کے والد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی جب وفات ہوئی تو محمد اس وقت تین سال کے بچے تھے اور پھر قاسم نے بھی اپنے باپ محمد کو نہیں پایا۔

۱۲۸۷۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ عورت اپنے سر کو حلق کرائے (منڈائے)۔

الترمذی، النسائی، ابن جریر

کلام:..... مذکورہ روایت محل کلام ہے، ضعیف الترمذی ۱۵۷، ضعیف الجامع ۵۹۹۸۔

۱۲۸۷۴..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: ان اولادوں کو بھی حج کرایا کرو اور ان کی روزی نہ کھاؤ اور ان کی ذمہ داریاں ان کی

گردنوں پر ڈالو۔ ابو سعید فی الغریب، ابن ابی شیبہ، ابن سعد، مسدد

۱۲۸۷۵..... حارث بن عبد اللہ بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا

کہ اس عورت کا کیا حکم ہے، جو (مکہ سے واپسی کا) کوچ کرنے سے قبل حائضہ ہو جائے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو آخری عمل بیت

اللہ کا طواف کرنا چاہیے۔ حارث رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: رسول اللہ ﷺ نے بھی مجھے اسی طرح فتویٰ دیا تھا۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو

فرمایا: تیرے ہاتھ ٹوٹیں، تو مجھ سے اس چیز کے بارے میں سوال کرتا ہے جس کے بارے میں تو رسول اللہ ﷺ سے سوال کر چکا ہے تاکہ میں

مخالفت کروں۔ ابن سعد، الحسن بن سفیان، ابو نعیم، ابن عبد البر فی العلم

۱۲۸۷۶..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (ان کی والدہ) ام سلیم رضی اللہ عنہا حائضہ ہو گئیں تو رسول اللہ ﷺ نے ان (ام سلیم) کو

کوچ کرنے کا حکم دے دیا۔ الخطیب فی السفق والمفتوح

۱۲۸۷۷..... سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے وہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ذی الحلیفہ مقام پر

(اپنے بیٹے) محمد بن ابی بکر (کی پیدائش) کے بعد نفاس کی حالت میں ہو گئیں تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو آپ ﷺ نے

ابو بکر رضی اللہ عنہ کو (اسماء کے لیے) حکم دیا کہ وہ غسل کرے اور تلبیہ پڑھ لے۔ الکبیر للطبرانی

ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی سند جید ہے۔

۱۲۸۷۸..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم کیم ذی الحجۃ کو حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (حج کے لیے) نکلے، نبی

آزم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو تم میں سے عمرہ کا احرام باندھنا چاہے وہ اس کا احرام باندھ لے۔ کیونکہ اگر میں بھی ہدی نہ لاتا تو عمرہ کا احرام باندھ

لیتا۔ چنانچہ لوگوں میں سے کسی نے عمرہ کا احرام باندھا اور کسی نے حج کا احرام باندھا۔ جبکہ میں ان لوگوں میں سے تھی جنہوں نے عمرہ کا احرام

باندھا تھا۔ چنانچہ ہم وہاں سے نکل کر مکہ پہنچے۔ وہاں عرفہ کے روز مجھے حیض آ گیا جبکہ میں ابھی تک اپنا عمرہ نہ ادا کر پائی تھی۔ میں نے رسول اللہ

ﷺ سے شکایت کی تو آپ نے مجھے فرمایا: اپنا عمرہ چھوڑ دو، اپنا سر کھول لو، کھٹی کر لو اور حج کا احرام باندھ لو چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ جب حصہ کی

رات (وادی محصب میں ٹھہرنے والی رات جب حجاج ایام تشریق کے بعد منیٰ سے روانہ ہوتے ہیں) ہوئی اور اللہ نے ہمارا حج پورا کر دیا تو حضور

ﷺ نے میرے ساتھ عبدالرحمن بن ابی بکر کو بھیجا انہوں نے میرے کوچھے بٹھالیا اور وہ مجھے لے کر خیم لے آئے، وہاں سے میں نے عمرہ کا احرام

باندھا یوں اللہ نے ہمارا حج بھی پورا کر دیا اور عمرہ بھی۔ اور اس میں نہ ہدی تھی، نہ صدقہ تھا اور نہ روزے تھے۔ ابن ابی شیبہ

۱۲۸۷۹..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہ ذی الحلیفہ میں نفاس کی حالت میں ہوئیں تو رسول اللہ

ﷺ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ (اپنی بیوی) اسماء کو حکم کریں کہ وہ غسل کر کے احرام باندھ لے۔ ابو نعیم فی المعرفة

حالت نفاس میں احرام

۱۲۸۸۰..... عبدالرحمن بن القاسم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس نے محمد بن ابی بکر کو مقام بیداء میں جنم دیا۔ یہ بات حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو ذکر کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کو حکم کرو کہ وہ غسل کر کے تلبیہ پڑھ لیں۔ النسائی، الکبیر للطبرانی ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مذکورہ روایت منقطع ہے لیکن موصول کے حکم میں ہے، کیونکہ قاسم نے اس کو عائشہ وغیرہا اپنے اہل خانہ سے روایت کیا ہے۔ جب قصہ ثابت ہو گیا تو واسطہ ختم کر دیا۔ اور صحیح میں اس طرح کی بہت سی روایات آتی ہیں۔ انتہی

متفرق احکام

۱۲۸۸۱..... حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حاجی یوم النحر تک حلال نہیں ہو سکتا۔ الطحاوی

۱۲۸۸۲..... عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما دونوں حج کا تلبیہ پڑھتے ہوئے آتے اور اپنے احرام سے یوم النحر تک حلال نہ ہوتے تھے۔ ابن ابی شیبہ

۱۲۸۸۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے محرم کے متعلق فرمایا کہ اگر وہ جوتے نہ پائے تو موزے پہن لے اور لنگی نہ پائے تو شلوار پہن لے۔ ابن ابی شیبہ

۱۲۸۸۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جو حالت احرام میں کپڑے پہننے پر مجبور ہو جائیں اور اس کے پاس قباء (جبہ) کے سوا اور کپڑا نہ ہو تو وہ اس کو الٹا کر لے اور اس کے اوپر کے حصے کو اندر کر لے اور پھر پہن لے۔ ابن ابی شیبہ

۱۲۸۸۵..... جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، اچانک آپ نے اپنی قمیص پھاڑ ڈالی اور اس سے نکل آئے (اتار دی) آپ سے اس کی وجہ سے پوچھی گئی تو فرمایا: میں نے لوگوں کو تائید کی تھی کہ وہ آج میری ہدی کو قلاوہ ڈال دیں۔ مگر ہم بھول گئے تھے۔ ابن المنجار

۱۲۸۸۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی حالت احرام میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا اس کو اس کی اونٹنی نے گرا دیا جس سے وہ مر گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو پیری (کے پتوں) اور پانی کے ساتھ غسل دو اور دو کپڑوں میں اس کو کفناؤ اور اس کا سر نہ ڈھکنا کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن تلبیہ کہتا ہوا اٹھائے گا۔ ابن ابی شیبہ

۱۲۸۸۷..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: نبی اکرم ﷺ سے ایسے لوگوں نے سوال کیا جنہوں نے اپنے افعال حج کچھ آگے پیچھے کر لیے تھے تو آپ ﷺ (سب کے جواب میں) فرماتے رہے: لا حرج لا حرج کوئی حرج نہیں کوئی حرج نہیں۔

ابن جریر، أبو نعیم فی تاریخہ، ابن المنجار

حالت احرام میں موت کی فضیلت

۱۲۸۸۸..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے رمی کرنے سے قبل بیت اللہ کا طواف (وداع) کر لیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن جریر

۱۲۸۸۹..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضور ﷺ کی خدمت میں آیا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے رمی سے قبل طواف زیارت کر لیا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اب رمی کر لو اور کوئی حرج نہیں۔ اس نے کہا: میں نے رمی سے پہلے حلق کر لیا ہے؟ فرمایا: رمی کر لو

اور کوئی حرج نہیں۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے رمی سے قبل (جانور) قربان کر لیا؟ فرمایا: رمی کر لو اور کوئی حرج نہیں۔ ابن جریر
 ۱۲۸۹۰..... عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: میں نے رمی جمرہ سے قبل ذبح کر لیا ہے؟ ارشاد فرمایا: کوئی
 حرج نہیں۔ ایک آدمی نے عرض کیا: میں نے ذبح سے پہلے حلق کر لیا؟ فرمایا: کوئی حرج نہیں۔ پس جس چیز کے بارے میں بھی اس دن رسول اللہ
 ﷺ سے سوال کیا گیا تو آپ اپنے ہاتھ سے اشارہ فرماتے رہے اور ارشاد فرماتے رہے کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن جریر
 ۱۲۸۹۱..... عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے اس دن رسول اللہ ﷺ سے کسی ایسے شخص نے جس نے کوئی عمل آگے پیچھے کر دیا ہو سوال نہیں کیا مگر
 آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھوں کے ساتھ اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتے رہے کوئی حرج نہیں، کوئی حرج نہیں۔ ابن جریر
 ۱۲۸۹۲..... عبد اللہ بن عمرو (بن العاص) رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم ﷺ منیٰ میں ٹھہر گئے۔ لوگ آ آ کر
 سوالات کرتے رہے ایک آدمی آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے پتہ نہ چلا اور میں نے ذبح کرنے سے قبل حلق کر لیا؟ ارشاد فرمایا: ذبح کر لو
 اور کوئی حرج نہیں۔ دوسرا آدمی آیا اور عرض کیا: میں نے رمی سے قبل ذبح کر لیا؟ ارشاد فرمایا: رمی کر لو اور کوئی حرج نہیں۔ پس اس دن کسی چیز
 کے بارے میں آگے پیچھے کرنے سے متعلق سوال نہیں کیا گیا مگر آپ نے ارشاد فرمایا: کر لو اور کوئی حرج نہیں۔

ابن ابی شیبہ، البخاری، مسلم، ابن داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ

۱۲۸۹۳..... ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ، عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ کو عرض کیا کہ میں نے رمی کیے بغیر
 واپسی کر لی ہے؟ فرمایا: (اب) رمی کر لو، کوئی حرج نہیں۔ ابن جریر

۱۲۸۹۴..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ سے نکلے تو ہم میں سے کوئی تو تکبیر کہتا تھا اور کوئی

تلبیہ پڑھتا تھا۔ ابن جریر

کلام:..... مذکورہ روایت محل کلام ہے۔ المعلة ۲۰۱۔

حج کے بارے میں

۱۲۸۹۵..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ ہر سال ہر جماعت
 میں سے کچھ لوگوں پر حج فرض کر دیں لیکن پھر لوگوں کو دیکھا کہ وہ بذات خود اس میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے والے ہیں تو حضرت عمر رضی
 اللہ عنہ نے اپنا ارادہ ترک فرما دیا۔ دستہ دی الایمان

۱۲۸۹۶..... اسماعیل بن امیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے مکہ سے غلاموں اور سواریوں کو نکلوا دیا تھا اور آپ رضی اللہ عنہ
 کسی کو اپنے گھر پر دربان رکھنے کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ حتیٰ کہ ہند بنت سہیل نے آپ رضی اللہ عنہ سے اجازت لی کہ میں دربان کے ذریعے
 سے محض حاجیوں کے سامان اور سواریوں کی حفاظت کرنا چاہتی ہوں اور کوئی مقصد نہیں ہے۔ تب آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو اجازت دی تو اس
 نے دو دربان اپنے گھر پر مقرر کیے۔ الازرقی

۱۲۸۹۷..... مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حج کرنے والی اور عمرہ کرنے والی عورتوں کو چھہ
 اور ذی الحلیفہ سے لونا دیا کرتے تھے۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۲۸۹۸..... عبد الرحمن بن احمد بن عطیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ کیا بات ہے وقوف جبل
 (عرفات) پر رکھا گیا ہے حرم کے اندر کیوں نہیں رکھا گیا؟ ارشاد فرمایا: کیونکہ کعبہ، اللہ کا گھر ہے اور حرم اللہ کا دروازہ ہے، جب لوگ بطور وفد اس
 کے گھر آنا چاہتے ہیں تو دروازہ پر کھڑے ہو کر آہ وزاری کرتے ہیں۔ پھر پوچھا: یا امیر المؤمنین! مشعر (مزدلفہ) میں وقوف کیوں رکھا گیا؟ فرمایا:
 جب اللہ نے ان کو اندر آنے کی اجازت دیدی تو پھر یہ دوسرا پردہ ہے یہاں ان کو روک لیا جاتا ہے پھر جب ان کی آہ وزاری بڑھ جاتی ہے تو ان کو

اجازت دی جاتی ہے کہ منیٰ میں جا کر اپنی قربانیاں اللہ کی نذر کریں پھر جب قربانی وغیرہ کر کے اپنی میل کچیل کو دور کر لیتے ہیں تو وہاں یہ گناہوں سے پاک ہو جاتے ہیں جو ان پر چڑھے ہوئے تھے۔ پھر پاک صاف حالت میں ان کو اللہ پاک اپنے گھر آنے کی اجازت عطا فرمادیتا ہے۔ پوچھا گیا: یا امیر المؤمنین! اللہ نے ایام تشریق کو کیوں حرام قرار دیا روزے رکھنے کے لیے؟ فرمایا: آنے والے اللہ (کے گھر) کی زیارت کو آنے والے ہیں اور وہ اللہ کی مہمان نوازی میں ہوتے ہیں۔ اور کسی مہمان کے لیے میزبان کی اجازت کے سواروزہ رکھنا جائز نہیں۔ پوچھا گیا: اے امیر المؤمنین! آدمی جو کعبہ کے پردے کو پکڑ کر چمٹ کر روتا ہے اس کے کیا معنی ہیں؟ ارشاد فرمایا: جس طرح کسی آدمی سے دوسرے آدمی کا جرم ہو جائے تو وہ اس کے کپڑے پکڑ کر اس سے چمٹ چمٹ کر چا پلوسی کر کے اپنا جرم معاف کراتا ہے۔ شعب الایمان للبیہقی

۱۲۸۹۹..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک عورت نے ہودج سے اپنا بچہ اور منہ نکال کر پوچھا اے اللہ کے رسول! کیا اس کا بھی حج ہے؟ فرمایا: ہاں اور اس کا اجر تجھے ملے گا۔ ابن عساکر

۱۲۹۰۰..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم عرفہ کے راستے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ ایک عورت نے ہودج سے اپنے بچے کو نکال کر پوچھا: یا رسول اللہ! کیا اس کے لیے بھی حج ہے؟ فرمایا: ہاں اور تجھے اجر ملے گا۔ النسائی

۱۲۹۰۱..... ابو مالک الاجعی سے مروی ہے کہ حسن بن حارث الجدی نے ان کو خبر دی کہ امیر مکہ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہم سے عہد لیا تھا کہ ہم چاند دیکھنے پر حج شروع کریں گے۔ اگر اس کو نہ دیکھ پائیں اور دو گواہ شہادت دیدیں تو تب ہم ان کی شہادت پر حج شروع کریں گے۔ میں نے حسن بن الحارث سے پوچھا: امیر مکہ کون تھے؟ فرمایا: وہ حارث بن حاطب تھے محمد بن حاطب کے بھائی۔ ابو نعیم

جامع النسک..... حج کے مکمل احوال

۱۲۹۰۲..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو عرفہ کا خطبہ دیا اور لوگوں کو مناسک حج کے بارے میں تعلیم دی اور فرمایا: ان شاء اللہ جب صبح ہوگی تو تم لوگ مزدلفہ سے نکلو گے اور پھر جمرہ قصویٰ کی رمی ہے جو عقبہ کے ساتھ ہے، اس کو سات کنکریاں ماریں، پھر اس سے لوٹ کر اپنی ہدیٰ کو قربان کریں اگر ساتھ ہوں پھر حلق یا قصر کرائیں جس نے یہ کر لیا اس کے لیے حلال ہو گئے وہ افعال جو حج کی وجہ سے حرام ہو گئے تھے۔ سوائے خوشبو اور عورتوں کے کوئی خوشبو چھوئے اور نہ عورتوں کو چھوئے جب تک کہ بیت اللہ کا طواف نہ کر لے۔

مالک السنن للبیہقی

۱۲۹۰۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا رسول اللہ ﷺ عرفہ میں کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا:

یہ موقف (کھڑے ہونے کی جگہ) ہے اور عرفہ (میدان عرفات) سارا ہی موقف ہے۔ پھر سورج غروب ہونے کے بعد وہاں سے آپ واپس ہوئے اور اسامہ رضی اللہ عنہ کو اپنا ردف بنا لیا اور اپنے اونٹ پر چوڑے چوڑے قدم بھرنے لگے۔ جبکہ لوگ دائیں بائیں اپنی اپنی سواریوں کو تیز تیز دوڑا رہے تھے، آپ ان کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرماتے تھے: اے لوگو! سیکنہ (صبر کے ساتھ چلو) پھر حضور نبی اکرم ﷺ مزدلفہ تشریف لائے اور لوگوں کو مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھائیں پھر رات بسر فرمائی حتیٰ کہ صبح کی اور پھر مقام قزح پر تشریف لائے اور فرمایا: یہ موقف ہے اور مزدلفہ سارا ہی موقف ہے۔ پھر وہاں سے چل کر وادی محسر پہنچے اور وہاں کھڑے ہو گئے پھر اپنی سواری کو تیز دوڑا یا حتیٰ کہ اس وادی کو پار کر لیا۔ پھر سواری کو روک لیا اور وہاں سے فضل کو اپنا ردف بنا لیا اور چل پڑے حتیٰ کہ جمرہ پر پہنچے اور اس کی رمی فرمائی پھر قربان گاہ پہنچے اور ارشاد فرمایا: یہ قربان گاہ ہے اور منیٰ سارا ہی قربان گاہ ہے (وہاں) قبیلہ خنعم کی ایک باندی نے فتویٰ پوچھا، عرض کیا: میرے والد بوڑھے آدمی ہیں اور (چلنے پھرنے سے معذور ہو کر) بیٹھے رہ گئے ہیں اور ان پر اللہ کا فرض یعنی حج لازم ہو چکا ہے، کیا ان کی طرف سے میرا حج کرنا کافی ہو سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: جی ہاں۔ اپنے والد کی طرف سے (حج) ادا کرو اور اس وقت آپ علیہ السلام نے فضل رضی اللہ عنہ کی گردن موڑ دی تھی۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ سے پوچھا: یا رسول اللہ! آپ نے اپنے چچا زاد کی گردن کیوں پھیر دی؟ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: میں نے نوجوان مرد اور نوجوان

نورت کو دیکھا تو شیطان پران کے متعلق بھروسہ نہ کیا۔ پھر آپ علیہ السلام کے پاس دوسرا شخص حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے حلق کرائے بغیر افاضہ کر لیا (منیٰ سے واپسی کر لی) ہے؟ ارشاد فرمایا: حلق یا قصر کرنا اور کوئی حرج نہیں۔ پھر نبی علیہ السلام بیت اللہ تشریف لائے اور اس کا طواف کیا پھر زمزم تشریف لائے اور عرض کیا: اے نبی عبدالمطلب تم پانی پلاؤ، اگر لوگوں کے رش کر دینے کا خوف (دامن گیر) نہ ہوتا تو میں خود (بھی ڈول بھر کر) نکالتا۔ مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، ابن ابی شیبہ

اس کا کچھ حصہ ابن وہب نے اپنی مسند میں نقل کیا ہے۔ ابن داؤد، الترمذی، حسن صحیح، ابن خزیمہ، ابن الجلود، ابن جریر، السنن للبیہقی

أذکار المناسک دوران حج کی دعا

۱۲۹۰۴..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ صفا و مروہ، میدان عرفات، جمر تین کے درمیان اور طواف کے دوران یہ دعا پڑھتے تھے:

اللّٰهُمَّ اعصمنی بدینک و طواعیتک و طواعیة رسولک، اللّٰهُمَّ جنبنی حدودک، اللّٰهُمَّ اجعلنی ممن یحبک و یحب ملائکتک و یحب رسولک، و یحب عبادک الصالحین، اللّٰهُمَّ حبیبی الیک و الی ملائکتک و الی رسولک و الی عبادک الصالحین اللّٰهُمَّ یسرنی للیسری و جنبنی العسری و اغفر لی فی الآخرة و الاولی، و اجعلنی من ائمة المتقین، اللّٰهُمَّ انک قلت: ادعونی استجب لکم، و انک لاتخلف المیعاد اللّٰهُمَّ اذهدیتنی للاسلام فلا تنزعنی منه و لا تنزعہ منی حتی تقبضنی و انا علیہ.

اے اللہ! میری حفاظت فرما اپنے دین کے ساتھ، اپنی اطاعتوں کے ساتھ اور اپنے رسول کی اطاعتوں کے ساتھ، اے اللہ! مجھے اپنی منع کردہ حدود (میں پڑنے) سے محفوظ رکھ، اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں سے بنا جو تجھ سے محبت رکھتے ہیں اور تیرے ملائکہ سے محبت رکھتے ہیں اور تیرے رسولوں سے محبت رکھتے اور تیرے نیک بندوں سے محبت رکھتے ہیں۔ اے اللہ! مجھے اپنا محبوب بنا، اپنے ملائکہ کا محبوب بنا، اپنے رسولوں اور اپنے نیک بندوں کا محبوب بنا۔ اے اللہ! نیکی کو میرے لیے آسان کر دے اور بدی کو مجھ سے دور کر دے اور دنیا و آخرت میں میری مغفرت فرما اور مجھے نیک لوگوں کا پیش رو بنا۔ اے اللہ! تو نے ارشاد فرمایا ہے: مجھ سے مانگوں میں تمہاری دعا قبول کروں گا اور بے شک تو وعدہ خلافی نہیں فرماتا۔ اے اللہ! جب تو نے مجھے اسلام کی ہدایت نصیب فرمادی ہے تو مجھے اس سے نہ نکال اور نہ اس کو مجھ سے نکال حتیٰ کہ آپ مجھے اسی (اسلام) پر اٹھائیں اور میں اسی پر قائم رہوں۔ حلیۃ الاولیاء

حجۃ الوداع

۱۲۹۰۵..... جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے حج میں ارشاد فرمایا: جانتے ہو کون سا دن سب سے زیادہ محترم ہے؟ ہم نے عرض کیا: یہ دن (عرفہ کا) آپ نے فرمایا: جانتے ہو کون سا شہر سب سے زیادہ محترم ہے؟ ہم نے عرض کیا: یہ شہر۔ پھر فرمایا: اور کون سا مہینہ سب سے زیادہ احترام والا ہے؟ ہم نے عرض کیا: یہی مہینہ۔ پھر ارشاد فرمایا: تمہارے خون، تمہارے اموال، تمہاری عزت و آبرو تمہارے لیے زیادہ احترام والی ہیں اس دن کی حرمت سے، اس ماہ میں اور اس شہر میں۔ ابن ابی عاصم فی الدیات

۱۲۹۰۶..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے حج میں ارشاد فرمایا: جانتے ہو کون سا دن سب سے زیادہ حرمت والا ہے؟ ہم نے عرض کیا: ہمارا یہ (عرفہ کا) دن۔ پھر پوچھا: جانتے ہو کون سا شہر سب سے زیادہ حرمت والا ہے؟ ہم نے عرض کیا: ہمارا یہ شہر (مکہ) پوچھا: کون سا ماہ سب سے زیادہ حرمت والا ہے؟ ہم نے کہا: ہمارا یہ ماہ (ذی الحجہ) تب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک تمہارے خون، تمہارے اموال تم پر حرمت والے ہیں اس دن کی حرمت کی طرح اس شہر میں اور اس ماہ میں۔ ابن ابی شیبہ

۱۲۹۰۷..... یحییٰ بن زرارۃ بن کریم بن الحارث سے مروی ہے کہ مجھے میرے والد نے اپنے دادا حارث بن عمرو سے نقل کیا: حارث بن عمرو کہتے

ہیں کہ وہ حجۃ الوداع میں نبی اکرم ﷺ سے ملے۔ آپ ﷺ اپنی اعضا نامی اونٹنی پر سوار تھے۔ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ! میرے لیے اللہ سے مغفرت مانگ دیجئے۔ آپ نے دعا فرمائی: اللہ تمہاری سب کی مغفرت کرے۔ پھر میں دوسری طرف سے گیا اس امید سے کہ شاید خاص میرے لیے دعا کر دیں اور میں نے عرض کیا میرے لیے استغفار فرمادیں۔ آپ ﷺ نے پھر اسی طرح دعا دی: اللہ تم سب کی مغفرت کرے۔ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! فرغ اور عتیرہ کا کیا حکم ہے؟ (فرغ مشرکین اور مسلمان شروع زمانہ اسلام میں اونٹنی کے پہلے بچے کو اپنے معبودوں کے لیے ذبح کرتے تھے اور عتیرہ رجب میں بکری ذبح کرتے تھے) حضور ﷺ نے فرمایا: جو چاہے فرغ کرے اور جو چاہے نہ کرے۔ اور جو چاہے عتیرہ کرے اور جو چاہے نہ کرے۔ اور ہاں قربانی جانوروں کی عید الاضحیٰ کو ہے۔ پھر ارشاد فرمایا: خبردار! تمہارے خون، تمہارے اموال تم پر حرام ہیں جس طرح تمہارا یہ دن تمہارے اس شہر اور اس ماہ میں محترم ہے۔ ابو نعیم

۱۲۹۰۸..... عقبہ بن عبد الملک انہی سے مروی ہے فرماتے ہیں: مجھے زرارة بن کریم بن الحارث بن عمرو انہی نے بیان کیا کہ ان کو حارث بن عمرو نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں منیٰ میں یا عرفات میں حاضر ہوا۔ آپ کے پاس اعراب (عربی بدو) آ جا رہے تھے۔ جب وہ آپ کے چہرے مبارک کو دیکھتے تو کہتے یہی چہرہ وہ مبارک چہرہ۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے لیے استغفار کر دیجئے! آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ہم سب کی مغفرت فرما۔ میں دوسری طرف سے گھوم کر گیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے لیے استغفار کر دیجئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! ہم سب کے لیے مغفرت فرمادیں۔ میں پھر گھوم کر دوسری طرف گیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! (خاص) میرے لیے استغفار کر دیجئے! آپ نے پھر وہی دعا فرمائی: اے اللہ! ہماری مغفرت فرمادے۔ پھر آپ ﷺ تھوکنے لگے تو اس کو اپنے ہاتھ پر تھوکا اور اپنے جوتے پر مسل لیا اس احتیاط سے کہ کہیں کسی کے اوپر نہ گر جائے پھر ارشاد فرمایا: اے لوگو! یہ کون سا دن ہے اور کونسا ماہ ہے؟ بے شک تمہارے خون..... الخ۔ پھر پچھلی حدیث کے مثل ذکر فرمایا۔ ابو نعیم

۱۲۹۰۹..... سہل بن حسین الباہلی کہتے ہیں: مجھے زرارة نے حارث سہمی سے نقل کیا کہ وہ (حارث) نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے۔ نبی اکرم ﷺ نے نیچے ہو کر ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا جس کی وجہ آخر عمر تک ان کے چہرے پر تروتازگی رہی۔ ابو نعیم

۱۲۹۱۰..... ابی خشی بن حجر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع میں خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! یہ کون سا شہر ہے؟ لوگوں نے کہا: شہر حرام۔ پوچھا: کونسا ماہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: ماہ حرام۔ پوچھا: کونسا دن ہے؟ لوگوں نے کہا: یوم النحر۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے (ایک دوسرے کے) خون، تمہارے اموال، تمہاری عزتیں اور آبروئیں تم ایک دوسرے پر حرام ہیں جس طرح یہ دن اس ماہ کے اندر (اور اس مقلد شہر کے اندر) پس تمہارے حاضرین تمہارے غائبین کو (یہ بات) پہنچادیں، میرے بعد تم کفار نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ ابو نعیم

حجۃ الوداع کا خطبہ

۱۲۹۱۱..... ابو الطفیل عامر بن واثلہ حضرت حذیفہ بن اسید غفاری سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع سے واپس ہوئے تو اپنے اصحاب کو وادی بطناء میں جو قریب قریب درخت ہیں اولاً ان کے نیچے ٹھہرنے سے منع فرمایا۔ پھر کسی کو بھیجا کہ ان درختوں کے نیچے صفائی کر دے اور درختوں کی شاخیں (نیچے ٹکنے والی) کتر دے۔ پھر حضور علیہ السلام (قوم کے ساتھ) ان کے نیچے گئے پھر کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا: اے لوگو! مجھے لطیف و خبیر ذات نے خبر دی ہے کہ کوئی نبی اپنے سے پہلے نبی کی عمر کی نصف عمر سے زیادہ عمر نہیں پاسکا اور میرا خیال ہے میں جلد کوچ کرنے والا ہوں۔ مجھے بلایا جائے گا تو میں لبیک کہوں گا۔ اور مجھ سے سوال ہوگا اور تم سے بھی سوال ہوگا؟ پس تم کیا کہنے والے ہو؟ لوگوں نے کہا: ہم تو ابھی دیں گے کہ آپ نے رسالت ہم تک پہنچادی اور ہماری خوب خیر خواہی کی پس اللہ آپ کو اچھا بدلہ دے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم یہ شہادت نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ جنت حق ہے، جہنم حق ہے، موت حق ہے، قیامت

آنے والی ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے اور اللہ پاک قبروں والوں کو دوبارہ اٹھائیں گے۔ لوگوں نے کہا: ہم اس کی شہادت دیتے ہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے اللہ! گواہ رہنا۔ پھر ارشاد فرمایا:

اے لوگو! اللہ میرا مولیٰ ہے اور میں مومنوں کا مولیٰ ہوں اور میں مومنوں کے لیے زیادہ مہربان ہوں ان کی جانوں سے، پس جس کا میں مولیٰ ہوں علی اس کا مولیٰ ہے، اے اللہ! جو اس سے محبت رکھے تو اس سے محبت رکھ۔ جو اس سے دشمنی رکھے تو اس سے دشمنی رکھ۔ پھر ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں تم سے آگے جانے والا ہوں اور تم میرے پاس حوض پر آنے والے ہو۔ اس حوض کی چوڑائی بصری اور صنعاء شہروں کے درمیان جتنی ہے۔ اس میں ستاروں کی بقدر چاندی کے پیالے ہیں۔ اور جب تم میرے پاس حوض پر آؤ گے تو میں تم سے دو اہم بھاری چیزوں کے بارے میں پوچھوں گا پس خیال رکھنا کہ تم میرے پیچھے ان کے ساتھ کیا سلوک رکھتے ہو، سب سے بھاری ایک چیز تو کتاب اللہ ہے، یہ اللہ کی رسی ہے اس کا ایک سر اللہ کے ہاتھ میں اور دوسرا سر تمہارے ہاتھوں میں تھا ہوا ہے۔ پس اس کو مضبوطی سے تھامے رکھو نہ گمراہ ہو اور نہ کوئی تبدیلی کرو۔ دوسری اہم (بھاری شے) میرا خاندان اور میرے گھر والے ہیں اور مجھے لطیف و خبیر ذات نے خبر دی ہے یہ دونوں چیزیں ہرگز جدا نہ ہوں گی۔ حتیٰ کہ دونوں حوض پر مجھ سے آملیں گی۔ ابن جریر

۱۲۹۱۲... موسیٰ بن زیاد بن حذیم اپنے والد کے واسطے اپنے دادا حذیم بن عمرو سعدی سے روایت کرتے ہیں، حذیم کہتے ہیں کہ وہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ ارشاد فرما رہے تھے: آگاہ رہو! تمہارے (ایک دوسرے کے) خون تمہارے اموال اور تمہاری عزتیں (ایک دوسرے پر) یوں حرام (و محترم) ہیں جس طرح تمہارے اس دن کی حرمت ہے اس (مقدس) ماہ کے اندر اور اس مقدس شہر کے اندر، پھر پوچھا: کیا میں نے تم کو (پیغام رسالت) پہنچا دیا؟ لوگوں نے عرض کیا: اللہ جاننا ہے بے شک۔ ابو نعیم

۱۲۹۱۳... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو انہوں نے لوگوں کو حج کرایا، پھر آئندہ سال رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع خود کرایا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی۔ اور ابو بکر خلیفہ چنے گئے پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور انہوں نے لوگوں کو حج کرایا پھر آئندہ سال ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خود حج کرایا پھر عمر بن خطاب خلیفہ منتخب ہوئے، انہوں نے عبدالرحمن بن عوف کو حج کرانے بھیجا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی ساری خلافت میں خود حج کرایا۔ ابن عساکر

۱۲۹۱۴... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع میں اپنی اونٹنی پر ارشاد فرماتے ہوئے سنا آپ نے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شانے پر ہاتھ مارا پھر فرمایا اے اللہ! گواہ رہنا، اے اللہ میں نے اپنے اس بھائی کو، اپنے اس چچا کے بیٹے کو اپنے داماد کو اور اپنی اولاد کے باپ کو (پیغام رسالت) پہنچا دیا۔ اے اللہ جو اس سے دشمنی رکھے تو اس کو اوندھا جہنم میں گرا دے۔ ابن النجار کلام: مذکورہ روایت کی سند میں (ضعیف راوی) اسماعیل بن یحییٰ ہے۔

۱۲۹۱۵... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم حجۃ الوداع میں آپس میں بات چیت کرتے رہتے جبکہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان موجود ہوتے تھے اور ہمیں کوئی علم نہ تھا کہ کیا ہے حجۃ الوداع (وہ تو جب اس حج کے بعد آپ علیہ السلام اس دنیا سے رخصت ہوئے تب معلوم ہوا کہ وہ آپ کا وداعی حج تھا)۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اللہ کی حمد و ثناء کی پھر مسج دجال کا ذکر کیا اور اس کا خوب زیادہ ذکر کیا اور فرمایا:

اللہ نے کوئی نبی نہیں بھیجا مگر اس نے اپنی امت کو اس دجال سے ڈرایا، نوح اور ان کے بعد کے سارے نبیوں نے ڈرایا، نیز فرمایا: وہ تمہارے درمیان نکلے گا تم پر اس کی حالت پوشیدہ نہ رہنی چاہیے، یاد رکھو اس کی دائی آنکھ کافی ہے اس کی آنکھ گویا وہ پھولا ہوا انگور کا دانہ ہے۔ پھر ارشاد فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ نے تم پر تمہارے خونوں اور تمہارے اموال کو حرام کر دیا جس طرح تمہارے اس دن کی حرمت ہے اس شہر میں اور اس ماہ محترم میں۔ کیا میں نے تم کو پیغام پہنچا دیا؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ تب آپ نے عرض کیا: اے اللہ! گواہ رہنا۔ پھر ارشاد فرمایا: ہلاکت ہو تمہاری، دیکھو میرے بعد کافر بن کر ایک دوسرے کی گردنیں نہ اڑانے لگ جانا۔ ابن عساکر

۱۲۹۱۶... ابن عمر بن مطر (بن طہمان) الوراق عن شہر بن حوشب عن عمرو بن خارجہ، عمرو بن خارجہ کہتے ہیں: میں آپ ﷺ کے پاس آپ کے حج کے موقع پر حاضر ہوا، میں آپ کی اونٹنی کے منہ کے نیچے تھا اور وہ جگالی کر رہی تھی اور وہ جگالی کرتی تھی تو اس کا تھوک میرے کندھوں پر گرتا تھا۔ میں

نے آپ کو مقام منیٰ میں ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دیدیا ہے اب کسی وارث کے لیے وصیت کا اختیار باقی نہ رہا۔ آگاہ رہو! اولاد صاحب بستر کی ہے اور بدکار کے لیے پتھر ہیں۔ جس نے غیر باپ کی طرف اپنے کو منسوب کیا یا غیر حاصل شدہ نعمت کا اظہار کیا۔ اور دوسرے الفاظ روایت میں یا غیر آقاؤں کی طرف اپنی نسبت کی تو اس پر اللہ کی لعنت ہے اور ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اس کا کوئی فرمان قبول ہے اور نہ نفل۔

السنن لسعيد بن منصور، ابن جرير، الجامع لعبد الرزاق

۱۲۹۱۷..... ثوری رحمۃ اللہ علیہ شہر بن حوشب سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: مجھے اس شخص نے خبر دی جس نے نبی اکرم ﷺ سے سنا اور (اس وقت) نبی اکرم ﷺ کی اونٹنی کا لعاب اس کی ران پر گر رہا تھا۔ اور رسول اللہ ﷺ اپنی اونٹنی پر تشریف فرما اور اسی حالت میں لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

خاندان نبوت کے لئے صدقہ حلال نہیں

صدقہ میرے لیے حلال نہیں اور میرے گھر والوں کے لیے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اونٹنی کے پشت سے تھوڑا سا اون لے کر ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! اس کے برابر بھی (صدقہ ہمارے لیے حلال نہیں) اور اس کے برابر بھی اگر شخص غیر باپ کی طرف اپنے کو منسوب کرے گا یا غیر آقاؤں کی طرف غلام اپنے کو منسوب کرے گا تو اللہ اس پر بھی لعنت کرے گا۔ اولاد صاحب بستر کی ہے اور زانی کے لیے پتھر ہیں۔ بے شک اللہ نے ہر صاحب حق کو اس کا حق دے دیا ہے پس کسی وارث کے لیے وصیت نہیں رہی۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۲۹۱۸..... قیس بن کلاب کلابی سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں سن رہا تھا اور رسول اللہ ﷺ اونٹنی کی کمر پر سوار آپ نے لوگوں کو تین مرتبہ پکارا: اے لوگو! اللہ نے تمہارے خونوں کو، تمہارے مالوں کو اور تمہاری اولادوں کو ایک دوسرے کے لیے ایسے محترم کر دیا ہے جس طرح یہ دن اس مہینہ میں اور یہ مہینہ اس سال میں محترم ہے۔ اے اللہ! کیا میں نے پیغام پہنچا دیا۔ اے اللہ! کیا میں نے پیغام پہنچا دیا۔ ابن النجار

۱۲۹۱۹..... وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ارشاد فرما رہے تھے: اے لوگو! کون سا دن سب سے زیادہ حرمت والا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یہ دن اور وہ یوم النحر تھا۔ پھر پوچھا کونسا ماہ سب سے زیادہ حرمت والا ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ ماہ۔ پوچھا: کونسا شہر سب سے زیادہ حرمت والا ہے؟ لوگوں نے کہا: یہی شہر (مکہ) تب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک تمہارے خون، تمہارے اموال اور تمہاری عزت و آبرو میں سب ایک دوسرے پر حرام ہیں جس طرح تمہارا یہ دن اس ماہ (محترم) میں اور اس (محترم) شہر (مکہ) میں اپنے رب سے ملنے تک محترم ہے۔ پھر پوچھا: کیا میں نے تم کو پیغام پہنچا دیا؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ پھر آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر کے عرض کیا: اے اللہ! گواہ رہنا۔ پھر ارشاد فرمایا: شاہد غائب کو پہنچا دے۔ مسند ابی یعلیٰ، ابن عساکر

۱۲۹۲۰..... وابصہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو عرفہ کے دن خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں نہیں سمجھتا کہ میں اور تم آئندہ کبھی اس مجلس اکٹھے ہو سکیں گے پھر پوچھا: یہ کون سا دن ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: عرفہ کا دن ہے۔ پوچھا: یہ کونسا شہر ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: شہر حرام۔ پوچھا: یہ کونسا ماہ ہے؟ لوگوں نے کہا: ماہ حرام۔

پھر ارشاد فرمایا: تمہارے (ایک دوسرے کے) خون، تمہارے اموال اور تمہاری عزتیں (ایک دوسرے پر) اس طرح محترم اور حرام ہیں جس طرح تمہارے اس دن کی حرمت ہے اس شہر میں اور اس ماہ حرام میں۔ پھر پوچھا: کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟ اے اللہ! گواہ رہنا۔ ابن عساکر

۱۲۹۲۱..... ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع میں ہمارے درمیان اپنی ٹانگی اونٹنی پر سوار ہو کر کھڑے ہوئے اور اپنے پاؤں رکاب میں ڈال لیے تاکہ اونچے ہو جائیں اور لوگوں کو اونچا سنا سکیں پھر پوچھا: کیا سن رہے ہو اور اپنی آواز آپ نے اونچی فرمائی۔ ایک آدمی نے لوگوں میں سے پوچھا: آپ ہم سے کس چیز کا عہد لیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے رب کی عبادت کرو، پنج وقتہ نمازیں پڑھو، مہینے

کے روزے رکھو، اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو۔ اور اپنے حکام کی اطاعت کرو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔
 راوی ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا آپ اس دن کتنی عمر میں تھے۔ فرمایا: میں اس وقت تیس سال کا تھا۔ میں (لوگوں کا اثر دھام)
 اونٹ سے ہٹا رہا تھا حتیٰ کہ میں رسول اللہ ﷺ کے قریب ہو گیا تھا۔ ابن جریر، ابن عساکر
 ۱۲۹۲۲۔ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے خطبے میں ارشاد فرمایا: اے لوگو! میرے بعد کوئی
 نبی نہیں آئے گا اور تمہارے بعد کوئی اور امت نہیں آئے گی۔ خبردار پس اپنے رب کی عبادت کرتے رہو، پانچ نمازیں پڑھتے رہو، اپنے مہینے کے
 روزے رکھتے رہو، اپنے دلوں کی خوشی کے ساتھ اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور اپنے حکام کی اطاعت کرتے رہو تب تم اپنے رب کی جنت
 میں داخل ہو جاؤ گے۔ ابن جریر، ابن عساکر

رسول اللہ ﷺ کی پیشین گوئی

۱۲۹۲۳۔ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اس وقت میں تیس سال کا تھا۔ میں
 نے آپ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! میری بات سنو! ممکن ہے تم اپنے اس سال کے بعد مجھے نہ دیکھ پاؤ۔ ایک آدمی نے جلد بازی میں
 پوچھا: یا رسول اللہ! ہم کیا کریں؟ ارشاد فرمایا: اپنے رب کی اطاعت کرو، پانچ نمازیں پڑھو، اپنے مہینے کے روزے رکھو، اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا
 کرو، اپنے رب کے گھر کا حج کرو اور اپنے حاکموں کی اطاعت کرو پس تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ ابن جریر
 ۱۲۹۲۴۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کون سا ماہ ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول
 زیادہ جانتے ہیں۔ آپ خاموش ہو گئے۔ ہم سمجھے شاید آپ اس ماہ کا کوئی اور نام رکھیں گے۔ پھر خود ہی دریافت فرمایا: کیا یہ ذی الحجہ نہیں
 ہے؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں۔ پھر پوچھا: یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ پھر آپ خاموش ہو گئے، ہم
 سمجھے شاید آپ اس شہر کا کوئی اور نام تجویز فرمائیں گے۔ پھر خود ہی ارشاد فرمایا: کیا یہ بلد حرام (شہر حرام) نہیں ہے۔ ہم نے عرض کیا: جی
 ہاں۔ پھر پوچھا: یہ کونسا دن ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ پھر آپ خاموش ہو گئے۔ ہم سمجھے شاید آپ اس کا نام
 تبدیل فرمائیں گے۔ پھر خود ہی ارشاد فرمایا: کیا یہ یوم النحر نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے
 شک تمہارے خون، تمہارے اموال، تمہاری عزتیں تم ایک دوسروں پر یونہی قابلِ حرمت ہیں جس طرح تمہارا یہ دن تمہارے اس شہر حرام میں
 اور اس ماہ حرام میں محترم ہے۔ عن قریب تم اپنے رب سے ملاقات کرنے والے ہو، پس وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں سوال کرے گا۔

مصنف ابن ابی شیبہ

مسلمان کی جان و مال حرمت والے ہیں

۱۲۹۲۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے دلوں میں سب سے زیادہ حرمت والا دن
 تمہارا یہ دن ہے تمہارے اس ماہ میں اور اس شہر میں خبردار! تمہارے خون تم پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح تمہارے اس دن کی حرمت ہے
 تمہارے اس ماہ میں اور اسی شہر میں۔ کیا میں نے تم کو پیغام پہنچا دیا؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے اللہ گواہ رہنا۔

ابن النجار

۱۲۹۲۶۔ عمرو بن مرثد عن مرثد عن رجل من اصحاب النبی ﷺ، ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سرخ اونٹنی پر جس کا
 تھوڑا کان کٹا ہوا تھا سوار ہو کر ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور پوچھا: جانتے ہو تمہارا یہ کونسا دن ہے؟ جانتے ہو تمہارا یہ کونسا شہر ہے؟
 تمہارا یہ کونسا شہر ہے؟ پھر ارشاد فرمایا: بے شک تمہارے خون اور تمہارے اموال تم پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح تمہارا یہ دن حرام ہے تمہارے

اس شہر (حرام) میں۔ ابن ابی شیبہ

۱۲۹۲۷..... ام الحسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع میں دیکھا آپ اپنی سواری پر تھے اور حصین میری گود میں تھے۔ آپ ﷺ نے اپنی بغل کے نیچے سے کپڑا نکال رکھا تھا۔ ابو نعیم

۱۲۹۲۸..... ام حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع کے موقع پر حج کیا۔ میں نے اسامہ اور بلال رضی اللہ عنہما کو دیکھا جو آپ کی سواری کی مہارت تھے ہونے اونٹنی کے آگے چل رہے تھے۔ ان میں سے ایک اپنا کپڑا اٹھا کر اس سے آپ ﷺ کو گرمی سے بچا رہے تھے حتیٰ کہ آپ علیہ السلام نے رمی جمرہ عقبہ فرمائی پھر لوگوں کے (روبرو) کھڑے ہوئے اور اپنا کپڑا اپنی (دائیں) بغل سے نکال کر بائیں شانے پر ڈالا ہوا تھا پھر میں نے کان جتنی مہر نبوت آپ کے دائیں شانے پر دیکھی۔ پھر آپ نے بہت سی باتیں ارشاد فرمائیں پھر فرمایا: اے اللہ! گواہ رہنا، کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟ اور آپ اپنے ارشادات میں یہ بھی فرما رہے تھے: اگر تم پر کسی ناک کئے ہوئے حبشی کو امیر بنا دیا جائے جو تم کو کتاب اللہ کے ساتھ لے کر چلے تو اس کی بات سننا اور اطاعت کرنا۔ النسائی

۱۲۹۲۹..... عداء بن خالد بن ہوذہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع کیا۔ میں نے آپ کو دونوں رکابوں میں پاؤں ڈالے کھڑے ہوئے دیکھا، آپ ارشاد فرما رہے تھے: جانتے ہو یہ کون سا مہینہ ہے؟ یہ کونسا شہر ہے؟ بے شک تمہارے خون اور تمہارے اموال تم پر یونہی حرام ہیں جس طرح تمہارے اس دن کی حرمت ہے تمہارے اس مہینے میں اور تمہارے اس شہر میں۔ پھر فرمایا: کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں، فرمایا: اے اللہ! گواہ رہنا۔ ابن ابی شیبہ

۱۲۹۳۰..... حضرت ابوسعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم کو قربانی کے دن رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: بے شک تمہارے (آپس میں ایک دوسرے کے) خون اور (ایک دوسرے کے) اموال اسی طرح حرام ہیں جس طرح تمہارے اس دن کی حرمت ہے تمہارے اس ماہ میں اور تمہارے اس شہر میں۔ ابن النجار

کعبہ میں داخل ہونا

۱۲۹۳۱..... عبداللہ بن صفوان سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ جب کعبہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے کیا عمل فرمایا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: دو رکعت نماز پڑھی۔

ابن داؤد، ابن سعد، الطحاوی، مسند ابی یعلیٰ، السنن للبیہقی

۱۲۹۳۲..... اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب بیت اللہ میں داخل ہوئے تو اس کے سارے کونوں میں دعا فرمائی اور اس میں نماز نہ پڑھی حتیٰ کہ (باہر) نکل آئے۔ جب نکل آئے تو بیت اللہ کے سامنے والے حصے میں دو رکعتیں نماز کی اور فرمائیں اور ارشاد فرمایا: یہ قبلہ ہے۔ مسند احمد، مسلم، العدنی، النسائی، ابن خزیمہ، أبو عوانہ، الطحاوی

۱۲۹۳۳..... اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کعبہ میں نماز پڑھی۔ مسند احمد، النسائی

۱۲۹۳۴..... أبو الشعثاء سے مروی ہے کہ میں حج کے ارادے سے نکلا اور بیت اللہ میں داخل ہوا، حتیٰ کہ جب میں دونوں ستونوں کے پاس تھا تو وہاں سے بڑھ کر دیوار کے ساتھ چمٹ گیا اور پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما تشریف لائے اور انہوں نے میرے برابر میں چار رکعت نماز پڑھیں۔ انہوں نے نماز پڑھ لی تو میں نے عرض کیا: رسول اللہ ﷺ نے کہاں نماز پڑھی تھی؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس جگہ، مجھے اسامہ بن زید نے خبر دی تھی کہ آپ ﷺ نے (یہاں) نماز پڑھی تھی۔ میں نے پوچھا: کتنی نماز پڑھی؟ انہوں نے اس بار فرمایا: اس بات پر تو میں اپنے آپ کو ملامت کرتا ہوں۔ میں ان کے ساتھ ایک عمر بھر رہا لیکن یہ نہ پوچھ سکا کہ آپ ﷺ نے کتنی نماز پڑھی تھی۔

مسند احمد، ابن منیع، مسند ابی یعلیٰ، الطحاوی، ابن حبان، ابن ابی شیبہ

۱۲۹۳۵..... اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کعبہ میں داخل ہوا۔ آپ نے بیت اللہ میں صورتیں بنی ہوئی دیکھیں۔ آپ نے پانی کا ایک ڈول منگوا یا میں لے کر حاضر ہوا تو آپ (پانی کے ساتھ) ان کو مٹانے لگے اور فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ قتل کرے ان لوگوں کو جو تصویر بناتے ایسی چیزوں کی جن کو پیدا نہیں کر سکتے۔

ابوداؤد، ابن ابی شیبہ، الطحاوی، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور۔

بیت اللہ کے اندر داخلہ

۱۲۹۳۶..... عطاء رحمۃ اللہ علیہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیت اللہ میں داخل ہوا۔ آپ علیہ السلام نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انہوں نے دروازہ بند کر لیا۔ بیت اللہ اس وقت چھ ستونوں پر قائم تھا۔ آپ ﷺ چلے اور جب کعبہ کے دروازے قریب والے دوستوں کے پاس پہنچے تو بیٹھ گئے اللہ کی حمد و ثناء کی، تکبیر و تہلیل کی اللہ سے دعا و استغفار کی پھر کھڑے ہو کر کعبہ کی پشت پر منہ رکھا اور اپنا رخسار اس پر رکھا اپنے سینے اور ہاتھوں کو اس سے ملایا اور اللہ کی حمد و ثناء کی، دعا و استغفار کیا پھر ہر ستون کے پاس جا کر اس کو تکبیر، تہلیل، تسبیح اور ثناء علی اللہ کرتے ہوئے چوما اور دعا و استغفار کیا۔ پھر نکل کر کعبہ کے سامنے کے حصے میں دو رکعت نماز پڑھی پھر مڑے اور قبلہ اور اس کے دروازے کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے فرماتے رہے یہ قبلہ ہے، یہ قبلہ ہے۔

مسند احمد، النسائی، الرویانی، السنن لسعید بن منصور

کلام:..... مذکورہ روایت ضعف کے حوالے سے محل کلام ہے دیکھئے: المعلة ۳۔

۱۲۹۳۷..... ابوالطفیل سے مروی ہے کہ میں علی، حسن، حسین اور ابن الحنفیہ کے ساتھ کعبہ میں داخل ہوا ہوں کسی نے بھی اندر نماز نہیں پڑھی۔

۱۲۹۳۸..... شیبہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے اور اس میں دو رکعتیں نماز ادا فرمائیں، وہاں دیکھا تو تصویریں تھیں، ارشاد فرمایا: یہ مجھے محو کرنا ہیں۔ آپ کو ان پر بہت غصہ آیا۔ آپ کو ایک آدمی نے عرض کیا: آپ مٹی اور زعفران کا گارابنا کر ان کو لپ کر ادیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا۔ ابن عساکر

۱۲۹۳۹..... عبدالرحمن الزجاج سے مروی ہے، فرمایا: میں شیبہ بن عثمان کے پاس آیا اور عرض کیا اے ابو عثمان! لوگوں کا خیال ہے کہ نبی ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے تھے مگر انہوں نے اندر نماز نہیں پڑھی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ جھوٹ کہتے ہیں، میرے باپ کی قسم! آپ نے دوستوں کے درمیان نماز پڑھی تھی۔ پھر آپ نے ان ستونوں کے ساتھ اپنا پیٹ اور اپنی کمر ملائی۔ مسند ابی یعلیٰ، ابن عساکر

۱۲۹۴۰..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے اور فضل رضی اللہ عنہ، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما اور طلحہ بن عثمان رضی اللہ عنہما بھی داخل ہوئے۔ میں سب سے پہلے بلال رضی اللہ عنہ سے ملا، میں نے پوچھا: نبی ﷺ نے کہاں نماز پڑھی؟ انہوں نے جواب دیا: ان دوستوں کے درمیان۔ ابن ابی شیبہ

۱۲۹۴۱..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے بیت اللہ میں دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ ابن النجار

۱۲۹۴۲..... صفیہ بنت شیبہ سے مروی ہے فرماتی ہیں مجھے بنی سلیم کی ایک عورت نے خبر دی کہ نبی اکرم ﷺ جب کعبہ سے نکلے تو عثمان بن طلحہ کو بلایا تھا۔ تو میں نے عثمان بن طلحہ سے پوچھا کہ آپ ﷺ نے تم کو کیوں بلایا تھا؟ جب وہ کعبہ سے باہر تشریف لائے تھے؟ عثمان رضی اللہ عنہ بولے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مینڈھے کے دو سینگوں کے متعلق میں تمہیں کہنا بھول گیا کہ ان کو تبدیل کر دینا کیونکہ کسی نمازی کے لیے جائز نہیں ہے کہ نماز پڑھے تو اس کے سامنے کوئی چیز اس کو نماز سے مشغول کر دے۔ البخاری فی التاريخ، ابن عساکر

باب فی العمرة..... عمرة سے متعلق باب

۱۲۹۳۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے عمرة کی اجازت مانگی تو آپ نے مجھے اجازت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے میرے بھائی اپنی دعا میں ہمیں نہ بھولنا۔ یا فرمایا: اے میرے بھائی اپنی دعا میں ہمیں بھی شریک رکھنا۔ آپ کا یہ کلمہ ایسا تھا میں اس کے بدلے دنیا کی ساری دولت پسند نہیں کرتا۔ ابو داؤد، ابن سعد، مسند احمد، ابن داؤد، الترمذی حسن صحیح، ابن ماجہ، مسند ابی یعلیٰ، الشاشی، السنن لسعید بن منصور، السنن للبیہقی

۱۲۹۳۴..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے حج سے قبل ذی القعدة میں تین بار عمرہ فرمایا۔ الاوسط للطبرانی
۱۲۹۳۵..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اپنے حج اور عمرے کے درمیان فصل کرو۔ حج کو حج کے مہینہ میں رکھو اور عمروں کو حج کے مہینوں کے علاوہ میں ادا کرو یہ تمہارے حج اور عمروں کے لیے زیادہ مکمل کرنے والی بات ہے۔

مالک، ابن ابی شیبہ، مسدد، السنن للبیہقی

۱۲۹۳۶..... مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حج کے بعد عمرہ کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا: یہ کچھ نہ ہونے سے بہتر ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۹۳۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: عمرہ تام یہ ہے کہ تم اس کو اشہر حج (حج کے مہینوں) سے علیحدہ ادا کرو۔ الحج اشہر معلومات حج کے مقرر مہینے ہیں: شوال، ذوالقعدة اور ذوالحجہ، پس ان مہینوں کو حج کے لیے خالص رکھو۔ عمرہ ان کے علاوہ مہینوں میں کرو۔ السنن للبیہقی
۱۲۹۳۸..... ام معقل سے مروی ہے کہ ان کے شوہر نے ان کے اپنے پانی لاد کر لانے والے اونٹ کو اللہ کے راستے کے لیے وقف کر لیا (جہاد کے لیے) ان (ام معقل) کا عمرہ کا ارادہ ہوا تو انہوں نے اپنے شوہر سے وہ اونٹ مانگا لیکن انہوں نے دینے سے انکار کر دیا۔ یہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور یہ ماجرا عرض کیا، حضور ﷺ نے ان کے شوہر کو فرمایا: اس کو اونٹ دیدو بے شک حج و عمرہ بھی اللہ کے راستے ہیں۔ اور ام معقل کو فرمایا: اپنا عمرہ رمضان میں کرنا۔ بے شک رمضان کا عمرہ حج کے برابر ہے، یا حج کو کفایت کرتا ہے۔ ابن زنجویہ

۱۲۹۳۹..... ام سلیم انصاریہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (ان کو) ارشاد فرمایا: جب اول مہینہ ہو تو اس میں عمرہ کر۔ بے شک اس میں عمرہ کرنا حج کے مثل ہے یا حج کی جگہ پوری کرتا ہے۔ ابن زنجویہ

۱۲۹۵۰..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ذی قعدة میں دو عمرے اور شوال میں ایک عمرہ فرمایا۔ ابن النجار
کلام:..... مذکورہ روایت ضعیف ہے: التحدیث ۱۶۹۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الکتاب الثانی..... من حرف الحاء

کتاب الحدود من قسم الاقوال

اس میں دو باب ہیں۔

باب اول..... حدود کے واجب ہونے اور ان میں چشم پوشی سے متعلق احکام کے بیان میں

اس میں دو فصلیں ہیں۔

فصل اول..... حدود کے واجب ہونے کے بیان میں

۱۲۹۵۱..... رشتے دار اور غیر رشتہ دار (ہر ایک میں) اللہ کی حدود کا نفاذ کرو۔ اور اللہ کے (حکم کو نافذ کرنے کے) بارے میں کسی کو ملامت کرنے

و اسے کی ملامت کی پروا نہ ہونی چاہیے۔ ابن ماجہ عن عبادة بن الصامت

۱۲۹۵۲..... تم سے پہلے لوگ اس لیے قہر ہلاکت میں پڑے کیونکہ جب ان میں سے کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے اور جب ان میں سے کوئی غریب آدمی چوری کرتا تو اس پر حد جاری کر دیتے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۲۹۵۳..... اپنے مملوکوں پر بھی حدود جاری کرو۔ السنن للبیہقی عن علی رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ دیکھئے: حسن الاثر ۲۵۲، ضعیف الجامع ۱۸۲۔

۱۲۹۵۴..... بچہ جب پندرہ سال کی عمر کو پہنچ جائے تو اس پر حدود جاری کرو۔ السنن للبیہقی فی الخلافیات عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۳۵۳۸۔

۱۲۹۵۵..... دس سے زائد کوڑے صرف حدود اللہ میں سے کسی حد میں ہی مارے جاسکتے ہیں۔

مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی بردة بن نيار الانصاری

۱۲۹۵۶..... دس ضربوں سے زیادہ سزا صرف حدود اللہ میں سے کسی حد میں جاری کی جاسکتی ہے۔ البخاری عن رجل

الاکمال

۱۲۹۵۷..... شہادت کی وجہ سے حدود ساقط کر دو۔ ابو مسلم الکجی عن عمر بن عبدالعزیز، مرسل

کلام:..... یہ ایک لمبی روایت کا حصہ ہے۔ اور یہ روایت ضعیف ہے۔ اسنی المطالب ۸۷، التمیز ۱۲۔ نیز حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس

روایت کی سند میں غیر معروف راوی ہے دیکھئے: کشف الخفاء ۱۶۶۔

۱۲۹۵۸..... اس کو مارنے کے لیے کججور کا سونگول والا گچھا اٹھاؤ اور ایک دفعہ اس کے ساتھ اس کو مار کر اس کا راستہ چھوڑ دو۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن سعید بن سعد بن عبادة

۱۲۹۵۹..... آدمی جب اپنی بیوی کی باندی کے ساتھ جماع کر بیٹھے، اگر آدمی نے اس کے ساتھ زبردستی کی ہو تو وہ باندی آزاد ہو جائے گی اور آدمی پر باندی کی قیمت اپنی بیوی کو ادا کرنا واجب ہوگی۔ اور اگر باندی نے بخوشی آمادگی ظاہر کی ہو تو وہ آدمی کی مملوکہ باندی بن جائے گی اور تب بھی اس باندی کی قیمت اپنی بیوی کو ادا کرنا واجب الذمہ ہوگی۔ مسند احمد، سموہ عن میمونہ عن مسلمة بن المحبق

۱۲۹۶۰..... مجھے (حد جاری کرنے میں) کیا مانع ہوتا۔ تم اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار نہ بنو۔ کسی امام (حاکم) کے لیے جائز نہیں ہے کہ جب اس کے پاس حد کا کوئی کیس آئے تو اس کو جاری نہ کرے۔ بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے اور معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پس لوگوں کو بھی معافی اور درگزر سے کام لینا چاہیے۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ پاک تمہاری مغفرت کرے۔ بے شک اللہ مغفرت کرنے والا مہربان ہے۔

عبدالرزاق، مسند احمد، ابن ابی الدنيا فی ذم الغضب، الکبیر للطبرانی، الخرائطی فی مکارم الاخلاق، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ، قال الحاکم صحیح الاسناد

۱۲۹۶۱..... مجھے شاق کیوں نہ گزرتا جبکہ تم اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار بن کر آئے ہو (جو اس کو سزا دلانے کی فکر میں غلطاں ہو)۔

ابو نعیم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

حاکم کے پاس مقدمہ دائر ہونے کے بعد حد جاری کرنا ضروری ہے

۱۲۹۶۲..... اس کو میرے پاس لانے سے قبل تجھے یہ خیال کیوں نہ آیا (کہ یہ چھوٹ جائے) بے شک امام (حاکم) کے پاس کوئی حد کا قضیہ آئے

تو اس کو حد جاری کیے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے۔ الکبیر للطبرانی عن صفوان بن امیة، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۲۹۶۳..... اس (عورت) کو چھوڑ دو حتیٰ کہ اس کا خون نکلنا بند ہو جائے، پھر اس پر حد نافذ کرنا اور اپنے مملوک غلام باندیوں پر بھی حد جاری کیا کرو۔

ابوداؤد عن علی رضی اللہ عنہ

۱۲۹۶۴..... جس نے کوئی گناہ کیا پھر اس پر اس گناہ کی حد جاری کر دی گئی تو وہ حد اس گناہ کے لیے کفارہ ہے۔

ابن النجار عن ابن خزیمہ بن ثابت عن ابیہ

۱۲۹۶۵..... جس سے دنیا میں کوئی گناہ سرزد ہوا پھر اس کو اس کی سزا مل گئی تو اللہ پاک اس سے زیادہ انصاف والا ہے کہ (آخرت میں) اپنے بندہ

کو اس گناہ کی سزا دوبارہ دے۔ اور جس بندے سے کوئی گناہ سرزد ہوا مگر اللہ پاک نے اس کی پردہ پوشی فرمائی اور اس کو معاف کر دیا تو اللہ پاک

اس سے زیادہ کرم والا ہے کہ ایک معاف کی ہوئی چیز میں دوبارہ پکڑ فرمائے۔ مسند احمد، ابن جریر و صحیحہ عن علی رضی اللہ عنہ

۱۲۹۶۶..... تم میں سے جس شخص سے کوئی گناہ سرزد ہوا جس سے اللہ نے منع فرمایا تھا، پھر اس پر حد جاری کر دی گئی تو اللہ پاک اس حد کو اس گناہ

کے لیے کفارہ بنا دیں گے۔ مستدرک الحاکم عن خزیمہ بن ثابت، صحیح الاسناد

۱۲۹۶۸..... جو ظلماً قتل ہوا وہ اس کے گناہوں کے لیے باعث کفارہ ہوگا۔ ابن النجار عن عمرو بن شیب عن ابیہ عن جدہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے، دیکھئے: الاقنان ۱۶۰، الدرر المستشر ۳۵۸۔

۱۲۹۶۹..... کسی گناہ پر تلواریں نہیں اٹھتی مگر اس کو مٹا دیتی ہے۔ الضعفاء للعقیلی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... الاقنان ۱۶۰، الشذرة ۸۱۵۔

۱۲۹۷۰..... رجم (سنگساری) اس (زنا) کا کفارہ ہے جو تو نے کیا ہے۔

النسائی، الکبیر للطبرانی وسموہ، السنن لسعید بن منصور عن الشرید بن سويد

فصل دوم..... حدود میں چشم پوشی کرنے کے بیان میں

۱۲۹۷۱..... جس قدر ہو سکے مسلمانوں سے حدود ساقط کرو۔ اگر تم کسی مسلمان کے لیے خلاصی کی کوئی راہ پاؤ تو اس کا راستہ خالی کر دو۔ بے شک امام اگر معاف کرنے میں خطا کر دے تو یہ اس سے کہیں بہتر ہے کہ اس سے غلطی سے کوئی سزا جاری ہو جائے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، سنن الترمذی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن عائشة رضی اللہ عنہا
کلام:..... مذکورہ روایت کے متعلق امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ امام نسائی کا قول نقل فرماتے ہیں اس کی سند میں یزید بن زیادہ شامی متروک راوی ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یزید بن زیادہ مشقی حدیث میں ضعیف ہے۔ نیز دیکھئے الدرر المشرقة ۶۳، الشذرة ۴۳۔

۱۲۹۷۲..... شبہات کی وجہ سے حدود ساقط کر دو۔ معزز لوگوں کی لغزشیں معاف کر دیا کرو مگر اللہ کی حدود میں سے کسی حد میں (ان میں) معزز غیر معزز کی تمیز کئے بغیر حدود جاری کرو۔ الکامل لابن عدی فی جزء له من حدیث اهل مصر و الجزیرة عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
کلام:..... روایت ضعیف ہے دیکھئے: اسنی المطالب ۸۷، التمییز ۱۲۔

۱۲۹۷۳..... تم لوگ حدود ساقط کر دیا کرو (بایں طور کہ حاکم کے پاس اس کا فیصلہ نہ لے کر جاؤ) لیکن حاکم کے لیے حدود (ثابت ہونے کے بعد) ساقط کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ الدارقطنی فی السنن، السنن للبیہقی عن علی رضی اللہ عنہ
کلام:..... ضعیف روایت ملاحظہ کیجئے: الشذرة ۴۳، ضعیف الجامع ۲۶۰۔

۱۲۹۷۴..... اللہ کے بندوں سے حدود چھوڑ دیا کرو جب تم ان کے لیے خلاصی کی کوئی راہ پاؤ۔ ابن ماجہ عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ
کلام:..... روایت ضعیف ہے: ذخیرة الحفاظ ۱۵۷، ضعیف ابن ماجہ ۵۵۴۔

۱۲۹۷۵..... صاحب مرتبہ لوگوں کی لغزشوں سے درگزر کیا کرو مگر حدود میں نہیں (یہ حکم حاکم کے لیے ہے)۔

مسند احمد، الادب المفرد للبخاری عن عائشة رضی اللہ عنہا

کلام:..... امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں سند میں عبدالملک بن زید ضعیف راوی ہے۔ جبکہ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لابس بہ کوئی حرج نہیں اور امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ثقہ قرار دیا ہے لہذا روایت مذکورہ حسن ہے عون المعجود ۳۹/۱۴۔ جبکہ امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو تذکرۃ الموضوعات میں شمار کیا ہے ۱۸۹۔ نیز اسنی المطالب میں اس کو ضعیف قرار دیا گیا ہے ۲۴۲۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۲۹۷۶..... سخی کی لغزش کو بھلا دو۔ وہ جب بھی پھسلتا ہے اللہ پاک اس کا ہاتھ تھام لیتا ہے۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۲۹۷۷..... اللہ پاک اس بات کو پسند کرتا ہے کہ سخی کے گناہ کے اثرات مٹا دیئے جائیں۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب وابن لآل عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۲۹۷۸..... صاحب مروت لوگوں کی لغزشوں سے غفور و درگزر کرو۔ ابوبکر بن المرزبان فی کتاب المروءة عن عمر رضی اللہ عنہ
کلام:..... روایت کا ضعف ملاحظہ کریں ضعیف الجامع ۲۱۰۲۔

۱۲۹۷۹..... تمہارے اپنے درمیان جب تک معاملہ ہو حدود و معاف کر دیا کرو کیونکہ حد کا فیصلہ میرے پاس آئے گا تو اس کو نافذ کرنا واجب ہو جائے گا۔

ابوداؤد، النسائی، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:..... مذکورہ روایت پر ضعف کے حوالہ سے کلام ہے دیکھئے: ۲۴۴۷۔

۱۲۹۸۰..... صاحب مروت اور مرتبہ والوں کی سزاؤں سے پہلو تہی کرو مگر حدود اللہ میں۔ الاوسط للطبرانی عن زید بن ثابت

کلام:..... دیکھئے روایت کا ضعف: ضعیف الجامع ۲۳۸۹۔
۱۲۹۸۱..... معزز لوگوں کو سزا (دلانے) سے کنارہ کرو۔

ابوبکر بن المرزبان فی کتاب المروءة، الكبير للطبرانی مکارم الاخلاق عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
۱۲۹۸۲..... سخی کے گناہ سے درگزر کرو۔ کیونکہ سخی جب بھی لغزش کھاتا ہے اللہ اس کا ہاتھ تھام لیتا ہے۔
الدارقطنی فی الافراد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

تین قسم کے لوگوں سے درگزر کرو

۱۲۹۸۳..... سخی کے گناہ، عالم کی لغزش اور عادل بادشاہ کی سختی سے درگزر کرو۔ بے شک جب بھی ان میں سے کوئی لغزش کھاتا ہے اللہ پاک اس کا ہاتھ تھام لیتا ہے۔ التاريخ للخطیب عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
کلام:..... روایت ضعیف ہے: المغیر ۳۶، ضعیف الجامع ۲۳۹۱۔
۱۲۹۸۴..... اصحاب مراتب کی غلطیوں سے پہلو تہی برتو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ان میں سے کوئی پھسلتا ہے تو اس کا ہاتھ اللہ کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ ابن المرزبان عن جعفر بن محمد، مرسل
کلام:..... روایت محل کلام ہے دیکھئے: ضعیف الجامع ۲۳۹۲۔

۱۲۹۸۵..... تم نے اس کو (یعنی ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ) چھوڑ کیوں نہیں دیا شاید وہ توبہ تائب ہو جاتا اور اللہ بھی اس کی توبہ قبول فرمالیتا۔

ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن نعیم بن ہزال، قال الحاکم صحیح ووالفقہ الذہبی
۱۲۹۸۶..... اے ہزال! اگر تو اس پر اپنے کپڑے سے پردہ ڈالتا تو تیرے لیے زیادہ بہتر ہوتا۔

مسند احمد، ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن نعیم بن ہزال، الحاکم والنہی قالا صحیح

الاکمال

۱۲۹۸۷..... صاحب عزت لوگوں کی لغزش سے چشم پوشی کر لیا کرو۔ الدارقطنی فی السنن، الخطیب فی التاريخ عن ابن مسعود، الحاکم فی
الکنی عن انس رضی اللہ عنہ، ابن حبان، السنن للبیہقی، العسکری فی الامثال عن عائشة رضی اللہ عنہا
کلام:..... امام عجلونی رحمۃ اللہ علیہ نے کشف الخفاء میں اس روایت پر ضعف کے حوالے سے طویل بحث فرمائی ہے لیکن امام ابن حجر رحمۃ اللہ
علیہ نے اتفقہ میں فرمایا ہے کہ اس حدیث کے کئی طرق ہیں جو روایت کو حسن کے درجے پر پہنچا دیتے ہیں جبکہ امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے بغیر
استثناء کے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ دیکھئے کشف الخفاء، ۱۶۲/۱۔

۱۲۹۸۸..... اصحاب مراتب کی (چھوٹی موٹی) لغزشوں کو درگزر کر دیا کرو مگر حدود اللہ میں سے کسی حد میں (کوئی رعایت نہیں جبکہ اس کا فیصلہ حاکم
کے پاس پہنچ جائے)۔

کلام:..... روایت ضعیف ہے: اسنی المطالب ۲۴۲، تذکرۃ الموضوعات ۱۷۹۔

دوسرا باب..... انواع الحدود

اس میں چار فصلیں ہیں۔

فصل اول..... زنا میں

یہ فصل پانچ فروع پر مشتمل ہے۔

فرع اول..... زنا کی وعید میں

۱۲۹۸۹..... زنا فتر (وفاقہ) لاتا ہے۔ القضاعی، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
کلام:..... روایت ضعیف ہے اسنی المطالب ۷۳۸، ذخیرۃ الحفاظ ۳۱۱۶۔

۱۲۹۹۰..... اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنے والے پر قیامت کے دن اللہ نظر نہ فرمائے گا اور نہ اس کو پاک کرے گا اور اس کو حکم فرمائے گا: جہنم
میں داخل ہو جاوے اور دوسرے داخل ہونے والوں کے ساتھ۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۳۱۸۸، کشف الخفاء ۱۳۲۸.....

۱۲۹۹۱..... جو زنا کرتا ہے ایمان اس سے نکل جاتا ہے پھر اگر وہ توبہ کر لیتا ہے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن شریک
۱۲۹۹۲..... ایمان کرتا ہے جو اللہ پاک جس کو چاہتا ہے پہنا دیتا ہے۔ جب بندہ زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان کا کتا نکال لیا جاتا ہے، اگر وہ توبہ
کر لیتا ہے تو اس کو ایمان کا کتا لوٹا دیا جاتا ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
کلام:..... روایت ضعیف ہے دیکھئے۔ ضعیف الجامع ۱۳۲۱، الضعیفۃ ۱۲۷۳، ۱۵۸۴۔

۱۲۹۹۳..... جس نے زنا کیا یا شراب نوشی کی اللہ پاک اس سے ایمان نکال لیتا ہے جس طرح انسان سر سے اپنی قمیص نکال دیتا ہے۔

مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۶۱۰، الضعیفۃ ۱۲۷۳۔

۱۲۹۹۴..... شرک کے بعد اللہ کے نزدیک کوئی گناہ اس نطفہ سے بڑا نہیں جس کو آدمی اس شرم گاہ میں رکھتا ہے جو اس کے لیے حلال نہیں۔

ابن ابی الدنیا عن الہیثم بن مالک الطائی

غائب شخص کی بیوی سے زنا کرنا زیادہ بڑا گناہ ہے

۱۲۹۹۵..... جو شخص کسی غائب شوہر والی عورت کی شرم گاہ پر بیٹھا اللہ پاک قیامت کے دن اتر دے گا اس پر مسلط فرما دیں گے۔

مسند احمد عن ابی قتادۃ

کلام:..... روایت محل کلام ہے۔ ضعیف الجامع ۵۷۹۲، الکشف الالہی ۹۵۶۔

۱۲۹۹۶..... زنا پر کھڑا ہونے والا بت کی پوجا کرنے والے کی مثل ہے۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق و ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ
کلام:..... ضعیف الجامع ۵۹۴۳۔

۱۲۹۹۷..... جو عورت (گھر کا) مال گھر والوں کے علاوہ کسی کو دے اس باندی کی سزا کا نصف ہے۔ المصنف لعبد الرزاق عن ثوبان
فائدہ:..... جو عورت بدکاری کی غرض سے اپنے کسی آشنا پر اپنے گھر اور شوہر کا مال لٹائے اس کے لیے باندی کی زنا کی سزا جو پچاس کوزے
ہے اس کا نصف یعنی پچیس کوزے ہیں۔

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۵۲۲۔

۱۲۹۹۸..... جس نے کسی (کی عورت) کے ساتھ زنا کیا اس (کی عورت) سے بھی زنا کیا جائے گا خواہ اس کے اپنے گھر کی چار دیواری میں (کیا جائے)۔

ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے: دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۸۰، التقریب ۲۳۱/۲۔

۱۲۹۹۹..... بندہ جب زنا کرتا ہے تو ایمان اس سے نکل کر اس کے سر پر مثل سائے کے چلا جاتا ہے، جب بندہ نکال لیتا ہے تو اس کا ایمان واپس

آجاتا ہے۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۰۰۰..... جب کسی بستی میں زنا اور سود عام ہو جاتا ہے تو وہ لوگ اپنے اوپر اللہ کا عذاب واجب کر لیتے ہیں۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۰۰۱..... زانیوں پر اللہ کا غضب شدید ہوتا ہے۔

ابو سعد الجرباذقانی فی جزئہ و ابو الشیخ فی عوالمہ، مسند الفردوس للذیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... کشف الخفاء ۳۶۹، ضعیف الجامع ۸۵۸۔

۱۳۰۰۲..... اس عورت پر اللہ کا غضب شدید ترین ہوتا ہے جو کسی خاندان میں ایسا لڑکا شامل کر دیتی ہے جو ان میں سے نہیں ہوتا پھر وہ ان کی باپردہ

عورتوں کے پاس آتا جاتا ہے اور ان کے مال و دولت میں (نا جائز) حصہ دار بن جاتا ہے۔ مسند البزار عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

فائدہ:..... یعنی زنا کے نتیجے میں ہونے والے بچے کو شوہر کی اولاد باور کرا کر اس کے خاندان میں شامل کر دیتی ہے۔

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۷۳۳۔

۱۳۰۰۳..... زانی (قیامت کو) اس حال میں آئیں گے کہ ان کے چہرے آگ سے بھڑکتے ہوں گے۔ الکبیر للطبرانی عن عبداللہ بن بشر

کلام:..... امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس کو محمد بن عبداللہ بن بسر نے اپنے والد کے طریق سے نقل کیا ہے اور میں اس کو نہیں جانتا جبکہ

بقیہ روایات ثقہ ہیں۔ مجمع الزوائد ۶/۲۵۵

غالباً اسی وجہ سے علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو ضعف کے حوالے سے ضعیف الجامع ۱۳۶۵ پر نقل فرمایا ہے۔

۱۳۰۰۵..... ساتوں آسمان، ساتوں زمین اور پہاڑ بوڑھے زنا کار پر لعنت کرتے ہیں۔ اور قیامت کے روز زانیوں کی شرم گاہوں کی بدبو سارے

جنہیوں کو تکلیف دے گی۔ مسند البزار عن بریدۃ

کلام:..... یہ روایت حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً اور مرفوعاً دونوں طرح مروی ہے امام بزار رحمۃ اللہ علیہ نے دونوں طرح اس کو

روایت کیا ہے۔ اس کی سند میں صالح بن حبان ضعیف راوی ہے۔ مجمع الزوائد ۶/۲۵۵۔ ضعیف الجامع ۱۳۶۹

۱۳۰۰۶..... عنقریب میری امت عورتوں کی شرم گاہوں اور ریشم کے لباس کو حلال سمجھ لے گی۔ ابن عساکر عن علی رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۱۱۷۔

زنا کی چار آفتیں

۱۳۰۰۷..... زنا سے بچو۔ بے شک اس میں چار آفتیں ہیں: چہرے کی رونق چلی جاتی ہے، رزق ختم ہو جاتا ہے، حرم کی ناراضگی کا سبب بنتا ہے اور

جنہم میں پیشگی کا ذریعہ بنتا ہے۔ الاوسط للطبرانی، الکامل لابن عدی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:..... روایت کی سند میں عمرو بن جمیع متروک راوی ہے مجمع الزوائد ۶/۲۵۵۔ التقریب ۲۲۷/۲، ذخیرۃ الحفاظ ۲۲۳۔

۱۳۰۰۸..... جو عورت (نا جائز اولاد کے ذریعہ کسی قوم میں ایسا فرد داخل کرے جو ان میں سے نہیں ہے تو اللہ کے ہاں اس عورت کی کچھ اہمیت نہیں

اور اللہ پاک اس کو اپنی جنت میں داخل نہ فرمائے گا۔ جو آدمی اپنی اولاد کا انکار کرے اور وہ (اولاد) اس کو (حسرت بھری نگاہوں سے) دیکھ رہی

ہے تو اللہ پاک قیامت کے دن اس سے پھر حجاب فرمائے گا اور اس روز اس کو اولین و آخرین سب کے سامنے رسوا و فضیحت کرے گا۔

ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... زوائد ابن ماجہ میں مذکور ہے کہ اس مذکورہ روایت کی سند ضعیف ہے کیونکہ اس میں یحییٰ بن حرب ضعیف راوی ہے۔ ابن ماجہ کتاب الفرائض باب من انکر ولدہ رقم ۳۷۳۳، نیز دیکھئے: ضعیف الجامع ۲۲۲۱۔

۱۳۰۰۹..... عورتوں کا آپس میں ایک دوسرے کو بوس و کنار کرنا اور رگڑنا ان کے آپس کا زنا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن واثلة
یہی روایت مسند ابی یعلیٰ میں باس الفاظ مذکور ہے سحاق النساء بینہن زنا جبکہ طبرانی کے الفاظ ہیں السحاق بین النساء زنا بینہن۔ مسند
ابی یعلیٰ کی روایت کے رجال ثقات ہیں۔ دیکھئے مجمع الزوائد ۶/۲۵۶۔

کلام:..... مذکورہ روایت طبرانی محل کلام ہے دیکھئے المغیر ۷۸، ضعیف الجامع: ۳۳۳۸۔

۱۳۰۱۰..... عورتوں کا (شہوت کے مارے) آپس میں ایک دوسرے کو بھینچنا ان کا آپس کا زنا ہے۔

شعب الایمان للبیہقی عن واثلہ سحاق النساء زنا بینہن

کلام:..... روایت محل کلام ہے دیکھئے: اسنی المطالب ۷۵۰، ضعیف الجامع ۳۲۶۲۔

۱۳۰۱۱..... لوگوں کی عورتوں سے پاکدامنی برتو تمہاری عورتیں پاکدامن بن جائیں گی۔ اپنے والدین کے ساتھ نیکی کا سلوک رکھو تمہاری
اولاد تمہارے ساتھ نیکی برتے گی۔ اور جس شخص کے پاس اس کا کوئی (مسلمان) بھائی اپنی غلطی کی معذرت کرنے آئے خواہ وہ حق پر تھا یا
باطل پر تو اس اپنے بھائی کی معذرت قبول کرنا چاہیے۔ اگر اس نے ایسا نہ کیا تو وہ میرے پاس (کل کو) حوض پر نہ آسکے گا۔

مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں روایت کی سند میں سید ضعیف ہے۔ مستدرک الحاکم کتاب البر والصلۃ ۱۵۴/۲۔ نیز
دیکھئے: ضعیف الجامع ۳۷۱۵، الضعیفۃ ۲۰۲۳۔

۱۳۰۱۲..... پاکدامن رہو، تمہاری عورتیں پاکدامن ہو جائیں گی۔ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو تمہاری اولاد تمہارے ساتھ حسن سلوک
کرے گی۔ اور جس نے اپنے کسی مسلمان بھائی سے کسی چیز پر معذرت کی جو اس بھائی کو اس کی طرف سے پہنچی تھی مگر اس نے اس کی معذرت
قبول نہ کی تو وہ میرے پاس حوض پر نہ آسکے گا۔ الاوسط للطبرانی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

کلام:..... اسنی المطالب ۸۸۶، التذریۃ ۲۲۷/۲۔ روایت محل کلام ہے۔

۱۳۰۱۳..... پاکدامنی برتو تمہاری عورتیں پاکدامن ہو جائیں گی۔ ابو القاسم بن بشران فی امالیہ، الکامل لابن عدی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
کلام:..... روایت ضعیف ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۰۵، تذکرۃ الموضوعات ۱۸۰۔

قوم لوط کے دس بڑے گناہ

۱۳۰۱۴..... دس مہلک گناہ جن پر قوم لوط چلی، جن کے سبب وہ ہلاک ہوئے میری امت ان میں بھی ایک اور گناہ کا اضافہ کرے گی۔ آدمیوں کا
ایک دوسرے سے مباشرت کرنا، غلیلوں کے ساتھ پتھر مارنا، سنگ بازی کرنا، حمام میں کھیلنا، دف بجانا، شراب نوشی کرنا، ڈاڑھی کا ثنا، مونچھیں لمبی
کرنا، بیٹی بجانا، تالیاں پیننا، ریشم پیننا اور میری امت ان میں ایک گناہ کا اضافہ کرے گی وہ ہے عورتوں کا آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ
مباشرت کرنا۔ ابن عساکر عن الحسن، مرسلًا

کلام:..... حدیث پر علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے کلام فرمایا ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۷۱۱۔ الضعیفۃ ۱۲۳۳۔

۱۳۰۱۵..... عورت عورت کی شادی نہ کرے اور نہ عورت اپنی شادی خود کرے۔ بے شک وہ زانیہ ہے جو اپنا نکاح خود کرے۔

ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... ابن ماجہ کتاب النکاح باب لانکاح الابولی رقم ۱۸۸۲۔ زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس کی سند میں جمیل بن حسین عسکلی ہے جس

کے متعلق صرف سلمۃ اندسی کا ثقہ کا قول مروی ہے۔ جبکہ باقی رجال ثقات ہیں۔ بنا بریں اس پر کلام کیا گیا ہے دیکھئے: ضعیف ابن ماجہ ۴۱۲، ضعیف الجامع ۶۲۱۳۔

الاکمال

۱۳۰۱۶..... میری امت کے اعمال مجھ پر ہر جمعہ کو پیش کئے جاتے ہیں اور اللہ کا غضب زانیوں پر شدید ترین ہوتا ہے۔

حلیۃ الاولیاء عن انس رضی اللہ عنہ

۱۳۰۱۷..... زنا فقر کو پیدا کرتا ہے۔ شعب الایمان للبیہقی، الکامل لابن عدی، الحاکم فی التاریخ، القضاعی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما کلام:..... روایت ضعیف ہے: اسنی المطالب ۳۸، ذخیرۃ الحفاظ ۳۱۱۶۔

۱۳۰۱۸..... اللہ عزوجل زانی بوڑھے اور زانیہ بڑھیا کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا۔ الکبیر للطبرانی فی السنۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ کلام:..... امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اوسط میں اپنے شیخ موسیٰ بن سہل سے اس کو روایت کیا ہے اور میں اس کو نہیں جانتا جبکہ اس کے باقی راوی ثقہ ہیں مجمع الزوائد ۶/۲۵۵۔

۱۳۰۱۹..... اے نوجوانان قریش! زنا کاری مت کرو۔ یاد رکھو! جس نے اپنی شرم گاہ کی حفاظت کی اس کے لیے جنت ہے۔

مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

زنا سے بچنے پر جنت کی بشارت

۱۳۰۲۰..... اے قریش کے جوانو! زنا مت کرو۔ بے شک جس کی جوانی غلط کاری سے محفوظ رہی وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۰۲۱..... اے قریش کے نوجوان گروہ! اپنی شرم گاہوں کی حفاظت رکھو اور زنا کاری مت کرو۔ یاد رکھو! جس نے اپنی شرم گاہ کی حفاظت کی اس کے لیے جنت ہے۔ الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۰۲۲..... اے گروہ مسلمانان! زنا سے بچو، اس میں چھ آفات ہیں: تین دنیا کی اور تین آخرت کی، دنیا کی تین یہ ہیں: چہرے کی رونق چلی جاتی ہے، فقر و فاقہ آجاتا ہے اور عمر گھٹ جاتی ہے۔ آخرت کی تین یہ ہیں: اللہ کی ناراضگی ہوتی ہے، حساب سخت لیا جاتا ہے اور جہنم میں ہمیشہ کے لیے ڈال دیا

جاتا ہے۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق، حلیۃ الاولیاء، شعب الایمان للبیہقی وضعفہ ابو الفتح الراشدی فی جزئہ والمرامی عن حذیفۃ کلام:..... روایت ضعیف ہے کشف الخفاء ۱۳۲۷

۱۳۰۲۳..... جس نے کسی محرم کے ساتھ زنا کیا وہ ہرگز جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔ المصنف لعبدالرزاق عن مجاہد، مرسل

۱۳۰۲۴..... جو زنی محرم کے ساتھ بدکاری میں مبتلا ہو جنت میں داخل نہ ہوگا۔

الخرائطی عن ابن عمرو، الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۰۲۵..... جو عورت مال غیر اہل خانہ کو دے اس کے لیے باندی کے عذاب کا نصف ہے۔ المصنف لعبدالرزاق عن المحکم بن ثوبان مرسل

شرح کے لیے روایت ۱۲۹۹۷ ملاحظہ فرمائیں۔

۱۳۰۲۶..... ہر بنی آدم پر زنا کا حصہ لکھ دیا گیا ہے جو اس کو پہنچ کر رہے گا۔ پس آنکھ کا زنا دیکھنا ہے، پاؤں کا زنا چلنا ہے، کان کا زنا سننا ہے، ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے، زبان کا زنا بولنا ہے اور دل تمنا کرتا ہے پھر شرم گاہ اس کی تصدیق کرتی ہے یا اس کو جھٹلاتی ہے۔

مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

دوسری فرع..... زنا کے مقدمات (اسباب) میں اور اجنبیہ عورت کے ساتھ تنہائی کی ممانعت میں

۱۳۰۲۷..... میں نوجوان مرد اور نوجوان عورت کو دیکھا پس میں ان دونوں پر شیطان کی طرف سے مطمئن نہیں۔

مسند احمد، الترمذی عن علی رضی اللہ عنہ: الترمذی حسن صحیح

۱۳۰۲۸..... تنہا عورتوں کے پاس نہ جایا کرو۔ بے شک شیطان تم میں سے ہر کسی میں خون کی طرح دوڑتا ہے (صحابہ رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: ہم نے پوچھا: اور کیا آپ میں بھی؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اور ہاں مجھ میں بھی لیکن اللہ نے میری مدد فرمائی ہے اور وہ مسلمان ہو گیا ہے (یعنی بے ضرر ہو گیا ہے)۔ مسند احمد، الترمذی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:..... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو کتاب الرضاع باب رقم ۷۱۷۲ پر روایت کر کے حدیث غریب یعنی حدیث کے ضعیف ہونے کا حکم لگایا ہے۔ نیز دیکھئے ضعیف الجامع ۶۲۷۲۔

۱۳۰۲۹..... خبردار! کوئی آدمی کسی عورت کے پاس ایک کمرے میں رات نہ گزارے مگر یہ کہ وہ اس کے نکاح میں ہو یا وہ اس کا ذی محرم ہو۔

مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۳۰۳۰..... کیا بات ہے جب بھی ہم اللہ کی راہ میں (جہاد کے لیے) نکلتے ہیں تو ان (منافقوں) میں ایک آدھا ضرور پیچھے رہ جاتا ہے اور بکرے کی طرح (شہوت سے) بالباتا پھرتا ہے پھر کسی عورت کو تھوڑا سا دودھ دے کر برائی پر آمادہ کرتا ہے۔ میں ایسے کسی پر قادر ہوں تو اس کو عبرت ناک سزا دوں گا۔ مسند احمد، مسلم عن جابر بن سمرہ، مسلم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۳۰۳۱..... آج کے اس دن کے بعد کوئی مرد کسی عورت کے پاس جس کا شوہر موجود نہ ہو ہرگز داخل نہ ہو والا یہ کہ اس کے پاس ایک یا دو آدمی ہوں۔

مسند احمد، مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۰۳۲..... کوئی مرد کسی مرد کو اپنی عورت کی خلوت کی باتیں نہ بتائے اور نہ کوئی عورت دوسری عورت کو اپنے مرد کی خلوت کی باتیں بتائے۔ مگر اولاد یا والد کو (ضرورت کے موقع پر آگاہ کیا جاسکتا ہے)۔ ابو داؤد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں ایک مجہول راوی ہے عون المعبود ۱۱/۶۱۔ نیز دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳۵۸، ۱۲۶۔

الاکمال

۱۳۰۳۳..... ابا بعد! لوگوں کو کیا ہو گیا، جب ہم غزوہ پر جاتے ہیں تو ان میں سے کوئی پیچھے ہمارے گھروں میں رہ جاتا ہے۔ اس کو بکرے کی طرح (شہوت کی وجہ سے) آوازیں نکلتی ہیں۔ بہر حال میرے پاس ایسا کوئی فرد لایا گیا تو میں اس کو عبرت ناک سزا دوں گا۔

مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۳۰۳۴..... اس شخص کی مثال جو غیر موجود شوہر والی عورت کے بستر پر بیٹھے اس شخص کی ہے جس کو قیامت کے دن شیر نوح رہے ہوں گے۔

الکبیر للطبرانی، الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابن عمرو رجال الطبرانی ثقات

۱۳۰۳۵..... عورتوں کی خلوت میں جانے سے گریز کر۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ خلوت میں نہیں ہوتا مگر شیطان ان کے درمیان ضرور آ جاتا ہے اور کوئی آدمی کسی ایسے خنزیر کے ساتھ جو گاڑے کچھڑ میں تھڑا ہوا ہو گر کر چلے اس سے کہیں بہتر ہے کہ کسی ایسی عورت کے شانے سے اس کا شانہ چھوئے جو اس کے لیے حلال نہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۱۳۰۳۶..... جہاد میں جانے والوں کی عورتوں کی حرمت کا لحاظ کرو۔ ان کی حرمت تمہاری ماؤں کی حرمت کی طرح ہے۔

ابو الشیخ عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت محل کلام ہے دیکھئے: ذخیرۃ الحفاظ ۲۲۳۰۔

غیر محرم عورت کے ساتھ تنہائی اختیار کرنے کی ممانعت

۱۳۰۳۷..... عورتوں کے پاس داخل نہ ہو جب وہ تنہا ہوں۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! دیور کے بارے میں کیا خیال ہے؟ ارشاد فرمایا: دیور تو موت ہے۔

الکبیر للطبرانی عن عقبہ بن عامر

۱۳۰۳۸..... ان غیر موجود شوہر والی عورتوں کے پاس نہ جایا کرو۔ بے شک شیطان ابن آدم میں خون کی جگہ دوڑتا ہے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! اور

آپ کے اندر؟ ارشاد فرمایا: اور میرے اندر بھی، مگر اللہ نے اس پر میری مدد فرمائی ہے اور وہ مسلمان ہو گیا ہے (یعنی اب وہ بے ضرر ہو گیا ہے)۔

النسانی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۳۰۳۹..... غیر موجود محرم والی عورتوں کے پاس نہ جایا کرو۔ بے شک شیطان خون کی جگہ دوڑتا ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۳۰۴۰..... جو آدمی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لیے حلال نہیں، کہ نامحرم عورت کے ساتھ خلوت گزینی کرے الا یہ کہ اس کے ساتھ

عورت کا کوئی محرم ہو۔ عبدالرزاق عن طاؤس، مرسلًا

۱۳۰۴۱..... کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ خلوت میں نہ جائے الا یہ کہ اس کے ساتھ کوئی محرم ہو۔ اور نہ کوئی عورت کسی محرم کے بغیر سفر کرے۔

الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۰۴۲..... کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ خلوت نہ کرے کیونکہ ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن سلیمان بن بريدة عن ابیہ، اخرجه الحاكم وقال صحيح على شرط الشيخين ووافقه الذهبي

۱۳۰۴۳..... کوئی آدمی کسی عورت کے پاس نہ جائے الا یہ کہ عورت کے ساتھ اس کا کوئی محرم ہو۔ اور جو جائے وہ اس بات کا یقین رکھے کہ اللہ اس

کے ساتھ ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۰۴۴..... کوئی آدمی کسی عورت کے پاس ہرگز داخل نہ ہو اور نہ اس کے ساتھ سفر کرے مگر یہ کہ عورت کے ساتھ اس کا کوئی محرم ہو۔

السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۰۴۵..... کسی آدمی کے سر میں لوہے کی کنگھی رگڑی جائے حتیٰ کہ وہ ہڈی تک پہنچ جائے اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ کوئی ایسی عورت اس کو

چھوئے جو اس کے لیے محرم نہیں۔ شعب الایمان للبیہقی عن معقل

۱۳۰۴۶..... اللہ پاک ایسے گھر پر لعنت فرماتا ہے جس میں کوئی منث (بجڑا) داخل ہوتا ہے۔ ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۰۴۷..... اے اُنقادیند سے نکل جا اور حمراء الاسد چلا جا۔ وہیں تیرا رہن سہن ہونا چاہیے۔ اور بدیندہ میں ہرگز داخل نہ ہو۔ ہاں صرف لوگوں کی

عید کا دن ہو تو آسکتا ہے۔ البوردی عن عائشة رضی اللہ عنہا

فائدہ:..... اللہ حفظ و امان میں رکھے۔ یہ حکم اصلی منثوں کے لیے ہے۔ جبکہ ہمارے زمانے میں جو بناوٹی بیجڑے گھروں میں پھرتے ہیں

ان کے لیے گھروں میں داخل ہونا کس قدر سخت ممنوع ہوگا۔

بد نظری

۱۳۰۴۸..... ہر ابن آدم کے لیے زنا کا حصہ ہے۔ لہذا آنکھوں کا زنا (بد نظری) دیکھنا ہے، زبان کا زنا بولنا ہے، کانوں کا زنا سننا ہے، ہاتھ بھی زنا

کرتے ہیں، پس ان کا زنا پکڑنا ہے، پاؤں بھی زنا کرتے ہیں پس ان کا زنا چلنا ہے اور منہ بھی زنا کرتا ہے اس کا زنا بوسہ لینا ہے۔

ابوداؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۰۴۹..... اللہ تعالیٰ نے ابن آدم پر زنا سے اس کا حصہ لکھ دیا ہے، جو اس کو لامحالہ پہنچ کر رہتا ہے۔ پس آنکھوں کا زنا بد نظری ہے، زبان کا زنا بولنا ہے۔ نفس تمنا کرتا ہے اور للچاتا ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق کرتی ہے یا تکذیب۔ البخاری، مسلم، ابوداؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۰۵۰..... جب تم میں سے ایسی کسی عورت کو دیکھے جو اس کو اچھی لگے تو وہ آ کر اپنی گھر والی کے ساتھ ہم بستر ہو جائے کیونکہ اس کے ساتھ وہی کچھ ہے۔ ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۳۰۵۱..... عورت جب متوجہ ہوتی ہے تو شیطان کی صورت میں متوجہ ہوتی ہے پس جب تم میں سے کوئی کسی خوبصورت عورت کو دیکھے جو اس کو بہا جائے تو وہ اپنے گھر والی کے پاس آئے۔ بے شک اس کے پاس بھی وہی ہے جو اس کے پاس ہے۔

الترمذی، ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ، قال الترمذی حسن غریب

کسی کی شرم گاہ کو دیکھنا ممنوع ہے

۱۳۰۵۲..... کوئی آدمی کسی دوسرے آدمی کی شرم گاہ نہ دیکھے، کوئی عورت کسی عورت کی شرم گاہ نہ دیکھے۔ کوئی آدمی دوسرے آدمی کے ساتھ ایک کپڑے میں اکٹھا نہ ہو اور نہ کوئی عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں اکٹھی ہو۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، الترمذی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ وردی ابن ماجہ صدرہ

۱۳۰۵۳..... اے علی! ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ اٹھا۔ تیرے لیے پہلی نظر معاف ہے۔ دوسری نہیں۔

مسند احمد، ابوداؤد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن بریدۃ

۱۳۰۵۴..... جب تم میں سے کوئی حسین عورت کو دیکھے جو اس کو اچھی لگے تو وہ اپنی گھر والی کے پاس آ جائے بے شک شرم گاہ تو ایک ہے، اس کے پاس بھی وہی ہے جو اس کے پاس ہے۔ الخطیب فی تاریخ عن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۴۹۶۔ روایت ضعیف ہے۔

۱۳۰۵۵..... آنکھ کا زنا بد نظری ہے۔ ابن سعد، الکبیر للطبرانی عن علقمة بن الحارث

۱۳۰۵۶..... عورت شیطان کی صورت میں آگے آتی ہے اور شیطان کی صورت میں پیٹھ دکھاتی ہے۔ پس جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو دیکھے جو

اس کو بہا جائے تو اپنی اہلیہ کے پاس آ جائے۔ اس سے اس کے دل کی وہ کیفیت دور ہو جائے گی۔ مسند احمد، ابوداؤد، عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۳۰۵۷..... زبان کا زنا (شہوت سے) کلام کرنا ہے۔ ابوالشیخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۰۵۸..... اپنی نگاہ پھیر لے۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی عن جریر

نظر کی حفاظت پر حلاوت ایمانی کی بشارت

۱۳۰۵۹..... جس مسلمان کی نظر کسی عورت پر پڑی پھر اس نے اپنی نظر نیچے کر لی تو اللہ پاک اس کو ایسی عبادت کی توفیق بخشے گا جس کی لذت وہ

اپنے قلب میں محسوس کرے گا۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت محل کلام ہے ضعیف الجامع ۵۲۲۱۔

۱۳۰۶۰..... عورتوں کے پاس جانے سے اجتناب کرو۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی عن عقبۃ بن عامر

۱۳۰۶۱..... عورتوں کے ساتھ گفتگو کرنے سے پرہیز برتو۔ بے شک جو کسی عورت کے ساتھ خلوت کرتا ہے جبکہ عورت کے ساتھ اس کا کوئی محرم نہ ہو

تو ضرور وہ اس کے متعلق برے خیال میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ الحکیم فی کتاب اسرار الحج عن سعد بن مسعود
کلام:..... ضعیف الجامع ۲۲۱۳۔

۱۳۰۶۲..... آنکھیں زنا کرتی ہیں، ہاتھ زنا کرتے ہیں، پاؤں زنا کرتے ہیں اور شرم گاہ زنا کرتی ہیں۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۳۰۶۳..... نظریں نیچی رکھو، شریرو مقصد لوگوں سے پرہیز کرو اور اہل جہنم کے اعمال سے اجتناب برتو۔ الکبیر للطبرانی عن الحکم بن عمیر
کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۹۶، ضعیف الجامع ۳۹۱۵۔

۱۳۰۶۴..... ابن آدم کے لیے زنا کا حصہ لکھ دیا گیا ہے، جو اس کو لا محالہ مل کر رہے گا۔ پس آنکھوں کا زنا بد نظری ہے، کانوں کا زنا (شہوت سے) سننا ہے، زبان کا زنا (شہوت سے) کلام کرنا ہے، ہاتھ کا زنا (شہوت سے) پکڑنا ہے، پاؤں کا زنا (شہوت سے) قدم اٹھانا ہے، دل خواہش کرتا ہے اور تمنا کرتا ہے اور پھر شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۰۶۵..... کسی کے سر میں لوہے کی کنگھی سے چھید کئے جائیں یہ اس کے لیے اس بات سے بہتر ہے کہ وہ کسی ایسی عورت کو چھوئے جو اس کے لیے حلال نہ ہو۔ الکبیر للطبرانی عن معقل بن یسار

الاکمال

۱۳۰۶۶..... کیا تم بھی دونوں اندھی ہو؟ کیا تم اس کو نہیں دیکھ سکتیں۔ مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی حسن صحیح عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا
فائدہ:..... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور ایک اور حضور ﷺ کی بیوی گھر میں تھے اتنے میں ایک نابینا صحابی حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ
عنہ تشریف لائے۔ دونوں نے پردے کی ضرورت محسوس نہ کی۔ حضور ﷺ نے دونوں بیویوں سے پردہ نہ کرنے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے عرض کیا
یہ تو نابینا ہیں ان سے کیا پردہ! تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۳۰۶۷..... عورت ابلیس کے تیروں میں سے ایک تیر ہے۔ پس جس کی نظر کسی خوبصورت عورت پر پڑے پھر وہ اللہ عزوجل کی رضا و خوشنودی
کے لیے اپنی نگاہ نیچی کر لے تو اللہ پاک اس کو ایسی عبادت کی توفیق مرحمت فرماتا ہے جس کی لذت وہ (اپنے دل میں) محسوس کرتا ہے۔

ابن النجار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۰۶۸..... نظر ابلیس کے زہر آلود تیروں میں سے ایک تیر ہے۔ جو اس کو میرے خوف کی وجہ سے بچالے میں اس کے بدلے اس کو ایسا ایمان
نصیب کرتا ہوں جس کی حلاوت وہ اپنے قلب میں محسوس کرتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۳۰۶۹..... میرے پاس سے فلانی عورت گزری تو میرے اندر عورتوں کی قربت کی شہوت پیدا ہوگئی۔ چنانچہ میں اٹھ کر اپنی ایک اہلیہ کے پاس آیا اور اپنی
شہوت اس سے پوری کی۔ اسی طرح تم کیا کرو۔ بے شک تمہارے اعمال میں سے عمدہ ترین اعمال حلال چیزوں سے اپنی خواہش پوری کرنا ہے۔

مسند احمد، الحکیم، الکبیر للطبرانی عن ابی کبشہ

۱۳۰۷۰..... جو آدمی کسی عورت کو دیکھے اور وہ اس کو اچھی لگے تو وہ اٹھ کر اپنی اہلیہ کے پاس چلا جائے۔ بے شک اس کے پاس بھی ویسی شے ہے جو
اس کے پاس ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۳۰۷۱..... عورتوں کے لیے اسی طرح مردوں کی طرف دیکھنا مکروہ ہے جس طرح مردوں کو عورتوں کی طرف دیکھنا مکروہ ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

کلام:..... روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۳۰۷۲..... ایک نظر پڑنے کے بعد دوسری نظر ڈالنے سے اجتناب کرو۔ بے شک پہلی تمہارے لیے (معاف) ہے۔ دوسری تم پر وہال ہے۔

الحاکم فی الکنی عن ہریرۃ رضی اللہ عنہ

اچانک نظر پڑ جائے تو معاف ہے

۱۳۰۷۳..... پہلی نظر بھول چوک ہوتی ہے، دوسری نظر جان بوجھ کر ہوتی ہے اور تیسری نظر ہلاک کر دیتی ہے۔ مؤمن کی عورتوں کے حسن و جمال میں نظر شیطان کے زہریلے تیروں میں سے ایک تیر ہے۔ جس نے اللہ کی خشیت اور جنت کے اشتیاق میں اپنی نظر کو بچالیا اللہ پاک اس کو اس کے بدلے ایسی عبادت کی توفیق مرحمت فرمائیں گے جس کی لذت وہ محسوس کرے گا۔

حلیۃ الاولیاء عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۰۷۴..... اپنی نگاہ پھیر لے۔ مسند احمد، مسلم، الترمذی حسن صحیح، النسائی عن ابی زرعة بن عمرو بن جریو عن جدہ فائدہ: مذکورہ صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اچانک نظر پڑنے کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔ ۱۳۰۵۸۔

۱۳۰۷۵..... بد نظری ابلیس کے زہر آلود تیروں میں سے ایک تیر ہے۔ جس نے اس کو اللہ کے خوف سے روک لیا اللہ پاک اس کو ایسا ایمان نصیب فرمائیں گے جس کی حلاوت کو وہ اپنے قلب میں محسوس کر لے گا۔ مستدرک الحاکم عن حذیفہ رضی اللہ عنہ کلام: امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر امام حاکم سے اختلاف فرمایا ہے اور سند پر کلام کیا ہے نیز دیکھئے: الاتقان ۲۱۹۳۔

۱۳۰۷۶..... عورت کے حسن و جمال پر پڑنے والی نظر ابلیس کے زہر آلود تیروں میں سے ایک تیر ہوتی ہے جو اس کو پھیر لیتا ہے اللہ اس کو ایسی عبادت کی توفیق مرحمت فرماتا ہے جس کی حلاوت کو وہ محسوس کرتا ہے۔ الحکیم عن علی رضی اللہ عنہ ۱۳۰۷۷..... اپنی نظریں بادشاہوں کے لڑکوں سے نہ بھرو۔ ان کا فتنہ تو کنواری لڑکیوں کے فتنے سے زیادہ سخت ہے۔

الکامل لابن غندی، ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: روایت کی سند میں عمرو بن عمرو و الطحان ہے جو ثقہ راویوں سے باطل اور من گھڑت روایتیں منسوب کرتا ہے۔ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت ممنوع ہے۔ میزان الاعتدال میں ہے کہ یہ روایت اس (عمرو) کی آفت زدہ ہے۔ امام عجلونی رحمۃ اللہ علیہ نے کشف الخفاء رقم ۳۰۵۳ پر اس کو (موضوع کے حوالے سے) شمار کیا ہے۔ اللآلی میں بھی اس کو موضوع کہا گیا ہے۔

فصل..... من الاکمال

۱۳۰۸۳..... کوئی عورت دوسری عورت سے مباشرت کرتی ہے تو وہ دونوں زانیہ شمار ہوتی ہیں۔ اسی طرح کوئی مرد دوسرے مرد سے مباشرت کرتا ہے تو وہ بھی دونوں زانی شمار ہوتے ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ

۱۳۰۸۴..... کوئی آدمی دوسرے آدمی کے ساتھ ایک کپڑے میں اکٹھا نہ ہو اور نہ کوئی دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں اکٹھا ہو۔

مسند احمد، السنن لمعید بن منصور عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۳۰۸۵..... کوئی آدمی کسی آدمی کے ساتھ مل کر نہ لیٹے سوائے باپ بیٹے کے۔ الحاکم فی التاریخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۰۸۶..... آدمی آدمی کے ساتھ نہ لیٹے اور نہ عورت عورت کے ساتھ۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۰۸۷..... کوئی آدمی دوسرے آدمی کے ساتھ مباشرت نہ کرے اور نہ کوئی عورت دوسری عورت کے ساتھ۔ کسی آدمی کے لیے کسی دوسرے آدمی کی شرم گاہ دیکھنا جائز نہیں اور نہ کسی عورت کے لیے دوسری عورت کی شرم گاہ دیکھنا جائز ہے۔ عبدالرزاق عن زید بن اسلم مرسلاً

تیسری فرغ..... ولد الحرام

- ۱۳۰۸۸..... ولد الحرام اگر اپنے ماں باپ والا عمل کرے تو وہ تیسرا شر ہے۔ الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کلام:..... روایت کی سند میں محمد بن ابی لیلیٰ کمزور یا دداشت کا مالک تھا مجمع الزوائد ۶/۲۵۷، روایت ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۹۵۲۔
- ۱۳۰۸۹..... زنا کے نتیجے میں ہونے والا بچہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔ الکامل لابن عدی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ کلام:..... روایت ضعیف ہے: اسنی المطالب ۹۵۶، المنز یہ ۲۲۸/۲۔
- ۱۳۰۹۰..... ولد الزنا تین میں تیسرا شر ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ کلام:..... روایت ضعیف ہے: الاسرار المرفوعہ ۲۶۶، الممتناھیۃ ۱۰۸۲۔
- ۱۳۰۹۱..... ولد الزنا پر اپنے والدین کے گناہ کا کچھ بوجھ نہیں۔ المصنف لابن ابی شیبہ، مستدرک الحاکم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

الاکمال

- ۱۳۰۹۲..... میری امت خیر پر رہے گی۔ ان کا معاملہ ٹھیک رہے گا جب تک حرام کی اولادیں کثیر نہ ہو جائیں، جب وہ کثیر ہو جائیں گی تو مجھے ڈر ہے کہ اللہ پاک ان پر عمومی عذاب نہ بھیج دے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن میمونۃ الحدیث صحیح أو حسن مجمع الزوائد ۶/۲۵۷۔
- ۱۳۰۹۳..... لوگوں پر ظلم صرف ولد الحرام ہی کرتا ہے، کیونکہ اولاد میں والد کا اثر ہوتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ کلام:..... لوگوں پر ظلم صرف ظلم (زنا) کی اولاد ہی کرتی ہے یا وہ جس میں اس کا کچھ اثر ہو۔
- الخرائطی، ابن عساکر عن بلال بن ابی بردۃ بن ابی موسیٰ عن ابیہ عن جدہ
- ۱۳۰۹۵..... زنا کی اولاد جنت میں داخل نہ ہوگی۔ نہ اس کی اولاد اور نہ اولاد کی اولاد۔ ابن النجار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ کلام:..... مذکورہ روایت موضوع اور ناقابل اعتبار ہے۔ دیکھئے: ترتیب الموضوعات ۹۱۱، المنز یہ ۲۲۸/۲۔
- ۱۳۰۹۶..... جنت میں زنا کی اولاد داخل نہ ہوگی۔ السنن للبیہقی عن ابن عمرو کلام:..... روایت موضوع ہے: الاتقان ۲۳۶۶، الاسرار المرفوعہ ۶۰۰۔
- ۱۳۰۹۷..... اللہ پاک نے جہنم کے لیے جن کو پیدا کرنا تھا پیدا کیا اور اولاد لڑنا بھی انہی میں سے تھی جن کو جہنم کے لیے پیدا کیا تھا۔
- الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
- کلام:..... مسند الفردوس للدیلمی کی مرویات موضوع یا ضعیف ہونے سے خالی نہیں ہوتی۔

چوتھی فرغ..... زنا کی حد میں

- ۱۳۰۹۸..... میری بات سنو! میری بات سنو! اللہ پاک نے ان (زانیوں) کے لیے راستہ نکالا ہے: کنوارا کنواری سے بدکاری کرتا تو ان کو سو سو کوڑے اور ایک ایک سال جلا وطن کرو۔ اور شادی شدہ شادی شدہ سے کرے تو سو کوڑے مارو اور سنگسار کرو۔
- مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن عبادۃ بن الصامت
- ۱۳۰۹۹..... اگر میں کسی کو بغیر گواہوں کے سنگسار کرتا تو اس عورت کو ضرور کرتا۔ البخاری، مسلم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
- ۱۳۱۰۰..... احسان کے دو معنی ہیں نکاح (جس کے بعد طہی ہو) اور پاکدامنی۔
- ابن ابی حاتم، الاوسط للطبرانی، ابن عساکر عن ابی ہریرۃ عن عبداللہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۳۲۷۲

۱۳۱۰۱.....دونوں شادی شدہ ہوں تو دونوں کو کوڑے مارے جائیں اور سنگسار کیے جائیں گے اور دونوں کنوارے ہوں تو ان کو کوڑے مارے جائیں گے اور جلاوطن کیا جائے گا۔ التاریخ للحاکم عن ابی رضی اللہ عنہ

۱۳۱۰۲.....قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم دونوں کا فیصلہ کتاب اللہ کے ساتھ کرتا ہوں۔ نو مولود بیچی اور بکریاں۔ جو تیرے بیٹے نے عورت کو زنا کے بدلے دی تھیں تجھے واپس ملیں گی اور تیرے بیٹے پر سو کوڑوں کی سزا اور ایک سال کی جلاوطنی ہوگی اور اس شخص کی بیوی۔ جس نے زنا کروایا ہے پر سنگساری کی سزا ہے (پھر آپ نے اپنے صحابی رضی اللہ عنہ) کو حکم فرمایا: اے انیس اس آدمی کی بیوی کے پاس صبح کو جانا اگر وہ اعتراف جرم کر لے تو اس کو سنگسار کر دینا۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ وزید بن خالد الجہنی ۱۳۱۰۳..... اگر آدمی آدمی کے ساتھ بدکاری کرے تو وہ دونوں زانی ہیں اور جب عورت عورت کے ساتھ زنا کرے تو وہ دونوں بھی زنا کار ہیں۔

السنن للبیہقی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

کلام:.....روایت ضعیف ہے: حسن الاثر ۲۵۳، ضعیف الجامع ۲۸۲۔

باندی کے لئے حد زنا پچاس کوڑے ہیں

۱۳۱۰۴.....جب تم میں سے کسی کی باندی زنا کر بیٹھے، پھر اس کا راز ظاہر ہو جائے تو وہ اس پر کوڑوں کی سزا (یعنی پچاس کوڑے) جاری کرے اور جلاوطن نہ کرے۔ پھر اگر دوبارہ زنا کرے تو دوبارہ کوڑے لگائے اور جلاوطن نہ کرے پھر اگر تیسری بار بھی زنا میں مبتلا ہو تو اس کو بیچ ڈالے خواہ ایک رسی کے عوض کیوں نہ بیچے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ وزید بن خالد قال الترمذی حسن صحیح ۱۳۱۰۵..... جب باندی زنا کر لے تو اس کو کوڑے مارو پھر زنا کرے تو اس کو فروخت کر دو خواہ ایک مینڈھی کے عوض کیوں نہ ہو۔

مسند احمد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۳۱۰۶.....تکواریطور شاہد کافی ہے۔ ابن ماجہ عن سلمۃ بن المحبق

کلام:.....ضعیف الجامع ۴۱۷۴۔

فائدہ:.....یعنی اگر کوئی اپنی اہلیہ یا کسی عزیزہ کو زنا میں ملوث دیکھے اور غیرت میں آ کر تکواری سے اس کا کام کر دے تو تکواری کی یہ گواہی کافی اور درست ہے۔

۱۳۱۰۷.....جب کوئی آدمی (حاکم کے روبرو) سات بار زنا کا اعتراف کرے پھر اس کے لیے سنگساری کا حکم دے دیا جائے۔ پھر وہ (پتھروں کی بوچھاڑ میں یا اس سے پہلے ہی) بھاگ پڑے تو (اس کا بھاگنا اپنے اعتراف سے رجوع سمجھا جائے گا اور) اس کو چھوڑ دیا جائے گا۔

الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۱۰۸.....ہم تیری وجہ سے تیرے پیٹ میں موجود (معصوم) جان کو قتل نہیں کریں گے۔ لہذا جا اور جب تک بچہ نہ جن لے ٹھہر جا۔

ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:.....ایک عورت نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے پیٹ میں کوئی نئی جان (بدکاری کے ثمرہ میں) پیدا ہوئی ہے۔ لہذا آپ مجھ پر اللہ کی حد جاری فرمادیں۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد صادر فرمایا۔

۱۳۱۰۹.....اگر میں کسی کو بغیر گواہوں کے سنگسار کرتا تو فلائی عورت کو ضرور کر دیتا کیونکہ اس کی بول چال اور اس کی موجودہ

کیفیت سے اس کی (بدکاری کی) حالت کا اور اس کے پاس آنے والے کا پتہ چلتا ہے۔

ابن ماجہ، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، اسنادہ صحیح

۱۳۱۱۰..... تلوار بطور گواہ کافی ہے۔ لیکن مجھے خوف ہے کہ نشہ میں مبتلا اور غیرت (کے نام سے غصہ میں آنے) والے اس کی اتباع کریں گے۔

ابن ماجہ عن سلمة ابن المحیق

فائدہ:..... یعنی اگر کسی کو بدکاری کی حالت میں قتل کر دیا تو یہ فعل غیرت کے زمرے میں آ کر درست ہے لیکن کہیں اس کی آڑ میں ناجائز قتل کی رسم نہ پڑ جائے جیسا کہ فی زمانہ کاروکاری اس کی مثال ہے۔

کلام:..... ابن ماجہ کتاب الحدود باب الرجل یجد مع امرأته رجلاً رقم ۲۶۰۶۔

زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس کی سند میں قبیصہ بن حریث ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس شخص کی حدیث میں نظر ہے۔ لیکن ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ثقافت میں شمار کیا ہے جبکہ اسناد کے باقی رجال سب ثقہ ہیں۔

۱۳۱۱۱..... اے ابو ذر! کیا تو اپنے ساتھی کو نہیں دیکھتا، اس کی مغفرت کر دی گئی ہے اور اس کو جنت میں داخل کر دیا گیا ہے۔ یعنی وہ شخص جس کو

سنگسار کیا گیا ہے۔ مسند احمد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۳۱۱۲..... اے ہزال! تو نے برا کیا جو اپنے یتیم کے ساتھ کیا (یعنی اس کی بدکاری کو فاش کیا اور پھر ہم نے اس پر حد جاری کی)، اگر تو اپنی چادر

کے کنارے سے اس پر پردہ ڈالتا تو یہ تیرے لیے زیادہ بہتر ہوتا۔ ابن سعد عن یزید بن نعیم بن ہزال عن ابیہ عن جدہ

۱۳۱۱۳..... میں تم کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جس نے تم کو آل فرعون سے نجات دی، تم کو سمندر پار کرایا، تم پر بادل کو سایہ لگن کیا، تم پر من و سلویٰ نازل

کیا اور تم پر موسیٰ کی زبانی تو رات نازل کی کیا تم اپنی کتاب میں سنگساری کی سزا نہیں پاتے؟ ابو داؤد عن عکرمہ مرسلہ

باندی کی حد..... الاکمال

۱۳۱۱۴..... جب تم میں سے کسی کی کوئی باندی زنا کرے تو تین بار تک اس پر کتاب اللہ کے موافق کوڑوں کی سزا جاری کرے۔ اگر چوتھی بار بھی

زنا کرے تو اس کو بیچ ڈالے خواہ بالوں کی رسی کے عوض کیوں نہ ہو۔ الترمذی حسن صحیح عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۱۱۵..... جب تم میں سے کسی کی باندی زنا کرے تو اس کو کوڑے مارے اور جلاوطن نہ کرے۔ اور نہ بیڑی ڈالے۔ پھر اگر زنا کرے تو اس کو بیچ

ڈالے خواہ بالوں کی رسی کے عوض (معمولی قیمت میں) کیوں نہ ہو۔ المصنف لعبد الرزاق، ابن جریر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۱۱۶..... جب تم میں سے کسی کی باندی زنا کرے تو اس کو کوڑے مارے اور جلاوطن نہ کرے۔ اگر پھر زنا کرے تو اس کو بیچ ڈالے خواہ بالوں کی

مینڈھی کے عوض کیوں نہ ہو۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۱۱۷..... باندی نے اپنے سر کی کھال ڈال دی ہے۔ ابن ابی شیبہ عن عطاء رحمۃ اللہ علیہ، مرسلہ۔ واللہ اعلم بمراد

پانچویں فرع..... لواطت کی حد میں

اور چوپاؤں کے ساتھ بدکاری کی حد میں

۱۳۱۱۸..... جس کو تم قوم لوط کا عمل کرتا پاؤ فاعل اور مفعول دونوں کو مار ڈالو۔ مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، الدارقطنی فی

السنن، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی، الضیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۱۱۹..... مجھے سب سے زیادہ خوف جس بات کا اپنی امت پر ہے وہ قوم لوط کا عمل ہے۔

مسند احمد، الترمذی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ، صحیح الاسناد، وافقہ الذہبی

۱۳۱۲۰..... میری امت کا جو فرد قوم لوط کا عمل کرتا ہو امر اللہ اس کو قوم لوط کی طرف منتقل کر دے گا اور انہی کے ساتھ ان کا حشر فرمائے گا۔

الخطیب فی التاریخ عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے: دیکھئے: اسنی المطالب ۱۵۰۳، التمییز ۱۷۵۔

۱۳۱۲۱..... جس کو تم پاؤ کہ وہ جانور کے ساتھ بدکاری میں مبتلا ہے اس کو اور جانوروں کو قتل کر ڈالو۔

الترمذی، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۱۲۲..... جو کسی محرم کے ساتھ بدکاری میں پڑے اس کو قتل کر ڈالو اور جو کسی جانور کے ساتھ بدکاری میں پڑے اس کو اور جانوروں کو قتل کر دو۔

ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:..... روایت محل کلام ہے: ضعیف ابن ماجہ ۵۵۸، ضعیف الجامع ۵۸۷۸۔

۱۳۱۲۳..... جو کسی جانور کے ساتھ وطی کرے اس کو اور جانوروں کو مار ڈالو۔ ابو داؤد عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

الاکمال

۱۳۱۲۴..... اوپر والے اور نیچے والے دونوں کو رحم کر دو۔ یعنی (جو قوم لوط کا عمل کرے) سب کو سنگسار کر دو۔

ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۱۲۵..... قوم لوط کے عمل میں مبتلا فاعل اور مفعول دونوں کو مار ڈالو۔ یونہی جانور کو اور جو اس کے ساتھ بدکاری کرے دونوں کو مار ڈالو اور جو کسی محرم

کے ساتھ بدکاری کرے اس کو مار ڈالو۔ مسند احمد عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۱۲۶..... مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ جس چیز کا خوف ہے وہ قوم لوط کا عمل ہے۔ مسند احمد، الترمذی، حسن غریب، ابن منیع،

مسند ابی یعلیٰ، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للینی، السنن لسعید بن منصور عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۳۱۲۷..... جس نے عورتوں یا مردوں میں سے کسی کی دیر (مقام پانچخانہ) میں وطی کی اس نے کفر کیا۔

العقبلی فی الضعفاء عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۱۲۸..... جو کسی عورت کی دیر میں وطی کا مرتکب ہو اللہ پاک قیامت کے دن اس کی طرف نظر نہ فرمائے گا۔

مسند الدارمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۱۲۹..... جس نے قوم لوط کا عمل کیا اس فاعل اور مفعول دونوں کو سنگسار کر ڈالو۔ مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... المستدرک للحاکم، کتاب الحدود ۳۵۵/۳۵، امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں عبدالرحمن ماقط ہے۔

۱۳۱۳۰..... جس نے قوم لوط کا عمل کیا اس کو قتل کر ڈالو۔ البحر النظمی فی مساوی الاخلاق عن جابر و ابن جریر

۱۳۱۳۱..... جو اس حال میں مرا کہ وہ قوم لوط کا عمل کرتا تھا تو اس کی قبر اس کو لے کر قوم لوط کے پاس پہنچ جائے گی اور قیامت کے دن انہی کے

ساتھ اس کا حشر ہوگا۔ ابن عساکر عن وکیع قال سمعنا فی حدیث فذکرہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ الدرر المنثور ۴۱۳، کشف الخفاء ۳۲۳۔

۱۳۱۳۲..... جن کو تم قوم لوط کا عمل کرتا پاؤ تو اوپر والے اور نیچے والے دونوں کو سنگسار کر دو۔

الخرائطی فی مساوی الاخلاق و ابن جریر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

بد نظری پر لعنت

۱۳۱۳۳..... عنقریب آخری زمانے میں ایسی قومیں آئیں گی جن کو لوطی کہا جائے گا ان کی تین قسمیں ہوں گی: ایک قسم تو صرف دیکھیں گے اور بات چیت کریں گے۔ ایک قسم مصافحہ اور معانقہ کرے گی اور ایک قسم بالکل قوم لوط جیسا عمل کرے گی پس ان پر اللہ کی لعنت ہے مگر یہ کہ وہ توبہ تائب ہو جائیں تو اللہ ان کی توبہ قبول فرمائے گا۔ الدیلمی عن ابی سعید

۱۳۱۳۴..... قیامت تک میری امت میں لوطی عمل کرنے والوں کا ایک گروہ رہے گا۔ الحسن بن سفیان عن عبدالبر بن ناسح

۱۳۱۳۵..... قوم لوط میں مردوں کے ساتھ لوطی عمل کرنے سے چالیس سال پہلے سے وہ عورتوں کے ساتھ لوطی عمل کرتے تھے۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الملاحی وابن ابی حاتم، شعب الایمان للبیہقی، ابن عساکر عن ابی صخرۃ جامع بن شداد، مرسلأ

۱۳۱۳۶..... جس نے قوم لوط کے عمل کو پسند کیا خواہ وہ براہویا اچھا (آدمی) وہ قوم لوط کا عمل کرنے والوں جیسا ہے۔

ابن النجار الدیلمی عن محمد بن علی عن ابیہ عن جدہ

دوسری فصل..... خمر..... شراب کی حد میں

اس میں تین فروع ہیں۔

فرع اول..... نشہ آور شے پر وعید

۱۳۱۳۷..... ہر نشہ آور شے سے اجتناب کرو۔ الکبیر للطبرانی عن عبداللہ بن معقل

۱۳۱۳۸..... ہر وہ شے جو نشہ پیدا کرے اس سے اجتناب کرو۔ الحلوانی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۳۱۳۹..... ہر نشہ آور شے سے پرہیز کرو۔ بے شک ہر نشہ آور شے حرام ہے۔ الاوسط للطبرانی عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۱۴۰..... برتن کسی چیز کو حرام نہیں کرتے، پس جو برتن تمہیں میسر ہوں ان میں نبیذ بنا سکتے ہو۔ لیکن ہر نشہ آور شے سے اجتناب کرو۔

الکبیر للطبرانی عن قرة بن یاسر

فائدہ:..... شراب سے متنفر کرنے کے لیے اوائل اسلام میں ان برتنوں کے استعمال سے بھی ممانعت کر دی گئی تھی جو شراب سازی کے لیے استعمال ہوئے تھے۔ پھر جب حرمت خمر لوگوں کے دلوں میں مسلم ہو گئی تو آپ نے برتنوں پر سے پابندی اٹھا دی۔

نبیذ کھجوریں پانی میں بھگو کر کچھ دیر کے لیے رکھ دی جاتی تھی تا نکہ وہ پانی میٹھا ہو جاتا تو اس کو نبیذ کہا جاتا اور اس کے پینے کی اجازت تھی لیکن اگر زیادہ وقت تک کے لیے چھوڑ دیا جائے تو اس میں نشہ پیدا ہو جاتا ہے پھر وہ شراب کے حکم میں آ کر حرام ہو جاتی ہے۔

۱۳۱۴۱..... جس شے کی زیادہ مقدار نشہ آور ہو اس شے کی معمولی مقدار بھی حرام ہے۔ البغوی عن واقد

۱۳۱۴۲..... (اے) اہل یمن! (یاد رکھو!) جس شے کی کثیر مقدار نشہ کرتی ہو اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔ ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۳۱۴۳..... ہر نشہ آور شے خمر (یعنی شراب) ہے اور ہر نشہ آور شے حرام ہے۔ جس نے کوئی نشہ آور شے نوش کی اس کی چالیس صبح کی نماز

اکارت ہو جائے گی۔ اگر وہ توبہ تائب ہو گیا تو اللہ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ اگر اس نے چوتھی بار شراب پی تو اللہ پر لازم ہے کہ اس کو طیبہ

انخبال پلائے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! طیبہ انخبال کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اہل جہنم کی پیپ (خون وغیرہ) اور جس نے کسی بچے کو

کوئی نشہ آور چیز پلائی جو اس کے حلال حرام ہونے کو نہیں جانتا تو اللہ پر لازم ہے کہ پلانے والے کو طیبہ انخبال پلائے۔

ابوداؤد عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

- ۱۳۱۴۴..... ہرنشہ آور شے حرام ہے اور اللہ پر لازم ہے کہ جو نشہ آور شے نوش کرے اس کو طیرۃ النہال جو جہنیوں کا پسینہ (اور خون، پیپ وغیرہ) ہے وہ اس کو پلائے۔ مسند احمد، مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ
- ۱۳۱۴۵..... ہرنشہ آور شے ہر مومن پر حرام ہے۔ ابن ماجہ عن معاویہ رضی اللہ عنہ
کلام:..... روایت ضعیف ہے: ضعیف ابن ماجہ ۷۴۰، ضعیف الجامع ۴۲۵۱۔
- ۱۳۱۴۶..... بروہ چیز نماز سے غافل کر کے نشہ میں ڈال دے وہ حرام ہے۔ مسلم عن ابی موسیٰ
- ۱۳۱۴۷..... حضور نبی اکرم ﷺ نے ہر ایسی نشہ آور شے سے منع فرمایا جو نماز سے غافل کر دے۔ مسلم عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ
- ۱۳۱۴۸..... میں اس تھوڑی شے سے بھی منع کرتا ہوں جو زیادہ مقدار میں نشہ پیدا کرے۔ النسائی عن سعد رضی اللہ عنہ
- ۱۳۱۴۹..... ہر وہ پینے کی شے جو نشہ پیدا کرے حرام ہے۔ مسند احمد، السنن للبیہقی، الکامل لابن عدی عن عائشہ رضی اللہ عنہا
کلام:..... التحدیث ۱۹۰۔

ہرنشہ آور چیز کی حرمت

- ۱۳۱۵۰..... کسی نشہ آور شے کو نہ پی۔ بے شک میں نے ہرنشہ آور شے کو حرام قرار دے دیا ہے۔ النسائی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ
- ۱۳۱۵۱..... ہرنشہ آور شے حرام ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ عن ابی موسیٰ۔ مسند احمد، النسائی عن انس رضی اللہ عنہ۔ مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ، النسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما۔ مسند احمد، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ۔ ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
- ۱۳۱۵۲..... ہرنشہ آور شے حرام ہے اور جس شے کی ایک فرق (دس بارہ کلو کے قریب وزن کا پیانہ) نشہ پیدا کرے اس کا ایک چلو بھر بھی حرام ہے۔
ابو داؤد، الترمذی عن عائشہ
- ۱۳۱۵۳..... میں نے تم کو چند برتنوں کے استعمال سے منع کیا تھا پس ہر برتن میں غیبز بناؤ لیکن ہرنشہ آور شے سے اجتناب برتو۔ ابن ماجہ عن بریدہ
- ۱۳۱۵۴..... جو زیادہ مقدار میں نشہ پیدا کرے وہ تھوڑی شے بھی حرام ہے۔
- ۱۳۱۵۵..... مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ۔ مسند احمد، النسائی، ابن ماجہ عن ابن عمرو، البخاری
جس کی ایک فرق (دس بارہ کلو) مقدار نشہ پیدا کرے اس کی ایک چلو بھر مقدار بھی حرام ہے۔
- ۱۳۱۵۶..... مسند احمد عن عائشہ رضی اللہ عنہا، البخاری
جس نے کوئی بھی نشہ آور شے استعمال کی اللہ پاک اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہ فرمائے گا۔ الکبیر للطبرانی عن السائب بن یزید
کلام:..... روایت ضعیف ہے کیونکہ سند میں یزید بن عبد الملک النوفلی متروک راوی ہے۔ مجمع الزوائد ۵/۱۵۱ نیز دیکھئے ضعیف الجامع ۵۶۳۶، النواح ۲۱۹۶۔
- ۱۳۱۵۷..... مزر ہر طرح کی حرام ہے: سفید، سرخ، سیاہ اور سبز ہر طرح کی مزر حرام ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
کلام:..... روایت محل کلام ہے: ضعیف الجامع ۵۹۲۹۔
- فائدہ:..... مزر کی کسی شراب کو کہا جاتا ہے ایک قول جو کہ شراب کا ہے اور گندم کی شراب کو بھی کہا جاتا ہے۔ النہایہ ۴/۳۲۳
- ۱۳۱۵۸..... حضور نبی اکرم ﷺ نے ہرنشہ آور شے اور ہر حواس مختل کر دینے اور چکر دینے والی شے کو حرام قرار دیا۔
مسند احمد، ابو داؤد عن ام سلمہ
- کلام:..... ضعیف الجامع ۶۰۷۷۔

خمر..... شراب کے احکام

۱۳۱۵۹..... خمر (شراب) سے اجتناب کرو بے شک وہ ہر شرکی چابی ہے۔ مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کلام:..... ضعیف الجامع ۱۳۲

۱۳۱۶۰..... میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں، میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں کہ مجھے جبریل علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد! شراب کا عادی بت کی پوجا کرنے والے کی مثل ہے۔ الشیرازی فی الالقاب و ابونعیم فی مسلسلاتہ وقال صحیح ثابت عن علی رضی اللہ عنہ کلام:..... ضعیف الجامع ۸۷۹۔

۱۳۱۶۱..... سب سے پہلی چیز بتوں کی پرستش کے بعد جس سے مجھے میرے پروردگار نے منع کیا ہے وہ شراب نوشی اور لڑائی جھگڑا ہے۔

الكبير للطبرانی عن ابی الدرداء وعن معاذ رضی اللہ عنہ کلام:..... اس مذکورہ روایت کو امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ اور امام بزار رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور اسمیں عمرو بن واقد متروک راوی ہے اور اس پر کذب کا قول ہے۔ محمد بن مبارک صوری نے اگرچہ اس کو صدوق (سچا) لکھا ہے لیکن جمہور نے اس کا قول مسترد کرتے ہوئے عمرو بن واقد کو ضعیف قرار دیا ہے۔ مجمع الزوائد ۵۳/۵۔

۱۳۱۶۲..... شراب سے بچ! بے شک اس کی خطا تمام خطاؤں پر چڑھ کر غالب آجاتی ہے جس طرح اس درخت (انگور) کی نیل تمام درختوں پر چڑھ جاتی ہے۔ ابن ماجہ عن جناب

فائدہ:..... خمر (شراب) کا اصل اطلاق انگور کی بنی ہوئی شراب پر ہوتا ہے۔ اگرچہ ہر طرح کی شراب حرام ہے۔

کلام:..... ابن ماجہ کتاب الاشراب باب الخمر مفتاح کل شر۔ زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس روایت کی سند میں غیر ابن الزبیر الشامی الازدی ضعیف ہے۔ نیز دیکھئے: ضعیف ابن ماجہ ۷۳۹، ضعیف الجامع ۲۱۸۹۔

۱۳۱۶۳..... ہر نشہ آور شے خمر (اصل انگوری شراب کی طرح) ہے۔ اور ہر نشہ آور شے حرام ہے اور جس نے دنیا میں شراب نوشی کی پھر اس کی عادت کی حالت میں مر گیا اور توبہ تا تب نہ ہو تو وہ آخرت میں شراب نہ پی سکے گا۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۱۶۴..... عنقریب میری امت شراب کو دوسرا نام دے کر اس کو حلال کرنے کی کوشش کرے گی۔ مسند احمد، الضیاء عن عبادۃ بن الصامت

۱۳۱۶۵..... بندہ جب تک شراب نہ پئے اپنے دین کی کشادگی میں رہتا ہے۔ لیکن جب شراب کو منہ لگا لیتا ہے تو اللہ پاک اس کا پردہ چاک کر دیتا ہے۔ پھر شیطان اس کا دوست بن جاتا ہے، اس کا کان، اسکی آنکھ اور اس کا پاؤں بن جاتا ہے جس سے وہ چل کر ہر شرکی طرف جاتا ہے اور اس کا یہ دوست ہر خیر سے اس کو روک رکھتا ہے۔ الكبير للطبرانی عن قتادة بن عیاش

۱۳۱۶۶..... عنقریب میری امت کے لوگ شراب کا نام بدل کر اس کو پینے لگیں گے۔ مسند احمد، ابوداؤد عن ابی مالک الاشعری

۱۳۱۶۷..... عنقریب میری امت کے کچھ لوگ شراب کا دوسرا نام رکھ کر اس کو پیئیں گے اور ان کے سروں پر رقاصائیں گائیں گی اور گانے بجانے کے آلات بچیں گے اللہ پاک ان کو زمین میں دھنسا دیں گے اور ان میں بندر اور خنزیر بنادیں گے۔ ابن حبان، الكبير للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی

۱۳۱۶۸..... اس امت میں بھی دھنسنے، پتھر برسنے اور شکلیں بگڑنے کے واقعات ضرور رونما ہوں گے اور یہ جب ہوگا جب لوگ شراب پیئیں گے اور رقاصاؤں کو رکھیں گے اور گانے بجانے کے آلات بچائیں گے۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الملاحی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۳۱۶۹..... اس قوم کی اس حال میں شکلیں بندر اور خنزیر سے مسخ ہو جائیں گی کہ وہ اپنے صوفوں اور مسہریوں پر ٹیک لگائے ہوئے ہوں گے۔ ان کے شراب نوش کرنے، گانے بجانے اور رنڈیوں کو نچوانے کی وجہ سے۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الملاحی عن الغاز بن ربیعہ، مرسل

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۹۶۔

- ۱۳۱۷۰..... شراب پرانی کھجور اور تازہ کھجور دونوں سے (ممنوع) ہے۔ الکبیر للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ
 ۱۳۱۷۱..... گندم سے شراب ہے، کھجور سے شراب ہے، جو سے شراب ہے، انگور سے شراب ہے اور شہد سے بھی شراب ہے۔

مسند احمد عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

- ۱۳۱۷۲..... اللہ تعالیٰ نے شراب حرام کر دی ہے اور ہر نشہ آور شے حرام کر دی ہے۔ النسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
 ۱۳۱۷۳..... چہرے کو نبیذ سے بھی بچا پھر اس سے نیکیاں جھنریں گی۔ البغوی، ابن قانع، الکامل لابن عدی، الکبیر للطبرانی عن شیبہ بن کثیر الاشجعی
 ۱۳۱۷۴..... کشمش اور کھجور یہ دونوں شراب (کا ماخذ) ہیں۔ النسائی عن جابر رضی اللہ عنہ
 ۱۳۱۷۵..... عنقریب میری امت میرے بعد شراب کا دوسرا نام رکھ کر اس کو پئے گی اور ان کے پئے پران کے مددگار ان کے دکام ہوں گے۔

ابن عساکر عن کیسان

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۲۵۱۔

- ۱۳۱۷۶..... شراب نوش بت کے پجاری کے مثل ہے۔ اور شراب نوش لات اور عزئی کی عبادت کرنے والا جیسا ہے۔

الحارث عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

شراب کی وجہ سے دس افراد ملعون ہیں

- ۱۳۱۷۷..... اللہ لعنت کرے شراب پر، اس کے پینے والے پر، اس کے پلانے والے پر، اس کے فروخت کرنے والے پر، اس کے خریدنے والے پر، اس کے نچوڑنے والے (یعنی بنانے والے) پر، اس کے اٹھانے والے پر، جس کے پاس اٹھا کر لے جائی جائے اس پر اور اس کی قیمت کھانے والے پر۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
 کلام:..... امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع الزوائد ۳/۵۳۷ میں اس کو ذکر فرمایا اور فرمایا امام بزار اور امام طبرانی نے اسکو روایت کیا ہے اور اس میں عیسیٰ بن ابی عیسیٰ الخیاط ضعیف راوی ہے۔

- ۱۳۱۷۸..... جس نے دنیا میں شراب نوشی کی پھر اس سے توبہ نہ کرے تو وہ آخرت میں اس سے محروم رہے گا۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی، ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

- ۱۳۱۷۹..... جس نے شراب نوش کی وہ قیامت کے دن پیاسا حاضر ہوگا۔ مسند احمد عن قیس بن سعد و ابن عمرو

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۶۳۲۔

- ۱۳۱۸۰..... جس نے شراب پی ایمان کا نور اس کے پیٹ سے نکل جائے گا۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۶۳۵۔

- ۱۳۱۸۱..... شراب ام الفواحش اور ام الکبائر ہے اور جس نے شراب نوشی کی وہ اپنی ماں، اپنی خالہ اور اپنی پھوپھی سے بدکاری کا مرتکب ہو سکتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

- ۱۳۱۸۲..... شراب ام الفواحش اور ام الکبائر۔ فحش کاموں کی جڑ اور تمام بڑے گناہوں میں سب سے بڑا گناہ ہے جس نے شراب نوشی کی وہ نماز

چھوڑ دے گا اور اپنی ماں، اپنی پھوپھی اور اپنی خالہ کے ساتھ بدکاری کر بیٹھے گا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۹۳۸۔

- ۱۳۱۸۳..... خمر (شراب) ام الخبائث ہے۔ جس نے شراب نوشی کی اس کی چالیس یوم کی نماز قبول نہ ہوگی۔ اگر وہ اس حال میں مرا کہ شراب اس

کے پیٹ میں تھی تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:.....الکافی ۲۰۲۲۔

۱۳۱۸۳.....خمر (شراب) ان دو درختوں سے بنتی ہے کھجور اور انگور۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۳۱۸۵.....اللہ تعالیٰ نے جنت الفردوس کو اپنے ہاتھوں سے بنایا اور پھر اس کو ہر شرک اور ہر شراب کے عادی جو ہر وقت نشے میں ڈوبا رہتا ہے پر

اس کو ممنوع قرار دیا۔ شعب الایمان للیہقی، الدیلمی، ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:.....روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۱۵۸۲، الضعیفة ۱۷۱۹۔

۱۳۱۸۶.....جس نے شراب کی ایک گھونٹ پی اس کو اسی کوڑے مارو۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو

کلام:.....ضعیف الجامع ۵۶۴۴۔

۱۳۱۸۷.....جو مر اس حال میں کہ وہ شراب کا عادی تھا تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ گویا وہ بت کا عبادت گزار ہے۔

الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۱۸۸.....جس نے اپنی ہتھیلی پر شراب رکھی اس کی دعا قبول نہ ہوگی اور جس نے اس کے پینے کی عادت ڈالی اس کو خبال (دوزخیوں کا) خون

پیپ وغیرہ پلایا جائے گا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو

کلام:.....ضعیف الجامع ۵۸۷۳۔

۱۳۱۸۹.....شراب نوشی مت کر، بے شک وہ ہر شرک کی چابی ہے۔ ابن ماجہ عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۳۱۹۰.....جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے محمد! اللہ عزوجل لعنت فرماتا ہے شراب پر، اس کے نچوڑنے والے پر،

اس کے پینے والے پر، اس کے اٹھانے والے پر، اور جس کے پاس اٹھا کر لے جائی جائے اس پر، اس کے فروخت کرنے والے پر، اس

کے خریدنے والے پر، اس کے پلانے والے پر اور اس کو پینے والے پر۔

الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للیہقی، الضیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۱۹۱.....اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے شراب پر، اس کے نچوڑنے والے پر، اس کے پینے والے پر، اس کے پلانے والے پر، اس کو اٹھا کر لے جانے والے

پر، جس کے پاس اٹھا کر لے جائی جائے اس پر، اس کے فروخت کرنے والے پر، اس کے خریدنے والے پر اور اس کی قیمت کھانے والے پر۔

مستدرک الحاکم، شعب الایمان للیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۱۹۲.....اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے شراب پر، لعنت فرمائی ہے اس کے پینے والے پر، لعنت فرمائی اس کے نچوڑنے والے پر، لعنت

فرمائی اس کو دینے والے پر، لعنت فرمائی اس کا انتظام کرنے والے پر، لعنت فرمائی اس کے پلانے والے پر، لعنت فرمائی ہے اس کے اٹھانے

والے پر، لعنت فرمائی ہے اس کی قیمت کھانے والے پر اور لعنت فرمائی ہے اس کو فروخت کرنے والے پر۔

الطیالسی، شعب الایمان للیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:.....ضعیف الجامع ۱۶۳۳۔

۱۳۱۹۳.....شراب کشمش، کھجور، گندم، جو اور مکئی سے بنتی ہے اور میں (ان کے علاوہ بھی) ہر نشہ آور شے سے منع کرتی ہوں۔

مستدرک الحاکم، ابو داؤد عن النعمان بن بشیر

کلام:.....ابو داؤد کتاب الاشراب باب الخمر۔ امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کی سند میں ابو حریزہ کے متعلق

کئی ایک نے کلام کیا ہے۔

۱۳۱۹۴.....گندم سے شراب بنتی ہے، جو سے شراب بنتی ہے، کھجور سے شراب بنتی ہے، کشمش سے شراب بنتی ہے اور شہد سے بھی شراب بنتی ہے اور

میں تم کو ہر نشہ آور شے سے منع کرتا ہوں۔ مسند احمد، الترمذی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن النعمان بن بشیر

کلام:..... اخرجہ الحاکم فی المستدرک ۱۲۸/۲، امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں سری راوی متروک ہے۔

اخرجه ابو داؤد کتاب الاشریة باب الخمر

امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی اسناد میں ابراہیم بن مہاجر (متکلم فیہ راوی) ہے۔

۱۳۱۹۵..... انگور سے شراب بنتی ہے، کھجور سے شراب بنتی ہے، شہد سے شراب بنتی ہے، گندم سے شراب بنتی ہے اور جو سے بھی شراب بنتی ہے۔

ابو داؤد عن النعمان بن بشیر

کلام:..... اخرجہ ابو داؤد کتاب الاشریة باب الخمر۔ امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کو امام ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے بھی تخریج فرمائی ہے اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت غریب (ضعیف) ہے اس کی سند میں ابراہیم بن مہاجر الجلی الکوفی ہے جس کے متعلق کئی ایک ائمہ نے کلام کیا ہے۔

۱۳۱۹۶..... شراب گرادے اور شراب کا مٹکا توڑ دے۔ الترمذی عن ابی طلحة

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۱۰۳۔

۱۳۱۹۷..... شراب کا عادی مورتی کے پجاری کی طرح ہے۔ التاريخ للبخاری، شعب الايمان لليهقي عن ابی هريرة رضى الله عنه

کلام:..... روایت ضعیف ہے: رواہ ابن ماجہ کتاب الاشریة باب مدمن الخمر، زوائد میں ہے کہ اس میں محمد بن سلیمان ہے جس کو امام نسائی نے ضعیف قرار دیا ہے۔ ذخیرة الحفاظ ۳۹۶۲، الامتصاص ۱۱۷۔

۱۳۱۹۸..... مرورایام ولیالی اس وقت تک رہے گا جب تک میری امت کا ایک گروہ شراب کا نام بدل کر اس کو نہ پیئے گا۔ ابن ماجہ عن ابی امامة

کلام:..... رواہ ابن ماجہ کتاب الاشریة باب الخمر یسمنها بغیر اسمها۔ اس کی سند میں عبدالسلام بن عبدالقدوس ضعیف ہے، زوائد میں ماجہ۔ نیز دیکھئے: ذخیرة الحفاظ ۶۰۷۔

شراب کا عادی جنت سے محروم

۱۳۱۹۹..... جنت میں شراب کا عادی داخل نہ ہوگا۔ ابن ماجہ عن ابی الدرداء رضى الله عنه

۱۳۲۰۰..... میری امت کا جو آدمی شراب پیئے گا اللہ اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہ فرمائے گا۔ النسائی عن ابن عمرو

۱۳۲۰۱..... میری امت کے لوگ شرابوں کے نام بدل کر ان کو پیئیں گے۔ النسائی عن رجل

۱۳۲۰۲..... عنقریب میری امت کے لوگ شراب کا دوسرا نام رکھ کر اس کو پیئیں گے۔ ابن ماجہ عن عبادة بن الصامت

۱۳۲۰۳..... جس نے شراب نوشی کی اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی۔ اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لے گا۔ اگر وہ دوبارہ پیئے گا

تو اللہ اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہ فرمائے گا اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ اس کی توبہ قبول فرمائے گا اگر وہ پھر پیئے گا تو اللہ اس کی چالیس روز کی نماز

قبول نہ فرمائے گا اگر وہ توبہ کر لے گا تو اللہ اس کی توبہ قبول فرمائے گا پھر اگر وہ چوتھی بار بھی شراب نوشی کرے گا تو اللہ اس کی چالیس روز کی نماز قبول

نہ فرمائے گا اب اگر وہ توبہ کرے گا تو اللہ اس کی توبہ بھی قبول نہ فرمائے گا اور اس کو نہر خبال سے پلائے گا۔

الترمذی عن ابن عمر. مسند احمد، النسائی مستدرک الحاکم عن ابن عمرو

فائدہ:..... رواہ الترمذی کتاب الاشریة باب ماجاء فی شراب الخمر۔ وقال حدیث حسن۔ حدیث کا تکملہ یہ ہے: پوچھا گیا: اے ابو عبدالرحمن

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما (کی کنیت) نہر خبال کیا ہے؟ فرمایا: اہل جہنم کی پیپ (خون) کی نہر۔

۱۳۲۰۵..... جس نے دنیا میں شراب نوشی کی وہ آخرت میں اس کو نہ پی سکے گا۔ ابن ماجہ عن ابی هريرة رضى الله عنه اسنادہ صحیح و رجالہ ثقات

۱۳۲۰۶..... جس نے شراب نوشی کی اور نشہ ور ہوا اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اگر وہ مر گیا تو جہنم میں داخل ہوگا اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ

اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ اگر پھر شراب نوشی کی اور نشہ میں مدہوش ہو تو اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اگر وہ مر گیا تو جہنم میں داخل ہوگا اور اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرمائے گا اگر تیسری مرتبہ پھر شراب نوشی کی اور نشہ میں مدہوش ہو گیا تو اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اور اگر مر گیا تو جہنم میں داخل ہوگا اور اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ اس کی توبہ قبول فرمائے گا اور اگر اس نے پھر (چوتھی بار) بھی شراب نوشی کی اور نشہ میں غرق ہو تو اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اگر وہ مر گیا تو جہنم میں داخل ہوگا اور اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ پھر اگر (پانچویں بار) بھی اس نے شراب نوشی کی تو اللہ پر حق ہے کہ اس کو قیامت کے روز رذیۃ النجبال پلائے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! رذیۃ النجبال کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دوزخیوں (کے جسموں) کا متعفن پانی۔ ابن ماجہ عن ابن عمرو

۱۳۲۰۷..... اللہ تعالیٰ نے تم پر شراب، جو اور شطرنج کو حرام کر دیا ہے اور ہر نشہ آور شے حرام ہے۔ السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
 ۱۳۲۰۸..... اللہ تعالیٰ نے میری امت پر شراب (انگوری شراب) جو، بکئی کی شراب، شطرنج اور چینا (پودے) کی شراب حرام کر دی ہے اور مجھے ایک نماز وتر زیادہ مرحمت فرمائی ہے۔ الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
 ۱۳۲۰۹..... اللہ تعالیٰ نے تم پر شراب پینا اور اس کی قیمت کھانا حرام کر دیا ہے۔ نیز تم پر مردار اور اس کی قیمت کو حرام کر دیا ہے۔ تم پر خنزیروں کو کھانا اور ان کی قیمت کو بھی حرام کر دیا ہے۔ مونچھوں کو کاٹو، ڈاڑھی بڑھاؤ، بازاروں میں تہہ بند (مکمل لباس) بغیر نہ پھرو۔ جس نے ہمارے غیر کی سنت پر عمل کیا وہ ہم میں سے نہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
 کلام:..... ضعیف الجامع ۱۵۹۹۔

دوسری فرع..... شراب کی حد میں

۱۳۲۱۰..... شراب نوشی میں کوزوں کی سزا جاری کرو تھوڑی میں اور زیادہ میں۔ بے شک شراب کا اول بھی حرام ہے اور آخر بھی۔
 السنن للبیہقی عن عائشة رضی اللہ عنہا
 کلام:..... ضعیف الجامع ۱۵۱، الضعیفۃ ۱۸۳۰۔

۱۳۲۱۱..... جب کوئی نشہ میں مدہوش ہو جائے تو اس کو کوڑے مارو۔ پھر دوبارہ پی کر مدہوش تو پھر کوڑے مارو۔ پھر مدہوش ہو تو پھر مارو پھر اگر چوتھی بار پئے تو اس کو قتل کر دو۔ ابو داؤد، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۱۳۲۱۲..... جب لوگ شراب نوشی کریں تو ان پر کوڑوں کی سزا جاری کرو۔ پھر دوبارہ پییں تو پھر سزا دو۔ پھر پییں تو پھر سزا دو پھر چوتھی بار پییں تو ان کو قتل کر دو۔ مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ، ابن حبان عن معاویۃ رضی اللہ عنہ
 ۱۳۲۱۳..... جو شراب پئے اس کو کوڑے مارو۔ اگر دوبارہ پئے تو پھر کوڑے مارو۔ اگر تیسری بار پئے تو پھر کوڑے مارو۔ پھر اگر چوتھی بار پئے تو پھر قتل کر دو۔
 مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ابو داؤد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن معاویۃ ابو داؤد، السنن للبیہقی عن ذویب۔ مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 عنہ۔ الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، الضیاء عن شرحبیل بن اوس۔ الکبیر للطبرانی، الدارقطنی فی السنن، مستدرک الحاکم، الضیاء عن جریر۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن ابن عمر۔ ابن خزیمہ، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ۔
 الکبیر للطبرانی عن غصیف۔ النسائی، مستدرک الحاکم، الضیاء عن الشریذ بن سوید۔ مستدرک الحاکم عن نضر بن الصحابة

شراب نوش پر وعیدات..... الاکمال

۱۳۲۱۴..... بندہ جب ہاتھ میں شراب کا جام لیتا ہے تو ایمان اس کو پکارتا ہے: تجھے اللہ کا واسطہ! تو اس کو میرے اوپر نہ داخل کر۔ کیونکہ میں اور یہ

ایک برتن میں جمع نہیں رہ سکتے۔ لیکن اگر وہ انکار کر دے اور جام نوش کر لے تو ایمان اس سے اس قدر متنفر ہو کر نکلتا ہے کہ چالیس روز تک واپس نہیں آتا۔ پھر اگر وہ توبہ بھی کر لیتا ہے تو اللہ اس کی توبہ قبول فرمالتا ہے لیکن اس کی عقل میں سے کچھ حصہ سلب کر لیتا ہے جو واپس کبھی نہیں آتا۔

الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۲۱۵۔ آدمی جب شراب کا پیالہ پی لیتا ہے اسے۔

اذا شرب الرجل كأساً من حمد الحديث . الكامل لابن عدی عن بحیرا الراهب

کلام:..... یہ روایت منکر ہے اور بحیرا کی اس کے سوا کوئی اور مسند روایت نہیں ہے۔ امام ابن حجر الاصابہ میں فرماتے ہیں: یہ بحیرا وہ شخص نہیں ہے جس کی نبی اکرم ﷺ سے بعثت سے قبل حضرت ابوطالب کی معیت میں ملاقات ہوئی تھی جیسا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے بلکہ یہ ان آٹھ افراد میں سے ایک ہے جو حضرت جعفر بن ابی طالب کے ساتھ وفد بن کر آئے تھے۔

۱۳۲۱۶۔ اللہ تعالیٰ نے جنت الفردوس کے صحن کو اپنے ہاتھوں سے صاف کیا پھر ایک عمارت ایسی بنائی جس میں ایک اینٹ چاندی، ایک اینٹ خالص سونے کی اور ایک اینٹ مشک کی تھی۔ پھر اس میں عمدہ ترین پھلوں کے درخت لگائے عمدہ خوشبوئیں بسائیں، اس میں نہریں جاری کیں۔ پھر ہمارا پروردگار اپنے عرش کی سمت آیا اور اس کو دیکھ کر گویا ہوا: میری عزت کی قسم! (اے جنت!) تجھ میں کوئی شراب کا عادی اور زنا پر اصرار کرنے والا داخل نہ ہوگا (ابونعیم فی المعرفۃ عن سلامۃ) سلامہ کی صحبت (نبی ﷺ سے) صحیح ثابت نہیں۔

۱۳۲۱۷۔ تمام گندگیوں (اور گناہوں) کو ایک کمرے میں رکھ کر بند کر دیا گیا اور ان کی چابی خمر (شراب) بنا دی گئی۔ پس جس نے شراب نوشی کی وہ خباث (گندگیوں میں پڑ گیا)۔ المصنف لعبدالرزاق عن معمر عن ابان رفع الحديث

۱۳۲۱۸۔ کچھ لوگوں نے شراب نوشی اور گانے بجانے میں رات بسر کی پھر صبح کو وہ بندروں اور خنزیریوں کی شکل میں اٹھے۔

ابن صصری فی امالیہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۲۱۹۔ جس نے اپنی بیٹی یا اپنے گھر میں سے کسی لڑکی کی شادی کسی شرابی سے کر دی تو گویا اس کو (اپنے ہاتھوں) جہنم میں دھکیل دیا۔

الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۳۲۲۰۔ جس کو اس بات کی خوشی ہو کہ اللہ پاک اس کو آخرت میں خمر (شراب) پلائے تو وہ دنیا میں اس کو ترک کر دے۔ جس کو اس بات کی خواہش ہو کہ اللہ پاک اس کو آخرت میں حریر (ریشم) پہنائے تو وہ دنیا میں اس کو پہننا ترک کر دے۔ جنت کی نہریں مشک کے ٹیلے کے نیچے سے پھوٹی ہیں۔ اگر ادنیٰ جنتی کے لباس کے اہل دنیا کے تمام لباسوں سے مقابلہ کرایا جائے تو ادنیٰ جنتی کا لباس ان تمام لباسوں سے افضل ہوگا جو اللہ پاک اس کو آخرت میں پہنائیں گے۔ البیہقی فی البعث، ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۲۲۱۔ جس نے اتوار موسم میں روکے رکھے حتیٰ کہ پھر کسی یہودی یا نصرانی (جو بھی شراب سازی میں اس کو استعمال کرے) کو فروخت کیے تاکہ وہ اس کی شراب بنا سکے تو گویا اس نے اپنے تئیں کھلے بندوں جہنم میں دھکیل دیا۔ شعب الایمان للبیہقی عن بریدۃ رضی اللہ عنہ
کلام:..... الضعیفۃ ۱۲۶۹۔

۱۳۲۲۲۔ جس نے انگور چننے کے زمانے میں انگور روک لیے حتیٰ کہ (موسم نکلنے کے بعد) ان کو کسی یہودی یا کسی عیسائی یا ایسے کسی شخص کو بیچے جو ان سے شراب بنائے گا تو وہ خود جانتے بوجھتے جہنم میں کود گیا۔ شعب الایمان للبیہقی عن بریدۃ
کلام:..... روایت ضعیف ہے: الامتناہیۃ ۱۱۲۶، الوضع فی الحدیث ۱۶۹۱۔

۱۳۲۲۳۔ جس نے شراب نوشی کی چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔ پھر اگر وہ توبہ تائب ہو گیا تو اللہ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ پھر دوبارہ شراب نوشی کی تو اللہ پاک چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہ فرمائے گا پھر اگر توبہ تائب ہو گیا تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ اگر اسی طرح تیسری بار بھی شراب نوشی کی تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ پھر اگر چوتھی بار بھی شراب نوشی کا مرتکب ہو گیا تو اللہ پاک اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہ فرمائے گا پھر اگر وہ توبہ تائب بھی ہو گیا تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول نہ فرمائے گا اور اس کو نذر الخبال سے پلائے گا۔

ابوداؤد، مسند احمد، الترمذی حسن، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما، مسند احمد، النسائی، مستدرک
الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۲۲۳۔ شراب کی حرمت نازل ہونے کے بعد جس نے شراب کو حلال سمجھا اور اس کو پی کر مدہوش ہوا پھر اس نے توبہ کی اور نہ شراب نوشی ترک
کی تو قیامت کے روز میرا اس سے کوئی تعلق ہوگا اور نہ اس کا مجھ سے کوئی تعلق ہوگا۔ ابن عساکر عن معاویہ رضی اللہ عنہ
۱۳۲۲۴۔ جس نے شراب کی ایک چسکی لی اللہ پاک تین روز تک اس کا نہ کوئی فرض قبول فرمائیں گے اور نہ نفل۔ اور جس نے ایک پیانہ شراب
نوش کیا اللہ پاک اس کے چالیس روز تک نہ کوئی فرض قبول فرمائیں گے اور نہ نفل۔ اور شراب کے عادی کے لیے اللہ پر (لازم اور) حق ہے کہ اس
کو نہر الخبال سے پلائے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! نہر الخبال کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اہل جہنم کی پیپ (لہو اور گندگی کا ملغوبہ)۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:..... امام پیشی رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع الزوائد ۵/۱۵۷ پر اس کو ذکر فرمایا ہے اور فرمایا کہ امام طبرانی نے ابن عباس کے حوالے سے اس کو نقل
فرمایا ہے، اس میں حکیم بن نافع ضعیف راوی ہے اگرچہ ابن معین نے اس کو ثقہ قرار دیا ہے۔
۱۳۲۲۶۔ جس نے شراب نوشی کی وہ چالیس روز تک نجس رہے گا۔ اگر توبہ کر لی تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرمائے گا اور اگر پھر شراب نوشی کا
مرتب ہو تو پھر چالیس روز تک نجس رہے گا اگر توبہ کر لی تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرمائے گا پھر اگر چوتھی بار بھی شراب نوشی کی تو اللہ پر حق ہے کہ
اس کو رذتہ الخبال پلائے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:..... امام پیشی رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع الزوائد ۵/۱۵۷ پر اس کو نقل فرمایا اور فرمایا کہ امام طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کو روایت
فرمایا اور اس میں شہر بن حوشب راوی ہے جس میں ضعف ہے لیکن اس کی روایت حسن سے۔
۱۳۲۲۷۔ جس نے شراب نوشی کی اور مدہوش ہوا اس کی چالیس روز تک نماز قبول نہ ہوگی اور اگر (اسی حال میں) مر گیا تو جہنم واصل ہوگا۔ اگر
توبہ کر لی تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ اگر پھر دوبارہ شراب نوشی کی تو اس کی چالیس روز تک نماز قبول نہ ہوگی اگر مر گیا تو جہنم واصل ہوگا
اور اگر توبہ کر لی تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ اگر سہ بار شراب نوشی کی اور نشہ میں مدہوش ہوا تو اللہ پاک اس کی چالیس روز تک نماز
قبول نہ فرمائے گا اگر (اسی حال میں) مر گیا تو جہنم واصل ہوگا اور اگر توبہ کر لی تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ اگر پھر چوتھی بار شراب نوشی کا
مرتب ہو تو اللہ پر لازم ہے کہ اس کو قیامت کے دن رذتہ الخبال پلائے۔ لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! رذتہ الخبال کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اہل جہنم
(کے جسموں) کا بچڑا ہوا (گندا) پانی۔ ابن ماجہ عن ابن عمرو

فائدہ:..... الزہتمام احادیث میں توبہ قبول فرمانے کا مطلب ہے کہ اس کی نماز قبول ہو جائے گی۔

۱۳۲۲۸۔ جس نے شراب نوشی کی اور مدہوش ہو گیا اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی۔ پھر اگر پی لی حتیٰ کہ مدہوش ہو گیا تو چالیس روز تک
اس کی نماز قبول نہ ہوگی پھر پی تو پھر اسی طرح۔ چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔ پھر چوتھی بار پی اور نشہ میں غرق ہو تو اللہ پر حق ہے کہ اس
کو عین الخبال پلائے۔ پوچھا گیا: عین الخبال کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جہنمیوں کا خون پیپ وغیرہ۔

مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما، صحیح الاسناد بموافقة الذہبی رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۲۲۹۔ جس نے شراب نوشی کی اللہ پاک چالیس راتوں تک اس کی نماز قبول نہ فرمائے گا۔ پھر اگر توبہ تائب ہو تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول
فرمائے گا۔ اگر پھر شراب نوشی کی تو اسی طرح ہوگا اگر پھر شراب نوشی کا مرتب ہو تو اللہ پاک پر لازم ہے کہ اس کو طینۃ الخبال پلائے۔ پوچھا
گیا: یا رسول اللہ! طینۃ الخبال کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اہل جہنم کا خون پیپ۔

مسند احمد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۳۲۳۰۔ جس نے شراب نوشی کی اور مدہوش ہوا اس کی چالیس روز تک نماز قبول نہ فرمائیں گے۔ اگر وہ مر گیا تو واصل جہنم ہوگا۔ اگر توبہ
کر لی تو اللہ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ اگر دوسری بار شراب نوشی کی تو اسی طرح ہوگا پھر اگر چوتھی بار بھی شراب نوشی کی تو اللہ پر حق ہے کہ اس

کو رذتہ الخبال پلانے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! رذتہ الخبال کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اہل جہنم کے جسموں کا گندہ خون پیپ وغیرہ۔

الكبير للطبراني، مسند ابی یعلیٰ عن عیاض بن عنہ

کلام:..... امام ہشٹی رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع الزوائد کتاب الاشریہ ۷/۵ پر اس کو ذکر فرمایا اور فرمایا: اس کو ابو یعلیٰ اور طبرانی نے روایت کیا ہے لیکن اس میں ہشٹی بن الصباح متروک راوی ہے، اگرچہ ابو محسن حصین بن غیر نے اس کی توثیق فرمائی ہے لیکن جہور نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۳۲۳۱..... جس نے شراب نوشی کی حالانکہ اللہ پاک اس کو میری زبان پر حرام قرار دے چکے ہیں پس اگر وہ نکاح کا پیغام دے تو اس کا پیغام قبول نہ کیا جائے، اگر وہ سفارش کرے اس کی سفارش قبول نہ کی جائے، اگر وہ کوئی خبر بیان کرے تو اس کی تصدیق نہ کی جائے اور نہ اس کے پاس کوئی امانت رکھوائی جائے۔ اگر اس کے پاس کوئی امانت رکھوائی گئی پھر اس نے اس کو کھالیا یا ضائع کر دیا تو صاحب امانت کو اللہ اس پر کوئی اجر نہیں دے اور نہ پھر وہ شرابی سے اس پر کوئی قسم لے۔ ابن النجار عن علی رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت محل کلام ہے دیکھیے: الترمذیہ ۲۳۲۲، ذیل المآلی ۱۳۵۔

۱۳۲۳۲..... جس نے شراب نوشی کی اللہ پاک چالیس روز تک اس سے راضی نہ ہوں گے۔ اگر وہ مر گیا تو کفر کی حالت میں مرے گا، ہاں اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرمائے گا اگر دوبارہ شراب نوشی کی تو اللہ پر لازم ہے کہ اس کو طینۃ الخبال جو جہنمیوں کا خون پیپ ہے وہ پلائے۔

مسند احمد، الكبير للنضري عن اسماء بنت بريد

۱۳۲۳۳..... جس نے شراب پی قیامت کے روز وہ سخت پیسا آئے گا اور بر نشہ آور شے شراب ہے۔ پس تم ٹہکی کی شراب سے بچی کرین کرو۔

مسند احمد عن قيس بن سعد وابن عمرو معا

۱۳۲۳۴..... جس نے دنیا میں شراب پی اور توبہ نہ کی وہ آخرت میں اس کو نہ پی سکے گا خواہ جنت میں داخل ہو جائے۔

شعب الایمان للبيهقي عن ابن عمر رضي الله عنهما

۱۳۲۳۵..... جس نے ایک بار شراب نوشی کی چالیس روز تک اس کی توبہ قبول نہ ہوگی (یعنی اس کے توبہ کیے بغیر) لیکن اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرمائیں گے اور پھر اس نے شراب نوشی کا ارتکاب کیا تو اللہ پر لازم ہے کہ اس کو قیامت کے روز رذتہ الخبال پلانے۔

شعب الایمان عن ابن عمر رضي الله عنهما

شراب نوشی کا وبال

۱۳۲۳۶..... جس نے (شراب کے) نشے میں ایک وقت کی نماز چھوڑ دی گویا اس کے پاس ساری دنیا مال و دولت سمیت موجود تھی مگر وہ اس سے چھین لی گئی۔ جس نے نشہ میں چار مرتبہ نماز چھوڑ دی تو اللہ پر لازم ہے کہ اس کو رذتہ الخبال پلانے، پوچھا گیا: رذتہ الخبال کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اہل جہنم کا پچڑا ہوا (خون پیپ)۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم، السنن للبيهقي عن ابن عمرو

کلام:..... امام حاکم نے المستدرک کتاب الاشریہ ۲/۳۶ پر روایت کیا ہے اور امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ابن وہب اس کے روایت کرنے والے ہیں اور یہ روایت انتہائی ضعیف ہے۔

۱۳۲۳۷..... جس نے دنیا میں شراب نوشی کی پھر شراب نوشی کی حالت میں مر گیا اور توبہ نہ کی تو اللہ پاک آخرت میں شراب و اس پر حرام برائیاں کے۔

المصنف لعبدالرزاق عن ابن عمر رضي الله عنهما

۱۳۲۳۸..... جس نے صبح کے وقت شراب نوشی کی گویا شام تک وہ اللہ کے ساتھ شرک کرتا رہا۔ اسی طرح اگر رات کے وقت شراب نوشی کی تو گویا صبح تک اللہ کے ساتھ شرک کرتا رہا۔ اور جس نے اس قدر شراب نوشی کی کہ نشہ میں ڈوب گیا تو اللہ پاک چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہ فرمائیں گے۔ اور جو اس حال میں مرا کہ اس کی رگوں میں شراب کی رمت تھی تو وہ جاہلیت (کفر) کی موت مرا۔

الترمذی عن السنکدر، ۱۸۳۸

۱۳۲۳۹... جس نے دنیا میں شراب نوشی کی وہ آخرت میں اس کو نوش نہ کر سکے گا۔ الا یہ کہ وہ دنیا میں اس سے توبہ کر لے۔

ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۲۴۰... جو اس حال میں مرا کہ وہ عادی شراب نوش تھا وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کا چہرہ سیاہ تاریک ہوگا، تاریک پیٹ ہوگا،

اس کی زبان سینے پر لٹک رہی ہوگی اور لوگ اس سے نفرت کرتے ہوں گے۔ الشیرازی فی الالقباب عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۳۲۴۱... جو اس حال میں اللہ کے پاس گیا کہ وہ شراب کا عادی تھا تو وہ مورتی پوجنے والے کی طرح اللہ سے ملاقات کرے گا۔

البخاری فی التاریخ، شعب الایمان للبیہقی عن محمد بن عبداللہ عن ابیہ

۱۳۲۴۲... جو اس حال میں مرا کہ اس کے پیٹ میں شراب کی بدبو تھی تو قیامت کے روز اللہ پاک اس کو برسر عام خلاق رسوا کریں گے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۲۴۳... جو نشے کی حالت میں مرا وہ بتوں کے پجاری کے مثال ہوگا۔ الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۲۴۴... (اصل) شراب ان دو درختوں کی ہوتی ہے: کھجور اور انگور۔

المصنف لعبدالرزاق، مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۲۴۵... انگور سے شراب ہے، شہد سے شراب، کشمش سے شراب ہے اور گندم سے شراب ہے اور میں تمہیں ہر نشہ آور شے سے منع کرتا ہوں۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۲۴۶... شراب ام النجاست ہے، جس نے شراب نوشی کی اللہ پاک اس سے چالیس روز تک کوئی نماز قبول نہ فرمائیں گے اور اگر شراب پیٹ

میں ہوتے ہوئے وہ مر گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔ ابن النجار عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:..... اللالی ۲۰۲۲۔

۱۳۲۴۷... شراب تمام خطاؤں کے اوپر چڑھ جاتی ہے جس طرح اس کی (یعنی انگور کی نیل درخت پر) چڑھ جاتی ہے۔

الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۳۲۴۸... شراب انگور کی ہے نشہ کھجور کا ہے مزر (شراب) مکئی سے ہے، غمیراء گندم سے ہے، جع (اہل یمن کی شراب) شہد کی ہے۔ ہر

نشہ آور شے حرام ہے۔ دھوکہ فریب وہی جہنم میں ہے اور خرید و فروخت باہمی رضا مندی سے ہے۔

المصنف لعبدالرزاق عن ابن المسیب، مرسل

۱۳۲۴۹... جس نے اپنی ہتھیلی پر شراب رکھی اس کی کوئی دعا قبول نہ ہوگی اور جو شراب نوشی کا عادی ہو اس کو خبال پلایا جائے گا اور خبال جہنم کی

ایک وادی ہے۔ جس میں جہنمیوں کا خون پیپ گندا اکٹھا ہوتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو

۱۳۲۵۰... اللہ پاک نے اپنی عزت اور قدرت کی قسم کھائی ہے: کہ کوئی مسلمان بندہ شراب کا ایک گھونٹ نہیں بھرنے گا مگر میں جہنم کا

مشروب اس کے بدلے ضرور پلاؤں گا بعد میں خواہ اس کو عذاب دوں یا اس کی مغفرت کروں۔ اور نہ کوئی اس کو چھوڑے گا حالانکہ وہ اس پر

قادر تھا، صرف میری رضا کے لیے اس کو چھوڑ دیا تو میں اس کو آخرت میں ضرور پلاؤں گا اور حظیرۃ القدس میں اس کو سیر کردوں گا۔

المصنف لعبدالرزاق عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:..... روایت کی سند ضعیف ہے۔

۱۳۲۵۱... لا الہ الا اللہ کو نصف شعبان کی رات اللہ کے پاس پہنچنے سے کوئی چیز نہیں روک سکتی مگر وہ (بو) جو شرابیوں کے منہ سے نکلتی ہے۔

الدیلمی عن ابن مسعود

۱۳۲۵۲... اے شیخ اگر میں تم کو ایسے (گازھے) نمیز جیسے مشروبات کی ایسے برتنوں (گھڑوں) میں پینے بنانے کی اجازت دیدوں تو تم میں

سے کوئی نشہ میں لڑکھڑاتا ہوا اپنے چچا زاد پر تلوار سے وار کر کے اس کو لنگڑا کر سکتا ہے۔ مسند احمد عن رجل من وفد عبدالقیس

۱۳۲۵۳..... شراب نوش قیامت کے روز اپنی قبر سے اس حال میں نکلے گا کہ اس کا شکم پھولا ہوگا، اس کی باچھیں پھولی ہوں گی، اس کی زبان نکل رہی ہوگی، اس کا لعاب اس کے پیٹ پر بہ رہا ہوگا اور اس کے پیٹ میں آگ اس کو اندر سے کھا رہی ہوگی حتیٰ کہ مخلوق حساب کتاب سے فارغ ہو۔ وہ اسی حال میں رہے گا۔ الشیرازی فی اللقباب عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:..... روایت کی سند میں ابو حذیفہ اسحاق بن بشر متکلم فیہ راوی ہے۔

۱۳۲۵۴..... اللہ پاک سے نوش کی کوئی نماز قبول نہیں فرماتے جب تک اس کے جسم میں اس شراب کا کچھ حصہ بھی ہو۔

عبد بن حمید وابن لال وابن النجار عن ابی سعید

۱۳۲۵۵..... قیامت کے روز جب شراب نوش اللہ سے ملاقات کرے گا تو وہ مدہوشی کی حالت میں ہوگا۔ اللہ پاک فرمائیں گے: تو ہلاک ہوا تو نے کیا پی رکھا ہے؟ بندہ کہے گا: شراب اللہ پاک فرمائے گا: کیا میں نے اس کو حرام نہیں کر دیا تھا؟ بندہ کہے گا: ضرور۔ چنانچہ پھر اس کو جہنم کا حکم سنا دیا جائے گا۔ المصنف لعبد الرزاق عن معمر عن ابان عن الحسن مرسلًا

۱۳۲۵۶..... اللہ تعالیٰ لعنت بھیجتا ہے شراب پر، اس کے نچوڑنے والے پر، لے جانے والے پر، اس پر جس کے پاس لے جائی جائے، فروخت کرنے والے پر، خریدنے والے پر، پلانے والے پر، پینے والے پر اور اللہ نے اس کی قیمت کو مسلمانوں پر حرام کر دیا ہے۔

الخطیب وابن النجار عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۲۵۷..... اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے شراب پر، اس کے نچوڑنے والے پر، اس کے پینے والے پر، اس کے پلانے والے پر، اس کے فروخت کرنے والے پر، اس کے خریدنے والے پر، اس کے اٹھانے والے پر، اس پر جس کے پاس اٹھا کر لے جائی جائے اور اس کی قیمت کھانے والے پر۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو

۱۳۲۵۸..... شراب پر دس صورتوں میں لعنت پڑی ہے: خود بیعینہ شراب ملعون ہے، پھر اس کا پینے والا، اس کا پلانے والا، اس کا نچوڑنے والا، اس کا اٹھانے والا، اس کو اٹھوانے والا، اس کا فروخت کنندہ، اس کا خریدار، اور اس کی قیمت کھانے والا، یہ سب ملعون ہیں۔

ابن ماجہ، مسند احمد، السنن للبیہقی عن ابن عمر، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۳۲۵۹..... شراب فروخت کرنے والا پینے والے کی طرح ہے۔ الکبیر للطبرانی عن عامر بن ربیعۃ، الکبیر للطبرانی عن کيسان

۱۳۲۶۰..... اللہ تعالیٰ نے میری امت پر شراب، جو ابکی کی شراب، شطرنج اور گندم کی شراب سب حرام کر دی ہیں اور مجھے نماز وتر زیادہ عطا فرمائی ہے۔

الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۲۶۱..... جو شراب تم پکا رہے ہو اس کی تو حرمت نازل ہو چکی ہے۔ مسند احمد عن الاشعث بن قیس

۱۳۲۶۲..... آخری زمانے میں میری امت شراب کا دوسرا نام رکھ کر اس کو نوش کرے گی۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۲۶۳..... ایک قوم شراب کو دوسرا نام دے کر اس کو پئے گی۔ ابن قانع عن حجر بن عدی بن ادبر الکندی

۱۳۲۶۴..... میری امت کے کچھ لوگ شراب کا نام بدل کر اس کو پیئیں گے۔ ابوداؤد، الکبیر للطبرانی عن عبادة بن الصامت، مستدرک

الحاکم، السنن للبیہقی عن عائشة رضی اللہ عنہا، مسند احمد عن رجل من الصحابة

۱۳۲۶۵..... میری آخری امت میں ایسی شراب ہوں گی جو عین شراب ہوں گی لیکن لوگ اس کو شراب کے سوا دوسرا نام دے کر اس کو حلال کر لے گی۔

الکبیر للطبرانی عن عبادة بن الصامت

آخری زمانہ میں لوگ شراب کا نام بدل دیں گے

۱۳۲۶۶..... میری آخری امت شراب کو دوسرا نام دے کر اس کو حلال کر لے گی۔ الکبیر للطبرانی عن عبادة بن الصامت

۱۳۲۶۷..... میری امت کے کچھ لوگ شراب کا دوسرا نام رکھ کر اس کو پیئے لگیں گے۔

مسند احمد، ابو داؤد عن ابی مالک الاشعری. الخطیب عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۲۶۸..... جب کوئی شراب نوشی کرے تو اس کو کوڑے مارو۔ پھر کرے تو پھر مارو۔ پھر کرے تو پھر مارو۔ پھر بھی شراب نوشی کرے تو اس کی گردن مارو۔

المصنف لعبدالرزاق عن معاویة رضی اللہ عنہ

۱۳۲۶۹..... جو شراب نوشی کرے اس کو کوڑے مارو۔ دوبارہ کرے تو دوبارہ مارو۔ سہ بار کرے سہ بار مارو۔ چوتھی بار شراب نوشی کرے تو اس

کو قتل کر ڈالو۔ ابن حبان، السنن لسعید بن منصور عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۳۲۷۰..... اٹھوا اور اس کو اپنے جوتوں سے مارو۔ الکبیر للطبرانی عن عبدالرحمن بن ازھر

فائدہ:..... جنگ حنین کے موقع پر حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک شراب نوش کو پیش کیا گیا تو آپ علیہ السلام نے اس کے متعلق مذکورہ حکم صادر فرمایا۔

۱۳۲۷۱..... شراب گرا دے اور اس کا مٹکا توڑ ڈال۔ الترمذی عن انس عن ابی طلحة رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع: ۲۱۰۳۔

فصل من الاکمال

نشہ آور شے کے بیان میں

۱۳۲۷۲..... خبردار! ہر نشہ آور شے ہر مؤمن پر حرام ہے۔ الکبیر للطبرانی عن معاویة رضی اللہ عنہ

۱۳۲۷۳..... خبردار! ہر نشہ آور شے حرام ہے، ہر وہ شے جو سن اور بے حس کر دے حرام ہے، جس شے کی کثیر مقدار حرام ہے اس کی قلیل مقدار بھی

حرام ہے اور عقل کو مختل کر دینے والی ہر شے حرام ہے۔ ابو نعیم عن انس بن حذیفہ

۱۳۲۷۴..... ہر نشہ آور شے حرام ہے، جس شے کی کثیر مقدار حرام ہے اس کی معمولی مقدار بھی حرام ہے۔

الشیرازی والخطیب عن علی رضی اللہ عنہ

کلام:..... ذخیرة الحفاظ ۴۲۶۲۔

۱۳۲۷۵..... ہر نشہ آور شے حرام ہے، جس شے کا کثیر حرام ہے اس کا قلیل بھی حرام ہے۔

مسند احمد، ابن ماجہ، السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۲۷۶..... ہر نشہ آور شے شراب ہے اور ہر نشہ آور شے حرام ہے۔ الکبیر للطبرانی عن قیس بن سعد. ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

۱۳۲۷۸..... ہر نشہ پیدا کرنے والے شے شراب ہے اور ہر نشہ پیدا کرنے والی شے حرام ہے اور ایسی کوئی شراب نہیں جس کی ایک جانب حرام ہو

اور دوسری جانب حلال ہو۔ پس جس کا کثیر حرام ہے اس کا قلیل بھی حرام ہے۔ الحاکم فی الکنی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۲۷۹..... جس کی کثیر مقدار نشہ پیدا کرے اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔

ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ. عبدالرزاق عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

کلام:..... ذخیرة الحفاظ ۳۸۵۲۔

۱۳۲۸۰..... جس شے کی ایک فرق (دس بارہ کلو) کی مقدار نشہ لائے اس کا ایک گھونٹ بھی شراب (کی طرح) حرام ہے۔

الخطیب فی المتفق والمفترق عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۳۲۸۱..... خیردار! ہر طرح کی شرابیں حرام ہیں۔ ابن حبان، السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ
 ۱۳۲۸۲..... کوئی بھی نشہ آور شے نہ پی اور نہ اپنے کسی مسلمان بھائی کو پلا۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! کبھی بھی کسی
 نے نشہ کی لذت کی خاطر اگر ایک گھونٹ اس کی بھری تو اللہ پاک قیامت میں اس کو شراب نہ پلائے گا۔

ابن سعد، مسند احمد، البغوی، الکبیر للطبرانی، السنن لسعد بن منصور عن خلدۃ بنت طلق عن ابیہا

تیسری فرغ..... نبیذوں کے بیان

۱۳۲۸۳..... دباء، مزفت اور نقیر میں نہ پیو۔ دوسرے برتنوں میں نبیذ بنا سکتے ہو۔ اگر برتنوں میں نبیذ تیز ہو جائے تو اس پر پانی مارو۔ بے شک اللہ
 تعالیٰ نے شراب، جو اور شطرنج حرام قرار دی ہے اور ہر نشہ آور شے حرام ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
 فائدہ:..... دباء کدو کو کھوکھلا کر کے بنایا گیا برتن، مزفت تارکول ملا ہوٹی کا برتن اور نقیر کھجور کی جڑ کو اندر سے کھوکھلا کر کے بنایا گیا برتن، عرب
 میں زمانہ جاہلیت کے لوگ ان برتنوں میں شراب بنایا کرتے تھے ان برتنوں میں شراب کا مزاج تیز ہو جاتا تھا۔ جب حرمت خمر نازل ہوئی تو آپ
 ﷺ نے ان برتنوں کو نبیذ اور دیگر جائز مشروبات اور مطعومات کے لیے بھی ممنوع قرار دیا تاکہ شراب کی حرمت دلوں میں اچھی طرح راسخ
 ہو جائے۔ پھر جب لوگوں نے شراب کی حرمت کو اچھی طرح جان لیا تو آپ ﷺ نے ان برتنوں کے استعمال کی حرمت اٹھالی جیسا کہ آئندہ
 احادیث میں آرہا ہے۔

نبیذ کھجور اور انگورو وغیرہ سے میٹھا کیا ہوا پانی جو اصلاً حلال اور جائز ہے لیکن اگر انکو اس قدر پانی میں چھوڑا جائے جس سے اس میں جوش پیدا
 ہو جائے تو اس کا پینا مکروہ ہے اور اگر اس کے پینے سے سرور اور نشہ کی کیفیت پیدا ہو جائے تو اس کا پینا حرام ہے۔

۱۳۲۸۴..... نقیر، مزفت، دباء اور حنتم میں نہ پیو۔ کہ بند مشکیزے میں پیو۔ اگر اس میں شدت پیدا ہو جائے تو اس کو پانی مارو، اگر اس کا مزاج پھر
 بھی تیز رہے تو اس کو گرا دو۔ ابو داؤد عن رجل من وفد عبد القیس

فائدہ:..... حنتم سبز رنگ کا مٹکا جس میں شراب بناتے تھے پہلے اس کی حرمت قرار دی پھر اٹھالی گئی۔ سر بند مشکیزہ نبیذ کے لیے
 شروع سے جائز تھا نبیذ میں اگر شدت پیدا ہو جائے تو اس کو پانی ملا کر ہلکا کرنے کا حکم ہے اگر پھر بھی شدت برقرار رہے تو اس کو ضائع
 کرنے کا حکم ہے۔ نبیذ کو اس قدر زیادہ عرصہ تک رکھنا کہ اس میں نشہ پیدا ہو جائے حرام ہے۔ صرف ایک دو دن تک نبیذ میں کھجور یا
 انگورو وغیرہ ڈال کر رکھا جا سکتا ہے۔

۱۳۲۸۵..... نقیر میں پیو اور نہ دباء میں اور نہ ہی حنتم میں۔ ہاں مشکیزہ استعمال کرو۔ مسلم عن ابی سعید

۱۳۲۸۶..... میں نے تم کو مشکیزے کے سوا چند برتنوں سے منع کیا تھا۔ پس اب سب برتنوں میں پیو۔ لیکن نشہ آور کوئی شے نہ پیو۔

ابن ماجہ عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

شراب کے برتنوں کا ذکر

۱۳۲۸۷..... میں نے تم کو چند برتنوں کے استعمال سے منع کیا تھا۔ پس برتن کسی چیز کو نہ حلال کرتے ہیں اور نہ حرام۔ ہاں ہر نشہ آور شے حرام ہے۔

مسلم عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۲۸۸..... رطب اور بسر کو نبیذ کے استعمال میں اکٹھا نہ کرو اور کشمش اور تمر کو اکٹھا نہ کرو۔ مسند احمد، النسائی عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... کھجور میں پھل پکنے کی ترتیب سے مختلف مراحل پر کھجور کے مختلف نام ہیں: طلح پھر خلال پھر بلح پھر بسر پھر رطب پھر تمر۔

تمر ذخیرہ کی جاسکتی ہے۔ اور پورے سال دستیاب رہتی ہے۔ اس سے قبل رطب ہے جو تازہ پکی ہوتی ہے اور بسر اس سے قبل کا مرحلہ جبکہ وہ ادھ نرم اور ادھ پکی ہوتی ہے۔ چنانچہ رطب اور بسر کی اکٹھے نبیذ بنانا ممنوع ہے۔ اسی طرح تمر اور کشمش کی اکٹھے نبیذ بنانا ممنوع ہے کیونکہ اس طرح نبیذ کے مزاج میں تیزی اور نشے کا عنصر جلد پیدا ہو جاتا ہے۔

۱۳۲۸۹..... دباء اور مزفت میں نبیذ نہ بناؤ۔ البخاری، مسلم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۳۲۹۰..... تمر (ذخیرہ کی جانے والی پختہ کھجور) اور بسر (ادھ نرم اور ادھ سخت کھجور) دونوں کو ملا کر نبیذ نہ بناؤ۔ ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ نبیذ بناؤ۔

ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۲۹۱..... دباء، مزفت اور نقیر میں نبیذ نہ بناؤ اور ہر نشہ آور شے حرام ہے۔ النسائی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۳۲۹۲..... زھوادھ نرم اور ادھ سخت یعنی بسر اور رطب (نرم تازہ کھجور) کو ملا کر نبیذ نہ بناؤ۔ تمر (کھجور) اور زبیب (کشمش) کو ملا کر بھی نبیذ نہ

بناؤ۔ ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ نبیذ بناؤ۔ مسلم، النسائی، ابو داؤد عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

۱۳۲۹۳..... صبح کو نبیذ بنانے رکھو تو شام کو نوش کر لو۔ شام کو بنانے رکھو تو صبح کو نوش کر لو۔ اپنے پرانے مشکیزوں میں شراب بناؤ۔ منکوں میں نہ

بناؤ کیونکہ منکوں سے نکالنے میں دیر ہو جائے تو وہ سرکہ بن جائے گا۔ ابو داؤد، النسائی عن عبداللہ بن الدیلمی عن ابیہ

۱۳۲۹۴..... جو تم میں سے نبیذ بنائے وہ صرف زبیب (کشمش) کی بنائے، یا صرف تمر (پختہ کھجور) کی بنائے یا صرف بسر (پکی ہوئی ادھ نرم ادھ سخت)

(کھجور کی بنائے۔ مسلم عن ابی سعید

الاکمال

۱۳۲۹۵..... دباء (کدو کے بنے برتن) صتم اور مزفت (تارکول ملے گھڑے) میں پینے سے اجتناب کرو۔ مشکیزوں میں پی لو۔ اگر نبیذ کے سخت

ہونے کا احتمال ہو تو اس میں پانی ملا دو۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۲۹۶..... وہ نبیذ پی سکتے ہو جس سے عقل اور مال نہ اڑے۔ الکبیر للطبرانی عن صحار العبدی

۱۳۲۹۷..... تمام برتنوں میں (نبیذ وغیرہ) پی سکتے ہو، لیکن نشہ میں مت پڑو۔

ابو داؤد، النسائی، وقال منکر، الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ابی بردۃ بن نبار

کلام:..... روایت منکر ہے دیکھئے: الاباطیل ۶۱۳۔

۱۳۲۹۸..... (نبیذ وغیرہ) پی سکتے ہو لیکن ہر نشہ آور شے سے اجتناب کرو۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو

۱۳۲۹۹..... جو تمہاری عقلوں کو بے وقوف نہ بنائے وہ مشروبات استعمال کرو اور نہ ان سے تمہارے اموال ضائع ہوں۔

الکبیر للطبرانی عن عبداللہ بن الشخیر

۱۳۳۰۰..... جو تمہیں خوشگوار محسوس ہونوش کرو لیکن جب وہ (نبیذ وغیرہ زیادہ وقت پڑی رہنے کی وجہ سے) گندی ہو جائے تو اس کو چھوڑ دو۔ تم میں

سے ہر شخص اپنے نفس کا میسر کرنے والا ہے مجھ پر تو صرف پہنچانا ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۳۰۱..... جن برتنوں میں چاہو پیو۔ جو چاہے اپنے مشکیزے کو گناہ پر سر بند کر سکتا ہے (اس کا وبال اسی پر ہے)۔

ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابن سعد، البغوی، الباوردی، ابن السکن، ابن مندہ، الکبیر للطبرانی عن ابن الرسیم العبدی

کلام:..... مذکورہ روایت کی سند میں یحییٰ بن عبداللہ الجابر جمہور کے نزدیک ضعیف راوی ہے۔ جبکہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ثقہ قرار دیا

ہے۔ دیکھئے مجمع الزوائد ۶۳۷۵۔

شراب کی مشابہ چیزوں سے اجتناب

۱۳۳۰۲..... اس کو اس دیوار پر دے مار۔ بے شک یہ مشروب ان لوگوں کا ہے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔

الكبير للطبراني، حاية الاولياء، مسند ابى يعلى، السنن للبيهقي عن ابى موسى رضى الله عنه

فائدہ:..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں ایک مٹکے میں نبیذ لے کر آیا جس میں نبیذ جوش مار رہی تھی۔ آپ

ﷺ نے اس پر مذکورہ ارشاد فرمایا۔ ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ عن ابى هريرة رضى الله عنه

۱۳۳۰۳..... سب برتنوں میں نبیذ بناؤ مگر گھڑے میں نہ بناؤ، نہ دباؤ میں، نہ مزفت میں اور نہ نقیر میں۔ بے شک میں تم کو شراب، جوے اور گانے

بجانے سے منع کرتا ہوں اور ہر نشہ آور شے حرام ہے۔ پس جب نبیذ گاڑھی ہو جائے تو اس میں پنی ملا لو۔ پھر بھی گاڑھی ہو تو اس کو گرا دو۔

ابن ماجہ عن ابن عباس رضى الله عنهما

۱۳۳۰۴..... اپنی قوم کو مٹکے کی نبیذ سے منع کر دو کیونکہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی جانب سے حرام کر دی گئی ہے۔

الكبير للطبراني عن يزيد بن الفضل عن عمرو بن سفيان المحاربي عن ابيه عن جده

کلام:..... روایت کی سند میں ابوالمہزوم ضعیف راوی ہے۔ مجمع الزوائد ۶/۱۵۱۔

۱۳۳۰۵..... برتن کسی شے کو نہ حلال کرتے ہیں اور نہ حرام۔ لیکن ہر نشہ آور شے حرام ہے۔ اور تمہارے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ تم بیٹھ کر شراب نوشی

کرو۔ پھر کہیں نشہ میں آ کر تم ایک دوسرے پر اپنی بڑائی کا اظہار کرو پھر کہیں نشہ میں آ کر تم ایک دوسرے پر اپنی بڑائی کا اظہار کرو اور اسی نشہ میں

کوئی اپنے چچا زاد کی ٹانگ پر تلوار کا وار کر کے اس کو لنگڑا کر سکتا ہے (اس شراب سے کوئی بعید نہیں ہے)۔

مسند ابى يعلى، البغوى، ابن حبان، ابن السنى و ابونعيم معاً فى الطب عن الاشج العصرى. مسند احمد عن بريدة

۱۳۳۰۶..... گندم کی شراب حرام ہے۔ العسکری فی کتاب الصحابة عن اسيد الجعفی

۱۳۳۰۷..... میں نے تم کو چند برتنوں سے منع کیا تھا۔ پس سب برتنوں میں پیو لیکن میں کسی نشہ آور شے کو حلال نہیں کرتا۔

ابو عوانة، الطحاوى، ابن ابى عاصم، السنن للبيهقي، السنن لسعيد بن منصور عن جابر

۱۳۳۰۸..... میں نے تم کو چند برتنوں کی نبیذ سے منع کیا تھا۔ سنو کوئی برتن کسی چیز کو حرام نہیں کرتا۔ مگر ہر نشہ آور شے حرام ہے۔

ابن ماجہ، الكبير للطبراني، السنن للبيهقي عن ابن مسعود رضى الله عنه

۱۳۳۰۹..... میں تمہارے لیے حلال نہیں کرتا کہ تم سبز گھڑے میں، سفید گھڑے میں اور سیاہ گھڑے میں نبیذ بناؤ۔ ہاں اپنے مشکیزے میں ضرور

نبیذ بنا سکتے ہو۔ بننے کے بعد اس کو پی سکتے ہو۔ الدیلمی عن مہزم بن وہب الکندی

۱۳۳۱۰..... میں نے تم کو گھڑے کی نبیذ سے منع کیا تھا، اب ہر برتن میں نبیذ بنا سکتے ہو، لیکن ہر نشہ آور شے سے احتراز کرو۔

المصنف لعبد الرزاق عن بريدة

۱۳۳۱۱..... تم میں سے جو نبیذ پیئے وہ صرف کشمش کی پیئے یا صرف کھجور کی یا صرف بسر (ادھ پکی ادھ سخت) کھجور کی پیئے۔

مسند ابى يعلى عن ابى سعيد

یہ روایت ۱۳۲۹۴ پر گذر چکی۔

۱۳۳۱۲..... جو شخص ایسا کوئی مشروب پیئے جو اس کی عقل ازادے وہ کبیرہ گناہوں کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر پہنچ گیا۔

ابن ابى الدنيا، شعب الایمان للبيهقي، ابن النجار عن ابن عباس رضى الله عنهما الكبير للطبراني عنه موقوفاً

۱۳۳۱۳..... جو ایسی نبیذ پیئے جس سے اس کے سر کی مانگ پھڑ پھڑا جائے اس کی ایک چسکی بھی حرام ہے۔ الخطیب عن عائشة رضى الله عنها

- ۱۳۳۱۳ کتشمش اور! رھجور کو اگر ملا کر نبیذ بنائی جائے وہ عین شراب ہے۔ مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ
- ۱۳۳۱۵ میں نے تم کو نبیذ سے (بھی) منع کیا تھا۔ سنو نبیذ بنا سکتے ہو۔ لیکن میں کسی نشہ آور شے کو حلال نہیں کرتا۔ السنن للبیہقی عن ابی سعید
- ۱۳۳۱۶ میں نے تم کو مٹکے کی نبیذ سے منع کیا تھا، نیز میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، نیز میں نے تم کو قربانیوں کے گوشت سے منع کیا تھا، اب سنو! برتن کسی چیز کو نہ حلال کرتے اور نہ حرام۔ سنو! قبروں کی زیارت کیا کرو، اس سے دل نرم ہوتے ہیں۔ سنو! میں نے جو تم کو قربانیوں کے گوشت سے منع کیا تھا پس جتنا چاہو کھاؤ اور جتنا چاہو خیرہ کرو۔ مستدرک الحاکم عن ابن عمر
- ۱۳۳۱۷ چہرے کو نبیذ سے بھی بچا اس سے نیکیاں پھوٹیں گی۔

البغوی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی، الکامل لابن عدی عن عمر بن شیبہ بن ابی بکر الأشجعی عن ابیہ

۱۳۳۱۸ دباء (کدو کے برتن) میں نبیذ نہ بناؤ اور نہ مزفت (تارکول طے برتن) میں اور نہ گھڑے میں۔ اور ہر نشہ آور شے حرام ہے۔

مسند احمد، مسلم عن میمونہ وعائشہ

- ۱۳۳۱۹ دباء میں نبیذ بناؤ اور نہ مزفت میں۔ مسند احمد عن انس
- ۱۳۳۲۰ نقیر (کھجور کے درخت کی جڑ کو کھوکھلا کر کے بنائے گئے برتن) میں (نبیذ وغیرہ) نوش نہ کرو۔ گویا میں دیکھ رہا ہوں اگر تم نے نقیر میں نوش کیا تو تم میں سے بعض بعض پر اٹھ کر تلوار سونت لیں گے۔ اگر پھر کوئی اس نشہ میں کسی کو ایک وار کر کے لنگڑا کر دے تو وہ قیامت تک لنگڑا ہی رہے گا۔ الباوردی، ابن شاہین عن جودان
- ۱۳۳۲۱ نقیر میں نہ پیو۔ ورنہ کوئی (نشہ میں) اپنے چچا زاد کو وار کر کے اس کو قیامت تک کے لیے لنگڑا کر سکتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن عمیر العبدی

کلام: امام ابو بکر پیشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابو یعلیٰ اور طبرانی نے اس کو روایت کیا ہے۔ سند کے ایک راوی اشعث بن عمیر کو میں نہیں جانتا، نیز اس میں عطاء بن السائب ہے جو مختلط راوی ہے۔ مجمع الزوائد ۶/۵۶۵۔

۱۳۳۲۲ ہنرنگ کے گھڑے (صنتمہ) میں نہ پیو اور نہ دباء (کدو کے برتن) میں اور نہ نقیر (کھجور کی جڑ) میں۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۳۲۳ نقیر میں پیو اور نہ مزفت میں۔ الکبیر للطبرانی عن النعمان بن بشیر

کلام: امام ابو بکر پیشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں روایت کی سند میں اسری بن اسماعیل الحمدانی متروک راوی ہے۔ مجمع الزوائد ۶/۵۶۵۔

تیسری فصل چوری کی حد میں

- ۱۳۳۲۴ چوتھائی دینار میں ہاتھ کاٹ دو۔ اور اس سے کم چوری میں ہاتھ نہ کاٹو۔ مسند احمد، السنن للبیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا
- ۱۳۳۲۵ اللہ عزوجل کی حدود میں سے ایک حد میں تم مجھ پر زور ڈال رہے ہو، یہ حد اللہ کی باندیوں میں سے ایک باندی پر پڑی ہے، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اگر فاطمہ بنت (محمد) رسول اللہ پر یہ حد پڑتی جو اس عورت پر پڑی ہے تو محمد اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔

ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن مسعود بن الاسود

کلام: ابن ماجہ کتاب الحدود باب الشفاعة فی الحدود۔ زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس کی اسناد میں محمد بن اسحاق مدلس ہے۔ الفاظ حدیث ابن ماجہ کے ہیں۔ جبکہ علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ حدیث پر کلام کرتے ہوئے اس کو ضعیف شمار کیا ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۱۱۔

۱۳۳۲۶ جو کوئی حاجت مند درخت سے چرا کر کھجور کھالے اور اپنے ساتھ نہ لے کر جائے اس پر کوئی تاوان نہیں۔ اور جو اپنے ساتھ لے کر جائے اس پر اس سے دگنی کھجوریں بطور تاوان اور سزا ہے اور جو اس جگہ سے چرا ہے جہاں مالک نے درخت سے اتار کر (سکھانے کے لیے یا

محفوظ کرنے کے لیے رکھی ہیں، اگر ان کی قیمت ڈھال کی قیمت کو پہنچ جائے تو اس چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے اور جو اس سے کم چرائے اس پر دینی

کھجوریں اور سزا ہے۔ ابو داؤد، الترمذی حسن، النسائی عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده

فائدہ:..... رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ لنگی ہوئی کھجوریں چرانے پر کیا سزا ہے؟ تو آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

ڈھال کی قیمت کا اندازہ دس درہم سے کیا گیا ہے یعنی تقریباً ڈھائی تین تولہ چاندی کی قیمت میں قطع الید ہوگا۔

۱۳۳۲۷..... جس کی کوئی چیز چوری ہوئی پھر اس نے اپنی چیز کسی کے پاس پائی۔ لیکن وہ ایسا آدمی نہیں جس پر چوری کی تہمت لگائی جاسکے تو پھر وہ

اس چیز کو قیمت دے کر لے سکتا ہے یا پھر اصل چور کو تلاش کرے۔ مسند احمد، مراسیل ابی داؤد، النسائی، الباوردی مذکورہ الفاظ جس حدیث

کا ترجمہ ہیں وہ الباوردی کی روایت کردہ ہے، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، الضیاء للمقدسی عن اسید بن حفیر النسائی

ابن قانع، السنن لسعید بن منصور عن اسید بن ظہیر۔ ائمہ حدیث کا کہنا ہے اسید بن ظہیر یہی درست ہے، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ

ابن جریج کی کتاب میں ہے یعنی اسید بن ظہیر۔ بصرہ میں ان کو اسی طرح بیان کیا گیا ہے۔

۱۳۳۲۸..... درخت پر لٹکے ہوئے پھلوں کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ لیکن جب مالک ان کو اتار کر کہیں محفوظ کر لے تو تب ڈھال کی

قیمت کے برابر پھلوں میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔ اور پہاڑ پر کوئی چیز محفوظ کی جائے تو اس میں بھی قطع ید نہ ہوگا، ہاں جب مالک اپنے مال کو اپنے

محفوظ ٹھکانے پر لے جائے تب ڈھال کی قیمت کے برابر مال میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔

النسائی، البخاری، مسلم عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده رضى الله تعالى عنه

۱۳۳۲۹ سب سے کم قیمت مال جس میں چور کا ہاتھ کاٹا جائے وہ ڈھال کی قیمت ہے۔ الطحاوی، الکبیر للطبرانی عن ایمن الحبش

۱۳۳۳۰..... اللہ پاک لعنت کرے چور پر، انڈہ (سے) چوری (شروع) کرتا ہے حتیٰ کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے، یونہی رسی چوری کرتا ہے اور

اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضى الله عنه

۱۳۳۳۱..... اللہ پاک کی لعنت ہو کفن چور مرد پر اور کفن چور عورت پر۔ السنن للبیہقی عن عائشة رضى الله عنها

۱۳۳۳۲..... پھل میں قطع ید نہیں خواہ زیادہ ہوں (جبکہ درخت سے چوری کیے جائیں)۔

مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، ابن حبان عن رافع بن خدیج

کلام:..... حسن الاثر ۳۵۷ میں مذکورہ روایت پر کلام کیا گیا ہے۔

۱۳۳۳۳..... بھوک کی حالت میں قطع ید نہیں ہے۔ الخطیب فی التاریخ عن ابی امامۃ رضى الله عنه

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۶۳۰۵، الضعیفۃ ۱۶۷۳۔

۱۳۳۳۴..... لوٹنے والے پر، فریب دہی سے چھپنا مارنے والے پر اور خیانت کرنے والے پر قطع ید نہیں ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، ابن حبان عن جابر رضى الله عنه

۱۳۳۳۵..... سفر میں قطع ید نہ کیا جائے گا۔ مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، النسائی عن بسر بن ابی أرطاة

۱۳۳۳۶..... دھوکہ سے چھپنا مارنے والے پر قطع ید نہیں ہے۔ ابن ماجہ عن عبدالرحمن بن عوف، اسنادہ ثقات

۱۳۳۳۷..... چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں ہی قطع ید السارق ہوگا۔ مسلم، ابن ماجہ، النسائی عن عائشة رضى الله عنها

لواحق السرقة

۱۳۳۳۸..... اللہ کا مال تھا اس نے اللہ کا مال چرایا۔ ابن ماجہ عن ابن عباس رضى الله عنهما

فائدہ:..... مال غنیمت کے خمس کے ایک غلام نے مال غنیمت کے خمس میں سے کچھ مال چرایا تو یہ مقدمہ حضور ﷺ کی خدمت میں پیش ہوا تب

آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا اور اس کا ہاتھ نہ کاٹا۔

کلام:..... ابن ماجہ کتاب الحد و باب العبد یسرق رقم ۲۵۹۰۔ زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس روایت کی سند میں جبارہ بن المغلس ضعیف راوی ہے۔

۱۳۳۳۹..... جب کسی آدمی کا کوئی مال ضائع ہو جائے یا چوری ہو جائے پھر وہ اس مال کو کسی کو فروخت کرتا ہو پائے تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے اور خریدار اس کی قیمت بائع سے واپس لے گا۔ السنن للبیہقی عن سمرة رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ابن ماجہ ۵۱۱، ضعیف الجامع ۵۸۰۔

۱۳۳۴۰..... جو شخص اپنا مال بعینہ کسی کے پاس پائے وہ اس کا زیادہ حقدار ہے اور خریدنے والا اپنی قیمت کے لیے بائع سے رجوع کرے۔

ابوداؤد عن سمرة

کلام:..... ضعیف ابی داؤد ۷۵۸، ضعیف الجامع ۵۸۷۔

۱۳۳۴۱..... جس کی کوئی شے چوری ہوئی پھر اس نے اپنی چوری شدہ شے کسی غیر متہم شخص کے پاس پائی تو اب چاہے تو اس سے قیمت دے کر لے ورنہ اصل چور کو تلاش کرے۔ مسند احمد، ابوداؤد فی مراسیلہ النسائی، مستدرک الحاکم عن اسید بن حضیر، النسائی عن اسید بن ظہیر

چوری کی حد..... الاکمال

۱۳۳۴۲..... جو حاجت مند (درختوں پر معلق پھل) صرف کھائے اور اپنے ساتھ لے کر نہ جائے تو اس پر کوئی حد (یا سزا) نہیں۔ جو اپنے ساتھ لے کر نکلے اس پر اس کی گنی تاوان اور سزا ہے۔ اور جبکہ مالک پھل اپنے محفوظ ٹھکانے پر لے جائے تو اگر کوئی چرائے اور اس کی قیمت ڈھال کی قیمت کو پہنچ جائے اس پر قطع الید ہے اور جو اس سے کم چرائے اس پر اس کی گنی تاوان اور سزا ہے۔

ابوداؤد، الترمذی، حسن النسائی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

فائدہ:..... رسول اللہ ﷺ سے معلق پھل کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۳۳۴۳..... جس نے کوئی سامان چوری کیا اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ پھر چوری کرے پھر اس کا (مخالف) سخت پاؤں کاٹ دو۔ پھر چوری کرے تو دوسرا ہاتھ کاٹ دو۔ پھر چوری کرے تو اس کی گردن اڑا دو۔

حلیۃ الاولیاء، وضعفہ و ابو القاسم بن بشران فی امالیہ و ابن النجار عن عبداللہ بن بدر الجہنی

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔

۱۳۳۴۴..... ڈھال کی قیمت (کے برابر مال کی چوری) میں قطع الید نافذ ہوگا۔

مسند احمد، ابن ماجہ، مسند ابی یعلیٰ، حلیۃ الاولیاء، السنن لسعید بن منصور عن سعد بن ابی وقاص

کلام:..... ضعیف ابن ماجہ ۵۶۰۔

۱۳۳۴۵..... قطع الید چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں ہے۔ ابن حبان عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۳۳۴۶..... دس درہموں سے کم میں قطع الید نہیں ہے۔ مسند احمد عن ابن عمرو

کلام:..... اللطیفہ ۲۱۔

کھلے جانور چرانے میں قطع الید نہیں

۱۳۳۴۷..... چوپائے میں قطع الید نہیں ہے مگر جو بازے میں محفوظ ہو۔ یونہی درخت پر معلق پھل میں قطع الید نہیں ہے مگر جب اس کو ٹھکانے پر

مخفوظ کر لیا جائے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۳۳۸..... قطع الید صرف ڈھال کی قیمت میں ہے۔ البغوی والباوردی، ابن عساکر عن ایمن ابن ام ایمن
فائدہ:..... ام بغوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایمن ابن ام ایمن کی کوئی اور روایت منقول نہیں ہے۔ امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام
شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ شریک نے ایمن ابن ام ایمن نام میں غلطی کی ہے یہ ایمن الحسبی ہے کیونکہ ایمن ابن
ام ایمن جنگ حنین میں شہید ہو گئے تھے۔

۱۳۳۳۹..... چور پر جب حد جاری کر دی جائے تو اس سے چوری شدہ مال کا تاوان نہیں لیا جائے گا۔ النسائی وضعفه عن عبدالرحمن بن عوف
کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ ضعیف النسائی ۳۷۴، الناقلۃ ۱۵۷۔

۱۳۳۵۰..... قطع کے بعد چور سے چوری شدہ مال کا تاوان نہیں لیا جائے گا۔ حلیۃ الاولیاء، السنن للبیہقی وضعفه عن عبدالرحمن بن عوف
کلام:..... روایت ضعیف ہے۔

۱۳۳۵۱..... دس درہم سے کم کی چوری میں (ہاتھ وغیرہ) نہیں کاٹا جائے گا۔

الکبیر للطبرانی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ۔ السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۳۳۵۲..... قطع السارق کی حد صرف ڈھال (کی قیمت یا اس سے زیادہ) میں جاری ہوگی۔ الکبیر للطبرانی عن ام ایمن

۱۳۳۵۳..... خیانت کرنے والے پر قطع نہیں۔ الخطیب فی تاریخ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:..... المتناہیۃ ۱۳۲۵۔

۱۳۳۵۴..... دھوکہ سے جھپٹا مارنے والے پر حد لقطع نہیں ہے۔ ابن ماجہ عن عبدالرحمن بن عوف۔ المصنف لعبدالرزاق عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۳۳۵۵..... لوٹ مارنے والے پر قطع نہیں اور جس نے سرعام لوٹ مار کی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

مصنف عبدالرزاق، ابوداؤد، ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۳۳۵۶..... بھگوڑے غلام پر اگر وہ چوری کرے قطع نہیں ہے۔ اور نہ ذمی (اسلامی حکومت کی اجازت سے رہنے والے غیر مسلم باشندہ) پر قطع ہے۔

مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۳۵۷..... چوپائے جانوروں میں حد لقطع نہیں ہے ہاں جو جانور باڑے میں محفوظ ہوں اور ان کی قیمت ڈھال کی قیمت کو پہنچ جائے

(تقریباً تین تو لے چاندی کو) تو اس میں قطع الید ہے اور جس کی قیمت ڈھال کے برابر نہ ہو اس میں دگنا تاوان اور کوڑوں کی سزا ہے۔ درخت

پر معلق پھلوں کی چوری میں قطع نہیں ہاں جب ان کو ٹھکانے پر محفوظ کر لیا جائے پھر جو پھل ٹھکانے سے اٹھائے جائیں اور ان کی قیمت ڈھال کی

قیمت کے برابر ہوں تو ان میں حد لقطع ہے اور جو ڈھال کی قیمت کو نہ پہنچیں ان میں دگنا تاوان اور عبرت کے واسطے کوڑوں کی سزا ہے۔

السنن للبیہقی عن ابن عمرو

۱۳۳۵۸..... اس کو پاک کر دیا جائے یہ اس کے لیے زیادہ بہتر ہے۔ مسند احمد عن مسعود بن العجماء

فائدہ:..... مسعود رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے عرض کیا اگر مخزومیہ عورت جس نے چوری کی ہے ہم اس کا فد یہ دیدیں تو کیسا ہے۔ تب آپ

نے مذکورہ ارشاد فرمایا یعنی قطع الید کے ساتھ اس کو اس گناہ سے پاک کرنا زیادہ بہتر ہے۔

۱۳۳۵۹..... اس عورت کو چاہیے کہ اللہ اور اس کے رسول کے آگے توبہ تائب ہو اور لوگوں کا سامان واپس کر دے (پھر آپ نے حکم دیا) اے

فانا! اٹھ اس کا ہاتھ کاٹ دے۔ الخطیب عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

فائدہ:..... ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک عورت لوگوں سے عاریت پر زیورات لیتی اور اپنے پاس بالکل رکھ لیتی تھی۔ اس کا فیصلہ آپ

ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

چوتھی فصل..... تہمت کی حد میں

۱۳۳۶۰..... جس نے کسی باندی پر تہمت باندھی حالانکہ اس کو زنا کرتے ہوئے نہیں دیکھا تو اللہ پاک قیامت کے روز اس کو آگ کے کوڑے ماریں گے۔ مسند احمد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۳۳۶۱..... جس نے کسی ذمی (اسلامی مملکت کے غیر مسلم باشندے) پر تہمت عائد کی قیامت کے روز اس کو آگ کے کوڑوں سے مارا جائے گا۔

الكبير للطبرانی عن واثلة

کلام:..... تحذیراً لمسلمین ۱۶۰، الکشف الالہی ۹۲۸۔

۱۳۳۶۲..... جب آدمی کسی دوسرے آدمی کو کہے: اے یہودی! تو کہنے والے کو نہیں کوڑے مارو۔ اور اگر کہے: اے مجھڑے! تو اس کہنے والے کو بھی جیس کوڑے مارو۔ اور جو کسی محرم کے ساتھ بدکاری کرے اس کو قتل کر دو۔ الترمذی، ابن ماجہ، السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کلام:..... روایت کی سند میں ابراہیم بن اسماعیل حدیث میں ضعیف ہے۔ الترمذی کتاب الحدود رقم ۱۳۶۲..... ضعیف الترمذی ۲۳۶، ضعیف الجامع ۶۱۰۔

۱۳۳۶۳..... جس نے اپنے غلام کو زنا کی تہمت لگائی اس پر قیامت کے روز حد لگائی جائے گی۔ الا یہ کہ اس نے سچ کہا ہو۔

مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... تہمت کی حد میں اسی کوڑے شرعی حد ہے۔

حد الساحر..... جادوگر کی حد

۱۳۳۶۴..... جادوگر کی حد تلوار کا وار ہے۔ الترمذی، مستدرک الحاکم عن جندب کلام:..... امام ترمذی کتاب الحدود باب ماجاء فی حد الساحر میں اس کو روایت کیا ہے رقم ۱۳۶۰..... ضعیف الترمذی للالبانی رحمۃ اللہ علیہ۔ ۲۳۴، امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے المستدرک میں کتاب الحدود ۳۶۰/۴ پر اس کو روایت کر کے غریب صحیح کہا ہے اور امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی موافقت فرمائی ہے۔ نیز دیکھئے ضعیف حدیث ذخیرۃ الحفاظ ۲۶۶۶۔

تہمت کی حد..... الاکمال

۱۳۳۶۵..... جس نے کسی (مدینے کے) انصاری کو اے یہودی کہا اس کو نہیں کوڑے مارو۔

مصنف لعبدالرزاق عن داؤد بن الحصین عن ابی سفیان، مرسلاً

تیسرا باب..... حدود کے احکام اور ممنوعات میں

اس میں دو فصلیں ہیں

فصل اول..... احکام حدود میں

۱۳۳۶۶..... جو بندہ ایسی چیز کا مرتکب ہو جس سے اللہ نے منع کیا ہے پھر اس پر حد قائم کر دی جائے تو وہ حد اس گناہ کے لیے کفارہ ہوگی۔

مستدرک الحاکم عن خزیمہ بن ثابت

۱۲۹۶۷ پر روایت گزر چکی ہے۔

۱۳۳۶۷..... جس سے کوئی گناہ سرزد ہوا پھر اس پر اس گناہ کی حد جاری ہوگئی تو وہ حد اس گناہ کے لیے کفارہ ہے۔

مسند احمد، الضیاء عن خزیمہ بن ثابت، ۱۲۹۶۶

۱۳۳۶۸..... سنگساری اس گناہ کا کفارہ ہے جو تو نے کیا ہے۔ النسائی، الضیاء عن الشرید بن سوید، ۱۲۹۷۰

۱۳۳۶۹..... کسی آدمی کا ظلماً قتل کیا جانا اس کے پچھلے سب گناہوں کے لیے کفارہ ہے۔ مسند البزار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ کلام:..... روایت ضعیف ہے ذخیرۃ الحفاظ ۳۷۷، ضعیف الجامع ۳۰۷۔

۱۳۳۷۰..... ظلماً قتل جس گناہ پر گذرتا ہے اس کو مٹا دیتا ہے۔ البزار عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۳۳۷۱..... جو کسی قابل حد گناہ کا مرتکب ہوا پھر دنیا ہی میں اس کو سزا جاری کر دی گئی تو اللہ پاک اس سے زیادہ عدل والا ہے کہ اپنے بندہ پر آخرت میں دوبارہ سزا جاری کرے۔ اور جو بندہ حد کو پہنچا لیکن اللہ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی تو اللہ اس سے کریم ہے کہ جس چیز کو پہلے معاف کر دیا دوبارہ اس میں سزا دے۔ الترمذی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن علی رضی اللہ عنہ

کلام:..... امام ترمذی نے اس کو حدیث حسن غریب صحیح فرمایا ہے۔ نیز دیکھئے ضعیف حدیث: ضعیف الترمذی ۴۹۱، ضعیف الجامع ۵۳۲۳۔

۱۳۳۷۲..... دس کوڑوں سے اوپر سزا نہ دو (مگر حدود اللہ میں)۔ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... رواہ ابن ماجہ کتاب الحدود باب التعزیر رقم ۲۶۰۲۔ زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس کی اسناد میں عباد بن کثیر ثقفی ہے جس کے متعلق امام احمد فرماتے ہیں یہ راوی ایسی جھوٹی احادیث بیان کرتا ہے جو اس نے سنی نہیں ہوئی۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں محدثین نے اس کو ترک کر دیا ہے۔

۱۳۳۷۳..... حد میں کفالت (ایک دوسرے پر بھروسہ کر کے چھوڑنا نہیں) ہے۔

الکامل لابن عدی، السنن للبیہقی عن ابن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۶۲۳۳، ضعیف الجامع ۶۳۰۹۔

دوسری فصل..... حدود کے ممنوعات اور آداب میں

۱۳۳۷۴..... جس نے کسی پر حد جاری کی حالانکہ وہ حد کا سزاوار نہ تھا تو وہ اس پر ظلم کرنے والوں میں شامل ہے۔

السنن للبیہقی عن النعمان بن بشیر

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۵۰۳۔

۱۳۳۷۵..... جس نے (حد کے لیے) ناحق کسی مسلمان کی پیٹھ بنگلی کی وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا اللہ اس پر غضب ناک ہوگا۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۵۴۳۔

۱۳۳۷۶..... اللہ کا عذاب (آگ میں جلانا) کسی کو مت دو۔

ابوداؤد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما حدیث حسن صحیح

۱۳۳۷۷..... اللہ پاک قیامت کے روز ان لوگوں کو عذاب دے گا جو دنیا میں اس کے بندوں کو (ناحق) عذاب دیتے تھے۔

مسند احمد عن ہشام بن حکیم، مسند احمد، شعب الایمان للبیہقی عن عیاض بن غنم

۱۳۳۷۸..... اگر تم اس پر قادر ہو جاؤ تو اس کو قتل کر دینا لیکن آگ میں نہ جلانا۔ بے شک آگ میں آگ کا پروردگار ہی عذاب دیتا ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد عن حمزۃ بن عمرو الاسلمی

کسی جاندار کو آگ سے جلانا جائز نہیں

- ۱۳۳۷۹..... آگ کے ساتھ عذاب دینا صرف آگ کے مالک (خدا تعالیٰ) کو ہی زیب دیتا ہے۔ ابو داؤد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
- ۱۳۳۸۰..... میں نے تم کو حکم دیا تھا کہ فلاں اور فلاں کو آگ میں جلادینا۔ لیکن آگ کا عذاب صرف اللہ ہی دے سکتا ہے۔ چنانچہ اگر تم ان دونوں کو پکڑ لو تو دونوں کو (صرف) قتل کر دینا۔ مسند احمد، البخاری، الترمذی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
- ۱۳۳۸۱..... جب تم فیصلہ کرو تو عدل سے کام لو۔ جب کسی کو قتل کرو تو اچھی طرح (بغیر زیادہ تکلیف کے) قتل کرو۔ بے شک اللہ اچھا کرنے والا ہے اور اچھا کرنے والے کو پسند کرتا ہے۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ
- ۱۳۳۸۲..... اللہ تعالیٰ محسن ہے اور احسان کرنے کو پسند کرتا ہے حتیٰ کہ جب تم قتل کرو تو احسان کے ساتھ۔ یعنی بغیر کسی اضافی تکلیف دہی کے قتل کرو اور جب تم ذبح کرو تو اچھی طرح (بغیر ناجائز ایذا دینے) ذبح کرو۔ الکبیر للطبرانی عن شداد بن اوس
- ۱۳۳۸۳..... انبیاء میں سے ایک نبی کسی درخت کے نیچے (کچھ دیر کے لیے) ٹھہرے۔ ان کو ایک چیونٹی نے کاٹ لیا۔ آپ نے (جلانے کے لیے) ضروری سامان مہیا کرنے کا حکم دیا۔ اور وہ منگوا کر اس چیونٹی کے گھر کو جلوا دیا۔ اللہ پاک نے وحی فرمائی کہ ایک چیونٹی پر کیوں نہ اکتفا کیا۔ مسند احمد، البخاری، ابو داؤد، النسائی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
- ۱۳۳۸۴..... ایک چیونٹی نے انبیاء میں سے کسی نبی کو کاٹ لیا۔ اس نبی علیہ السلام نے چیونٹی کی بستی (بل) جلانے کا حکم دے دیا جو جلادیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ تجھے ایک چیونٹی نے کاٹا تھا لیکن تم نے ایک پوری قوم کو جلادیا جو تسبیح کرتی تھی۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
- ۱۳۳۸۵..... حضور اکرم ﷺ نے کسی جان کو بغیر چارے کے باندھنے اور چوپاؤں کو خنسی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ السنن للبیہقی عن ابن عباسؓ
- ۱۳۳۸۶..... حضور اکرم ﷺ نے ظلماً (اور بغیر کھلائے پلائے بھوک پیاس کی شدت میں) قتل کرنے سے منع فرمایا۔ ابو داؤد عن ابی ایوب
- ۱۳۳۸۷..... جب تم کسی آدمی کو دیکھو کہ وہ کسی کو ظلماً قتل کر رہا ہے تو تم اس کے ساتھ نہ رہو۔ بہت ممکن ہے کہ اس کو بھی ظلماً قتل کیا جائے اور خدا کی ناراضگی اترے تو تم بھی لپیٹ میں نہ آ جاؤ۔ ابن سعد، الکبیر للطبرانی عن فرشۃ
- کلام:..... ضعیف الجامع ۵۱۰۔

الاکمال

- ۱۳۳۸۸..... کسی مسلمان کو کسی کافر کے بدلے ایذا نہ دی جائے۔ ابن عساکر عن جعفر بن محمد عن ابیہ
- ۱۳۳۸۹..... اگر تم اس پر قادر ہو جاؤ تو اس کو قتل کر دینا، آگ میں نہ جلانا۔ کیونکہ آگ کا عذاب صرف آگ کا رب دے سکتا ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد، مسند ابی یعلیٰ، الکبیر للطبرانی، الباوردی، السنن لسعید بن منصور عن حمزہ بن عمرو الاسلمی
- فائدہ:..... حضور اکرم ﷺ نے حضرت حمزہ بن عمرو الاسلمی رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر دے کر قبیلہ عذرہ کے ایک آدمی کے پاس بھیجا اور حکم دیا کہ فلاں آدمی دسترس میں آ جائے تو اس کو آگ میں جلاؤ النہ۔ لیکن آپ ﷺ نے لشکر کو واپس بلایا اور مذکورہ ارشاد فرمایا۔ ابو داؤد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
- ۱۳۳۹۰..... میں نے تم کو حکم دیا تھا کہ ہبار اور نافع کو جلادینا۔ لیکن اللہ کا عذاب دوسرے شخص کے لیے جائز نہیں کہ کسی کو دے۔ ابن عساکر عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

- ۱۳۳۹۱..... مجھے اس لیے مبعوث نہیں کیا گیا کہ میں اللہ کا عذاب کسی کو دوں۔ مجھے عذاب میں صرف گردن مارنے اور مشکیں کسنے کا حکم دے کر بھیجا گیا ہے۔ ابن جریر عن القاسم، مرسل
- ۱۳۳۹۲..... اللہ کا عذاب کسی کو مت دے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
- ۱۳۳۹۳..... کسی بشر کے لیے مناسب نہیں کہ اللہ کے عذاب کے ساتھ کسی کو عذاب دے۔ مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
- ۱۳۳۹۴..... جس نے اپنے کسی بھائی کا مثلہ کیا (اس کی شکل بگاڑی) اس پر اللہ کی ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔
- الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو

مثلہ کرنے کی ممانعت

- ۱۳۳۹۵..... میں کسی کا مثلہ نہیں کرتا اور نہ اللہ بھی مجھے قیامت کے روز مثلہ کرے گا۔ ابن النجار عن عائشة رضی اللہ عنہا
- فائدہ:..... مثلہ ناک کان وغیرہ کاٹ کر یا کسی اور طرح کسی کی شکل بگاڑنا۔ ایسی سزا حاکم کے لیے بھی جائز نہیں کہ وہ کسی کو دے۔
- ۱۳۳۹۶..... اللہ کے بندوں کا مثلہ نہ کرو۔ الکبیر للطبرانی عن یعلیٰ بن مرة
- ۱۳۳۹۷..... اللہ عز و جل کی مخلوق کی جس میں روح ہو کسی چیز کے ساتھ شکل نہ بگاڑو۔
- الکبیر للطبرانی عن الحکیم بن عمیر. ابن قانع عن الحکیم بن عمیر وعائد بن قرط، معاً
- ۱۳۳۹۸..... جس نے اپنے کسی غلام کی شکل بگاڑی (اس کا مثلہ کیا) وہ آزاد ہے۔ وہ اللہ اور اس کے رسول کا غلام ہے۔
- مستدرک الحاکم وتعقب عن عمر رضی اللہ عنہ
- کلام:..... روایت محل کلام ہے امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے امام حاکم پر اس روایت میں گرفت فرمائی ہے نیز ضعف حدیث دیکھئے: ذخیرة الحفاظ ۵۵۹۶۔
- ۱۳۳۹۹..... جس کا مثلہ کیا گیا یا اس کو آگ میں جلایا گیا وہ آزاد ہے اور وہ اللہ اور اس کے رسول کا غلام ہے۔
- مسند احمد، السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
- ۱۳۴۰۰..... جس نے ایسے شخص پر جس پر حد جاری نہ ہوتی تھی حد (جتنی سزا) جاری کی وہ ظلم کرنے والوں میں شامل ہے۔
- الکبیر للطبرانی عن النعمان بن بشیر
- ۱۳۴۰۱..... قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب میں وہ شخص مبتلا ہوگا جو دنیا میں لوگوں کو سب سے زیادہ عذاب دیتا تھا۔
- ابوداؤد، مسند احمد، السنن لسعید بن منصور، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان عن خالد بن حکیم بن حزام عن خالد بن ولید. مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی، الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن هشام بن حکیم بن حزام وعباض بن غنم معاً. ابن عساکر عن هشام بن حکیم بن خالد بن خالد بن الولید. ابن سعد، الباوردی، البغوی عن خالد بن حکیم بن حزام. الکبیر للطبرانی، ابونعیم عن خالد بن حکیم بن حزام وابی عبیدة بن الجراح معاً
- ۱۳۴۰۲..... جس نے دنیا میں لوگوں کو عذاب دیا اللہ اس کو آخرت میں عذاب دے گا۔ مسند احمد عن هشام بن حکیم
- ۱۳۴۰۳..... دس کوڑوں سے اوپر کسی کو سزا نہ دو (مگر حدود اللہ میں)۔ ابن ماجہ عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ
- کلام:..... روایت محل کلام ہے سند اذیکھئے: الکشف الالہی ۱۱۴۰، الوضع فی الحدیث ۴۱۳/۲۔
- ۱۳۴۰۴..... دس کوڑوں سے اوپر کسی کو تعزیر (سزا) مت دو۔ الضعفاء للعقیلی، وقال منکر عن ابی سلمة عن ابی فروة
- کلام:..... روایت منکر ہے: دیکھئے الکشف الالہی ۱۱۴۰، الوضع فی الحدیث ۴۱۳/۲۔
- ۱۳۴۰۵..... کسی کو دس کوڑوں سے اوپر سزا نہ دی جائے مگر حدود اللہ میں سے کسی حد میں۔
- مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، ابن ماجہ عن ابی بردة بن نيار الانصاری

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں تعزیر سے متعلق مرویات میں یہ روایت سب سے احسن ہے۔

تعزیرات کی حد

۱۳۳۰۶..... کسی شخص کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو یہ حلال نہیں ہے کہ کسی کو حد کے سوا کسی صورت میں دس کوڑوں سے اوپر سزا دے۔ ابن سعد عن ابی بکر بن عبدالرحمن بن الحارث بن ہشام مرسلًا۔

۱۳۳۰۷..... جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس کے لیے حلال نہیں کہ کسی کو دس کوڑوں سے اوپر جاری کرے (سزادے) سوائے حد میں۔

السنن للبیہقی عن عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم، مرسلًا

۱۳۳۰۸..... دس ضربوں سے زیادہ کوئی ضرب مارنا جائز نہیں سوائے حدود اللہ میں سے کسی حد کے۔

المصنف لعبدالرزاق عن سلیمان بن ثعلبہ بن یسار، مرسلًا

متعلقات حدود..... الاکمال

۱۳۳۰۹..... اس کو خبیث نہ کہو۔ اللہ کی قسم وہ اللہ کے ہاں مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

ابن سعد، الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن خالد بن اللجلاج عن ابیہ

فائدہ:..... حضور ﷺ نے کسی آدمی کے سنگسار کرنے کا حکم دیا۔ لوگوں نے اس کے متعلق خبیث ہونے کے الفاظ کہے تو آپ علیہ السلام نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۳۳۱۰..... اس طرح نہ کہو۔ اس پر شیطان کی مدد نہ کرو۔ بلکہ یوں کہو: اللھم اغفر لہ اللھم ارحمہ۔ اے اللہ! اس کی مغفرت فرما۔ اے

اللہ! اس پر رحم فرما۔ مسند احمد، ابو داؤد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... ایک آدمی کو حضور ﷺ کی خدمت میں لایا گیا جس نے شراب نوشی کی تھی۔ آپ ﷺ نے حکم دیا ضربوہ۔ اس کو مارو۔ کسی آدمی نے کہا: اللہ اس کو رسوا کرے۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۳۳۱۱..... کوئی آدمی ایسی کسی جگہ نہ کھڑا ہو جہاں کسی آدمی پر ظلماً کوڑے (یا ڈنڈے) مارے جا رہے ہوں۔ کیونکہ اگر حاضرین اس مظلوم کی

مدافعت نہ کریں تو سب حاضرین پر لعنت اترتی ہے۔ الضعفاء للعقیلی، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:..... امام عقیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مذکورہ روایت کی سند میں اسد بن عطاء مجہول راوی ہے جس کی متابعت نہیں کی جاتی۔

۱۳۳۱۲..... تم میں سے کوئی کسی ظلماً قتل ہونے والے کے پاس حاضر نہ ہو (اگر وہ مدافعت نہ کر سکتا ہو) کیونکہ ظلماً قتل ہونے والے کی وجہ سے اللہ

کا غضب سب حاضرین پر اتر جائے اور وہ بھی ان کے ساتھ لپیٹ میں آجائے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن خروثہ بن الحر

کتاب الحدود..... قسم الافعال..... فصل فی الاحکام

المساحۃ..... چشم پوشی

۱۳۳۱۳..... محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان سے مروی ہے کہ انہوں نے زبید بن الصلت کو فرماتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابو بکر

رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا اگر میں کسی چور کو پکڑ لوں تو مجھے یہ زیادہ پسند ہوگا کہ اللہ پاک اس کی پردہ پوشی رکھے۔

ابن سعد، الخرائط فی مکارم الاخلاق، المصنف لعبدالرزاق

۱۳۳۱۲۔ ثوری عن الامش عن ابراہیم کی سند سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس قدر ہو سکے حدود کو ساقط کرو۔ (۱۲۵۷ پر روایت گزر چکی ہے)۔

۱۳۳۱۵۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: میں شہادت کی وجہ سے حدود کو معطل کر دوں یہ مجھے شہادت کے ساتھ حدود قائم کرنے سے بہت زیادہ پسندیدہ ہے۔ ابن ابی شیبہ

۱۳۳۱۶۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے معترفین کو جھڑک کر بھگا دو۔ یعنی اپنے اوپر حدود کا اعتراف قبول کرنے والوں کی حوصلہ شکنی کرو۔

السنن للبیہقی

امام تک معاملہ پہنچنے سے پہلے حد ساقط کرنا

۱۳۳۱۷۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے: جس قدر ہو سکے مسلمانوں سے حدود ساقط کرو۔ کیونکہ امام سے خطا معافی کا حکم سرزد ہو جائے یہ اس کے لیے کہیں بہتر ہے اس بات سے کہ وہ خطا سزا جاری کر دے۔ لہذا جب تم کسی مسلمان کے لیے خلاصی کا کوئی (جائز) راستہ پاؤ تو اس سے حد کو گرا دو۔

ابن ابی شیبہ، مسند احمد، الترمذی وضعفہ، مستدرک الحاکم وتعقب، السنن للبیہقی وضعفہ عن عائشة رضی اللہ عنہا۔ ابن خسرو
۱۳۳۱۸۔ حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حدود پر پردہ ڈالو۔ یعنی جس قدر ہو سکے ساقط کرنے کی کوشش کرو۔ الخرائطی فی مکادم الاخلاق

۱۳۳۱۹۔ واقدی سے مروی ہے فرماتے ہیں: ہمیں ابن ابی سبرۃ نے فرمایا: کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں ایک شخص کو پیش کیا گیا جس نے کوئی جرم کیا تھا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو کسی نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! یہ صاحب مرتبہ آدمی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے مخالف فریق سے بات کرو۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: مروت و مرتبہ والوں کی لغزشوں سے درگزر سے کام لو۔

ابوبکر بن خلف بن المرزبان فی کتاب المروءة

کلام:..... واقدی یہ محمد بن عمر بن واقد اسلمی مدنی ہیں۔ ان کی کئی تصانیف ہیں۔ ہمارے دیار (برصغیر) میں ان کی مشہور تصنیف فتوح الشام کو قبول عام حاصل ہے۔ لیکن تمام اہل علم نے ان کے ضعف پر اتفاق کیا ہے۔ اس لیے مذکورہ روایت محل کلام ہے۔ انکی وفات ۲۰۷ھ میں عہدہ قضاء پر متمکن زمانے میں ہوئی تھی۔ میزان الاعتدال ۶۶۳۔

۱۳۳۲۰۔ قاسم بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو حد جاری کی اس حال میں کہ اس کے بدن پر قسطلانی چادر تھی اور وہ بیٹھا ہوا بھی تھا۔ المصنف عبدالرزاق

۱۳۳۲۱۔ عکرمہ بن خالد سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے روبرو ایک آدمی کو حد کے لیے پیش کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جلاؤ کو فرمایا: ضرب لگاؤ اور ہر عضو کو اس کا حق دو لیکن چہرے اور شرم گاہوں کو بچانا۔

المصنف لعبدالرزاق، السنن لسعید بن منصور، ابن جریر، السنن للبیہقی

فائدہ:..... یعنی ایک ہی جگہ پر کوڑے مار مار کر اس کو ناکارہ نہ کر دو بلکہ مختلف جگہوں پر کوڑے مارو لیکن چہرے اور شرم گاہ جیسی حساس جگہوں پر مارنے سے احتراز کرو۔

۱۳۳۲۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: حد میں آدمی کو کھڑا کر کے ضربیں لگاؤ اور عورت کو بٹھا کر۔

الجامع لعبدالرزاق، السنن لسعید بن منصور، السنن للبیہقی

۱۳۳۲۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جب حدود میں شاید ایسا ہوا تھا، ممکن ہے، وغیرہ جیسے الفاظ استعمال ہوں تو حدود معطل ہو جائیں گی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۳۲۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے: حد جاری کر دینے کے بعد حاکم کا مجرم کو قید رکھنا (سراسر) ظلم ہے۔ السنن للبیہقی

۱۳۳۲۵..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک چور کو پیش کیا گیا۔ جب آپ ﷺ نے چور کو دیکھا تو آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا، گویا آپ کے چہرے پر انار نچوڑ دیا گیا ہو۔ آنے والے لوگوں نے آپ کی بدلتی غصہ کی کیفیت ملاحظہ کی تو وہ عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ اس کا پیش کرنا آپ کو گراں گذرے گا تو ہم اس کو آپ کے سامنے پیش نہ کرتے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے کیوں نہ گراں گزرے کہ تم اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار بن کر آئے ہو۔ الدیلمی

۱۳۳۲۶..... ابو ماجد حنفی سے مروی ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص اپنے ابن العم (بھتیجے) کو لے کر حاضر خدمت ہوا اس کا ابن العم نشہ کی کیفیت میں تھا۔ چچا نے کہا! میں نے اس کو نشہ کی حالت میں پایا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حاضرین کو حکم فرمایا: اس کو بلاؤ جلاؤ اور سونگھ کر دیکھو۔ لوگوں نے اس کو ہلایا جلا یا اور اس کا منہ سونگھا۔ واقعی اس کی حرکات اور بو سے معلوم ہو گیا کہ اس نے شراب پی ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کو جیل کا حکم دیا۔ پھر آئندہ روز نکلوا یا اور کوڑہ تیار کرنے کا حکم دیا گیا۔ چنانچہ کوڑے کی گانٹھ کو کوٹ کر ہٹا کرنے کا حکم دیا گیا حتیٰ کہ وہ ہٹا ہو گیا (تا کہ زیادہ تکلیف دہ نہ ہو) پھر آپ رضی اللہ عنہ نے جلاؤ کو حکم فرمایا: ضرب لگاؤ لیکن اپنے ہاتھ کو ہٹا رکھو۔ اور ہر عضو کو اس کا حصہ دو (یعنی کسی ایک جگہ پر سب کوڑے نہ برسائو) چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کو ایسے کوڑے لگوائے کہ نہ ان کا نشان پڑا اور ہاتھ میں از جاع رہی۔ ابو ماجد حنفی سے پوچھا گیا کہ ار جاع سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: جلاؤ مثک مثک کرنے مارے اور کوڑا بلند کرتے وقت بغل نظر نہ آئے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یتیم (جس کو سزا دی گئی) کا والی (چچا اس کو لے کر آیا تھا) برا آدمی ہے۔ میں نے جو سزا دی یہ اس کی تادیب کے لیے تھی اور میں نے اچھی طرح سے یہ تادیب ادا کی ہے۔ اس کے ساتھ میں نے سزا ختم بھی نہیں کی۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ مغفرت کرنے والا ہے اور معاف کرنے کو پسند کرتا ہے۔ کسی والی (حاکم) کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ اس کے پاس حد کا کوئی فیصلہ (کیس) آئے اور وہ اس کو قائم نہ کرے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ (حد کا پس منظر بتاتے ہوئے) فرمانے لگے: مسلمانوں میں سے پہلا شخص جس کا (ہاتھ) کاٹا گیا وہ انصار میں سے ایک آدمی تھا۔ اس کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو گویا آپ کے چہرے پر ریت جھاڑ دی گئی ہو (یعنی ناگواری سے چہرہ مبارک پر ترشی چھا گئی) لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! شاید اس کا پیش کیا جانا آپ کے لیے شاق گذرے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے کیوں نہ شاق گذرتا جبکہ تم اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار بن کر آئے ہو۔ بے شک معاف کرنے والا ہے اور معاف کرنے کو پسند کرتا ہے۔ لیکن کسی حاکم کے لیے اس بات کی گنجائش نہیں ہے کہ اس کے پاس حد کا مسئلہ آئے اور وہ اس کو نافذ نہ کرے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

وليعفوا وليصفحوا.

اور لوگوں کو چاہیے کہ وہ معاف کر دیں اور درگزر سے کام لیں۔

المصنف لعبدالرزاق، ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب، ابن ابی حاتم، الخرائطی فی مکارم الاخلاق، الکبیر للطبرانی، ابن مردودہ، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی

۱۳۳۲۷..... ثوری اور معمر عبدالرحمن بن عبداللہ سے، وہ قاسم بن عبدالرحمن سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بندگان الہی سے جس قدر ہو سکے حدود اور قتل کو ساقط کرو۔ عبدالرزاق فی جامعہ

متفرق احکام

۱۳۳۲۸..... مسند عمر رضی اللہ عنہ۔ ابو عثمان نہدی سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک شخص کو حد جاری کرنے کے لیے پیش کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے کوڑا منگوا یا۔ ایک کوڑا لایا گیا جس میں شدت (اور سختی) تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس سے نرم کوڑا

چاہیے۔ چنانچہ پہلے سے ذرا نرم کوڑا پیش کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں (یہ زیادہ نرم ہے) اس سے کچھ سخت لاؤ۔ چنانچہ پھر دونوں کے درمیانی ساخت کا ایک کوڑا لایا گیا۔ تب آپ رضی اللہ عنہ نے جلاؤ کو حکم دیا: اس کے ساتھ مار لیکن (کوڑا اٹھاتے وقت) تیری بغل نہ نظر آئے۔ اور ہر عضو کو اس کا حق دو۔ یعنی کسی ایک جگہ پر ساری تعداد پوری نہ کرو۔ الجامع لعبدالرزاق، المصنف لابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی ۱۳۳۲۹..... عبداللہ بن عبید اللہ سے مروی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حدود جاری کرنے کے لیے کسی آدمی کو (بطور جلاؤ) منتخب کرتے تو اس کو فرماتے: جب تو جلد کرنے لگے (یعنی کوڑے مارنے لگے) تو اس وقت تک کوڑے نہ مار جب تک کوڑے کے پھل کو دو پتھروں کے درمیان اچھی طرح کوٹ کر نرم نہ کر لے (تا کہ زیادہ ایذا نہ دے)۔ المصنف لعبدالرزاق ۱۳۳۳۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے حضرت ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا: کسی کو سزا دیتے وقت (حد کے علاوہ) تیس کوڑوں سے زیادہ نہ مارو۔ المصنف لعبدالرزاق

امام کے پاس پہنچنے کے بعد حد ساقط نہیں ہو سکتی

۱۳۳۳۱..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: حدود جب امام (حاکم) کے پاس پہنچ جائیں تو ان کے اندر کسی طرح کی کوئی معافی نہیں ہے۔ کیونکہ حدود قائم کرنا نبی کا طریقہ ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۳۳۲..... ضحاک سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک حبشی غلام کو لایا گیا جس نے شراب پی تھی اور وہ زنا کا بھی مرتکب ہوا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو چالیس یا پچاس ضربیں (کوڑے) مارے۔ ابن جریر

۱۳۳۳۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جو مجرم حد کے جاری ہونے کے درمیان مر گیا تو اس کو حد نے قتل کیا ہے، لہذا اس کی دیت نہیں ہے۔ وہ اللہ عزوجل کی حدوں میں سے ایک حد میں مرا ہے۔ السنن للبیہقی

۱۳۳۳۴..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جس نے قتل کیا یا چوری پھر وہ حرم میں داخل ہو گیا (جہاں اس پر حد جاری نہیں کی جاسکتی) تو وہاں اس کے ساتھ کوئی اٹھے بیٹھے اور نہ بات چیت کرے اور نہ ہی اس کو کوئی ٹھکانہ دے اور اس کا اعلان کیا جاتا رہے حتیٰ کہ وہ وہاں سے نکل جائے۔ پھر اس پر حد قائم کی جائے۔ اور جس نے کوئی قتل کیا یا چوری کی پھر اس کو صل میں پکڑ لیا گیا اور حرم میں داخل کر دیا گیا پھر وہاں حرم میں اس پر حد جاری کرنے کا ارادہ کیا گیا تو پہلے اس کو حرم سے حل لایا جائے۔ ہاں اگر اس نے حرم میں ہی قتل کیا ہو یا چوری کی ہو تو وہیں اس پر حد قائم کی جائے گی۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۳۳۳۵..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: اس امت میں ننگا کرنا، لمبا کرنا، لٹا کر کوڑے مارنا (طوق ڈالنا) اور بیڑیاں ڈالنا حلال نہیں ہے۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۳۳۳۶..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ارشاد فرمایا: ظلماً قتل کسی بھی گناہ پر نہیں گذرتا مگر اس کو مٹا دیتا ہے۔ التاريخ للحاکم

۱۳۳۳۷..... ابو بکر بن محمد سے مروی ہے وہ عمرو بن حزم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک مریض شخص کو لایا گیا جس پر حد واجب ہو چکی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس پر حد قائم کر دو کیونکہ مجھے اس کے مرنے کا ڈر ہے۔ ابن جریر

۱۳۳۳۸..... مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ صفوان بن امیہ فتح مکہ کے دن اسلام لانے والوں میں سے تھے۔ وہ آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ انہوں نے اپنی سواری بٹھائی اور اپنی چادر کجاوے پر ڈال دی۔ پھر صفوان ایک طرف ہٹ کر قضائے حاجت کے لیے چلے گئے۔ پیچھے سے ایک آدمی نے ان کی چادر چوری کر لی۔ صفوان نے اس آدمی کو پکڑ لیا اور آپ ﷺ کے پاس لے آیا۔ آپ ﷺ نے اس چور کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ صفوان نے کہا: یا رسول اللہ! کیا ایک چادر کے لیے اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا؟ میں چادر اس کو ہدیہ کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس لانے سے قبل یہ خیال کیوں نہ آیا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۳۳۹..... ابو جعفر محمد بن علی رحمہما اللہ سے مروی ہے کہ صفوان بن امیہ کی وجہ سے تین سنتوں (اسلامی احکام) کا علم ہوا۔ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے جب آپ جنگ حنین کے لیے کوچ فرما رہے تھے صفوان بن امیہ سے عاریت پر فولادی زرہیں طلب کیں۔ صفوان نے کہا: اے محمد! کیا یہ غصب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ عاریت ہے۔ اور اس کی ضمانت دی جاتی ہے۔ ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: چنانچہ عاریت کی ضمانت دی جانے لگی جب تک کہ وہ مالک کو ادا نہ کر دی جائے۔ اسی طرح ایک مرتبہ صفوان فتح مکہ کے بعد مدینے آئے۔ یہ فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے، یہ ان لوگوں میں سے تھے جن پر آپ ﷺ نے احسان کر کے ان کی جان بخشی تھی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اے ابو امیہ! تجھے کیا چیز مدینے لائی؟ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! لوگوں کا خیال ہے کہ جو ہجرت نہ کرے اس کا (اسلام میں) کوئی حصہ نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے امیہ! تم بخوشی ضرور واپس جاؤ اور مکہ کی وادی بظہاء میں کھل کر رہو۔

ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تب لوگوں کو علم ہوا کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت ختم ہو گئی ہے۔ اسی طرح ایک مرتبہ صفوان نے مسجد نبوی ﷺ میں رات بسر کی۔ ان کی قمیص جو ان کے سرہانے رکھی تھی، کسی نے چرائی۔ صفوان چور کو پکڑنے میں کامیاب ہو گئے۔ چنانچہ وہ ان کو لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اس نے میری قمیص چوری کی ہے۔ آپ ﷺ نے اصحاب کو حکم دیا اس کو لے جاؤ اور اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ تب صفوان نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ اس کی ہوئی (آپ اس کا ہاتھ نہ کاٹیں)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس لانے سے قبل یہ کام کیوں نہ کر لیا۔ ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تب لوگوں کو علم ہوا کہ حد کا مسئلہ جب تک حاکم کے پاس نہ پہنچے اس کو معاف کیا جاسکتا ہے۔ ابن عساکر ۱۳۳۴۰..... طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ صفوان بن امیہ ایک دفعہ مکہ کی بالائی وادی میں تھا اس کو کسی نے کہا:

لا دین لمن لم یہاجر

جس نے ہجرت نہیں کی اس کا کوئی دین نہیں۔

تب صفوان نے کہا: اللہ کی قسم! میں اپنے گھر نہ لوٹوں گا جب تک مدینہ نہ جاؤں۔ چنانچہ وہ مدینہ تشریف لائے اور وہاں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ہاں اترے پھر (رات کو) مسجد میں سوئے سوتے وقت ان کی قمیص ان کے سر کے نیچے تھی۔ ایک چور آیا اور اس نے ان کے سر کے نیچے سے وہ قمیص چرائی۔ صفوان اس چور کو لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: یہ چور ہے۔ آپ ﷺ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا جو کاٹ دیا گیا۔ صفوان نے عرض کیا: یہ چادر اسی کو دیتا ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس کو میرے پاس لانے سے قبل کیوں نہ دے دی۔ ابن ابی شیبہ ۱۳۳۴۱..... طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ صفوان بن امیہ کو کسی نے کہا: جس نے ہجرت نہیں کی وہ ہلاک ہو گیا۔ تب صفوان نے قسم اٹھائی کہ وہ اس وقت تک سر نہ دھوئیں گے جب تک نبی اکرم ﷺ کے پاس نہ چلے جائیں (یعنی ہجرت مدینہ نہ کر لیں) پھر صفوان چلے اور مسجد نبوی پر آپ ﷺ کا سامنا کیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کہا گیا کہ جس نے ہجرت نہیں کی وہ ہلاک ہو گیا۔ چنانچہ میں نے قسم اٹھائی کہ جب تک آپ کے پاس نہ پہنچ جاؤں سر نہ دھوؤں گا۔ تب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: صفوان نے اسلام کو سنا اور اس کے دین ہونے پر راضی ہو گئے۔ اب فتح مکہ کے بعد ہجرت منقطع ہو چکی ہے۔ لیکن جہاد اور نیت ہے۔ پس جب بھی تم کو اللہ کی راہ میں نکلنے کو کہا جائے نکل پڑو۔

طاؤس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پھر صفوان ایک قمیص کے چور کو پکڑ کر لائے۔ آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم جاری کیا۔ صفوان بولے: میرا یہ ارادہ نہ تھا یا رسول اللہ! یہ چادر اس پر صدقہ ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے یہ کام پہلے کیوں نہ کیا (اب حد جاری ضرور ہوگی)۔

المصنف لعبدالرزاق

۱۳۳۴۲..... معمر زہری رحمۃ اللہ علیہ (سے روایت کرتے ہیں کہ صفوان رضی اللہ عنہ) حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں چادر کے ایک چور کو لے کر حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا یہ ارادہ تو ہرگز نہ تھا۔ یہ اس پر صدقہ ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس لانے سے پہلے کیوں نہ کر دیا۔ الجامع لعبدالرزاق

حدود کے آداب

۱۳۳۳۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: فاستقوا پر شدت کرو۔ ان کو ایک ایک ہاتھ اور ایک ایک پاؤں کر دو۔

عبد بن حمید و ابو الشیخ

حدود کے ممنوعات

الاحراق..... جلانا

۱۳۳۳۴..... حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو ایک سریہ (چھوٹا لشکر) دے کر بھیجا اور فرمایا: اگر تم کو فلاں یا فلاں شخص مل جائے اس کو جلا دینا۔ پھر فرمایا: (نہیں!) اگر تم فلاں پر قادر ہو جاؤ تو اس کو قتل کر دینا۔ لیکن آگ میں نہ جلانا۔ بے شک آگ کا عذاب آگ کا رب ہی دے سکتا ہے۔ ابو نعیم

۱۳۳۳۵..... حنظلہ بن عمرو اسلمی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ عذرہ کے ایک آدمی کی طرف ایک سریہ بھیجا اس کے ساتھ مجھے بھی روانہ فرمایا۔ آپ نے ہمیں ارشاد فرمایا: اگر تم اس کو پاؤ تو قتل کر دینا اور جلانا نہیں۔ کیونکہ آگ کا عذاب آگ کا پروردگار ہی دے سکتا ہے۔

الحسن بن سفیان فی الوجدان و ابو نعیم

۱۳۳۳۶..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر روانہ فرمایا جس میں میں بھی تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم ہبار بن الاسود کو اور نافع بن عبدالقیس کو پاؤ تو دونوں کو آگ میں جلاؤ۔ جب اگلا دن طلوع ہوا تو آپ ﷺ نے ہم کو پیغام بھیجا اور فرمایا میں نے تم کو دو آدمیوں کے جلانے کا حکم دیا تھا اگر تم ان کو پکڑ لو لیکن پھر میں نے سوچا کہ کسی کو آگ کا عذاب دینا جائز نہیں صرف اللہ ہی آگ کا عذاب دے سکتا ہے۔ اگر تم ان کو پاؤ تو دونوں کو قتل کر دینا۔ ابن جریر

مثلہ..... شکل بگاڑنا

۱۳۳۳۷..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک قیدی کو پکڑا۔ اور وہ نکل بھاگا۔ وہ پھر پکڑ لیا گیا۔ تب آپ ﷺ کو کہا گیا کہ یہ غلام بڑا بولنے والا ہے (یعنی آپ کے خلاف بہت بولتا ہے) اس کے سامنے کے دو دانت نکلو ادیس۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں کسی کا مثلہ نہیں کرتا اور نہ قیامت کے روز اللہ پاک میرا مثلہ کر دے گا۔ ابن عساکر، ابن النجار

۱۳۳۳۸..... حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ اسمیل بن عمرو بڑے بولنے والے (سردار قریش) تھے۔ جس دن بدر کی جنگ میں ان کو قید کر لیا گیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے عرض کیا: اس کے نچلے سامنے کے دو دانت اکھڑا دیجئے۔ اس کی زبان باہر نکلے گی پھر یہ آپ کے خلاف کہیں بھی اٹھ کر خطیب نہ بنے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس کا مثلہ نہیں کر سکتا (شکل نہیں بگاڑ سکتا) ورنہ قیامت کے روز اللہ پاک میرا مثلہ کر دے گا۔ ابن ابی شیبہ

متفرق احکام

۱۳۳۳۹..... ابو بردہ سے مروی ہے کہ میں ابن زیاد کے پاس بیٹھا ہوا تھا ان کے پاس عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے تھے ابن

زیاد کے پاس خوارج کے سرکٹے ہوئے لائے جانے لگے۔ جب بھی کوئی سرگزرتا تو میں کہتا: جہنم میں، (جہنم میں) عبد اللہ بن یزید رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: اے بھتیجے ایسا مت کہہ۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ اس امت کا عذاب دنیا میں ہی ہو جائے گا۔

شعب الایمان للبیہقی

فصل حدود کی انواع کے بیان میں..... حد الزنا

۱۳۳۵۰..... حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر خدمت تھا معز بن مالک رضی اللہ عنہ آپ کے روبرو حاضر ہوئے اور ایک مرتبہ (زنا کا) اعتراف کیا۔ آپ ﷺ نے ان کو رد کر دیا۔ وہ پھر آئے اور دوسری مرتبہ اعتراف کیا آپ نے ان کو پھر رد کر دیا۔ وہ پھر آئے اور تیسری مرتبہ اعتراف کیا آپ ﷺ نے ان کو پھر مسترد کر دیا اور ساتھ میں ارشاد فرمایا: اگر تو نے چوتھی بار اعتراف زنا کیا تو میں تجھے سنگسار کر دوں گا۔ پھر بھی انہوں نے چوتھی بار اعتراف کر لیا۔ تب آپ نے ان کو قید کیا۔ پھر لوگوں سے ان کے متعلق باز پرس کی۔ لوگوں نے کہا: ہمیں تو ان کی اچھائی کا ہی علم ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ان کو رجم کروا دیا۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، الحارث، البزار، مسند ابی یعلیٰ، الطحاوی، الاوسط للطبرانی

کلام:..... روایت کی سند میں جابر الجعفی ضعیف راوی ہے۔

۱۳۳۵۱..... عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی کے متعلق سوال کیا گیا۔ جس نے ایک عورت کے ساتھ زنا کیا تھا اور پھر اس کے ساتھ نکاح کا ارادہ رکھتا تھا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ شادی کر لیں تو اس سے اچھی اور کون سی توبہ ہو سکتی ہے جو وہ حرام کاری سے نکل کر نکاح کے بندھن میں بندھ جائیں۔ المصنف لعبد الرزاق

۱۳۳۵۲..... نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے ایک آدمی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور ذکر کیا کہ ان کے ایک مہمان نے ان کی بہن سے دست درازی کر کے بدکاری کی ہے۔ اور بہن کو بھجور مجبور کیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس مہمان سے اس کے متعلق سوال کیا تو اس نے اعتراف جرم کیا۔ چنانچہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس پر حد جاری کی (یعنی سو کوڑے لگوائے) اور ایک سال تک مقام فدک میں جلا وطنی کاٹنے کا حکم دیا۔ لیکن عورت کو نہ مارا اور نہ جلا وطن کیا کیونکہ اس کو مجبور کیا گیا تھا۔ پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس عورت کی شادی اسی آدمی کے ساتھ کروادی اور اس کو اس عورت کے پاس چھوڑ دیا۔ المصنف لعبد الرزاق

۱۳۳۵۳..... نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی ایک گھر والوں کا مہمان بنا پھر ان میں سے ایک عورت کو جبراً زنا پر مجبور کیا۔ یہ بات حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو حد لگوائی اور جلا وطن کیا لیکن عورت کو نہیں مارا۔

مصنف ابن ابی شیبہ

زانی اور مزنیہ کا آپس میں نکاح

۱۳۳۵۴..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: ابو بکر رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اس دوران ایک آدمی بڑی پریشانی کے عالم میں اندر آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے پاس جاؤ دیکھو اس کو کیا پریشانی ہے۔ (چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ) اٹھ کر اس آدمی کے پاس گئے۔ آدمی نے اپنی پیتا سنائی کہ اس نے ایک آدمی کی مہمان نوازی کی۔ وہ مہمان اس کی بیٹی کے ساتھ بدکاری کر بیٹھا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آدمی کو سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اللہ تیرا برا کرے۔ تو نے اپنی بیٹی پر پردہ کیوں نہ ڈالا؟ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دونوں کے لیے حکم دیا۔ چنانچہ دونوں پر حد جاری کی گئی۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دونوں کی ایک دوسرے کے ساتھ شادی کر دی۔ پھر ان کو ایک سال کی جلا وطنی کا حکم دیا۔ السنن للبیہقی

۱۳۳۶۵..... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کو ایک آدمی کے متعلق لکھا گیا کہ اس سے پوچھا گیا: تو کب کسی عورت کے قریب لگا تھا؟ اس نے کہا گذشتہ رات پوچھا گیا: کس کے ساتھ؟ بولا: ام مشوی کے ساتھ۔ اس کو کہنے والے نے کہا کہ تو تو ہلاک ہو گیا۔ آدمی بولا: مجھے علم نہیں تھا کہ اللہ نے زنا حرام کر دیا ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ اس آدمی سے قسم لی جائے کہ اس کو واقعی علم نہ تھا کہ اللہ نے زنا کو حرام کر دیا ہے پھر اس کا راستہ چھوڑا جائے۔ ابو عبید فی الغریب، السنن للبیہقی

۱۳۳۶۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے پاس ایک عورت لائی گئی جس نے زنا کیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: افسوس ہے عورت پر جس نے اپنا حسب نسب خراب کر لیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ دو آدمیوں کو حکم دیا اس عورت کو لے جاؤ اور اس کو ضربیں (حد) لگاؤ۔ لیکن اس کی جلد نہ پھاڑ دینا۔

پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے (حد زنا میں) چار گواہوں کی شرط کو پردہ بنایا ہے۔ اسی کے ساتھ تمہارے برے کاموں میں تم پر پردہ ڈال دیا ہے (کیونکہ چار گواہوں کا اکٹھا ملنا محال ہے) لہذا کوئی بھی اس پردہ کو چاک نہ کرے (گواہی دے کر) سنو اللہ اگر چاہے گا چار گواہوں کے اس پردے کو ایک گواہ کر دے گا (باقیوں کو گواہی سے روک دے گا) خواہ وہ ایک سچا ہو یا جھوٹا (لہذا زنا پر گواہ بننے میں جلدی نہ کرو)۔

الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی

غلام پر بھی حد جاری ہوگی

۱۳۳۶۷..... نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک غلام خمس کے غلام، باندیوں پر نگرانی کرتا تھا۔ اس نے ان غلاموں میں سے ایک باندی کو جبراً یا دتی کا نشانہ بنایا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس غلام کو حد جاری کی اور اس کو جلا وطن کیا لیکن لڑکی کو حد جاری نہیں کی کیونکہ اس کو مجبور کیا گیا تھا۔ مؤطا مالک، الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی

۱۳۳۶۸..... عبداللہ بن عباس بن ابی ربیعہ انحرومی سے مروی ہے کہ مجھے اور چند قریشی جوانوں کو حضرت عمر بن خطاب نے حکم دیا اور ہم نے بیت المال کی باندیوں کو زنا کی حد میں پچاس پچاس کوڑے مارے۔ مؤطا امام مالک، الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی

۱۳۳۶۹..... ابو واقد لیشی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب کے پاس ایک آدمی آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ اس وقت ملک شام میں تھے۔ اس آدمی نے کہا: اس نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک آدمی کو پایا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ابو واقد لیشی کو اس عورت کے پاس سوال کرنے بھیجا ابو واقد نے آ کر عورت سے اس کے شوہر کی بات کی تصدیق کی اور یہ بھی اطلاع دے دی کہ محض اس کے کہنے سے تجھے پکڑا نہ جائے گا۔ پھر ابو واقد نے عورت کو مختلف واقعات کی مثالیں دے کر سمجھایا تا کہ وہ اس الزام سے انکار کر دے۔ لیکن عورت نے اس بات کو قبول کرنے سے انکار کر دیا اور صریحاً اپنے جرم کا اعتراف کر لیا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس عورت کے متعلق حکم سنایا اور اس کو جرم کر دیا گیا۔

مؤطا امام مالک، الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی

۱۳۳۷۰..... عبدالرحمن بن البیلمانی سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک آدمی لایا گیا جس نے اپنی بیوی کی باندی سے زنا کیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو سو کوڑے لگوائے اور سنگسار نہیں کیا۔ الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی

۱۳۳۷۱..... قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک عورت آئی اور عرض کیا: اس کے شوہر نے اس کی باندی کے ساتھ زنا کا ارتکاب کیا ہے۔ اس کے آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: اس بیوی نے مجھے وہ باندی ہدیہ کر دی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس پر گواہ پیش کرو نہ میں تیرا سر پتھر سے کچل دوں گا۔ عورت نے جب یہ صورت حال دیکھی تو بولی یہ سچ کہتا ہے میں نے واقعی باندی اس کو ہدیہ کر دی تھی، لیکن پھر مجھے غیرت نے اس پر مجبور کر دیا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر عورت کو تہمت لی حد جاری کی (اور آدمی کو جانے دیا)۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۲۷۲.... نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک غلام کو زنا کے جرم میں حد لگائی اور فدک کی طرف جلا وطن کر دیا۔

۱۳۲۷۳.... حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر آدمی کو پایا دونوں نے کمرے میں بند ہو کر پردے گرار کھے تھے۔ چنانچہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دونوں کو سوسو کوڑے لگائے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۲۷۴.... مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی عشاء کے بعد ایک کمرے میں کسی غیر عورت کے ساتھ لپٹا پایا گیا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس کو سوسو کوڑے مارے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۲۷۵.... قاسم بن عبدالرحمن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے روبرو ایک آدمی پیش کیا گیا جو کسی عورت کے ساتھ ایک بنی لحاف میں پر پایا گیا تھا، چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے دونوں میں سے ہر ایک کو چالیس چالیس کوڑے لگوائے اور دونوں کو لوگوں کے سامنے سزا دی۔ چنانچہ عورت اور مرد دونوں کے خاندان والے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں شکایت لے کر گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا: یہ لوگ کیا کہتے ہیں، تم نے یہ کام کیا ہے، اس کے متعلق کیا خیال ہے؟ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: جی ہاں میں نے یہ کیا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو کیا اچھا کیا۔

راوی کہتے ہیں: ہم تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس شکایت لے کر حاضر ہوئے تھے۔ وہاں الناحیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی تحسین فرمانے لگے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۲۷۶.... ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے: ملک شام میں زنا سے متعلق بات چھڑی، ایک آدمی نے کہا: میں نے زنا کیا ہے۔ پوچھا گیا: کیا کہا؟ آدمی نے کہا: کیا اللہ نے اس کو حرام قرار دیا ہے۔ مجھے تو علم نہ تھا کہ اللہ نے اس کو حرام کر رکھا ہے۔ یہ بات لکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھیجی گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواباً لکھا: اگر اس کو علم تھا کہ اللہ نے اس فعل کو حرام کر رکھا ہے تب اس پر حد جاری کر دو اور اگر اس کو علم نہ تھا تو اس کا بتادو۔ اور پھر دوبارہ کرے تو حد جاری کر دو۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۲۷۷.... یحییٰ بن عبدالرحمن بن حاطب سے مروی ہے کہ عبدالرحمن بن حاطب کی وفات ہو گئی۔ انہوں نے اپنے غلام باندیوں میں سے جو نماز روزہ کرتے تھے ان کو آزاد کر دیا تھا۔ ایک باندی نماز روزے کی پابندی جو عجم سے تعلق رکھتی تھی اور زیادہ سمجھ بوجھ نہ رکھتی تھی، عبدالرحمن کی زندگی کا واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ ان کو اچانک اس بات کا علم ہوا کہ وہ باندی حاملہ ہو گئی ہے۔ وہ پہلے شادی شدہ رہ چکی تھی۔ عبدالرحمن اس خبر سے گھبرا گئے عبدالرحمن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان کو یہ خبر سنائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: تم ایسے آدمی ہو جو خیر کی خبر نہیں لاتے۔ اس بات سے عبدالرحمن مزید گھبرا گئے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس باندی کے پاس پیغام بھیجا وہ آئی تو آپ نے اس سے پوچھا: کیا تو حاملہ ہے؟ اس نے چپک چپک کر خوشی سے کہا: ہاں مرعوش سے ہوئی ہوں دودرہموں کے بدلے۔ باندی نے اس واقعے کو قطعاً نہ چھپایا گویا یہ کوئی بری چیز نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ مجھے اس کے متعلق کوئی مشورہ دو۔ حضرت علی اور حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہما نے تو فرمایا اس پر حد واقع ہوگی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے عثمان! تم بھی کچھ کہو۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ کے بھائیوں نے آپ کو مشورہ دیدیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں آپ بھی کچھ بولیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال ہے یہ جو خوشی کے ساتھ تیز آواز میں اس خبر کو سن رہی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو اس عمل کی برائی کا علم نہیں تھا اور یہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتی تھی۔ جبکہ حد اس شخص پر ہے جو جانتا ہو (پھر بھی گناہ کرے) تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے حد اسی پر ہے جو اس کو جانتا ہو۔ الشافعی، الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی

۱۳۲۷۸.... عروہ رحمۃ اللہ علیہ اور عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ اہل یمن کا ایک قافلہ حرۃ مقام پر آ کر ٹھہرا۔ ان کے ساتھ ایک عورت تھی جو

بھی شادی شدہ رہ چکی تھی۔ اہل قافلہ نے اس کو اس مقام پر (گھومنے پھرنے کے لیے) چھوڑ دیا۔ عورت نے جسم فروشی کی۔ یہ خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو بلوایا اور اس سے اس کے متعلق دریافت کیا۔ عورت بولی: میں مسکین عورت ہوں۔ کوئی میرا خیال ہی نہیں کرتا۔ میرے پاس بھی اپنا جسم بیچنے کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل قافلہ سے اس بات کی تصدیق چاہی۔ اہل قافلہ نے عورت کی بات کی تصدیق کی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر حد جاری کرائی اور پھر اس کو (سامان) لباس اور سواری مرحمت فرمائی اور اہل قافلہ کو فرمایا: اس کو اپنے ساتھ لے جاؤ لیکن اس واقعے کا ذکر کسی سے نہ کرنا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۲۷۹... ابو الطفیل سے مروی ہے کہ ایک عورت کو شدید فاقہ پیش آ گیا وہ ایک چرواہے کے پاس آئی اور اس سے کچھ کھانا مانگا۔ لیکن اس نے دینے سے انکار کر دیا الا یہ کہ وہ اس کو اپنا آپ حوالہ کرے۔ عورت بولی! چنانچہ چرواہے نے اس کو تین مٹھیاں کھجور کی دیں۔ پھر اس کے ساتھ مبتلا ہو گیا۔ عورت نے بتایا کہ وہ بھوک کی وجہ سے انتہائی نڈھال ہو چکی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر اللہ اکبر کا نعرہ مارا اور فرمایا یہ تو مہر ہے مہر ہے مہر ہے۔ ہر مٹھی ایک مہر تھا۔ پھر آپ نے اس عورت سے حد ساقط کر دی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۲۸۰... کلیب الجری سے مروی ہے کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک عورت کے بارے میں لکھا کہ وہ سورہی تھی کہ ایک آدمی اس پر چھا گیا۔ عورت کہتی ہے کہ میں سورہی تھی ایک آدمی میرے پاس آ گیا۔ اللہ کی قسم! مجھے اس کا علم تب ہوا جب اس نے میرے اندر آگ کے شعلے کی مثل کوئی چیز اندر ڈالی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواباً لکھوایا کہ تمہاری عورت واقعی سو گئی ہوگی۔ ایسا ہو جاتا ہے لہذا اس سے حد ساقط کر دی جائے۔ الجامع لعبدالرزاق

عورت کو سزا میں سنگسار کرنا

۱۳۲۸۱... نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ملک شام میں ایک عورت کو رجم کیا اور اس کو کوڑے نہیں لگوائے۔ ابن جریہ
۱۳۲۸۲... کثیر بن الصلت سے مروی ہے کہ ابن العاص اور زید بن ثابت قرآن شریف کے نسخے لکھا کرتے تھے۔ دونوں اس آیت پر پہنچے تو زید بولے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ آیت تلاوت کرتے سنا ہے:

الشیخ والشیخۃ. اذ انیا فارجموہما البثۃ.

بوڑھا اور بوڑھی جب زنا کریں تو دونوں کو رجم کر دو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب یہ آیت نازل ہوئی تو میں نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر خدمت ہوا تھا۔ میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کیا تھا: یہ آیت مجھے لکھوادیں۔ لیکن آپ نے اس کو لکھوانا گویا پسند نہ کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا آپ نہیں سمجھتے کہ بوڑھا جب زنا کرے اور وہ شادی شدہ (آزاد) ہو تو اس کو کوڑے بھی لگیں گے اور رجم بھی ہوگا اور اگر شادی شدہ (یا آزاد) نہ ہو تو صرف کوڑے لگیں گے اور اگر جوان آدمی جو شادی شدہ اور آزاد ہو وہ زنا کرے تو اس کو رجم (سنگسار) کیا جائے گا۔ ابن جریہ

سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت صحیح ہے۔ یہ حدیث حضرت عمر کے توسط سے مرفوعاً نبی ﷺ سے مروی ہونا صرف اسی ایک طریق سے منقول ہے اور یہ طریق ہمارے نزدیک صحیح ہے اس میں کوئی علت نہیں جو اس کو کمزور کرے، نہ کوئی ایسا سبب ہے جو اس کو ضعیف کرے کیونکہ اس کے ناقلین ائمہ ہیں۔ اگرچہ یہ علت کہی جاتی ہے کہ قنادہ مدلس ہے اور انہوں نے ساء اور تحدیث کی تصریح نہیں فرمائی۔

۱۳۲۸۳... نزال بن سبرہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں مکہ میں تھا کہ ہم لوگوں نے ایک عورت کو دیکھا جس کو لوگوں نے گھیر رکھا تھا قریب تھا کہ لوگ اس کو اشتعال میں قتل کر دیتے۔ وہ کہہ رہے تھے۔ اس نے زنا کیا ہے۔ اس نے زنا کیا ہے۔ پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس عورت کو پیش کیا گیا۔ وہ حاملہ بھی تھی۔ اس کے ساتھ اس کی قوم کے لوگ بھی آئے تھے جو اس کے متعلق اچھائی بیان کر رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت سے پوچھا: تو مجھے اپنا معاملہ بیان کر۔ عورت بولی: اے امیر المؤمنین! جس رات میرے ساتھ یہ واقعہ

پیش آیا میں نے عشاء کی نماز پڑھی اور سو گئی۔ میری آنکھ کھلی تو میں نے اپنی ٹانگوں کے درمیان ایک آدمی کو موجود پایا۔ وہ میرے وجود میں انگارے کی مثل کوئی چیز ڈال چکا تھا۔ پھر وہ اٹھ کر چلا گیا۔

تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس قضیہ کا فیصلہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اگر ان دو پہاڑوں کے درمیان اس عورت کو قتل کیا گیا تو اللہ سب کو عذاب دے (کر ہلاک کر دے) گا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس عورت کا راستہ خالی کر دیا۔ اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تمام شہروں کے حاکموں کو یہ فرمان لکھوا بھیجا کسی کو قتل میری اجازت کے بغیر نہ کرو۔

مصنف ابن ابی شیبہ، ابن جریر، السنن للبیہقی

۱۳۴۸۴..... ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک عورت پیش کی گئی۔ جس کے متعلق لوگ کہتے تھے کہ اس نے زنا لیا ہے۔ عورت نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے روبرو عرض کیا: میں سوئی ہوئی تھی کہ ایک آدمی کی وجہ سے میری آنکھ کھلی جب وہ میرے وجود میں انگارے کے مثل کوئی چیز مار رہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایمانیہ نیند سے مجبور لڑکی ہے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو پچھمال و متاع دے کر چھوڑ دیا۔ السنن لسعید بن منصور، السنن للبیہقی

۱۳۴۸۵..... (مسند عثمان رضی اللہ عنہ) ابوالشیحی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے رفیق اور ساتھی سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی) بارگاہ خلافت میں تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت کو پیش کیا گیا جس نے چھ ماہ میں بچہ جن دیا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو رجم کرنے کا حکم دیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا میں کتاب اللہ کے ساتھ اس کے خلاف دلیل پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

و حملہ و فصالہ ثلاثون شهراً.

اس کا حمل اور دودھ چھڑانا تیس ماہ ہے۔

چنانچہ حمل چھ ماہ ہے اور دودھ پلانے کی مدت دو سال ہے۔

چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عورت سے حد کو ساقط کر دیا۔ الجامع لعبدالرزاق، وکیع، ابن جریر، ابن ابی حاتم

۱۳۴۸۶..... (مسند علی رضی اللہ عنہ) حتمی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شراحت کو جمعرات کے روز کوڑے لگائے اور جمعہ کے روز اس کو رجم کر دیا۔ اور ارشاد فرمایا: میں نے کتاب اللہ کی دلیل کی روشنی میں اس کو کوڑے لگائے ہیں اور نبی ﷺ کی سنت کی روشنی میں اس کو رجم (سنگسار) کیا ہے۔

الجامع لعبدالرزاق، مسند احمد، البخاری، النسائی، الطحاوی ابن مندہ فی غرائب شعبہ، مستدرک الحاکم، الدورقی، حلیۃ الاولیاء
۱۳۴۸۷..... جنش سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا حالانکہ اس کا نکاح ہو چکا تھا لیکن اس نے اپنی بیوی کے ساتھ جماع نہ کیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: کیا تو نے زنا کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: میں مخفی نہیں ہوں (شادی شدہ نہیں ہوں)۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے حکم دیا اور اس کو سو کوڑے لگائے گئے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۴۸۸..... علاء بن بدر سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے دور میں، ایک عورت نے زنا کیا پہلے اس کا نکاح ہو چکا تھا لیکن شوہر نے اس کے ساتھ ابھی خلوت نہیں کی تھی۔ عورت کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے روبرو پیش کیا گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو سو وزے موائے اور ایک سال تک کربلا میں جلاوطن کر دیا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۴۸۹..... ابراہیم سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ام الولد (آقا کی وہ باندی جس نے آقا کا بچہ جنا ہو) اگر اس کو اس کا آقا آزاد کر دے یا وہ مرجائے (تب بھی چونکہ وہ آزاد ہے) تو اگر پھر وہ باندی زنا کرے تو اس کو کوڑے مارے جائیں گے لیکن جلاوطن نہ کیا جائے گا ابراہیم کہتے ہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے: ایسی عورت کو کوڑے مارے جائیں گے، جلاوطن کیا جائے گا لیکن رجم سنگسار نہیں کیا جائے گا۔ کیونکہ رجم کے لیے احصان شرط ہے یعنی آزاد ہونے کی حالت میں نکاح کے بعد طہی ہو تو پھر وہ مجھنہ ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۳۹۰..... عن الامام ابی حنیفہ عن حماد عن ابراہیم کی سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کنوارا کنواری سے زنا کرے تو دونوں کو سو سو کوڑے مارے جائیں اور جلاوطن کیا جائے نیز ارشاد فرمایا: مجھے ان کا قید کرنا زیادہ بہتر ہوتا ہے بنسبت جلاوطن کرنے کے اس میں مزید فتنے کا خطرہ ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۳۹۱..... شععی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس قبیلہ ہمدان کی ایک عورت لائی گئی جو رائد تھی لیکن اس کو حمل ٹھہر چکا تھا۔ اس کا نام شراحتہ تھا اس سے زنا کا ارتکاب ہوا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عورت کو ارشاد فرمایا: شاید آدمی نے تیرے ساتھ زبردستی کی ہوگی؟ عورت بولی: نہیں! ارشاد فرمایا: شاید تو سوئی پڑی ہوگی اور آدمی نے تجھے چھاپ لیا ہوگا؟ بولی: نہیں۔ ارشاد فرمایا: شاید وہ آدمی تیرا شوہر ہو، لیکن چونکہ وہ ہمارے ان دشمنوں میں سے ہوگا اس لیے تو اس کو ہم سے چھپا رہی ہوگی۔ عرض کیا: نہیں۔ مجبوراً حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو محسوس کرا دیا۔ جب اس نے اپنے بچے کو جنم دے لیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو جمعرات کے روز سو کوڑے لگوائے، پھر جمعہ کے دن رجم (سنگسار) کرنے کا حکم دیا۔ اس کے لیے بازار میں ایک گڑھا کھودا گیا۔ لوگ اس کے گرد گھوم گھوم کر چکر کاٹنے لگے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو درے سے مارا اور ارشاد فرمایا: رجم یوں نہیں کیا جاتا۔ اگر اس طرح تم رجم کرو گے تو آپس میں ایک دوسرے کو روند کر قتل کر ڈالو گے۔ بلکہ نماز کی طرح صفیں بنا لو۔ پھر (صفیں بن جانے کے بعد) ارشاد فرمایا: اے لوگو! اگر مجھ نے خود اپنے جرم کا اعتراف کیا ہو (جیسا کہ موجودہ صورت حال ہے) تو سب سے پہلے امام (حاکم) پتھر مارے گا۔ اور اگر چار گواہوں کے نتیجے میں سنگساری ہو رہی ہو تو سب سے پہلے چار گواہ پتھر ماریں گے، کیونکہ ان کی گواہی کی وجہ سے یہ سنگساری ہو رہی ہے۔ پھر امام۔ پھر عام لوگ۔

چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے گڑھے میں موجود عورت کو پتھر مارا اور اللہ اکبر کا نعرہ مارا۔ پھر پہلی صف کو حکم دیا کہ اب تم مارو (جب انہوں نے پتھر مار لیے تو) پھر فرمایا اب تم چلے جاؤ۔ پھر پھیلی صف آگے آئی۔ اس طرح صفا صفا سنگ باری کی گئی۔ حتیٰ کہ وہ عورت جاں بحق ہو گئی۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اب اس کے کفن ذفن اور نماز کا اہتمام کرو جس طرح اپنے دوسرے مردوں کے ساتھ کرتے ہو۔

الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی

۱۳۳۹۲..... عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ قبیلہ ہذیل کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں، اس آدمی نے بیان کیا کہ جس دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شراحتہ نامی عورت کو سنگسار کیا میں آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑا تھا۔ میں نے کہا: یہ عورت بڑی بری حالت میں موت کے سپرد ہوئی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ایک چھری تھی آپ رضی اللہ عنہ نے وہ چھری اس زور سے مجھے ماری کہ مجھے تکلیف میں مبتلا کر دیا میں نے عرض کیا: آپ نے تو مجھے تکلیف میں ڈال دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اس لیے تجھے تکلیف دی ہے کہ اس سے کبھی اس کے گناہ کے متعلق سوال نہیں کیا جائے گا جس طرح ادا شدہ قرض کے متعلق سوال نہیں کیا جاتا۔ الجامع لعبدالرزاق

سنگساری کے بعد کفن ذفن اسلامی طریقے پر ہوگا

۱۳۳۹۳..... شععی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شراحتہ کو سنگسار کرا دیا تو اس کے سر پرست اولیاء آگے آئے اور پوچھا: اب ہم اس کا کیا کریں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس طرح اپنے مردوں کے ساتھ کرتے ہو یعنی پورے اسلامی طریقے کے ساتھ غسل دو نماز پڑھو وغیرہ۔ الجامع لعبدالرزاق، المروزی فی الجنائز

۱۳۳۹۴..... سماک بن حرب بنی عجل کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں وہ فرمایا: تے ہیں کہ میں جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ وہاں ایک آدمی کھیتوں میں کھڑا افسوس کے ساتھ پکار رہا تھا مجھ سے نقش کام سرزد ہو گیا ہے۔ مجھ پر حد جاری کر دو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: کیا تو نے شادی کر رکھی ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ پوچھا: کیا اس کے ساتھ ہم بستر ہوا ہے؟ اس نے انکار میں جواب دیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے (جس) عورت (کے ساتھ بدکاری ہوئی تھی اس) کے گھر والوں کے پاس پیغام بھیج کر دریافت کرایا کیا

تم: فلاں آدمی سے اپنی لڑکی کی شادی پر راضی ہو؟ انہوں نے کہا: ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ تب آپ رضی اللہ عنہ نے آدمی پر سو کوڑے حد جاری کی اور اس پر پہلی بیوی کے لیے نصف مہر دینا لازم کیا اور ان دونوں کے درمیان جدائی کرادی۔

ابو عبد اللہ الحسن بن یحییٰ بن عیاش القطان فی حدیثہ، السنن للبیہقی
 ۱۳۳۹۵... ابو حبیبہ سے مروی ہے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا: مجھ سے ایک فحش برائی سرزد ہوئی ہے۔ مجھ پر حد جاری کر دیجئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چار مرتبہ واپس کر دیا (لیکن میرا نہ ماننے کی بناء پر بالآخر آپ رضی اللہ عنہ) نے اپنے غلام قنبر کو فرمایا: اے قنبر! اٹھ کھڑا ہو اور اس کو سو کوڑے مار۔ میں نے عرض کیا: میں غلام ہوں۔ تب آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو مارتے رہو یہ خود ہی تم کو روک دے گا۔ چنانچہ قنبر غلام نے مجھے پچاس کوڑے مارے۔ السنن لسعد بن منصور، السنن للبیہقی
 ۱۳۳۹۶ شعیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کوڑے لگائے اور کوفہ سے بصرہ جلا وطن کیا۔ السنن للبیہقی

تہمت کی حد لگانا

۱۳۳۹۷... قسامۃ بن زہیر سے مروی ہے کہ جب ابو بکرؓ اور مغیرہ کا واقعہ پیش آیا۔ ابو بکرؓ نے مغیرہ پر زنا کی تہمت لگائی تو گواہ بلائے گئے۔ سب سے پہلے ابو بکرؓ نے گواہی دی۔ پھر (شبل) ابن معبد اور نافع بن عبد الحارث نے بھی گواہی دیدی (جب چوتھے گواہ کی باری آئی جس کے بعد مغیرہ پر زنا کی حد جاری ہو جاتی) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شاق گزرا۔ چنانچہ جب زیاد گواہی کے لیے اٹھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انشاء اللہ کسی غلام حق کے سوا ہرگز کوئی گواہی نہ دے گا۔ چنانچہ زیاد بولا: میں زنا کی گواہی تو نہیں دیتا لیکن میں نے پھر بھی ایک بری بات دیکھی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نعرہ بلند کیا اللہ اکبر، پھر حکم دیا (تین) گواہوں کو (تہمت کی بناء پر) حد جاری کرو۔ چنانچہ تینوں پر حد جاری کی گئی۔

ابو بکرؓ نے حد کھانے کے بعد پھر کہا میں اب بھی شہادت دیتا ہوں کہ وہ (مغیرہ) زانی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو دوبارہ تہمت کی حد جاری کرنے کا ارادہ کیا لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منع فرمادیا کہ اگر آپ نے اس کو تہمت کی حد جاری کرنا ہے تو اپنے ساتھی (مغیرہ) کو بھی رجم (سنگسار) کرو۔ آخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو بکرؓ کو چھوڑ دیا اور دوبارہ حد جاری نہ فرمائی۔ السنن للبیہقی

۱۳۳۹۸... ابو بکرؓ سے مروی ہے کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے۔ چنانچہ ابو بکرؓ، نافع اور شبل بن معبد نے گواہی دیدی جب زیاد بولا: کیا تو اس نے یوں گواہی دی کہ میں نے بری چیز دیکھی ہے۔ چونکہ زنا کی گواہی نہیں دی اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور اب بصرہ اور اس کے دونوں ساتھیوں کو باکرہ تہمت جاری کی۔ ابو بکرؓ نے حد سہنے کے بعد فرمایا: اللہ کی قسم میں سچا ہوں۔ میں نے جس بات کی گواہی دی وہ اس کے مرتکب ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو بکرؓ کو دوبارہ حد جاری کرنے کا ارادہ فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر ان کو حد جاری کرتے ہیں تو ان (مغیرہ) کو بھی رجم کیجئے۔

۱۳۳۹۹... جنش سے مروی ہے کہ ہمارے ایک آدمی نے ایک عورت سے شادی کر لی۔ لیکن بیوی سے ہم بستر ہونے سے قبل وہ کسی عورت کے ساتھ زنا کر بیٹھا۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس پر حد جاری کی اور فرمایا اب عورت اس کے ساتھ رہنا پسند نہیں کرے گی چنانچہ دونوں میاں بیوی کے درمیان صلح کی گئی۔ السنن للبیہقی

۱۳۵۰۰... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: زنا میں کوڑے اور رجم دونوں بھی ہیں، صرف رجم بھی ہے، صرف کوڑے بھی ہیں۔ شعبہ فرماتے ہیں: قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تفسیر یوں بیان کی ہے: شادی شدہ بوڑھے کو کوڑے مارے جائیں گے اور رجم بھی کیا جائے گا جب وہ زنا کرے۔ شادی شدہ نوجوان زنا کرے تو اس کو محض رجم کیا جائے گا اور اگر نوجوان کنوارا زنا کرے تو اس کو کوڑے مارے جائیں گے۔ ابن جویو

۱۳۵۰۱..... بصرۃ الغفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں نے ایک کنواری باپردہ لڑکی سے شادی کی۔ لیکن میں نے اس کو حاملہ پایا (نبی ﷺ سے شکایت کی تو) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہر حال جب بچہ تولد ہو وہ تیرا غلام بن جائے گا۔ اور اس کی ماں کو تم بچہ جننے کے بعد سو کوڑے مارنا، لیکن اس کا مہر اس کو دینا ہوگا جس کی وجہ سے اس کا حصول تمہارے لیے حلال ہوا۔

الدارقطنی فی السنن، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم

کلام:..... علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے الاطراف میں بصرۃ بن ابی بصرۃ الغفاری کے ترجمہ کے دوران اسی طرح مذکورہ روایت ذکر کی ہے۔ پھر اس کی ایک علت (سقم) کا ذکر کیا ہے کہ لوگوں نے اس روایت کو ابن جریج عن صفوان بن سلیم کے طریق سے نقل کیا ہے حالانکہ امام الدارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ابن جریج عن ابراہیم بن ابی یحییٰ عن صفوان بن سلیم صحیح طریقہ ہے۔

۱۳۵۰۲..... سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ بصرۃ الغفاری رضی اللہ عنہ نے ایک باپردہ کنواری عورت سے شادی کی۔ پھر اس کے ساتھ ہم بستر ہوئے تو معلوم ہوا کہ وہ حاملہ ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی اور ارشاد فرمایا: جب وہ بچہ جن لے تو اس پر حد قائم کرنا اور اس کو مہر بھی ادا کرنے کا حکم دیا جس کی وجہ سے اس کا ملاپ حلال ہوا۔ ابو نعیم

فائدہ:..... امام ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ صحابی کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کا نام ایک قول کے مطابق بصرہ ہے، ایک قول کے مطابق بسرہ ہے اور ایک قول کے مطابق نصلہ ہے۔ ان سے سعید بن المسیب نے روایت کی ہے۔ اور بصرۃ بن ابی بصرۃ الغفاری اور اس روایت کے مروی عنہ بسرہ میں فرق بیان کیا ہے کہ یہ دونوں علیحدہ شخصیات ہیں۔ اسی طرح امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی الاصابہ میں ان کی اتباع کی ہے۔ اور دونوں کے درمیان تفریق بیان کی ہے اور ہر ایک کے لیے جدا ترجمہ ذکر کیا ہے۔

۱۳۵۰۳..... عن الزہری عن عبید اللہ کی سند سے مروی ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد بن شہل فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضور نبی اکرم ﷺ کی جناب میں حاضر خدمت تھے۔ ایک اعرابی اٹھا اور (آپ ﷺ سے مخاطب ہو کر) بولا: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے ساتھ فیصلہ فرمائیے۔ اس کا فریق مخالف جو اس سے سمجھ دار تھا بولا: جی ہاں! ہمارے درمیان کتاب اللہ کے ساتھ فیصلہ فرمائیے اور مجھے بولنے کی اجازت دیجئے۔ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

بولو! چنانچہ وہ بولا: کہ میرا بیٹا اس شخص کے ہاں مزدوری کر رہا تھا اس نے اس کی عورت کے ساتھ زنا کا ارتکاب کر لیا ہے۔ لوگوں نے مجھے کہا کہ میرے بیٹے کو رجم کی سزا ہوگی۔ لیکن میں نے اس کی طرف سے سو بکریاں اور ایک غلام بطور مزدوری اس کو دے دیا ہے۔ پھر میں نے کچھ اہل علم سے سوال کیا تو انہوں نے مجھے کچھ مختلف بات بیان کی کہ میرے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کی جلا وطنی کی سزا ہوگی اور اس کی بیوی کو رجم کی سزا ہوگی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تم دونوں کے درمیان کتاب اللہ کے ساتھ فیصلہ کرتا ہوں۔ سو بکریاں اور خادم تجھ کو واپس ملے گا۔ اور تیرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی کی سزا ہوگی۔ جبکہ اس شخص کی بیوی کو رجم کرنا ہوگا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے خادم کو حکم فرمایا: اے انس! صبح کو اس شخص کی بیوی کے پاس جا۔ اگر وہ اپنے جرم کا اعتراف کرتی ہے تو اس کو رجم کرادینا۔ چنانچہ انس صبح کو اس عورت کے پاس گئے تو اس نے اپنے جرم کا اعتراف کر لیا اور اس کو رجم کر دیا گیا۔

الجامع لعبد الرزاق المصنف لابن ابی شیبہ

ثبوت جرم کے بعد حد جاری ہوگی

۱۳۵۰۴..... شہل بن سعد سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں ایک لڑکی زنا سے حاملہ ہو گئی۔ اس سے پوچھا گیا کہ تجھے کس نے اس حال کو پہنچایا اس نے ایک اپاہج کا نام لیا۔ اس سے پوچھا گیا تو اس نے اپنے جرم کا اعتراف کر لیا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ کوڑے کھانے

(کی اہلیت نہیں رکھتا اس) سے کمزور ہے۔ پھر آپ ﷺ نے کھجور کا ایک سوتلوں والا خوشہ ایک مرتبہ مارنے کا حکم دیا۔ چنانچہ وہ خوشہ اس کو ایک مرتبہ مارا گیا۔ ابن النجار

۱۳۵۰۵..... عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر جب وحی نازل ہوتی تو آپ کا چہرہ انور متغیر اللون ہو جاتا۔ اسی طرح ایک مرتبہ آپ پر وحی نازل ہوئی تو یہی کیفیت طاری ہوگئی، جب وہ کیفیت چھٹ گئی تو ارشاد فرمایا: تو سنو مجھ سے: اللہ پاک نے ان کے لیے راستہ کھولا ہے: شادی شدہ شادی شدہ کے ساتھ زنا کا مرتکب ہو تو ان کو ایک سو کوڑے سزا پھر رجم کی سزا ہے۔ اور اگر کنوارہ کنواری کے ساتھ زنا کرے تو سو کوڑے سزا اور ایک سال کی جلاء وطنی ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۰۶..... ابوالمہدی بن بہل سے مروی ہے کہ مساکین مسلمین میں سے ایک لاغر بیمار شخص تھا۔ بارش والی ایک سخت رات میں اس کو ایک مسلمان خاتون نے (کسی کام سے) اپنے ہاں بلایا۔ آدمی اس کے پاس پہنچا تو عورت پر جھٹ پڑا اور اس کے ساتھ دست درازی کر کے اپنے ارادے میں کامیاب ہو گیا۔ وہ عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور ساری خبر سنائی۔ آپ ﷺ نے اس آدمی کے پاس پیغام بھیجا اس نے (آکر) اعتراف جرم کر لیا (لیکن اس کی جسمانی حالت سو کوڑے برداشت کرنے کی نہ تھی) لہذا نبی کریم ﷺ کے حکم پر کھجور کا ایک خوشہ لیا گیا اور اس میں سوتلے شمار کیے گئے۔ پھر آپ ﷺ نے وہ خوشہ مارنے کا حکم دیا۔ چنانچہ اس لاغر آدمی کو ایک ہی مرتبہ وہ خوشہ مارنے پر اکتفاء کیا گیا۔ ابن جریر

۱۳۵۰۷..... حسن سے مروی ہے کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور بولی: اس نے زنا کیا ہے۔ آدمی نے کہا: یا رسول اللہ! یہ غیرت میں آکر ایسا کہہ رہی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہارے سامنے حلفیہ (قسم اٹھا کر) کہتا ہوں کہ فاجر فاجر ہوتا ہے۔ اور (محض) غیرت میں آکر ایسی بات کرنے والی کو معلوم نہیں ہو سکتا کہ وادی کا بالائی حصہ کون سا ہے اور پست آخری حصہ کون سا ہے۔

الجامع لعبدالرزاق

فائدہ:..... یعنی میں قسم اٹھاتا ہوں کہ فاجر فاجر ہی ہوتا ہے۔ اور ممکن ہے کہ عورت کو صحیح معلوم نہیں ہو پایا ہو کہ آیا محض بالائی حصہ اس کوس ہوا ہے یا مکمل۔ اس لیے مرد کی بات زیادہ تسلیم کی جائے گی۔

۱۳۵۰۸..... حسن سے مروی ہے کہ ایک عورت نے اپنے شوہر کو باندی کے ساتھ ہم بستر پایا۔ اس کو بڑی غیرت اٹھی۔ وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اس کے تعاقب میں اس کا آدمی بھی پہنچ گیا۔ عورت بولی اس نے زنا کیا ہے۔ آدمی بولا: یا رسول اللہ! یہ جھوٹ بولتی ہے۔ بلکہ اصل ماجرا یوں ہے۔ تب عورت نے آدمی کی ڈاڑھی پکڑ لی۔ نبی کریم ﷺ نے عورت کو جھڑکا۔ عورت نے ڈاڑھی چھوڑ دی۔ آپ ﷺ نے عورت کو ارشاد فرمایا: تجھے کیا علم کے وادی کا بالائی حصہ کون سا ہے اور آخری حصہ کون سا؟ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۰۹..... حسن سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کو وحی ہوئی۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: لو سنو مجھ سے! اللہ نے ان کے لیے راستہ نکالا ہے، شادی شدہ شادی شدہ کے ساتھ سو کوڑے اور رجم اور کنوارہ کنواری کے ساتھ سو کوڑے اور ایک سال جلاء وطنی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۱۰..... ابن جریج عمرو بن شعیب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ اور اس کے رسول نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اگر وہ کنوارے مرد و عورت آپس میں زنا کریں اور ان پر چار مرد گواہی دیدیں تو بحکم خداوندی:

مَانَةٌ جَلْدَةٌ وَلَا تَأْخُذُكُمْ بِهِمَا رَافَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ

یعنی سو کوڑے اور ان کے ساتھ نرمی تم کو اللہ کے دین میں نہ پکڑے۔

اور بموجب میری سنت کے ان کو ایک سال کے لیے ان کے اس وطن سے نکال دیا جائے جہاں وہ رہتے ہوں۔ اور ارشاد فرمایا ان کو جلاء وطن کرنا میری سنت ہے۔

عمرو بن شعیب فرماتے ہیں: پہلی حد جو اسلام میں ایک آدمی پر جاری کی گئی اسی کو آپ علیہ السلام کے سامنے پیش کر کے اس پر شہادت لی گئی۔ چنانچہ آپ ﷺ نے حکم دیا اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ جب اس پر حد جاری ہوگئی تو آپ علیہ السلام کے چہرے کو دیکھا گیا گویا آپ کے چہرے پر مٹی ڈال دی گئی ہو۔ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! شاید اس آدمی کا ہاتھ کتنا آپ کو دشوار گزار ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے کیوں نہ دشوار

گزرتا جبکہ تم اپنے بھائی کے مقابلے پر شیطان کے مددگار بن کر آئے ہو۔ لوگوں نے عرض کیا تب آپ اس کو چھوڑ دیتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: امام (حاکم) کے پاس جب حد آئے گی تو اس کو حد معطل کرنے کی قطعاً گنجائش نہیں۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۱۱..... ابن جریج، عمرو بن شعیب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ اور اس کے رسول نے فیصلہ کر دیا ہے کہ زنا پر نہ تین آدمیوں کی شہادت قبول کی جائے گی اور نہ دو کی اور نہ ایک کی۔ اور ان کو (تہمت کے جرم میں) اسی اسی کوڑے مارے جائیں گے پھر ان کی شہادت آئندہ قبول نہ کی جائے گی جب تک مسلمانوں کو ان کی سچی توبہ اور ان کی اصلاح کا علم نہ ہو جائے۔ الجامع لعبدالرزاق

رجم..... سنگساری

۱۳۵۱۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان پر کتاب نازل کی۔ اسی کتاب میں آیت رجم بھی تھی۔ ہم نے اس کو پڑھا اور محفوظ کر لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی رجم کیا اور آپ کے بعد ہم نے بھی رجم کیا۔ مجھے خود خطرہ ہے کہ لوگوں پر طویل زمانہ گزرے گا تو کوئی کہے گا: ہم کتاب اللہ میں آیت رجم نہیں پاتے۔ پس وہ ایسے فریضے کے انکار کے ساتھ گمراہ ہو جائیں گے جو اللہ نے نازل کیا ہے۔ پس رجم کتاب اللہ میں ہے۔ زانی پر لازم ہے جبکہ وہ شادی شدہ ہو مرد ہو یا عورت۔ بشرطیکہ گواہ قائم ہوں یا حمل ظاہر ہو (عورت کے لیے) یا زانی خود اعتراف کر لے۔ خبردار! ہم یہ آیت بھی پڑھا کرتے تھے:

لا ترغبوا عن آباءکم فانہ کفر بکم ان ترغبوا عن آباءکم.

اپنے آباء سے اپنی نسبت کا انکار نہ کرو یہ تمہارا انکار ہے کہ تم اپنے آباء سے اعراض کرو۔

الجامع لعبدالرزاق، المصنف لابن ابی شیبہ، مسند احمد، العدنی، الدارمی، البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، ابن الجارود، ابن جریر، ابو عوانہ، ابن حبان، السنن للبیہقی

امام مالک نے اس کا کچھ حصہ روایت کیا ہے۔

۱۳۵۱۳..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور رجم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ہرگز دھوکہ میں نہ پڑنا رجم کے بارے میں۔ بے شک وہ حدود اللہ میں سے ایک حد ہے۔ خبردار! رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا اور آپ کے بعد ہم نے بھی رجم کیا۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو میں ضرور قرآن پاک کے حاشیے میں لکھوا دیتا:

عمر بن خطاب، عبدالرحمن بن عوف، فلاں اور فلاں اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا اور آپ کے بعد ہم نے بھی رجم کیا۔

خبردار! عنقریب تمہارے بعد ایک قوم آئے گی جو تکذیب کرے گی رجم کی، دجال (کے خروج) کی، شفاعت کی، عذاب قبر کی اور اس قوم کی جس کو اللہ پاک جہنم سے ان کے جلنے کے بعد نکالے گا۔ مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، ابو عبید

فائدہ:..... حدیث میں امثثوا کے الفاظ ہیں جس کے معنی ہیں اس قدر جلنا کہ کھال چل کر ہڈیاں ظاہر ہو جائیں۔ انبیاء ۳۰۲۔

۱۳۵۱۴..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: خبردار! رجم (سنگساری) حدود اللہ میں سے ایک حد ہے، ہرگز اس کی طرف سے دھوکہ میں نہ پڑنا۔ بے شک وہ کتاب اللہ میں بھی ہے اور تمہارے نبی کی سنت میں بھی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی رجم فرمایا، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی رجم فرمایا اور میں نے بھی رجم کیا ہے۔ لاوسط للطبرانی

۱۳۵۱۵..... حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے رجم فرمایا، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رجم فرمایا اور میں نے بھی رجم کیا۔ اگر مجھے کتاب اللہ میں زیادتی ناپسند ہوتی تو میں قرآن پاک میں اس کو لکھ دیتا۔ کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ ایسی اقوام آئیں گی جو اس کو کتاب اللہ میں نہ پا کر اس کا کفر (انکار) کریں گی۔

الترمذی، السنن للبیہقی قال الترمذی حسن صحیح وروی عنہ من غیر وجہ عن عمر رضی اللہ عنہ

رجم (سنگساری) کا حکم قرآن میں موجود ہے

۱۳۵۱۶ حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: بچو آیت رجم کے متعلق بلاکت میں پڑنے سے۔ کہیں کوئی یہ کہنے لگے: ہم تو رجم کو کتاب اللہ میں پاتے نہیں۔ بے شک رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا اور ہم نے آپ کے بعد رجم کیا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر کہنے والا یہ نہ کہتا کہ عمر بن خطاب نے کتاب اللہ میں نئی کتاب لکھ دی ہے تو میں ضرور اس کو لکھ دیتا۔ بے شک ہم نے اس کو قرآن پاک میں پڑھا ہے:

الشیخ والشیخہ فارجموہما البتہ.

بوڑھے مرد اور بوڑھی عورت کو (جب وہ زنا کریں) تو رجم کرو ضرور۔ مالک، الشافعی، ابن سعد، العدنی، حلیۃ الاولیاء، السنن للبیہقی ۱۳۵۱۷ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: رجم حدود اللہ میں سے ایک حد ہے اس کے بارے میں دھوکہ کا شکار مت ہونا۔ اس کی (سچائی کی) نشانی یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا، ابو بکر نے رجم کیا اور ان کے بعد میں نے بھی رجم کیا۔ عنقریب ایک قوم آئے گی جو تقدیر کو جھٹلائے گی، حوض (کوثر) کو جھٹلائے گی، شفاعت (کے برحق ہونے) کو جھٹلائے گی اور اس قوم کو جھٹلائے گی جو جہنم سے نکالی جائے گی۔ ابن ابی عاصم

۱۳۵۱۸ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منادی کو نداء دینے کا حکم دیا اس نے نداء دیدی الصلوٰۃ جامعۃ (یعنی وعظ سننے کے لیے جمع ہو جاؤ) پھر آپ رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھے۔ اللہ کی حمد و ثناء کی پھر ارشاد فرمایا:

اے لوگو! آیت رجم کے متعلق دھوکہ کا شکار نہ ہونا۔ بے شک وہ قرآن میں نازل ہوئی تھی۔ ہم نے اس کی تلاوت کی تھی۔ لیکن وہ قرآن کے بہت سے حصے کے ساتھ چلی گئی جو محمد کے ساتھ چلا گیا۔ اس بات کی دلیل یہ ہے کہ نبی ﷺ نے رجم کیا، ابو بکر نے رجم کیا اور ان کے بعد میں نے رجم کیا۔ عنقریب اس امت میں سے ایسے لوگ آئیں گے جو رجم کا انکار کریں گے، سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کا انکار کریں گے، شفاعت کا انکار کریں گے، حوض کا انکار کریں گے، دجال کا انکار کریں گے، عذاب قبر کا انکار کریں گے اور اس قوم کا انکار کریں گے جو جہنم سے نکالی جائے گی جہنم میں ڈالنے کے بعد۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۱۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آیت رجم نازل ہوئی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ آیت لکھ لیجئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اس کی ہمت نہیں رکھتا۔ ابن الضریس

۱۳۵۲۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: اگر میرے پاس ایسا کوئی شخص لایا گیا جس نے اپنی بیوی کی باندی سے زنا کیا ہوگا اور وہ محسن (شادی شدہ ہوگا تو میں اس کو رجم کر دوں گا)۔ الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۵۲۱ ذہل بن کعب سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارادہ فرمایا کہ اس عورت کو رجم فرمائیں جو بدکاری کے نتیجے میں حاملہ ہو گئی تھی۔ لیکن حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تب تو آپ ظلم کرنے والے ہوں گے، جو جان اس عورت کے پیٹ میں ہے اس کا کیا گناہ ہے؟ آپ کس بنا پر ایک جان کے گناہ کے بدلے دو جانوں کو قتل کریں گے؟ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو چھوڑ دیا حتیٰ کہ اس نے بچہ جنم دیا، تب آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا رجم (سنگسار) کیا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۵۲۲ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بے شک رسول اللہ ﷺ نے رجم فرمایا اور آپ کے بعد ہم نے بھی رجم کیا۔ اگر کہنے والے یہ نہ کہتے: عمر نے کتاب اللہ میں زیادتی کر دی تو میں ضرور اس آیت کو لکھ دیتا جس طرح وہ نازل ہوئی تھی۔ یعنی الشیخ والشیخہ فارجموہما البتہ۔ مسند احمد، ابن الانباری فی المصاحف

۱۳۵۲۳ حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (اپنے آخری حج کے موقع پر) جب منیٰ سے واپس

ہونے لگے تو وادی ابطح میں اپنی سواری بٹھادی۔ پھر (اتر کر) بطحاء سے پتھر کا ایک ٹکڑا لیا اور اس پر کپڑا ڈال کر چت لیٹ گئے اور اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر کے گڑ گڑائے:

اے اللہ! میں سن رسیدہ ہو گیا ہوں، میرے قوی کمزوری کا شکار ہو گئے ہیں، میری رعیت منتشر ہو چکی ہے پس مجھے اس حال میں اٹھالے کہ مجھ سے کوئی کوتاہی اور نقصان نہ ہو۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ مدینہ پہنچ گئے تو لوگوں کو خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا:

اے لوگو! میں نے تمہارے لیے فرائض واضح کر دیئے، سنتوں کو روشن کر دیا اور تم کو واضح راستے پر چھوڑ دیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے (تنبیہا) دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر تالی بجائی اور فرمایا: خبردار! لوگوں کے ساتھ دائیں بائیں نکل کر گمراہ نہ ہو جانا۔ نیز آیت رجم کے متعلق ہلاکت میں نہ پڑنا۔ کہیں کوئی کہے: ہم کتاب اللہ میں دو حدیں نہیں پاتے۔ بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ نے رجم فرمایا اور ہم نے بھی آپ کے بعد رجم کیا۔ اللہ کی قسم! اگر لوگ یہ نہ کہتے کہ عمر نے کتاب اللہ میں نئی بات لکھ دی تو میں ضرور قرآن پاک میں اس کو لکھ دیتا جس طرح ہم نے اس کو پڑھا تھا:

الشیخ والشیخۃ اذا زنيا فارجموهما البتۃ.

حضرت سعید بن المسیب (تابعی) فرماتے ہیں: چنانچہ یہ ماہ ذوالحجہ ختم نہیں ہوا تھا کہ ان کو نیزہ مار (کر زخمی اور قریب المرگ کر) دیا گیا۔

مؤطا امام مالک، ابن سعد، مسدد، مستدرک الحاکم

۱۳۵۲۳..... بکر سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میرا ارادہ تھا کہ مصحف شریف (قرآن مبارک) میں یہ لکھوادوں:

یہ وہ فریضہ ہے جس پر عمر، فلاں اور فلاں مہاجرین صحابی اور دس انصاری صحابی شہادت دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا اور رجم کا حکم دیا اور خمر (شراب نوشی) میں جلدۃ (کوڑے مارے) اور اس کا حکم دیا۔ ابن جویر

۱۳۵۲۵..... شعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شادی شدہ زانی کے متعلق فرمایا میں اس کو قرآن کی رو سے

جلد (کوڑوں کی سزا) کروں گا اور سنت کی رو سے رجم کروں گا۔ اسی طرح حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۲۶..... قابوس بن مخارق سے مروی ہے کہ محمد بن ابی نکر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس عورت کے ساتھ زنا کا ارتکاب کیا

ہے؟ ایک مکاتب (اپنی آزادی کی قیمت ادا کرنے والا) مر گیا ہے اور اپنی کتابت (آزادی) کا عوض چھوڑ کر گیا ہے اور چند آزاد لڑکے اولاد میں چھوڑے ہیں؟

چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے سوالوں کے جواب میں لکھا:

جو دو مسلمان مرتد ہو گئے ہیں اگر وہ توبہ تائب ہو جائیں تو ٹھیک ورنہ ان کی گردن اڑا دو۔ جس مسلمان نے نصرانی عورت کے ساتھ زنا کر لیا ہے اس پر حد جاری کرو جبکہ نصرانی عورت کو اہل ذمہ کے سپرد کر دو اور مکاتب کا بدل کتابت ادا کرو، پھر جو مال باقی بچ جائے اس کو اس کی اولاد کے

حوالے کر دو۔ الشافعی، المصنف لابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی

تعزیراً کوڑے مارنا

۱۳۵۲۷..... معبد اور عبید اللہ، عمران بن ذہل کے بیٹوں سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ایک آدمی کے پاس

سے گذر ہوا۔ آدمی نے کہا میں نے زنا کیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر ہم تجھے رجم کریں گے اگر تو شادی شدہ ہے۔ لوگوں نے کہا: اس

نے عورت کی باندی کے ساتھ زنا کیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو نے اس کو مجبور کر دیا تھا تو اب اس کو آزاد کر دے اور

اپنی بیوی کو دوسری باندی اس کے بدلے دے۔ آدمی بولا: ہاں اللہ کی قسم! میں نے اس کو مجبور کیا تھا۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

نے اس کو رجم نہ کیا بلکہ حد سے کم کوڑے مار دیئے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۲۸..... عامر بن مطر الشیبانی سے مروی ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے (مذکورہ روایت جیسی صورت کے متعلق) ارشاد فرمایا: اگر آدمی نے بیوی کی باندی کو مجبور کیا تھا تو وہ آزاد ہو جائے گی اور آدمی اس کے عوض دوسری باندی بیوی کو دے گا اور اگر وہ برضا آمادہ ہوئی تھی تو اب یہ آدمی کی ملکیت میں آجائے گی اور وہ اپنی بیوی کو دوسری باندی لا کر دے گا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۲۹..... شعسی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم حد کو اور عقرب کو درست نہیں سمجھتے۔ الجامع لعبدالرزاق
فائدہ:..... حد مذکورہ دو روایات سے جیسے معلوم ہوا۔ اور عقرب کا مطلب ہے کہ عرب جاہلیت میں مرنے والے فیاض شخص کی قبر پر اونٹ نحر کرتے تھے اور کہتے تھے یہ اپنی زندگی میں ایسی فیاضی کرتا تھا اور مہمانوں کی خاطر تواضع کرتا تھا چنانچہ ہم اس کی وفات کے بعد اس کا بدلہ ادا کر رہے ہیں۔

النهاية ۱/۳ ۲۷۱

۱۳۵۳۰..... ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر میرے پاس ایسا شخص لایا جاتا یعنی جو اپنی بیوی کی باندی سے زنا کرے تو میں اس کو رجم کر دیتا لیکن ابن مسعود کو علم نہیں ہے کہ ان کے بعد کیا کچھ صورت حال پیدا ہوئی ہے۔

الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی، ابن ماجہ

۱۳۵۳۱..... عبدالکریم سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا گیا کہ فلاں شخص کہتا ہے کہ آدمی اگر بیوی کی باندی سے زنا کر لے تو کوئی حرج نہیں (حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: اگر ہمارے پاس ایسا آدمی لایا گیا (جس نے اپنی بیوی کی باندی کے ساتھ زنا کیا ہو) ہم اس کا سر پتھر سے چل دیں گے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۳۲..... ابن ابی لیلیٰ مرفوعاً حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ایک شادی شدہ آدمی کو لواطت کی وجہ سے رجم کیا۔

الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی

۱۳۵۳۳..... ابن جریج بعض کوئی لوگوں سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے جو شادی شدہ تھی ایک دوسری سرزمین میں اگر شادی کر لی نہ یہ کہا کہ اس کا شوہر مر گیا ہے اور نہ یہ بتایا کہ پہلے شوہر نے اس کو طلاق دیدی ہے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو رجم کر دیا۔ الجامع لعبدالرزاق
۱۳۵۳۴..... ابو عبد الرحمن السلمی سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک عورت لائی گئی جس کو پیاس کی شدت نے اس حد تک ناچار کر دیا تھا کہ اس کا گدرا ایک چرواہے کے پاس سے ہوا جس کے پاس پانی تھا۔ عورت نے اس سے پانی مانگا مگر اس نے پانی دینے سے انکار کر دیا مگر اس شرط پر کہ وہ عورت راعی کو اپنے وجود پر قدرت دے۔ لاچار عورت نے اپنا وجود اس کے حوالے کر دیا۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے اس کے رجم کے بارے میں مشورہ کیا اور فرمایا: یہ عورت مجبور پریشان تھی میرا خیال ہے اس کو

چھوڑ دینا چاہیے۔ وکعب فی نسخه

۱۳۵۳۵..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے زنا کا چار مرتبہ اعتراف کیا۔ چنانچہ اس کو رجم کر دیا گیا۔ میں نے اس کا ذکر کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے ایسی توبہ کی ہے اگر صاحب کس (ٹیکس وصول کرنے والے) کو بھی یہ توبہ مل جاتی تو اس کی بھی مغفرت کر دی جاتی۔ ابن جریر

کلام:..... روایت محل کلام ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۸۳۶۔

۱۳۵۳۶..... حضرت البراء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی مرد اور ایک یہودیہ عورت کو (آپس میں زنا کرنے کی حد

میں) رجم کیا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

یہودی عورت و مرد پر حد جاری کرنا

کلام:..... الا لحاظ ۱۳۷، ۱۳۸..... ذخیرۃ الحفاظ ۷۳۱۔ پر مذکورہ روایت کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

۱۳۵۳۷..... جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی اور یہودیہ کو رجم فرمایا۔ مصنف ابن ابی شیبہ
 ۱۳۵۳۸..... جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس معز بن مالک کو لایا گیا۔ وہ ایک کوتاہ قامت شخص تھے اور صرف بدن کے
 نچلے حصے پر ازار باندھے ہوئے تھے۔ بالائی جسم پر کوئی چادر وغیرہ یا کپڑا نہ تھا۔ حضور اکرم ﷺ تکبیر پر بائیں کروٹ کی فیک لگائے ہوئے تھے اور
 معز سے بات چیت کر رہے تھے۔ لیکن میں چونکہ بالکل آخری سرے پر تھا، میرے اور آپ ﷺ کے درمیان کافی لوگ تھے اس لیے میں بات
 چیت کون نہیں پارہا تھا (پھر میں نے اتنا سنا) آپ نے فرمایا: اس کو لے جاؤ۔ پھر فرمایا: واپس لاؤ۔ پھر اس سے کچھ بات چیت فرمائی جو میں سن نہ
 پایا پھر فرمایا: اس کو لے جاؤ اور سنگسار کرو۔

پھر نبی کریم ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا:

فرمایا: کیا جب بھی ہم جہاد کے لیے سفر پر جائیں گے ان میں سے کوئی پیچھے ضرور رہے گا تا کہ مینڈھے کی طرح (شدت شہوت سے) بلبلا تا
 پھرے اور کسی عورت کو دودھ کا ایک برتن بھر کر دے کر اپنی خواہش پوری کرے گا۔ اللہ کی قسم! میں جب بھی کسی ایسے شخص پر قادر ہوا اس کو عبرت
 ناک سزا دوں گا۔ الدارقطنی فی السنن، الجامع لعبدالرزاق، مسند احمد، مسلم، ابوداؤد

۱۳۵۳۹..... جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی مرد اور ایک یہودیہ عورت کو رجم کیا۔ ابن ابی شیبہ
 ۱۳۵۴۰..... حضرت جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے وہ کنواری شخص جو نکاح کرے پھر اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستر ہونے سے قبل زنا کا مرتکب
 ہو جائے تو اس پر کوڑے ہیں رجم نہیں۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۴۱..... جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ قبیلہ اسلم کے ایک شخص اور یہودیہ کے ایک مرد اور ایک عورت کو رجم کیا۔ الجامع لعبدالرزاق
 ۱۳۵۴۲..... ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں مجھے ابن شہاب نے ابوسلمہ بن عبد الرحمن عن جابر بن عبد اللہ بن سند سے بیان کیا
 کہ قبیلہ اسلم کا ایک شخص نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور اپنے آپ پر چار مرتبہ زنا کی شہادت دی۔ آپ ﷺ نے اس کے لیے حکم فرمایا اور اس
 کو رجم کر دیا گیا۔ چونکہ یہ شادی شدہ تھے۔ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ معز بن مالک تھے۔

ابن جریج کہتے ہیں مجھے سعید نے ابن عمر کے غلام عبد اللہ بن دینار سے روایت بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ اسلمی کو رجم فرمانے کے بعد کھڑے
 ہوئے اور ارشاد فرمایا: اس گندگی کے فعل سے اجتناب کرو جس سے اللہ نے منع کیا ہے۔ اور جس سے کوئی حرکت سرزد ہو جائے تو وہ اس کو پوشیدہ
 رکھے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۴۳..... عن معمر عن الزہری عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن کی سند سے مروی ہے کہ قبیلہ اسلم کا ایک شخص آیا اور زنا کا اعتراف کیا۔ آپ ﷺ نے
 اس سے اعراض کر لیا۔ اس نے دوبارہ اعتراف کر لیا۔ آپ نے پھر اعراض کیا۔ حتیٰ کہ اس نے چار مرتبہ اپنے آپ پر شہادت دے دی۔ پھر آپ
 ﷺ نے پوچھا: کیا تجھے جنون تو نہیں ہے؟ اس نے انکار میں جواب دیا۔ آپ نے دریافت کیا: کہا تو مھسن (شادی شدہ آزاد منس) ہے؟ اس نے
 اثبات میں جواب دیا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اس کے لیے حکم سنایا اور اس کو میدان عید گاہ میں رجم کر دیا گیا۔ لیکن جب پتھروں نے اس کے قدم
 اکھاڑ دیئے تو وہ بھاگ پڑا لیکن پھر لوگوں نے اس کو جالیا اور پتھر مار مار کر اس کو رجم کر دیا (مار دیا)۔
 پھر آپ ﷺ نے اس کے متعلق خیر کے کلمات ارشاد فرمائے۔ اور خود اس پر نماز ادا نہیں فرمائی۔

معمر کہتے ہیں: مجھے ابن طاؤس نے اپنے والد سے روایت کیا کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ خبر ملی کہ وہ شخص پتھروں کی مار میں بھاگ پڑا تھا
 تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم نے اس کو چھوڑ کیوں نہ دیا؟

معمر کہتے ہیں: مجھے ایوب بن حمید نے ہلال سے خبر نقل کی کہ جب نبی اکرم ﷺ نے اسلمی شخص کو رجم کروا دیا تو ارشاد فرمایا: تم لوگ مجھ سے
 اپنے عیوب چھپاؤ جن کو اللہ نے مجھ سے چھپا لیا۔ اور جو کسی گناہ کا مرتکب ہو جائے وہ اس کو چھپائے (اور توبہ تائب ہو جائے)۔

معمر کہتے ہیں: مجھے یحییٰ بن ابی کثیر نے عکرمہ سے خبر نقل کی کہ جب معز (اسلمی) زنا کا اعتراف کر لیا تو آپ ﷺ نے اس سے اس طرح
 کے سوالات کیے تھے: کیا تو نے صرف بوسہ لیا ہے؟ کیا تو نے جماع کیا ہے؟ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۳۲..... جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے ماعز کو رجم کیا تھا۔ اس کو رسول اللہ ﷺ نے جلدۃ (کوزوں) کی سزا جاری نہیں فرمائی تھی۔ ابن جویر

۱۳۵۳۵..... جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے زنا کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے حکم دیا اور اس کو کوزے لگائے گئے۔ پھر آپ کو بتایا گیا کہ وہ محسن ہے، تب آپ نے اس کے رجم کا حکم دیا پھر اس کو رجم کیا گیا۔ ابن جویر

۱۳۵۳۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ماعز اسلمی کو لایا گیا تو اس نے دو مرتبہ اعتراف زنا کیا۔ آپ نے اس کو واپس کر دیا۔ پھر دوبارہ بلوایا تو اس نے دوبارہ پھر زنا کا اعتراف کیا اس طرح چار مرتبہ اعتراف زنا کر لیا۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو لے جاؤ اور رجم کر دو۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۳۷..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو یہودیوں کو رجم فرمایا اور میں بھی ان کو رجم کرنے والوں میں شامل تھا۔

مصنف ابن ابی شیبہ

توراة میں سنگساری کا حکم موجود تھا

۱۳۵۳۸..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں اس وقت حاضرین میں شامل تھا جب نبی اکرم ﷺ کے پاس دو یہودی لائے گئے، جنہوں نے زنا کیا تھا۔ آپ ﷺ نے ان کے قاری کو بلوایا۔ چنانچہ وہ تورات لے کر حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ کیا تم رجم کو اپنی کتاب میں پاتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں! لیکن دونوں کو مخالف سمتوں میں منہ کر کے جانور پر بٹھا کر گھمایا جائے گا (یہ حکم موجود ہے) چنانچہ اس کو کہا گیا کہ اچھا پڑھ کر سنا۔ اس نے آیت رجم پر اپنا ہاتھ رکھ لیا۔ اور اس کے گرد و پیش کی عبارت پڑھنے لگا۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے فرمایا: اپنے ہاتھ پیچھے ہٹا۔ اس نے اپنا ہاتھ ہٹایا تو آیت الرجم سامنے موجود تھی لہذا رسول اللہ ﷺ نے دونوں کے لیے حکم دے دیا اور دونوں کو رجم کر دیا گیا۔ میں نے ان دونوں کو دیکھا تھا جب ان کو رجم کیا جا رہا تھا وہ پتھروں سے اپنا بچاؤ کر رہے تھے۔ الجامع لعبدالرزاق، ابن ماجہ

۱۳۵۳۹..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یہود اپنے ایک آدمی اور ایک عورت کو لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے۔ ان دونوں مرد و عورت نے زنا کا ارتکاب کیا تھا۔ حضور ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا کہ تم میں سے جو زنا کرتے ہیں تم ان کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم ان کو مار پیٹ کرتے ہیں۔ حضور ﷺ نے دریافت فرمایا: تورات میں اس کا کیا حکم پاتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: ہم تورات میں کچھ نہیں پاتے۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے فرمایا: تم جھوٹ بولتے ہو! تورات میں رجم کا حکم موجود ہے۔ تورات لاؤ اور اس کو پڑھو اگر تم سچے ہو۔ چنانچہ یہود تورات لے کر آئے۔ ان کے قاری جو تورات پڑھا کرتا تھا آیت رجم پر اپنی ہتھیلی رکھ لی اور اس سے آگے پیچھے پڑھنے لگا۔ آیت رجم کو نہیں پڑھا۔ عبداللہ بن سلام نے اس کا ہاتھ وہاں سے اٹھایا اور پوچھا یہ کیا ہے؟ جب یہودیوں نے بھی دیکھ لیا تو تب کہنے لگے: ہاں یہ آیت رجم تو ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے دونوں کو رجم کرنے کا حکم دیا۔ اور جہاں جنازے رکھے جاتے تھے وہاں رجم کر دیا گیا۔

الجامع لعبدالرزاق

حاملہ زنا پر وضع حمل کے بعد حد جاری ہوگی

۱۳۵۵۰..... عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ جہینہ کی ایک عورت نے نبی اکرم ﷺ کے پاس زنا کا اعتراف کیا اور بتایا کہ میں حمل سے ہوں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اس کے سر پرست کو بلوایا اور فرمایا اس کے ساتھ نیک سلوک رکھو، جب یہ بچہ جن لے تو مجھے بتانا چنانچہ اس نے حکم کی تعمیل کی۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا اور اس کے کپڑے اس کے جسم پر باندھ دیئے گئے (کہیں دوران رجم کھل نہ جائیں اور بے پردگی نہ ہو جائے) پھر حکم دیا اور اس کو رجم کر دیا گیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اس پر نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک تو

آپ نے اس کو رجم کیا پھر اس پر نماز بھی پڑھتے ہیں؟ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے ایسی (سچی) توبہ کی ہے کہ اگر ستر اہل مدینہ کے درمیان بھی تقسیم کر دی جائے تو سب کو کافی ہو جائے گی۔ کیا تم نے اس سے افضل چیز دیکھی ہے کہ اس نے اللہ کے لیے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ الجامع لعبدالرزاق، مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، النسائی

۱۳۵۵۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی کو رجم فرمایا جس نے ایک یہودی عورت کے ساتھ زنا کیا تھا۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۵۲۔ معمر زہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں، زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے مزینہ کے ایک شخص نے خبر دی اس وقت ہم ابن امسبب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سب سے پہلے جس شخص کو حضور نبی کریم ﷺ نے رجم کیا وہ یہودیوں کا ایک آدمی تھا جس نے ایک یہودیہ عورت کے ساتھ زنا کیا تھا۔ ان کے ماموں نے نبی اکرم ﷺ کے پاس فیصلہ لے جانے سے پہلے مشورہ کیا کہ اس نبی کو تحفیف (آسان احکام) کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے۔ جبکہ ہمیں سم ہے کہ تورات میں رجم کو فرض کیا گیا ہے۔ چنانچہ ہم اس نبی کے پاس چلتے ہیں اور ان سے اپنے بندوں کے متعلق سوال کرتے ہیں جنہوں نے زنا کیا ہے اور وہ دونوں محسن۔ شادی شدہ آزاد بھی ہیں۔ پس اگر ہم کو رجم سے آسان فتویٰ ملتا تو ہم قبول کر لیں گے اور جب اللہ سے ملیں گے تو ہمارے پاس یہ دلیل ہوگی کہ ہم نے تیرے انبیاء میں سے ایک نبی کے حکم پر عمل کر لیا تھا۔ لیکن اگر ہم کو رجم کا حکم ملا تو ان کی بات نہیں مانیں گے جیسا کہ ہم تورات کے حکم پر رجم پر عمل نہیں کیا۔ چنانچہ وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ مسجد میں اپنے اصحاب کے درمیان تشریف فرماتے۔ یہود بولے: اے ابوالقاسم! آپ کیا کہتے ہیں ہمارے ایک آدمی اور ایک عورت نے شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کا ارتکاب کیا ہے۔ یہ نبی کریم ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے اور کوئی جواب نہیں دیا۔ آپ کے ساتھ مسلمان اور دوسرے لوگ بھی اٹھ گئے۔ حتیٰ کہ آپ مدراس الیہود (یہودی درگاہ) میں پہنچ گئے۔ وہ تورات کو پڑھ پڑھا رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ دروازے پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے کروہ یہود! میں تم کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل فرمائی! بتاؤ تم تورات میں اس شخص کے لیے کیا حکم پاتے ہو جو شادی شدہ ہو اور زنا کرے؟ علماء یہود بولے: دونوں زانیوں کو سواری پر ایک دوسرے کے مخالف سمت بٹھایا جائے اور لوگ ان کا تماشا کریں۔ لیکن ان کا ایک نوجوان عالم چپ رہا۔ جب نبی اکرم ﷺ نے اس کو دیکھا تو اس کو صحیح بات بتانے پر اصرار کیا۔ آخر وہ بولا: اگر آپ نے اللہ کا واسطہ دے ہی دیا ہے تو اللہ ہم جھوٹ نہیں بولیں گے، ہاں ہم تورات میں رجم کا حکم پاتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: سب سے پہلے جب تم نے اللہ کے حکم میں تساہل اور رخصت برتی اس کی کیا وجہ تھی؟ وہ بولے: ہمارے ایک آدمی نے زنا کا ارتکاب کر لیا تھا جو ہمارے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ کا قرابت دار تھا۔ بادشاہ نے اس کو قید کیا اور اس سے رجم کی سزا نال دی۔ اس کے بعد عام لوگوں میں سے ایک دوسرے آدمی نے زنا کیا۔ چنانچہ بادشاہ نے جب اس کو رجم کرنے کا ارادہ کیا تو اس آدمی کے قوم والے آڑے آگئے اور بولے: اللہ کی قسم! ہمارا آدمی رجم نہیں ہوگا جب تک کہ آپ بھی اپنے آدمی کو نہ لاکر رجم کرو۔ چنانچہ پھر انہوں نے اپنے درمیان اس سزا کو معطل کرنے پر صلح کر لی۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تب میں حکم جاری کرتا ہوں تورات کے حکم کا پھر رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کے لیے حکم دیا اور ان کو رجم کر دیا گیا۔

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے سالم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے ان دونوں کو دیکھا جب نبی اکرم ﷺ نے ان کے رجم کا حکم دیا تھا جب ان کو رجم کیا جانے لگا تو آدمی اپنے ہاتھوں پر پتھروں کی بارش روک کر عورت کو پتھروں کی زد میں آنے سے بچا رہا تھا۔

ہمیں یہ بات منقول ہوئی کہ یہ قرآنی آیت اسی مذکورہ واقعہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی:

انا انزلنا التوراة فیہا ہدی ونور یحکم بہا النبیون الذین اسلموا للذین ہادوا۔

ہم نے نازل کیا تورات کو، اس میں ہدایت اور نور ہے، فیصلہ کرتے ہیں اس کے ساتھ وہ انبیاء جو تابعدار ہوئے ان لوگوں کے لیے جنہوں

نے یہودیت اختیار کی۔ اور حضور اکرم ﷺ بھی انہی میں سے تھے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۵۳..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اسلمی حضور اکرم ﷺ کے پاس حاضر خدمت ہوا اور اپنے آپ پر چار بار گواہی دی کہ ان سے ایک عورت کے ساتھ حرام کاری سرزد ہوگئی ہے ہر مرتبہ نبی اکرم ﷺ ان سے اعراض برتتے رہے۔ پھر پانچویں بار اسلمی کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا: کیا تو اس پر غالب آگیا تھا؟ عرض کیا: جی ہاں۔ پوچھا: کیا تیرا نفس اس میں اس طرح غائب ہو گیا تھا جس طرح سرچو سرمدانی میں اور ڈول کنویں میں غائب ہو جاتا ہے؟ عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تو جانتا ہے زنا کیا ہے؟ عرض کیا: جی ہاں، میں اس عورت سے حرام طریقے سے مبتلا ہوا۔ جس طرح اپنی بیوی کے ساتھ حلال طریقے سے ملتے ہیں۔ آپ نے پوچھا: اب تو اس اقرار سے کیا حاصل کرنا چاہتا ہے؟ عرض کیا: میری خواہش ہے کہ آپ مجھے اس گناہ سے پاک کر دیں۔

چنانچہ آپ ﷺ نے حکم دیا اور اس کو رجم کر دیا گیا۔

آپ ﷺ نے دو آدمیوں کو آپس میں بات چیت کرتے سنا۔ ایک دوسرے کو کہہ رہا تھا: اس کو دیکھ! اللہ نے اس کا گناہ چھپایا لیکن اس کے ضمیر نے اس کو چھوڑا نہیں حتیٰ کہ وہ کتے کی طرح سنگسار ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ ان کی گفتگو سن کر خاموش ہو گئے۔ پھر تھوڑی دور چلے تھے کہ ایک مرد ارگدھے کے پاس سے گذر ہوا جس کی ٹانگیں اوپر اٹھی ہوئی تھیں۔ تب آپ ﷺ نے پوچھا: فلاں اور فلاں کہاں ہیں؟ دونوں بولے: ہم موجود ہیں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیچے اترو اور اس مرد ارگدھے کو کھاؤ۔ دونوں بولے: یا نبی اللہ! اللہ آپ کی مغفرت کرے، اس کو کون کھائے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے جو ابھی اپنے بھائی کی آبروریزی کی وہ تو اس مردار کے کھانے سے زیادہ بری ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ تو ابھی جنت کی نہروں میں غوطے مار رہا ہے۔ الجامع لعبدالرزاق، ابو داؤد کلام:..... ضعیف ابی داؤد ۹۵۲۔

سنگساری کی وجہ سے جنت کا مستحق بٹھرا

۱۳۵۵۴..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور زنا کا اقرار کیا۔ آپ نے حکم دیا اور اس کو رجم کر دیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد کو نبوت دے کر بھیجا میں نے اس کو جنت کی نہروں میں عیش و عشرت کرتے دیکھا ہے۔ ابن جریر

۱۳۵۵۵..... عن ابن جریج عن ابراہیم عن محمد بن المنکدر کی سند سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک عورت کو رجم فرمایا۔ کسی مسلمان نے کہا: اس عورت کا تو سارا عمل بے کار ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے جو کچھ بھی کیا یہ رجم اس (کے گناہوں) کا کفارہ ہے اور تو جو عمل کیا (یہ نازیبا گفتگو کی) اس کا۔ سے حساب لیا جائے گا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۵۶..... امام ابن شہاب زہری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ وہ جلد (کوڑوں) اور رجم (سنگساری) دونوں کی سزا ایک ساتھ دینے کا انکار فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا ہے اور جلد (کوڑوں) کا ذکر نہیں فرمایا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۵۷..... عن ابن عیینہ عن یحییٰ بن سعید عن سعید بن المسیب کی سند سے مروی ہے کہ بنی اسلم کا ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور اپنے آپ کے متعلق بولا اس کمینے نے زنا کیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ تم اللہ سے توبہ کر لو اور اپنے گناہ پر اللہ کا ڈالا ہوا پردہ نہ اٹھاؤ۔ بے شک اللہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے، جبکہ لوگ عار اور شرم دلاتے ہیں اور کچھ نہیں کر سکتے۔ لیکن اس کا ضمیر نہ مانا اور وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے بھی وہی بات کی جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہی تھی۔ لیکن اس کا ضمیر اس کو جھنجھوڑتا رہا اور بالآخر وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آگیا اور اپنی جرم کاری سنائی۔ آپ ﷺ نے اس سے اعراض برتا (شاید وہ لوٹ جائے) اسلمی دوسری جانب سے آیا۔ آپ ﷺ نے پھر دوسری جانب منہ کر لیا۔ وہ پھر اس جانب آیا اور اپنا جرم بیان کیا۔ آپ ﷺ نے اس کی قوم والوں کے

پاس پیغام بھیج کر ان کو بلوایا اور ان سے پوچھا: کیا یہ شخص مجنون ہے؟ کیا اس کو کوئی دماغی بیماری ہے؟ لوگوں نے کہا: نہیں۔ تب آپ ﷺ نے حکم دیا اور اس کو رجم کر دیا گیا۔

ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: مجھے عبداللہ بن دینار نے خبر دی کہ (اس کے بعد) نبی کریم ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! اس گندگی سے بچو، جس سے اللہ نے تم کو منع کیا ہے اور جس سے کوئی ایسی حرکت سرزد ہو جائے وہ اس کو چھپائے۔

یحییٰ بن سعید عن نعیم عن عبداللہ بن ہزال کی سند سے بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ہزال کو فرمایا: اگر تم اپنا یہ گناہ اپنے کپڑے کے ساتھ چھپاتے تو تمہارے لیے زیادہ بہتر ہوتا۔

ہزال وہ شخص تھا جو نبی اکرم ﷺ کے پاس آ کر خبر دیتا تھا ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حد لگانے کی سنت یہ ہے کہ جب آدمی پر حد جاری کر دی جائے تو اس کو گذشتہ گناہ سے توبہ کرنے کو کہا جائے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۵۸..... شععی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک یہودی آدمی اور ایک یہودیہ عورت کو رجم فرمایا تھا۔ المصنف لابن ابی شیبہ

۱۳۵۵۹..... عبید بن عمیر رحمۃ اللہ سے مروی ہے کہ ایک عورت سے زنا سرزد ہو گیا۔ وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئی۔ آپ نے اس سے پوچھا کیا تو حمل سے ہے؟ عورت نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا: تب تو جا اور جب بچہ جن لے تب آنا۔ چنانچہ وہ عورت بچے کی پیدائش کے بعد پھر حاضر خدمت ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: جا اس کو دودھ پلا۔ جب اس کا دودھ چھوٹ جائے تو تب آنا۔ چنانچہ وہ عورت بچے کا دودھ چھڑانے کے بعد پھر حاضر خدمت ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جا اس بچے کو کسی کے سپرد کر کے آ۔ چنانچہ وہ بچہ کسی کے حوالہ کر کے پھر حاضر خدمت ہوئی۔ تب آپ ﷺ نے اس کو رجم کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ اس کو رجم کر دیا گیا۔ آپ ﷺ کے پاس حاضرین میں سے کسی نے اس عورت کو برا بھلا کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم ایسی عورت کو برا بھلا کہتے ہو جو مسلسل اپنے نفس سے جہاد کرتی رہی حتیٰ کہ اپنے ذمے خدا کے حکم کو ادا کر دیا۔

الجامع لعبدالرزاق، النسائی

۱۳۵۶۰..... عن ابن جریج عن عطاء کی سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے زنا کیا ہے۔ آپ نے اس سے منہ موڑ لیا۔ اس نے دوبارہ کہا۔ آپ نے پھر منہ موڑ لیا۔ اس نے تیسری بار کہا آپ نے پھر اعراض کر لیا۔ جب اس نے چوتھی بار کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو رجم کر دو۔ جب اس کو رجم کیا جانے لگا تو وہ گھبرا کر بھاگ پڑا۔ رسول اللہ ﷺ کو خبر دی گئی کہ یا رسول اللہ! وہ تو بھاگ پڑا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم اس کو کیوں نہیں چھوڑ دیتے۔ النسائی

۱۳۵۶۱..... عطاء بن ابی رباح سے مروی ہے کہ ایک عورت نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور زنا کا اعتراف کیا۔ وہ حاملہ تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جا اور جب بچہ جن لے پھر آنا۔ چنانچہ (ایک عرصہ بعد) وہ بچے کی ولادت کے بعد حاضر ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: جا اس کو دودھ پلا، جب اس کا دودھ چھوٹ جائے تو پھر آنا۔ چنانچہ جب اس کا دودھ چھوٹ گیا وہ پھر آئی پھر آپ ﷺ نے اس کے لیے حکم ارشاد فرمایا اور اس کو رجم کر دیا گیا۔

الجامع لعبدالرزاق، النسائی

غلام باندی کے زنا کا بیان

۱۳۵۶۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آل رسول اللہ ﷺ کی کسی باندی نے زنا کر لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی! جا اور اس پر حد جاری کر دے۔ میں اس کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ ابھی اس کا خون جاری ہے (یعنی ابھی اس نے بچے کو جنم نہیں ہے) چنانچہ میں واپس رسول اللہ ﷺ کے پاس آ گیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اے علی! کیا تم اپنے کام سے فارغ ہو گئے؟ میں نے عرض کیا: میں اس کے پاس پہنچا تو اس کا خون ابھی جاری تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چلو اس کو چھوڑ دو جب تک کہ اس کا خون تھم جائے (یعنی وہ بچہ جن لے) پھر اس پر حد جاری کر دینا۔ اور اپنے غلام

باندیوں پر حد جاری کرتے رہو۔ ابو داؤد، السنن لابن الامام احمد بن حنبل، النسائی، مسند ابی یعلیٰ

۱۳۵۶۳..... عبد الکریم سے مروی ہے کہ حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ اگر باندی کے ساتھ زنا بالجبر کیا جائے تو اگر وہ باکرہ (کنواری) ہو تو اس کی قیمت کا دسواں حصہ مالک کو دیا جائے گا اور اگر وہ شیبہ (اس کے ساتھ وطی کی جا چکی ہو) تو پھر اس کی قیمت کا بیسواں حصہ مالک کو دیا جائے گا۔ زنا کرنے والا یہ قیمت ادا کرے گا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۶۴..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی فرمایا: غلام باندیوں پر جلا وطنی اور رجم کی سزا نہیں ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۶۵..... صالح بن کرز سے مروی ہے فرمایا: میں نے پوچھا: اے صالح! یہ باندی تیرے ساتھ کیوں ہے؟ میں نے عرض کیا: یہ میری باندی ہے، اس نے زنا کیا ہے، میرا ارادہ ہوا کہ حاکم کے سامنے اس کو پیش کروں تاکہ وہ اس پر حد جاری کر دے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا نہ کر، بلکہ اپنی باندی کو واپس لے جا۔ اللہ سے ڈرا اور اس پر پردہ ڈال لے۔ میں نے عرض کیا: میں ایسا نہیں کر سکتا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا نہ کر میری بات مان لے۔ چنانچہ وہ مجھے بار بار کہتے رہے آخر میں باندی کو واپس لے آیا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۶۶..... عن الزہری عن عبید اللہ بن عبد اللہ کی سند سے مروی ہے کہ زید بن خالد، شبل اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور زانیہ باندی کے متعلق سوال کیا۔ جس سے ابھی اس کے شوہر نے وطی نہ کی ہو؟ حضور ﷺ نے فرمایا: اس کو کوڑے مارو۔ اگر پھر کرے پھر مارو۔ پھر کرے پھر مارو۔ تیسری یا چوتھی بار فرمایا: پھر اس کو فروخت کر دو خواہ ایک مینڈھی بالوں کے عوض کیوں نہ فروخت کرو۔ النسائی

۱۳۵۶۷..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی باندی سے زنا سرزد ہو گیا۔ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اس کو لے جا کر حد جاری کرو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حد جاری کرنے سے رکے رہے حتیٰ کہ اس نے بچہ جنم دے لیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو پچاس کوڑے مارے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے اور ساری خبر کہہ دی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم نے ٹھیک کیا۔ ابن جریر

۱۳۵۶۸..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: غلام اور ذمی پر حد نہیں ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۶۹..... حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما غلام پر حد کو درست نہیں سمجھتے تھے۔ ہاں باندی وہ بھی اگر محصنہ ہو (یعنی اس سے شوہر نے وطی کر لی ہو) تو پھر اس پر نصف سزا (پچاس کوڑے کی) ہوگی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۷۰..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: باندی پر حد نہیں ہے جب تک کہ وہ آزاد مرد کے ساتھ نکاح کے بعد وطی نہ کروالے۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۷۱..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے باندی کی حد کے بارے میں سوال کیا گیا تو ارشاد فرمایا: باندی تو اپنے سر کی زینت بھی اتار کر دیوار کے پرے پھینک دیتی ہے (اس پر کیا حد جاری ہوگی)۔ الجامع لعبدالرزاق، المصنف لابن ابی شیبہ، ابو عبیدہ فی الغریب ابن جریر، النسائی

۱۳۵۷۲..... ابن عمر رضی اللہ عنہما باندی کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں اگر وہ شوہر والی نہ ہو اور زنا کر لے تو اس کو عام آزاد عورتوں کا نصف عذاب ہوگا (یعنی پچاس کوڑے) اور یہ اس کا آقا اس کو سزا دے گا۔ اور اگر وہ شادی شدہ ہو تو اس کا فیصلہ بادشاہ کرے گا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۷۳..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا جب تم میں سے کسی کی باندی زنا کر لے تو وہ (یعنی اس کا آقا) اس کو کتاب اللہ کی روشنی میں کوڑے مارے اور اس کو تنگ نہ کرے۔ وہ پھر زنا کرے تو پھر مارے اور مزید تنگ نہ کرے۔ اگر پھر کرے پھر مارے اور اس کو مزید تنگ نہ کرے اگر چوتھی بار زنا کرے تو کتاب اللہ کے حکم کے مطابق سزا دے اور پھر خواہ بالوں کی ایک رسی کے عوض اس کو فروخت کر دے۔ ابن جریر

۱۳۵۷۴..... زہری رحمۃ اللہ علیہ حضرت زید بن خالد اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میری باندی نے زنا کیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو کوڑے مارو۔ وہ پھر آیا اور اس نے کہا: اس نے دوبارہ حرکت کی ہے۔ فرمایا کوڑے مارو۔ وہ پھر آیا اور بولا: اس نے پھر حرکت کی ہے۔ آپ نے فرمایا کوڑے مارو۔ اس نے پھر آ کر شکایت کی آپ نے

فرمایا: کوڑے مارو۔ تیسری یا چوتھی بار یہ فرمایا: اس کو فروخت کرو خواہ ایک مینڈھی بالوں کے عوض کیوں نہ فروخت کرو۔ ابن جریر
 ۱۳۵۷۵..... حسن بن محمد سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ بنت محمد ﷺ نے اپنی ایک باندی کو جس نے زنا کیا تھا حد جاری فرمائی۔ الجامع لعبدالرزاق
 ۱۳۵۷۶..... حضرت عمر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی ایک باندی نے زنا کر لیا۔ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا
 کہ اس کو کوڑے ماریں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو پچاس کوڑے مارے۔ پھر آپ ﷺ کو خبر دی کہ انہوں نے باندی کو پچاس کوڑے مارے
 ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے اچھا کیا۔ الجامع لعبدالرزاق
 ۱۳۵۷۷..... زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا سنت یہ ہے کہ غلام اور باندی فحش کام کا ارتکاب کرے تو ان کے گھر والے ہی ان پر حد جاری
 کر دیں۔ لیکن اگر ان کا فیصلہ بادشاہ کے پاس لے جایا جائے تو پھر کسی کو درمیان میں آنے کی گنجائش نہیں۔ الجامع لعبدالرزاق

شبه میں زنا کر لینے کا بیان

۱۳۵۷۸..... جتوس الضبی سے مروی ہے کہ ایک عورت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور عرض کیا میرے شوہر نے میری باندی کے ساتھ
 زنا کر لیا ہے۔ عورت کے شوہر نے کہا یہ سچ کہتی ہے اور جو اس (میری بیوی) کا ہے وہ میرے لیے حلال تو ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے
 فرمایا: جا آئندہ ایسا نہ کرنا گویا اس کی جہالت کی وجہ سے اس سے حد کو ساقط کر دیا۔ الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی
 ۱۳۵۷۹..... سلمۃ بن احمق سے مروی ہے کہ جو آدمی اپنی بیوی کی باندی سے زنا کر لے اس کے لیے آپ ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ اگر باندی کو
 زبردستی مجبور کیا ہو تو وہ آزاد ہے اور اس کی قیمت اپنی بیوی کو ادا کر دے۔ اور اگر وہ اپنی رضا مندی کے ساتھ آمادہ ہوئی ہو تو وہ باندی شوہر کی ہے اور
 اس کے ذمہ اس کی قیمت بیوی کو ادا کرنا لازم ہے۔ النسائی

جانور سے وطی کرنا

۱۳۵۸۰..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جو آدمی جانور سے وطی کرے اس پر حد نہیں ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

زنا کے بارے میں کچھ روایات

۱۳۵۸۱..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) زید بن اسلم سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے اپنی باندی کے
 ساتھ وطی کر لی تھی حالانکہ وہ اس کی کسی اور کے ساتھ شادی کر چکا تھا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اتنی سزا دی جو حد سے کم تھی۔

المصنف لابن ابی شیبہ

۱۳۵۸۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جو کسی جانور کے ساتھ بد فعلی کرے اس پر حد نہیں ہے۔ المصنف لابن ابی شیبہ
 ۱۳۵۸۳..... سوید بن غفلۃ سے مروی ہے کہ ایک ذمی (غیر مسلم) نے مسلمانوں کی ایک عورت جو گدھے پر سوار تھی اس کے گدھے کو کچھ لگایا
 اور پھر عورت کو اپنی طرف کھینچا۔ لیکن حضرت عوف بن مالک اس کے اور عورت کے درمیان آگئے۔ لیکن ذمی نے حضرت عوف رضی اللہ عنہ کو مارا۔
 حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر خلیفہ کوشکایت کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورت کو بلایا اور اس سے سوال کیا۔ اس نے حضرت عوف
 رضی اللہ عنہ کی بات کی تصدیق کی۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم پر ذمی آدمی کو سولی دیدی گئی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (خطبہ ارشاد)
 فرمایا: کہ اے لوگو! محمد کے ذمہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ پس لوگوں پر ظلم نہ کرو پس جس ذمی نے ایسا کچھ کیا تو اس کا کوئی ذمہ نہیں۔ الحارث
 ۱۳۵۸۴..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک پاگل عورت سے فحش (زنا) کا کام سرزد ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے رحم
 کرنے کا حکم دے دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کیا آپ کو علم نہیں ہے کہ (احکام شریعت کا) قلم تین شخصوں سے اٹھایا گیا

ہے۔ سونے والے سے جب تک کہ وہ بیدار ہو، مجنون (پاگل) سے جب تک کہ وہ صحت یاب ہو اور بچے سے جب تک کہ وہ بالغ ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر اس کا کیا حال ہے، چنانچہ اس کو چھوڑ دیا۔ الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی ۱۳۵۸۵..... حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر ملی کہ ابن ابی یثرب اپنے غلام کی (شادی شدہ) باندی کے ساتھ ہم بستری کرتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو بلایا اور اس سے پوچھا: تو اس نے کہا: تو اس میں حرج ہی کیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل کا اشارہ کیا۔ ابن ابی یثرب نے اس کا انکار کیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بہر حال اللہ کی قسم! اگر تم اقرار کر لیتے تو تم کو رجم کر دیتا۔

عطاء رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ فرماتے ہیں: آپ رضی اللہ عنہ اس کو پھر بھی رجم نہ فرماتے بلکہ یہ فرمانا اس کو ڈرانے کے لیے تھا۔ مترجم عرض کرتا ہے کیونکہ رجم کے لیے شرط ہے کہ الشیب بالشیب یعنی آزاد شادی شدہ آزاد شادی شدہ عورت کے ساتھ زنا کرے تو رجم لازم ہوتا ہے۔ جبکہ یہاں ایسا نہیں۔ اور غلام کی باندی سے مراد ہے یعنی ان کے غلام نے جس باندی کے ساتھ شادی کر رکھی تھی۔ کیونکہ اگر وہ غلام کی ملک ہوئی تو وہ مالک کی ملک ہوتی۔ اگر ایسی صورت ہوتی تو اس میں کوئی حرج نہیں تھا۔ واللہ اعلم بالصواب ۱۳۵۸۶..... قبیصہ بن ذویب سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے اپنی باندی کے ساتھ وطی کر لی حالانکہ وہ اس کے غلام کے ساتھ شادی شدہ تھی۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو سو کوڑے مارے۔ الجامع لعبدالرزاق

تین طلاق کے بعد ہم بستری حرام ہے

۱۳۵۸۷..... حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے ایسے آدمی کے لیے جس نے اپنی بیوی کو تین طلاق دیدی تھیں پھر اس کے ساتھ ہم بستر ہوا اور طلاق دینے کا انکار کیا تو اس پر شہادت دی گئی کہ یہ واقعی طلاق دے چکا ہے تو حضرت عطاء نے فیصلہ فرمایا کہ دونوں کو جدا جدا کر دیا جائے اور اس پر رجم ہے اور نہ کوئی سزا۔

ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے خبر ملی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بھی ایسی صورت میں ایسا ہی فیصلہ فرمایا۔ النسائی ۱۳۵۸۸..... ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مقدمہ پیش ہوا جس میں ایک آدمی نے اپنی باندی کے ساتھ ہم بستری کر لی لیکن اس باندی میں دوسرا شخص بھی حصہ دار تھا (جس کی وجہ سے کسی کے لیے اس سے وطی حلال نہ تھی) چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مالک کو ایک کم سو کوڑے مارے۔ النسائی

۱۳۵۸۹..... حضرت ابو عثمان النہدی سے مروی ہے کہ ابو بکرؓ، نافع اور شبل بن معبد نے جب مغیرہ پر (زنا کی) گواہی دے دی کہ انہوں نے مغیرہ کو اس حال میں دیکھا ہے کہ گویا سرچھو۔ سرمہ دانی میں غائب ہو جاتی ہے۔ پھر زیاد (چوتھا گواہ) آیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ایسا آدمی آیا ہے جو حق بات کے سوا کسی بات کی شہادت نہیں دے گا۔ چنانچہ اس نے کہا: میں نے بری حالت اور برا منظر دیکھا ہے۔ (چونکہ اس نے پہلے والوں کی طرح واضح زنا کی گواہی نہ دی اس لیے زنا کا ثابت تو نہ ہوا لیکن پہلے تین گواہوں پر تہمت کی حد لازم ہو گئی) چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان تینوں کو حد جاری فرمائی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۹۰..... ابو الضحیٰ سے مروی ہے کہ جب تین گواہوں نے گواہی دے لی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چونکہ تھے کی گواہی مغیرہ کو ہلاک کر دے گی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۹۱..... قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ ابو السیارة ابو جندب کی بیوی پر فریفتہ ہو گیا۔ اور اس کو بہلانے پھسلانے لگا۔ لیکن ابو جندب کی بیوی نے انکار کر دیا اور کہا: ایسا نہ ہے، اگر ابو جندب کو معلوم ہو گیا تو وہ تجھے قتل کر دے گا۔ لیکن ابو السیارة نے باز آنے سے انکار کر دیا۔ بیوی نے ابو جندب کے بھائی سے بات کی۔ ابو جندب کے بھائی نے ابو السیارة کو سمجھایا لیکن وہ پھر بھی باز نہ آیا۔ ابو جندب کی بیوی نے اپنے شوہر کو بتایا۔ ابو جندب نے

کہا: میں لوگوں کو کہہ کر جاتا ہوں کہ میں اونٹوں کے پاس جا رہا ہوں (ابو السیارة کو علم ہو جائے گا) پھر تاریکی میں آکر میں گھر میں چھپ جاؤں گا پھر وہ آئے تو تم اس کو اندر میرے پاس بلا لینا۔ چنانچہ ابو جندب لوگوں کو کہہ کر کہ میں اونٹوں کے پاس (شہر سے باہر باڑے پر) جا رہا ہوں، چلے گئے۔ چنانچہ جب تاریکی چھا گئی تو وہ چھپ کر واپس آگئے اور کمرے کے اندر چھپ گئے۔ پھر ابو السیارة آیا اور ابو جندب کی بیوی رات کی تاریکی میں آتا پھرتی رہی تھی۔ چنانچہ ابو السیارة نے آکر ابو جندب کی بیوی کو پھسلانا چاہا۔ ان کی بیوی بولی: افسوس ہے تجھ پر! کیا اس کام پر میں نے کبھی بھی تجھے پھسلایا ہے؟ ابو السیارة بولا: ہرگز نہیں۔ لیکن مجھے تیرے بغیر صبر نہیں ہوتا۔ بیوی بولی: اچھا اندر کمرے میں چل! میں تیرے لیے تیار ہو کر آتی ہوں۔ چنانچہ جیسے ہی ابو السیارة کمرے میں داخل ہوا۔ ابو جندب جو اندر ہی تھے انہوں نے کمرے کا دروازہ بند کر لیا پھر ابو السیارة کو پکڑ کر گدی سے لے کر نیچے تک خوب مارنا شروع کر دیا۔ ابو جندب کی بیوی ابو جندب کے بھائی کے پاس گئی اور بولی آدمی کو بچالو۔ ورنہ ابو جندب اس کو قتل کر دے گا۔ چنانچہ ان کے بھائی نے ان کو اللہ کا واسطہ دے کر روکا تو انہوں نے چھوڑ دیا پھر ابو جندب نے ابو السیارة کو اٹھا کر اونٹوں کے راستے پر باہر پھینک دیا۔ پھر جب بھی ان کے پاس سے کوئی گذرتا اور ان سے ان کی حالت کا پوچھتا تو وہ کہتا: میں اونٹ سے گر گیا تھا پھر اونٹ نے اوپر سے مجھے چل دیا جس کی وجہ سے میں کبڑا ہو گیا ہوں۔

پھر ابو السیارة نے آکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شکایت کی (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے پیغام بھیج کر ابو جندب کو بلایا۔ ابو جندب سارا واقعہ سچا سچا کہہ سنایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل ماہ (لوگوں) کو بلایا تو انہوں نے بھی ابو جندب کی بات کی تصدیق کی۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو السیارة کو سو کوڑے مارے اور ان کی دیت کو بھی باطل کر دیا۔ (یعنی ان کے لیے ابو جندب پر کوئی تاوان نہیں)۔

الخرائطی فی اعتدال القلوب

۱۳۵۹۲..... (مسند علی رضی اللہ عنہ) ابو عبد الرحمن السلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا:

اے لوگو! اپنے غلاموں باندیوں پر حدود زنا نافذ کرو خواہ وہ شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ۔ بے شک ایک مرتبہ جب رسول اللہ ﷺ کی باندی نے زنا کر لیا تھا تو آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں اس پر حد قائم کروں۔ چنانچہ میں اس باندی کے پاس پہنچا تو اس کو نفاس کی حالت میں پایا۔ مجھے خوف ہوا کہ اگر میں اس پر حد نافذ کروں گا تو وہ موت کے منہ میں چلی جائے گی، چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس آ گیا اور آپ کو خبر بیان کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اچھا کیا۔ اس کو چھوڑ دو حتیٰ کہ وہ تندرست ہو جائے۔ مسند ابی داؤد، مسند احمد، مسلم، الترمذی،

مسند ابی یعلیٰ، ابن جریر، ابن الجارود، الدارقطنی فی السنن، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی قال الترمذی حدیث حسن صحیح

۱۳۵۹۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ماریہ قبطی (جو حضور ﷺ کی باندی اور آپ کے بچے کی ماں بھی تھیں) کا ایک چچا زاد تھا جو اکثر

ان کے پاس ملنے آتا تھا اور آتا جاتا رہتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: یہ تلوار لے لے اور جا، اگر اسی آدمی کو ماریہ کے پاس پاؤ تو اس کو قتل کر دینا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کے کام میں بل کے پھار کی طرح بے دھڑس گھس جاؤں گا اور آپ کا کام کیے بغیر واپس نہیں لوٹوں گا۔ یہ بتائیے کیا غائب جو نہیں دیکھ سکتا مشاہد دیکھ سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شاید وہ دیکھ سکتا ہے جو غائب نہیں دیکھ سکتا (واللہ اعلم بمرادہ الصواب) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چنانچہ میں تلوار سونت کر اس کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا اور اس کو باندی کے پاس پایا۔ میں تلوار کے ساتھ اس کی طرف لپکا تو اس نے مجھے دیکھ لیا کہ میں اس کی طرف بڑھ رہا ہوں اور سمجھ گیا کہ وہی میرا مقصود نظر ہے۔ چنانچہ وہ بھاگ کر کھجور کے درخت پر چڑھ گیا پھر وہ گدی کے بل لیٹ گیا اور ایک پاؤں اٹھالیا۔ میں اس کے پاس پہنچ گیا اور اس کو چھو چھو کر دیکھنے لگا معلوم ہوا کہ اس کے پاس تھوڑا سا اور نہ زیادہ، (بلکہ وہ تو بھڑا ہے) چنانچہ میں نے اپنی تلوار نیام میں کر لی پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر آپ کو ساری خبر سنائی۔ آپ نے فرمایا:

الحمد لله الذي يصرّف عنا اهل البيت

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمارے گھر والوں سے شر کو دور کیا۔ البزار، ابن جریر، حلیۃ الاولیاء، السنن لسعید بن منصور

امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت کی اسناد حسن ہے۔

۱۳۵۹۴..... غزو ان بن جریر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے لوگوں کے درمیان فحش کاموں کا ذکر ہوا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حاضرین سے پوچھا: جانتے ہو اللہ کے نزدیک کون سا زنا سب سے بڑا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! زنا تو سب ہی بڑے ہیں۔ ارشاد فرمایا: مجھے معلوم ہے سب زنا بڑے ہیں۔ لیکن میں تم کو اللہ کے ہاں سب سے بڑے زنا کا بتاتا ہوں۔ وہ یوں کہ آدمی کسی مسلمان کی بیوی سے زنا کرے۔ وہ خود تو زانی ہوگا ہی لیکن ایک مسلمان کی بیوی کو بھی خراب کر (کے اس کا گھر تباہ کر) دے گا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہمیں خبر ملی ہے کہ لوگوں پر ایسی (متعفن) ہوا بھیجی جائے گی جو تمام لوگوں کو ہر جگہ پہنچے گی۔ وہ ہوا لوگوں کا سانس روک دینے کے قریب ہوگی کہ ایک منادی نداء دے گا اس کی آواز کو ہر ایک سنے گا: وہ کہے گا: لوگو! جانتے ہو یہ کیسی ہوا ہے، جس نے تم کو اذیت میں مبتلا کر دیا ہے؟ وہ کہیں گے: ہم نہیں جانتے، مگر یہ ہوا ہر جگہ پہنچ رہی ہے۔ تب کہا جائے گا یہ زنا کرنے والوں کی شرم گاہوں سے نکلنے والی بدبودار ہوا ہے، یہ زانی اللہ سے اس حال میں ملے ہیں کہ انہوں نے اپنے زنا سے توبہ نہیں کی تھی۔

ثم ينصرف بهم فلم يذكر عند الانصراف جنة ولا ناراً. واللہ اعلم بمراد هذا الكلام. الدورقی

۱۳۵۹۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے پاس دو عورتیں آئیں جنہوں نے قرآن پڑھ رکھا تھا۔ وہ دونوں بولیں: کیا آپ کو کتاب اللہ میں عورت کے عورت کے ساتھ ہم بستری کرنے کی حرمت معلوم ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔ ایسی عورتیں ان عورتوں میں سے ہیں جو تبع (بادشاہ) کے زمانے میں ہوتی تھیں اور وہ اصحاب الراس کی عورتیں تھیں (اور ان کی مذمت قرآن میں آئی ہے) پھر فرمایا: ایسے (ہم جنس پرست) لوگوں کے لیے ست چادریں آگ کی کالی جائیں گی، ایک قمیص آگ کی، ایک اندرونی پہناوا آگ کا، ایک تاج آگ کا، دو موزے آگ کے اور ان سب کے اوپر ایک تخت کھر درامونا کپڑا ہوگا جو آگ کا ہوگا اور انتہائی بدبودار ہوگا۔

ابن ابی الدنيا، شعب الايمان للبيهقي، ابن عساكر

۱۳۵۹۶..... ابو الضحیٰ سے مروی ہے کہ ایک عورت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور بولی: میں نے زنا کیا ہے! لہذا مجھے رجم کر دیجئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو واپس کر دیا حتیٰ کہ اس نے چار مرتبہ اپنے خلاف گواہی دے دی۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے رجم کا حکم دیدیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا امیر المؤمنین اس عورت کو واپس بلائیں اور اس سے اس کے زنا کی حقیقت کے بارے میں سوال کریں شاید اس کے پاس کوئی عذر ہو؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو واپس بلوایا۔ پوچھا: تیرے ساتھ کیسے زنا ہوا؟ عورت نے کہا: میرے گھر کے اہل بیت تھے، میں ان کے پاس گئی، ہمارا ایک شریک تھا وہ بھی اپنے اونٹوں میں آ نکلا۔ میں اپنے ساتھ پانی لے گئی تھی، میرے اونٹوں میں کوئی دودھ والا جانور بھی نہ تھا۔ ہمارا شریک بھی پانی لایا تھا اور اس کے تو اونٹوں میں بھی دودھ والے جانور تھے۔ میرا پانی ختم ہو گیا۔ میں نے اس سے پانی مانگا، مگر اس نے پانی دینے سے انکار کر دیا مگر اس شرط پر کہ میں اس کو اپنے وجود پر قدرت دوں۔ لیکن میں نے (اس طرح پانی لینے سے) انکار کر دیا لیکن پھر (شدت پیاس سے) میری جان نکلنے کے قریب ہو گئی تو میں نے اس کی بات مان لی۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کا نعرہ مارا اور فرمایا:

فمن اضطر غیر باغ ولا عاد. الآیة

جو مجبور ہو گیا نہ وہ حد سے تجاوز کرنے والا تھا اور نہ دوبارہ کرنے والا تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔

فرمایا: البذا میں اس کو معذور سمجھتا ہوں۔ البغوی فی نسخة نعیم بن الہیثم

۱۳۵۹۷..... ام کلثوم بنت ابی بکر سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مدینہ میں رات کو گلیوں کا چکر کاتتے تھے۔ ایک رات ایک آدمی اور عورت کو برے کام میں دیکھا۔ جب سچ ہوئی تو لوگوں سے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر امام کسی مرد اور عورت کو برا کام کرتے دیکھے پھر وہ ان دونوں پر حد قائم کر دے تو تم کیا کرو گے؟ لوگوں نے کہا آپ امام (حاکم) ہیں۔ ایسا کرنے میں صاحب اختیار ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کو اس کا اختیار نہیں۔ ایسی صورت میں آپ پر حد (تہمت) قائم کی جائے گی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کام میں چار گواہوں سے کم پر راضی نہیں ہوا۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات کچھ عرصہ کے لیے نہیں روک دی۔ پھر ایک مرتبہ دوبارہ سوال کیا تو لوگوں نے بھی پہلے جیسا جواب دیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی پہلی بات دہرائی۔ العرائض فی مکارم الاخلاق

۱۳۵۹۸ اسود دؤلی سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت کا مقدمہ لایا گیا جس نے چھ ماہ میں بچہ جنم دیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو رجم کرنے کا ارادہ فرمایا یہ بات حضرت علی رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوئی تو ارشاد فرمایا اس عورت پر رجم نہیں ہوگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

و حملہ و فصالہ ثلثون شهدا

بچہ کے حمل اور دودھ چھرانے کی مدت تیس ماہ ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

والوالدات یرضعن اولادھن حولین کاملین

اور والدائیں اپنی اولاد کو دو سال کامل دودھ پلائیں گی۔

چنانچہ اس خبر تیس ماہ پورے ہو گئے۔ الجامع لعبدالرزاق، عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، السنن للبیہقی

۱۳۵۹۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے پاس ایک عورت آئی اور بولی! میں نے زنا کیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے بستر پر سو رہی ہو اس حال میں تمہارے ساتھ زنا ہوا ہو یا تمہارے ساتھ کسی نے جبر کیا ہو؟ عورت بولی: میں نے بخوشی یہ کام کیا ہے، مجھے کسی نے مجبور نہیں کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شاید تم کو اپنے نفس پر غصہ آ گیا ہو؟ عرض لیا: نہیں مجھے اپنے نفس پر غصہ نہیں آیا تھا۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو قید کر لیا۔ جب اس نے بچہ جنم دیا اور وہ بڑا ہو گیا تو تب اس کو ٹوڑے مارے۔ ابن راہویہ

۱۳۶۰۰ حنیہ بن عدی سے مروی ہے کہ ایک عورت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئی اور بولی: اس کے شوہر نے اس کی باندی کے ساتھ مباشرت کی ہے! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو سچ کہتی ہے تو ہم تیرے شوہر کو سنگسار کریں گے اور اگر تو جھوٹی ہے تو تجھ پر حد (تہمت) جاری کریں گے۔ یہ سن کر عورت چلی گئی۔ الشافعی، الجامع لعبدالرزاق

۱۳۶۰۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک آدمی اور ایک عورت کو ایک کپڑے میں لپیٹا جو پایا تو دونوں پر سوکوزوں کی حد جاری کی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۶۰۲ ابوالحی سے مروی ہے کہ تین آدمیوں نے ایک مرد اور عورت پر زنا کی شہادت دیدی لیکن چوتھے نے کہا: میں نے ان کو صرف ایک کپڑے میں دیکھا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر یہ زنا ہے تو یہ اس (شہادت) کی سزا ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تینوں آدمیوں کو حد تہمت لگائی جبکہ مرد اور عورت کو اپنی طرف سے (حد سے کم) سزا دی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۶۰۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کسی عورت سے شادی کی مگر پھر کسی اور عورت کے ساتھ زنا کر بیٹھا۔ پھر اس آدمی پر حد جاری کی گئی۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آدمی اور اس کی بیوی کے درمیان تفریق کر دی اور آدمی کو حکم فرمایا: تم بھی اپنی جیسی (حد زنا میں) سزایافتہ عورت سے شادی کرو۔ السنن لبعید بن منصور، ابن المنذر، السنن للبیہقی

۱۳۶۰۴ عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب اپنے والد (محمد) سے اور وہ ابن (عبداللہ) کے دادا (یعنی عمر) سے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک قبیلی عورت حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا (جو حضور ﷺ کی باندی اور آپ کے بچے ابراہیم کی ماں تھی) کے پاس کثرت سے آتا تھا (اور وہ ان کا چچا زاد تھا) مجھے رسول اللہ ﷺ نے اس کے پاس (تلوار کے ساتھ) بھیجا۔ جب اس قبیلی نے مجھے دیکھا تو بھاگ کر حجور کے درخت پر چڑھ گیا۔ میں نے اس کو نیچے سے دیکھا تو وہ ہجرتا تھا اس کا عضو تامل نہ تھا۔ چنانچہ میں (اس کو چھوڑ کر) نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے (ساری بات سن کر) ارشاد فرمایا:

انما شفاء العی السؤال

جہالت کی شفاء سوال ہے۔ ابن جریر، النسائی

۱۳۶۰۵..... غلاس سے مروی ہے کہ ایک عورت اپنے شوہر کی وراثت میں (کسی غلام کے) ایک حصے کی مالک ہو گئی۔ اس غلام کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لایا گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تو عورت کے ساتھ ہم بستر ہوا ہے؟ اس نے انکار کر دیا۔ تب آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو اس کے ساتھ ہم بستر ہوتا تو میں تجھے پتھروں کے ساتھ سنگسار کر دیتا ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عورت کو اشارہ فرمایا: یہ تیرا غلام ہے، چاہے تو اس کو بیچ دے، چاہے تو اس کو بہہ (ہدیہ) کر دے اور چاہے تو اس کو آزاد کر کے اس کے ساتھ شادی رچالے۔ النسائی

۱۳۶۰۶..... اور یس بن یزید الازدی سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ خلافت میں ایک عورت لائی گئی جو ایک آدمی کے ساتھ ویرانے جنگل میں تنہا پائی گئی تھی۔ اس کو آدمی نے وہاں لے جا کر رکھا ہوا تھا۔ آدمی بولا: یہ میری چچا زاد ہے۔ اور میں اس کا سر پرست ہوں۔ یہ صاحب مال اور صاحب حسب و نسب ہے۔ مجھے ڈر تھا کہ یہ کہیں کسی اور کے ساتھ نہ چلی جائے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عورت سے پوچھا: تو کیا کہتی ہے؟ لوگوں نے عورت کو کہا کہہ دے: ہاں (میں اس کے ساتھ راضی ہوں) چنانچہ اس نے ہاں کر دی تو آدمی نے اس کو (اپنی سرپرستی میں) لے لیا۔ ابو الحسن البکلی

سالی کے ساتھ زنا سے بیوی حرام نہ ہوگی

۱۳۶۰۷..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جس آدمی نے اپنی بیوی کی بہن کے ساتھ زنا کیا ہے اس نے اگرچہ ایک حرمت کو پامال کیا لیکن اس کی بیوی اس پر حرام نہ ہوگی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۶۰۸..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے ان کو کہا کہ اس نے ایک عورت کا بوسہ لیا ہے جو اس کے لیے حلال نہیں تھی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تیرے منہ نے زنا کیا ہے، پوچھا: اس کا کفارہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اللہ سے استغفار کر اور آئندہ ایسا نہ کرنا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۶۰۹..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے ان سے پوچھا کہ میری ماں نے اپنی ایک باندی کو میرے لیے حلال کیا ہے، کیا میں اس کے پاس (ہم بستری کے لیے) جا سکتا ہوں؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: تیرے لیے تین صورتوں میں جائز ہے یا تو تو اس کے ساتھ شادی کر لے، یا اس کو خرید لے یا پھر تیری ماں یہ باندی تجھے بالکل بہہ (ہدیہ) کر دے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۶۱۰..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: تیرے لیے صرف ایسی شرم گاہ (والی باندی عورت) حلال ہے جس کو چاہے تو بیچ سکتا ہو، یا بہہ کر سکتا ہو یا آزاد کر سکتا ہو۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۶۱۱..... ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور بولا: یا رسول اللہ! مجھے زنا کی اجازت دیدیں۔ نبی ﷺ کے قریب جو اصحاب بیٹھے تھے انہوں نے اس کو زد و کوب کرنا چاہا، لیکن نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو چھوڑ دو۔ پھر آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا تو چاہتا ہے کہ تیری بہن کے ساتھ ایسا کام کیا جائے؟ اس نے انکار کیا۔ آپ نے پوچھا: اچھا تیری بیٹی کے ساتھ؟ اس نے انکار کیا۔ اس طرح آپ ﷺ مختلف رشتوں کا نام لے لے کر اس سے پوچھتے رہے اور وہ انکار کرتا رہا۔ پھر نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بات اللہ نے تیرے لیے ناپسند کر دی ہے وہ دوسروں کے لیے بھی ناپسند کر۔ اور جو اپنے لیے پسند کرتا ہے وہ اپنے بھائی کے لیے بھی پسند کر۔ ابن جریر

۱۳۶۱۲..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو پاؤں تو کیا چار گواہ لانے تک کے لیے اس کو مہلت دوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ ابن عساکر

۱۳۶۱۳..... حضرت حسن سے پوچھا گیا کہ اگر آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو پائے تو کیا کرے؟ ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: کفخی بالسیف شاہداً۔ یعنی آپ شاہد افرمانا چاہتے تھے کہ تلوار اس کے لیے گواہ ہے یعنی اس کا کام تمام مردوں کی پھر آپ نے وہ بات پوری نہیں

فرمائی بلکہ یہ ارشاد فرمایا: پھر تو نشہ آور اور غیرت مند بھی (بہانہ بنا کر) اس کی اتباع کریں گے۔ الجامع لعبدالرزاق
فائدہ:..... یعنی آپ ایسی صورت میں اجنبی آدمی کو مار ڈالنے کی اجازت دینا چاہتے تھے لیکن پھر دوسرے خیال کی وجہ سے رک گئے کہ اس
طرح لوگ اس آڑ میں ناجائز قتل و غارت گری شروع کر دیں گے۔ اس مضمون کی مزید وضاحت اگلی روایت میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۳۶۱۳ ہمیں معمر نے زہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت بیان کی کہ ایک آدمی نے (غالباً یہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ) اور اپنے قبیلے کے سردار
تھے آپ ﷺ سے سوال کیا: کیا آدمی اراپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو پائے تو اس کو قتل کر دے؟ نبی ﷺ نے (لوگوں کو مخاطب ہو کر) فرمایا: سنتے
ہو، تمہارا سردار کیا کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کو ملامت نہ فرمائیں، یہ زیادہ غیرت مند آدمی ہے۔ اللہ کی قسم! اس نے کبھی
بکرہ (کنواری) عورت کے علاوہ کسی سے شادی نہیں کی اور جب بھی کسی کو طلاق دی ہے (وہ اس حال تک پہنچا دی ہے) کہ کوئی بھی ہم میں سے
اس کے ساتھ شادی نہیں کر سکتا۔ بالآخر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (کچھ بھی ہو لیکن) اللہ پاک گواہوں کے بغیر ایسی صورت سے انکار فرماتا ہے۔
الجامع لعبدالرزاق

ولد الزنا کا حکم

۱۳۶۱۵..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق مروی ہے کہ ان سے جب پوچھا جاتا: (کیا) ولد الزنا شر المثلث ہے (یعنی کیا یہ بھی اپنے
والدین کی طرح شر ہے؟) تو آپ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی تھیں: اس پر آپ: والدین کا کوئی گناہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:
ولا تزر وازرة وزر اخرى.

کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۶۱۶..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان ہے: اولاد الزنا کو (اگر وہ مملوک ہوں) آزاد کرو اور ان کے ساتھ اچھا سلوک رکھو۔ الجامع لعبدالرزاق
۱۳۶۱۷..... میمون بن مہران رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے جب انہوں نے ایک ولد الزنا کی نماز
جنازہ پڑھائی۔ تو آپ رضی اللہ عنہ (کو کہا گیا: کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) نے تو اس پر نماز جنازہ نہیں پڑھی اور یہ فرمایا کہ یہ شر المثلث ہے (یعنی والدین
کی طرح شر اور بد بخت ہے) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ خیر المثلث ہے (یعنی برے والدین کی اچھی اولاد ہے)۔ الجامع لعبدالرزاق

اجنبی عورت کے ساتھ خلوت

۱۳۶۱۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جس عورت کا شوہر موجود نہ ہو اس کے پاس صرف اس کا ذمہ محرم ہی داخل ہو سکتا ہے۔
خبردار! اگر کہا جائے کہ اس کے دیور وغیرہ! تو سنو دیور وغیرہ موت ہیں۔ ان کا داخلہ بھی قطعاً جائز نہیں ہے۔ الجامع لعبدالرزاق
۱۳۶۱۹..... ابو عبد الرحمن السلمی سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کوئی (نامحرم) آدمی کسی غائب شوہر والی عورت
کے پاس داخل نہ ہو۔ ایک آدمی نے کہا میرا بھائی (یا کہا) میرا چچا زاد جہاد پر گیا ہوا ہے اور وہ مجھے اپنے گھر کی نگہداشت کا کہہ گیا ہے۔ تو کیا میں
اس کے گھر والوں کے پاس جا سکتا ہوں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو درہ (کوڑا) مارا اور فرمایا: تب بھی یہی حکم ہے، ان کے گھر میں ہرگز
داخل نہ ہو، بلکہ دروازوں پر کھڑا ہو کر پوچھ لے! کیا تم کو کوئی کام ہے؟ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۶۲۰..... حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی کسی آدمی کے پاس سے گذرا جو ایک عورت کے ساتھ بات چیت کر رہا تھا۔ اس نے ان
نے درمیان ایسی حالت دیکھی کہ وہ اپنے آپ کو روک نہ سکا اور ڈنڈا لے کر آیا اور اس کو اتنا مارا کہ اس کا خون بہہ پڑا۔ آدمی نے جا کر حضرت عمر
رضی اللہ عنہ سے شکایت کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مارنے والے آدمی کو بلوایا اور اس سے پوچھا: آدمی نے جواب دیا: یا امیر المؤمنین! میں
نے اس کو ایک عورت کے ساتھ اس طرح باتیں کرتے دیکھا کہ میں اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور ہم میں سے

کون کرے گا ایسا؟ پھر (رضی) آدمی کو فرمایا: اور یہ سمجھ لے کہ یہ آدمی اللہ کا جاسوس تھا جس نے تجھے اس نوبت تک پہنچایا۔ ابن عساکر ۱۳۶۲۱... عن عمرو بن دینار عن موسیٰ بن خلف کی سند سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ایک آدمی کے پاس سے گذر رہا جو سرعام ایک عورت سے بات چیت کر رہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر کوڑا اٹھالیا۔ آدمی بولا: یا امیر المؤمنین! یہ عورت میری بیوی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر ایسی جگہ کیوں بات نہیں کرتا جہاں تجھے لوگ نہ دیکھیں۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق

۱۳۶۲۲... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: لوگو! جن عورتوں کے پاس ان کے شوہر (یا کوئی ذی محرم) نہ ہوں ان کے پاس جانے سے ہرگز اجتناب کرو۔ اللہ کی قسم! آدمی کسی (اجنبیہ) عورت کے پاس داخل ہوتا ہے، حالانکہ آدمی اگر آسمان سے زمین پر گر جائے تو یہ اس کے لیے زنا کرنے سے بہتر ہے، چنانچہ شیطان ایک کو دوسرے کے ساتھ ورغلا تا رہتا ہے حتیٰ کہ دونوں کو ملا دیتا ہے۔ ابن جریر

۱۳۶۲۳... عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک آدمی کے پاس سے گذرے جو کسی عورت کے ساتھ بات چیت کر رہا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو دڑھ مارا۔ آدمی بولا: یا امیر المؤمنین! یہ میری بیوی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر اپنا بدلہ لے لو۔ آدمی بولا: فقد غفرت لک میں نے آپ کو بخش دیا یا امیر المؤمنین۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مغفرت (بخشش) تمہارے ہاتھ میں نہیں سے، ہاں تم چاہو تو معاف کرو۔ تب آدمی بولا: یا امیر المؤمنین! میں نے آپ کو معاف کر دیا۔ الاصبہانی

شوہر کی عدم موجودگی میں بیوی سے بات نہ کرے

۱۳۶۲۴... عن معمر بن الحسن کی سند سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن العاص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر پر گئے اور اجازت لی مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ موجود نہ تھے اس لیے واپس آ گئے۔ پھر دوبارہ کسی وقت گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو موجود پایا۔ چنانچہ ان کی موجودگی میں ان کی بیوی سے اپنے کام کی بات کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گویا تم کو عورت سے کام تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ لیکن چونکہ رسول اللہ ﷺ نے شوہر کی عدم موجودگی میں ان کی عورتوں کے پاس جانے سے منع کیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں! بے شک رسول اللہ ﷺ نے شوہر کی عدم موجودگی میں ان کی عورتوں کے پاس جانے سے منع کیا ہے۔ النسائی

۱۳۶۲۵... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ عورتوں سے ان کے شوہروں کی اجازت کے بغیر بات چیت نہ کی جائے۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق

۱۳۶۲۶... غنم بن سالمہ سے مروی ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے گھر کسی کام سے گئے۔ لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ موجود نہ تھے، لہذا لوٹ آئے۔ دو یا تین مرتبہ ایسا ہوا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اگر تم کو عورت سے کام تھا تو اندر چلے جاتے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم کو منع کیا گیا ہے کہ ہم عورتوں کے پاس ان کے شوہروں کی اجازت کے بغیر داخل ہوں۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق

۱۳۶۲۷... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: کوئی آدمی کسی عورت کے پاس اس کے شوہر کی عدم موجودگی میں داخل نہ ہو خواہ اس عورت کے جو اس پر حرام ہے (ماں بہن وغیرہ)۔ خبر دار! اگر کوئی کہے کہ جو حرام (شوہر کا رشتہ دار) تو سنو وہ تو موت ہے۔

الجامع لعبدالرزاق، المصنف لابن ابی نسیہ

فی الحدیث... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مقصد غالباً جو حرام سے عورت کے شوہر کا باپ تھا۔ یعنی وہ حالانکہ محرم ہے جب وہ عورت (یعنی بہو) کے لیے موت ہے تو شوہر کے بھائی وغیرہ دوسرے مرد رشتہ دار تو کس قدر اس کے لیے خطرناک ہوں گے۔

۱۳۶۲۸... محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ذاکیہ (قاصد) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس نے اپنا ترکش کھولا تو اس میں

سے ایک کا نڈ نکل کر گر پڑا جس میں چند اشعار لکھے تھے:

ترجمہ:..... سن! اے قاصد ابو حفص کو یہ خبر پہنچا دے! تجھ پر میرا بھائی قربان ہو جو مضبوط ازار والا (پاکدامن) ہے۔ اللہ آپ کو ہدایت بخشنے، ہم تو جنگ کے زمانے میں تم سے دور رہتے ہیں اور ہماری اونٹنیاں، حالانکہ وہ بندھی ہوئی ہیں۔ پھر مختلف تجار سامان فروختگی کے بہانے ان کے پاس آتے جاتے ہیں، وہ اونٹنیاں بنی کعب بن عمرو، اسلم، جہینہ اور قبیلہ غفار کی ہیں۔ ان کو جعدہ بن سلیم گمراہ باندھنے کی کوشش کرتا ہے وہ ان کی دوشیزگی ختم کرنا چاہتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ خط پڑھ کر جعدہ بن سلیم کو بلایا اور اس کو باندھ کر سو کوڑے مارے اور آئندہ کے لیے اس کو کسی عورت کے پاس جس کا شوہر موجود نہ ہو، جانے سے قطعاً روک دیا۔ ابن سعد، الحارث

۱۳۶۲۹۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا کہ کوئی کوئی آدمی مسلسل ان عورتوں کے پاس جن کے شوہر جہاد پر گئے ہوئے ہیں، تکیہ لگائے پڑے رہتے ہیں اور ان کے ساتھ بات چیت میں مصروف رہتے ہیں۔ خبردار! ان سے کنارہ کرو۔ وہ پاکدامن عورتیں ہیں، کیونکہ عورتیں تو تختے پر پڑا ہوا گوشت ہوتی ہیں (وہ زیادہ اپنا دفاع نہیں کر سکتی اور باتوں میں آجاتی ہیں) ہاں مگر جو بچنا چاہے۔ ابو عبید

۱۳۶۳۰۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان عورتوں کے پاس داخل نہ ہو جنکے شوہر گھروں پر موجود نہیں ہیں۔ بے شک شیطان ابن آدم میں خون کی جگہ دوڑتا ہے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ کیا آپ میں بھی؟ فرمایا: ہاں مگر اللہ نے میری مدد فرمائی ہے اور وہ مسلمان ہو گیا ہے۔ ابن النجار

۱۳۶۳۱۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی ایسی عورت کے پاس جائے جس کا شوہر موجود نہ ہوتا کہ اس کے بستر پر بیٹھ کر اس سے باتیں کرے اس کی مثال اس شخص کی ہے جس کو کوئی کتا نوج (نوج کرکھا) رہا ہو۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۶۳۲۔ مالک بن احمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ قیامت کے روز کسی صورتور سے کوئی نفل قبول فرمائیں گے اور نہ فرض۔ ہم نے پوچھا: یا رسول اللہ! صحتو رکیا ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ شخص جو اپنے گھر والوں کے پاس دوسرے آدمیوں کو لائے۔ البخاری فی التاريخ، الخوانطی فی مساوی الاخلاق، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی، ابن عساکر

۱۳۶۳۳۔ عروہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے ام بنت ابی بردہ کو فرمایا: جب تیرے پاس کوئی ایسا آدمی آئے جو نامحرم ہو تو اپنے گھر والوں میں سے کسی محرم کو اپنے پاس بلا لے اور وہ تیرے پاس رہے جب تک کہ نامحرم آدنی تیرے پاس موجود ہو۔ کیونکہ آدمی اور عورت جب اکیلے ہوتے ہیں تو شیطان ان کے بیچ میں داخل ہو جاتا ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۶۳۴۔ عکرمہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی سفر سے واپس لوٹا اس کو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو فلائی عورت کے پاس جا کر ٹھہرا تھا اور تو نے دروازہ بھی اندر سے بند کر لیا تھا۔ دیکھ ہرگز آدمی کو کسی (غیر) عورت کے پاس تنہائی نہ برتنی چاہیے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۶۳۵۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس گھر پر لعنت فرمائی جس میں کوئی منث (بجڑا) داخل ہو۔ ابن النجار

بد نظری

۱۳۶۳۶۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی کسی کے گھر میں نگاہ مارے تو اس کا نگہبان فرشتہ اس کو کہتا ہے: افسوس تجھ پر تو نے ازیت دی اور تا فرمائی کی۔ پھر اس پر قیامت تک کے لیے آگ جلا دی جاتی ہے۔ جب وہ قبر سے نکلتا ہے تو وہ

فرشتہ اس کے منہ پر آگ مارتا ہے۔ اس کے بعد اس کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا تم سمجھ سکتے ہو۔ الدیلمی وفیہ ابان بن سفیان متہم

کلام:..... روایت ضعیف ہے، اس کی سند میں ابان بن سفیان متہم ہے۔ نیز دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۸۰، ۱۸۲، السنن ۲۱۶/۲۔

۱۳۶۳۷۔ ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مجھے ایسے شخص نے خبر دی جس کی میں تصدیق کرتا ہوں، اس شخص کی طرف سے جس نے

اس روایت کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ کیا کسی باندی کو خریدنے کی غرض سے اس کی پنڈلی، پچھلا حصہ اور پیٹ دیکھا جاسکتا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں اگر تو (واقعی خریدنے کی غرض سے) اس کا بہاؤ تاؤ کر رہا ہو۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۶۳۸..... نباتہ سے مروی ہے فرماتی ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب غسل فرمالتے تو میں آپ رضی اللہ عنہ کے کپڑے لے کر آپ کے پاس آتی۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے کہ میری طرف نہ دیکھنا کیونکہ یہ تیرے لیے حلال نہیں ہے۔ نباتہ فرماتی ہیں حالانکہ میں آپ کی بیوی تھی۔ ابن سعد

۱۳۶۳۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تجھے خوش خبری نہ سناؤں؟ میں نے عرض کیا ضرور! آپ نے فرمایا: تیرے لیے جنت میں ایک خزانہ ہے اور تو اس خزانے کے دونوں طرف والا ہے (یعنی اس خزانے کے اول و آخر سارے کا تو مالک ہے) پس نظر کے بعد دوسری نظر نہ ڈال۔ پہلی تیرے لیے ہے لیکن دوسری تجھ پر وبال ہے۔ ابن مردویہ

۱۳۶۴۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کو ارشاد فرمایا: اے علی! جنت میں تیرے لیے ایک خزانہ ہے اور تو اس خزانے کا دو سینگوں والا (یعنی تنہا مالک) ہے۔ پس نظر کے بعد نظر نہ ڈال۔ بے شک پہلی تیرے لیے (معاف) ہے، دوسری نہیں۔ ابن مردویہ

۱۳۶۴۱..... جریر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اچانک نظر پڑ جانے کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے مجھے نظر پھیر لینے کا حکم دیا۔ ابن النجار

۱۳۶۴۲..... (مسند عثمان رضی اللہ عنہ) سالم بن عبد اللہ، ابان بن عثمان اور زید بن حسن سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے ایک قریشی لڑکے کے ساتھ بد فعلی کی تھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کے متعلق پوچھا کیا یہ مہسن (شادی شدہ) ہے؟ لوگوں نے کہا: اس نے نکاح تو کیا ہے مگر ابھی تک اس کے ساتھ ہم بستر نہیں ہوا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اگر یہ اپنی اہلیہ کے ساتھ ہم بستر ہو چکا ہوتا تو اس پر رجم کی سزا لازم آتی۔ لیکن اگر اس نے دخول نہیں کیا (یعنی ابھی تک بیوی کے ساتھ ہم بستر نہیں ہوا) تو اب اس کو (سوکڑوں کی) خذ جاری کریں۔ ابو ایوب رضی اللہ عنہ جو حاضر مجلس تھے بولے: میں گواہی دیتا ہوں کہ جو ابو الحسن (حضرت علی رضی اللہ عنہ) ذکر کر رہے ہیں میں نے یہی بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے حکم دیدیا اور اس کو خذ جاری کر دی گئی۔ الکبیر للطبرانی

۱۳۶۴۳..... (مسند علی رضی اللہ عنہ) محمد بن المنکدر سے مروی ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ: عرب کے ایک علانے میں ایک شخص ہے وہ اس طرح اپنا نکاح کرواتا ہے جس طرح عورت کا نکاح ہوتا ہے۔

چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اصحاب رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کو جمع کیا جن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے اور آپ رضی اللہ عنہ (بی اس دن سب سے زیادہ بڑھ چڑھ کر بول رہے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: یہ ایسا گناہ ہے جو کچھ ہو اوہ تم کو بھی معلوم ہے۔ لہذا میرا خیال ہے کہ تم اس شخص کو جلاؤ۔ لہذا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ اس کو آگ میں جلا دیا جائے۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الملاحی، ابن المنذر، ابن بشران، السنن للبیہقی عن یزید بن قیس ان علیاً رجم لوطیا۔ ابن ابی شیبہ،

الشافعی، السنن لسعید بن منصور، ابن ابی الدنیا فی ذم الملاحی، السنن للبیہقی

فائدہ:..... یزید بن قیس روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک لوطی کو رجم کیا تھا۔ السنن للبیہقی

۱۳۶۴۴..... عن حسین بن زید عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ عن علی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس

نے قوم لوط کا عمل کیا وہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ اس کو رجم کر دیا جائے۔ ابن جریر وضعفہ

کلام:..... یہ روایت ضعیف ہے کنز العمال رقم الحدیث ۱۳۶۴۴ ج ۵۔

۱۳۶۴۵..... ابن عباس رضی اللہ عنہما اس امر (لڑکے) کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں جو لوطی عمل میں ملوث پایا جائے کہ اس کو رجم (سنگسار)

کر دیا جائے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۶۳۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فاعل اور مفعول بہ دونوں کو قتل کر دو یعنی جو قوم لوط کا عمل کرے۔ اور جو کسی جانور کے ساتھ بد فعلی کرے اس کو اور جانور دونوں کو قتل کر دو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں یہ کلمہ اس لیے ہے تاکہ اس کے گھروانوں کو اس کی وجہ سے بدنام نہ کیا جائے، اور فرمایا جو کسی محرم کے ساتھ زنا کرے تو اس کو بھی قتل کر دو۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۶۳۷..... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: قوم لوط میں سے جنہوں نے قوم لوط کا عمل کیا وہ صرف تم سے کچھ اوپر تھے ابھی ان کی تعداد چالیس نہ ہوئی تھی کہ اللہ نے سب کو ہلاک کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو ورنہ اللہ کا عذاب بھی تم سب پر نازل ہو جائے گا۔ اسحاق بن بشر، ابن عساکر

۱۳۶۳۸..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے ایک مرتبہ حضور ﷺ کو رنجیدہ دیکھا تو پوچھا: یا رسول اللہ! کس چیز نے آپ کو رنجیدہ کر رکھا ہے؟ مجھے ایک بات کا خوف ہے اپنی امت پر کہ کہیں وہ میرے بعد قوم لوط کا عمل نہ کرنے لگ جائیں۔ الکبیر للطبرانی

لواطت

۱۳۶۳۹..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا: سب سے پہلے جو اس بد فعلی (یعنی قوم لوط کے عمل) کے ساتھ متہم ہوا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قریش کے جوانوں کو حکم فرمادیا کہ اس شخص کے ساتھ کوئی نہ اٹھے بیٹھے۔ السنن للبیہقی

حد الخمر..... شراب کی سزا

۱۳۶۵۰..... (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شراب پینے پر جو توں کے ساتھ چالیس ضربیں ماریں۔ الجامع لعبدالرزاق، النسائی

۱۳۶۵۱..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: خمر (شراب) کی حرمت نازل ہو چکی ہے اور یہ پانچ چیزوں سے نکلتی ہے: انگور، کھجور، گندم، جو اور شہد۔ شراب وہ ہے جو عقل پر چھا جائے۔ اور تین چیزوں کے متعلق میری خواہش تھی کہ رسول اللہ ﷺ سے جدا نہ ہوتے جب تک ان کی حتمی صورتیں نہ بیان کر جاتے: دادا (بطور وراثت)، کلالہ (بطور وراثت) اور ربا (سود) کے ابواب۔ مصنف ابن ابی شیبہ، الاحمد فی الاشریۃ، الجامع لعبدالرزاق، البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی،

ابن ابی الدنیا فی ذم المکرور ابو عوانہ، الطحاوی، ابن ابی عاصم فی الاشریۃ، ابن حبان، الدارقطنی فی السنن، ابن مردویہ، السنن للبیہقی

۱۳۶۵۲..... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے دعا کی: اللہم بین لنا فی الخمر بیانا شافیا۔ اے اللہ! ہمیں شراب کے بارے میں شافی بیان (واضح حکم) فرمادیجئے۔ کیونکہ یہ مال اور عقل دونوں کو اڑا دیتی ہے۔ چنانچہ سورہ بقرہ کی یہ آیت نازل ہو گئی:

يسألونك عن الخمر والميسر قل فيهما اثم كبير.

وہ لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں شراب اور جوئے کے بارے میں کہہ دیجیے ان دونوں میں بڑا گناہ ہے۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا اور یہ آیت پڑھ کر سنائی گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر دعا کی:

اللہم بین لنا فی الخمر بیانا شافیا

چنانچہ پھر سورہ نساء کی یہ آیت نازل ہو گئی:

يا ايها الذين آمنوا اتقربوا الصلاة وانتم سكارى.

اے ایمان والو! قریب نہ جاؤ نماز کے اس حال میں کہ تم (نشہ میں) مدہوش ہو۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو آپ کا منادی پکارتا کوئی نشہ والا نماز کے قریب نہ آئے۔
 چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ و بلا کر یہ آیت سنائی گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر وہی دعا کی:
 اللہم بین لنا فی الخمر بیانا شافیا
 چنانچہ پھر سورہ مانہ کی آیت نازل ہوئی
 جب آیت کے آخر میں یہ پڑھا گیا
 فہل انتم منتہون
 کیا تم (اس سے) باز آنے والے ہو۔
 تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انتھینا ہم باز آ گئے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، عبد بن حمید، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، مسند ابی یعلیٰ، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ، ابن مردویہ، حلیۃ الاولیاء، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور
 ۱۳۶۵۳۔ حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک مرتبہ خیال بنا کہ قرآن شریف میں یہ لکھ دیا جائے:
 ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرب فی الخمر ثمانین ووقت لاهل العراق ذات عرق۔
 رسول اللہ ﷺ نے شراب نوشی میں اسی ضرب ماری ہیں اور اہل عراق کے لیے ذات عرق (مقام) کو (میقات احرام) مقرر فرمایا ہے۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۶۵۴۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شرب خمر میں دو جوتے چالیس بار مارے ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہر جوتے کے بدلے ایک کوڑا مقرر فرمایا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۶۵۵۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: حد صرف اس شراب نوشی میں سے جو عقل کو ماؤف کر دے۔ مصنف ابن ابی شیبہ
 ۱۳۶۵۶۔ زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے مجھے حضرات عمر، عثمان اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کے متعلق خبر ملی ہے کہ یہ حضرات شرب خمر میں غلام کو (بھی) اسی کوڑے مارتے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۶۵۷۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جس نے شراب پی تھوڑی یا زیادہ اس کو حد جاری کی جائے۔ مصنف ابن ابی شیبہ
 ۱۳۶۵۸۔ ابن شہاب (زہری رحمۃ اللہ علیہ) سے مروی ہے کہ ان سے غلام کو شرب خمر کی حد کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمیں خبر ملی ہے کہ اس پر آزاد آدمی کی (اسی کوڑوں کی) حد کا نصف (یعنی چالیس کوڑے) ہے اور عمر بن خطاب، عثمان بن عفان اور عید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم اپنے غلاموں کو آزاد کی حد کا نصف جاری کرتے تھے۔ مؤطا امام مالک، الجامع لعبدالرزاق، مسدد، السنن للبیہقی
 ۱۳۶۵۹۔ عبد اللہ بن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ لشکروں میں آنکے ایک آدمی کو نشہ کی حالت میں پایا (آپ رضی اللہ عنہ) اس کو لے کر ابن ملیکہ کے پاس گئے وہ عدد نافذ کرتے تھے، رات کا سماں تھا، اس لیے اس کو فرمایا صبح ہو تو اس پر حد جاری کرنا۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۶۶۰۔ تو ابن یزید سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شراب پینے والے آدمی کے متعلق مشاورت فرمائی۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میرا خیال ہے آپ اس کو اسی کوڑے ماریں۔ کیونکہ آدمی جب شراب پیتا ہے تو نشہ میں آجاتا ہے، نشہ میں آتا ہے تو ہرزہ مرائی (جو اس بازی) کرتا ہے۔ اور جب ہرزہ مرائی کرتا ہے تو تہمت لگاتا ہے (اور تہمت کی حد اسی کوڑے ہے)۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اسی کوڑے مارے۔ مؤطا امام مالک
 عبدالرزاق نے اس روایت کو عکرمہ سے نقل کیا ہے۔

۱۳۶۶۱۔ عبد اللہ بن ابی الہذیل سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا۔ رمضان کا مہینہ تھا۔ ایک بوڑھے کو

جوشے میں دھت تھا آپ کی خدمت میں لایا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: او اوندھے گرنے والے! تیرا ناس ہو، رمضان میں! حالانکہ ہمارے بچے بھی روزہ دار ہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس بوڑھے کو اسی کوڑے لگوائے اور شام کی طرف جلا وطن کر دیا۔

الجامع لعبدالرزاق، ابو عبید فی الغریب، ابن سعد، ابن جریر، السنن للبیہقی

۱۳۶۶۲... ابو بکر بن عمرو بن حزم سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے شخص پر حد جاری کی جس نے شراب نوشی کی تھی۔ حالانکہ وہ مریض تھا۔ لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ حد قائم ہونے سے پہلے نہ مر جائے۔ مسدد، ابن جریر

۱۳۶۶۳... علاء بن بدر سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے شراب یا طلاء پی لی (یہ شک راوی بیہوش کو ہے) پھر وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: میں نے محض حلال چیز پی ہے۔ علاء بن بدر کہتے ہیں: آپ رضی اللہ عنہ کو اس کی بات اس کے فعل سے زیادہ بری لگی۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق مشورہ کیا تو اصحاب نے اس کو اسی کوڑے مارنے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ پھر یہی طریقہ رائج ہو گیا۔ مسدد

۱۳۶۶۴... حضرت سائب بن یزید سے مروی ہے کہ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ ایک آدمی کو شراب نوشی کی حد لگا رہے تھے۔ آپ کو اس سے شراب کی بوتلی تھی۔ آخر آپ نے اس کو پوری حد جاری فرمادی۔

الجامع لعبدالرزاق، ابن وہب ابن جریر

۱۳۶۶۵... اسماعیل بن امیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کسی آدمی میں سے شراب کی بد بو پاتے اور وہ شراب کا عادی ہوتا تو اس کو چند کوڑے مار دیتے اور اگر کوئی اور ہوتا تو اس کو چھوڑ دیتے۔ الجامع لعبدالرزاق

فائدہ: یہ صورت صرف شراب کی بد بو پانے میں ہوتی تھی لیکن اگر کسی نے شراب نوشی کی ہوتی اور وہ نشہ میں دھت ہوتا تو اس پر مکمل حد جاری فرماتے تھے۔

۱۳۶۶۶... یعلیٰ بن امیہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: ہم ایسی سرزمین پر رہتے ہیں جہاں شراب نوشی بہت پائی جاتی ہے۔ ہم کیسے ان کو حد جاری کریں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شراب نوشی کرے اس سے سورہ فاتحہ سنوا گروہ پڑھ سکے، اسی طرح اس کی چادر دوسری چادروں میں ملا کر سامنے کروا گروہ اپنی چادر بھی نہ پہچانے تو اس کو حد جاری کر دو۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۶۶۷... ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو بکر امیہ بن خلف کو شراب نوشی کے جرم میں خیبر جلاء وطن کر دیا وہ وہاں سے چل کر ہرقل شاہ روم کے ساتھ جا ملا اور نصرانیت کا مذہب اختیار کر لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس کے بعد کبھی کسی مسلمان کو جلاء وطن نہ کیا جائے گا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۶۶۸... اسماعیل بن امیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ۔ پہلے جب رمضان میں کسی شراب نوش کو پاتے تو اس کو کوڑے لگانے کے ساتھ جلا وطن بھی کرتے تھے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۶۶۹... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ابو بکر بن امیہ بن خلف کو شراب نوشی کی سزا میں خیبر جلا وطن کر دیا گیا وہ ہرقل کے ساتھ جا ملا اور نصرانیت اختیار کر لی۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: آئندہ میں کسی مسلمان کو کبھی بھی جلاء وطن نہ کروں گا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۶۷۰... سیف بن عمر روایت کرتے ہیں کہ ربیع، ابوالجالد، ابو عثمان اور ابو حارثہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ مسلمانوں کا ایک گروہ شراب نوشی کا مرتکب ہوا ہے، جن میں ضرار اور ابو جندل بھی شامل ہیں۔ ہم نے ان سے باز پرس کی تو انہوں نے تاویل پیش کی کہ ہم کو اختیار دیا گیا تھا اور ہم نے شراب کو اختیار کر لیا۔ وہ اس طرح کہ اللہ نے فرمایا: فہل انتم منتھون۔ یا تم شراب سے باز آنے والے ہو؟ اور اللہ پاک نے تاکیداً حکم نہیں دیا۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ یہ بات تو ان کے اور ہمارے درمیان ہے۔ لیکن فہل انتم منتھون کا مطلب ہے فانتھو یعنی باز آ جاؤ۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اصحاب کرام کو جمع فرمایا ان کا اس بات پر اتفاق رائے ہوا کہ شراب نوشی میں اسی کوڑے مارے جائیں اور

جان جانے کی صورت میں ضمان دیں (یعنی دیت ادا کریں) اور جو اس طرح کی تاویل کرے (قرآن میں اور شراب نوشی کو جائز سمجھے) اگر وہ نہ مانے تو اس کو قتل کر دیا جائے۔ اور رسول اللہ ﷺ جس چیز کی تفسیر فرما گئے ہیں پھر بھی کوئی اس کے خلاف تفسیر بیان کرے (مذکورہ مثال کی طرح) تو اس کو زجر و تنبیہ کی جائے اور (باز نہ آنے کی صورت میں) قتل کیا جائے۔

بالآخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو لکھا: ان لوگوں کو بلاؤ اور اگر ان کا گمان ہو کہ یہ حلال ہے تو ان کو قتل کر دو۔ اور اگر ان کا گمان ہو کہ وہ حرام ہے تو ان کو شراب نوشی کے جرم میں اسی کوڑے مارو۔ چنانچہ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے مے نوشوں کو بلایا۔ اور تمام لوگوں کے سامنے ان سے سوال کیا تو انہوں نے کہا: شراب حرام ہے۔ لہذا حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے ان کو اسی کوڑے لگوائے اور غلط تفسیر کرنے والوں کو بھی سزا دی گئی۔ وہ بھی اپنی حرکت پر نادم ہوئے۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو فرمایا: اے اہل شام! اب تمہارے اندر کوئی مصیبت اترے گی۔ چنانچہ اس سال قحط سالی پیش آئی اور اس سال کو عام الرمادۃ کہا جانے لگا۔ النسائی

۱۳۶۷۱..... حکم بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ اور شعیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: جب ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے ابو جندل اور ضرار بن الازور (کی شراب نوشی) کے متعلق لکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جمع کیا اور ان سے اس مسئلے کے بارے میں مشاورت فرمائی۔ سب اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہوا کہ شراب اور دوسرے نشہ آور مشروبات میں حد تہمت جاری کی جائے اور اگر وہ اس حد میں کوئی مر جائے تو بیت المال اس کی دیت ادا کرے گا۔

اس کو سیف بن عمر نے تفصیلاً روایت کیا ہے۔ ابن عساکر

شرابیوں کی صحبت بھی خطرناک ہے

۱۳۶۷۲..... عمرو بن عبد اللہ بن طلحہ الخزاعی سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ لوگوں کو پکڑ کر لایا گیا جنہوں نے شراب نوشی کی تھی۔ ان میں ایک روزہ دار بھی تھا (یعنی اس نے شراب نوشی نہیں کی تھی مگر ان کے ساتھ بیٹھا تھا) چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سب کو روزہ دار سمیت حد خمر جاری کی۔ لوگوں نے کہا: یہ تو روزہ دار ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر ان کے ساتھ کیوں بیٹھا تھا۔

الاشربة للاحمد، النسائی

۱۳۶۷۳..... عبد اللہ بن جراد سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حد خمر اسی کوڑے ہیں۔ ابن جریر

۱۳۶۷۴..... حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میرا ارادہ ہوا کہ لوگوں کو جمع کر کے ان کے روبرو اس (قرآن

شریف) پر لکھوادوں کہ اس بات پر عمر اور فلاں فلاں لوگ شہادت دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خمر (شراب نوشی) میں حد جاری فرمائی ہے۔ ابن جریر

۱۳۶۷۵..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے شراب نوشی میں چھڑی اور جوتوں سے حد لگائی۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ

نے چالیس کوڑے مارے۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا اور لوگ خوشحال مقامات اور بستیوں میں آگئے تو اس وقت حضرت عمر رضی اللہ

عنہ نے (اہل علم صحابہ رضی اللہ عنہم) سے مشاورت کی کہ حد خمر کیا ہونی چاہیے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ

شراب کی حد تمام حدود میں سب سے کم حد (جو حد تہمت ہے وہ) مقرر فرمادیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑے حد خمر مقرر فرمادی۔

ابن جریر

۱۳۶۷۶..... دبرۃ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ شراب نوشی میں چالیس کوڑے مارتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی

چالیس کوڑے مارتے تھے۔ ویرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر مجھے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں

بھیجا۔ میں نے آکر عرض کیا: یا امیر المؤمنین! حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے؟ پوچھا: کس بارے میں؟ میں نے عرض

کیا: لوگ اس سزا کو کم سمجھ کر شراب نوشی کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ اس لیے آپ کا کیا خیال ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گرد و پیش لوگوں

سے پوچھا: تم لوگوں کا کیا خیال ہے؟ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا امیر المؤمنین! ہمارا خیال ہے کہ اسی کوڑے صحیح ہیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو قبول فرمایا۔ اور سب سے پہلے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس کو کوڑے لگائے، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد لوگوں کو شراب نوشی میں اتنے کوڑے مارے۔ ابن وہب، ابن جریر، السنن للبیہقی

۱۳۶۷۷..... شعیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب کوئی آدمی شراب نوشی کرتا تو بطور حد کے ہر کوئی اس کو تھپڑ مارتا حتیٰ کہ مارنے والے زیادہ ہو جاتے۔ آخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مشورہ کیا اور فرمایا: لوگ مارنے میں آگے بڑھتے جاتے ہیں۔ اگر سب ہی اس طرح مارنے لگے تو آدمی کو قتل کر دیں گے۔ چنانچہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قرآن کے مطابق جو حد تہمت ہے (اسی کوڑے) اس کو مقرر فرمادیں۔ چنانچہ سب صحابہ رضی اللہ عنہم نے اسی کوڑے مقرر فرمائیے۔ ابن جریر

۱۳۶۷۸..... حضرت عبید بن عمیر رحمۃ اللہ سے مروی ہے فرمایا: عہد نبوی ﷺ میں مے نوش کو (حکم نبوی ﷺ پر) لوگ اس کو تھپڑوں اور جوتوں سے مار لیتے تھے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو اس بات کا ڈر ہوا کہ کہیں اس طرح آدمی ہلاک نہ ہو جائے چنانچہ صرف چالیس کوڑے مارنے پر اکتفا کیا گیا۔ لیکن جب دیکھا کہ اتنی سزا سے لوگ شراب نوشی سے باز نہیں آتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کے مشورہ کے مطابق اسی کوڑے مارنے شروع کیے۔ پھر اسی پر عمل جاری رکھا اور فرمایا: یہ ادنیٰ ترین حد ہے۔ ابن جریر

فائدہ:..... حد جاری کرنے میں ہاتھ اتنا اوپر کرنا ممنوع ہے جس سے بغل نظر آئے، یعنی ہاتھ کو ہموار سطح سے اونچا کرنا ممنوع ہے اس لیے کوڑے سے ایک حد سے زیادہ تکلیف نہیں ہونی، اسی وجہ سے چالیس سے بڑھا کر اسی کوڑے مقرر کیے گئے۔

۱۳۶۷۹..... نجدۃ الجلی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ شراب نوشی میں حد کیسے جاری کی جاتی تھی؟ ارشاد فرمایا: پہلے تو ہاتھوں اور جوتوں سے شراب نوش کو مار لیا جاتا تھا، لیکن پھر ہم کو خوف ہوا کہ کہیں شراب نوش کا کوئی دشمن اثر دھام کا فائدہ اٹھا کر اس کو مار ہی نہ ڈالے۔ پس ہم نے کھلے کوڑے مارنے طے کر لیے (یعنی ایک آدمی تمام کوڑے مارے)۔ ابن جریر

۱۳۶۸۰..... یعقوب بن غتبہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے وبرة بن رومان البسکی کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس پیغام دے کر بھیجا کہ شام میں لوگ شراب نوشی میں بڑھتے جا رہے ہیں۔ حالانکہ میں چالیس کوڑے نارتا ہوں۔ لیکن مجھے نہیں محسوس ہوتا کہ کوڑوں کی اتنی تعداد ان کو اس کام سے روک دے گی۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے مشورہ کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ آپ شرب خمر کی حد کو حد تہمت کے برابر طے فرمادیں کیونکہ آدمی جب شراب نوشی کرتا ہے تو ہرزہ سرائی (بے سوچے سمجھے بکواس) کرتا ہے۔ اور جب ہرزہ سرائی کرتا ہے تو تہمت بھی لگا دیتا ہے۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اتنے کوڑے مارے اور ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو بھی لکھ بھیجا۔ انہوں نے بھی ملک شام میں یہی تعداد طے فرمادی۔ ابن جریر

۱۳۶۸۱..... قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابو جحج (متعدد بار کی) شراب نوشی میں سات مرتبہ حد جاری فرمائی۔ ابن جریر

۱۳۶۸۲..... زیادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ قدامہ بن مظعون کو لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا انہوں نے شراب نوشی کی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اس پر شہادت کون دیتا ہے؟ علقمہ خصی نے فرمایا: اگر آپ کسی خصی کی شہادت کو معتبر مانتے ہیں تو میں شہادت دیتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں تمہاری بات تو درست ہے۔ چنانچہ علقمہ نے فرمایا: میں شہادت دیتا ہوں کہ اس نے قے (الٹی) کی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تو اس نے پی ہوگی کیونکہ قے بغیر نوش کیے نہیں کر سکتا۔ ابن جریر

۱۳۶۸۳..... محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جارود (جو بحرین کی معزز ہستی تھے) ابن عفان یا ابن عوف کے پاس آ کر مقیم ہوئے۔ صاحب مکان نے آ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر سنائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا ارادہ ہے کہ میں جارود کو تین باتوں میں سے ایک کا

اختیار دوں یا تو اس کو بلا کر اس کی گردن زنی کروں، یا اس کو مدینہ میں کسی بیگار کے کام پر روک لوں یا اس کو شام ملک چلتا کر دوں۔ کیونکہ وہ بغیر شہادت کے بحرین کے گورنر قلامہ کو شراب نوشی کی سزا میں کوڑے لگوانا چاہتا ہے۔ صاحب منزل (جن کے ہاں جارود ٹھہرے ہوئے تھے) نے کہا: امیر المؤمنین! آپ نے اس کے لیے کوئی اختیار کی (آسان بات) نہیں چھوڑی۔ چنانچہ وہ ان باتوں کے ساتھ واپس جارود کے پاس گئے اور ان کو خبر سنائی۔ جارود نے پوچھا: آپ نے امیر المؤمنین کو ان باتوں کے جواب میں کیا کہا؟ صاحب مکان بولے: میں نے عرض کیا: امیر المؤمنین! آپ نے جارود کے لیے کوئی خاص بات سہولت کی نہیں چھوڑی۔ جارود بولے: مجھے تینوں باتیں ہی منظور ہیں۔ اگر آپ رضی اللہ عنہ مجھے بلا کر میری گردن زنی کرتے ہیں تو اللہ کی قسم! میں بھی آپ رضی اللہ عنہ کو نہیں سمجھتا کہ وہ مجھے اپنی ذات پر ترجیح دیں گے۔ اگر وہ مجھے مدینہ میں کسی مشقت پر روکتے ہیں رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک کے قریب اور ازواج نبی ﷺ کی خدمت پر تو مجھے یہ بھی ناپسند نہیں ہے اور اگر وہ مجھے شام بھیجنا چاہتے ہیں تو وہ بھی حشر و نشر (قیامت واقع ہونے والی) سر زمین ہے۔

چنانچہ صاحب مکان نے یہ پیغام آ کر حضرت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کو دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: وہ کہاں ہے؟ اس کو بلاؤ۔ چنانچہ وہ بلائے جانے پر حاضر بارگاہ ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: لاؤ تمہارے گواہ کون ہیں (جو گواہی دیں کہ قدامہ نے شراب پی ہے) جارود بولے: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: وہ تیرا سالار؟ اللہ کی قسم: میں اس کی کمر کوڑے مار مار کر سجادوں کا۔ تب حضرت جارود نے (قدرے جرأت سے) فرمایا: اللہ کی قسم یہ انصاف کی بات نہ ہوگی کہ آپ کا سالار تو شراب نوشی کرے (قدامہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ) کی اہلیہ کے بھائی اور ابن عمر و حفصہ کے ماموں تھے اور میرا سالار اس کی گواہی دینے پر کوڑے کھائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اچھا اور کون ان پر گواہی دے رہا ہے؟ جارود بولے: علقمہ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: ہاں وہ سچے آدمی ہیں۔ ان کو بلاؤ۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا تم کس بابت کی شہادت دیتے ہو؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے ان کو (قدامہ بن مظعون کو) ابن دسر کے ساتھ شراب نوشی کرتے دیکھا ہے حتیٰ کہ انہوں نے اپنے پیٹ میں شراب اندیل لی ہے۔ علقمہ جو خصی تھے اور ان کی شہادت جائز تھی۔ واللہ اعلم یہ واقعی خصی تھے یا کسی نحصہ نامی بستی کی طرف منسوب تھے جیسا کہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے۔ علقمہ بولے: میں نے قدامہ کو شراب پیتے نہیں دیکھا لیکن شراب تھوکتے ہوئے دیکھا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: اللہ کی قسم! انہوں نے تھوکی ہے تو ضرور پلے ہوگی (بس مجھے ان شہادتوں پر یقین آ گیا اور بات یہ ہے کہ) میں جب سے امارت (حکومت) پر بیٹھا ہوں میں نے ان کو بہت پسند کیا تھا (اور اسی وجہ سے ان کو بحرین کا گورنر بنایا تھا) لیکن مجھے ان سے خیر و برکت نہیں ملی، پس ان کو لے کر جاؤ اور شراب نوشی کی سزا میں کوڑے مارو۔ ابن جریر

شراب نوشی کی سزا

۱۳۶۸۴۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں شراب نوش کرنے والوں کو ہاتھوں، جوتوں اور لائٹھوں سے مار لیتے تھے۔ حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا۔ پھر خلافت ابی بکر رضی اللہ عنہ میں لوگ حضور کے زمانے کی نسبت زیادہ ہو گئے (جن پر حد جاری کی جاتی)۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم کو کوئی مقرر حد طے کر دینا چاہیے۔ چنانچہ عہد نبوی میں جو سزا دی جاتی تھی اس پر غور کیا گیا اور چالیس کوڑے مقرر کر دیئے گئے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ چالیس کوڑے مارتے رہے حتیٰ کہ ان کی وفات ہو گئی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا، آپ رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح چالیس کوڑے مارتے رہے۔ حتیٰ کہ مہاجرین اوسین میں سے ایک آدمی لایا گیا۔ غالباً وہ کھچلی روایت والے حضرت قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ تھے انہوں نے بھی شراب نوشی کی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے کوڑے مارنے کا حکم دیا۔ انہوں نے فرمایا: آپ مجھے کیوں کوڑے لگواتے ہیں؟ میرے اور آپ کے درمیان کتاب اللہ ہے (اس کے مطابق فیصلہ کریں)۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کوئی کتاب میں پاتے ہیں کہ میں آپ کو کوڑے نہ ماروں؟ انہوں نے فرمایا: اللہ کا فرمان ہے:

ليس على الذين آمنوا و عملوا الصالحات جناح .
جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اچھے اعمال کیے ان پر کوئی گناہ نہیں۔
میں تو ان لوگوں میں سے ہوں۔

من الذين آمنوا و عملوا الصالحات ثم اتقوا و آمنوا ثم اتقوا و احسنوا .
جو ایمان لائے اور اچھے اعمال کیے پھر تقویٰ اختیار کیا اور ایمان لائے پھر (مزید) تقویٰ اختیار کیا اور اچھائی کی۔
میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بدر، احد، خندق اور بہت سے غزوات میں شریک رہا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو فرمایا: تم ان کو جواب کیوں نہیں دیتے یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ آیت نازل ہوئی تھی جو لوگ چلے گئے ہیں ان کے لیے عذر بن کر اور جو پیچھے رہ گئے ان کے لیے تو یہ حجت ہے۔ چلے جانے والوں کا عذر تو یہ تھا کہ وہ شراب حرام ہونے سے پہلے اللہ کے پاس چلے گئے۔ جبکہ رہ جانے والوں پر یہ حجت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

يا ايها الذين آمنوا انما الخمر والميسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشيطان فاجتنبوه .
یہاں شراب کو شیطان کا عمل اور گندگی فرمایا۔ اور اس سے اجتناب کا حکم دیا۔ فرمایا: اگر وہ ان لوگوں میں سے ہے جو ایمان لائے، عمل صالح کیے، پھر تقویٰ اختیار کیا اور ایمان لائے پھر تقویٰ اختیار کیا اور اچھائی کی۔ تو اس کو یہ دیکھنا چاہیے کہ اللہ پاک نے شراب نوشی سے منع فرمایا ہے۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمہارا کیا خیال ہے؟ (کیا سزا ہونی چاہیے؟) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارا خیال ہے کہ آدمی جب شراب پیتا ہے تو نشہ میں آجاتا ہے اور جب نشہ میں آجاتا ہے تو ہرزہ سرانی کرتا ہے اور جب ہرزہ سرانی کرتا ہے تو بہتان طرازی بھی کرتا ہے اور بہتان طرازی کی سزا اسی کوڑے ہے۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیدیا اور لائے گئے آدمی کو اسی کوڑے مارے گئے۔ ابو الشیخ، ابن مردویہ، مسند رک الحاکم، السنن للبیہقی

۱۳۶۸۵..... (مسند عثمان رضی اللہ عنہ) زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حد خمر کی کوئی تعداد مقرر نہ فرمائی تھی بلکہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے مقرر کیے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑے مقرر فرمائی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑے اور چالیس کوڑے دونوں حدیں مقرر فرمائیں بایں صورت کہ اگر ایسا آدمی لایا جاتا جو نشہ میں بالکل دھت ہوتا تو اس کو اسی کوڑے مارے اور جب ایسا کوئی آدمی لایا جاتا جو محض ڈگمگا رہا ہوتا تو اس کو چالیس کوڑے مارے۔ ابن راہویہ

۱۳۶۸۶..... (مسند علی رضی اللہ عنہ) ابوساسان الرقاشی حصین بن المنذر کہتے ہیں میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی بارگاہ خلافت میں حاضر ہوا۔ وہاں ولید بن عقبہ کو لایا گیا جس نے شراب نوشی کی تھی اور حمران بن ابان اور ایک دوسرے آدمی نے اس کی شہادت دی تھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اس پر حد جاری کرو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن جعفر کو کوڑے مارنے کا حکم دیا۔ عبداللہ نے کوڑے مارنے شروع کر دیئے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ شمار کرتے رہے حتیٰ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چالیس تک شمار کیا پھر فرمایا رک جاؤ۔ رسول اللہ ﷺ نے چالیس کوڑے مارے، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے مارے، عمر رضی اللہ عنہ نے صدر خلافت میں چالیس کوڑے مارے پھر اس کی تعداد پوری اسی فرمادی۔ اور یہ سب سنت ہیں اور مجھے یہ تعداد (چالیس) زیادہ پسند ہے۔ الجامع لعبدالرزاق،

الکبیر للطبرانی، مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، النسائی، الدارمی، ابن جریر، ابوعوانہ، الطحاوی، الدارقطنی فی السنن، السنن للبیہقی

۱۳۶۸۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب نوشی میں اسی کوڑے (ضر میں) ماری ہیں۔ الاوسط للطبرانی

۱۳۶۸۸..... ابو مروان سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نجاشی حارثی شاعر کو ماہ رمضان میں شراب نوشی کرنے پر اسی کوڑے مارے۔ چمران کو قید کر دیا اور اگلے دن نکلا کر بیس کوڑے پھر مارے۔ اور فرمایا: یہ بیس کوڑے اس لیے کہ تم نے رمضان میں دن کے وقت پی کر اللہ پر جرات کی اور روزہ چھوڑا۔ الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی، ابن جریر

۱۳۶۸۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب نوشی کی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے

مارنے والے کو حکم دیا اس کو مار اور کھلا چھوڑ دے تاکہ اپنے ہاتھوں سے اپنا دفاع کرتا رہے۔ الجامع لعبدالرزاق
۱۳۶۹۰..... ہمدی رحمۃ اللہ علیہ ایک شیخ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضر تھا۔ آپ رضی اللہ
عنہ نے ایک کوڑا منگوا یا جو دونوں کوڑوں کے درمیان تھا (یعنی زیادہ نرم اور نہ زیادہ سخت) آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے پھل کا حکم دیا۔ چنانچہ
کوڑے کا پھل کونا گیا اور دو پتھروں کے درمیان مار مار کر اس کو نرم کیا گیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ کوڑا ایک آدمی کو دیا اور فرمایا اس کے
ساتھ مار اور ہر عضو کو اس کا حصہ دے۔ ابن جریر

فائدہ:..... یعنی جسم کے ایک حصہ پر ساری تعداد پوری نہ کرو۔ بلکہ جگہیں بدل بدل کر مارو اور چہرے اور شرم گاہ سے احتیاط برت کر مارو۔
۱۳۶۹۱..... حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب نے ارشاد فرمایا: جو بھی حدود اللہ میں سے کسی حد میں مرے مجھے اپنے دل میں
اس کی طرف سے کوئی کھٹکا اور تردد نہیں ہوتا (کیونکہ اس کا اللہ نے حکم دیا ہے) لیکن شراب نوشی کی حد میں جو مر جائے مجھے اس کا خطرہ رہتا ہے
کیونکہ یہ حد ہم نے آپ ﷺ کے بعد مقرر کی ہے۔ اسی وجہ سے جو اس میں مر جائے اس کی جان کا فدیہ (یعنی دیت اور خون بہا) دوں
گا۔ بیت المال سے یا فرمایا امام (حاکم) کے قبیلے سے۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ شک مجھے ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے کیا فرمایا تھا۔ الشافعی، السنن للبیہقی
۱۳۶۹۲..... عرفجہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو شراب نوشی میں چالیس کوڑے مارے لیکن ایسے کوڑے کے ساتھ جس
کے دو منہ تھے۔ السنن للبیہقی

۱۳۶۹۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسی نے کہا: کیا شراب نوشی زنا اور چوری سے بھی بڑھ کر سخت
ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں کیونکہ شراب نوش (نشے میں) زنا کر بیٹھتا ہے، چوری کر لیتا ہے، قتل کر دیتا ہے اور نماز چھوڑ دیتا ہے۔

ابن السنی فی کتاب الاخوة والاخوات

۱۳۶۹۴..... ازہر بن عبد بن عوف الزہری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک بے نوش کو لایا گیا۔ آپ ﷺ اس وقت خیمہ
مقام پر تھے۔ آپ ﷺ نے اس کے چہرے پر مٹی ماری پھر اپنے اصحاب کو ہاتھوں کی چھڑی اور جوتوں کے ساتھ اسے مارنے کا حکم دیا حتیٰ کہ آپ
نے خود ہی حکم فرمایا۔ ٹھہر جاؤ اور پھر اصحاب کرام ٹھہر گئے پھر (اسی طرح آپ شرب خمر پر سزا دیتے رہے حتیٰ کہ) آپ کی وفات ہوئی۔ اور یہی
آپ کا طریقہ رہا۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے شراب نوشی میں چالیس کوڑے مارے، پھر آخر زمانہ خلافت تک اسی کوڑے مارے رہے۔

الکبیر للطبرانی، ابو نعیم

۱۳۶۹۵..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک آدمی کو لایا گیا جس نے شراب نوشی کی تھی۔ آپ ﷺ نے دو
چھڑیوں کے ساتھ چالیس کے قریب ضربیں ماریں۔ پھر یہی طریقہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اختیار فرمایا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور
آیا تو آپ نے لوگوں سے مشورہ لیا۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سب سے ہلکی حد اسی کوڑے ہے۔ پس حضرت عمر رضی اللہ
عنہ نے یہی مقرر فرمادیں۔ ابن جریر

۱۳۶۹۶..... عبدالرحمن بن الحارث سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: شراب نوشی سے اجتناب
کرو۔ بے شک یہ ام النجاست ہے۔ تم سے پہلے زمانے میں ایک عبادت گزار آدمی تھا جو لوگوں سے دور رہتا تھا۔ ایک گمراہ عورت اس پر فریفتہ
ہو گئی۔ اس نے اس عبادت گزار کے پاس اپنی باندی بھیجی۔ باندی نے آکر عبادت گزار کو کہا: وہ مالکن آپ کو بلاتی ہے شہادت کے لیے۔ چنانچہ
عبادت گزار باندی کے ساتھ ہولیا۔ باندی محل میں پہنچ کر ہرگزرتے دروازے کو پیچھے سے بند کرتی گئی حتیٰ کہ عبادت گزار کو اپنی آقا کے پاس
پہنچا دیا جو خوبصورت تھی، اس کے پاس ایک لڑکا تھا اور ایک شمشے کا برتن شراب سے بھرا ہوا تھا۔ عورت بولی: اللہ کی قسم! میں نے آپ کو کسی شہادت
کے لیے نہیں بلایا ہے، بلکہ میں نے آپ کو اس لیے بلایا ہے کہ آپ میرے ساتھ ہم بستر ہوں، یا اس شراب کا ایک جام پی لیں۔ یا اس بچے کو قتل
کردیں۔ عبادت گزار نے (سوچ بچار کے بعد) کہا کہ مجھے اس شراب کا ایک جام پلا دو۔ لیکن ایک جام پینے کے بعد اس نے خود ہی مزید پینے

کی تمنا کی حتیٰ کہ وہ عورت کے ساتھ آکر بدکاری کا مرتکب بھی ہو گیا اور وہ بچے کو بھی قتل کر ڈالا۔

پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لہذا اس شراب سے بچو۔ اللہ کی قسم! یہ اور ایمان دونوں ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتے، الایہ کہ ان میں سے کوئی ایک نکل جائے تو دوسرا رہ سکتا ہے۔

الجامع لعبدالرزاق، النسائی، شعب الایمان للبیہقی، السنن للبیہقی، رستہ فی الایمان، رواہ ابن ابی الدنیا فی ذم المنسکر، ابن ابی عاصم، الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی، شعب الایمان للبیہقی، السنن لسعید بن منصور مرفوعاً۔ سعید بن منصور فرماتے ہیں: امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ سے اس روایت کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: عمر بن سعید نے زہری سے اس کو مسنداً بیان کیا ہے اور یونس، معمر اور شعیب وغیرہم نے زہری سے موقوفاً بیان کیا ہے اور موقوف ہی درست ہے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں موقوف زیادہ محفوظ ہے۔ امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا مرفوع ہونا داہیات میں ذکر کیا ہے اور اس کے موقوف ہونے کو صحیح قرار دیا ہے۔ شعب الایمان للبیہقی

۱۳۶۹۷... قال ابو نعیم فی الحلیۃ: اشہد باللہ و اشہد للہ لقد حدثنی علی بن محمد القزوینی قال اشہد باللہ و اشہد للہ۔

امام ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ حلیۃ الاولیاء میں فرماتے ہیں میں اللہ کو حاضر ناظر جان کر شہادت دیتا ہوں اور اللہ کے لیے شہادت دیتا ہوں کہ مجھے علی بن محمد القزوینی نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں: میں اللہ کو حاضر ناظر جان کر شہادت دیتا ہوں اور اللہ کے لیے شہادت دیتا ہوں۔

لقد حدثنی محمد بن احمد بن قضاة قال: اشہد باللہ و اشہد للہ لقد حدثنی القاسم بن العلاء الہمدانی قال اشہد باللہ و اشہد للہ لقد حدثنی الحسن بن علی قال: اشہد باللہ و اشہد للہ لقد حدثنی ابی علی بن محمد قال اشہد باللہ و اشہد للہ لقد حدثنی ابی محمد بن علی قال اشہد باللہ و اشہد للہ لقد حدثنی ابی جعفر الرضا قال: اشہد باللہ و اشہد للہ لقد حدثنی ابی موسی بن جعفر قال اشہد باللہ و اشہد للہ لقد حدثنی ابی جعفر بن محمد قال: اشہد باللہ و اشہد للہ لقد حدثنی ابی محمد بن علی قال: اشہد باللہ و اشہد للہ لقد حدثنی ابی علی بن الحسن قال اشہد باللہ و اشہد للہ لقد حدثنی ابی الحسن بن علی قال: اشہد باللہ و اشہد للہ، لقد حدثنی علی بن ابی طالب قال اشہد باللہ و اشہد للہ لقد حدثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

یعنی سب راوی اپنے مروی عنہ سے اس طرح نقل کرتے ہیں کہ وہ اشہد باللہ اور اشہد للہ کے تاکید کی الفاظ کے ساتھ یہ روایت نقل کرتے ہیں۔ اور قاسم بن العلاء کے بعد آخری راوی حضرت علی رضی اللہ عنہ تک تمام راوی باپ دادا ہیں اور آل علی ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اللہ کو حاضر ناظر جان کر شہادت دیتا ہوں اور اللہ ہی کے لیے شہادت دیتا ہوں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا: مجھے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد! شراب کا عادی بت کی عبادت کرنے والے کی مثل ہے۔ قال ابو نعیم صحیح ثابت (ابن التجار) روایت صحیح ہے۔

۱۳۶۹۸... انبأ ایوسف بن المبارک بن کامل الخفاف قال: اشہد باللہ و اشہد للہ لقد اخبرنی محمد بن عبد الباقي الانصاری قال: اشہد باللہ و اشہد للہ لقد حدثنی ابوبکر احمد بن ثابت الخطیب قال: اشہد باللہ و اشہد للہ لقد حدثنا القاضي ابو العلاء محمد بن علی الواسطی قال: اشہد باللہ و اشہد للہ لقد حدثنی ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن عبد اللہ بن الملیح السجزی قال: اشہد باللہ و اشہد للہ لقد حدثنی علی بن محمد الهروی قال: اشہد باللہ و اشہد للہ، لقد حدثنی عبد السلام بن صالح قال: اشہد باللہ و اشہد للہ لقد حدثنی ابی موسی بن جعفر قال: اشہد باللہ و اشہد للہ لقد حدثنی ابی جعفر بن محمد قال اشہد باللہ و اشہد للہ لقد حدثنی ابی محمد بن علی قال: اشہد باللہ و اشہد للہ، لقد حدثنی علی بن الحسن قال: اشہد باللہ و اشہد للہ لقد حدثنی ابی الحسن بن علی قال: اشہد باللہ و اشہد للہ لقد حدثنی ابی علی بن ابی طالب۔

مذکورہ روایت کی سند کے مثل مروی ہے

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اللہ کی قسم! شہادت دیتا ہوں اور اللہ کے لیے شہادت دیتا ہوں مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ کی قسم شہادت دیتا ہوں اور اللہ کے لیے شہادت دیتا ہوں۔ کہ مجھے جبرئیل علیہ السلام نے بیان کیا: وہ فرماتے ہیں کہ میں اللہ کی قسم شہادت دیتا ہوں اور اللہ کے لیے شہادت دیتا ہوں کہ مجھے میکائیل علیہ السلام نے بیان کیا انہوں نے فرمایا: میں اللہ کی قسم شہادت دیتا ہوں اور اللہ کے لیے شہادت دیتا ہوں کہ مجھے عزرائیل علیہ السلام نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں: میں اللہ کی قسم! شہادت دیتا ہوں اور اللہ کے لیے شہادت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ (جل شانہ) نے خود فرمایا:

مدمن خمر کعابد وثن.

شراب کا عادی بت کی عبادت کرنے والے کی طرح ہے۔ النسانی

شراب نوشی پر وعید

۱۳۶۹۹... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ نے مجھے سارے جہان والوں کے لیے ہدایت اور رحمت بنا کر بھیجا اور مجھے اس لیے بھیجا کہ میں باجوں، گاجوں، بتوں اور جاہلیت کی باتوں کو مٹا دوں ختم کر دوں۔ اوس بن سمعان بولے: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا میں تورات میں بھی اس کو پچیس مرتبہ پاتا ہوں کہ اس کو حرام کہا گیا۔ ویل لشارب الخمر، ویل لشارب الخمر۔ شراب نوش کے لیے ہلاکت ہے شراب نوش کے لیے ہلاکت ہے۔ میں تورات میں لکھا پاتا ہوں! اللہ پر یہ لازم ہے کہ اس کے بندوں میں سے جو پنے گا اللہ اس کو طینۃ النجبال ضرور پلائے گا۔ لوگوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے ابو عبد اللہ طینۃ النجبال کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اہل جہنم کا خون پیپ وغیرہ۔ الحسن بن سفیان، ابن مندہ، ابو نعیم

کلام:..... امام ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی اسناد قوی نہیں ہے۔ کنز ج ۵

۱۳۷۰۰... ابی الجوزیہ الجرمی سے منقول ہے۔ فرمایا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے البازق کے بارے میں سوال کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: محمد البازق سے سبقت لے گئے۔ مصنف لابن ابی شیبہ

فائدہ:..... البازق یعنی بازق، انگور کے شیر۔ کہتے ہیں جو تھوڑا سا پکایا ہوا ہو۔ یعنی محمد کے لیے بازق حلال ہے اگر وہ نشہ آور نہ ہو۔ یہ نمیز کی قبیل سے تو نہیں لیکن شراب میں داخل نہیں کیونکہ نشہ آور نہیں ہے۔

۱۳۷۰۱... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بازق کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: محمد بازق سے سبقت لے گئے اور جو نشہ آور ہو وہ حرام ہے۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۷۰۲... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب نوشی کے اندر کوئی حد مقرر نہیں فرمائی۔ کہ کس حد تک پینے پر حد نافذ ہوگی ایک آدمی نے شراب نوشی کر لی۔ وہ راستے میں لڑکھڑاتا ہوا ملا۔ اس کو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اس کے لیے کوڑے مارنے کا حکم دیدیا۔ چنانچہ جب وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے گھر کے سامنے سے گزرنے لگا تو لڑکھڑاتا ہوا ان کے گھر میں جا گھسا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کو پیچھے سے چمٹ گیا۔ یہ بات نبی اکرم ﷺ کو ذکری گئی تو آپ ہنسنے لگے اور فرمایا: بغیر پوچھنا چھ کے لپٹ گیا۔ ابن جریر

۱۳۷۰۳... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب نوشی کے اندر حد نافذ نہیں کی سوائے آخری زمانے کے۔ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے جب غزوہ تبوک فرمایا تو آپ کے حجرے پر رات کے وقت ایک نشہ میں دھت آدمی آپڑا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی آدمی اٹھے اور اس کو پکڑ کر اس کے کجاوے تک چھوڑ آئے۔ ابن جریر

۱۳۷۰۴... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے شراب نوشی کی اس کی نماز قبول نہیں کی جائے گی چالیس

روز تک۔ اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ تین مرتبہ ایسا ہی فرمایا پھر فرمایا اگر پھر (چوتھی بار) شراب نوشی کرے گا تو اللہ پر لازم ہے کہ اس کو نہر الخبال سے پلائے۔ پوچھا گیا: نہر الخبال کیا ہے؟ فرمایا: اہل جہنم کی خون پیپ (کاملغوبہ)۔ الجامع لعبدالرزاق ۱۳۷۰۵۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جس نے شراب نوشی کی اللہ پاک اس کی چالیس روز تک نماز قبول نہ فرمائے گا اور اگر وہ ان چالیس ایام میں مر گیا تو جہنم میں داخل ہوگا اور اللہ پاک اس کی طرف نظر نہ فرمائیں گے۔ الجامع لعبدالرزاق ۱۳۷۰۶۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لعنت کی گئی ہے شراب پر، اس کے پینے والے پر، اس کے پلانے والے پر، اس کے نچوڑنے والے پر، اس کے فروخت کرنے والے پر، اس کے خریدنے والے پر، اس کی قیمت کھانے والے پر، اس کے اٹھانے والے پر اور جس کے پاس اٹھا کر لے جائی جائے اس پر۔ الجامع لعبدالرزاق کلام:..... روایت سنداً محل کلام ہے: دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۲۵۸۔

۱۳۷۰۷۔ عبدالرحمن بن ابی النعمان سجلی سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جو اصحاب نبی ﷺ میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی جب شراب نوشی کرتا ہے اس کو کوڑے مارو۔ پھر دوبارہ کرے دوبارہ مارو اگر چوتھی بار بھی شراب نوشی کرے تو اس کو قتل کر دو۔ ابن جریب ۱۳۷۰۸۔ نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شراب پیئے اس کو مارو۔ اگر پھر کرے پھر مارو۔ اگر پھر کرے تو پھر مارو۔ اگر چوتھی بار کرے تو اس کو قتل کر دو۔ ابن جریب

۱۳۷۰۹۔ حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: میرے پاس ایسے شخص کو لاء جس پر تین مرتبہ شراب نوشی کی سزا میں حد جاری ہو چکی ہو۔ مجھ پر لازم ہے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ ابن جریب

۱۳۷۱۰۔ عن الحسن بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شراب نوشی کرے اس کو کوڑے مارو، پھر شراب نوشی کرے پھر کوڑے مارو۔ پھر شراب نوشی کرے پھر کوڑے مارو۔ حتیٰ کہ چوتھی بار کرے تو اس کو قتل کر دو۔ ابن جریب

۱۳۷۱۱۔ شہر بن حوشب، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شراب نوشی کرے اس کو کوڑے مارو۔ پھر کرے پھر مارو۔ پھر کرے تو چوتھی بار میں قتل کر دو۔ ابن جریب

۱۳۷۱۲۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: قیامت کے دن شراب نوش کو سیاہ چہرے والا لایا جائے گا، اس کی آنکھیں بھیگی ہوں گی، اس کی ایک جانب لنگی ہوگی یا فرمایا: اس کی ایک جانب کی باچھ لنگی ہوگی، اس کی زبان لٹک رہی ہوگی اور اس کا تھوک اس کے سینے پر بہ رہا ہوگا، ہر شخص جو اس کو دیکھے گا اس سے نفرت کرے گا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۷۱۳۔ (عبداللہ بن مسعود کے شاگرد) علقمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ملک شام میں تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: ہمیں کچھ پڑھ کر سناؤ چنانچہ میں نے ان کو سورۃ یوسف پڑھ کر سنائی۔ ایک حاضر مجلس آدمی نے کہا: یہ اس طرح نازل نہیں ہوئی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: افسوس ہے تجھ پر، میں نے یہ سورت اسی طرح رسول اللہ ﷺ کو پڑھ کر سنائی تو آپ نے مجھے فرمایا: احسنست بہت اچھا پڑھا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس آدمی میں شراب کی بوسونگھی تو فرمایا تو ناپاک چیز پیتا ہے اور قرآن کو جھٹلاتا ہے۔ میں اپنی جگہ سے نہ اٹھوں گا جب تک کہ تجھے حد جاری نہ کر دی جائے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۷۱۴۔ عبدالرحمن بن الازہر سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فتح مکہ کے سال دیکھا، اس وقت میں نوجوان لڑکا تھا۔ آپ ﷺ خالد بن الولید کے ٹھکانے کے بارے میں پوچھ رہے تھے۔ اس وقت آپ ﷺ کے پاس ایک شراب نوش کو لایا گیا۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو اسے مارنے کا حکم دیا۔ چنانچہ لوگوں کے ہاتھوں میں جو کچھ تھا انہوں نے اسی سے اس کو مارنا شروع کر دیا، کسی نے کوڑے سے مارا، کسی نے جوتے سے مارا اور کسی نے اپنی لاشی سے مارا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس چڑشی کی مٹھی پھینکی۔ پھر جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا دور مبارک آیا تو ایک شرابی کو لایا گیا آپ نے حضور ﷺ کے اصحاب سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کتنا مارا ہے؟ صحابہ نے سوچ بچار کر کے بتایا کہ چالیس ضربیں۔ چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے چالیس ضربیں لگوائیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور مبارک میں (سپہ سالار) حضرت خالد بن

ولید نے عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ لوگ اس سزا کو کم اور حقیر خیال کر کے شراب میں منہمک ہو گئے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس مہاجرین اولین بھی بیٹھے تھے وہ کہنے لگے: ہمارا خیال ہے کہ آپ اس حد میں اسی کوڑے پورے کر دیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی تائید میں فرمایا: آدمی جب شراب پیتا ہے تو ہرزہ مرائی کرتا ہے اور جب ہرزہ مرائی کرتا ہے تو بہتان باندھتا ہے اور بہتان کی سزا (اسی کوڑے ہے۔ یہی آپ) پوری کر دیں۔

ابن ابی شیبہ، ابن جریر

۱۳۷۱۵..... عبدالرحمن بن ازہر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کو یاد کچھ رہا ہوں آپ ﷺ جنگ حنین کے دن لوگوں کے جلو میں خالد بن ولید کا کجاوہ (عارضی ٹھکانہ) تلاش کر رہے ہیں۔ اسی اثناء میں ایک آدمی جس نے شراب پی تھی آپ ﷺ کے سامنے آیا۔ آپ نے لوگوں کو اشارہ فرمایا: اس کو مارو۔ پس کسی نے اس کو جوتوں سے مارا، کسی نے لاشی سے مارا اور کسی کے ہاتھ میں کھجور کی تازہ چھڑی تھی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے خود زمین سے ایک مٹھی مٹی اٹھائی اور اس کے چہرے پر دے ماری۔ ابن جریر

۱۳۷۱۶..... محمد بن کعب القرظی سے مروی ہے کہ عبدالرحمن بن سہل الانصاری رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں غزوہ کیا۔ اس وقت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ملک شام پر امیر تھے۔ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے سامنے سے شراب کے مٹکے گزرے جو کہیں اٹھا کر لے جائے جا رہے تھے۔ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ ان کو دیکھ کر اپنی جگہ سے اٹھے اور نیزے کے ساتھ ہر مٹکے کو توڑتے گئے۔ حضرت امیر معاویہ کے کارندوں نے آپ کو پکڑ لیا۔ آپ کی خبر حضرت امیر معاویہ کو پہنچی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو چھوڑ دو کیونکہ یہ بوڑھے آدمی ہیں، ان کی عقل ٹھکانے نہیں ہے۔ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میری عقل اپنی جگہ پر ہے، لیکن بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو منع فرمایا ہے کہ ہم اس کو اپنے شکموں میں یا اپنے پینے کے برتنوں میں ڈالیں، اور میں اللہ کی قسم اٹھاتا ہوں کہ اگر میں زندہ رہا حتیٰ کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی ایک بات اگر میں نے معاویہ میں نوٹ کر لی تو میں ان کا شکم چاک کر دوں گا یا پھر میری موت ہی آجائے گی۔

الحسن بن سفیان، ابن مندہ، ابن عساکر

۱۳۷۱۷..... عقبہ بن الحارث سے مروی ہے کہ نعیمان یا ابن نعیمان کو شراب زدہ حالت میں رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا۔ جو اصحاب اس وقت کمرے میں موجود تھے آپ ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ اس کو ماریں، میں بھی اس کو مارنے والوں میں شامل تھا۔ چنانچہ ہم نے اس کو جوتوں اور چھڑیوں سے مارا۔ ابن جریر

۱۳۷۱۸..... حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک شخص کو جس نے شراب نوشی کی تھی، لایا گیا۔ آپ ﷺ نے حاضرین کو اسے مارنے کا حکم دیا۔ چنانچہ لوگوں نے اسے ہاتھوں اور چھڑیوں سے مارا۔ میں بھی انہیں میں شامل تھا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۷۱۹..... عیاض بن غنم سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا: جس نے مے نوش کی چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہ ہوگی، اگر وہ مر گیا تو جہنم میں جائے گا۔ اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرمائیں گے، اگر اس نے دوسری مرتبہ شراب نوشی کی تو پھر یہی صورت ہے۔ لیکن اگر اس نے تیسری اور چوتھی مرتبہ بھی مے نوشی کی تو اللہ پر لازم ہے کہ اس کو ردۃ الخبال سے پلائے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! ردۃ الخبال کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جہنمیوں کے خون پیپ (اور غلاظت) کا نچوڑ۔ مسند ابی یعلیٰ، ابن عساکر

۱۳۷۲۰..... قبیصہ بن ذؤیب سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو شراب نوشی کے جرم میں تین مرتبہ کوڑے لگوائے پھر چوتھی مرتبہ بھی اس کو اسی وجہ سے لایا گیا تو آپ نے (پہلے کی طرح) اس کو مارا اور اس پر کچھ زیادتی نہیں کی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۷۲۱..... محمد بن راشد، عبدالکریم سے اور وہ قبیصہ بن ذؤیب سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو شراب نوشی کے جرم میں چار مرتبہ سزا دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے دور خلافت میں) ابو جحش ثقفی کو آٹھ بار کوڑے لگوائے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۷۲۲..... نافع بن کیسان سے مروی ہے کہ ان کے والد نے ان کو اپنا یہ واقعہ سنایا کہ ایک مرتبہ وہ شراب اٹھائے مدینہ جا رہا تھا اور اس سے قبل شراب کی حرمت نازل ہو چکی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا: اے ابونافع! تم کیا اٹھا کر لے جا رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: شراب ہے، یا رسول اللہ! اور شاید یہ حرام ہو چکی ہے؟ تو کیا یا رسول اللہ! میں اس کو یہود کے ہاتھوں نہ فروخت کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا فروخت

کرنے والا بھی اس کو پینے والے کی طرح ہے۔ روایت کے دوسرے الفاظ یہ ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی حرام ہو چکی ہے اور اس کی قیمت بھی

حرام ہو چکی ہے۔ چنانچہ ابونافع نے شراب کے مکئے بطحان وادی میں توڑ ڈالے۔ البغوی، الرویانی، ابن مندہ، الخطیب فی المعنی، ابن عساکر

۱۳۷۲۳..... حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شراب نوشی کرے اس کو کوڑے

مارو۔ تین مرتبہ ایسا ہی فرمایا پھر فرمایا: اگر چوتھی بار شراب نوشی کرے تو اس کو قتل کر ڈالو۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۷۲۴..... ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے شراب نوشی پر چالیس ضربیں ماریں۔ ابن جریر

۱۳۷۲۵..... عن معمر بن سہل عن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ہریرۃ کی سند سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب لوگ شراب نوشی کریں تو

ان کو کوڑے مارو۔ تین مرتبہ آپ نے ایسا ہی فرمایا پھر فرمایا: اگر چوتھی بار شراب پیئیں تو ان کو قتل کر دو۔

معمر کہتے ہیں: میں نے یہ حدیث ابن المنکدر سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا: قتل کرنا متروک ہو چکا ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے پاس

ابن النعیمان کو لایا گیا تو آپ نے ان کو کوڑے مارے پھر کئی بار لائے گئے اور چوتھی یا اس سے زائد مرتبہ بھی آپ نے ان کو کوڑے مارے۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۷۲۶..... حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک مے نوش لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اپنے اصحاب کو حکم دیا اور

انہوں نے اس کو مارا۔ کسی نے اپنے جوتے سے مارا، کسی نے ہاتھوں سے مارا اور کسی نے اپنے کپڑے سے مارا۔ آخر آپ ﷺ نے فرمایا رک

جاؤ۔ پھر فرمایا: اب اس کو ڈانٹ ڈپٹ کر کے شرم دلاؤ۔ چنانچہ لوگ اس کو کچھ کچھ کہنے لگے: کیا تجھے رسول اللہ ﷺ سے شرم نہیں آتی۔ ایسا کام کرنا

ہے! پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کو چھوڑ دیا۔ آخر جب وہ منہ پھیر کر چلا گیا تو لوگ اس کو بددعا دینے اور برا بھلا کہنے لگے۔ کوئی بولا: اللہم اخزہ

اللہم العنہ اے اللہ! اس کو رسوا کر، اس پر لعنت کر۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یوں نہ کہو اور اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار نہ بنو۔ بلکہ

یوں کہو: اللہم اغفر لہ اللہم اہدہ۔ اے اللہ اس کی مغفرت فرما اے اللہ اس کو ہدایت بخش۔ دوسرے الفاظ ہیں: آپ نے فرمایا: شیطان کے

مددگار نہ بنو بلکہ یوں کہو: حمک اللہ اللہ تجھ پر رحم کرے۔ ابن جریر

۱۳۷۲۷..... یحییٰ بن کثیر سے مروی ہے فرمایا: نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک آدمی پیش کیا گیا جس نے شراب نوشی کی تھی۔ آپ ﷺ نے حاضرین کو

حکم دیا اور ہر ایک نے دو دو ضربیں اپنے اپنے جوتے یا جو کچھ بھی جس کے پاس تھا اس کے ساتھ ماریں۔ اور اس وقت یہ لوگ بیس افراد تھے۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۷۲۸..... محمد بن راشد سے مروی ہے کہ میں نے مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شراب نوشی کرے

اس کو مارو۔ پھر چوتھی بار ارشاد فرمایا جو شراب پیئے اس کو قتل کر دو۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۷۲۹..... حضرت حسن سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے شراب نوشی میں اسی ضربیں ماریں۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۷۳۰..... حضرت عبید بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جو شخص شراب پیتا تھا لوگ اس کو اپنے ہاتھوں، جوتوں اور تھپڑوں سے مارتے تھے،

عہد نبوی ﷺ، عبدانی بکر اور عہد فاروقی کے کچھ حصے میں یہی طریقہ رائج رہا۔ پھر یہ خوف ہوا کہ کہیں لوگ آدمی کو مار نہ ڈالیں۔ چنانچہ حضرت عمر

رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے مقرر کر دیئے۔ لیکن جب لوگوں کو دیکھا کہ وہ اس سزا کے باوجود (شراب نوشی سے) باز نہیں آتے تو پھر ساٹھ

کوڑے طے کر دیئے پھر جب دیکھا کہ اس سے بھی لوگ باز نہیں آتے تو اسی کوڑے مقرر کر دیئے اور فرمایا یہ حد وہیں سے ادنیٰ ترین حد ہے۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۷۳۱..... عن معمر بن الزہری کی سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب لوگ شراب نوشی کریں ان کو کوڑے مارو۔ پھر بیس پھر

کوڑے مارو۔ پھر بیس پھر کوڑے مارو پھر بیس تو ان کو قتل کرو۔ پھر فرمایا: اللہ نے ان سے قتل معاف کر دیا ہے لہذا جب وہ شراب پیئیں ان کو کوڑے

مارو۔ پھر بیس پھر کوڑے مارو چار دفعہ ایسا ہی فرمایا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۷۳۲..... ابن جریق رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن شہاب (زہری رحمۃ اللہ علیہ) سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب میں

کتنے کوڑے مارے ہیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: آپ ﷺ نے کوئی حد مقرر نہیں فرمائی بلکہ آپ اپنے پاس موجود حاضرین کو حکم دیتے تو وہ لوگ شراب نوش کو ہاتھوں اور جوتوں سے مارنا شروع ہو جاتے حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑے مقرر فرمائے۔ الجامع لعبدالرزاق ۱۳۷۳۳..... عمر بن حبیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ سے فرماتے ہوئے سنا: کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: جو شراب نوشی کرے اس کو مارو۔ پھر دوبارہ کرے پھر مارو۔ پھر سہ بارہ کرے پھر مارو، پھر چوتھی بار کرے تو اس کو قتل کر دو۔ پھر جب ایک آدمی آپ ﷺ کی خدمت میں شراب نوش لایا گیا آپ نے اس کو مارا پھر دوبارہ لایا گیا پھر مارا۔ پھر تیسری مرتبہ مارا پھر چوتھی مرتبہ بھی کوڑے مارنے پر ہی اکتفاء کیا اور اللہ نے قتل کو معاف کر دیا۔ الجامع لعبدالرزاق ۱۳۷۳۴..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شراب پیے اس کو مارو، اگر دوبارہ پیے پھر مارو، پھر پئے پھر مارو اگر چوتھی بار پیے تو اس کو قتل کر دو۔ ابن جریر ۱۳۷۳۵..... معقل بن یسار سے مروی ہے جس وقت شراب حرام ہوئی عام عرب کی شراب تازہ کھجور سے بنی ہوئی تھی۔ چنانچہ میں نے وہی شراب یہ کہہ کر پھینک دی بس یہ میری آخری یاد تھی شراب کے ساتھ۔ ابن عساکر

ذیل الخمر..... شراب کے بارے میں

۱۳۷۳۶..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) صفیہ بنت ابی عبید کہتی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو رویشد ثقفی کے گھر سے شراب ملی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا گھر جلا دیا اور دریافت فرمایا: تیرا نام کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: رویشد۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں بلکہ تیرا نام فوسق ہے (یعنی فاسق گناہ گار)۔ الجامع لعبدالرزاق ابو عبید نے اس روایت کو کتاب الاموال میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

۱۳۷۳۷..... عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے قدامہ بن مظعون کو بحرین کا گورنر بنا دیا۔ قدامہ اپنے منصب پر نکلے۔ وہاں ان کے متعلق کسی طرح کی برائی اور بدکاری کی شکایت نہیں آئی سوائے اس کے کہ وہ نماز میں حاضر نہ ہو پاتے تھے۔ وہاں کے قبیلے عبدالقیس کے سردار جارود حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا یا امیر المؤمنین! قدامہ نے شراب نوشی کی ہے اور مجھ پر لازم ہے کہ اگر میں حدود اللہ میں سے کسی حد کو دیکھوں تو اس کا قضیہ آپ کو ضرور پہنچاؤں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: جو تم کہہ رہے اس کی گواہی کون دے گا؟ جارود نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا نام لیا کہ وہ بھی اس بات کی شہادت دیں گے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قدامہ کو مراسلہ بھیجا کہ وہ میرے پاس آئیں۔ چنانچہ وہ حاضر ہو گئے۔ جارود حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے (بار بار) کہتے: اس پر کتاب اللہ کو نافذ کریں (حد شراب جاری کریں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جارود سے پوچھا: تم اس پر شہادت دینے کے لیے آئے ہو یا اس کے دشمن کا کردار ادا کر رہے ہو؟ جارود بولے میں تو فقط شاہد ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تب تم نے اپنی شہادت ادا کر دی (اب خاموش رہو) چنانچہ جارود تب تو خاموش ہو گئے۔ لیکن اگلے روز پھر مصر ہوئے کہ اس پر حد جاری کریں۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بس میں تم کو ان کا دشمن قرار دیتا ہوں، اب صرف ایک گواہ (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) بچ گیا ہے (جس کی بناء پر حد جاری نہیں کی جاسکتی) اب یا تو تم اپنی زبان کو لگام دو ورنہ میں تمہارا برا حشر کروں گا۔ جارود بولے: اللہ کی قسم! یہ حق بات نہیں ہے کہ آپ کا چچا زاد (قدامہ) تو شراب پیئے اور آپ الثا مجھے برا گردانیں (آخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے جارود کو چھوڑ دیا۔ ابن سعد، ابن وہب

۱۳۷۳۹..... عروۃ بن الزہیر سے مروی ہے کہ ابو الازور، ضرار بن الخطاب اور ابو جندل بن سہیل بن عمرو نے ملک شام میں شراب نوشی کی ان کو امیر لشکر ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس لایا گیا۔ ابو جندل بولے: اللہ کی قسم! میں نے شراب ایک تاویل پر پی ہے، میں نے اللہ پاک کا فرمان سنا ہے:

لیس علی الذین آمنوا و عملوا الصالحات جناح فیما طعموا اذا ما اتقوا و آمنوا و عملوا الصالحات.

ان لوگوں پر جو ایمان لائے اور اچھے اچھے عمل کیے کوئی حرج نہیں اس میں جو وہ کھائیں جبکہ وہ تقویٰ اختیار کریں اور ایمان لائیں اور اچھے اچھے عمل کریں۔

چنانچہ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے ان کا معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا۔ ادھر ابوالازور نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: کہ ہمارا دشمن ہمارے سامنے آچکا ہے۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو ہماری سزا کچھ مؤخر کر دیں تاکہ کل ہم دشمن سے مقابلہ کریں اگر اللہ نے ہم کو شہادت کے ساتھ نواز دیا تو آپ کے لیے یہ کافی ہوگا۔ اور آپ کو حد شراب ہم پر قائم کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ اور اگر ہم لوٹ آئے تو آپ دیکھ لینا کہ خلیفہ نے آپ کو کیا حکم دیا ہے وہ آپ بجالانا۔ ابو عبیدہ نے ان کی بات پر ہاں کر دی۔ چنانچہ اگلے روز جب مسلمانوں کی دشمنوں سے مذہبیٹھ ہوئی تو ابوالازور جام شہادت نوش کر گئے۔ اس وقت تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جواب نامہ بھی آ گیا کہ جس تاویل نے ابو جندل کو غلطی میں ڈالا ہے اگر اس نے ان کو حجت دیدی ہے لیکن جیسے ہی تم کو میرا یہ خط ملے تم ان پر حد نافذ کر دینا۔ چنانچہ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے باقی دو بیج جانے والوں کو بلایا اور ان پر حد نافذ فرمادی۔ ابو جندل ایک بڑے سردار کے بیٹے تھے ان کا اپنا بھی ایک رتبہ تھا۔ اس وجہ سے ان کے دل میں اس سزا کی کسک رہ گئی۔ حتیٰ کہ کہا گیا کہ ابو جندل وسوسے میں پڑ گئے ہیں۔ ابو عبیدہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ صورت حال لکھی کہ میں نے ابو جندل کو سزا دیدی ہے لیکن ان کے دل میں وسوسے جنم لے رہے ہیں ہمیں ڈر ہے کہ کہیں وہ ہلاک نہ ہو جائے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو جندل کو لکھا: اما بعد! تم کو جس چیز نے غلطی میں ڈالا ہے لیکن اس سزا سے تم کو توبہ مل گئی ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حتم تنزیل الكتاب من اللہ العزیز العلیم غافر الذنب وقابل التوب شدید العقاب ذی الطول لا الہ الا هو الیہ المصیر۔

لہذا جب ابو جندل نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط پڑھا تو اس کے سارے وسوسے اور اندیشے ختم ہو گئے۔ گویا وہ بندھی ہوئی رسی سے کھل گئے۔

السنن للبیہقی

۱۳۷۳۰... عبداللہ بن زہیر الشیبانی سے مروی ہے کہ عقبہ بن فرقد نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کو شراب کی زکوٰۃ وصولی کی مد میں چالیس ہزار درہم بھیجے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا: تم نے مجھے شراب کی زکوٰۃ بھیجی ہے۔ مہاجرین کی بجائے تم ہی اس رقم کے زیادہ حقدار ہو اور اللہ کی قسم! آج کے بعد میں تم کو کسی چیز کی حکومت نہیں دوں گا۔ چنانچہ پھر ان کو اس منصب سے معزول کر دیا اور لوگوں کو اس کی ساری خبر سنائی۔

ابو عبیدہ و ابن زنجویہ

۱۳۷۴۱... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی ایسا نہیں ہے جس پر میں نے کوئی حد جاری کی اور وہ اس کی وجہ سے مر گیا پھر مجھے اس کا اپنے دل میں تردد ہو اسوائے صاحب شراب کے، اگر وہ حد کے دوران مر جاتا ہے تو میں اس کی دیت ادا کروں گا کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اس کا طریقہ راجح نہیں کیا بلکہ آپ کے بعد ہم نے اس کو راجح کیا ہے۔

ابوداؤد، الجامع لعبدالرزاق، مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، البخاری، مسلم، ابن جریر

۱۳۷۴۲... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: میرے پاس ایک اونٹنی وہ تھی جو مجھے جنگ بدر کے مال غنیمت میں سے حصہ میں آئی تھی اور دوسری اونٹنی نبی اکرم ﷺ نے مجھے دی تھی مال غنیمت کے خمس میں سے جو اللہ اور اس کے رسول کا حصہ ہوتا ہے۔ جب میں نے فاطمہ بنت نبی ﷺ کے ساتھ شب زفاف گزارنے کا ارادہ کیا تو بنی قینقاع کے ایک انگریز کو لیا تاکہ وہ میرے ساتھ چلے اور ہم اذخر گھاس (جو رنگائی کے لیے کام ہوتی تھی) اکٹھی کر کے انگریزوں کو فروخت کر لیں اور اس سے حاصل ہونے والی آمدنی سے میں ولیمہ کا بندوبست کروں۔ چنانچہ (اس کام سے فراغت کے بعد) میں اپنی دونوں اونٹیوں کے لیے پالان۔ غرارے اور رسی وغیرہ جمع کر رہا تھا۔ میری دونوں اونٹنیاں ایک انصار کے کمرے کے پاس باندھ رکھی تھیں۔ حتیٰ کہ جب میں نے ان کے لیے جو جمع کرنا تھا جمع کر لیا تو اپنی اونٹیوں سے پاس آیا۔ لیکن اس منظر کو دیکھ کر میری آنکھیں بھر آئیں میری دونوں اونٹیوں کی کوہان کٹی ہوئی تھیں اور ان کے پہلو پھاڑ کر ان کے کلیجے نکال لیے گئے تھے۔ میں نے پوچھا: یہ کام کس نے کیا ہے؟ لوگوں نے حمزہ بن عبدالمطلب کا نام لیا۔ اور بتایا وہ شراب نوش انصاری گروہ کے ساتھ اس گھر میں شراب نوشی کر رہے ہیں۔ ان کے پاس ایک گانے والی باندی ہے اور ان کے ساتھی ہیں۔ باندی نے اپنے گانے کے دوران کہا تھا:

الایا حمز للشرف النواء.

اے حمزہ! دیکھ تو، کیسی قرب اور عمدہ اونٹنیاں ہیں۔

چنانچہ حضرت حمزہؓ نے کود کر تلوار اٹھائی اور اونٹنیوں کے کوہان کاٹ ڈالے اور ان کے پہلو پھاڑ کر ان کے کلیجے نکال لیے۔

میں یہ ساری صورت حال جان کر نبی اکرم ﷺ کے پاس گیا۔ آپ کے پاس زید بن حارثہ بھی تھے۔ نبی ﷺ نے میرے چہرے کے کرب کو بھانپ لیا اور پوچھا: تجھے کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آج جیسی تکلیف مجھے کبھی نہیں ہوئی۔ حمزہ نے میری اونٹنیوں پر ظلم ڈھا دیا ہے۔ ان کے کوہان کاٹ دیئے اور ان کے پہلو چاک کر کے (ان کے کلیجے نکال لیے ہیں)۔

اور اس وقت وہ اپنے شراب نوش ساتھیوں کے ساتھ ادھر کمرے میں بیٹھے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی چادر منگوائی اور چادر اوڑھ کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ میں اور زید بن حارثہ بھی آپ کے پیچھے پیچھے ہو لیے۔ حتیٰ کہ آپ حمزہ والے کمرے پر آ پہنچے۔ آپ نے اجازت لی۔ اور اجازت ملنے پر اندر تشریف لے گئے۔ آپ نے حمزہ رضی اللہ عنہ کو لعن طعن اور ملامت کی۔ حمزہ شراب کے نشہ میں چورا اور سرخ آنکھیں کیے ہوئے تھے۔ حمزہ (جو آپ کے چچا تھے) نے آپ کی طرف نظر اٹھائی پہلے گھٹنوں پر نظر مرکوز رکھی پھر پیٹ تک نظر اٹھائی پھر اپنی آنکھیں آپ کے چہرے میں گاڑ دیں اور بولے: تم سب میرے باپ کے غلام ہو۔ نبی اکرم ﷺ جان گئے کہ ابھی وہ نشہ میں دھت ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ اٹھے پاؤں واپس لے لیے اور ہم بھی آپ کے پیچھے پیچھے نکل آئے۔ البخاری، مسلم، ابو داؤد، ابو عوانہ، مسند ابی یعلیٰ، ابن حبان السنن للبیہقی

۱۳۷۴۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا مجھے جبریل علیہ السلام ہمیشہ بتوں کی عبادت، شراب نوشی اور لوگوں کے ساتھ لڑائی جھگڑے سے روکتے رہے ہیں۔ شعب الایمان للبیہقی، النسائی

۱۳۷۴۴..... ربیعہ بن زکار سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک بستی دیکھی، پوچھا: یہ کیسی بستی ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ اس کا نام زرارة ہے۔ یہاں گوشت اور شراب لگتا ہے (اور شہاب کباب کا دور چلتا ہے) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہاں آگ جلوائی اور فرمایا: اس بستی کو جلا دو خبیث شے ایک دوسرے کو کھالے۔ چنانچہ وہ بستی جل گئی۔ ابو عیید

فائدہ:..... یہ بستی چند اوطاقوں پر مشتمل ایک چھوٹی سی بستی تھی جہاں لوگ عیاشی کرنے آتے تھے۔ اور شراب و کباب کا دور چلتا تھا۔ یہ چونکہ گناہوں کا اڈا تھا اس لیے آپ نے وہ گناہوں کے اڈے خاکستر کروادے۔

۱۳۷۴۵..... مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فسح کے بارے میں پوچھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: فسح کیا ہے؟ آدمی نے کہا: ادھری (آدھی نرم اور آدھی سخت) کھجوروں کی نبیذ بنا کر پکی ہوئی کھجوروں میں ملا دینا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ تو فسوخ ہے۔ وہ شراب جو پینے والے کو مست کر دیتی ہے (اور شراب حرام ہے اور اس کے سوا کوئی شراب ہوگی)۔ مصنف ابن ابی شیبہ فائدہ:..... پچھلے اوراق میں نبیذ کے عنوان کے تحت کئی روایات گزر چکی ہیں جن میں بسر اور تمر یعنی ادھ نرم ادھ سخت اور مکمل پختہ کھجوروں کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع کیا گیا ہے۔

۱۳۷۴۶..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں ایک حج یا عمرے کے دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ ہم کو ایک سوار شخص ملا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال ہے، یہ شخص ہماری ہی تلاش میں ہے۔ وہ شخص ہمارے سامنے آ کر رونے لگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم کو کیا ہوا؟ اگر تم مقروض ہو تو ہم تمہاری مدد کریں گے، اگر تم خوفزدہ ہو تو ہم تم کو امن دیں گے، ہاں مگر تم نے قتل کیا ہے تو تم کو اس کے بدلے قتل کیا جائے گا، اور اگر تم کسی قوم کے ساتھ رہنے میں تکلیف میں مبتلا ہو تو ہم تم کو وہاں سے اور جگہ منتقل کر دیں گے۔ آدمی نے اپنی رواداد سنائی: میں نے شراب نوشی کا ارتکاب کر لیا تھا۔ میں بنی تیم کا فرد ہوں۔ ابو موسیٰ (جو آپ کی طرف سے ہمارے گورنر ہیں) نے مجھ پر حد جاری کی (اس قدر تو ٹھیک تھا مگر پھر) میرا سر منڈوایا، میرا چہرہ کالا کیا اور مجھے لوگوں میں پھرایا اور ان کو یہ حکم دیا کہ کوئی اس کے ساتھ اٹھے نہ بیٹھے اور نہ اس کے ساتھ کوئی کھائے پئے۔ اب میرے دل میں تین خیال آرہے ہیں یا تو میں کوئی تلوار لوں اور ابو موسیٰ کو قتل کر دوں۔ یا آپ کے پاس آؤں اور آپ مجھے ملک شام بھیج دیں وہاں مجھے کوئی نہیں جانتا۔ یا پھر میں دشمنوں کے ساتھ جاملوں اور ان کے ساتھ کھاؤں پیوں (آدمی کی درد بھری پتا

سن کر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا: مجھے ہرگز خوشی نہیں ہوئی کہ تیرے ساتھ یہ یہ کچھ ہوا اور عمر اس حال میں مطمئن ہے۔ جاہلیت میں سب سے بڑا شراب نوش تھا۔ یہ زنا کی طرح بڑا جرم نہیں ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا: تم کو میرا سلام ہو، اما بعد! فلاں بن فلاں تمہی نے مجھے اس طرح ساری خبر کہہ سنائی ہے اور مجھے پاک پروردگار کی قسم ہے! اگر دوبارہ تم نے اس طرح کی کوئی حرکت کی تو میں تمہارا چہرہ کالا کر کے تم کو لوگوں میں پھراؤں گا۔ اگر تم میری اس بات کی اہمیت کو سمجھتے ہو تو لوگوں کو حکم دو کہ اس کے ساتھ انھیں بیٹھیں اور کھائیں پیئیں۔ اگر یہ شراب نوشی سے توبہ کر لے تو اس کی شہادت بھی قبول کریں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو سواری کا جانور اور دو درہم عطیہ پیش کر کے رخصت کیا۔ السنن للبیہقی

۱۳۷۴۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک آدمی تھا۔ اس کا نام تو عبد اللہ تھا لیکن اس کا لقب حمار یعنی گدھا پڑ گیا تھا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کو ہنسایا کرتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو شراب نوشی پر سزا بھی دی تھی۔ اس جرم میں ایک مرتبہ اس کو جب پیش کیا گیا تو ایک آدمی نے اس کو کہا اللھم العنہ اے اللہ! اس پر لعنت فرما۔ یہ آدمی کس قدر اس جرم میں لایا جاتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کو لعنت کرو۔ اللہ کی قسم! اس کو اللہ اور اس کے رسول سے محبت ہے۔ البخاری، ابن جریر، شعب الایمان للبیہقی

۱۳۷۴۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی تھا جس کو لوگ گدھا کہتے تھے۔ وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس کبھی گھی کا کنستر بھیجتا تھا اور کبھی شہد کا کنستر بھیجتا تھا۔ جب اس کے پاس اس مال کا مالک آ کر پیسوں کا تقاضا کرتا تو وہ اس کو لے کر حضور ﷺ کے پاس آ جاتا اور عرض کرتا یا رسول اللہ! اس کے مال کی قیمت ادا فرمادیں۔ آپ ﷺ صرف مسکرانے پر اکتفاء فرماتے اور اس کے مال کی قیمت ادا کرنے کا حکم دیدیتے اور وہ اس کو مل جاتی۔ ایک مرتبہ اس کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا اس حال میں کہ اس نے شراب نوشی کی تھی۔ ایک آدمی نے اس کے متعلق کہا: اے اللہ! اس پر لعنت فرما۔ کتنی بار یہ شراب کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا جا چکا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو لعنت مت کرو۔ یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔ ابن ابی عاصم، مسند ابی یعلیٰ، السنن لسعید بن منصور

۱۳۷۴۹..... زید بن اسلم سے مروی ہے کہ ابن النعمان کو نبی اکرم ﷺ کے پاس (شراب نوشی کی وجہ سے) لایا گیا آپ نے اس کو کوڑے لگوائے۔ پھر دوبارہ اس کو لایا گیا حتیٰ کہ آپ نے اس کو چار پانچ کوڑے لگوائے۔ ایک آدمی نے کہا: اللھم العنہ اے اللہ! اس پر لعنت یہ کس قدر شراب نوشی کرتا ہے اور کس قدر کوڑے کھاتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے کہنے والے کو فرمایا: اس کو لعنت مت کر یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے۔

مصنف عبدالرزاق

حد نافذ کرنے کے لئے دو گواہ ہونا ضروری ہے

۱۳۷۵۰..... عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قدامتہ بن مظعون کو بحرین کا گورنر بنا دیا۔ قدامتہ غصہ اور عبد اللہ بن عمر کے ماموں یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سالے تھے۔ جارود جو قبیلہ عبدالقیس کے سردار تھے وہ بحرین سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے۔ انہوں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! قدامتہ نے شراب پی ہے اور نشہ میں دھت ہوئے ہیں۔ اور مجھ پر لازم ہے کہ جب میں حدود اللہ میں سے کوئی حد دیکھوں تو اس کو آپ تک پہنچاؤں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمہارے ساتھ اور کون گواہی دیتا ہے؟ جارود بولے: ابو ہریرہ! پوچھا: تم کس بات کی شہادت دیتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: میں نے قدامتہ کو شراب پیتے نہیں دیکھا مگر نشہ کی حالت میں قے کرتے دیکھا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے اپنی طرف سے پوری طرح بلکہ اس سے بھی بڑھ کر شہادت ادا کر دی ہے (اب تم زیادہ مبالغہ نہ کرو پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے قدامتہ کو بحرین سے آنے کا لکھا۔ وہ تشریف لے آئے۔ جارود ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اٹھے: اس پر کتاب اللہ (کا حکم) نافذ کیجئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جارود کو فرمایا تم گواہ ہو یا دشمن ہو؟ جارود بولے: گواہ۔ آپ نے فرمایا: تم نے شہادت ادا کر دی۔ چنانچہ جارود خاموش ہو گئے۔ جب اگلا دن ہوا تو جارود پھر بولے: اس پر اللہ کی حد نافذ کریں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کو

بولے: میں تمہیں ان کا دشمن سمجھتا ہوں اور (اس طرح تمہاری گواہی معتبر نہیں رہی جبکہ) تمہارے ساتھ صرف ایک آدمی نے گواہی دی ہے۔ جا رو بولے: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں (کہ آپ ان پر اللہ کی حد کو جاری کریں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنی زبان تھام لو ورنہ میں تمہارے ساتھ برا سلوک کروں گا۔ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اگر تم کو ہماری شہادت میں شک ہے تو حند بنت الولید کے پاس پیغام بھیج کر ان سے معلوم کر لو، جو قدمہ کی بیوی ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حند بنت الولید کے پاس پیغام بھیجا اس نے بھی اپنے شوہر کے خلاف شہادت پیش کر دی۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قدمہ کو فرمایا: میں آپ پر حد لگاؤں گا۔ قدمہ بولے: اگر میں نے شراب پی ہے جیسا کہ یہ کہہ رہے ہیں تب بھی تمہارے لیے مجھے حد لگانے کی گنجائش نہیں ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: وہ کیوں؟ حضرت قدمہ بولے: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

ليس على الذين آمنوا و عملوا الصالحات جناح فيما طعموا

جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اچھے عمل کیے ان پر کوئی حرج نہیں ہے اس میں جو انہوں نے کھایا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: تم تاویل کرنے میں غلطی کر رہے ہو۔ اگر تم تقویٰ اختیار کرتے تو اللہ کی حرام کردہ شے سے اجتناب کرتے۔ پھر حضرت عمر نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا تم لوگ قدمہ کو حد لگانے میں کیا رائے دیتے ہو؟ لوگوں نے کہا: جب تک یہ مریض ہیں ہمارا خیال ہے کہ تب تک آپ ان کو حد جاری نہ کریں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ چند ایام تک اس مسئلے میں خاموش رہے۔ پھر ایک دن صبح کو حد لگانے کا پختہ عزم کر لیا۔ اور اپنے ساتھیوں سے پوچھا: اب تمہارا کیا خیال ہے قدمہ کو حد لگانے کے متعلق؟ ساتھیوں نے وہی بات کی کہ جب تک وہ بیمار ہیں ان کو حد جاری کرنا درست نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اللہ سے ملاقات ہی کر لیں کوڑے کھاتے ہوئے یہ مجھے زیادہ پسند ہے نسبت اس بات کے کہ ان کو حد لگانا میری گردن پر باقی رہ جائے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ ان کو حد لگائی جائے۔ اور آخر ان کو حد لگادی گئی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حج کیا تو قدمہ نے بھی ان کے ساتھ حج کیا لیکن ناراضگی اور ناگواری کے ساتھ۔ جب دونوں حضرات حج سے واپس ہوئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سفیا مقام پر اترے تو وہاں آرام کرنے کے لیے سو گئے۔ جب نیند سے بیدار ہوئے تو بولے: قدمہ کو جلدی میرے پاس لاؤ۔ میں نے خواب دیکھا ہے کہ ایک آنے والا میرے پاس آیا اور بولا قدمہ سے صلح کر لو کیونکہ وہ تمہارا بھائی ہے۔ لیکن جب لوگ ان کو بلانے گئے تو انہوں نے آنے سے انکار کر دیا۔ لہذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود ان کے پاس چل کر تشریف لے گئے اور ان کے لیے استغفار کیا۔ یہ ان کی باہمی صلح کا پہلا واقعہ تھا۔ مصنف عبدالرزاق، ابن وہب، السنن للبیہقی

۱۳۷۵۱..... ایوب بن ابی تمیمہ سے مروی ہے کہ شراب نوشی کے اندر کسی بدری صحابی کو حد نہیں جاری ہوئی۔ یعنی کسی بدری نے شراب نوشی کی ہی نہیں سوائے قدمہ بن مظعون رضی اللہ عنہ کے۔ السنن

۱۳۷۵۲..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ قیدیوں کو وراثت میں شراب ملی۔ ابو طلحہ نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا: کیا ہم اس کو سرکہ بنا لیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: نہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسلم، ابن ابی داؤد، الترمذی

۱۳۷۵۳..... نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کسی نے کہا کہ عورتیں سر میں شراب لگا کر کنگھی کرتی ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ پاک ان کے سر میں (اس کی نحوست سے) حاصہ (بال گرنے کی بیماری) ڈال دے گا۔ مصنف عبدالرزاق

۱۳۷۵۴..... نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے کمرے میں سوسن (خوشبودار جڑی بوٹی) کی بو محسوس کی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو نکالو یہ شیطانی عمل کی گندگی ہے (غالبا شراب سازی میں اس کو استعمال کیا جاتا ہوگا)۔ مصنف عبدالرزاق

۱۳۷۵۵..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ان کے ایک غلام نے ان کے اونٹ کو شراب پلا دی۔ آپ نے اس کو زجر و تنبیہ کی۔

مصنف عبدالرزاق

۱۳۷۵۶..... وائل سے مروی ہے کہ ایک آدمی جس کو سوید بن طارق کہا جاتا تھا، نے نبی ﷺ سے شراب کے متعلق پوچھا: آپ نے اس کو اس سے منع فرمایا۔ سوید نے کہا میں اس کو دوا میں استعمال کرنا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو داء ہے دوا نہیں داء یعنی بیماری۔ مصنف عبدالرزاق

نشہ آور شے کا حکم

۱۳۷۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے ارشاد فرمایا: سرخ گوشت اور نبیذ سے بچو کیونکہ یہ دونوں چیزیں مال کو تباہ کرتی ہیں اور دین کا نقصان کرتی ہیں۔ ابن ابی الدنیا فی ذم المسکر، شعب الایمان للبیہقی
فائدہ:..... دونوں چیزیں اگرچہ حلال ہیں مگر چونکہ دونوں گرام قیمت ہیں اس لیے مال تباہ کرتی ہیں اور گوشت قساوت قلبی پیدا کرتا ہے اور نبیذ سستی اور کالمی پیدا کرتی ہے اور دونوں چیزیں دین کے لیے نقصان دہ ہیں۔
۱۳۷۵۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: گوشت سے بچو۔ کیونکہ اس کی عادت بھی شراب کی طرح پڑ جاتی ہے۔

موظا امام مالک، شعب الایمان للبیہقی

بعض ضعفاء نے اس کو مرفوعاً بیان کیا ہے جس کی کچھ حقیقت نہیں۔

۱۳۷۵۹..... سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے فلاں شخص سے شراب کی بو محسوس کی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اس نے طلاء (نبیذ) پی ہے۔ اور میں اس کے مشروب کے بارے میں پوچھ گچھ کروں گا اگر وہ نشہ آور ہو تو میں اس کو حد جاری کروں گا۔ چنانچہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو شراب نوشی کی مکمل حد جاری کی۔

موظا امام مالک، الشافعی، الجامع لعبدالرزاق، ابن وہب، ابن جریر، السنن للبیہقی

۱۳۷۶۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! نشہ آور شے کیا ہے؟ فرمایا: تیرا وہ برتن جس سے تجھے نشہ پیدا ہو۔

ابن مردویہ

کلام:..... روایت کی سند میں مسیب بن شریک متروک راوی ہے۔ کنز العمال ج ۵۔

۱۳۷۶۱..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جس کی ایک فرق (دس بارہ کلو) مقدار نشہ آور ہو اس شے کی ایک چسکی بھی حرام ہے۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۷۶۲..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور شے شراب ہے اور ہر نشہ آور شے حرام ہے۔

موظا امام مالک، الجامع لعبدالرزاق

۱۳۷۶۳..... حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو نشہ آور شراب پئے وہ گندگی ہے، گندگی ہے جو اس کی نماز کو چالیس راتوں تک گندا کر دیتی ہے۔ اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔ اگر وہ تیسری یا چوتھی مرتبہ پیتا ہے تو اللہ پر لازم ہے کہ اس کو طیبۃ النجبال سے پلائے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۷۶۴..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے بیع (اہل یمن کی شراب) کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہر شراب جو نشہ آور ہوئی ہے وہ حرام ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۷۶۵..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ اس برتن میں پینے سے احتراز کرتے تھے جس میں شراب بنائی جاتی ہو۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۷۶۶..... سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو کوئی نشہ آور شے نوش کرتا ہے اللہ پاک اس کی کوئی نماز قبول نہیں فرماتا جب تک کہ اس کے مٹانے میں اس کا ایک قطرہ بھی باقی ہو۔ اگر وہ اس کے ہوتے ہوئے مرجائے تو اللہ پاک پر لازم ہے کہ اس کو طیبۃ النجبال پلائے جو اہل جہنم کا خون پیپ ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۷۶۷..... طاؤوس رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے آیت الخمر تلاوت کی آپ لوگوں کو منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ ایک آدمی نے

پوچھا: مزر کیسی ہے یا رسول اللہ! پوچھا مزر کیا ہے؟ عرض کیا جو گندم سے بنائی جاتی ہے وہ شراب۔ آپ نے پوچھا: نشہ آو؟ عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا ہر نشہ آور شے حرام ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

نبیذوں کا بیان

۱۳۷۶۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے گھڑے سے، کدو کے بنائے ہوئے برتن سے اور تار کول ملے ہوئے برتن سے۔

مسند ابی داؤد، مسند احمد، النسائی، مسند ابی یعلیٰ، ابن جریر، السنن لسعید بن منصور

فائدہ:..... ان برتنوں میں نبیذ جلد نشہ آور ہو جاتی ہے اس لیے منع فرمایا۔

۱۳۷۶۹..... عبداللہ بن یزید الحظمی سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہم کو لکھا: اما بعد! اپنی مشروب کو اتنا پکاؤ کہ اس میں سے

شیطان کا حصہ چلا جائے۔ شیطان کے دو حصے ہیں اور ایک حصہ تمہارا ہے۔ السنن لسعید بن منصور، النسائی، السنن للبیہقی

۱۳۷۷۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: یہ نبیذیں پانچ چیزوں سے بنتی ہیں: کھجور، کشمش، شہد، گندم اور جو۔ جس کو تم نے خمیر

کر لیا اور پھر اس کو پرانا کر لیا وہ خمر (شراب) ہے۔ الجامع لعبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، الاشریہ للامام احمد

فائدہ:..... نبیذ صبح سے شام یا شام سے صبح تک ہے اور جو کافی عرصہ رکھی جائے وہ شراب ہے۔

۱۳۷۷۱..... حضرت اسلم سے مروی ہے کہ وہ نبیذ جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نوش فرمایا کرتے تھے: وہ صبح کو کشمش پانی میں ڈال دی جاتی تھیں اور رات کو

آپ نوش فرمایا کرتے تھے۔ یا شام کو پانی میں ڈال دی جاتی تھیں اور صبح کو آپ نوش فرمایا کرتے تھے۔ اور نیچے کی تلچٹ نکال دیا کرتے تھے۔

ابن ابی الدنیا فی ذم المسکر، السنن للبیہقی

فائدہ:..... نیچے کی گاڑھی تلچٹ خصوصاً نشہ پیدا کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے (اس وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ) اس کو پھینک دیا

کرتے تھے۔

۱۳۷۷۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: ہم یہ سخت نبیذ اس لیے نوش کرتے ہیں تاکہ ہمارے شکموں میں جو اونٹ کا گوشت ہوتا ہے

اس کو یہ نبیذ ہضم کر دے ورنہ وہ گوشت ہمارے لیے تکلیف دہ ہو سکتا ہے۔ پس جس کو اپنی شراب میں کچھ شک گذرے وہ اس کو پانی کے ساتھ ملا لے۔

مصنف ابن ابی شیبہ

فائدہ:..... شک گذرنے کا مطلب ہے کہیں وہ نشہ آور نہ ہو جائے اسی صورت میں پانی ملا لے اور اس کو رقیق کر لے۔

۱۳۷۷۳..... مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں خشک پیٹ والا (یا فرمایا) سخت پیٹ والا آدمی

ہوں۔ اسی وجہ سے کبھی ستو پیتا ہوں، اور کبھی دودھ پیتا ہوں مجھے کوئی ملامت نہ کرے۔ اور گاڑھی نبیذ بھی اسی لیے پیتا ہوں تاکہ میرا پیٹ قدرے

نرم ہو جائے اس لیے مجھے کوئی مورد طعن نہ بنائے۔ ابن ابی شیبہ

۱۳۷۷۴..... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار بن یاسر کو جو کوفہ پر ان کے گورنر تھے لکھا: اما بعد! سنو میرے پاس ملک شام سے

انگور کا شیرہ آیا ہے جس کو پکایا گیا ہے، اس کا دو تہائی پکنے سے کم ہو کر ایک تہائی باقی رہ گیا ہے۔ اس طرح اس کا شیطان اور اس کے پاگل کر دینے

والی بو ختم ہو گئی ہے لیکن وہ (پڑا پڑا) جوش مارنے نہیں لگا۔ اس لیے اس کی مٹھاس اور اس کی حلت باقی رہ گئی ہے۔ اب وہ اونٹ کے طلاء (یعنی

جیسی نبیذ اونٹوں کو دی جاتی ہے اس) جیسا ہے۔ لہذا تمہارے ہاں جو اس طرح کی نبیذ پینا چاہیں ان کو گنجائش دو۔ والسلام۔ ابن خسرو

۱۳۷۷۵..... محمود بن لبید انصاری سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب ملک شام تشریف لائے تو اہل شام نے وہاں کی

سرزمین کی وباء اور اس کی سختی کا رونا رویا۔ اور بولے: اس وجہ سے ہم کو شراب ہی طبیعت کو درست رکھتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم

شہد نوش کرو۔ بولے: یہ بھی ہمارے لیے درست نہیں رہتا۔ وہاں کے ایک باشندے نے عرض کیا: کیا ایسا مشروب صحیح ہے جو نشہ آور نہ ہو؟ آپ

رضی اللہ عنہ نے اثبات میں ہاں فرمادی۔ چنانچہ کچھ لوگوں نے انگور کا شیرہ پکا کر اس کا دو تہائی ختم کر دیا اور ایک تہائی باقی رہنے دیا۔ پھر اس کو لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس میں انگلی ڈبو کر نکالی پھر بار بار اس میں انگلی ڈبو کر اس کا گاڑھا پن دیکھتے رہے۔ پھر فرمایا: یہ طلاء (نبیذ) ہے، یہ اونٹوں کے طلاء کے مثل ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے پینے کی اجازت مرحمت فرمادی۔

حضرت عبادۃ بن الصامت نے عرض کیا: آپ اس کو حلال کر رہے ہیں؟ اللہ کی قسم! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہرگز نہیں قسم بخدا! اے اللہ میں ان کے لیے وہ شے حلال نہیں کر رہا جو آپ نے ان کے لیے حرام کر دی ہے اور آپ کی حلال کردہ شے کو ان پر حرام نہیں کر رہا۔

موطا امام مالک، السنن للبیہقی

نبیذ نشہ آور نہ ہو تو حلال ہے

۱۳۷۷۶..... سفیان بن وہب خولانی سے مروی ہے کہ میں ملک شام حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ ذمیوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: آپ نے ہم پر لازم کر دیا ہے کہ ہم مسلمانوں کو شہد فراہم کریں حالانکہ وہ ہم کو دستیاب نہیں ہو رہا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسلمان جب کسی سرزمین میں داخل ہوتے ہیں اور وہاں اقامت نہیں کرتے (بلکہ لشکر کشی میں ادھر ادھر پھرتے رہتے ہیں) جس کی وجہ سے ان کو خالص سادہ پانی پینے کی شدت کے ساتھ طلب ہوتی ہے۔ لہذا ان کو (قوت کی فراہمی کے لیے) ایسی کوئی چیز ضروری ہے جو ان کو (مضبوط) اور تندرست رکھ سکے۔ وہاں کے باشندوں نے کہا: ہمارے پاس ایسا مشروب ہے جو ہم انگور سے بناتے ہیں جو (شراب نہیں بلکہ) شہد جیسا ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ لوگ وہ مشروب لے کر آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس میں انگلی ڈبو کر اٹھاتے رہے شہد (دیکھنے) کی طرح (آپ رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: یہ تو اونٹوں کی نبیذ کی طرح ہے۔ پھر آپ نے پانی منگوایا اور اس میں ڈال دیا اور اس کو ہلکا کر کے خود بھی پیا اور آپ کے ساتھیوں نے بھی پیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بہت اچھا مشروب ہے۔ ٹھیک تم مسلمانوں کو یہی دیا کرو۔ چنانچہ ذمی لوگ (جزیہ) وغیرہ میں مشروب مسلمانوں کو دیتے رہے۔ کچھ عرصہ اسی طرح بیت گیا۔ پھر ایک مسلمان آدمی نشہ میں دھت ہو گیا۔ مسلمانوں نے اس کو جوتوں سے مارا اور بولے: نشہ میں غرق ہو گیا ہے تو۔ آدمی بولا: مجھے قتل کرو۔ اللہ کی قسم! میں نے تو وہی مشروب پیا ہے جس کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں اجازت دی تھی تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے بیچ کھڑے ہو کر خطبہ دیا اے لوگو! میں محض ایک بشر ہوں، میں کسی حرام کو حلال نہیں کرتا اور نہ حلال کو حرام ٹھہرا سکتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ کی روح قبض ہوئی تو وحی بھی اٹھ گئی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا اتھام کر (تاکیدا) ارشاد فرمایا: میں اللہ کے ہاں اس برأت کا اظہار کرتا ہوں کہ تمہارے لیے کسی حرام شے کو حلال قرار دوں۔ لہذا لوگو! اس مشروب کو فوراً ترک کر دو۔ مجھے خطرہ ہے کہ کہیں لوگ اس میں منہمک نہ ہو جائیں۔ حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور شے حرام ہے پس تم اس کو چھوڑ دو۔ ابن راہویہ

۱۳۷۷۷..... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: تانبے کے برتن میں گرم کیا ہوا پانی جو کچھ جل گیا ہو اور کچھ بچ گیا ہو، مجھے اس کا پینا مکملے میں بنائی گئی نبیذ کے پینے سے زیادہ پسند ہے۔ الجامع لعبدالرزاق، ابن ابی الدنيا فی ذم المسکر، ابن جریر

۱۳۷۷۸..... زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب ملک شام کے رستے میں تھے، آپ کے پاس دو برتن نبذ کے لائے گئے۔ آپ نے ایک برتن کا نبیذ نوش فرمایا دوسرا چھوڑ دیا۔ اور دوسرا رکھ دینے کا حکم دیدیا۔ اگلے روز جب دوسرا برتن پیش کیا گیا تو وہ قدرے گاڑھا ہو گیا تھا۔ آپ نے اس کو چکھا تو فرمایا اس میں پانی ملاؤ۔ ابن حبان فی صحیحہ

۱۳۷۷۹..... ابن جریج سے مروی ہے کہ اسماعیل نے مجھے خبر دی کہ ایک شخص نے وہ مشروب جو حضرت عمر کے لیے بنایا گیا تھا اس میں منہ ڈال کر غناغٹ اس کو پی گیا۔ جس سے وہ نشہ میں غرق ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو چھوڑ دیا جب اس کا نشہ اتر گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ

نے اس پر حد جاری فرمائی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہی مشروب پانی کے ساتھ ملا کر نوش فرمایا۔

راوی کہتے ہیں: اسی طرح نافع بن عبد الحارث جو مکہ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے گورنر تھے، نے ایک برتن میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے نبیذ بنائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پینے میں تاخیر ہو گئی حتیٰ کہ نبیذ کا مزاج بدل گیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ منگوائی تو اس کو قدرے سخت پایا۔ آپ نے اس کو بڑے برتن میں ڈلوایا اور اس میں پانی ملا دیا پھر آپ نے بھی وہ پانی پیا اور لوگوں کو بھی پلایا۔ مصنف عبدالرزاق ۱۳۷۸۰... ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ بنی ثقیف کے لوگوں نے آپ کے لیے مشروب تیار کیا آپ نے اس مشروب کے ساتھ ان کو بھی حاضر ہونے کا حکم دیا پھر اس مشروب کو پینے کے لیے منہ کو لگایا تو اس کو ناگوار پایا پھر پانی منگوا دیا اور اس میں ملا دیا پھر فرمایا: اس طرح پیا کرو۔

الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی

۱۳۷۸۱... حضرت اسلم سے مروی ہے کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جاہیہ پہنچے تو ہمارے سامنے نبیذ لایا گیا جو گاڑھے شیرے کی مانند سخت تھا۔ جس کو کسی چیز کے ساتھ نکالا جاسکتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ مشروب ممنوع الاستعمال ہے۔

الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی، ابن عساکر

۱۳۷۸۲... سفیان بن ابی سلمہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کو نبیذ دیا (الشکری مسلمانوں کے لیے وظیفہ میں مقرر کیا) سفیان سے ایک آدمی نے نبیذ کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہی ہم کو دیا کرتے تھے۔ ہم اس کو ستو کے ساتھ ملا لیتے تھے اور سالن روٹی کے ساتھ کھاتے تھے۔ وہ تمہاری گندی شراب جیسا نہیں ہوتا تھا۔

۱۳۷۸۳... ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کو حکم ملا تھا کہ ہر چیز کے جوڑے کو اپنے ساتھ سوار کر لیں۔ چنانچہ آپ کے لیے جو لینا فرض تھا وہ لے لیا۔ لیکن انگور کی دو شاخیں گم ہو گئیں۔ آپ علیہ السلام ان کو تلاش کرنے لگے۔ ایک فرشتہ ان سے ملاقات کرنے آیا۔ فرشتے نے پوچھا: آپ کیا تلاش کر رہے ہیں؟ حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا: دو شاخیں انگور کی۔ فرشتے نے عرض کیا: وہ تو شیطان لے گیا ہے۔ فرشتے نے کہا: میں شیطان کو ان شاخوں سمیت پکڑ کر لاتا ہوں۔

چنانچہ فرشتہ دونوں شاخوں کو اور شیطان کو لے آیا۔ فرشتے نے کہا: یہ شیطان بھی اب دونوں شاخوں

میں آپ کا شریک ہو گیا ہے۔ لہذا اس کے ساتھ شراکت کو اچھی طرح نبھانا۔ نوح علیہ السلام نے فرمایا: میں (ان سے پیدا ہونے والے پھل میں) ایک تہائی رکھوں گا اور دو تہائی اس کے واسطے (جلنے میں) چھوڑ دوں گا۔ فرشتہ بولا: آپ نے بہت اچھا فیصلہ کیا اور آپ اچھے احسان کرنے والے ہیں۔ بس آپ انگور کشمش اور سر کے کو اس قدر پکائیں کہ اس کا دو تہائی اڑ جائے اور ایک تہائی باقی رہ جائے۔

ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا (گورنروں کو لکھا ہوا) مراسلہ بھی اس کے موافق تھا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۷۸۴... شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عمار بن یاسر کو لکھا: اما بعد! ہمارے پاس ملک شام سے کچھ پینے کے مشروب آئے ہیں وہ اونٹوں کے طلاء (نبیذ) جیسے ہیں۔ ان کو پکایا گیا ہے حتیٰ کہ اس کا دو تہائی ختم ہو گیا ہے جو شیطان کا گندہ حصہ اور اس کے جنون کی بوتھا۔ اور ایک تہائی باقی رہ گیا ہے۔ اس کو اپنے سالن وغیرہ میں استعمال کرو۔ اور اپنی طرف کے لوگوں کو اجازت دو کہ وہ اس کو اپنے کھانے سالن وغیرہ میں استعمال کر لیں۔ الجامع لعبدالرزاق، ابو نعیم فی الطب

خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو منجیص المتشابہ میں عن الشعبي عن حیان الاسدی سے یوں نقل کیا حیان اسدی فرماتے ہیں:

ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مراسلہ پہنچا جس میں (ذرا مختلف) یہ الفاظ تھے: اس کا شرچلا گیا ہے اور اس کا خیر باقی رہ گیا ہے۔ پس اس کو نوش کر سکتے ہو۔

۱۳۷۸۵... سوید بن غفلہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنروں کو لکھا: لوگوں کو وہ نبیذ دیا جائے جس کا دو تہائی پکانے سے اڑ

گیا ہو اور ایک تہائی باقی رہ گیا ہو۔ الجامع لعبدالرزاق، ابو نعیم فی الطب

۱۳۷۸۶... ابن نیاق سے مروی ہے کہ خلیفہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (ملک شام) تشریف لائے آپ کے بدن پر کھردرے کپڑے کی

ایسی میلی بوسیدہ قمیص تھی جو میل کچیل کی وجہ سے پھٹنے کے قریب تھی۔ میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! میں آپ کی یہ قمیص نہ دھو دوں؟ آپ نے فرمایا: چاہو تو دھو سکتے ہو۔ ابن نیاق کہتے ہیں: چنانچہ میں نے ایک دوسری قبلی قمیص لا کر آپ کو دی آپ نے وہ زیب تن فرمائی۔ لیکن جب آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا ملائم پن محسوس کیا تو بولے: افسوس! اے ابن نیاق! مجھے میری ہی قمیص لا دو۔ میں قمیص لے آیا جو ابھی خشک نہیں ہوئی تھی۔ پھر میں آپ کو ایک کمرے میں (آرام کے لیے) لایا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں کوئی تصویر دیکھی۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے کمرے میں داخل ہونے سے انکار کر دیا۔ پھر میں آپ کے پاس شہد لے کر آیا۔ آپ نے شہد نوش فرمایا۔ پھر فرمایا: یہ لوگوں کو عام میسر نہیں ہے۔ ایسا کوئی دوسرا مشروب ہے جو سب کو باسانی دستیاب ہو سکے۔ ابن نیاق کہتے ہیں میں نبیز لے کر آپ کے پاس آیا جس کا دو ٹکٹ (دوتہائی) پکا کر ختم کر دیا گیا تھا۔ آپ نے اس کو دیکھا تو فرمایا: یہ اونٹوں کے نبیز کے کس قدر مشابہ ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ مشروب ایک آدمی کو پینے کے لیے دیا اس نے پیا تو آپ نے پوچھا: کیا (دماغ میں) سرسراہٹ تو نہیں ہے؟ کیا کچھ (نشہ وغیرہ تو نہیں) ہے؟ آدمی نے کہا: نہیں۔ پھر آپ نے وہ مشروب دوبارہ اس کو پلایا پھر پوچھا: کیا اب کچھ سرسراہٹ؟ کچھ اور ہوا؟ آدمی نے کہا: نہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے تیسری مرتبہ وہ مشروب پلایا اور پوچھا: کچھ محسوس کیا؟ عرض کیا: نہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: اچھا اٹھو اور چل کر دکھاؤ۔ وہ چل کر واپس آیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے دوبارہ پوچھا: کچھ سرسراہٹ ہے؟ کوئی نشہ ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ تب آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ٹھیک ہے لوگوں کو یہ مشروب مہیا کرو۔ اور پھر کوفہ میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو بھی اس کا حکم لکھ دیا۔ ابن عساکر

۱۳۷۸۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کدو کے برتن اور تارکول ملے ہوئے برتن استعمال کرنے سے منع فرمایا۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی، ابو عوانہ، الطحاوی، مسند ابی یعلیٰ، حلیۃ الاولیاء

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کوفہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث میں یہ حدیث سب سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۳۷۸۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کدو کے برتن اور تارکول ملع کیے ہوئے برتن میں نبیز بنانے سے منع فرمایا۔

مسند ابی یعلیٰ

۱۳۷۸۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کدو کے برتن سے، سبز گھڑے سے، کھجور کی جڑ میں بنائے ہوئے برتن سے، تارکول ملے ہوئے برتن سے، اور جو کی نبیز سے۔

مسند احمد، ابن ابی داؤد، ابن ابی عاصم، ابن مندہ، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور

۱۳۷۹۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، مجھے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا سونے کے چھلے، کھوٹے درہم، ریشم و دیباچ کی زین اور جو کی

نبیز استعمال کرنے سے۔ الترمذی، النسائی، ابن مندہ فی غرائب شعبۃ، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور

۱۳۷۹۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے یمن بھیجا تو فرمایا کہ میں (لوگوں کو) کدو کے برتن، سبز گھڑے

اور تارکول ملے ہوئے برتن میں نبیز بنانے سے اور جو کھیلنے سے منع کروں۔ النسائی

۱۳۷۹۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق منقول ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ وہ (طلاء) نبیز نوش فرمایا کرتے تھے جو پکانے سے دوتہائی اڑ چکی ہو

اور ایک تہائی باقی رہ گئی ہو۔ ابو نعیم

۱۳۷۹۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ آپ کے پاس چھوٹے چھوٹے نبیز کے ٹکے ہوتے تھے آپ ان میں سے مسلمانوں

کو نبیز پلاتے تھے۔ ابو نعیم

۱۳۷۹۴..... حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم فرمایا کہ میں قادیسیہ میں یہ نداء لگاؤں کہ کدو کے برتن،

سبز گھڑے اور تارکول ملے ہوئے برتن میں نبیز نہ بنائی جائے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۷۹۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: ان برتنوں میں نبیز بنا لو کیونکہ نبیز کمر کو سیدھا رکھتا ہے اور پیٹ کے طعام کو ہضم کرتا ہے اور

جب تم اس میں پانی ملاتے رہو گے یہ (نشہ میں) تم پر غالب نہ آئے گا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۷۹۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: میرے پیٹ میں نیزے ساتریں یہ مجھے مکے میں بنائی گئی شراب پینے سے زیادہ پسند ہے۔ الا شربة للامام احمد

دو چیزیں دین کے لئے خرابی، مال کے لئے تباہی ہے

۱۳۷۹۷..... میمون بن مہران سے مروی ہے کہ ایک انصاری آدمی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذرا جو گوشت اٹھائے جا رہا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: گھروالوں کے لیے گوشت ہے آپ نے فرمایا: بہت اچھا۔ پھر اگلے دن بھی اسی طرح وہ شخص گوشت اٹھائے گذرا۔ آپ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ فرمایا: میرے گھروالوں کے لیے گوشت ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اچھا ہے۔ پھر تیسرے دن بھی وہ شخص اسی طرح گوشت اٹھائے گذرا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا ہے؟ فرمایا: میرے گھروالوں کے لیے گوشت ہے۔ آپ نے اس کے سر پر کوڑا مارا۔ پھر منبر پر چڑھ کر ارشاد فرمایا: لوگو! دوسرے چیزوں (کو کثرت کے ساتھ استعمال کرنے) سے احتراز کرو۔ گوشت اور نبیذ۔ یہ دونوں دین کے لئے خرابی اور مال کے لئے تباہی کی چیزیں ہیں۔ ابو نعیم فی حدیث عبد الملک بن حسن السقطی

۱۳۷۹۸..... عاصم الاحول سے مروی ہے وہ محمد بن سیرین سے اور ابن سیرین حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں ان دونوں حضرات میں سے ایک نبی اکرم ﷺ سے اور دوسرے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مکے میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا کرتے تھے۔ العاقول فی فوائدہ

۱۳۷۹۹..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کدو کے برتن اور سبز گھڑے میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

ہناد بن السری فی حدیثہ

۱۳۸۰۰..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام ہانی سے مروی ہے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تھا کہ ایک آدمی لایا گیا جس کی سواری پر کدو کے برتن میں نبیذ پائی گئی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو کوڑے مارے، اس کا مشروب گرا دیا اور اس کا برتن توڑ دیا۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۰۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے یمن بھیجا تا کہ میں (ان کا قاضی بن کر) ان کے لیے فیصلے کروں۔ میں نے عرض کیا: میں فیصلے کرنے میں اچھا نہیں ہوں۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھا پھر فرمایا: اللہم اھدہ للقضاء اے اللہ! اس کو فیصلہ کرنے کی ہدایت دے۔ پھر آپ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: کہ لوگوں کو احکام شریعت اور سنتیں سکھانا اور ان کو دباؤ (کدو کے برتن) صنتم (سبز گھڑے)، نقیر (کھجور کی جڑ میں خلاء کر کے بنائے ہوئے برتن) اور مزفت (تار کول ملے ہوئے برتن) سے منع کروں۔

خلف بن عمر والعکبری فی فوائدہ

۱۳۸۰۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ سفید گڑھ کی نبیذ نوش فرمایا کرتے تھے۔ ابو جریو

۱۳۸۰۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی باندی ام موی سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے سبز گھڑے میں نبیذ بنائی جاتی تھی۔ ابن جریو

۱۳۸۰۴..... ابن ابزی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے نبیذ کے بارے میں سوال کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پانی پیو، ستوپو اور دووہ پی لو جو بچپن سے تمہاری نشوونما کر رہا ہے۔ میں نے عرض کیا: مجھے یہ مشروبات موافق نہیں آتے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تب تو شراب پینا چاہتے ہو۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۰۵..... عن عنبیہ بن سعید عن الزبیر بن عدی عن اسید الجہنی کی سند سے مروی ہے اسید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود

تھا۔ آپ علیہ السلام نے اہل طائف کو لکھا: چینا پودے کی بنائی گئی نبیذ حرام ہے۔ العسکری فی الصحابة

۱۳۸۰۶..... حم بن عیینہ، بحرین کے گورنر حضرت انس بن حدیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے

رسول اللہ ﷺ کو لکھا کہ لوگوں نے شراب کے بعد کھجور اور انگور کے ایسے دوسرے مشروبات استعمال کرنا شروع کر دیئے ہیں جو شراب کی طرح نشہ پیدا کرتے ہیں۔ اور وہ دباء، نقیر، مزفت اور حنتم میں یہ مشروب بناتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر مشروب جو نشہ پیدا کرے حرام ہے، مزفت حرام ہے نقیر حرام ہے، حنتم حرام ہے۔ ہاں مشکیزوں میں نبیذ بنا لو اور ان کے منہ بند کر دیا کرو۔

چنانچہ لوگوں نے مشکیزوں میں نشہ آور اشیاء بنا کر شروع کر دیں۔ یہ بات نبی اکرم ﷺ کو پہنچی تو آپ نے لوگوں کے بیچ کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا: ایسا کام جہنمی لوگ کرتے ہیں، خبردار! ہر نشہ آور شے حرام ہے، ہر بے حس کرنے والی شے حرام ہے اور جس کی کثیر مقدار حرام ہے اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔ ابو نعیم، مقال الحکم عنہ مرسلًا

۱۳۸۰۷..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کدو کے برتن اور تارکول ملے ہوئے برتن سے منع کیا ہے۔ مصنف عبدالرزاق
۱۳۸۰۸..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تہامہ کا ایک آدمی جس کو معافی بن زید المحرسی کے نام سے پکارا جاتا تھا جب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو اس نے آپ سے نبیذ کے بارے میں پوچھا: آپ نے مذکورہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۱۳۸۰۹..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کشمش اور کھجور کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ ابن النجار
۱۳۸۱۰..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کدو کے برتن اور تارکول ملے ہوئے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ النسائی
۱۳۸۱۱..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور اور کشمش کو ایک ساتھ اور گندم اور کھجور کو ایک ساتھ ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ مصنف ابن ابی شیبہ، البخاری، مسلم، النسائی

۱۳۸۱۲..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تارکول ملے ہوئے برتن اور کھجور کی جڑ سے بنائے ہوئے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ جب نبیذ بنانے کے لیے کوئی برتن موجود نہ پاتے تو پتھر یا تانبے کے برتن میں بنوا لیتے تھے۔ الجامع عبدالرزاق
۱۳۸۱۳..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور، کشمش، ادھ نرم ادھ سخت کھجور اور مکمل پختہ نرم تازہ کھجوروں کو آپس میں ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ الجامع عبدالرزاق

جو نبیذ ممنوع ہے

۱۳۸۱۴..... جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بسر (گدر کھجور) اور رطب (پختہ تازہ کھجور) جب جمع کر لی جائیں تو وہ شراب بن جاتی ہیں۔ الجامع عبدالرزاق

۱۳۸۱۵..... ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے مجھے حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ کو فرماتے ہوئے سنا: رطب اور بسر کھجوروں کو اور تمر (پرانی پختہ کھجور) اور کشمش کو نبیذ میں مت ملاؤ۔
ابن جریج کہتے ہیں: مجھے ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے عطاء عن النبی ﷺ کے مثل قول نقل کیا ہے۔

نیز ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: کیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی طرف سے یہ ذکر کیا ہے کہ آپ نے دو مختلف نبیذوں کو جمع کرنے سے منع فرمایا ہو۔ جس طرح آپ نے بسر، رطب، زبیب اور تمر کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع کیا ہے۔ حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ایسا کچھ نہیں کیا کہ دو نبیذوں کو ملانے سے نبی علیہ السلام نے منع کیا ہو۔ ہاں یہ بھی ممکن ہے کہ میں ہی بھول گیا ہوں۔ الجامع عبدالرزاق

۱۳۸۱۶..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عباس بن عبد المطلب نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کو خاص نبیذ پلاؤں یا عام نبیذ پلاؤں۔ ابن عساکر، النسائی

۱۳۸۱۷..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے لیے پتھر کے ایک برتن میں نبیذ بنائی جاتی تھی۔ ابن عساکر

کلام:..... ذئیرة الحفاظ ۳۱۷۹۔

۱۳۸۱۸..... وُجِدَ بن قیس سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حکم غفاری کو کہا: کیا تمہیں یاد ہے جب رسول اللہ ﷺ نے نقیر، مقیر، دباء اور حنتم سے منع فرمایا۔ حکم غفاری نے کہا: ہاں مجھے یاد ہے اور ایک دوسرے صحابی نے فرمایا میں اس کی شہادت دیتا ہوں۔ الحسن بن سفیان، ابو نعیم

۱۳۸۱۹..... ابن الراسی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جو اہل ہجرت میں سے ہیں اور فقیہ صحابی تھے۔ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک وفد کے ہمراہ پہنچا وفد اپنی زکوٰۃ لے کر آپ کے پاس آیا تھا۔

اس وقت آپ ﷺ نے ان کو مذکورہ برتنوں میں نبیذ پینے سے منع فرمایا۔ وہ اپنی سرزمین تہامہ واپس لوٹے جو گرم ترین علاقہ تھا۔ وہاں ان کو ان برتنوں کو چھوڑنا طبیعت کے موافق نہ آیا۔ پھر جب وہ اگلے سال اپنے صدقات (یعنی زکوٰۃ) لے کر پہنچے تو انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے ہم کو جن برتنوں سے منع کیا تھا ان کا چھوڑنا ہمارے لیے باعث مشقت ہو گیا ہے۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ جن برتنوں میں چاہو پیو۔ لیکن جن برتنوں کے منہ گناہ (شراب) پر بند کیے گئے ہوں ان کو نہ پیو۔ الکبیر للطبرانی

۱۳۸۲۰..... سلیمان الشیبانی، عبد اللہ بن ابی ہوفی سے نقل کرتے ہیں، عبد اللہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو سبز گھڑے سے منع فرماتے ہوئے سنا۔ یعنی سبز گھڑے میں نبیذ بنانے سے (حنتم اسی کا نام ہے)۔ سلیمان نے عبد اللہ سے پوچھا اور سفید گھڑے میں؟ عبد اللہ نے فرمایا: مجھے علم نہیں۔

۱۳۸۲۱..... حضرت عبد اللہ بن جابر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں قبیلہ عبد القیس کے اس وفد میں شامل تھا جو رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا لیکن میرا عبد القیس قبیلے کے وفد سے تعلق نہ تھا۔ میں اپنے والد کے ساتھ آیا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو ان برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع کیا جن کے بارے میں تم سن چکے ہو یعنی دباء، حنتم، نقیر، مزفت۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی، ابو نعیم، ابن النجار

۱۳۸۲۲..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (تمر) پرانی کھجور اور کشمش کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ اسی طرح بسر (گدر کھجور) اور زبیب (کشمش) کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ اور اہل جریش کو اپنے خط میں تمر اور زبیب ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مسلم، النسائی

۱۳۸۲۳..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے دباء (کدو کے برتن) مزفت (تارکول ملے برتن) اور حنتم (سبز گھڑے) سے منع فرمایا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۸۲۴..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک روز اپنے صحابہ کو نماز پڑھائی جب نماز پڑھائی تو ایک آدمی نے پکارا: یا رسول اللہ! یہ ایک آدمی شراب نوش ہے۔ آپ ﷺ نے آدمی کو بلایا اور پوچھا: تو نے کیا پیا ہے؟ آدمی بولا: میں نے کشمش لے کر منگے میں ڈال دی تھیں پھر جب وہ (شراب بننے کے قریب) پہنچ گئیں تو میں نے ان کو پی لیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے وادی والو! میں تم کو ان مشروبات سے منع کرتا ہوں جو سرخ یا سبز، یا سیاہ یا سفید گھڑے میں بنائے گئے ہوں۔ بلکہ تم اپنے مشکیزوں میں نبیذ بنا لو۔ اور جب تم کو اس (کے نشہ آور ہونے) کا خطرہ ہو جائے تو اس میں پانی ملا لو۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۸۲۵..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے گھڑے میں یا ڈھال میں یا سیسے کے برتن میں آگینے کے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ نیز ایسے مشکیزے میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا جس کا منہ نہ باندھا جائے۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۸۲۶..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گھڑے، تارکول ملے ہوئے برتن اور کدو کے برتن (میں نبیذ بنانے) سے منع فرمایا۔

الجامع لعبد الرزاق

۱۳۸۲۷..... حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے گھڑے کی نبیذ کے متعلق دریافت کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حرام ہے۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اس بات کی خبر دی تو انہوں نے بھی فرمایا: کہ انہوں نے سچ کہا۔ یہ وہ چیز ہے جس کو اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے۔ میں نے پھر پوچھا: اچھا (البحر) گھڑا کیا ہے؟ فرمایا: مٹی کا ہر برتن۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۸۲۸..... زاذان رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو عرض کیا: کہ مجھے ان برتنوں کا بتاؤ جن سے نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ ﷺ نے سبز گھڑے اور عام گھڑے میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا اور کدو کے برتن اور کھجور کی جز کو کھوکھلا کر کے بنائے گئے برتن اور تارکول وغیرہ ملے ہوئے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ اور مشکیزوں میں نبیذ بنانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۲۹..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے (دور سے) رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا تو میں جلدی جلدی آپ کی طرف چلا لیکن میرے پہنچنے سے قبل ہی آپ منبر سے نیچے تشریف لے آئے۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ آپ نے کیا ارشاد فرمایا: لوگوں نے بتایا کہ آپ نے دباؤ اور مزفت سے منع فرمایا ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

فائدہ:..... کدو سے مختلف چیزیں بنائی جاتی تھی۔ گداگروں کے کسکول اور اس طرح کے دوسرے برتن بنائے جاتے تھے اسی طرح کدو کی دوسری قسم لوکی سے تلوار کی نیام بھی بنائی جاتی تھی ایسے برتنوں میں نبیذ جلد خمار آور ہو جاتی تھی۔ اس لیے ان برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا تھا اور پانی وغیرہ اور دوسرے استعمال کے لیے ان کو منع نہیں فرمایا۔

۱۳۸۳۰..... ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: کیا میں تمر اور زبیب کو ملا کر نبیذ بنا سکتا ہوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ پھر پوچھا: کیوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک آدمی نشہ آور ہو گیا تھا۔ آپ ﷺ نے اس پر حد جاری فرمائی۔ پھر لوگوں کو حکم دیا کہ وہ تفتیش کریں کہ اس نے کیا چیز پی تھی۔ جس سے وہ نشہ آور ہوا معلوم ہوا کہ وہ تمر اور زبیب (کی نبیذ) تھی۔ آپ ﷺ نے تمر اور زبیب کو ملانے سے منع کر دیا۔ اور فرمایا ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ نبیذ بنائی جاسکتی ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۳۱..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ نبیذ میں بسر اور رطب جمع کی جائیں یا تمر اور زبیب جمع کی جائیں۔ الجامع لعبدالرزاق

فائدہ:..... بسر مکمل طور پر پکنے سے قبل کھجور، جب اس کا کچھ حصہ گدرا اور نرم اور کچھ معمولی سخت ہوتا ہے۔ اس وقت کھجور بسر کہلاتی ہے۔ رطب جب اس کے بعد مزید پک کر بالکل نرم ہو جاتی ہے۔ تمر پختہ نرم کھجور جو پورے سال ہر وقت دستیاب رہتی ہے (زبیب) کشمش کو کہتے ہیں۔

۱۳۸۳۲..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے کوئی مشروب پی رکھا تھا۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کیا مشروب پیا ہے؟ آدمی نے کہا: کشمش کی نبیذ تھی یا رسول اللہ! حالانکہ بولتے وقت اس کی زبان لڑکھڑاہی تھی لیکن اس کی عقل سلامت تھی۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے اس کو چالیس کوڑے لگوائے۔ ابن جریر

۱۳۸۳۳..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک نشہ ور (لڑکھڑاتا) شخص لایا گیا۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے شراب نہیں نوش کی بلکہ کشمش اور کھجور کی نبیذ نوش کی ہے۔ آپ ﷺ نے اس کے لیے حکم دیا اور اس کو حد لگا دی گئی پھر آپ ﷺ نے دونوں کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرما دیا۔ ابن جریر

۱۳۸۳۴..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو حد لگوائی کھجور کی نبیذ پی کر نشہ آور ہو گیا تھا۔ ابن جریر

فائدہ:..... کھجور کی نبیذ ایک دن یا ایک رات تک استعمال کی جاسکتی ہے زیادہ عرصہ پڑا رہنے سے وہ نشہ آور ہو جاتی ہے۔

۱۳۸۳۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: برتن کسی چیز کو حرام کرتے ہیں اور نہ حلال۔ ابن جریر

۱۳۸۳۶..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ کچھ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں تشریف لائے اور عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! ہم نبیذ بناتے ہیں اور صبح شام پیتے ہیں (یعنی صبح کی شام اور شام کی صبح؟) آپ ﷺ نے فرمایا بناتے رہو، (لیکن) ہر نشہ آور شے حرام ہے۔ وہ پھر بولے: یا رسول اللہ! اگر وہ نشہ آور ہو جائے تو ہم اس (کے نشہ) کو پانی کے ساتھ توڑ لیتے ہیں (یعنی پانی ملا لیتے ہیں؟) آپ ﷺ نے فرمایا: جس کی کثیر مقدار نشہ آور ہو وہ حرام ہی ہے۔ ابن عساکر

۱۳۸۳۷..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ برتنوں سے منع فرمایا تو آپ کو عرض کیا گیا: کہ ہر آدمی مشکیزہ نہیں حاصل

کر سکتا۔ تب آپ ﷺ نے ایسے گھڑے کی اجازت مرحمت فرمادی جس کو تارکول (وغیرہ) نہ ملا گیا ہو۔ الجامع لعبدالرزاق
۱۳۸۳۸..... جویر بن سعید الازوی سے مروی ہے وہ ضحاک سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے نزدیک
ذکر ہوا کہ نبیذ حرام کر دی گئی تھی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اس کی تحریم کے وقت حاضر تھے تمہاری طرح۔ لیکن اس کی حلت آئی تو ہم
نے اس کو بھی یاد رکھا جبکہ تم بھول گئے۔ ابن جویر

۱۳۸۳۹..... ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زھو (بسرگدری کھجور) تمر (پختہ کھجور)، زبیب (کشمش) اور تمر (کونبیز
میں) ملانے سے منع فرمایا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۸۴۰..... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وفد عبدالقیس جب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا تو انہوں نے عرض کیا: اے
اللہ کے نبی! اللہ ہم کو آپ پر قربان کرے، ہمارے لیے کون کون سے مشروب درست ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نقیر میں (کوئی مشروب) نہ
پیو۔ انہوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! اللہ ہم کو آپ پر فدا کرے، کیا آپ جانتے ہیں نقیر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کھجور کا تاج جس کو درمیان سے
کھوکھلا کر لیا جائے۔ نیز فرمایا دباء اور حنتم سے بھی احتراز کرو۔ اور ہاں سر بند مشکیزے استعمال کرو۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۴۱..... ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وفد
عبدالقیس آ گیا ہے۔ لیکن ہم نے دیکھا تو کچھ بھی نہ تھا۔ پھر ہم تھوڑی دیر ٹھہرے تھے کہ وہ لوگ آ گئے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ پر سلام بھیجا۔
آپ ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا: کیا تمہارے پاس تمہاری کھجوروں یا زادراہ میں سے کچھ باقی ہے؟ انہوں نے اثبات میں ہاں کی تو آپ
ﷺ نے دسترخوان بچھانے کا حکم دیا۔ دسترخوان بچھ گیا تو وفد والوں نے اپنی پچی کچھی کھجوریں دسترخوان پر ڈال دیں جو وہ اپنے ساتھ لائے
تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کو (کھانے پر) جمع کیا۔ پھر (کھانے کے دوران کھجوروں کی اقسام پر بات چیت) فرمانے لگے: تم ان
کھجوروں کو برنی کھجور کہتے ہو، یہ فلاں قسم ہے، یہ فلاں کھجور ہے۔ لوگ ہاں ہاں کرتے رہے۔ پھر آپ ﷺ نے وفد کے ایک آدمی کو ایک
مقامی کے سپرد کر دیا کہ وہ اس کو بطور مہمان گھر لے جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کو قرآن کی تعلیم دے اور نماز (روزہ) سکھائے۔ اس طرح
وہ ایک ہفتہ وہاں مقیم رہے۔ پھر آپ ﷺ نے ان کو بلایا تو دیکھا کہ وہ کافی سیکھ گئے ہیں اور سمجھ گئے ہیں۔ پھر آپ نے ان کو ایک دوسرے کے
پاس تبدیل کر دیا۔ اور ایک ہفتہ وہ اسی طرح مقیم رہے۔ پھر آپ نے ان کو دوبارہ بلوایا تو اب کے دیکھا کہ وہ بالکل درست پڑھنے لگے ہیں اور
دین کو سمجھ گئے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اب ہم کو ہمارے دیار کی اشتیاق بڑھ گئی ہے اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے ہم (دین
کی) کچھ سمجھ بوجھ بھی حاصل کر چکے ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ان کو فرمایا: اپنے وطنوں کو لوٹ جاؤ۔ پھر انہوں نے آپس میں بات کی کہ اگر ہم
رسول اللہ ﷺ سے ان شروبات کے متعلق پوچھیں جو ہم اپنے علاقے میں پیتے ہیں تو بہتر ہوگا۔ چنانچہ وہ بولے: یا رسول اللہ! ہم کھجور (کے
درخت) کو لے کر اس کو بڑا سوراخ کر کے اس میں کھجوریں ڈال دیتے ہیں پھر اس میں پانی ڈال دیتے ہیں۔ جب وہ صاف ہو جاتا ہے تو تم
اس کو نوش کر لیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے پوچھا: اور کیا؟ وہ بولے: اسی طرح ہم کدو لے کر اس میں کھجوریں ڈال دیتے ہیں پھر اس میں پانی ڈال
دیتے ہیں۔ جب وہ پانی صاف ہو جاتا ہے تو ہم اس کو نوش کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے پوچھا: اور کیا؟ وہ بولے: اور ہم یہ سبز رنگ کے گھڑے
لیتے ہیں ان میں کھجوریں ڈال کر ان پر پانی ڈال دیتے ہیں جب وہ صاف ہو جاتا ہے تو ہم وہ پانی پیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کدو کے برتن
میں، کھجور کے تنے (یا جڑ میں) اور نہ سبز گھڑے میں نبیذ نہ بناؤ بلکہ ان مشکیزوں میں بنا لو جن کے منہ بند کیے جاتے ہیں اگر ان میں (بھی نشہ
کا) تم کو شبہ ہو جائے تو ان میں مزید پانی ڈالو۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۴۲..... ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بسر اور رطب کو ملانے سے اور زبیب اور تمر کو ملانے سے منع فرمایا۔ اور
ارشاد فرمایا: ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ بنا لی جائے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۴۳..... ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں گھڑے میں بنی ہوئی نبیذ لے کر آئے جو جوش مار رہی تھی۔ آپ
ﷺ نے فرمایا: اس کو دیوار پر دے مارو۔ اس کو وہی شخص نوش کر سکتا ہے جس کا اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہ ہو۔ دوسرے الفاظ یہ ہیں یہ ان لوگوں کا

مشروب ہے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔ مسند ابی ہعلی، الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء، السنن للبیہقی، ابن عساکر
 ۱۳۸۳۳..... ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دبا، تقیر، عزفت اور عتق سے منع فرمایا ہے۔ الجامع لعبدالرزاق
 ۱۳۸۳۵..... ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ تم اور زبیب کو ملا کر یا بسر اور رطب کو ملا کر نبیذ بنائی جائے۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۳۶..... ابو رافع رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ وہ سبز گھڑے کی نبیذ میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ان سرخ
 گھڑوں کی نبیذ سے منع فرماتے تھے جن پر تار کول ملا گیا ہو۔ اور تمہارے سبز گھڑوں سے نہیں روکتے تھے۔ ابن جریر

۱۳۸۳۷..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں جانتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ بعض دنوں میں روزہ رکھتے ہیں تو میں نے ایک مرتبہ
 آپ کی افطاری کے لیے کدو میں نبیذ بنائی جب شام کا وقت ہوا تو میں وہ اٹھا کر آپ کی خدمت میں لایا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اے ابو ہریرہ! یہ کیا
 ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے معلوم تھا کہ آپ اس دن روزہ رکھتے ہیں۔ چنانچہ میں نے آپ کی افطاری کے لیے یہ نبیذ بنائی تھی۔ آپ
 ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! اس کو میرے قریب لاؤ۔ آپ نے دیکھا تو اس میں جوش آ رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو دیوار پر مارو۔ یہ اس شخص
 کا مشروب ہے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہیں رکھتا۔ ابن عساکر

۱۳۸۳۸..... اسیمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا آپ نے عورتوں کو فرمایا: کیا تم میں سے ایسا نہیں ہوتا
 کہ ہر سال اپنی قربانی کی کھال کو لے کر اس کا مشکیزہ بنا لے جس میں نبیذ بنائی جائے، کیونکہ نبی ﷺ نے مٹی کے برتن میں اور دوسرے دو برتنوں
 میں سر کے کے سوا نبیذ وغیرہ بنانے سے منع فرمایا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۳۹..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مٹی کے برتن (گھڑے وغیرہ) کی نبیذ سے منع فرماتے تھے۔

الخطیب فی المطلق

۱۳۸۵۰..... عقبہ بن حریث سے مروی ہے کہ ہم حضرت سعید رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھے تھے۔ ہم نے آپ کو ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث ذکر کی
 جس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گھڑے کی نبیذ کو حرام قرار نہیں دیا۔ بلکہ آپ کے اصحاب کو خیبر میں گھڑے ملے تھے آپ نے صحابہ کو صرف ان
 سے منع فرمایا تھا۔ ابن جریر

۱۳۸۵۱..... حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے جنگ خیبر میں (مسلمانوں کو ملنے والی) مشاعل (جن میں نبیذ بنایا
 کرتے تھے) ناپسند کر دیں کیونکہ آپ ﷺ نے اہل خیبر کو ان میں (شراب وغیرہ) پیتے دیکھا تھا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۵۲..... عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ اپنے گھروالوں کے پاس داخل ہوئے انہوں نے اپنے ایک بچے کے لیے
 کوزے (مٹی کے برتن) میں نبیذ ڈال رکھی تھی آپ ﷺ نے وہ نبیذ بھی گرا دی اور وہ برتن بھی توڑ دیا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۵۳..... محمد بن راشد سے مروی ہے کہ میں نے عمرو بن شعیب کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو جب نبی اکرم
 ﷺ (گورز کی حیثیت سے) بھیجنے لگے تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے پوچھا: کہ میری قوم والے (یعنی اہل یمن) مکئی سے ایک
 مشروب بناتے ہیں جس کو مزر کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا وہ نشہ آور ہے؟ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے ہاں میں جواب دیا تو آپ ﷺ
 نے فرمایا پھر ان کو اس سے روک دو۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں ان کو روکوں گا لیکن جو باز نہ آیا تو؟ آپ نے ارشاد فرمایا: جو ان میں سے
 باز نہ آئے تیسری مرتبہ بھی اس کو قتل کر دینا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۵۴..... مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کسی طرح کے طبق (طشتری) میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۵۵..... مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے زمزم کا مشکیزہ لے کر اس میں نبیذ بنا کر پیا۔ پھر اس کا منہ بند کر دیا پھر دوبارہ پینے
 سے پہلے اس میں پانی ملانے کا حکم دیا اور پھر اس میں سے پیا۔ اور اس کا منہ بند کر کے دوبارہ چھوڑ دیا۔ پھر تیسری مرتبہ نوش کرنے سے قبل اس میں
 پانی ملانے کا حکم دیا پھر اس کو نوش فرمایا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۵۶... ابن الدیلی سے مروی ہے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ میں آپ سے دور رہتا ہوں اور میں گندم کا مشروب پیتا ہوں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا وہ نشہ آور ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی نشہ آور شے نہ پیو۔ پھر آپ نے تین مرتبہ فرمایا ہر نشہ آور شے حرام ہے۔ التاريخ للبخاری ابن عساکر

۱۳۸۵۷... عبداللہ بن الدیلی اپنے والد فیروز (الدیلی) سے روایت کرتے ہیں۔ فیروز فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے انگوروں کے باغ ہیں۔ حالانکہ شراب کی حرمت نازل ہو چکی ہے (ورنہ ہم ان کی شراب بنا لیتے) اب ہم ان انگوروں کا کیا کریں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ان کی کشمش بنا لو۔ پوچھا: یا رسول اللہ! پھر کشمش کا ہم کیا کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم ان کو صبح کے وقت پانی میں ڈالو پھر شام کو پی لو۔ اور شام کے وقت پانی میں ڈالو پھر صبح کو پی لو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اس کو کچھ دیر اور نہ چھوڑ دیں تاکہ وہ مزید گاڑھا ہو جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم اس کو (مٹی کے برتن) گھڑے (وغیرہ) میں نہ بناؤ بلکہ مشکیزے میں بناؤ۔ پھر اگر اس کو (نکلنے اور) عرق کھینچنے میں دیر بھی ہو جائے گی تو وہ (شراب بننے سے پہلے) سرکہ بن جائے گا۔ پھر میں نے (ایک دوسرا مسئلہ) عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ جانتے ہیں کہ ہم کون لوگ ہیں؟ اور کن لوگوں کے درمیان رہتے ہیں، ہمارا وہاں نگہبان کون ہوگا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ اور اس کا رسول (اسی پر بھروسہ رکھو)۔ تب میں نے عرض کیا: ہم کو یہ (دونوں) کافی ہیں یا رسول اللہ۔

البغوی، ابن عساکر

۱۳۸۵۸... عبداللہ بن فیروز الدیلی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے آپ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم انگوروں والے ہیں۔ اور اللہ نے شراب حرام کر دی ہے، اب ہم انگوروں کا کیا کریں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کی کشمش بنا لو۔ پوچھا: پھر کشمش کا کیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو مشکیزے میں پانی کے ساتھ ڈال لو۔ صبح کو ڈالو اور شام کو نوش کر لو۔ پوچھا: کیا ہم زیادہ دیر تک نہ چھوڑ دیں جس سے وہ نبیذ گاڑھی ہو جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اس کو تم گھڑے میں نہ ڈالو اور نہ کدو کے برتن میں، بلکہ مشکیزے میں ڈالو اور جب اس پر دو عصر (دو مرتبہ نچوڑنے) کا وقت گزر جائے گا تو وہ سرکہ بن جائے گا قبل اس سے کہ وہ شراب بنے۔ ابن عساکر

۱۳۸۵۹... عبداللہ بن الدیلی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم اسود غنسی کذاب کا سر لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہم کو جانتے ہیں کہ ہم کون لوگ ہیں اب بتائیں ہم کن پر آسرا رکھیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول پر۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم انگوروں کے مالک ہیں ان کا ہم کیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کی کشمش بنا لو۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کشمش کا کیا کریں گے؟ فرمایا: صبح کو ان کی نبیذ ڈالو شام کو پی لو۔ اور شام کو ڈالو صبح کو پی لو۔ اور ہاں گھڑوں میں نہ بناؤ بلکہ مشکیزوں میں بناؤ۔ کیونکہ اگر ان کو نچوڑنے میں دیر بھی ہوگی تو وہ سرکہ بن جائے گا۔ ابن مندہ، ابن عساکر

۱۳۸۶۰... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے ہنز گھڑے میں نبیذ بنائی جاتی تھی۔ ابن حوری

حد السرقة..... چوری کی حد

۱۳۸۶۱... (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) محمد بن حاطب سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چور کو لایا گیا۔ آپ نے اس کے قتل کا حکم فرمایا۔ آپ کو جب بتایا گیا کہ اس نے چوری کی ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس (کے ہاتھ) کو کاٹ دو۔ پھر وہ کئی بار (زمانہ خلافت ابی بکر رضی اللہ عنہ) میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا اس حال میں کہ ہاتھ پاؤں (چوری کے جرم میں) کاٹے جا چکے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں تیرے لیے اب کوئی اور فیصلہ نہیں پاتا سوائے اس کے کہ جو رسول اللہ ﷺ نے پہلے پہل تیرے بارے میں جو فیصلہ کیا تھا اور تیرے قتل کا حکم دیا تھا۔ آپ ﷺ کو تیرے قتل کا بخوبی علم تھا۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کے قتل کا حکم جاری فرمادیا۔

مسند ابی یعلیٰ، الشاشی، الکبیر للطبرانی، مستدرک، الحاکم، السنن لسعید بن منصور

کلام:..... اخرجہ الحاکم فی المستدرک کتاب الحدود ۳۸۲/۳۔ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بل منکر۔ یہ روایت منکر ہے۔
 ۱۳۸۶۲..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تین درہم کے برابر قیمت کی ڈھال کی چوری میں
 (ہاتھ) کاٹا ہے۔ الشافعی، الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی
 ۱۳۸۶۳..... عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک غلام کا ہاتھ چوری کے جرم میں کاٹا۔

الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۸۶۴..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یعلیٰ بن امیہ کا پاؤں کاٹا جس کا ہاتھ پہلے کاٹا جا چکا تھا۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۶۵..... قاسم بن محمد سے مروی ہے ایک چور جس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں پہلے (چوری کے جرم میں) کاٹا جا چکا تھا اس نے پھر حضرت اسماء
 رضی اللہ عنہا کا زیور چوری کیا۔ چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے تیسری مرتبہ میں اس کا دوسرا ہاتھ کاٹ دیا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۶۶..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک سیاہ فام آدمی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا کرتا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ
 (شفقت کے ساتھ) اس کو اپنے قریب کرتے اور اس کو قرآن کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کسی کو اموال زکوٰۃ
 کی وصولی کے لیے یا کسی بطور عسکری لشکر کے بھیجا۔ سیاہ فام بولا: مجھے بھی ان کے ساتھ بھیج دیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: تو
 تو ہمارے پاس ہی رہ۔ لیکن وہ نہ مانا۔ آخر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کو اس کے ساتھ بھیج دیا اور (جاتے وقت) اس کو اچھائی کی نصیحت کی۔
 پھر تھوڑا عرصہ نہ گزرا تھا کہ وہ اس حال میں آیا کہ اس کا ہاتھ کٹا ہوا تھا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کو دیکھا تو آپ کی آنکھیں بھرا آئیں۔
 آپ رضی اللہ عنہ نے سیاہ فام سے پوچھا: تجھے کیا ہو گیا؟ اس نے عرض کیا: میں نے اور کچھ تو نہیں کیا۔ وہ مجھے (زکوٰۃ وصولی وغیرہ کے) کام پر
 بھیجا کرتے تھے۔ میں نے ایک زکوٰۃ میں خیانت کر لی اور انہوں نے میرا ہاتھ کاٹ دیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے (لوگوں) کو مخاطب
 ہو کر فرمایا: یہ شخص جس کا ہاتھ کاٹا گیا ہے تم دیکھنا یہ بیس سے زائد مرتبہ خیانت کرے گا۔ پھر (اس کو) فرمایا اللہ کی قسم! اگر میری بات سچ نکلی تو میں
 تجھے اس جرم میں بالآخر نکل کر دوں گا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنے قریب ہی ٹھہرا لیا اور اس کو تنہا نہ چھوڑتے تھے۔ وہ سیاہ کیا کرتا رات کو
 اٹھ کر نماز میں قرآن پڑھتا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اس کی آواز سنتے تو فرماتے: تیری رات چوری کرنے والے کی رات نہیں ہے۔ پھر وہ ایک
 مرتبہ تھوڑی دیر کے لیے غائب ہوا تھا کہ اس کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کے زیور اور دوسرا سامان چوری ہو گیا۔ حضرت ابو بکر
 رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آج رات ہی چور ہاتھ آجائے گا۔ دوسری طرف کیے ہوئے ہاتھ والا (سیاہ فام) قبلہ رو ہو کر اور ایک سالم ہاتھ اور دوسرا کٹا
 ہوا ہاتھ بلند کر کے دعا کرنے (اور ابو بکر رضی اللہ عنہ) کے گھر والوں کو اپنی پاکدامنی سنانے کے لیے کہنے لگا: اے اللہ! جس نے اس نیک گھر
 والوں کی چوری کی ہے اس کو ظاہر کر دے۔ چنانچہ اس کی دعا قبول ہو گئی ابھی دن آدھا نہیں ہوا تھا کہ آل ابو بکر نے اپنا سامان اسی کے پاس پالیا۔
 تب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کو ارشاد فرمایا: افسوس ہے تجھ پر، تو اللہ کی طاقت کو نہیں جانتا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے حکم دیدیا
 اور اس کا ایک پاؤں کاٹ دیا گیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: مجھے اس کی چوری سے زیادہ اس کی اللہ پر جرات زیادہ غصہ دلاتی ہے کہ
 وہ ہم کو ستانے کے لیے اللہ سے دعا کر رہا ہے کہ اے اللہ چور کو ظاہر کر دے یہ اس کی اللہ پر جرات ہی تو ہے۔ الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی

۱۳۸۶۷..... نافع رحمۃ اللہ علیہ بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے گذشتہ واقع کے مثل نقل کرتے ہیں مگر یہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابو بکر رضی
 اللہ عنہ رات کو اس کے پڑھنے کی آواز سنتے تو فرمایا کرتے تھے کہ تیری رات چور کی رات نہیں ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۶۸..... عبدالرحمن بن القاسم اپنے والد قاسم (بن ابی بکر رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ ایک یمنی آدمی جس کا ایک ہاتھ اور ایک
 پاؤں کٹا ہوا تھا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور شکایت کی یمن کے عامل (گورنر) نے ان پر ظلم کیا ہے حالانکہ میں رات کو نماز
 پڑھتا ہوں (تہجد گزار آدمی ہوں) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا تیرے باپ کی قسم! تیری رات تو چور کی رات نہیں ہے (دن ہو سکتا
 ہے) پھر ایک مرتبہ اسماء بنت عمیس جو ابو بکر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں، ان کا زیور گم ہو گیا وہ آدمی بھی گھر والوں کے ساتھ مل کر ڈھونڈتا رہا اور یوں

کہتا رہا: اے اللہ جس نے اس نیک گھرانے کی چوری کی ہے اس کو پکڑ لے۔ پھر گھر والوں کو زور ایک صراف کے پاس مل گیا۔ صراف نے بتایا کہ ایک کٹے ہاتھ والا لے کر آیا تھا۔ چنانچہ اس نے بھی اعتراف کر لیا یا اس پر گواہ مل گئے۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا اور اس کا دوسرا پایاں ہاتھ بھی کاٹ دیا گیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا اپنے خلاف بددعا کرنا مجھے اس کے چوری کرنے سے زیادہ سخت معلوم ہوتا ہے۔

موظا امام مالک، الشافعی، السنن للبیہقی

۱۳۸۶۹..... زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے جس نے پاؤں کاٹا وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۸۷۰..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اس موقع پر حاضر تھا جب حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے شخص کا دوسرا ہاتھ چوری کی وجہ سے کاٹا جس کا پہلے سے ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کٹا ہوا تھا۔

الضعفاء للعقبلی، السنن لسعيد بن منصور، ابن المنذر فی الاوسط، الدارقطنی فی السنن، السنن للبیہقی

۱۳۸۷۱..... قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا تھا کہ جس شخص کا پہلے چوری کی وجہ سے ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کٹ چکا ہے اس کا (چوری کی وجہ سے) دوسرا پاؤں بھی کاٹ دیا جائے۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سنت ہاتھ ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، الدارقطنی فی السنن، السنن للبیہقی

گھر کے افراد میں سے کوئی چوری کرے تو حد نہیں ہے

۱۳۸۷۲..... سائب بن یزید سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن عثمان حضرمی اپنا ایک غلام اپنے ساتھ لے کر آئے جس نے چوری کی تھی۔ عبداللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: اس نے میرے گھر والوں کا آئینہ جو ساٹھ درہم سے زیادہ کا تھا چر لیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو چھوڑ دے اس پر قطع یہ نہیں ہے (اس کا ہاتھ نہیں کٹے گا) کیونکہ یہ تیرا خادم ہے اور اس نے تیرا ہی مال چوری کیا ہے، ہاں اگر اس نے تمہارے سوا کسی اور کی چوری کی ہوتی تو اس کا ہاتھ ضرور کٹتا۔

موظا امام مالک، الشافعی، الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، ابن المنذر فی الاوسط، مسدد، الدارقطنی فی السنن، السنن للبیہقی

۱۳۸۷۳..... حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہاتھ کو جوڑ (پونچے) سے کاٹتے تھے اور پاؤں کو بھی جوڑ (ٹخنے) سے کاٹتے تھے۔ الجامع لعبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، ابن المنذر فی الاوسط

۱۳۸۷۴..... عکرمہ بن خالد سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک چور کو لایا گیا جس نے اپنے جرم کا اعتراف کر لیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس شخص کا ہاتھ چور کا ہاتھ تو نہیں لگتا۔ آدمی بولا: اللہ کی قسم واقعی! میں نے چوری تو نہیں کی، لیکن انہوں نے مجھے ڈرا دھمکا کر چوری کا اعتراف کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔ الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۸۷۵..... ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا مجھے خبر ملی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے چوری کے جرم میں پاؤں کاٹا۔

الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۸۷۶..... قاسم سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے بیت المال سے چوری کر لی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ واقعہ لکھا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا: اس کا ہاتھ نہ کاٹو، کیونکہ اس کا بھی اس میں حق ہے۔ الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۸۷۷..... عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ملک یمن میں کچھ لوگ کفن چوری کرتے تھے۔ ان کا احوال حضرت عمر کو لکھا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا: ان کے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۷۸..... صفوان بن سلیم سے مروی ہے کہ ایک آدمی مدینے میں مر گیا۔ اس کے بھائی کو خوف لاحق ہوا کہ کہیں اس کی قبر کو نہ پھاڑ (کر اس کا کفن چوری کر) لیا جائے۔ چنانچہ اس نے قبر کی چوکیداری رکھی۔ کفن چور آیا تو قبر والے کا بھائی ایک طرف ہٹ کر گھات میں بیٹھ گیا۔ جب کفن

چور نے اس کے کفن کے کپڑے نکال لیے تو تب مردے کے بھائی نے آکر اس پر تلوار کا وار کیا حتیٰ کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا۔ یہ قضیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پیش کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا خون بہا (معاف) کر دیا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۷۹..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جس نے کھجوریں چوری کی اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ اگر وہ کھجوریں باڑے اور محفوظ ٹھکانے پر لے جانے کے بعد کوئی چرا لے تو اگر ان کی قیمت چوتھائی دینا رہتی ہو تب اس پر قطع ہے۔ اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۸۰..... عکرمہ بن خالد سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب کے پاس (چوری کے جرم میں) ایک آدمی لایا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: کیا تو نے چوری کی ہے؟ اس نے انکار کیا تو آپ نے اس کو چھوڑ دیا اور اس کا حکم نہیں دیا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۸۱..... حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: چور سے اپنے سامان کا دفاع کرو اور اس کی گھات لگا کر مت بیٹھو۔

الجامع لعبدالرزاق، ابو عبید فی الغریب

۱۳۸۸۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کھجور کے خوشے میں قطع نہیں ہوگا (ہاتھ یا پاؤں نہیں کٹے گا) اور نہ ایسے سال جس میں قحط پڑا ہو۔ الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

شعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کسی انسان کا گلے میں سے ہار نوج لیا۔ اس کو حضرت عمار بن یاسر کے پاس لایا گیا۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ واقعہ لکھ بھیجا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے جواب میں یہ لکھا یہ کھلی چیز پڑا کہ ہے تم اس کو کوئی سزا دو پھر اس کا راستہ چھوڑ دو اور ہاتھ نہ کاٹو۔

السنن لسعد بن منصور، السنن للبیہقی

۱۳۸۸۳..... صفیہ بنت ابی عبید سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے جس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کٹا ہوا تھا اس نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں چوری کی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ اس کا پاؤں کاٹ دیں اور ہاتھ چھوڑ دیں تاکہ وہ اس کے ساتھ اپنا کام کاج کر سکے، خوشبو لگا سکے استنجاء کر سکے۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس کا دوسرا ہاتھ ہی کاٹا جائے گا۔ کیونکہ یہی حکم ہے۔ چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔

السنن لسعد بن منصور، ابن المنذر فی الاوسط، السنن للبیہقی

۱۳۸۸۵..... کحول رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی چوری کرے اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ پھر کرے پھر اس کا ایک پاؤں (مخالف سمت کا) کاٹ دو اور دوسرا ہاتھ نہ کاٹو اس کو چھوڑ دو تاکہ اس کے ساتھ کھانا کھا سکے اور استنجاء کر سکے۔ لیکن اس کو مسلمانوں (کو شتر پہنچانے) سے روکے رکھو۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۸۸۶..... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک سیاہ فام چور عورت لائی گئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: کیا تو نے چوری کی ہے؟ ابھی اس نے جواب نہیں دیا تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: تو انکار کر دے۔ لوگوں نے آپ کو کہا: آپ اس کو کیوں سکھا رہے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم ایسے انسان کو لائے ہو جس کو معلوم نہیں ہے کہ اس کے اقرار کے جرم میں اس کے ساتھ بھلا ہوگا یا برا؟ تاکہ یہ اقرار کر لے اور اپنا ہاتھ کٹوا بیٹھے۔ ابن خسرو

۱۳۸۸۷..... ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک خدمتگار لڑکا لایا گیا، جس نے چوری کی تھی۔ آپ نے اس کے لیے حکم دیا اس کا بالشت سے قد پیمائش کیا گیا تو اس کا قد چھ بالشت نکلا۔ چنانچہ پھر حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا۔ ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں ہمیں بیان کیا گیا ہے کہ اہل عراق کے ایک لڑکے نے چوری کر لی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق لکھا اس کے قد کی پیمائش کرو۔ اگر اس کا قد چھ بالشت نکل آئے تو اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ چنانچہ اس کا قد پیمائش کیا گیا مگر وہ چھ بالشت سے چند پور کم نکلا جس کی وجہ سے اس کو چھوڑ دیا گیا۔ شعب الایمان للبیہقی، مسدد، ابن المنذر فی الاوسط

۱۳۸۸۸..... سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک لڑکا پیش کیا گیا جس نے چوری کی تھی اس کے قد کی پیمائش

کی گئی تو اس کا قد چھ بالشت سے چند پور کم نکلا چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو چھوڑ دیا۔ مصنف ابن ابی شیبہ
۱۳۸۸۹ عبدالرحمن بن عائد الازدی سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص جس کا نام مسدوم تھا اور اس نے چوری کی تھی
لایا گیا۔ آپ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ اس کو پھر دوبارہ لایا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا دوسرا ہاتھ کاٹنا چاہا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ
کو اس سے منع فرمادیا فرمایا: ایسا نہ کریں کیونکہ ایک ہاتھ اور ایک پاؤں اس کا حق ہے۔ ہاں اس کو ماریں اور اس کو قید کر دیں۔

الجامع لعبدالرزاق، ابن المنذر فی الاوسط

حدسرقہ کی مقدار دس درہم ہے

۱۳۸۹۰... القاسم بن عبدالرحمن سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے کپڑے کی چوری کی
تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اس کپڑے کی قیمت لگاؤ۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کپڑے کی قیمت آٹھ
درہم لگائی (جبکہ ہاتھ کاٹنے کے لیے دس درہم کی چوری ضروری ہے) لہذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ وغیرہ نہیں کاٹا۔

الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی

۱۳۸۹۱... ابان رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس اپنی ایک اونٹنی کے بارے میں شکایت لے
کر آیا جس کو کسی نے نحر کر دیا (کھانے کے لیے کاٹ دیا) تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: تو اپنی ایک اونٹنی کے بدلے دو موٹی گا بھن
اونٹیاں لے لے کیونکہ ہم قحط سالی میں ہاتھ نہیں کاٹتے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۹۲... عمرو بن شعیب سے مروی ہے کہ بنی عامر بن لؤی کے چار لوگوں نے ایک اونٹ کو دیکھا اور اس کو نحر کر لیا (کاٹ لیا) مالک اس کی
شکایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر حاضر ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ تشریف فرما تھے، جو بنی عامر بن
لؤی کے بھائی تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: اے حاطب! اسی وقت اٹھو اور اونٹ کے مالک کے واسطے اس کے ایک اونٹ کے
بدلے دو اونٹ خرید کر دو۔ چنانچہ حاطب نے آپ رضی اللہ عنہ کے حکم کی تعمیل کر دی جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان چاروں کو کچھ کچھ کوڑے
لگوا کر چھوڑ دیا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۹۳... عطاء الخراسانی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب چور ایسی چیز اٹھالے جس کی
قیمت چوتھائی دینار تک پہنچتی ہو تو اس پر قطع ہوگی (ہاتھ یا پاؤں کٹے گا)۔ الجامع لعبدالرزاق، ابن المنذر فی الاوسط

۱۳۸۹۴... (مسند عثمان رضی اللہ عنہ) عمر بنت عبدالرحمن سے مروی ہے کہ ایک چور نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں ترنج (ایک
زیور) کی چوری کی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کی قیمت لگوائی تو اس کی قیمت ان درہم کے مطابق جو ایک دینار کے بارہ درہم بنتے تھے
تین درہم لگی۔ (چونکہ اس طرح اس نے چوتھائی دینار کی چوری کی) اس وجہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا۔

مؤطا امام مالک، السنن للبیہقی

۱۳۸۹۵... عبداللہ بن عبید بن عمیر سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک لڑکا لایا گیا جس نے چوری کا ارتکاب کیا تھا۔ آپ
رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ اس کی ازار (شلوار حول کر) دیکھو۔ دیکھا تو اس کے بال نہیں اگے تھے۔ چنانچہ آپ نے اس کا ہاتھ نہیں کٹوایا۔

الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی

۱۳۸۹۶... سلیمان بن موسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو چور گھر میں اس حال میں پایا جائے کہ وہ چورق کا مال اکٹھا کر چکا ہے تو حضرت عثمان رضی
اللہ عنہ نے اس کے متعلق فرمایا اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ اگر اس نے مال جمع کر لیا اور چوری کے ارادے سے اس کو اٹھا کر اس گھر سے نکل گیا

تب اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی

۱۳۸۹۷..... عبداللہ بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ایک چور کے (ہاتھ) کاٹنے کا ارادہ فرمایا جس نے مرغی چوری کی تھی۔ لیکن حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے ان کو عرض کیا: کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پرندوں کی چوری میں (ہاتھ وغیرہ) نہیں کاٹتے تھے۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۹۸..... ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے ایک چور نے اترجہ چوری کر لیا۔ جس کی قیمت تین درہم تھی۔ اس لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اترجہ سونے کا ایک زیور تھا جو بچے کے گلے میں ڈالا جاتا ہے۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۹۹..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سپاہی کوڑوں کی چوری کر لیا کرتے تھے۔ یہ بات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں اللہ کی قسم یا تو تم اس سے باز آ جاؤ ورنہ اگر کوئی میرے پاس لایا گیا جس نے اپنے ساتھی کا کوڑا چوری کیا ہوگا تو میں اس کو ایسی ایسی کڑی سزا دوں گا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۰۰..... زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ کے پاس آیا۔ آپ نے مجھ سے ایک مسئلہ دریافت کیا۔ کیا بھگوز اغلام اگر چوری کر لے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس کے بارے میں کچھ نہیں سنا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عثمان اور مروان تو نہیں کاٹتے تھے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۰۱..... ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے پرندوں میں قطع ید نہیں۔ السنن للبیہقی

۱۳۹۰۲..... (مسند علی رضی اللہ عنہ) ابومطر سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا۔ لوگوں نے کہا: اس نے اونٹ چوری کیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو مخاطب ہو کر فرمایا: مجھے نہیں لگتا کہ تم نے چوری کی ہوگی؟ اس نے جواب دیا کیوں نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ممکن ہے تم کسی کا اونٹ اپنا سمجھ کر ہانک لیا ہو؟ اس نے کہا: نہیں، بلکہ میں نے واقعی چوری کی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کو فرمایا: اے قنبر اس کو لے جا اور اس کی انگلی باندھ دو اور آگ جلا کر کاٹنے والے کو بلا لو تا کہ وہ اس کو کاٹ دے۔ پھر میرے آنے کا انتظار کرنا۔ اس سے پہلے نہ کاٹنا۔ چنانچہ پھر آپ رضی اللہ عنہ اس کے پاس تشریف لے گئے۔ وہ اس منظر کو دیکھ کر ڈر گیا اور پھر آپ رضی اللہ عنہ نے جب اس سے پوچھا: کیا تو نے چوری کی ہے؟ تو تب اس نے انکار کر دیا۔ لہذا آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو چھوڑ دیا۔ لوگوں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! آپ نے اس کو کیوں چھوڑا حالانکہ وہ اپنے جرم کا اقرار کر چکا تھا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اس کے اقرار پر اس کو سزا دینے کے لیے پکڑ لیا تھا لیکن پھر اسی کے انکار پر چھوڑ دیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے دو رنبت کا ایک واقعہ بیان کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک چور کو لایا گیا جس نے چوری کی تھی۔ آپ نے حکم دیا اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ (دکھ کے مارے) رونے لگے۔ میں نے آپ سے پوچھا: آپ کیوں روتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: میں کیوں نہ رؤوں جبکہ میرے امتی کا ہاتھ تمہارے سامنے کاٹا گیا۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر آپ نے اس کو معاف کیوں نہ کر دیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: وہ حاکم برا ہے جو حدود کو معاف کر دے۔ لیکن تم آپس میں ہی حدود کو معاف کر دیا کرو۔ مسند ابی یعلیٰ

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ کنز ج ۵

۱۳۹۰۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم رضی اللہ عنہ نے لوہے کے ایک انڈے میں (ہاتھ) کاٹا جس کی قیمت اکیس درہم تھی۔

مسند البزار

کلام:..... روایت کی سند میں المختار بن نافع ضعیف راوی ہے۔

۱۳۹۰۴..... حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں ایک ہاتھ اور ایک پاؤں سے زیادہ نہیں کاٹتا۔ مسند

۱۳۹۰۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے آپ پونچے سے ہاتھ کاٹتے تھے اور ٹخنے سے پاؤں کاٹتے تھے (یعنی جو دلیحدہ کروادیتے تھے)۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۰۶..... طبعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ صرف ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کاٹتے تھے۔ اگر اس کے بعد بھی وہ آدمی چوری کرتا تو اس کو قید کرتے اور سزا دیتے تھے۔ نیز فرمایا کرتے تھے: مجھے اللہ سے شرم آتی ہے کہ میں اس کا ایک ہاتھ بھی نہ چھوڑوں جس سے وہ کھاپی لے اور استیحاء وغیرہ کر سکے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۰۷..... ابو الضحیٰ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرمایا کرتے تھے: جب کوئی چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا، دوبارہ کرے تو اس کا پاؤں کاٹا جائے گا اگر اس کے بعد بھی چوری کرے تو آپ مزید کچھ کاٹنے کو روانہ سمجھتے تھے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۰۸..... عکرمہ بن خالد سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ چور کا (ہاتھ یا پاؤں) نہ کاٹتے تھے حتیٰ کہ گواہ اس پر گواہی نہ دیدیں۔ پھر آپ ان گواہوں کو اس کے سامنے کھڑا کرتے اور پھر ان سے اس پر روبرو گواہی لیتے۔ اگر وہ گواہی دیتے تو تب اس کا ہاتھ کاٹتے تھے۔ اگر وہ گواہی سے منکر ہو جاتے تو چور کو چھوڑ دیتے تھے۔ اسی طرح ایک مرتبہ ایک چور کو لایا گیا آپ نے اس کو قید میں ڈلوادیا۔ حتیٰ کہ جب اگلے روز ہوا تو اس کو اور دو گواہوں کو بلوایا۔ آپ کو بتایا گیا کہ ایک گواہ تو غائب ہو گیا ہے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے چور کا راستہ چھوڑ دیا اور اس کا ہاتھ وغیرہ نہ کاٹا۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۰۹..... القاسم بن عبدالرحمن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا: میں نے چوری کی ہے۔ آپ نے اس کو لوٹا دیا۔ اس نے پھر کہا میں نے چوری کی ہے۔ تب آپ نے اس کو فرمایا تو نے اپنی جان پر دو مرتبہ گواہی دیدی ہے۔ چنانچہ پھر اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ عبدالرحمن فرماتے ہیں: چنانچہ میں نے اس چور کو دیکھا کہ اس کا ہاتھ اس کے گلے میں لٹکا ہوا ہے۔

الجامع لعبدالرزاق، ابن المنذر فی الاوسط، السنن للبیہقی

۱۳۹۱۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا جب تک کہ وہ سامان کو گھر سے لے کر نہ نکل پڑے۔

الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی

۱۳۹۱۱..... حارث سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے کسی گھر میں نقب زنی کی تھی لیکن آپ نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔ اور اس کو بطور سزا چند کوڑے مارے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۱۲..... حجاج بن یحییٰ سے مروی ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا۔ ایک شخص لایا گیا جس کا کپڑا چوری ہو گیا تھا۔ پھر اس نے وہ کپڑا ایک دوسرے آدمی کے پاس پالیا اور اس پر گواہی بھی کھڑا کر دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو جس کے پاس کپڑا تھا ارشاد فرمایا: تم یہ کپڑا اس (اصل مالک) کو لوٹا دو اور جس سے تم نے خریدا ہے اس سے اپنی قیمت واپس لو۔ النسانی

۱۳۹۱۳..... یزید بن دبار سے مروی ہے ایک آدمی نے ایک کپڑا کسی کا چک لیا۔ کپڑے والا اس کو حضرت علی بن ابی طالب کے پاس لایا۔ آدمی نے کہا: میں تو محض اس کے ساتھ مذاق کر رہا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کپڑے کے مالک سے پوچھا: کیا تم اس کو جانتے ہو؟ اس نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نے اس کا راستہ چھوڑ دیا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۱۴..... یزید بن دبار سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی کو لایا گیا جس نے مال خمس میں سے چوری کی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا بھی اس میں حصہ ہے لہذا آپ نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔ السنن للبیہقی

۱۳۹۱۵..... حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اچکنے (جیب کاٹنے اور راہ چلتے کسی کے مال پر ہاتھ صاف کرنے) کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ دھوکہ دہی ہے لیکن اس میں قطع (ید) نہیں۔ النسانی

۱۳۹۱۶..... ابو الرضی سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا اور کہا گیا کہ اس نے چوری کی ہے۔ آپ نے اس سے پوچھا: تو نے کیسے چوری کی ہے؟ اس نے ایسی بات کی جس میں آپ نے ہاتھ کاٹنے کو روانہ سمجھا تو اس کو چند کوڑے مار کر اس کا راستہ چھوڑ دیا۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۱۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: چوتھائی دینار یا دس درہم سے کم میں ہتھیلی (ہاتھ) نہیں کاٹی جائے گی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۱۸..... جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا ایک لوہے کے انڈے میں جس کی قیمت چوتھائی دینار تھی۔ الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی

۱۳۹۱۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قطع چوتھائی دینار یا اس سے زائد میں ہے۔ الشافعی

۱۳۹۲۰..... ابن عبید بن الابریص سے مروی ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ مال غنیمت کا خمس لوگوں کے درمیان تقسیم فرما رہے تھے۔ حضرموت علاقے کے ایک آدمی نے سامان میں سے لوہے کا ایک خود (جنگی ٹوپی کو) چرا لیا۔ اس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس پر قطع تو نہیں ہے کیونکہ یہ خیانت باز ہے اور اس کا بھی اس میں حصہ ہے۔

السنن لسعيد بن منصور، السنن للبيهيقي

۱۳۹۲۱..... شعبي رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ارشاد فرمایا کرتے تھے: جو بیت المال کی چوری کرے اس پر قطع نہیں ہے۔

السنن لسعيد بن منصور، السنن للبيهيقي

۱۳۹۲۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: ہاتھ کم از کم دس درہم میں کاٹا جائے گا اور مہر دس درہم سے کم نہیں رکھا جائے گا۔

الدارقطني في السنن

کلام:..... امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ایسی سند کی روایت ہے جس میں ضعفاء اور مجہولین جمع ہیں۔

۱۳۹۲۳..... عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ چور کا ہاتھ جوڑے کاٹتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ پاؤں کو ٹخنوں کے نیچے سے آدھا کاٹتے تھے۔ السنن لسعيد بن منصور، السنن للبيهيقي

۱۳۹۲۴..... حذیہ بن عدی سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ چوروں کے ہاتھ جوڑے کاٹتے تھے اور پھر ان کو آگ کے ساتھ داغ دیتے تھے (تاکہ خون بند ہو کر زخم مندمل ہو جائے)۔ میں ان کے ہاتھوں کو دیکھتا تھا گویا وہ بلبل کی دبر ہیں۔ الدارقطني في السنن، السنن للبيهيقي

۱۳۹۲۵..... شعبي رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پاؤں کاٹتے تھے مگر ایڑی چھوڑ دیتے تھے تاکہ وہ اس پر بوجھ ڈال سکے۔

الدارقطني في السنن، السنن للبيهيقي

۱۳۹۲۶..... حذیہ بن عدی سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کاٹ کر داغ دیتے تھے پھر ان کو قید میں رکھتے تھے جب تک وہ صحت مند نہ ہوں صحت مند ہونے کے بعد ان کو نکلوا لیتے تھے۔ پھر ان کو فرماتے اپنے ہاتھ اللہ کی طرف اٹھاؤ۔ وہ ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کرتے تو آپ ان سے پوچھتے: تمہارے ہاتھ کس نے کاٹے؟ وہ کہتے علی نے! حضرت علی رضی اللہ عنہ پوچھتے: کیوں؟ وہ کہتے: ہم نے چوری کی تھی۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے: اے اللہ! گواہ رہنا۔ اے اللہ! گواہ رہنا۔ السنن للبيهيقي

۱۳۹۲۷..... ابوالعزاء سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب کسی چور کو پکڑ لیتے تو اس کا (ہاتھ) کاٹ دیتے پھر اس کو داغ دیتے، پھر اس کو قید کر دیتے تھے۔ جب وہ صحت مند ہو جاتے تو ان کو فرماتے: اپنے ہاتھ اللہ کی طرف اٹھاؤ۔ تب میں ان کی طرف دیکھتا گویا ان کے ہاتھ بلبل کی (سرخ) دبر کی طرح ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ ان سے پوچھتے کس نے تمہارے ہاتھ کاٹے؟ وہ کہتے: علی نے۔ تب حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے: اے اللہ! انہوں نے سچ کہا، میں نے تیرے لیے ان کے ہاتھ کاٹے اور تیرے لیے ان کو چھوڑا۔ السنن للبيهيقي

۱۳۹۲۸..... عبدالرحمن بن عائد سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس کے ہاتھ اور پاؤں دونوں کٹے ہوئے تھے۔ اس نے پھر چوری کی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ اب اس کا پاؤں کاٹ دیا جائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

انما جزاء الذين يحاربون الله ورسوله الخ.

اس آیت کے اندر ایسے لوگوں کے لیے صرف ایک ہاتھ ایک پاؤں کاٹنے کا حکم ہے۔

پھر فرمایا اب اس کے ہاتھ اور پاؤں دونوں کاٹے جاچکے ہیں یہ کسی طرح مناسب نہ ہوگا کہ اس کا دوسرا پاؤں بھی کاٹا جائے۔

اس طرح تو آپ کے لیے ایک پاؤں بھی نہ چھوڑیں جس کے سہارے اب یہ چلتا ہے۔ یا تو آپ اس کو کوئی اور سزا دیدیں یا پھر قید کر دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس کو قید کر دیتا ہوں۔ السنن لسعد بن منصور، السنن للبیہقی

۱۳۹۲۹..... عبداللہ بن سلمہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک چور کولایا گیا آپ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ وہ ایک مرتبہ پھر لایا گیا پھر آپ نے اس کا پاؤں کاٹ دیا۔ وہ پھر ایک مرتبہ لایا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں اس کا دوسرا ہاتھ بھی کاٹ دوں تو یہ کس چیز کے ساتھ پکڑے گا اور کس چیز کے ساتھ کھائے گا پھر فرمایا اور اگر میں اس کا پاؤں کاٹ دوں تو پھر یہ کس طرح چلے گا مجھے اس بات پر اللہ سے حیا آتی ہے۔ چنانچہ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو مارا اور لمبی مدت کے لیے قید کے حوالے کر دیا۔ البغوی فی الجوریات، السنن للبیہقی

۱۳۹۳۰..... شععی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ دو آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور ایک آدمی کے خلاف شہادت دی کہ اس نے چوری کی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ پھر وہی دونوں شخص ایک دوسرے آدمی کو لائے اور بولے: دراصل اس نے چوری کی ہے جبکہ پہلے کے متعلق ہم کو غلط فہمی ہو گئی تھی۔ لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اب ان کی شہادت کو غیر معتبر قرار دیا اور دونوں کو پہلے شخص کے ہاتھ کی دیت دینا لازم کر دی اور یہ بھی فرمایا: اگر مجھے علم ہوتا کہ تم نے جان بوجھ کر پہلے کے خلاف جھوٹی شہادت دی ہے تو میں تم دونوں کے ہاتھ کاٹتا۔ الشافعی، البخاری، السنن للبیہقی

۱۳۹۳۱..... مجاہد رحمۃ اللہ علیہ اور عطاء رحمۃ اللہ علیہ، ایمن حبشی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے کسی چور کا ہاتھ ڈھال کی قیمت سے کم میں نہیں کاٹا۔ اس وقت ڈھال کی قیمت ایک دینار یا دس درہم تھی۔ ابو نعیم

فائدہ:..... ایمن وہ ایمن بن ام ایمن اور وہ ابن عبید بن عمرو خزرجی ہے جو حبشی کے نام سے معروف تھا اور اسامہ بن زید کا ماں شریک بھائی تھا۔ جنگ حنین میں شہادت نوش کی۔ امام ابن حجر اصابہ میں فرماتے ہیں: ابن ابی خنیسہ فرماتے ہیں: ایمن حبشی اور ایمن ابن ام ایمن میں فرق ہے۔ یہی بات درست ہے۔ اطراف میں فرماتے ہیں: امام شافعی نے اشارہ کیا ہے کہ شریک (راوی) نے اس بات میں غلطی کی ہے کہ ایمن کو ابن ام ایمن کہا جبکہ وہ ایمن حبشی ہے۔ کیونکہ ایمن ابن ام ایمن نبی ﷺ کے ساتھ جنگ حنین میں شہید ہو گیا تھا دوسرے ایمن کی ولادت سے قبل۔ مختصر تہذیب میں ہے ابن عدی فرماتے ہیں: ایمن جو حدیث حجن (مذکورہ حدیث) روایت کرنے والے ہیں وہ ایمن تابعی ہے جس نے نبی ﷺ کا زمانہ نہیں پایا، اسی طرح بخاری اور ابن ابی حاتم نے کہا ہے۔ البخاری، ابن ابی حاتم، ابن حبان

۱۳۹۳۲..... ایمن حبشی سے مروی ہے کہ عہد نبوی ﷺ میں ہاتھ ڈھال کی قیمت میں کاٹا جاتا تھا۔ الکبیر للطبرانی
کلام:..... الضعیفۃ ۲۱۹۸۔

۱۳۹۳۳..... بسر بن ابی ارطاة یا ابن ارطاة سے مروی ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جنگوں میں ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے۔

الحسن بن سفیان و ابو نعیم

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۷۔

۱۳۹۳۴..... حارث بن حاطب سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عہد نبی ﷺ میں چوری کر لی۔ اس کو نبی اکرم ﷺ کے پاس لایا گیا۔ آپ نے فرمایا: اس کو قتل کر دو۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس نے فقط چوری کی ہے۔ آپ نے فرمایا: اس کا (ہاتھ) کاٹ دو۔ اسی شخص نے پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں چوری کی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے بھی اس کا (پاؤں) کاٹ دیا۔ اس نے پھر چوری کی اس طرح چار مرتبہ اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے۔ اور وہ بالکل بے دست و پایا ہو گیا۔ پھر اس نے پانچویں بار چوری کی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اس شخص کو بخوبی جانتے تھے۔ جب آپ نے اس کے قتل کرنے کا حکم دیا۔ بس اب اس کو لے جاؤ اور قتل کر دو۔ حارث کہتے ہیں چنانچہ ہم نے اس کو قتل کر دیا۔ الحسن بن سفیان، مسند ابی یعلیٰ، الشافعی، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، ابو نعیم، السنن لسعد بن منصور

۱۳۹۳۵..... حارث بن عبداللہ بن ابی ربیعہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک چور کولایا گیا۔ آپ کو عرض کیا گیا یہ انصار کا ایک آدمی ہے۔ ان کے پاس اس کے سوا کوئی اور مال نہیں ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اس کو چھوڑ دیا۔ اس کو دوبارہ لایا گیا تو آپ نے پھر چھوڑ دیا پھر اس کو

(اسی جرم میں) تیسری بار لایا گیا آپ نے پھر چھوڑ دیا۔ پھر چوتھی بار بھی چھوڑ دیا۔ پھر جب پانچویں بار اس کو لایا گیا تو آپ نے اس کا دایاں ہاتھ کاٹ دیا پھر چھٹی بار لایا گیا تو اس کا (بایاں) پاؤں کاٹ دیا۔ پھر ساتویں بار لایا گیا تو اس کا دوسرا ہاتھ کاٹ دیا پھر آٹھویں بار اس کا دوسرا پاؤں بھی کاٹ دیا اور پھر فرمایا: چار چار کے بدلے۔ ہارون فی المسند، ابو نعیم

۱۳۹۳۶..... زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: کھلے عام کسی کا مال اچکنے میں (ہاتھ تو) نہیں کاٹا جائے گا مگر سزا دی جائے گی۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۳۷..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک ڈھال کی چوری میں چور کا ہاتھ کاٹا اس ڈھال کی قیمت تین درہم تھی۔ الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۹۳۸..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مخزومی عورت سامان مانگے سے (عاریت پر) لے جاتی تھی پھر انکار کر دیتی تھی۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۳۹..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ڈھال میں (ہاتھ) کاٹا۔ ابن النجار

۱۳۹۴۰..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک چور کا ہاتھ ڈھال کی چوری میں کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔ ابن عساکر

۱۳۹۴۱..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ڈھال میں ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔ ابن عساکر

۱۳۹۴۲..... ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا مگر ایک دینار میں یا دس درہم میں۔ مصنف عبدالرزاق

۱۳۹۴۳..... ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مجھے یحییٰ بن سعید نے بتایا کہ حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک عورت لائی گئی۔ یہ عورت قریش کے بڑے گھروں میں سے ایک گھر کا حوالہ دے کر کئی گھروں میں گئی اور بولی فلاں فلاں گھر والے تم سے یہ چیزیں عاریت پر مانگتے ہیں۔ لوگوں نے اس کو مطلوبہ مال دیدیا۔ پھر یہ لوگ فلاں گھر میں گئے لیکن انہوں نے سرے سے انکار کر دیا کہ انہوں نے کوئی چیز عاریت پر نہیں مانگی۔ پھر اس عورت سے بات کی تو اس نے اس بات سے انکار کر دیا کہ اس نے کوئی چیز نہیں لی۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔

ابن جریج ابن المنکدر سے روایت کرتے ہیں کہ پھر اس عورت کو اسید بن حضیر کی بیوی نے اپنے گھر میں پناہ دی۔ اسید جب گھر آئے تو دیکھا کہ ان کی بیوی نے اس عورت کو گھر ٹھہرا رکھا ہے۔ انہوں نے کہا: میں کپڑے نہیں رکھوں گا جب تک نبی علیہ السلام سے اس کے متعلق نہ پوچھ آؤں۔ چنانچہ انہوں نے آکر آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری بیوی نے اس پر ترس کھایا ہے اللہ اس پر ترس کھائے۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۴۴..... ابن المسیب رحمۃ اللہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب چور ڈھال کی قیمت کے برابر قیمت کی کوئی شے چوری کر لے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ اس وقت ڈھال کی قیمت دس درہم ہوا کرتی تھی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۴۵..... عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ کسی چور کا عہد نبوی ﷺ میں ڈھال یا ترکش سے کم قیمت والی چیز میں ہاتھ نہیں کاٹا گیا۔ اور اس وقت دونوں میں سے ہر ایک بڑی قیمت والی چیز ہوتی تھیں۔ اور نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں ہلکی چیزوں میں کسی کا ہاتھ نہیں کاٹا گیا۔

مصنف عبدالرزاق

۱۳۹۴۶..... حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے چور کا ہاتھ ڈھال کی چوری میں کاٹا ہے اور ڈھال ان دنوں بڑی قیمت والی چیز ہوتی تھی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۴۷..... محمد بن المنکدر سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک چور کا (ہاتھ) کاٹا پھر اس (کے داغنے) کا حکم ارشاد فرمایا۔ تو اس کو داغ دیا گیا۔ پھر آپ علیہ السلام نے اس کو حکم دیا۔ کہ اللہ کے آگے توبہ کرو۔ اس نے کہا: میں اللہ سے توبہ کرتا ہوں۔ آپ علیہ السلام نے بھی فرمایا: اے اللہ اس کی توبہ قبول فرما۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چور کا جب ہاتھ کاٹا جاتا ہے تو اس کا کٹا ہوا ہاتھ جہنم میں چلا جاتا ہے۔ پھر اگر وہ دوبارہ

چوری کرتا ہے تو دوسرا (پاؤں) بھی اس کے پیچھے چلا جاتا ہے اور اگر وہ توبتا عب رہتا ہے تو پہلے جانے والے ہاتھ کو بھی واپس کھینچ لیتا ہے۔

الجامع لعبدالرزاق

ذیل السرقة..... چوری کے بیان میں

۱۳۹۲۸..... (مسند ابن مسعود رضی اللہ عنہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے پانچ دراہم میں (ہاتھ) کاٹا۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۹۲۹..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک چور لایا گیا۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے بھی چوری نہیں کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو ارشاد فرمایا: تو جھوٹ بولتا ہے، عمر کے رب کی قسم! اللہ نے کبھی کسی بندے کو پہلے گناہ پر نہیں پکڑا اور اس کا ہاتھ کٹوا دیا۔ السنن للبیہقی

فائدہ:..... حافظ ابن حجر اطراف میں فرماتے ہیں: اس روایت کو ابن وہب نے اپنی جامع میں روایت کیا ہے۔ یہ روایت درحقیقت موقوف ہے اور اس کا مرفوع ابی البتہی کا حکم اس کی سند کی صحت کی وجہ سے لگایا گیا ہے۔ اور اسی کے ہم معنی روایت قرۃ بن عبدالرحمن عن عبدالرحمن عن ابن شہاب عن ابی بکر وہو منقطع، اتہی۔

۱۳۹۵۰..... ستان بن سلمہ سے مروی ہے کہ میں بچوں کے ساتھ ڈو کے (ناپختہ کھجور) چن رہا تھا، اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے تو لڑکے بھاگ کھڑے ہوئے اور میں کھڑا رہا۔ میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! یہ ہوا لے گری ہوئی کھجوریں ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے دکھا۔ مجھے پتہ چل جائے گا۔ میں نے آپ کو ڈو کے کھجوریں دکھائیں تو آپ نے فرمایا: تم سچ کہتے ہو۔ پھر آپ چلنے لگے تو میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! آپ ان بچوں کو دیکھ رہے تھے ابھی۔ جب آپ مجھے چھوڑ کر چلے جائیں گے تو یہ آکر مجھ سے میری کھجوریں چھین لیں گے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ میرے ساتھ چل پڑے حتیٰ کہ میں اپنے ٹھکانے پر پہنچ گیا۔ ابن سعد، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۹۵۱..... یحییٰ بن جعدہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو پیالہ چراتے ہوئے دیکھا۔ آپ نے فرمایا اس شخص کو اس بات سے شرم نہیں آتی کہ یہ قیامت کے دن اس برتن کو اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے آئے گا۔ مصنف عبدالرزاق

۱۳۹۵۲..... عبداللہ بن ابی عامر سے مروی ہے کہ میں ایک قافلہ کے ساتھ جا رہا تھا۔ میرا ایک (کپڑے رکھنے کا بیگ) تھیلا چوری ہو گیا۔ ہمارے ساتھ ایک آدمی تہمت زدہ مشہور تھا۔ میرے دوستوں نے اس کو کہا: اے فلا نے اس کا تھیلا لوٹا دو۔ اس نے کہا: میں نے نہیں لیا۔ عبداللہ کہتے ہیں: چنانچہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس واپس آیا اور آپ رضی اللہ عنہ کو ساری خبر سنائی۔ آپ نے پوچھا: تم کتنے افراد ہو۔ میں نے ان کو گنوا دیا۔ آپ نے فرمایا: میرا بھی گمان یہی ہے کہ جو تمہم ہے اسی نے تھیلا اٹھایا ہوگا۔ میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین میرا خیال ہے میں اس کو بیڑی ڈال کر آپ کے حضور حاضر کر دوں۔ آپ فرمانے لگے: تو بغیر گواہوں کے باندھ کر کیسے لاسکتا ہے میرے پاس (یہ تو جائز نہیں) نہیں، سن ایسا لکھ کر نہیں دے سکتا اور نہ اس سے اس بارے میں پوچھ سگھ کی جاسکتی ہے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ (میری بات پر) غصہ ہو گئے اور نہ اس کے متعلق مجھے کچھ لکھ کر دیا اور نہ اس سے پوچھنا چھ فرمائی۔ مصنف عبدالرزاق

۱۳۹۵۳..... حران سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک چور کو لایا گیا (آپ رضی اللہ عنہ) نے اس کو (دیکھ کر) فرمایا: تو اتنا خوبصورت انسان ہے، تیرے جیسا آدمی تو چوری نہیں کرتا۔ کیا تو کچھ قرآن پڑھا ہوا ہے؟ اس نے کہا: ہاں، سورۃ البقرہ۔

الزبیر بن بکار فی الموقوفات

۱۳۹۵۴..... (مسند علی رضی اللہ عنہ) ابن عبید بن الابریس سے مروی ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر خدمت تھا۔ ایک شخص لایا گیا جس نے کسی کا کپڑا اچک لیا تھا۔ اس اچکنے والے نے عرض کیا میری اس آدمی کے ساتھ جان پہچان ہے (اور میں مذاق کر رہا تھا) چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔

۱۳۹۵۵... خلاص سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اٹکنے میں نہیں کاتے تھے، ہاں خفیہ چوری میں کاتے تھے۔ السنن للبیہقی
 ۱۳۹۵۶... عکرمہ بن خالد الخزومی سے مروی ہے کہ اسید بن ظہیر الانصاری رضی اللہ عنہ نے ان کو بیان کیا کہ وہ یمامہ کے عامل (گورنر) تھے۔
 مروان نے ان کو لکھ کر بھیجا کہ جس شخص کی کوئی شے چوری ہو جائے وہ جہاں بھی اس کو پائے اس کو لینے کا حقدار ہے۔ میں نے مروان کو لکھا کہ
 رسول اللہ ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ اگر چور سے خریدنے والا شخص غیر متہم ہے (شریف اور معزز انسان ہے) تو مالک کو اختیار ہے، چاہے قیمت
 دے کر اس سے اپنا مال لے لے۔ ورنہ اصل چور کو تلاش کرے۔ پھر اسی کے مطابق ابو بکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ نے فیصلے
 کیے۔ یہ بات مروان نے پڑھ کر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجی۔ حضرت معاویہ نے مروان کو لکھا: تو اور اسید مجھ پر فیصلہ تھوپنے والے
 نہیں ہو۔ میں جو چاہوں تم کو حکم دوں گا۔ لہذا میں نے جیسا تم کو حکم دیا ہے اس کو نافذ کرو۔ پھر مروان نے معاویہ کا خط مجھے بھیج دیا۔ میں نے
 کہا: میں اپنی حکمرانی میں معاویہ کے کہے پر فیصلے کا نفاذ نہیں کر سکتا (سبحان اللہ)۔ الکبیر للطبرانی، الحسن بن سفیان
 اس روایت کی سند صحیح ہے۔

۱۳۹۵۷... سالم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے گھر میں چور کو پکڑ لیا آپ رضی اللہ عنہ نے اس پر تلوار سونت
 لی۔ اگر ہم آپ کو نہ روکتے تو آپ اس کا کام تمام کر دیتے۔ مصنف عبدالرزاق
 ۱۳۹۵۸... ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اسلام میں یا فرمایا مسلمانوں میں سب سے پہلے جس کا (ہاتھ) کاٹا گیا وہ ایک انصاری
 شخص تھا۔ السانی

۱۳۹۵۹... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کفن چور مرد اور عورت پر لعنت ہے۔ مصنف عبدالرزاق
 ۱۳۹۶۰... حضرت حسن سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک چور لایا گیا جس نے طعام چوری کیا تھا آپ نے اس کا (ہاتھ) نہیں کاٹا۔
 مصنف عبدالرزاق

حد قذف..... تہمت کی حد

۱۳۹۶۱... (مسند ابی بکر رضی اللہ عنہ) حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایسے آدمی کے متعلق ارشاد فرمایا جو
 دوسرے کو خبیث، فاسق کہے کہ اگر اس نے بری بات کہی ہے مگر اس میں سزا ہے اور نہ حد۔ مصنف ابن ابی شیبہ
 ۱۳۹۶۲... عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم، جمعین غلام کو
 تہمت پر چالیس کوڑے ہی مارتے تھے پھر میں نے ان کو زیادہ بھی مارتے ہوئے دیکھا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ
 ۱۳۹۶۳... ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ اور ابن ابی سبرہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ دو آدمی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے سامنے گالی گلوچ ہوئے مگر
 آپ نے ان کو کچھ نہیں کہا (یعنی حد تہمت جاری نہیں فرمائی) اور دو آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے گالی گلوچ ہوئے تو آپ نے ان
 کو تادیب فرمائی (یعنی کچھ سزا دی)۔ الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی
 ۱۳۹۶۴... عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ میں نے ابو بکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد بھی کئی خائف و پایا یہ سب حضرات
 غلام کو تہمت پر چالیس کوڑے مارتے تھے۔ الجامع لعبدالرزاق، ابن سعد عن سعید بن المسیب
 ۱۳۹۶۵... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ میں نے عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما اور کئی خلفاء
 کو پایا، سب ہی غلام کو تہمت پر صرف چالیس کوڑے ہی مارتے تھے (جو آزاد آدمی کی سزا کا نصف ہے)۔ مؤطا امام مالک، السنن للبیہقی
 ۱۳۹۶۶... کحول رحمۃ اللہ علیہ اور عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما اس غلام کو جو کسی آزاد پر تہمت لگاتا
 صرف چالیس کوڑے ہی مارتے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۹۶۷..... محمد بن یحییٰ بن حبان سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک لڑکا لایا گیا جس نے اپنے شعر میں کسی باندی پر جھوٹی تہمت لگائی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی ازار (شلوار کھول کر) دیکھو۔ دیکھا تو ابھی اس کے بال نہیں اگے تھے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر اس کے بال اگ آئے ہوتے تو میں اس پر حد تہمت (اسی کوڑے) جاری کرتا۔

الجامع لعبدالرزاق، ابو عیید فی الغریب، ابن المنذر فی الاوسط، السنن للبیہقی

۱۳۹۶۸..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کسی فحش بات کی تہمت پر حد جاری کرتے تھے۔

الجامع لعبدالرزاق، الدارقطنی فی السنن، السنن للبیہقی

حد تہمت اسی کوڑے ہیں

۱۳۹۶۹..... عمرہ بنت عبدالرحمن سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں دو آدمیوں نے آپس میں گالی گلوچ کی۔ ایک نے دوسرے کو کہا: میرا باپ زانی ہے اور نہ میری ماں زانیہ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں مشاورت فرمائی۔ ایک نے کہا: اس نے تو اپنے باپ اور ماں کی تعریف کی ہے۔ لیکن دوسرے لوگوں نے کہا: اس کو اپنے ماں باپ کی مدح اور الفاظ کے ساتھ کرنا چاہیے تھی۔ لہذا ہمارا خیال ہے اس کو حد لگانا چاہیے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اسی کوڑے لگوائے۔ مؤطا امام مالک، الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی

۱۳۹۷۰..... ابو رجاء العطارودی سے مروی ہے کہ حضرت عمر اور عثمان رضی اللہ عنہما بجو (شعر و شاعری میں کسی کی برائی کرنے) پر بھی سزا دیتے تھے۔

السنن للبیہقی

۱۳۹۷۱..... ابوبکر سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کو تہمت لگائی۔ اس نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس اپنا مسئلہ لے کر حاضر ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تہمت لگانے والے کو حد جاری کرنا چاہی تو اس نے کہا: میں اس پر گواہ بھی پیش کرتا ہوں۔ آپ نے اس کو چھوڑ دیا۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۹۷۲..... اسماعیل بن امیہ فرماتے ہیں ایک آدمی نے (اپنے شعر میں) دوسرے کی بجو (برائی) کی۔ یا اس پر کوئی تعریض (چوٹ) کی۔ اس نے اس کے خلاف حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مدد طلب کی۔ بجو کرنے والے نے کہا: میں نے اس کا نام تو لیا نہیں۔ آدمی نے کہا پھر یہ آپ کو بتانے کہ اس کی بجو میں کون مراد ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں یہ تو صحیح ہے۔ تو یہ تو اقرار کر چکا ہے کہ تو نے برائی کی ہے اب کس کی ہے اس کو واضح کر۔ لیکن اس نے کسی کا ذکر نہ کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے برائی کرنے والے کو حد جاری فرمادی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۷۳..... ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مجھے حضرت عمرو بن العاص کے متعلق خبر پہنچی جو مصر کے گورنر ہیں، انہوں نے قبیلہ تجیب کے ایک شخص جس کو قنبرہ کہا جاتا تھا منافق کہہ کر پکارا۔ قنبرہ گورنر کی شکایت لے کر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ (گورنر مصر) کو لکھا: اگر تیرے اوپر گواہ مل گئے تو میں تجھے نوے کوڑے ماروں گا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اکٹھا کیا۔ لوگوں نے عمرو بن العاص کے خلاف گواہی دیدی تو انہوں نے بھی اپنے قول کا اعتراف کر لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عمرو رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ آپ منبر پر کھڑے ہو کر اپنی بات کو جھٹلائیں۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے تعمیل کی پھر قنبرہ کو اپنے اوپر اختیار دیا (کہ وہ کوڑے مار کر اپنا بدلہ لے لیں) لیکن قنبرہ نے ان کو اللہ عزوجل کے لیے معاف کر دیا۔

۱۳۹۷۴..... زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے آدمی کو حد لگائی جس نے ایک آدمی کی ماں پر

تہمت لگائی تھی حالانکہ اس کی وہ ماں زمانہ جاہلیت میں (اسلام سے پہلے) مر چکی تھی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۷۵..... ابوسلمہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کسی کو اس کی ماں کے فحش کام پر عار دلانی جو اس کی ماں نے زمانہ جاہلیت میں کیا تھا۔ آدمی

نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شکایت کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس پر کوئی حد نہیں۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۷۶..... یحییٰ بن مغیرہ سے مروی ہے کہ مخرمہ بن نوفل نے کسی آدمی کی ماں کے متعلق فحش بات کی اور کہا کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں تیری ماں کے ساتھ خلوت گزینی کی تھی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ بات پہنچی تو انہوں نے فرمایا: آئندہ اگر اس کے متعلق اس طرح تیرے بعد کسی نے کوئی فحش بات کی تو میں اس کو کوڑے ماروں گا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۷۷..... عبید اللہ بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اس شخص کو کوڑے مارتے تھے جو اہل مدینہ کی عورتوں پر تہمت لگاتا تھا۔ السنن للبیہقی

۱۳۹۷۸..... حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کو کہا تو اپنی عورت کے ساتھ زنا اور بدکاری کے سوا اور کچھ کرتا ہی نہیں۔ یہ بات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عرض کی: اور بولا: اس نے مجھ پر تہمت لگائی ہے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے ارشاد فرمایا: اس نے تجھ پر ایسی بات کی تہمت لگائی ہے جو تیرے لیے حلال ہے (حرام نہیں ہے ورنہ ہم اس پر حد تہمت جاری کرتے)۔

السنن للبیہقی

۱۳۹۷۹..... (مسند عثمان رضی اللہ عنہ) معاویہ بن قرۃ وغیرہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کو کہا: یا ابن شامتہ! نوذر (اے) شرم گا ہوں کو سونگھنے والی یعنی زانیہ کے بیٹے! آدمی نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شکایت کی۔ گالی دینے والے نے کہا: میرا تو یہ یہ مطلب تھا۔ لیکن پھر بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے حکم ارشاد فرمایا اور اس کو تہمت کی حد (اسی کوڑے) لگائی گئی۔

ابو عبید فی الغریب، السنن للدارقطنی

غلام پر حد تہمت کا بیان

۱۳۹۸۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ایک غلام پر (چالیس کوڑوں کی) حد لگائی جس نے ایک حر (آزاد) کو تہمت لگائی تھی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۸۱..... یحییٰ بن ابی کثیر سے مروی ہے کہ عکرمہ نے بیان کیا کہ ایک عورت نے اپنی باندی کو تہمت لگائی اور بولی: اے زانیہ! حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس عورت سے پوچھا: کیا تو نے اس کو زنا کرتے دیکھا ہے؟ اس نے کہا: نہیں تو۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ قیامت کے دن تجھے لوہے کے گرز کے ساتھ اسی کوڑے مارے گی۔ الجامع لعبدالرزاق

تہمت کے متعلقات میں

۱۳۹۸۲..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کسی عورت سے خفیہ شادی کر لی۔ پھر وہ اس عورت کے پاس آنے جانے لگا۔ آدمی کے پڑوسی نے اس کو دیکھ لیا۔ اور اس پر تہمت لگائی۔ آدمی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مدد مانگی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی سے پوچھا: کیا تیری شادی پر گواہ ہیں؟ اس نے کہا: یا امیر المؤمنین! ایسا معاملہ تھا کہ میں اس کے گھر والوں کو مطلع نہ کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تہمت لگانے والے سے حد معاف کر دی اور شادی کرنے والے کے متعلق فرمایا: اپنی عورتوں کی شرمگاہوں کو پا کدامن رکھو اور نکاح علی الاعلان (کھلے عام) کیا کرو۔ السنن لسعید بن منصور، السنن للبیہقی

۱۳۹۸۳..... حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے خفیہ شادی کی۔ ایک آدمی نے اس کو کہا: میں تجھے فلانی کے پاس آتا جاتا دیکھتا ہوں، تو اس کے ساتھ بدکاری میں ملوث ہے؟ اس نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو شکایت پیش کی اور عرض کیا وہ میری بیوی ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے تہمت لگانے والے کو حد نہیں لگائی۔ ایک تو شادی کے خفیہ ہونے کی وجہ سے دوسرے تہمت حلال عورت کے ساتھ لگائی تھی نہ کہ حرام۔ السنن لسعید بن منصور

۱۳۹۸۴..... عطاء رحمۃ اللہ علیہ (اور ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ) سے مروی ہے کہ ایک آدمی کے پاس کوئی یتیم لڑکی رہا کرتی تھی۔ آدمی کی بیوی کو خطرہ لانت ہوا کہ کہیں اس کا آدمی اس لڑکی سے شادی نہ کر لے۔ چنانچہ اس نے اپنی انگلی کے ساتھ لڑکی کا پردہ بکارت پھاڑ دیا اور اپنے شوہر کے سامنے اس پر الزام عائد کیا کہ اس نے زنا کیا ہے۔ لڑکی بولی: تو جھوٹ بولتی ہے پھر اس نے اصل بات اس کے شوہر کو بتادی۔ آدمی نے یہ معاملہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں پیش کیا۔ ان کے پاس ان کے فرزند اکبر حضرت حسن رضی اللہ عنہ بھی حاضر خدمت تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حسن سے فرمایا: تم کیا کہتے ہو اس کے فیصلے کے بارے میں؟ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عورت پر حد (تہمت) لگائی جائے کیونکہ اس نے ایک (معصوم) لڑکی پر تہمت عائد کی اور اس کے ساتھ اس پر لڑکی کے مہر کا تاوان بھی لازم کیا جائے کیونکہ اس نے اس کا پردہ بکارت زائل کیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لو علمت الابل طحيننا لطحت وما طحت الابل حينئذ.

اگر اونٹوں کو پینا آتا تو وہ پیتے لیکن اونٹوں نے اس وقت کچھ نہیں پیا۔

(واللہ اعلم بمرادہ) پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حسن رضی اللہ عنہ کے فیصلے کے ساتھ فیصلہ صادر فرما دیا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۸۵..... عبداللہ بن ربیع سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یوں نہ کہو اہل شام نے کفر کیا بلکہ کہو: انہوں نے فسق و فجور کیا اور ظلم کیا۔ السنن للبیہقی

تعزیراً حاکم کو سزا دینے کا اختیار ہے

۱۳۹۸۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اگر ایک آدمی دوسرے کو اے کافر! اے خبیث! اے فاسق! اے گدھے! (وغیرہ) کہے تو اس پر کوئی مقرر حد نہیں بلکہ حاکم اپنی رائے کے ساتھ جو چاہے سزا دیدے۔ السنن لسعید بن منصور، السنن للبیہقی

۱۳۹۸۷..... عبداللہ بن ابی حدرد (اسلمی) سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک انصاری کو گالی دی، اے یہودی! ان کو انصاری نے اے اعرابی! (اے دیہاتی!) کہا۔ پھر وہ انصاری رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گیا اور میرے متعلق شکایت کی۔ حضور ﷺ نے ان کو فرمایا: میرا خیال ہے تم نے بھی اس کو دوسرا کچھ کہہ لیا ہے۔ یعنی اعرابی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: حالانکہ وہ اعرابی نہیں ہے اور تم یہودی نہیں ہو۔ ابن عساکر

۱۳۹۸۸..... معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے متعلق مروی ہے کہ انہوں نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا: اپنی نمازوں میں اپنے چہروں اور صفوں کو سیدھا رکھو۔ صدقہ خیرات کرو اور کوئی آدمی یوں نہ کہے: میرے پاس تھوڑا مال ہے، کوئی چیز میرے پاس نہیں ہے۔ بے شک تھوڑے مال والے کا صدقہ اللہ کے نزدیک زیادہ مال والے کے صدقے سے افضل ہے۔ اور کوئی شخص (کسی کے متعلق بات کرتے ہوئے) یوں نہ کہے: میں نے (کسی سے) سنا ہے، مجھے خبر ملی ہے۔ اللہ کی قسم! اس کو ایسی بات پر پکڑا جائے گا۔ خواہ وہ عہد نوح کے کسی فرد کے متعلق کچھ کہے۔ ابن عساکر

۱۳۹۸۹..... ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے کہ پہلے لوگوں میں کوئی چور لایا جاتا تو اس کو امیر کہتا: کیا تو نے چوری کی ہے؟ کہہ دے نہیں۔ کیا تو نے چوری کی ہے؟ بول: نہیں۔ ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میرا خیال ہے عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے امیر کا نام ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما لیا تھا۔ الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۹۹۰..... محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر چور، زانی اور شرابی پر پردہ ڈالنے کے لیے مجھے اپنے کپڑے کے سوا کوئی کپڑا نہ ملے تو میں اپنا کپڑا اس پر ڈال دوں گا (اور حتی الوسع اس کی پردہ پوشی کروں گا)۔

الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۹۹۱..... عن الزہری عن زبید بن الصلت سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر میں کسی آدمی کو حد اللہ میں

سے کسی حد پر دیکھوں تو میں اس کو حد جاری نہیں کروں گا (کیونکہ اکیلے آدمی کی شہادت پر حد جاری نہیں ہوتی) اور دوسرے کسی کو بھی اس پر مطلع ہونے کے لیے بلاؤں گا نہیں تاکہ وہ میرے ساتھ مل لے (اور دو گواہوں کا نصاب پورا کر دے)۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق، السنن للبیہقی ۱۳۹۹۲۔۔۔ اشیاخ (کئی بزرگوں) سے منقول ہے کہ مہاجر بن ابی امیہ جو یمامہ کے امیر تھے ان کے پاس دو گلوکارہ عورتوں کا مسئلہ اٹھایا گیا۔ ایک نے گانے کے دوران نبی اکرم ﷺ کو سب و شتم کی (گالی دی) تھی۔ مہاجر نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا اور اس کے سامنے کے چار دانت نکلوا دیئے۔ اسی طرح دوسری عورت جس نے گانے میں مسلمانوں کی بجو (برائی) کی تھی۔ مہاجر بن ابی امیہ نے اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیا اور سامنے کے صرف دو دانت نکلوا دیئے۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مہاجر کو لکھا: مجھے اس عورت کی خبر ملی ہے جس نے آپ ﷺ کو گالی دی تھی اور تم نے اس کو جو سزا دی اگر مجھے پہلے علم ہو جاتا تو میں تم کو اس عورت کے قتل کرنے کا حکم دیتا۔ کیونکہ انبیاء کی حد۔ ان کو گالی دینے کی سزا عام لوگوں کو گالی دینے کی طرح نہیں عام حدود کی طرح نہیں ہیں۔ اور جو مسلمان ایسا کرے وہ مرتد ہے، یا پھر وہ کوئی معاہدہ (ذمی) ہے یا وہ محاربی غادر (کافر ملک کا کافر، دھوکہ باز) ہے۔ اور جس عورت نے مسلمانوں کی برائی کی ہے اگر وہ اسلام کا دعویٰ کرنے والوں میں سے ہے تو اس کو سزا دی جائے لیکن تم نے جو مسئلہ کیا ہے (اس کے جسم کا ناس کیا ہے) اس سے کم۔ اگر وہ کافر ذمی ہے تو میری عمر کی قسم! تم نے اس کے شرک سے تو گذر کیا جو اس سے بڑا گناہ ہے (تو) اس چھوٹے گناہ سے کیوں درگزر نہ کیا۔ اگر مجھے آئندہ ایسی کوئی شکایت ملی جیسی تم نے دوسری عورت کو سزا دی ہے تو میں تمہارے ساتھ برا سلوک کروں گا۔ قصاص کے سوا لوگوں کو مشکلہ کرنے سے احتراز کرو کیونکہ وہ گناہ ہے اور نفرت انگیز ہے۔ سیف فی الفجوح

۱۳۹۹۳۔۔۔ یزید الضحیٰ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو رجم (سنگسار) کیا۔ ایک آدمی نے اس پر لعنت کی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: رک جا۔ پھر اس نے لعنت کی بجائے اس کے لیے استغفار کیا تب بھی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رک جا۔ ابن جریر کلام:۔۔۔۔۔ یہ روایت درست نہیں ہے کیونکہ اس کا ناقل یزید الضحیٰ ہے جو اہل نقل و حجت میں غیر معروف ہے اور دین کا حکم مجہولوں کی نقل کردہ روایات سے ثابت نہیں ہوتا۔

۱۳۹۹۴۔۔۔ ابوالشعشاء سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شریح بن السمطہ کو مسلمہ دون المدائن (مدائن) کے سرحدی علاقے پر گورنر بنایا۔ شریح بن السمطہ نے ان کو خطبہ دیا اور فرمایا:

اے لوگو! تم شراب وانی سرزمین میں ہو جہاں فحاشی اور عورتیں زیادہ ہیں۔ پس جو تم میں سے کسی حد (سزا) کا مرتکب ہو جائے وہ ہمارے پاس آئے ہم اس پر حد جاری کریں گے۔ کیونکہ یہ اس کے لیے باعث طہور (پاکیزگی) ہے۔

یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو آپ نے فرمایا: میں تیرے لیے یہ بات جائز قرار نہیں دیتا کہ تو لوگوں کو حکم کرے کہ وہ اللہ کے پردہ کو پھاڑیں جو اللہ نے ان پر ڈھانپا ہے۔ الجامع لعبدالرزاق، حناد، ابن عساکر

۱۳۹۹۵۔۔۔ قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ ایک شخص پر حد لازم ہو گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کے متعلق کہا گیا کہ وہ تو مریض ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! وہ کوڑوں کے نیچے جان دیدے یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس بات سے کہ میں اللہ سے اس حال میں ملاقات کروں کہ میں نے حدود اللہ میں سے کسی حد کو ضائع کیا ہو۔ چنانچہ آپ نے اس کے لیے حکم دیا اور اس کو کوڑے مارے گئے۔ ابن جریر

۱۳۹۹۶۔۔۔ خلید سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: میں ایک حد کا مرتکب ہو چکا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو فرمایا: تم اس سے پوچھو، وہ حد کس چیز کی ہے؟ لیکن اس شخص نے لوگوں کو کچھ نہیں بتایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو مارو حتیٰ کہ یہ خود ہی انکار کر دے۔ مسدد

۱۳۹۹۷۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جس نے کوئی برا عمل کیا پھر اس پر حد جاری ہو گئی تو وہ اس کے لیے کفارہ ہے۔

- ۱۳۹۹۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے باندی کی حد کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: باندی نے اپنے سر کی چادر دیوار کے پیچھے پھینک دی ہے۔ الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، ابو عیید فی الغریب، ابن جریر
- ۱۳۹۹۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قرآن میں جو حد بھی نازل فرمائی ہے اس کا مرتکب پر اجراء اس کے لیے باعث کفارہ ہے جس طرح قرض کے بدلے قرض چکایا جاتا ہے۔ ابن جریر
- ۱۴۰۰۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آپ نے ہمدانیہ کو رجم کروا دیا تو فرمایا: اس کی سزا تو بس یہی تھی جو دنیا میں اس پر گذر چکی۔ اب اس گناہ کے بدلے اس پر کوئی سزا نہ ہوگی۔ آخرت میں۔ ابن جریر
- ۱۴۰۰۱..... میسرۃ بن ابی جمیل، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کی ایک باندی نے بدکاری کر لی۔ آپ علیہ السلام نے مجھے حکم دیا کہ میں اس کو کوڑے ماروں۔ میں نے دیکھا تو ابھی اس کا نفاس کا خون رکنا نہیں تھا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ اپنے خون میں ہے ابھی پاک نہیں ہوئی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب وہ پاک ہو جائے تو اس پر حد قائم کر دینا نیز ارشاد فرمایا: اپنے غلام باندیوں پر بھی حدود جاری کیا کرو۔ ابن جریر، السنن للبیہقی
- ۱۴۰۰۲..... عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی پر حد قائم کی۔ لوگ اس کو کالی دینے اور لعن طعن کرنے لگے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس کے گناہ کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا۔ السنن للبیہقی
- ۱۴۰۰۳..... عبداللہ بن معقل سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حد جاری فرمائی تو جلاد نے دو کوڑے زائد کر دیئے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو جلاد سے بدلا دلوا دیا۔ السنن للبیہقی
- ۱۴۰۰۴..... خزیمہ بن معمر الانصاری سے مروی ہے کہ ایک عورت کو عہد رسول اللہ ﷺ میں سنگسار کر دیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہے اور اس کو اس حالت کے علاوہ (اچھی حالت) پر اٹھایا جائے گا۔ ابو نعیم
- ۱۴۰۰۵..... عن مجاہد قال: اذا اصاب رجل رجلاً لا يعلم المصاب من اصابه فاعترف له المصیب فهو كفارة للمصیب.
- ابن عساکر
- مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: جب کوئی کسی کو مصیبت پہنچائے اور مصیبت زدہ کو معلوم ہونہ ہو کہ کس نے اس کو مصیبت پہنچائی ہے تو اگر مصیبت پہنچانے والا اپنے جرم کا اعتراف کر لے تو یہ اس کے لیے باعث کفارہ ہوگا۔ ابن عساکر
- ۱۴۰۰۶..... یحییٰ بن مانی کثیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں حد کا مرتکب ہو چکا ہوں۔ مجھ پر حد جاری کیجئے۔ حضور ﷺ نے کوڑہ منگوایا۔ چنانچہ ایک نیا کوڑا لایا گیا جس کا پھل بھی (نیا) تھا۔ آپ نے فرمایا: اس سے باکالے کر آؤ۔ پھر ایک کوڑا جس کا پھل بالکل ٹوٹا پھوٹا تھا لایا گیا۔ آپ نے فرمایا نہیں: اس سے کچھ اوپر کوڑا لاؤ۔ چنانچہ ایک درمیانہ کوڑا لایا گیا۔ پھر آپ نے حکم دیا اور اس کے ساتھ اس کو مارا گیا۔ پھر آپ علیہ السلام منبر پر چڑھے آپ کے چہرے پر غصہ کے آثار تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا:
- اے لوگو! اللہ نے تم پر فحش کاموں کو حرام کر دیا ہے، کھلے ہوں یا پوشیدہ، پس جو ان میں سے کسی کا مرتکب ہو جائے وہ اللہ کے پردے کو اسی پر پڑا رہنے دے کیونکہ جو اس پردہ کو اٹھا کر ہمارے پاس آیا ہم اس پر حد قائم کر دیں گے۔ مصنف عبدالرزاق

کتاب الحضانه.....من الحروف الحاء

بچے کی پرورش.....قسم الافعال

۱۳۰۰۷..... اس (بچی) کو اس کی خالہ کے سپرد کرو۔ بے شک خالہ بھی ماں کی جگہ ہے۔ مستدرک الحاکم عن علی رضی اللہ عنہ

۱۳۰۰۸..... خالہ ماں کی جگہ ہے۔ السنن للبیہقی، الترمذی عن البراء۔ ابو داؤد عن علی رضی اللہ عنہ

کلام:..... الاثنان ۲۸۹۔

۱۳۰۰۹..... اے لڑکے: یہ تیرا باپ ہے اور یہ تیری ماں۔ اب جس کا چاہے تو ہاتھ تھام لے۔

النسائی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۳۰۱۰..... اس کو اس کی خالہ کے سپرد کر دو بے شک خالہ ماں ہے۔ مستدرک الحاکم عن علی رضی اللہ عنہ

۱۳۰۱۱..... عورت اپنے بچے کی زیادہ حقدار ہے جب تک وہ (دوسری) شادی نہ کرے۔ الدارقطنی فی السنن عن ابن عمرو

کتاب الحوالة

قرض کی ادائیگی دوسرے کے حوالے کرنے کا بیان

من قسم الاقوال

۱۳۰۱۲..... مالدار (مقروض) کا مال مثول کرنا ظلم ہے اور جب (وصولی) کے لیے (غریب مقروض) تجھے کسی مالدار کا حوالہ دے تو قبول کر لے

(اگر وہ مالدار کو ادا کرنے پر رضامند ہو)۔

۱۳۰۱۳..... مالدار کا مال مثول کرنا ظلم ہے۔ جب تم میں سے کسی قرضدار کو کسی مالدار کے حوالے کیا جائے تو وہ اس کو قبول کرے۔

البخاری، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۳۰۱۴..... ظلم و ستم میں سے ہے، مالدار کا مال مثول کرنا اور تم میں سے کسی کو جب کسی مالدار پر حوالے کیا جائے تو وہ مالدار کی پیروی کرے (اور

لوگوں میں بڑا جھوٹا انگریز ہے)۔ الکبیر للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۰۱۵..... مالدار کا مال مثول کرنا ظلم ہے اور جب تم میں سے کسی کو کسی مالدار کے حوالے کیا جائے تو وہ اس کا حوالہ قبول کر لے۔

السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۰۱۶... ادا ہوگی میں ٹال مٹول ظلم ہے اور اگر کسی کو کسی مالدار کا حوالہ دیا جائے تو وہ اس کی پیروی کرے۔

الجامع لعبدالرزاق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۰۱۷... مالدار کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور جب تجھے کسی مالدار کے پیچھے لگایا جائے تو اس کے پیچھے لگ جا اور دو سو دے ایک سو دے میں نہ کر۔

مسند احمد، السنن للبیہقی عن ابن عمر

۱۴۰۱۸... مالدار کا ٹال مٹول کرنا (اور ادا ہوگی تو قرض نہ کرنا) ظلم ہے۔ اور جب کوئی تجھے کسی مالدار کے حوالے کرے (کہ میرا قرض اس سے وصول کر لے) تو اس کو قبول کر لے۔ اور قیدی حاملہ عورتوں کے قریب نہ پھٹکو جب تک کہ وہ بچہ نہ جن لیں۔ اور پھلوں میں بیج سلم نہ کرو حتیٰ کہ وہ آفات سے محفوظ نہ ہو جائے۔ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۰۱۹... ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور جس کو کسی مالدار کے حوالے کیا جائے وہ قبول کر لے۔ مصنف عبدالرزاق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کتاب الحضانة

پرورش کا بیان..... من قسم الافعال

۱۴۰۲۰... (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) عکرمۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیوی نے (اپنے سابق شوہر) عمر کی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بارگاہ خلافت میں شکایت کی (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) اپنی اس بیوی کو طلاق دے چکے تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عمر کو فرمایا: یہ (عورت) زیادہ نرم، مہربان، شفیق اور محبت گسار ہے اور یہ اپنی اولاد کی زیادہ حقدار ہے جب تک شادی نہ کرے یا وہ بچہ بڑا نہ ہو جائے پھر وہ خود اپنے لیے تم میں سے کسی ایک کو پسند کرے گا۔ مصنف عبدالرزاق

۱۴۰۲۱... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عاصم کی ماں اپنی انصاری بیوی کو طلاق دیدی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے ملاقات کی تو وہ اپنے بیٹے کو اٹھائے ہوئے تھیں اور بیٹے کا دودھ چھڑا چکی تھیں اور وہ چلنے پھرنے بھی لگا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بچہ کو ماں سے چھیننا چاہا اور بولے: میں اپنے بیٹے کا زیادہ حقدار ہوں۔ آخر دونوں اپنا فیصلہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بچے کا فیصلہ ماں کے حق میں کر دیا اور فرمایا: ماں کی خوشبو، اس کی گرمی اور اس کا بستر بچے کے لیے تم سے زیادہ بہتر ہے۔ جب تک کہ وہ جوان نہ ہو جائے اور اپنے لیے تم میں سے کسی کو پسند نہ کر لے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۴۰۲۲... قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عاصم کو اس کی نانی کے ساتھ دیکھا (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) اس کو چھیننے کے لیے لپکے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کو ایسا کرتے دیکھ لیا اور فرمایا: رک جاؤ، رک جاؤ، یہ تم سے زیادہ اس کی حقدار ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (پیچھے ہٹ گئے اور انہوں) نے پلٹ کر کوئی جواب نہ دیا۔

مؤطا امام مالک، مصنف عبدالرزاق، ابن سعد، مصنف ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی

۱۴۰۲۳... زید بن اسحاق سے مروی ہے، وہ حارثہ الانصاری سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عاصم کا قضیہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بیٹے کا فیصلہ اس کی ماں کے حق میں دیدیا اور پھر ارشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: کوئی عورت اپنی اولاد سے جدائی (کے غم) میں نہ ڈالی جائے۔ السنن للبیہقی

۱۴۰۲۴... ابوال زنا سے مروی ہے اور وہ ان فقہاء سے روایت کرتے ہیں جو اہل مدینہ کے لیے حرف آخر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ وہ فقہاء کرام فرماتے ہیں: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عمر بن الخطاب کے بیٹے عاصم کی پرورش کے مسئلہ میں بچے کے باپ کے بجائے بچے کی نانی کے حق میں فیصلہ دیا جبکہ اس وقت بچے کی ماں زندہ تھیں لیکن وہ (دوسری) شادی شدہ تھیں۔ السنن للبیہقی

۱۳۰۲۵..... مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ام عاصم کو طلاق دیدی۔ عاصم کی نانی نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں فیصلہ دائر کیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بچے کی نانی کے حق میں فیصلہ دیا کہ وہ بچے کی پرورش کریں اور نان نفقہ (بچے کا) عمر کے ذمہ ہوگا اور فرمایا: وہ بچے کی زیادہ حقدار ہیں۔ السنن للبیہقی

۱۳۰۲۶..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) عبدالرحمن بن غنم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بچہ کا قضیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بچہ اپنی ماں کے ساتھ رہے گا جب تک کہ وہ بولنے نہ لگ جائے پھر وہ دونوں میں سے جس کو چاہے پسند کرے۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۰۲۷..... ابوالولید سے مروی ہے کہ چچا اور ماں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بچے کا قضیہ پیش کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بچے کو فرمایا: تو اپنی ماں کے ساتھ بھوکا رہے یہ تیرے لیے اپنے چچا کے ساتھ خوشحالی میں رہنے سے بہتر ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۰۲۸..... عبدالرحمن بن غنم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لڑکے کو اس کی ماں اور اس کے باپ کے درمیان اختیار دیا۔

الشافعی فی القدیوم

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کی پرورش

۱۳۰۲۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم جب مکہ سے نکلے تو ہمارے پیچھے بنت حمزہ رضی اللہ عنہا یا عم ایام اے چچا! اے چچا! پکارتی ہوئی پیچھے چلی آئی۔ میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فاطمہ کے حوالے کر دیا اور کہا کہ لو اپنے چچا (حمزہ) کی بیٹی کو سنبھالو۔ جب ہم مدینہ پہنچ گئے تو اس کے بارے میں ہمارا جھگڑا ہوا میرا، جعفر (طیار بن ابی طالب) کا اور زید بن حارثہ کا۔ جعفر بولے: میرے چچا (حمزہ) کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ اسماء بنت عمیس میرے ہاں ہے۔ زید بولے: یہ میرے (اسلامی) بھائی کی بیٹی ہے۔ میں نے کہا: میں نے اس کو پکڑا ہے اور یہ میرے چچا (حمزہ) کی بیٹی ہے۔ آخر رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے جعفر تو شکل اور عادات میں میرے مشابہ ہے اور اے زید! تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے اور تو ہمارا بھائی اور ہمارا مولا ہے۔ لیکن لڑکی اپنی خالہ کے پاس بہتر ہے۔ کیونکہ خالہ والدہ ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اس سے شادی کیوں نہیں کر لیتے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ مسند احمد، ابوداؤد، ابن جریر، وصحیحہ ابن حبان، مستدرک الحاکم

فائدہ:..... لڑکی کا چچا چچا کہنا معروف عادت کے مطابق تھا۔ ان کے والد اس سے قبل جنگ احد میں شہید ہو چکے تھے۔ اور وہ حضرت علی، حضرت جعفر اور حضور ﷺ کے چچا حمزہ کی بیٹی تھی۔ اگر رشتہ یہاں تک موقوف رہتا تو آپ ﷺ کو اس سے شادی کرنا جائز ہوتا لیکن ثوبیہ نامی ایک باندی نے آپ ﷺ کو اور حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کو دودھ پلایا تھا جس کی وجہ سے یہ لڑکی آپ کی بیٹی ثابت ہوئی۔

۱۳۰۳۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ زید بن حارثہ مکہ کی طرف نکلے تو بنت حمزہ بن عبدالمطلب کو ساتھ لے کر آئے۔ جعفر بن ابی طالب نے فرمایا: اس کو میں رکھوں گا میں اس کا زیادہ حقدار ہوں کیونکہ ایک تو یہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور (بڑی وجہ یہ ہے کہ) اس کی خالہ میری بیوی ہے۔ اور خالہ ماں ہے اس وجہ سے وہ اس کی زیادہ حقدار ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے کہا: میں اس کا زیادہ حقدار ہوں، یہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور میرے گھر میں رسول اللہ ﷺ کی بیٹی ہے، میں اپنی آواز بلند کر رہا تھا تاکہ رسول اللہ ﷺ نکلنے سے قبل میری دلیل سن لیں۔ زید بولے: میں اس کا زیادہ حقدار ہوں میں اس کے پاس سفر کر کے گیا اور اس کو لے کر آیا۔ آخر رسول اللہ ﷺ اپنے گھر سے نکلے اور پوچھا: تمہارا کیا مسئلہ ہے؟ حضرت علی فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یہ میرے چچا کی بیٹی ہے، میں اس کا زیادہ حقدار ہوں کیونکہ میرے ہاں بنت رسول اللہ ﷺ ہے، یہ اس کے پاس رہے تو دوسروں کے پاس رہنے سے کہیں زیادہ اس کے لیے بہتر ہے۔ جعفر رضی اللہ عنہ بولے: یا رسول اللہ! میں اس کا زیادہ حقدار ہوں یہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ میرے گھر ہے۔ اور خالہ بھی ماں ہوتی ہے اور وہ دوسروں کی نسبت اس کی

زیادہ حقدار ہے۔

زید رضی اللہ عنہ بولے: یا رسول اللہ! بلکہ میں اس کا زیادہ حقدار ہوں، میں اس کے پاس سفر کر کے گیا سفر کی مشقت اٹھائی اور اپنا مال خرچ کیا لہذا میں اس کا زیادہ حقدار ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اس مسئلہ اور دوسرے مسئلہ کا فیصلہ کرتا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب آپ نے دوسرے مسئلے کا ذکر فرمایا تو میں نے کہا ضرور ہمارے اونچے بولنے کے متعلق قرآن نازل ہوا ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا: اے زید بن حارثہ! تو میرا مولا ہے اور اس لڑکی کا مولا ہے۔ زید بولے: یا رسول اللہ! میں اس پر راضی ہوں۔ پھر آپ نے فرمایا: اے جعفر تو شکل و صورت اور اخلاق و عادات میں میرا مشابہ ہے، نیز تو اس سبب سے تعلق رکھتا ہے جس سے میری پیدائش ہوئی ہے۔ جعفر نے جواب دیا: یا رسول اللہ! میں راضی ہوں۔ پھر آپ نے فرمایا: اے علی! تو میرا صفی (خالص دوست) میری آرزو ہے، تو مجھ سے بے اور میں تجھ سے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں راضی ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لیکن لڑکی کے لیے میں جعفر کے پاس چھوڑنے پر راضی ہوں کیونکہ وہاں وہ اپنی خالہ کے پاس رہے گی اور خالہ ماں ہے۔ پھر سب نے کہا: ہمیں قبول ہے یا رسول اللہ!

العدنی، البزار، ابن جریر، مستدرک الحاکم، مسلم

۱۴۰۳۱..... عمارۃ بن ربیعہ الجرمی سے مروی ہے کہ (میرے بچپن میں) میری ماں نے میرے بارے میں میرے چچا کے خلاف حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں قضیہ پیش کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خود مجھ سے دریافت فرمایا: تیری ماں تجھے پسند ہے یا تیرا چچا؟ میں نے کہا: ماں۔ آپ نے تین مرتبہ سوال کیا کیونکہ وہ ہر چیز میں تین بار کو پسند کرتے تھے۔ میں نے بھی ہر بار یہی جواب دیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: تو اپنی ماں کے ساتھ جاسکتا ہے۔ پھر میرے چھوٹے بھائی کے متعلق فرمایا جب یہ بھی تیری عمر تک پہنچ جائے تو اس کی بھی مرضی پوچھی جائے گی جس طرح تیری مرضی پوچھی گئی۔ عمارۃ فرماتے ہیں: میں اس وقت (چھوٹا) لڑکا تھا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۴۰۳۲..... عمارۃ الجرمی سے مروی ہے کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے میری ماں اور میرے چچا کے درمیان اختیار دیا، پھر میرے چھوٹے بھائی کے متعلق فرمایا: یہ بھی جب اس عمر کو پہنچے گا اس کو بھی اسی طرح اختیار ملے گا۔ السنن للبیہقی

۱۴۰۳۳..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ عمارۃ بنت حمزہ بن عبدالمطلب اور ان کی ماں سلمہ بنت عمیس مکہ میں تھیں۔ جب رسول اللہ ﷺ مدینے تشریف لے آئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے بات چیت کی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے اپنے چچا کی یتیم بیٹی کو مشرکین کے درمیان کیوں چھوڑ دیا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وہاں سے ان کو نکال لانے سے منع نہ فرمایا۔ پھر حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے بھی آپ سے بات چیت کی۔ زید رضی اللہ عنہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے وصی تھے (یعنی وہ زید رضی اللہ عنہ) کو اپنے بعد اپنا بیٹھے کا نگہبان مقرر کر گئے تھے چونکہ نبی اکرم ﷺ نے جب مہاجرین اور انصاریوں کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تھا اس وقت حمزہ اور زید کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تھا۔ چنانچہ انہوں نے آپ ﷺ سے عرض کیا: میں اس کا زیادہ حقدار ہوں، وہ میرے بھائی کی بیٹی ہے جعفر نے یہ سنا تو وہ بولے: خالہ ماں ہوتی ہے اور اس لیے میں اس کا زیادہ حقدار ہوں کیونکہ اس کی خالہ اسماء بنت عمیس میرے ہاں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم کو اپنی چچا کی بیٹی کے بارے میں بتاتا ہوں، میں اس کو مشرکین کے درمیان سے نکال کر لایا ہوں اور اس سے قریب ترین نسب اور رشتہ داری تم سے زیادہ میری ہے اس وجہ سے میں اس کا زیادہ حقدار ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہوں۔ اے زید! تو اللہ اور اس کے رسول کا مولا (دوست) ہے۔ اور اے علی! تو میرا بھائی اور میرا ساتھی ہے اور اے جعفر! تو میرا ہم شکل اور ہم اخلاق ہے اور اے جعفر! تو اس کو رکھنے کا زیادہ مستحق ہے کیونکہ اس کی خالہ تیرے پاس ہے۔ اور کسی عورت سے اس کی خالہ کے ہوتے ہوئے یا پھوپھی کے ہوتے ہوئے نکاح نہیں کیا جاسکتا۔ یعنی جب کسی کے عقد میں پہلے سے خالہ یا پھوپھی ہو تو ان کی بھانجی یا بیٹی سے اس آدمی کا نکاح جائز نہیں چنانچہ آپ ﷺ نے عمارۃ کا فیصلہ جعفر کے حق میں دیدیا۔

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ خوشی سے اٹھے اور حضور کے قریب ایک پاؤں کھڑا کر کے دوسرے پر چکر کاٹنے لگے، حضور ﷺ نے پوچھا: اے جعفر! یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا: نجاشی جب کسی سے خوش ہوتا تھا تو اٹھ کر اس کے گرد اس طرح چکر کاٹتا تھا۔

پھر نبی اکرم ﷺ کو کہا گیا کہ آپ اس سے شادی فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے سلمہ بن ابی سلمہ سے لڑکی کی شادی کر دی۔ نبی اکرم ﷺ سلمہ کو فرمایا کرتے تھے سلمہ کما گیا۔ ابن عساکر روایت کے تمام راوی سوائے واقدی کے ثقہ ہیں۔

پرورش ماں کا حق ہے

۱۴۰۳۴..... عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت کو اس کے شوہر نے طلاق دیدی۔ پھر اس سے بچہ چھیننے کا ارادہ کیا۔ وہ عورت نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور بولی: یا رسول اللہ! میرا پیٹ اس بچے کے لیے برتن بنا رہا (اب) میرے پستان اس کے لیے مشکیزہ ہیں۔ جن سے یہ سیر ہوتا ہے اور میری گود اس کے لیے پناہ گاہ ہے۔ لیکن اس کا باپ چاہتا ہے کہ اس کو مجھ سے چھین لے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو فرمایا: تو ہی اس کی زیادہ حقدار ہے جب تک کہ شادی نہ کر لے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۴۰۳۵..... ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک عورت اپنے بیٹے کو لے کر حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا شکم میرے بیٹے کے لیے برتن ہے، میرے پستان اس کے لیے مشکیزے ہیں اور میری گود اس کے لیے پناہ گاہ ہے۔ لیکن اس کا باپ گمان کرتا ہے کہ وہ مجھ سے زیادہ اس کا حقدار ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے اس عورت کو فرمایا: تو اس کی زیادہ حقدار ہے جب تک شادی نہ کرے۔

عمرو بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عاصم بن عمر کے متعلق بھی یہی فیصلہ فرمایا کہ اس کی ماں اس کی زیادہ حقدار ہے جب تک وہ دوسرا نکاح نہ کرے۔ ابن جریر

۱۴۰۳۶..... ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک ماں اور باپ اپنے بیٹے کے بارے میں جھگڑتے ہوئے نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ عورت نے آپ ﷺ سے عرض کیا: آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں، یہ شخص میرے بیٹے کو لے جانا چاہتا ہے، حالانکہ یہ مجھے ابو عنہ کے کنوئیں سے پانی لا کر دیتا ہے اور میرے دوسرے کام کرتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دونوں قرعہ اندازی کر لو۔ مگر شوہر بولا: یا رسول اللہ! میری اولاد کے بارے میں مجھ سے کون جھگڑ سکتا ہے؟ تب آپ ﷺ نے فرمایا: اے لڑکے! دیکھ! یہ تیرا باپ ہے اور یہ تیری ماں ہے (جس کا چاہے ہاتھ تھام لے) لڑکے نے ماں کا ہاتھ تھام لیا اور ماں اس کو لے کر چلی گئی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۴۰۳۷..... عبدالحمید الانصاری اپنے والد سے وہ اس کے دادا سے روایت کرتے ہیں، اس کے دادا اسلم (مسلمان ہو چکے تھے) لیکن ان کی بیوی نے اسلام لانے سے انکار کر دیا ان کا بیٹا ابھی چھوٹا تھا جو ابھی سن بلوغت کو نہ پہنچا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے باپ کو ایک طرف بٹھایا اور ماں کو دوسری طرف پھر لڑکے کو اختیار دیا اور ساتھ میں دعا کی اے اللہ! اس کو سیدھی راہ سمجھا۔ چنانچہ لڑکا اپنے والد کی طرف چلا گیا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۴۰۳۸..... عبدالحمید بن سلمہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ اس کے والدین نے نبی اکرم ﷺ کے دربار میں اپنا جھگڑا پیش کیا ایک مسلمان تھا دوسرا کافر۔ آپ نے لڑکے کو اختیار دیا اور کافر کی طرف لوٹا دیا ساتھ میں دعا کی: اے اللہ! اس کو ہدایت دے۔ چنانچہ لڑکا خود ہی مسلمان کی طرف متوجہ ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے بھی مسلمان کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

کتاب الحوالة

من قسم الافعال..... من جمع الجوامع

۱۴۰۳۹..... قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حوالہ کے بارے میں ارشاد فرمایا: مقروض نے قرضدار کو جس مالدار کے حوالے کیا ہے اگر وہ مال منول سے کام لے تو وہ واپس اصل مقروض کے پاس نہ آئے گا الا یہ کہ یہ مالدار بالکل مفلس ہو جائے یا مرجائے۔ مصنف عبدالرزاق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حرف الخاء

کتاب الخلافة مع الامارة خلافت اور امارت کا بیان

اس کتاب میں قسم الافعال کو ایک مصلحت کے تقاضے کی وجہ سے مقدم کیا گیا ہے۔

پہلا باب خلفاء کی خلافت میں

خلافت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ

نوٹ: مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت، عادات اور سیرت کا کچھ حصہ حرف الفاء کی کتاب الفہائل میں ذکر کیا ہے۔ جبکہ ان کے خطبات اور مواعظ کو حرف المیم کی کتاب المواعظ میں ذکر کیا ہے۔

۱۴۰۴۰..... (مسند الصدیق رضی اللہ عنہ) ام بانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے ابو بکر! جب آپ مر گئے تو آپ کا وارث کون بنے گا؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میری اولاد اور میرے گھر والے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: پھر کیا بات ہے کہ ہمارے بجائے آپ رسول اللہ ﷺ کے وارث بن گئے ہیں؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بنت رسول اللہ! اللہ کی قسم! میں آپ کا وارث نہیں ہوا سونے میں، چاندی، بکری میں، اونٹ میں، گھر میں، زمین میں، غلام میں اور نہ کسی طرح کے مال میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: پھر کیا وجہ ہے کہ اللہ کا وہ خالص حصہ جو اللہ نے ہمارے لیے مقرر کیا تھا وہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: نبی جب تک زندہ ہوتا ہے اس کے اہل و عیال کو (اللہ کے عطا کردہ اس مال میں سے) کھلایا جاسکتا ہے اور جب نبی کا انتقال ہو جاتا ہے تو وہ رزق اس کے اہل و عیال سے اٹھالیا جاتا ہے۔ دوسرے الفاظ ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے (مال) تو محض کھانا ہے جو اللہ نے مجھے کھلایا ہے جب میں مرجاؤں گا تو یہ مال مسلمانوں کے درمیان تقسیم ہو جائے گا۔ الطبقات لابن سعد

۱۴۰۴۱..... ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (خلافت کی بیعت لیتے وقت) فرمایا تھا: کیا میں اس (خلافت) کا لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار نہیں ہوں؟ میں سب سے پہلے اسلام لایا، کیا میں فلاں شرف کا حامل نہیں، کیا میں فلاں شرف کا حامل نہیں، کیا میں فلاں شرف کا حامل نہیں؟ الترمذی، مسند البزار، ابن حبان، ابونعیم فی المعرفة، ابن مندہ فی غرائب شعبہ، السنن لسعید بن منصور، ابن ابی داؤد کلام: الخرجہ الترمذی، کتاب المناقب باب فی مناقب ابی بکر و عمر رقم ۳۶۶۷۔ وقال: غریب، امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت ضعیف ہے۔

۱۴۰۴۲..... عبدالملک بن عمیر روایت کرتے ہیں رافع الطائی سے رافع غزوة ذات السلاسل میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے رفیق اور

ساتھی تھے۔ رافع کہتے ہیں: میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ان کے ہاتھ پر ہونے والی بیعت کے بارے میں سوال کیا کہ اس وقت لوگوں نے کیا کیا کہا تو آپ رضی اللہ عنہ نے وہ ساری تفصیل سنائی جو اس وقت انصار نے کہا اور ابو بکر نے ان کو جواب دیا، انصار کی عمر بن خطاب کے ساتھ جو بات چیت ہوئی اور جس طرح عمر بن خطاب نے انصار کو میری امامت کا قائل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض الوفا میں ابو بکر کو آگے کر دیا تھا۔ آخر ان تمام باتوں کو سن سمجھ کر انصار نے میری بیعت کر لی اور میں نے بھی ان کی بیعت کو قبول کر لیا۔ مجھے خوف تھا کہ کہیں ایسا کوئی فتنہ رونما نہ ہو جس کے بعد ارتداد (کی فضاء) ہو جائے۔ مسند احمد

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مذکورہ روایت کی اسناد حسن ہے۔ حافظ ابن حجر اپنی اطراف میں فرماتے ہیں: اس روایت کو ابو بکر الاسامعی نے مسند عمر میں ابو بکر و عمر کے ترجمہ کے تحت روایت کر دیا ہے۔

دین کی حفاظت کے لئے بار خلافت قبول کی

۱۴۰۲۳..... طارق بن شہاب، رافع بن ابی رافع سے روایت کرتے ہیں کہ جب لوگوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو منصب خلافت کے لیے چن لیا تو رافع کہتے ہیں: میں نے کہا: یہ تو وہی شخص ہیں جنہوں نے مجھے نصیحت کی تھی کہ میں کبھی دو آدمیوں پر امیر بننا بھی قبول نہ کروں گا۔ چنانچہ میں مدینہ پہنچا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بات کی اور پوچھا: اے ابو بکر! آپ مجھے جانتے ہیں؟ فرمایا: اچھی طرح۔ میں نے عرض کیا: آپ کو یاد ہے آپ نے مجھے کس وقت نصیحت کی تھی کہ میں آدمیوں پر بھی امیر نہ بنوں؟ حالانکہ اب آپ پوری امت کی امارت قبول کر رہے ہیں؟

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو چکی ہے اور لوگوں کو زمانہ کفر سے نکلنے زیادہ وقت نہیں ہوا اس لیے مجھے خوف ہے کہ کہیں وہ اسلام سے منحرف نہ ہو جائیں اور باہم انتشار کا شکار نہ ہو جائیں۔ اس لیے میں ناپسندیدگی کے باوجود اس میدان میں اتر ہوں اور وہ بھی اپنے ساتھیوں کے مسلسل اصرار کے ساتھ۔

رافع فرماتے ہیں: آپ مجھے اس طرح اپنے اعذار گنواتے رہے حتیٰ کہ میں نے ان کا عذر قبول کر لیا۔ ابن راہویہ، العدنی، البغوی، ابن خزیمہ

۱۴۰۲۳..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنا لیا گیا تو عباس رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ کا آپس میں کچھ ایسی چیزوں (زمینوں کی زمینداری) میں جھگڑا ہوا جو رسول اللہ ﷺ نے اپنے اہل بیت ازواج مطہرات کے لیے چھوڑ گئے تھے (دونوں حضرات چاہتے تھے کہ یہ زمین باغ وغیرہ دونوں کے درمیان تقسیم ہو جائیں اور جھگڑا رفع ہو جائے) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو چیز رسول اکرم ﷺ اس طرح چھوڑ گئے ہیں کہ آپ نے ان کو حرکت نہیں دی تو میں بھی ان کو حرکت نہیں دے سکتا۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہو گئے یہ دونوں بزرگ پھر آپ رضی اللہ عنہ کے پاس بھی اپنا قضیہ لے کر پیش خدمت ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی وہی جواب دیا کہ: جس چیز کو پہلے کسی نے حرکت نہیں دی میں بھی اس کو حرکت نہیں دے سکتا۔ پھر جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے یہ دونوں حضرات پھر اپنا قضیہ ان کے پاس بھی لے کر حاضر ہوئے (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) خاموش ہو گئے اور اپنا سر جھکا لیا (ابن عباس رضی اللہ عنہما) کہتے ہیں: مجھے خطرہ ہوا کہ کہیں عثمان رضی اللہ عنہ کو غصہ نہ آجائے اس لیے میں نے اپنے والد عباس کے شانے پر ہاتھ مارا اور عرض کیا: ابا جان! آپ کو قسم ہے کہ آپ یہ معاملہ بالکل علی رضی اللہ عنہ کے سپرد کر کے خود سبکدوش ہو جائیں۔ چنانچہ اس وقت حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے سارا معاملہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا۔ مسند احمد، مسند البزار

روایت حسن الاسناد ہے۔

فائدہ:..... یہ واقعہ باغ فدک وغیرہ کا ہے۔ ملحوظ رہے کہ یہ دونوں حضرات اس کی پیداوار کو نبی ﷺ کے طرز پر آپ ﷺ کی ازواج مطہرات اور اہل بیت کے درمیان تقسیم فرماتے تھے۔ دونوں کا تنازعہ نگہداشت کرنے کا تھا ملکیت کا نہ تھا۔ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ بعد میں تنہا ذمے دار بن گئے تھے تو یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ تنہا اس کے مالک تھے بلکہ وہ اس کی دیکھ بھال کے ذمہ دار تھے۔ اور پیداوار کو اسی سابق طرز پر تقسیم

فرماتے تھے۔

۱۴۰۴۵..... عاصم بن کلیب سے مروی ہے کہ مجھے بنی تیم قریش کے ایک شیخ نے بیان کیا، انہوں نے فلاں فلاں کر کے چھ یا سات قریشی شیوخ کے نام گنوائے جن میں عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بھی شامل تھے، فرمایا کہ ان سب حضرات نے مجھے یہ قصہ بیان کیا ہے: وہ فرماتے ہیں ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر خدمت تھے کہ حضرت علی اور عباس رضی اللہ عنہما تیز تیز بولتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ٹھہر جاؤ عباس! مجھے معلوم ہے کہ تم کیا کہہ رہے ہو تم کہنا چاہتے ہو کہ (حضور ﷺ) میرے بھائی کے بیٹے ہیں اس لیے ان کا آدھا مال میرا ہے۔ اور اے علی! تم جو کہنا چاہتے ہو وہ بھی مجھے معلوم ہے تم کہنا چاہتے ہو کہ آپ ﷺ کی بیٹی میرے گھر ہے اور نصف مال اسی کا ہے۔ یہ مال پہلے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں میں تھا اور ہم نے اچھی طرح دیکھ لیا تھا کہ آپ اس مال کو کیسے صرف کرتے تھے۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ علیہ السلام کے بعد والی بنے، انہوں نے بھی اس مال میں رسول اللہ ﷺ کے طرز عمل کے مطابق عمل کیا۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد میں والی بنا اور میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ اس مال میں رسول اللہ ﷺ کے عمل اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے عمل کے مطابق عمل کروں گا۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور انہوں نے قسم کھائی کہ وہ سچ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: نبی کسی کو اپنا وارث بنا کر نہیں جاتے، ان کی میراث تو فقراء اور مساکین مسلمانوں کے لیے ہوتی ہے۔ نیز مجھے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور انہوں نے اللہ کی قسم اٹھائی کہ وہ سچ بیان کر رہے ہیں کہ کوئی نبی اس وقت تک نہیں مرتا جب تک اس کی امت میں سے کوئی اس کی امامت نہ کر لے۔ اور یہ مال رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں میں ہوا کرتا تھا اور ہم نے اچھی طرح دیکھ لیا تھا کہ آپ اس میں کس طرح تصرف کرتے ہیں۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی و عباس رضی اللہ عنہما کو مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا:

اگر تم دونوں چاہتے ہو کہ اس میں رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے تصرف کے مطابق تصرف کرتے رہو تو میں یہ مال تم کو سپرد کر دیتا ہوں۔

راوی کہتے ہیں: چنانچہ یہ سن کر دونوں حضرت چلے گئے۔ پھر بعد میں دونوں آئے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ مال علی کو دے

دو میرا دل اس سے خوش ہے۔ مسند احمد

۱۴۰۴۶..... قیس بن ابی حازم سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کی وفات کے ایک مہینے بعد کا ذکر ہے، میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ آپ کو کوئی قصہ یاد آیا تو لوگوں میں منادی کرادی: الصلاة جامعة. خطبہ سننے کے لیے جمع ہو جاؤ۔

اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا یہ پہلا خطبہ تھا جو انہوں نے مسلمانوں کے بیچ میں ارشاد فرمایا۔ جب لوگ جمع ہو گئے تو ایک منبر جو آپ کے لیے بنایا گیا تھا آپ رضی اللہ عنہ اس پر کھڑے ہوئے اور پہلا خطبہ ارشاد فرمایا: پہلے خدا کی حمد و ثناء بجالائے پھر فرمایا:

اے لوگو! میری تمنا ہے کہ اس خلافت پر میرے سوا کوئی اور متمسک نہ ہو جاتا، کیونکہ تم مجھے بالکل نبی کے طریقے پر گامزن دیکھنا چاہو گے تو

میں اس کی طاقت نہیں رکھتا کیونکہ وہ تو شیطان سے محفوظ تھے اور اس کے علاوہ وحی کے ساتھ بھی ان کی مدد کی جاتی تھی۔ مسند احمد

۱۴۰۴۷..... قیس بن ابی حازم سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ قبیلہ احمس کی ایک عورت کے پاس تشریف لے گئے جس کا نام زینب

تھا۔ آپ نے دیکھا کہ وہ بولتی نہیں ہے۔ آپ نے پوچھا: یہ بولتی کیوں نہیں ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: اس نے (بغرض عبادت) نہ بولنے کا عزم

کیا ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: بولو، ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ یہ جاہلیت کا عمل ہے۔ چنانچہ وہ بولنے لگی۔ اس نے پوچھا: یہ دین

جو جاہلیت کے بعد پھر نبی ﷺ کے بعد اب تک درست سچ پر ہے اس کی بقاء و دوام کا کیا راستہ ہے؟ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے

فرمایا: جب تک تمہارے (ائمہ) سیدھی راہ پر گامزن رہیں گے تم اس دین پر باقی رہو گے۔ اس نے پوچھا: ائمہ کون ہیں؟ فرمایا: تمہاری قوم کے کچھ

لوگ تم پر حکمرانی اور سرداری کرتے ہوں گے؟ عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا: بس ائمہ (حکمران) انہی کے مثل ہوتے ہیں جو لوگوں پر امام ہوتے ہیں۔

مصنف ابن ابی شیبہ، البخاری، مسند الدارمی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی

۱۴۰۴۸..... ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو کہا گیا: اے خلیفۃ اللہ! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں خلیفۃ اللہ نہیں ہوں بلکہ خلیفۃ الرسول ہوں اور میں اس پر راضی ہوں۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابن سعد، ابن منیع

۱۴۰۴۹..... خالد بن سعید بن عمرو بن سعید بن العاص سے مروی ہے کہ مجھے میرے والد سعید نے بتایا کہ میرے چچاؤں خالد اور ابان اور (میرے والد) عمرو بن سعید بن العاص کو جب نبی اکرم ﷺ کی وفات کی خبر پہنچی تو یہ اپنے اپنے منصوبوں کو چھوڑ کر واپس مدینہ حاضر ہو گئے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے مقرر کردہ عالموں (گورنروں) سے بڑھ کر کوئی ان کے منصوبوں کا حقدار نہیں ہے۔ لیکن انہوں نے کہا: ہم کسی اور کے واسطے منصب حکومت قبول نہیں کر سکتے، چنانچہ وہ شام چلے گئے اور سب کے سب شہادت کا جام نوش کر گئے۔ ابو نعیم، ابن عساکر

۱۴۰۵۰..... حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! میں تم سے بہتر نہیں ہوں۔ میں اس منصب کو اپنے لیے پسند نہیں کرتا۔ میری خواہش ہے کہ تمہارے اندر کوئی ایسا فرد ہو جو میری جگہ آجائے۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ میں تم میں سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق عمل کروں۔ تب تو میں اس امارت کا بار نہیں اٹھا سکتا۔ بے شک رسول اللہ ﷺ کی توجی کے ساتھ حفاظت کی جاتی تھی اور آپ کے ساتھ ایک فرشتہ رہتا تھا جبکہ میرے ساتھ شیطان ہوتا ہے جو مجھے تنگ کرتا رہتا ہے، پس جب میں غصہ میں ہوں تو مجھ سے کنارہ کرو۔ کہیں میں تمہارے بالوں میں اور تمہاری کھالوں میں کسی کو ترجیح نہ دوں (کہ تم پر سزا نافذ کروں) دیکھو! میری حفاظت نظر میں رکھو! اگر میں درست چل رہا ہوں تو میری مدد کرو اور اگر میں کج روی اختیار کروں تو مجھے سیدھا کر دو۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم یہ آپ نے ایسا خطبہ ارشاد فرمایا تھا جس کے بعد ایسا کوئی خطبہ نہیں ارشاد فرمایا۔

ابن راہویہ، ابوذر الہروی فی الجامع

۱۴۰۵۱..... ابی بصرۃ سے مروی ہے کہ جب لوگوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت میں تاخیر سے کام لیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: کون ہے مجھ سے زیادہ اس منصب کا حقدار؟ کیا تم میں میں نے سب سے پہلے نماز نہیں پڑھی؟ کیا میں وہ شخص نہیں ہوں؟ کیا میں ایسا شخص نہیں ہوں؟ کیا میں فلاں فضیلت کا حامل نہیں ہوں؟ اس طرح آپ نے ایسی کئی فضیلتیں بیان کیں جو نبی اکرم ﷺ کی خدمت سے آپ کو حاصل ہوئی تھیں۔ اور آپ کا مقصد محض اسلام میں پیدا ہونے والی دراڑ کو بھرتا تھا جو نبی ﷺ کی وفات سے پیدا ہو گئی تھی۔

ابن سعد، عینہ، الاطرابلس فی فضائل الصحابة رضی اللہ عنہم

امامت صفریٰ سے امامت کبریٰ تک

۱۴۰۵۲..... علی بن کثیر سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تم آ جاؤ میں تمہاری بیعت کرتا ہوں۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم اس امت کے امین ہو۔ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایسا نہیں کر سکتا کہ ایسے شخص کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھاؤں جس کو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا اور وہ آپ ﷺ کی وفات تک ہماری امامت کراتے رہے (یعنی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ)۔ ابن شاہین، ابو بکر الشافعی فی الغیلابیات، ابن عساکر

۱۴۰۵۳..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ مانگنے گیا۔ آپ نے مجھے منع فرمادیا۔ میں پھر مانگنے گیا آپ نے پھر منع فرمادیا۔ میں پھر گیا اور آپ نے منع فرمایا تو میں نے عرض کیا: یا تو آپ بخل فرما رہے ہیں ورنہ آپ کیوں نہیں کچھ دیدیتے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تو مجھے بخیل بنا رہا ہے حالانکہ بخل سے بڑھ کر کوئی بیماری نہیں ہے تو جب بھی میرے پاس آیا میرا تجھے دینے کا ارادہ ہر دفعہ تھا (لیکن استطاعت نہ تھی)۔ مصنف ابن ابی شیبہ، البخاری، مسلم، المحاملی فی امالیہ، السنن للبیہقی

۱۴۰۵۴..... ہمیں معمر نے زہری سے، انہوں نے کعب بن عبد الرحمن بن مالک سے انہوں نے اپنے والد عبد الرحمن سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے جوانوں میں سے نوجوان، فیاض اور خوبصورت شخص تھے۔ کوئی چیز نہیں روک کر رکھتے تھے۔ حتیٰ

کہ مقروض ہوتے چلے گئے اور قرض نے ان کا سارا مال احاطہ کر لیا۔ پھر وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آنے تاکہ آپ ﷺ ان کے قرضخواہوں سے ان کے لیے کچھ کمی کرنے کا مطالبہ کریں۔ لیکن پھر بھی قرضخواہوں نے اپنے قرض میں کسی کمی کرنے کا امکان مسترد کر دیا۔ اگر وہ کسی کے لیے قرض چھوڑتے تو حضور کی وجہ سے معاذ بن جبل کا قرض ضرور چھوڑ دیتے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کا سارا مال ان کے قرض میں فروخت کر دیا (اور معاذ رضی اللہ عنہ) بغیر کسی مال کے کھڑے کے کھڑے رہ گئے جب فتح مکہ کا سال ہوا تو حضور اکرم ﷺ نے یمن کے ایک گروہ پر ان کو امیر بنا کر بھیجا تا کہ وہ اپنا نقصان بھی پورا کر سکیں۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ یمن میں امیر کے عہدے پر متمسک رہے اور یہ سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے اللہ کے مال (بیت المال) میں تجارت کی۔ وہ اسی طرح کچھ عرصہ رہے حتیٰ کہ مالدار ہو گئے۔ اور نبی اکرم ﷺ کی وفات بھی ہو گئی۔

جب یہ یمن سے واپس تشریف لائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: آپ اس شخص کو بنا لیں اور جو اس کے گذر بسر کے لیے ضروری مال ہو وہ اس کے پاس چھوڑ دیں اور بقیہ سارا مال لے (کر بیت المال کے حوالے کر) دیں۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نہیں، حضور ﷺ نے ان کو (یمن) اسی لیے بھیجا تھا کہ یہ اپنا نقصان پورا کر لیں، اس لیے میں ان سے کچھ نہیں لوں گا الا یہ کہ یہ مجھے از خود دیدیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس از خود گئے کیونکہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کی بات نہ مانی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے یہ مطالبہ کیا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے اسی لیے بھیجا تھا تا کہ میں اپنے نقصان کی تلافی کروں۔ لہذا میں ایسا نہیں کر سکتا۔

پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے خود ملاقات کی اور بولے: میں آپ کی اطاعت کرتا ہوں۔ جو آپ نے مجھے حکم دیا تھا میں اس کو پورا کروں گا۔ میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ میں پانی کے تالاب میں ڈوب رہا ہوں پھر آپ نے مجھے وہاں سے نکالا تھا اے عمر! چنانچہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر خدمت ہوئے اور ان کو ساری بات سنائی اور حلف اٹھایا کہ وہ اپنے مال میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں گے پھر انہوں نے اپنا سارا مال تفصیل سے بیان کر دیا حتیٰ کہ اپنا کوڑا تک نہ چھوڑا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں تم کو جو بہہ کر چکا ہوں واپس ہرگز نہ لوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب ان سے لینا حلال ہو چکا ہے کیونکہ یہ بخوشی دے رہے ہیں۔

پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اپنا سارا مال اللہ کی راہ میں دے کر جہاد کی غرض سے ملک شام نکل گئے۔ معمر کہتے ہیں: مجھے قریش کے ایک شخص نے خبر دی کہ میں نے امام شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کا مال قرض خواہوں کو فروخت کر دیا تو پھر ان کو لوگوں کے برسر عام کھڑا کیا اور ارشاد فرمایا: جو شخص اس کو کوئی مال فروخت کرے وہ سودا باطل (کا اعدم) ہے۔ الجامع لعبدالرزاق،

اس راہو بہ

۱۳۰۵۵..... شععی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: کیا تم میری امارت (حکومت) کو ناپسند کرتے ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نہیں، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم سے پہلے میں اسی (فکر) میں تھا۔ ابن ابی شیبہ

رسول اللہ ﷺ کے وعدوں کا ایفاء

۱۳۰۵۶ غفرۃ کے آزاد کردہ غلام عمر سے مروی ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ کی وفات ہوئی تو بحرین سے کچھ مال آیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اعلان کر دیا کہ جس کا رسول اللہ ﷺ پر کچھ حساب ہو یا آپ ﷺ نے اس کو کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو تو وہ آکر اپنا حق وصول کر لے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ اگر ہمارے پاس بحرین سے مال آیا تو میں تجھے اتنا اتنا مال دوں گا اور پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ کی منٹی تین بار بھری۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اٹھ کھڑا ہو اور اپنے

باتھ سے لے لے۔

انہوں نے ایک مٹھی درہم لے لیے وہ پانچ سو درہم نکلے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کو ایک ہزار درہم اور گن دو۔ اس کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے تمام لوگوں کے درمیان دس دس درہم تقسیم فرمادئے اور ارشاد فرمایا: یہ وہ وعدے ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے فرمائے تھے۔ پھر جب آئندہ سال آیا تو اس سے زیادہ مال آیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس سال بیس بیس درہم سب لوگوں میں تقسیم فرمائے۔ پھر بھی کچھ مال باقی بچ گیا تو آپ نے خادموں (غلاموں) کو بھی پانچ پانچ درہم عطا فرمائے۔ اور ارشاد فرمایا: تمہارے خادم جو تمہاری خدمت کرتے ہیں اور تمہارے کام کاج میں مشغول رہتے ہیں ان کو بھی ہم نے مال دیا ہے۔ لوگوں نے کہا: اگر آپ مہاجرین اور انصار کو کچھ فضیلت دیں تو اچھا ہو کیونکہ یہ اسلام میں سبقت کرنے والے ہیں اور ان کا مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ہاں زیادہ ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کا اجر اللہ پر ہے۔ یہ مال تو محض ان کی تسلی کے لیے ہے یہ تھوڑا تھوڑا مال سب کو دینا کسی کسی کو ترجیح دینے سے بہتر ہے۔ چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد حکومت میں یہی طرز عمل رکھا۔ حتیٰ کہ جب سن تیرہ ہجری کے جمادی الآخر کی چند راتیں رہ گئیں تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی۔ رضی اللہ عنہ وارضاه۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے اور فتوحات کیں، ان کے پاس بہت مال آیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس مال میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی اپنی رائے تھی، لیکن میری رائے اور ہے۔ میں اس شخص کو جس نے کبھی رسول اللہ ﷺ سے قتال کیا اور آپ کے مد مقابل ہو اس کو میں اس شخص کے برابر ہرگز نہیں کر سکتا جس نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں آپ کی حفاظت کے لیے قتال کیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مہاجرین، انصار اور ان لوگوں کے لیے جو جنگ بدر میں شریک ہوئے ان کے لیے پانچ ہزار پانچ ہزار درہم مقرر فرمائے۔ جن کا اسلام بدریوں کا اسلام تھا لیکن وہ جنگ بدر میں کسی مجبوری کی وجہ سے حاضر نہ ہو سکے ان کے لیے چار چار ہزار درہم مقرر کیے۔

نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات کے لیے بارہ بارہ ہزار درہم مقرر کیے، سوائے صفیہ اور جویریہ کے ان کے لیے چھ چھ ہزار درہم مقرر کیے۔ لیکن دونوں نے لینے سے انکار کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: میں نے ان کے لیے گنی مقدار ان کے ہجرت کرنے کی وجہ سے مقرر کی ہے۔ دونوں نے عرض کیا: نہیں، آپ نے ان کے لیے حضور ﷺ کے نزدیک ان کے مرتبے کی وجہ سے یہ مقدار مقرر کی ہے۔ اور یہی مرتبہ ہمارا بھی آپ ﷺ کے پاس تھا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے بھی بارہ بارہ ہزار درہم مقرر فرمائے۔

اسامہ بن زید کے لیے چار ہزار درہم مقرر کیے جبکہ اپنے بیٹے عبداللہ بن عمر کے لیے تین ہزار درہم مقرر کیے۔ بیٹے نے کہا: ابا جان! ان کو آپ نے مجھ سے ایک ہزار درہم زیادہ کیوں عطا فرمائے۔ حالانکہ ان کا باپ میرے باپ سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتا، اس طرح یہ بھی مجھ سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اسامہ کا باپ زید حضور ﷺ کو تیرے باپ سے زیادہ محبوب تھا، اسی طرح اسامہ بھی حضور ﷺ کو تجھ سے زیادہ محبوب تھا۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرات حسنین (حسن و حسین) کے لیے پانچ پانچ ہزار درہم مقرر کیے کیونکہ ان کا رسول اللہ ﷺ کے ہاں اپنا مقام تھا۔ اسی طرح مہاجرین اور انصار کے بیٹوں کے لیے دو دو ہزار درہم مقرر کیے۔ عمر بن ابی سلمہ کا آپ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزر ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان کے لیے ایک ہزار درہم زیادہ کر دو۔ محمد بن عبداللہ بن جحش نے عرض کیا: ان کے باپ کی ہمارے باپ سے اور ان کی ہم سے زیادہ کیا فضیلت ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ان کے باپ ابو سلمہ کی وجہ سے ان کے لیے دو ہزار درہم مقرر کیے پھر ان کی ماں ام سلمہ رضی اللہ عنہا ام المؤمنین زوجہ آنحضرت ﷺ کی وجہ سے ایک ہزار درہم زیادہ کر دیئے اگر تمہاری ماں کی بھی ایسی فضیلت ہو تو میں تمہارے لیے بھی ہزار ہزار درہم بڑھا دوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل مکہ اور عام لوگوں کے لیے آٹھ آٹھ سو درہم مقرر کیے۔ اس دوران طلحہ بن عبید اللہ اپنے بیٹے عثمان کو لے کر آئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے بھی آٹھ سو درہم مقرر کیے۔ پھر نصر بن انس رضی اللہ عنہ آپ کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا ان کو دو ہزار والوں میں شامل کر دو۔

طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں بھی اس کے مثل (اپنے بیٹے عثمان کو) لایا تھا ان کے لیے آپ نے آٹھ سو درہم مقرر کیے اور اس کے لیے

دو ہزار درہم مقرر کر دیئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس (نضر بن انس) کا باپ (انس) مجھے جنگ احد میں ملا تھا۔ اس نے مجھ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کا کیا ہوا؟ میں نے کہا: میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ جام شہادت نوش کر گئے ہیں۔ یہ سن کر اس کے باپ نے تلوار نیام سے سونت لی، نیام توڑ ڈالی اور بولے: اگر رسول اللہ ﷺ شہید ہو گئے ہیں تو اللہ تو زندہ ہے کبھی نہ مرے گا پھر وہ جنگ کی چکی میں گھس گئے اور قتال کرتے کرتے شہید ہو گئے۔ اس وقت یہ بچے فلاں فلاں جگہ بکریاں چراتا تھا۔ پھر عمر کو یہ ذمہ داری مل گئی۔

مصنف ابن ابی شیبہ، التحسن بن سفیان، مسند البزار، السنن للبیہقی

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا اول حصہ ذکر کیا ہے۔

۱۴۰۵۷... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میرا پیشہ میرے اہل خانہ کے خرچ اٹھانے سے کمزور نہ تھا لیکن اب میں مسلمانوں کے کام میں مشغول ہو گیا ہوں۔ پس اب آل ابی بکر اس مال میں سے کھائے گی اور مسلمانوں کے لیے اس میں کام کروں گا۔ البخاری، ابو عبید فی الاموال، ابن سعد، السنن للبیہقی

۱۴۰۵۸... عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: اگلے روز صبح کو صدقات کے اونٹ حاضر کیے جائیں تاکہ ہم ان کو تقسیم کر دیں۔ اور کوئی شخص بغیر اجازت (بازے میں) ہمارے پاس نہ آئے۔ ایک عورت نے اپنے شوہر کو کہا: یہ اونٹ کی ٹیکل ڈالنے والی رسی لے لو شاید اللہ پاک ہم کو تقسیم میں کوئی اونٹ عنایت کر دے۔ وہ آدمی رسی لے کر آیا۔ اس وقت حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما اندر داخل ہو چکے تھے۔ چنانچہ یہ آدمی بھی اندر چلا گیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اس کی طرف متوجہ ہوئے پوچھا: تو کیوں آیا ہے؟ پھر اس سے رسی لے کر اس کو مارا۔ پھر جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اونٹوں کی تقسیم سے فارغ ہو چکے تو اس آدمی کو بلوایا اور اس کی رسی اس کو دی اور فرمایا ایک اونٹ کو ہانک کر لے جا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اس طریقے کو رائج نہ ہونے دیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر قیامت کے دن اللہ سے مجھے کون بچائے گا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ اس کو راضی کر لیں۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک سواری کا اونٹ بمعہ کجاوہ لانے کا حکم دیا اور اس کے ساتھ ایک چادر اور پانچ دینار منگوائے اور یہ سارا مال اس آدمی کو دیدیا۔ اور اس کو خوش کر دیا۔ السنن للبیہقی

ابن وہب نے اپنی جامع میں اس کا آخری حصہ نقل کیا ہے۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا خطبہ

۱۴۰۵۹... ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ خلافت کا بار اٹھانے والے دن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا: مسلمانوں کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ ان کے دو امیر ہوں (جیسا کہ انصار کی رائے ہے) کیونکہ اس صورت میں مسلمانوں کا معاملہ اختلاف کا شکار ہو جائے گا، ان کے احکام اور ان کی متحد جماعت منتشر ہو جائے گی۔ وہ آپس میں تنازعہ کریں گے۔ ایسی صورت میں سنت چھوٹ جائے گی بدعت ظاہر ہو جائے گی اور فتنہ غالب ہو جائے گا پھر کوئی شخص اس بگاڑ کو سدھار نہ دے سکے گا۔

اور یہ بار خلافت قریش میں رہے گا جب تک کہ وہ اللہ کی عبادت کرتے رہیں اور سیدھی راہ پر گامزن رہیں۔ یہ بات تم رسول اللہ ﷺ سے سن چکے ہو گے۔ پس اب نزاع۔ اور جھگڑا نہ کرو ورنہ تم کمزور اور بودے ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوائ نکل جائے گی۔ اور صبر کرو۔ بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ ہم (قریشی) امیر بنتے ہیں اور تم (انصاری) ہمارے وزیر بنو، دین میں ہمارے بھائی بنے رہو اور اس امر پر ہمارے مددگار بنے رہو۔

اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا: اے گروہ انصار! میں تم کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنا یا تم میں سے کسی نے سنا ہو کہ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

الولاية من قريش ما اطاعوا الله واستقاموا على امره.

حکام قریش میں سے ہوں گے جب تک کہ وہ اللہ کی اطاعت کرتے رہیں اور اس کے دین پر ثابت قدم رہیں۔

تب انصار میں سے کچھ لوگوں نے کہا: ہاں اب ہم کو یاد آ گیا ہے۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: پس ہم بھی اس امارت و حکومت کو اسی حکم کی وجہ سے مانگتے ہیں، پس تم کو خواہشیں گمراہ نہ کر دیں۔ پس حق آنے کے بعد پیچھے گمراہی ہی ہے پھر تم کہاں بھٹکے جا رہے ہو۔ السنن للبیہقی

۱۳۰۶۰..... سعد بن ابراہیم عن عبد الرحمن بن عوف سے مروی ہے کہ حضور کی وفات کے بعد خلیفہ کے انتخاب کے موقع پر حضرت عبد الرحمن بن عوف حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ محمد بن مسلمہ نے زبیر رضی اللہ عنہ کی تلوار توڑ دی تھی۔ پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اٹھے اور لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا: اور ان سے معذرت کی فرمایا:

اللہ کی قسم! میں نے کبھی دن میں اور نہ کبھی رات میں امارت (حکومت) کی لالچ کی اور نہ اس کی رغبت رکھی اور نہ ہی پروردگار سے تنہائی میں یا کھلے میں کبھی اس کا سوال کیا۔ لیکن مجھے فتنے کا ڈر ہے۔ مجھے امارت میں کوئی کشادگی اور مسرت نہیں ہے بلکہ مجھے ایک عظیم ذمہ داری گلے میں ڈال دی گئی ہے، جس کے اٹھانے کی مجھ میں طاقت ہے اور نہ قوت مگر اللہ عزوجل کی مدد کے ساتھ۔ میری تو خواہش ہے کہ لوگوں میں سب سے مضبوط آدمی جب اس بار کو اپنے کا ندھوں پر اٹھائے۔

چنانچہ مہاجرین نے آپ رضی اللہ عنہ کی کہی ہوئی سب باتوں کو قبول کیا اور آپ کی معذرت کو قبول کیا صرف حضرت علی اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں غصہ صرف اس بات کا ہے کہ مشاورت میں ہمارا انتظار نہ کیا گیا۔ ہم بھی حضور ﷺ کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اس منصب کا سب سے بڑا حقدار سمجھتے ہیں۔ وہ حضور کے صاحب غار ہیں اور ثانی اشہین کے لقب یافتہ ہیں۔ ہم آپ کے شرف اور بزرگی کو خوب جانتے ہیں۔ حضور ﷺ نے تو اپنی زندگی ہی میں آپ رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم کر دیا تھا (اور یہ مقام صرف امام حاکم کا ہے)۔

مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی قال الحاکم صحیح علی شرط الشیخین والقرہ اللہی

قبیلہ اسد و غطفان سے صلح

۱۳۰۶۱..... طارق بن شہاب سے مروی ہے کہ بذاتہ، اسد اور غطفان قبائل کے وفد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں صلح کی درخواست لے کر آئے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کو دو باتوں کا اختیار دیا: بین الحرب المجلیة أو السلم المنخزية انہوں نے پوچھا کہ الحرب المجلیة تو ہم کو معلوم ہو گیا کیا ہے یعنی کھلی جنگ۔ لیکن السلم المنخزية۔ ذلت آمیز صلح یہ کیا ہے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم زرہیں اور مویشی (بطور جزیہ) ادا کرو گے، ان لوگوں کو چھوڑ دو گے جو اونٹوں کی دموں کے پیچھے پھرتے ہیں حتیٰ کہ اللہ پاک اپنے نبی کے خلیفہ اور مسلمانوں کو کوئی دوسری راہ سمجھا دے تب وہ تم سے معذرت کریں گے۔ تم ہمارے مقتولوں کی دیت ادا کرو گے اور ہم تمہارے مقتولوں کی دیت نہیں ادا کریں گے۔ ہمارے مقتول جنت میں ہوں گے اور تمہارے مقتول جہنم میں۔ تم کو جو ہمارا مال ہاتھ لگے گا تم کو وہ واپس کرنا ہوگا لیکن تمہارا مال جو ہمارے ہاتھ آیا وہ ہمارے لیے مال غنیمت ہوگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے بھی ایک رائے قائم کی ہے میں آپ کو بتاتا ہوں۔ وہ زرہیں اور مویشی دیں گے آپ کا اچھا خیال ہے، وہ ان لوگوں کو چھوڑ دیں گے جو اونٹوں کے پیچھے رہتے ہیں (ان سے کوئی تعرض نہ کریں گے) حتیٰ کہ اللہ اپنے نبی کے خلیفہ کو اور مسلمانوں کو کوئی راہ سمجھا دے تو وہ ان سے معذرت کر لیں گے، یہ آپ کا اچھا خیال ہے۔ جو ان کا مال ہمارے ہاتھ آئے گا وہ ہمارے لیے مال غنیمت ہوگا اور ہمارا مال ان کے ہاتھ لگے گا تو وہ واپس کرنے کے پابند ہوں گے، یہ آپ کا اچھا خیال ہے، ان کے مقتول جہنم میں ہیں اور ہمارے جنت میں (اس کا عقیدہ) یہ بھی آپ کا اچھا خیال ہے لیکن یہ بات کہ وہ ہمارے مقتولوں کی دیت ادا کریں گے (یہ درست نہیں) بلکہ وہ ہمارے مقتول نہیں ہیں بلکہ وہ (شہادت پانے والے) اللہ کے حکم پر ملے ہوئے والے ہیں! لہذا ان کی کوئی دیت واجب الادا نہیں ہے۔

چنانچہ اس فیصلے پر سب لوگ عمل کرتے رہے۔ ابو بکر البرقانی، السنن للبیہقی
ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں روایت صحیح ہے اور بخاری نے اس کا کچھ حصہ نقل کیا ہے۔

۱۳۰۶۲... حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (جب خلافت کی ذمہ داری اٹھالی تو) خطبہ دیا اللہ کی
حمد و ثناء بجالائے پھر فرمایا:

عقل مندوں میں سے بھی عقل مند ترین وہ شخص ہے جو تقویٰ اختیار کرنے والا ہے اور نادانوں کا نادان ہے جو فحور و معاصی میں منہمک
ہے۔ دیکھو: سچ میرے ہاں امانت ہے اور کذب خیانت ہے۔ یاد رکھو! طاقت و ریرے لیے کمزور ہے جب تک کہ میں اس سے حق وصول نہ
کریوں۔ اور ضعیف میرے نزدیک قوی و طاقت ور ہے جب تک کہ اس کا حق ادا نہ دلوادوں۔ آگاہ رہو! میں تم پر والی (حاکم) بنا ہوں، لیکن تم
سے بہتر نہیں ہوں۔ میری تمنا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص میری جگہ اس کام کے لیے عہدہ برآ ہو جائے۔ اللہ کی قسم! اگر تمہارا خیال ہو کہ اللہ نے
جس طرح اپنے نبی کو وحی کے ساتھ مضبوط رکھا میں بھی اسی طرح عمل دکھاؤں۔ تو میں تمہیں محض اک بشر ہوں تم میرا خیال رکھو۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب اگلے روز ہوا تو آپ بازار کی طرف چل دیئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: کہاں
جا رہے ہو؟ فرمایا: بازار۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اب آپ پر ایسی ذمہ داری عائد ہو گئی ہے جو آپ کو اس بازار کے کاروبار سے دور رکھنا
پاہتی ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سبحان اللہ! کیا یہ ذمہ داری مجھے اپنے اہل و عیال کی ذمہ داری سے دور کر دے گی؟ حضرت عمر رضی
اللہ عنہ نے عرض کیا: ہم آپ کے لیے قاعدے کے مطابق وظیفہ (تنخواہ) مقرر کر دیتے ہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: افسوس اے
نہر! مجھے خوف ہے کہ کہیں مجھے (بیت المال کا) مال لینے کی گنجائش نہ ہو۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ (کا مسلمانوں نے وظیفہ طے کر دیا) اور آپ رضی اللہ عنہ نے دو سال سے کچھ اور پر (مدت خلافت میں) صرف آٹھ
ہزار درہم (بیت المال کے اپنی تنخواہ کی مد میں) خرچ کیے۔ لیکن جب ان کی موت کا وقت سر پر آیا تو فرمانے لگے: میں نے تو عمر کو کہا تھا کہ یہ مال
مجھے لینا درست نہ ہوگا لیکن وہ اس وقت مجھ پر غالب آگئے۔ پس جب میں مر جاؤں تو میرے ذاتی مال میں سے آٹھ ہزار درہم بیت المال میں
نونا دینا۔ چنانچہ جب وہ مال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پیش کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اللہ ابو بکر پر رحم فرمائے، انہوں نے اپنے بعد والوں کو
سخت مشقت میں ڈال دیا۔ السنن للبیہقی

۱۳۰۶۳... میمون بن مہران سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس جب کوئی قضیہ (کیس) آتا تو آپ پہلے کتاب اللہ
میں دیکھتے اگر اس میں اس کا حل پاتے تو اس کے ساتھ فیصلہ فرمادیتے۔ اگر کتاب اللہ میں اس کا فیصلہ نہ پاتے تو دیکھتے کہ کیا نبی ﷺ کا کوئی عمل
اس جیسے قضیہ میں پیش آیا ہے۔ اگر ایسا کوئی فیصلہ سنت نبوی میں ہوتا تو اس کے مطابق فیصلہ فرمادیتے۔ اگر ایسا کوئی مسئلہ معلوم نہ ہوتا تو باہر
نکلے اور مسلمانوں سے سوال کرتے اور فرماتے: میرے پاس ایسا ایسا مسئلہ آیا ہے، میں نے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ میں دیکھا مگر میں نے
اس بارے میں کچھ نہ پایا کیا تم کو معلوم ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایسے مسئلہ میں کیا فیصلہ فرمایا ہے؟ پھر بسا اوقات تو پوری جماعت کھڑی ہو جاتی
اور کہتی: ہاں یہ یہ فیصلہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے۔ تب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سنت رسول کے مطابق فیصلہ نافذ فرمادیتے اور ارشاد
فرماتے: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمارے اندر ایسے لوگ بنا دیئے جنہوں نے ہمارے نبی کے فرمان کو محفوظ رکھا۔ اگر اس طرح
بھی مسئلہ حل نہ ہوتا تو مسلمانوں کے سرداروں اور علماء کو بلا کر ان سے مشاورت فرماتے۔ جب ان کی رائے کسی مسئلے پر جمع ہو جاتی تو اس کے
ساتھ فیصلہ فرمادیتے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے عہد خلافت میں ایسا کوئی مسئلہ پاتے کہ جس میں کتاب اللہ اور سنت رسول سے
راہنمائی نہ ملتی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے فیصلہ جات کو دیکھتے اگر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں کوئی فیصلہ فرمایا ہوتا تو اس کے ساتھ
فیصلہ فرمادیتے ورنہ پھر مسلمانوں کے سرداروں اور علماء کو بلا کر مشاورت فرماتے اور جب ان کی رائے کسی مسئلے پر مجتمع ہو جاتی تو اس کے ساتھ
فیصلہ فرمادیتے۔ سنن الدارمی، السنن للبیہقی

۱۳۰۶۴... حضرت اس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سقیفہ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی گئی اور آئندہ روز حضرت ابو بکر رضی

اللہ عنہ منبر پر بیٹھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی جگہ سے اٹھے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے پہلے بولے: اللہ کی حمد و ثناء کی پھر فرمایا: اے لوگو! گذشتہ کل میں نے ایک بات کہی تھی جو میں نے قرآن میں دیکھی تھی اور نہ نبی ﷺ نے مجھے فرمائی تھی۔ بلکہ میرا ذاتی خیال تھا کہ ابھی تو رسول اللہ ﷺ ہمارے معاملات کو منظم فرمائیں گے۔

پس اب اللہ تعالیٰ نے تمہارے اندر اپنی کتاب چھوڑ دی ہے جو رسول اللہ ﷺ کا راستہ ہے۔ اگر تم نے اس کو مضبوطی سے تھام لیا تو اللہ تم کو بھی ہدایت سے نواز دے گا جس طرح اپنے پیغمبر کو سیدھی راہ دکھائی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے امور سلطنت ایسے شخص کو سونپ دیئے ہیں جو تم میں سب سے بہتر ہے، رسول اللہ ﷺ کا ساتھی ہے، ثانی اثین اذہما فی الغار آپ ﷺ کا یار غار ہے۔ اٹھو اور ان کی بیعت کرو۔ چنانچہ بیعت سفید کے بعد یہ عام بیعت ہوئی جو (سب) لوگوں نے کی۔

پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا: پہلے اللہ کی حمد و ثناء کی پھر فرمایا:

اے لوگو! مجھے تمہارا ولی (حاکم) بنایا گیا ہے حالانکہ میں تم سے بہتر نہیں ہوں۔ اگر میں اچھا کروں تو میری مدد کرو، اگر برا کروں تو مجھے سیدھا کر دو۔ سچائی امانت ہے چھوٹ خیانت ہے۔ تمہارا ضعیف میرے نزدیک قوی ہے حتیٰ کہ میں اس کا حق دلا دوں ان شاء اللہ۔ تمہارا قوی میرے لیے ضعیف ہے جب تک کہ میں اس سے (حق والے کا) حق نہ لے لوں (یاد رکھو!) کوئی قوم جہاد کو نہیں چھوڑتی مگر اللہ پاک ان پر ذلت مسلط کر دیتا ہے۔ کسی قوم میں فحش کام عام نہیں ہوتے مگر اللہ پاک ان کو عمومی مصائب و آفات میں مبتلا فرمادیتا ہے تم میری اطاعت کرتے رہو جب تک کہ میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا رہوں، جب میں اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی میں مبتلا ہو جاؤ تو تم پر میری اطاعت نہیں۔ پس اب نماز کے لیے اٹھ کھڑے، اللہ تم پر رحم کرے۔ ابن اسحاق فی السیرة امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی اسناد صحیح ہے۔

۱۳۰۶۵..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ منبر پر حضور ﷺ کی جگہ پر کبھی نہ بیٹھے حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی۔ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کبھی بھی ابو بکر رضی اللہ عنہ کی جگہ نہ بیٹھے حتیٰ کہ عمر رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی۔ اسی طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جگہ کبھی نہ بیٹھے حتیٰ کہ عثمان رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی۔ الاوسط للطبرانی

۱۳۰۶۶..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اگر ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ نہ منتخب کیا جاتا تو اللہ کی عبادت باقی نہ رہتی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات دوبارہ ارشاد فرمائی، پھر تیسری بار ارشاد فرمائی تو آپ کو کسی نے کہا: رک جاؤ ابو ہریرہ!

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے (مزید جوش و خروش سے آپ کی ثابت قدمی کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے) فرمایا:

رسول اللہ ﷺ نے اسامہ بن زید کا لشکر سات سو افراد پر مشتمل ملک شام جنگ کے لیے روانہ فرمایا تھا۔ جب وہ لشکر مقام ذی شیب، پراترا تو مدینہ میں نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا۔ مدینہ کے ارد گرد کے لوگ مرتد ہونے لگے۔ اصحاب نبی ﷺ آپ ﷺ کے گرد جمع لوگ کہنے لگے: روم جانے والے لشکر کو روک لیا جائے کیونکہ عرب مدینہ کے اطراف میں اسلام سے برگشتہ ہو رہے ہیں۔ تب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اگر کتوں کا غول ازواج مطہرات کو ان کے پاؤں سے کھینچتا پھرے تب بھی میں اس لشکر کو واپس نہیں ہونے دوں گا جس کو رسول اللہ ﷺ پر روانہ فرمایا چکے ہیں اور اس جھنڈے کو نہیں کھولوں گا جو آپ ﷺ لہرا چکے ہیں۔

چنانچہ (اسی ثابت قدمی کا نتیجہ تھا کہ) جب بھی اسامہ رضی اللہ عنہ کا لشکر ایسے قبائل کے پاس سے گذرتا جو مرتد ہونے کا ارادہ کر رہے تھے تو وہ عرب کہنے لگتے: اگر ان کے پاس قوت نہ ہوتی تو اتنا بڑا لشکر ایسے کٹھن موقع پر نہ نکلتا۔ لہذا ہم مرتد ہونے کو فی الحال موقوف رکھتے ہیں جب تک کہ ان کی دشمنی سے مدد بھیڑ نہ ہو جائے۔

چنانچہ پھر مسلمانوں کا لشکر رومیوں سے ٹکرایا اور ان کو شکست فاش دیدی ادھر یہ (خبر سن کر مرتد ہونے کا ارادہ کرنے والے بھی باز آئے اور دین پر) ثابت قدم ہو گئے۔ الصابونی فی المائین، السنن للبیہقی، ابن عساکر اس روایت کی سند حسن ہے۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا خلافت کے بعد تجارت کرنا

۱۴۰۶۷..... عطاء بن السائب سے مروی ہے کہ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی گئی تو صبح کو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھ پر چادریں اٹھا کر بازار کو نکلے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کہاں کا ارادہ ہے؟ فرمایا: بازار کا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ آپ کیا (خرید و فروخت) کر رہے ہیں حالانکہ اب آپ کو مسلمانوں کا امیر بنا دیا گیا ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: پھر میرے اہل خانہ کو میں کہاں سے کھلاؤں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: چلئے، ابو عبیدہ آپ کے لیے وظیفہ مقرر کر دیں گے۔ چنانچہ دونوں ابو عبیدہ کے پاس گئے۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ کے لیے مہاجرین میں سے ایک آدمی کا وظیفہ مقرر کرتا ہوں جو نہ زیادہ افضل ہو اور نہ بالکل گھٹیا۔ اور گرمی سردی کا لباس، جب آپ ایک چیز استعمال کر کے پرانی کر دیں تو واپس کر کے دوسری لے لیں۔ چنانچہ دونوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور ان کے اہل خانہ کے لیے نصف بکری اور سر اور تین کوڑھانے کا کپڑا مقرر کر دیا۔ ابن سعد

۱۴۰۶۸..... میمون بن مہران سے مروی ہے کہ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا تو ان کے اصحاب نے ان کے لیے دو ہزار (درہم) مقرر کر دیئے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کچھ زیادہ کرو کیونکہ میرے اہل و عیال ہیں اور تم نے مجھے تجارت سے روک دیا ہے۔ چنانچہ پھر انہوں نے پانچ سو درہم بڑھا دیئے۔ ابن سعد

۱۴۰۶۹..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پیغام بھیجا اور رسول اللہ ﷺ کی میراث کا مطالبہ کیا جو اللہ پاک نے بطور مال غنیمت کے رسول اللہ ﷺ کو عطا فرمائی تھی۔ دراصل حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کے اس صدقہ کو مانگ رہی تھیں جو (بطور اراضی) مدینہ میں تھا، باغ فدک (جو خیبر میں تھا) اور خیبر کی غنیمت کا مال خمس جو باقی بچ گیا تھا۔ اس تمام مال سے رسول اللہ ﷺ اپنے اہل کے نفقات کا بندوبست فرماتے تھے اور اللہ کی راہ میں حاجت مندوں کو تقسیم فرماتے تھے۔

چنانچہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے۔ جواب میں ارشاد فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ہم (دنیاوی مال کا) کسی کو وارث بنا کر نہیں جاتے۔ جو ہم چھوڑ کر جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ آل محمد اس مال یعنی اللہ کے مال میں سے کھاتے رہیں گے لیکن ان کے لیے کھانے پینے سے زیادہ اس میں تصرف کرنے کا حق نہ ہوگا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اللہ کی قسم میں نبی اکرم ﷺ کے صدقات کو اس حالت سے تبدیل نہیں کر سکتا جس حالت پر وہ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں تھے۔ نیز میں ان صدقات میں نبی ﷺ جس طرح تصرف فرماتے تھے اسی طرح تصرف کرتا رہوں گا۔

چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے طریقے پر گامزن رہے اور ان اموال (یعنی زمینوں وغیرہ) کو کسی کو دینے سے انکار کر دیا۔ جس کی وجہ سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دل میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف سے ناراضگی بیٹھ گئی۔ چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! رسول اللہ ﷺ کی رشتہ داری مجھے بہت محبوب ہے اس سے کہ میں اپنی رشتہ داری قائم کروں۔ بہر حال ان صدقات میں جو میرے اور تمہارے درمیان اختلاف واقع ہو گیا ہے میں ان میں حق سے ذرہ پیچھے نہیں ہٹ سکتا اور اس طرز عمل کو ہرگز نہیں چھوڑ سکتا جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو کرتا دیکھا ہے، میں اسی پر کار بند رہوں گا۔

ابن سعد، مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، النسائی، ابن الجارود، ابو عوانہ، ابن حبان، السنن للبیہقی

۱۴۰۷۰..... شمسی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بیمار پڑیں تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور اندر آنے کی اجازت چاہی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا: اے فاطمہ! یہ ابو بکر آئے ہیں آپ سے اجازت چاہتے ہیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ میں ان کو اندر آنے کی اجازت دیدوں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔ چنانچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے خلیفہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اندر آنے کی اجازت مرحمت فرمادی۔ حضرت

ابوبکر رضی اللہ عنہ اندر آ کر بنت رسول اللہ کو راضی کرنے لگے۔ اور فرمایا: اے اہل بیت! اللہ کی قسم! میں نے گھر، مال، اہل و عیال اور قبیلہ و خاندان صرف اللہ و رسول اور تمہارے خاندان کی رضاء کے لیے چھوڑے ہیں۔ السنن للبیہقی یہ روایت مرسل اور صحیح سند کے ساتھ حسن ہے۔

خمس کا حقدار خلیفہ وقت ہے

۱۴۰۷..... ابو الطفیل سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائیں اور عرض کیا: اے خلیفہ رسول اللہ! کیا رسول اللہ ﷺ کے وارث آپ ہیں یا ان کے اہل خانہ؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، بلکہ ان کے اہل خانہ۔ عرض کیا: پھر خمس کا کیا بنا؟ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی نبی کو روزی دیتا ہے پھر اس کو اٹھالیتا ہے تو وہ روزی اس کے بعد آنے والے نائب کے لیے ہوتی ہے۔ پس جب میں والی بنا تو میں نے خیال کیا کہ اس روزی کو مسلمانوں پر واپس لوٹا دوں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: آپ اور جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا میں جانتی ہوں یہ کہہ کر آپ رضی اللہ عنہا واپس تشریف لے گئیں۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ابن جریر، السنن للبیہقی

۱۴۰۷..... قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کی وفات ہو گئی تو انصار حضرت سعد بن عبادہ کے پاس اکٹھے ہوئے۔ پھر ان کے پاس حضرات ابوبکر، عمر اور ابوبکر بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہم (مہاجرین صحابہ) تشریف لائے۔ پھر حباب بن المہذرج جو بدری (اور انصاری) صحابی تھے اٹھ کر کھڑے ہوئے اور بولے: ایک امیر ہم (انصار) میں سے ہوگا اور ایک امیر تم (مہاجرین) میں سے ہوگا۔ اے جماعت (مہاجرین!) ہم ہرگز اس بوجھ کو تمہارا تمہارے کاندھوں پر نہیں چھوڑیں گے۔ کیونکہ ہمیں خوف ہے کہ سلطنت کے بڑے ایسے لوگ نہ بن جائیں ہم نے جن کے باپوں اور بھائیوں کو تہ تیغ کیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: اگر یہ بات ہے تو تو مرجا اگر تجھ سے ہو سکے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم امراء ہوں گے اور تم ہمارے وزراء ہوں گے۔ اور یہ سلطنت ہمارے اور تمہارے درمیان نصف نصف ہوگی جس طرح کھجور کے پتے کو درمیان سے دو مساوی حصوں میں توڑا جائے تو وہ بالکل آدھا آدھا ہو جاتا ہے۔

چنانچہ سب سے پہلے حضرت ابوالعمان بشیر بن سعد نے آپ رضی اللہ عنہ کی بیعت کی (اور پھر عام بیعت ہوئی) جب لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس اکٹھے ہوئے تو آپ نے لوگوں کے درمیان مال تقسیم کیا۔ اور بنی عدی، بنی النجار کی ایک بڑھیا کو اس کا حصہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں بھیجا۔ بڑھیا نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حصہ ہے عورتوں کا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھیجا ہے۔ بڑھیا بولی! کیا تم مجھے میرے دین میں رشوت دے رہے ہو۔ حاضرین نے کہا: ہرگز نہیں، بڑھیا بولی: پھر تم کیا اس بات سے خوفزدہ ہو کہ میں اپنے موقف سے پیچھے جاؤں گی؟ لوگوں نے کہا: نہیں۔ بڑھیا بولی: اللہ کی قسم! میں ہرگز اس سے کچھ نہیں لوں گی۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس واپس آئے اور بڑھیا کی بات کہہ سنائی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور ہم بھی جو اس کو دے چکے ہیں ہرگز کبھی بھی واپس نہیں لیں گے۔ ابن سعد، ابن جریر

۱۴۰۷..... عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو والی بنایا گیا تو انہوں نے خطبہ دیا۔ پہلے اللہ کی حمد و ثناء کی پھر ارشاد فرمایا:

اے لوگو! مجھے تمہارا والی بنایا گیا ہے، لیکن میں کوئی تم سے بڑھ کر انسان نہیں ہوں۔ لیکن قرآن نازل ہوا اور نبی ﷺ نے سنت کو رائج فرمایا، ہم کو سکھایا اور ہم سیکھ گئے۔ پس تم بھی جان لو کہ عقل مندوں کا عقل مند صاحب تقویٰ ہے اور بیوقوفوں کا بیوقوف بتلائے فسق و فجور ہے۔ تمہارا طاقت ور شخص میرے نزدیک کمزور ہے جب تک میں اس سے حق وصول نہ کر لوں، تمہارا کمزور میرے نزدیک طاقت ور ہے جب تک میں اس کو حق نہ دوں۔ اے لوگو! میں محض اتباع کرنے والا ہوں نئی راہ ایجاد کرنے والا نہیں ہوں۔ اگر میں اچھا کروں تو میری مدد کرو۔ اور اگر غلط راہ پر

چلوں تو مجھے سیدھا کر دو۔ بس میں اس پر اپنی بات موقوف کرتا ہوں اور اللہ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے مغفرت مانگتا ہوں۔

ابن سعد، المحاملی فی امالیہ، الخطیب فی رواة مالک

۱۳۰۷۴..... عمیر بن اسحاق سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے شانے پر چادریں پڑی دیکھیں۔ آدمی نے عرض کیا: یہ کیا ہے؟ آپ مجھے دیدیں میں آپ کا کام کر دوں گا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پرے رہو۔ مجھے تم اور ابن خطاب میرے اہل و عیال کی طرف سے دھوکہ میں نہ ڈالو۔ ابن سعد، الزهد للامام احمد

۱۳۰۷۵..... جمید بن ہلال سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جب خلیفہ بنایا گیا تو وہ اپنے کاندھے پر چادریں اٹھائے ہوئے بازار کو نکلے اور ارشاد فرمایا: مجھے میرے عیال سے دھوکہ میں مبتلا نہ کرو۔ ابن سعد

۱۳۰۷۶..... جمید بن ہلال سے مروی ہے کہ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو حاکم بنایا گیا تو اصحاب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خلیفہ رسول اللہ ﷺ کے لیے اپنا وظیفہ مقرر کر دو جو اس کے لیے کافی ہو۔

لوگوں نے کہا: ٹھیک ہے دو چادریں پہننے کے لیے جب وہ پرانی ہو جائیں تو ان کو دے کر دوسری لے لیں۔ اور سواری کا چانور جب وہ سفر کریں اور ان کے اہل و عیال کا نفقہ اسی طرح خلیفہ بننے سے چلتا تھا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں راضی ہوں۔ ابن سعد

۱۳۰۷۷..... ابن عمر رضی اللہ عنہما، عائشہ رضی اللہ عنہا، سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ، صیحة التیمی رحمۃ اللہ علیہ اور ابو جزة کے والد رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ حضرات سے مروی ہے اور ان سب حضرات کی گفتگو کا حاصل یہ ہے کہ:

حضور ﷺ کی وفات بروز پیر بارہ ربیع الاول سن گیارہ ہجری کو ہوئی۔ اس کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی (خلافت پر) بیعت کی گئی۔ آپ رضی اللہ عنہ کا گھر سخ (مدینہ کے مضافات میں ایک مقام) پر تھا۔ جہاں قبیلہ بنی حارث بن خزرج کی آپ کی بیوی حبیبہ بنت خارجہ بن زید بن ابی زہیر رہا کرتی تھیں۔

آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو بھور کی شاخوں سے ایک حجرہ بنا کر دے رکھا تھا۔ اس گھر میں مزید کچھ اضافہ نہ ہوا تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ مدینہ منتقل ہو گئے۔ لیکن اس سے قبل اور خلافت کے بعد آپ رضی اللہ عنہ چھ ماہ سخ میں قیام پذیر رہے۔ اس دوران آپ رضی اللہ عنہ ہر صبح پیدل مدینے تشریف لے جاتے تھے۔ کبھی کبھار اپنے گھوڑے پر بھی چلے جاتے تھے۔ آپ کے جسم پر ایک ازار اور ایک رنگی ہوئی چادر ہوتی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ مدینہ جا کر لوگوں کو نماز پڑھاتے: پھر عشاء کی نماز پڑھا کر سخ واپس چلے جاتے تھے۔ جب آپ مدینہ میں حاضر ہو جاتے تو آپ ہی نماز پڑھاتے تھے ورنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نماز پڑھاتے تھے۔ جمعہ کے دن آپ شروع دن میں گھر پہنچ جاتے اور لوگوں کو جمعہ پڑھاتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ تجارت پیشہ تھے۔ اس لیے آپ ہر روز صبح کو بازار جاتے اور خرید و فروخت کرتے۔ اسی طرح آپ رضی اللہ عنہ کا بکریوں کا ایک ریوڑ بھی تھا۔ آپ شام کو اسے دیکھنے جاتے تھے اور کبھی کبھار خود بھی بکریوں کو لے کر چرانے نکل جاتے تھے۔ ورنہ اکثر اوقات آپ کی بکریاں کوئی اور چراتا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ ایک خاندان کی بکریوں کا دودھ بھی دوا کرتے تھے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی گئی تو اس خاندان کی ایک بچی نے کہا: اب تو شاید ہماری بکریوں کا دودھ نہیں نکلا کرے گا۔ یہ بات حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے سن لی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ میری عمر کی قسم! میں ان کے لیے دودھ دو ہوں گا۔ اور مجھے امید ہے کہ میرا یہ نیا کام پرانے کاموں پر اثر انداز نہ ہوگا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ پھر بھی ان کے لیے دودھ نکالتے رہے۔ بسا اوقات آپ اس گھرانے کی بچی کو کہتے: تجھے اونٹ کی آواز نکال کر دکھاؤں یا مرغی کی آواز نکال کر دکھاؤں۔ تو وہ جو کہتی آپ اس کو سناتے۔ آپ نے (اسی طرح لوگوں میں گم ہو کر) چھ ماہ بتا دیئے۔ پھر آپ مستقل مدینہ آ کر رہنے لگے۔ اور نظام حکومت کو مستقل دیکھنے لگے۔ تب آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! لوگوں کی فلاح کے لیے مجھے اپنی تجارت چھوڑنا پڑے گی۔ ان کے لیے (اپنے دوسرے کام کاج سے) فارغ ہونا ضروری ہے۔ اور مستقل ان کی اصلاح و فلاح میں لگنے کی ضرورت ہے، لیکن اپنے اہل خانہ کے لیے بھی معاشی گزر بسر کا انتظام لازمی ہے۔ تب آپ رضی اللہ عنہ نے تجارت ترک فرمادی اور آپ رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے بیت المال میں سے اپنے اہل خانہ کا خرچ لینے لگے۔ آپ رضی اللہ عنہ (بیت المال سے) حج اور عمرہ بھی فرماتے۔ صحابہ کرام نے آپ کے لیے

سالانہ چھ ہزار درہم مقرر فرمادیے تھے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے وصیت کی کہ ہمارے پاس جو بیت المال کا مال ہے وہ لوٹا دو۔ کیونکہ میں اس مال میں سے کچھ بھی لینا نہیں چاہتا۔ اور میری فلاں فلاں جگہ والی جائیداد مسلمانوں کے لیے ہے اس مال کے بدلے جو میں نے بیت المال میں سے لیا ہے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ وہ اموال، دودھ والی اونٹنی، ایک غلام اور پانچ درہم کی قیمت کی ایک چادر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو واپس بھجوا دی۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اپنے والد سے ملاقات

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہوں نے اپنے بعد والوں کو سخت مشقت میں ڈال دیا۔ راوی حضرات کہتے ہیں: بن گیا رہ ہجری کو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو امیر حج بنا کر بھیجا تھا۔ پھر بارہ ہجری ماہ رجب میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عمرہ ادا کیا۔ چاشت کے وقت مکہ میں داخل ہوئے۔ وہاں اپنے گھر میں تشریف لائے جہاں آپ کے والد حضرت ابو قحافہ رضی اللہ عنہ (انتہائی ضعیف العمر) اپنے دروازے پر بیٹھے تھے اور ان کے ساتھ کم سن لڑکے بیٹھے تھے جن کو وہ باتیں سنا رہے تھے۔ انکو کسی نے بتایا کہ یہ آپ کا بیٹا آیا ہے۔ یہ سن کر وہ (خوشی سے) کھڑے ہونے لگے۔ جبکہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جو ابھی سواری پر تھے جلدی جلدی سواری سے اترنے لگے اور ابھی اونٹنی بیٹھی بھی نہ تھی آپ رضی اللہ عنہ اوپر سے کود آئے اور اپنے باپ کو آواز دینے لگے: ابا جان! آپ کھڑے نہ ہوں۔ پھر دونوں باپ بیٹے بغل گیر ہوئے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ ابو قحافہ رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے کی آمد کی خوشی میں رو پڑے۔ مکہ کی طرف عتاب بن اسید، سہیل بن عمرو، عکرمہ بن ابی جہل اور حارث بن ہشام (سرداران قوم) بھی آگئے تھے۔ انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو سلام کیا سلام علیک اے خلیفہ رسول اللہ! پھر سب نے آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مصافحہ کیا۔ جب ان کے آپس میں رسول اللہ ﷺ (کی یادوں) کا ذکر ہوا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ پھر آنے والے معززین نے حضرت ابی قحافہ رضی اللہ عنہ کے سلام کی دعا کی۔ حضرت ابو قحافہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو فرمایا: اے عتیق (ابو بکر رضی اللہ عنہ کا لقب!) ان سرداروں کے ساتھ اچھی صحبت رکھا کر۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابا جان! اللہ کی مدد کے بغیر نہ بدی اجتناب ممکن ہے اور نہ ہی کوئی نیکی اس کی مدد کے بغیر پوری ہو سکتی ہے۔ مجھے ایک عظیم ذمہ داری گلے کا ہار بنا دی گئی ہے جس کے اٹھانے کی مجھ میں قوت نہیں ہے۔ اور نہ اللہ کے بغیر کچھ توفیق ممکن ہے۔

پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ گھر میں داخل ہوئے۔ غسل کیا اور نکلے۔ آپ کے پیچھے آپ کے اصحاب بھی چلنے لگے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے اپنے راستے چلو۔ لوگ آ آ کر بالمشافہ آپ رضی اللہ عنہ سے ملتے رہے اور نبی اکرم ﷺ کی وفات پر بھی تعزیت کا اظہار کرتے رہے۔ جس کو سن کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ بیت اللہ شریف پہنچ گئے۔ وہاں پہنچ کر آپ نے اپنی چادر کا اضطباع کیا (النا کر زیب تن کی)۔ پھر رکن (یمانی) کا استلام کیا (بوسہ لیا) پھر سات چکر کعبۃ اللہ کے گرد گائے اور دو گانہ نماز ادا کی۔ پھر واپس اپنے گھر چلے گئے۔ جب ظہر کا وقت ہوا تو پھر نکلے اور بیت اللہ کا طواف کیا پھر قریب ہی دارالندوہ کے بیٹھ گئے اور اعلان کیا: کوئی ہے جس کو کسی ظلم کی شکایت کرنا ہو یا کسی کو اپنے حق کا مطالبہ کرنا ہو۔ لیکن پھر کوئی نہ آیا بلکہ لوگوں نے (امن و امان کے حوالے سے) اپنے والی کی بھلائی اور تعریف بیان کی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے نماز عصر ادا کی اور بیٹھ گئے پھر لوگ آپ سے الوداع ہوئے اور آپ رضی اللہ عنہ مدینے کی طرف کوچ کرنے نکل پڑے۔ پھر جب اسی سال یعنی بارہ ہجری کوچ کا وقت آیا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خود لوگوں کو حج کروایا اور حج افراد (بغیر عمرے کے) ادا کیا جبکہ مدینہ پر آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنا آئے تھے۔ ابن سعد

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ اچھی روایت ہے اس کے متعدد شواہد مزید ہیں اور اس کی مثل روایت قبول عام پاتی ہے اور لوگ اس کو قبول کرتے ہیں۔

۱۴۰۷ھ..... حبان الصانع سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی انگلی پر یہ نقش تھا: نعم القادر اللہ. اللہ بہترین قدرت والا ہے۔

ابن سعد، الحلی فی الدیاج، ابو نعیم فی المعرفة

علی رضی اللہ عنہ کا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت

۱۳۰۷۹..... ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی تو انصار کے خطباء کھڑے ہوئے اور ان میں سے ایک آدمی کہنے لگا: اے گروہ مہاجرین! رسول اکرم ﷺ جب تم میں سے کسی آدمی کو امارت کی کوئی ذمہ داری سونپتے تھے تو اس کے ساتھ ایک آدمی ہمارا بھی ملا دیتے تھے۔ لہذا ہمارا خیال ہے کہ اب امارت کے بھی دو آدمی والی بنیں ایک تم میں سے اور ایک ہم میں سے۔ چنانچہ انصار کے دوسرے مقررین بھی اسی بات کا اصرار کرنے لگے۔ پھر حضرت زید بن ثابت (جو انصاری صحابی ہی تھے) کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ مہاجرین میں سے تھے اور امام بھی مہاجرین میں سے ہوگا اور ہم اس کے مددگار بنیں گے۔ جس طرح ہم پہلے رسول اللہ ﷺ کے (انصار) مددگار تھے۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: جزاکم اللہ یا معشر الانصار خیراً وثبت قائلکم۔ اے گروہ انصار! اللہ تم کو اچھا بدلہ عطا فرمائے اور تمہارے کہنے والے کو ثابت قدم رکھے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر تم اس کے علاوہ کوئی کام کرو گے (مثلاً دو امیروں والی بات) تو ہم ہرگز تمہارے ساتھ صلح نہ کریں گے۔ پھر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر لوگوں کو ارشاد فرمایا: یہ تمہارے ساتھی ہیں ان کی بیعت کر لو۔ پھر لوگ چل پڑے۔ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے منبر پر بیٹھ کر لوگوں کے چہروں کی طرف دیکھا لیکن۔ ان بیعت کرنے والوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نظر نہ آئے۔ ان کے متعلق پوچھا تو انصاری حضرات جا کر ان کو لے آئے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے رسول اللہ ﷺ کے چچا کے بیٹے اور ان کے داماد! کیا تم مسلمانوں کی۔ بنی ہوئی لاشی کو توڑنا چاہتے ہو۔ جو بیعت کرنے نہیں آئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے خلیفہ رسول اللہ! بیعت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی آپ کی بیعت کر لی۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو زبیر بن العوام بھی نظر نہ آئے۔ ان کے متعلق پوچھا تو لوگ ان کو بھی لے آئے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: اے رسول اللہ کی پھوپھی کے بیٹے! اے رسول اللہ کے حواری۔ ساتھی کیا تو مسلمانوں کی لاشی توڑنا چاہتا ہے؟ انہوں نے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مثل جواب دیا کہ کوئی حرج نہیں۔ بیعت میں پھر انہوں نے بھی بیعت کر لی۔

ابوداؤد، ابن سعد، مصنف ابن ابی شیبہ، ابن جریر، السنن للبیہقی، مستدرک الحاکم، ابن عساکر ۱۳۰۸۰..... سہل بن ابی حمہ اور صمیمہ تیمی اور جبیر بن الحویرث اور ہلال سے مروی ہے سب حضرات کے کلام کا خلاصہ ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا بیت المال سخ میں تھا اور مشہور تھا۔ اس کے باوجود اس کی حفاظت کوئی نہ کرتا تھا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کسی نے کہا: اے خلیفہ رسول اللہ! آپ بیت المال پر کسی کو چوکیدار کیوں نہیں مقرر کرتے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، اس پر کاہے کا خوف! راوی نے کہا: میں نے عرض کیا: وہ کیوں (خوف کیوں نہیں؟) فرمایا: اس پر تالا لگا ہوا ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اس میں سے مال دیتے رہتے تھے حتیٰ کہ کچھ باقی نہ بچتا تھا۔ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ مدینہ منتقل ہو گئے تو بیت المال بھی اسی گھر میں بنو الیاء جہاں آپ رہائش پذیر تھے۔ آپ کے پاس قبیلہ اور جہینہ کی کانوں سے بہت مال آتا تھا نیز بنی سلیم کی معدن بھی خلافت ابی بکر میں کھل گئی تھی۔ چنانچہ اس کی زکوٰۃ بھی آئی۔ آپ رضی اللہ عنہ سارا مال بیت المال میں رکھوا دیا کرتے تھے۔ اور پھر اس کو لوگوں میں گروہ گروہ بنا کر تقسیم کرتے تھے۔ چنانچہ ہر سو آدمیوں کو ایک خاص حصہ دیدیتے تھے۔ اور مال کی تقسیم میں آزاد، غلام، مرد، عورت اور چھوٹے بڑے سب کو برابر رکھتے تھے۔ نیز آپ اونٹ گھوڑوں اور اسلحہ کو خرید لیتے تھے پھر ان کو جہاد فی سبیل اللہ میں کام لاتے تھے۔ ایک سال آپ نے دیہات سے لائی جانے والی چادریں خرید لیں۔ اور ان کو سردیوں میں مدینہ کے فقیر مسکینوں میں تقسیم کر دیا۔ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی اور ان کو دفن کر دیا گیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے امناہ (منشیوں) کو بلایا اور ان کے ساتھ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بیت المال میں تشریف لے گئے۔ آپ کے ساتھ عبدالرحمن بن عوف اور عثمان بن عفان بھی تھے۔ جب ان لوگوں نے بیت المال کھولا تو اس میں کوئی دینار ملا اور نہ درہم۔ ہاں ایک ہڈکا سا کپڑا پڑا تھا اس کو جھاڑا گیا تو اس میں سے ایک درہم گرا۔ تب ان حضرات کو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پر بہت ترس اور رحم آیا۔ مدینہ میں ایک وزان۔ ناپ

توان کرنے والے! اب اتنی جو عمر رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں بھی یہی کام کرتا تھا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بیت المال کی ناپ تو ان کے لئے وہ بھی یہی شخص تھا اس سے پوچھا گیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس جو مال آیا وہ کل ملا کر کس قدر ہوگا؟ اس نے کہا: اٹھ درہم۔ لیکن آپ نے سب کا سب اللہ کی راہ میں خریدا۔ غریبوں کو بخشا۔ فرماتے رہے اور سب کو جیسا کہ چھپے گذر برابر حصہ دیتے رہے۔ ابن سعد۔

۱۴۰۸۱۔ اسے لوگوں کو اگر تمہارا گمان ہے کہ میں نے تمہاری خلافت اور شوق سے لی ہے یا تم پر اور مسلمانوں پر غلبہ پانے کے لیے کی ہے تو ایسی بات ہرگز نہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے اس کو نہ رغبت کے ساتھ لیا ہے اور نہ تم پر اور نہ کسی مسلمان پر غلبہ پانے کے لیے کیا ہے۔ میں نے تو ایک دن یا ایک رات بھی اس کی حرص نہیں رکھی۔ اور نہ کبھی خفیہ یا اعلانیہ اللہ سے اس کا سوال کیا ہے۔ میں نے ایک عظیم ذمہ داری واپس گئے کا بار بنایا ہے۔ جس کے اٹھانے کی مجھے طاقت نہیں الا یہ کہ اللہ پاک مدد کرے۔ میری تو دل کی خواہش ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا کوئی صحابی اس خلافت کو عدل کے ساتھ چلائے تو میں یہ ذمہ داری تم کو واپس کر دیتا ہوں اور یہ سمجھو کہ میری کسی نے بیعت ہی نہیں

کی میری کسی نے بیعت ہی نہیں کی۔ جس کو چاہو یہ ذمہ داری سوئپ دو۔ میں تم میں سے ایک عام سا آدمی ہوں۔ ابو نعیم فی فضائل الصحابة
۱۴۰۸۲۔ عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا تو انہوں نے اپنا سارا مال آخری دینار و درہم تک بیت المال میں ڈال دیا اور فرمایا: میں اس میں تجارت کروں گا اور اس سے روزی تلاش کروں گا کیونکہ میں جب سے مسلمانوں کا امیر بنا ہوں انہوں نے مجھے تجارت اور روزی کمانے سے روک دیا ہے۔ الزهد للامام احمد

۱۴۰۸۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو انہوں نے نہ کوئی دینار چھوڑا اور نہ درہم۔ اور اس سے پہلے انہوں نے اپنا سارا مال بیت المال کے حوالے کر دیا تھا۔ الزهد للامام احمد

۱۴۰۸۴۔ عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک دن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا، خطبے کے دوران نواسہ رسول حضرت حسن رضی اللہ عنہ آ کر منبر پر چڑھ گئے اور بولے: میرے بابا کے منبر سے اتر جائیے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ بات ہماری طرف سے اس کو سکھائی نہیں گئی۔ ابن سعد

۱۴۰۸۵۔ عبدالرحمن بن الاصبہانی سے مروی ہے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے آپ رضی اللہ عنہ منبر رسول اللہ پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے بابا کی مسند سے اتر جائیے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم سچ کہتے ہو۔ یہ تمہارے بابا کی ہی مسند ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن کو اپنی گود میں بٹھایا اور رو پڑے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ میرے حکم سے نہیں ہوا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم سچ کہتے ہو، میں بھی تم پر اہمیت عائد نہیں کر رہا۔ ابو نعیم والجبیری فی جزئہ

۱۴۰۸۶۔ ابن رباح سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد حاطب کو مقوقس شاہ مصر کے پاس (ایٹلی بنا کر) بھیجا۔ وہ مشرقی بستیوں کے کنارے پر سے گذرے تو ان سے صلح کی بات کی اور انہوں نے آپ کو جزیہ دیا۔ پھر وہ بستی والے اسی طرح چلتے رہے حتیٰ کہ مصر میں عمرو بن العاص نے لشکر کشی کی اور قتال کیا اور پہلا معاہدہ ختم ہو گیا۔ ابن عبدالحکم فی فتوح مصر

۱۴۰۸۷۔ محمد بن ابراہیم سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ماریہ رضی اللہ عنہا کے اخراجات اٹھاتے تھے حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے اخراجات برداشت کرتے تھے حتیٰ کہ ماریہ ہی ان کے عہد خلافت میں انتقال کر گئیں۔ ابن سعد

۱۴۰۸۸۔ ہمیں محمد بن عمر (واقفی) نے خبر دی کہ مجھے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام عمرو بن عمیر بن حنی نے اپنے دادا سے روایت نقل کی کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کوئی زمین اپنے لیے حصصی (خاص) نہیں کی سوائے نقیع کے جو رسول اللہ ﷺ نے اپنے (جہادی) گھوڑوں کے لیے خاص کر رکھی تھی۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا کہ آپ نے اس جگہ کو اپنے لیے خاص کیا تھا اور اس میں اپنے گھوڑوں کی حفاظت کرتے تھے جو جہاد میں کام آتے تھے۔ اور جب آپ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں کمزور لاغر اونٹ آپ کے پاس آتے تو ان کو ربذہ صحیح دیتے اور جوان اونٹوں کی نگہبانی کرتا وہ بھی وہیں چراتا تھا۔ اور ربذہ کو حسی (خاص) نہیں کیا تھا۔ بلکہ اہل چشموں

کو حکم دیا تھا کہ جو ربدہ میں اپنے جانوروں کو پانی پلانے (چرانے) لائے ان کو روکا نہ جائے۔ لیکن جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا اور لوگ زیادہ ہو گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ملک شام، مصر اور عراق کی طرف لشکر بھیجے تو ربدہ کوچھی (خاص) کر لیا راوی کہتے ہیں اور مجھے وہاں کا عامل نمران مقرر کر دیا۔ ابن سعد

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی نصیحتیں

۱۴۰۸۹..... حارث بن نصیل سے مروی ہے کہ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یزید بن ابی سفیان (گورنر بنانے) کے متعلق حتمی ارادہ فرمایا تو ان کو فرمایا: اے یزید! تو جوان آدمی ہے اور تیرا نام خیر کے ساتھ لیا جاتا ہے یقیناً تیرے اندر لوگوں نے اچھی چیزیں دیکھی ہوں گی یہ بات تیرے دل میں ہوگی۔ کہ وہ کیا اچھی باتیں ہیں اب میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں تیرا امتحان لوں اور تجھے تیرے گھر والوں سے دور بھیجوں۔ لہذا تو دیکھ لے کہ تو یہ ذمہ دار بن اٹھائے گا؟ میں تجھے پہلے خبردار کر دیتا ہوں کہ اگر تو اچھے کام کیے تو میں تمہارے (عہدے میں) اضافہ کر دوں گا اور اگر تم نے برائی کا راستہ اختیار کیا تو تم کو معزول کر دوں گا۔ پس تم کو خالد بن سعید کی جگہ گورنر بنانا ہوں۔

پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کو ذاتی زندگی سے متعلق نصیحتیں فرمائیں پھر فرمایا: میں تم کو خاص طور پر ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح کا خیال رکھنے کو کہتا ہوں، تم اسلام میں ان کے مرتبے سے اچھی طرح واقف ہو گے ہی اور رسول اللہ نے ان کے متعلق ارشاد فرمایا تھا: ہر امت کا کوئی امین ہوتا ہے، اس امت کا امین ابو عبیدہ بن الجراح ہے۔

لہذا تم ان کی فضیلت کو اور ان کی مسابقت فی الاسلام کو مد نظر رکھنا۔ اور معاذ بن جبل کا بھی خیال رکھنا تم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان کی رفاقت کو جانتے ہو گے اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا:

امام العلماء اپنے فریضے کو زیادہ نبھاتا ہے (اور ان سے بڑا عالم اس علاقے میں کوئی نہیں جہاں تم جا رہے ہو) لہذا تم دونوں حضرات کے معاملے میں کوئی رکاوٹ نہ ڈالنا اور وہ بھی تمہارے ساتھ خیر برتنے میں کوئی کمی نہ کریں گے۔

یزید نے عرض کیا: اے خلیفہ رسول اللہ! جس طرح آپ نے مجھے ان کے متعلق نصیحتیں فرمائی ہیں آپ ان کو بھی میرے متعلق کچھ نصیحت فرمادیں۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں ان کو تمہارے متعلق نصیحت کرنے میں ہرگز کوتاہی نہ کروں گا۔ یزید نے عرض کیا: اللہ آپ پر رحم فرمائے اور آپ کو اسلام کی طرف سے اچھا بدلہ عطا کرے۔ ابن سعد

کلام:..... روایت کی سند میں انتہائی ضعیف راوی واقدی ہے۔ اس حدیث میں مذکور احادیث قوی بخاری کتاب المناقب مناقب ابی عبیدہ میں موجود ہے۔

۱۴۰۹۰..... جعفر بن عبد اللہ بن ابی الحکم سے مروی ہے کہ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے امراء (گورنروں) یعنی یزید بن ابی سفیان، عمرو بن العاص اور شریک بن حسہ کو ملک شام کی طرف بھیجا تو ان کو فرمایا: اگر تم کسی ایک جگہ میں جمع ہو جاؤ تو تمہارے اور تمہارے ماتحت سب لوگوں کے امیر یزید بن ابی سفیان ہوں گے اور اگر تم مختلف لشکروں میں بٹ جاؤ تو جو جس لشکر میں ہو گا وہ ان سب کا امیر ہوگا۔

۱۴۰۹۱..... ابن ابی عون وغیرہ سے مروی ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے دعویٰ کیا کہ مالک بن نویرہ نے۔ اپنے شاعری کے کلام میں ارتداد کا ارتکاب کر لیا ہے جو ان کو پہنچ گیا ہے۔ لیکن مالک نے اس بات کا خود انکار کر دیا اور بولے: میں اسلام پر ثابت قدم ہوں میں نے کوئی اور نہ دین پسند کیا ہے اور نہ اسلام کو بدلا ہے۔ اس بات پر ابو قتادہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی شہادت پیش کی (کہ واقعی مالک اپنے اسلام پر قائم ہے) لیکن خالد رضی اللہ عنہ نے مالک کو آگے بلایا اور ضرار بن الازور کو حکم دیدیا چنانچہ ضرار نے ان کی گردن اڑادی۔ پھر خالد رضی اللہ عنہ نے مالک کی بیوی پر قبضہ کر لیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو کہنے والے نے کہا: خالد نے (مالک کی بیوی کے ساتھ) زنا کیا ہے لہذا ان کو

سنگسار کیجئے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ان کو سنگسار نہیں کر سکتا کیونکہ انہوں نے تاویل کی تھی جس میں ان سے غلطی ہوگئی (تاویل یہ کی کہ وہ مرتد غیر مسلم کی بیوی ہے اور اس کے قتل کے بعد یہ ان کی قیدی اور پابندی بن گئی ہے)۔ کہنے والے نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو کہا: کہ خالد نے ایک مسلمان (مالک) کو قتل کیا ہے لہذا اس کے قصاص میں ان کو قتل کیجئے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ان کو قتل بھی نہیں کر سکتا کیونکہ انہوں نے تاویل کی تھی کہ جس میں ان سے غلطی ہوگئی کہ مالک نے ایسا شعر کہا ہے جو اس کے ارتداد کا ثبوت ہے پھر کہنے والے نے کہا: پھر آپ خالد کو (شکر کی سپہ سالاری سے) معزول کر دیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں کبھی بھی ایسی تلوار کو نیا م میں نہیں ڈال سکتا جو اللہ نے کافروں پر سونت لی ہے۔ ابن سعد

۱۳۰۹۲۔ ابو جزة یزید بن عبید السعدی سے مروی ہے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جرف (مدینے کے قریب ایک) مقام پر تشریف لے گئے جہاں اسلامی لشکر ٹھہرے ہوئے تھے۔ قبائل ایک دوسرے کے سامنے اپنے حسب نسب بیان کر رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے فزارہ قبیلے کے پاس سے گذرے تو ان میں سے ایک اٹھا اور اس نے آپ کو عرض کیا: خوش آمدید! پھر مزار یوں نے مل کر کہا کہ اے خلیفہ رسول اللہ! ہم گھوڑوں کے عادی لوگ ہیں اور اپنے ساتھ گھوڑے لائے ہیں۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تم کو ان میں برکت نصیب کرے۔ فزاری لوگ بولے: آپ اس لیے بڑا علم ہمارے قبیلے کے حوالے فرمادیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس کو اس کی جگہ سے تبدیل نہیں کر سکتا جو بنی بھس میں ہے۔ فزاری نے کہا: آپ ان کو ہم پر مقدم کر رہے ہیں جن سے ہم کہیں بہتر ہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: او کیمنے! چپ رہ۔ وہ تم سے بہتر ہیں، وہ پہلے اسلام لانے والے ہیں اور ان میں سے کوئی آدمی اسلام لانے کے بعد اسلام سے واپس نہیں لوٹا۔ حالانکہ تو بھی اور تیری قوم کے لوگ بھی اسلام سے۔ ایک بار پھر چلے ہیں۔ عیسیٰ جو میسرۃ بن مسروق تھانے کہا اس کو کہا: کیا تو خلیفہ رسول اللہ ﷺ کی بات نہیں سن رہا؟ فزاری بولا: تو چپ رہ! تجھے تو سب کچھ مل گیا ہے۔ ابن سعد

۱۳۰۹۳۔ عبدالرحمن بن سعید بن ربیع سے مروی ہے کہ ابان بن سعید مدینے واپس تشریف لے آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: تم کو یہ حق نہیں تھا کہ امام وقت کی اجازت کے بغیر اپنے عہدے کو چھوڑ کر واپس آجاتے۔ اور وہ بھی ایسے حالات میں کہ نبی علیہ السلام کی وفات کے بعد لوگ اسلام میں کمزور پڑ رہے ہیں آپ تو اس عہدے کے امانت دار تھے۔

ابان بن سعید نے عرض کیا: اللہ کی قسم! میں رسول اللہ ﷺ کی خوشنودی کے لیے یہ کام کرتا تھا، پھر (کچھ عرصہ) ابو بکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور مسابقت فی الاسلام کی وجہ سے کام کیا۔ اب میں رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی کے لیے بھی یہ عہدہ نہیں گوارا کر سکتا۔

پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا کہ اب کس کو بحرین پر گورنر بنا کر بھیجا جائے۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا ایک آدمی ہے جس کو رسول اللہ ﷺ نے بحرین والوں پر عامل (گورنر) بنایا تھا۔ ان کے ہاتھوں پر وہاں کے لوگوں نے اسلام قبول کیا اور اپنی اطاعت کا اظہار کیا۔ اور وہ بھی ان لوگوں کو اچھی طرح جانتا ہے اور ان کے علاقے سے بھی واقف کار ہے۔ وہ ہے حضرت العلاء بن الحضرمی۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار کر دیا اور عرض کیا کہ آپ ابان بن سعید ہی کو اس کام پر مجبور کریں۔ کیونکہ وہ بحرین والوں کا حلیف (دوست) ہے۔ لیکن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کو اس عہدے پر مجبور کرنے سے انکار کر دیا اور فرمایا: میں ایسے شخص کو کیسے مجبور کر سکتا ہوں جو کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی کے لیے کوئی کام نہیں کر سکتا۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے علاء بن الحضرمی کو بحرین بھیجنے پر اتفاق رائے کر لیا۔ ابن سعد

۱۳۰۹۴۔ مطلب بن سائب بن ابی وداعہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عمرو بن العاص کو لکھا کہ میں نے خالد بن ولید کو حکم بھیج دیا ہے کہ وہ (اپنے لشکر کے ساتھ) تمہارے پاس آئے تاکہ تم کو کمک ملے۔ لہذا جب وہ تشریف لے آئیں تو ان کے ساتھ اچھا سلوک رکھنا اور ان کو تنگی میں نہ ڈالنا اور نہ ان کے کاموں میں رکاوٹ ڈالنا اگرچہ میں نے تم کو ان پر اور دوسرے امراء پر مقدم کر رکھا ہے۔ لہذا ان لوگوں سے بھی اپنی مہمات میں مشاورت کرتے رہو اور ان کی مخالفت نہ کرو۔ ابن سعد

۱۳۰۹۵۔ عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ارادہ فرمایا کہ تمام لشکروں کو ملک شام

انہا کرائیں۔ عالمین میں سے سب سے پہلے آپ کے عمال حضرت عمرو بن العاص تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو مکہ دیا کہ وہ قاصدین پر لشکر کشی کے ارادے سے ایلاتہ مقام پر پہنچیں۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا لشکر جب مدینہ سے نکلا تو اس نے اراقرق پر لشکر کشا، من میں سے اکثر مہاجرین اور انصار تھے۔ اس وقت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر، بنو العاص رضی اللہ عنہ کی سواری کے ساتھ ساتھ پیوں چل رہے تھے اور عمرو بن العاص کو۔ جو سواری تھے وصیت کرتے جا رہے تھے: اے عمرو! اپنے باطن میں اور ظاہر میں اللہ سے ڈرتے، ہنا۔ اللہ سے ڈرتے رہنا، شک نہ آتا، کچھ رہا ہے اور نہ۔ اس کو اس نے بے دیکھ رہا ہے۔ دیکھو! میں نے تم کو ایسے لوگوں پر بھی مقدم کر دیا۔ (امیر) بنا دیا ہے، جو محمد سے اسلام میں پہلے داخل ہونے والے ہیں اور ایسے لوگوں پر بھی تجھے مقدم کر دیا ہے جو اسلام اور انہی اسلام سے نسبت تیرے زیادہ غنی ہیں۔ لہذا آخرت کے عالمین میں سے بن اور جو بھی تو عمل کرے اس کے ساتھ اللہ کی رضا کو مد نظر رکھ۔ اپنے ساتھ والوں کے لیے ان کے باپ کے قائم مقام بن جا۔ لوگوں کے چھپے ہوئے اموال و عیوب کے پیچھے نہ پڑنا، بلکہ ان کے ظاہر پر اکتفاء کرنا۔ اپنے کام میں تندہی دکھانا۔ جب دشمن سے تیری مذہب بھیز ہو تو سچائی کے ساتھ لڑائی کے جوہر دکھا، بز دلی کو پاس بھی نہ آنے دینا اور جو مال غنیمت میں خیانت کا مرتکب ہو اس کی پکڑ کر اور اس کو سزا دے اور جب تو اپنے ساتھیوں کو وعظ کرے تو مختصر بات کر۔ اپنی ذات کی اصلاح رکھ، تیری رعایا تیرے لیے درست ہو جائے گی۔ ابن سعد

۱۴۰۹۶..... عبدالحمید بن جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا: میں نے تم کو قبائلی بلی، غدر، قضاہ کی تمام شاخوں اور اس علاقے میں جتنے باقی ماندہ عرب ہیں سب پر عامل بنا دیا ہے۔ لہذا ان کو جہاد فی سبیل اللہ کی طرف بلانا اور جہاد کی ترغیب دینا۔ پس جو تیری بات مان لیں ان کو سواری دینا اور زور اور اہ دینا۔ ان کے ساتھ موافقت کا برتاؤ کرنا اور ہر قبیلے کو الگ الگ مقام پر اتارنا۔ ابن سعد

۱۴۰۹۷..... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس دن رسول اکرم ﷺ کا انتقال ہوا اسی روز حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی گئی۔ اس سے اگلے روز حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور عرض کیا: میرے والد رسول اللہ ﷺ کی میراث مجھے دیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا وراثت میں یا آپ ﷺ نے تم کو دینے کا فرمایا تھا؟ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: فدک، خیبر اور مدینے کے اموال صدقات میں ان کی وارث بنوں گی جس طرح آپ کے انتقال کے بعد آپ کی بیٹیاں وارث بنیں گی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم تیرا باپ مجھ سے بہتر تھا اور تم میری بیٹیوں سے بہتر ہو۔ اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: ہم اپنا وارث کسی کو نہیں بناتے، جو چھوڑ کر جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ یعنی یہ مذکورہ اموال۔ لہذا اگر تم کو معلوم ہے کہ تمہارے والد مکرم نے یہ اموال تم کو عطا کر دیئے ہیں تو ہاں کرو، ہم تمہاری بات خدا کی قسم قبول کریں گے اور تم کو یہ اموال دیدیں گے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میرے پاس ام ایمن (حضور ﷺ کی باندی اور آپ کی پرورش کرنے والی) آئی تھیں انہوں نے فرمایا: آپ نے مجھے فدک دیدیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ باغ فدک تمہارے لیے ہے۔ پس تم نے بھی یہ سنا ہے اور میں تمہاری بات قبول کرتا ہوں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میرے پاس جو علم تھا میں نے تم کو بتا دیا۔ ابن سعد

کلام:..... روایت کے تمام راوی ائمہ ہیں سوائے واقدی کے جو انتہائی ضعیف ہے۔

۱۴۰۹۸..... ام خالد بنت (خالد) بن سعید بن العاص سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت ہو جانے کے بعد میرے والد بنیمن سے مدینہ تشریف لے آئے۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کہا: تم بنی عبد مناف (ابو بکر) پر کس طرح راضی ہو گئے کہ وہ تمہاری جگہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس پر کوئی مواخذہ نہ فرمایا: لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دل میں یہ بات بیٹھ گئی۔ میرے والد خالد تین ماہ بغیر ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کیے ٹھہرے رہے۔ پھر ایک مرتبہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ خالد کے پاس جب وہ اپنے گھر میں تھے گذرے اور ان کو سلام کیا۔ خالد نے (سلام کے جواب کے بعد) عرض کیا: کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ میں آپ کی بیعت کروں؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ

نے ارشاد فرمایا: مجھے اچھا لگے گا اگر تم اس خیر میں شامل ہو جاؤ جس میں سب مسلمان شامل ہیں۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ سے شام کا وعدہ کرتا ہوں اس وقت میں آپ کی بیعت کر لوں گا۔ چنانچہ وہ مقررہ وقت پر حاضر ہوئے اس وقت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف فرما تھے۔ چنانچہ خالد نے آپ کی بیعت کر لی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی رائے ان کے بارے میں اچھی تھی اور آپ رضی اللہ عنہ خالد کی تعظیم کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جب مسلمانوں کے لیے جھنڈا تیار کیا تو وہ جھنڈا لے کر خالد رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بات کی اور عرض کیا: آپ خالد کو والی بنا رہے ہیں حالانکہ وہ ایسا ایسا کہتے ہیں۔ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابو بکر رضی اللہ عنہ پر اصرار کرتے رہے حتیٰ کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ابو اروی الدوسی کو خالد رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا۔ انہوں نے جا کر پیغام دیا کہ خلیفہ رسول اللہ! آپ کو فرماتے ہیں کہ ہمارا جھنڈا واپس کر دیں۔ چنانچہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے جھنڈا نکال کر دیدیا اور فرمایا: اللہ کی قسم! ہم کو تو تمہاری حکمرانی نے خوش کیا اور نہ تمہارے معزول کرنے نے ہم کو غمگین کیا۔ اور ملامت کرنے والا (بیخ کنی کرنے والا) تمہارے سوا کوئی اور ہے۔

ام خالد فرماتی ہیں: اتنے میں مجھے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ میرے والد کے پاس داخل ہوتے دکھائی دیئے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آ کر میرے والد سے معذرت کرنے لگے۔ اور ان کو تاکید فرمائی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق کوئی بات نہ کریں۔ چنانچہ اللہ کی قسم! میرے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر ہمیشہ ترس کھاتے رہے حتیٰ کہ ان کی وفات ہو گئی۔ ابن سعد

۱۳۰۹۹۔ سلمۃ بن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن بن عوف سے مروی ہے کہ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خالد کو ان کے منصب سے معزول کیا تو ان کی جگہ یزید بن ابی سنیان کو ان کے لشکر پر سپہ سالار مقرر کر دیا اور ان کا جھنڈا بھی یزید کو تھما دیا۔ ابن سعد

۱۳۱۰۰۔ محمد بن ابراہیم بن الحارث اتقی سے مروی ہے کہ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خالد بن سعید کو معزول فرمایا تو ان کے متعلق شہبیل بن حسنہ کو وصیت فرمائی۔ شہبیل بن حسنہ بھی امراء میں سے تھے (اور کسی لشکر پر امیر تھے) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے شہبیل کو فرمایا: خالد بن سعید کا خیال رکھنا۔ اپنی ذات پر ان کا حق یاد رکھنا، جس طرح تم چاہتے ہو کہ وہ تمہارا حق یاد رکھیں۔ اگر چہ اب وہ تم پر والی (حاکم) نہیں رہتے ہیں۔ لیکن تم اسلام میں ان کا رتبہ جانتے ہو، نیز رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا تو خالد آپ ﷺ کی طرف سے امیر (وگورنر) مقرر تھے۔ پھر میں نے بھی ان کو امیر مقرر کر دیا تھا، لیکن مجھے ان کو معزول کرنا زیادہ بہتر محسوس ہوا، امید ہے کہ یہی ان کے لیے ان کے دین کے حوالے سے بہتر ہوگا۔ میں جب بھی کسی کو امارت (حکمرانی) کے حوالے سے قابل رشک سمجھتا ہوں تو اس کو لشکروں کے امیر میں جہیز لیتا ہوں۔ پس (اے شہبیل!) میں تم کو (خالد پر) اور اس کے ابن العم (اور دوسرے لوگوں) پر امیر مقرر کرتا ہوں، جب تم کو کوئی ایسا مسئلہ درپیش ہو جس میں تم کو کسی پر بیزار خیر خواہ کا مشورہ اور اس کی ضرورت محسوس ہو تو سب سے پہلے ابو عبیدہ بن الجراح پھر معاذ بن جبل اور پھر خالد بن سعید کو تلاش کرنا۔ بے شک تم کو ان کے پاس نیہت اور خیر خواہی ملے گی۔ اور ہاں ان لوگوں پر اپنی رائے مسلط کرنے سے گریز کرنا اور ان سے کسی طرح کی خیر چھپانے کی غلطی بھی نہ کرنا۔ ابن سعد

نبی کے مال میں میراث جاری نہیں ہوتی

۱۳۱۰۱۔ ابو جعفر سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس اپنی میراث مانگنے آئیں، عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ بھی اپنی میراث مانگنے آئے، دونوں کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تشریف لائے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: تم کسی کو وارث نہیں بناتے۔ ہم جو چھوڑ کر جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کا اہل و عیال بھی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہاں تک فرمایا کہ: اور وراثت سلیمان داؤد سلیمان داؤد کے وارث بنے۔ اور زکریا (کے تعلق فرمان الہی سے انہوں) نے فرمایا: اور وراثت من ال یعقوب۔ مجھ ایک اور روایت ہے جو میری وراثت بنے اور وارث بنے آل یعقوب کی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ

نے جو اب ارشاد فرمایا: یہ حقیقت ہے، اور اللہ کی قسم! تم بھی بخوبی جانتے ہو جو میں جانتا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بس یہ اللہ کی کتاب ہے جو یوں رہتی ہے۔ پھر یہ حضرات خاموشی سے واپس چلے گئے۔ ابن سعد

۱۳۱۰۲... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بحرین سے مال آیا تو میں نے مدینہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے منادی کو یہ اعلان کرتے سنا: جس سے رسول اللہ ﷺ اپنی زندگی میں مال دینے کا وعدہ فرما گئے ہوں وہ آجائے۔ چنانچہ یہ اعلان سن کر کئی لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو مال دیا۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا تھا: اے ابوبکر! جب ہمارے پاس مال آئے تو تم آجانا۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو دو یا تین پیالے بھر کر درہم دیئے۔ ابوبکر نے ان کو شمار کیا تو وہ چودہ سو درہم نکلے۔ ابن سعد

۱۳۱۰۳... جابر رضی اللہ عنہ بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: اگر (میرے پاس) بحرین سے مال آیا تو میں تجھے اتنا اتنا اور اتنا عطا کروں گا۔ لیکن پھر بحرین سے مال نہ آیا حتیٰ کہ رسول اکرم ﷺ ہی کی وفات ہو گئی۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ان کے پاس بحرین سے مال آیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے کوئی وعدہ کیا ہو وہ آجائے۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: مجھ سے بھی رسول اللہ ﷺ نے وعدہ فرمایا تھا کہ جب میرے پاس بحرین سے مال آئے گا تو مجھے اتنا اتنا اور اتنا عطا فرمائیں گے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر لو۔ چنانچہ میں نے پہلی مرتبہ (مٹھی بھر کر) لیا تو وہ پانچ سو درہم نکلے پھر میں نے دوسرے اور اتنا ہی لے لیا۔ ابن سعد، مصنف ابن ابی شیبہ، البخاری، مسلم

۱۳۱۰۴... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ کے قرض کو ادا کیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے وعدے پورے فرمائے۔ ابن سعد

مجلس شوریٰ کا قیام

۱۳۱۰۵... قاسم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق کو جب کوئی مسئلہ درپیش آتا جس میں ان کو اہل رائے اور اہل فقہ کے مشوروں کی ضرورت محسوس ہوتی تو آپ رضی اللہ عنہ مہاجرین و انصار کے لوگوں کو بلا تے جن میں خاص طور پر عمر، عثمان، علی، عبدالرحمن بن عوف، معاذ بن جبل، ابی بن کعب اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم ضرور شامل ہوتے۔ یہ سب حضرات خلافت صدیق میں فتویٰ جاری فرماتے تھے۔ لوگوں کے فتاویٰ انہی کے پاس آتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا یہی معمول اپنی خلافت میں رہا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو آپ رضی اللہ عنہ نے بھی مذکورہ افراد کو بلا تے تھے اور ان کے دور میں فتویٰ کا منصب عثمان، ابی اور زید رضی اللہ عنہم کے سپرد تھا۔ ابن سعد

۱۳۱۰۶... مسور رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! ابوبکر و عمر اس مال سے خود کو اور اپنے رشتے داروں کو دہر رکھتے تھے اور میں اس مال میں صلہ رحمی کرنے کو درست سمجھتا ہوں۔ ابن سعد

۱۳۱۰۷... زبیر بن المنذر بن ابی اسید الساعدی سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ آؤ اور بیعت میں شامل ہو جاؤ۔ کیونکہ تمام لوگ اور آپ کی قوم والے بھی بیعت کر چکے ہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نہیں، اللہ کی قسم! میں بیعت نہیں کروں گا جب تک کہ اپنے ترکش کے سارے تیر نہ آزمالوں اور اپنی قوم اور خاندان کے ساتھ مل کر تمہارے ساتھ جنگ نہ کروں۔ یہ خبر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ملی تو حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے خلیفہ رسول اللہ! انہوں نے انکار کر دیا ہے اور بے دہمی تک پہنچ گئے ہیں۔ وہ آپ کی بیعت برز کرنے والے نہیں جب تک ان سے قتال نہ کیا جائے، ان سے قتال کیا گیا تو ان کی اولاد اور ان کا خاندان بھی جنگ میں کود پڑے گا۔ پھر ان کا قبیلہ خزرج بھی پیچھے نہ رہے گا خزرج کا حلیف اوس ہے وہ بھی لازماً شریک جنگ ہو جائے گا۔ لہذا آپ سعد بن عبادہ کو چھیڑیں ہی ناں۔ کیونکہ آپ کی حکومت مضبوط ہو چکی ہے وہ آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکتے اور وہ اکیلے آدمی ہیں جو

چھوڑ دیئے گئے ہیں۔

چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بشیر رضی اللہ عنہ کی نصیحت کو قبول کر لیا اور سعد کو (ان کے حال پر) چھوڑ دیا۔

پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ان کو ایک دن مدینے کے راستے میں برسرِ راہ ملے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے سعد! بولو! سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عمر! تم بولو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایسے شخص۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھی ہو جو ان کے ساتھی نہ بن سکے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں میں ایسا ہی ہوں۔ اب حکومت کی باگ تمہارے ہاتھ میں آگئی ہے، حالانکہ اللہ کی قسم تمہارے پہلے ساتھی تم سے زیادہ ہم کو پسند تھے۔ اللہ کی قسم ہم تو تمہارے پڑوس کو بھی اچھا نہیں سمجھتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اپنے پڑوس کے پڑوس کو اچھا نہیں سمجھتا وہاں سے منتقل ہو جاتا ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بولے: میں بھی اس بات کو نہیں بھولوں گا اور تم کو چھوڑ کر تم سے اچھے پڑوس کا پڑوس اختیار کروں گا۔

چنانچہ تھوڑا عرصہ بعد حضرت سعد رضی اللہ عنہ خلافت عمر رضی اللہ عنہ کے شروع میں ہجرت کر کے ملک شام (جہاد کی غرض سے) چلے گئے اور وہاں حوران مقام پر انہوں نے وفات پائی۔ رضی اللہ عنہ وارضاه و عفا علیہ۔ ابن سعد ۱۳۱۰۸۔ ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس ذوی القربیٰ۔ رشتے داری کا حصہ مانگنے آئیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا تھا: ذوی القربیٰ۔ میرے رشتہ داروں کا حصہ میری زندگی تک ہے اور میری موت کے بعد نہیں۔ ابن راھویہ کلام:۔۔۔۔۔ روایت کی سند میں کلبی متروک (نا قابل اعتبار) راوی ہے۔

فائدہ:۔۔۔۔۔ فرمان الہی ہے:

واعلموا انما غنمتم من شیء فان لله خمسہ وللرسول ولذی القربیٰ۔ الخ

اور جان لو! جو تم غنیمت حاصل کرو بے شک اللہ کے لیے اس کا پانچواں حصہ ہے اور رسول کے لیے اور رسول کے رشتہ داروں کے

لیے۔ الآیۃ

بیعت سمع اور طاعت پر

۱۳۱۰۹۔ ابو العقیف رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کی وفات کے بعد لوگوں سے بیعت لے رہے تھے۔ ایک جماعت اکٹھی ہو کر آپ رضی اللہ عنہ کے پاس آئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: میری بیعت کرو اللہ اور اس کی کتاب کی بات سننے اور اس کی اطاعت کرنے پر۔ پھر آپ (جماعت کے) امیر کو یہی فرماتے پھر وہ اثبات میں ہاں کرتا تو آپ ان کو بیعت فرما لیتے۔ چنانچہ میں نے وہ شرط جان لی جس پر آپ لوگوں سے بیعت لیتے تھے۔ اس وقت میں ایک نوخیز لڑکا تھا جو بلوغت کے قریب پہنچا تھا۔ چنانچہ جب ایک جماعت آپ کے پاس سے اٹھی تو میں آپ کے پاس پہنچ گیا: میں نے عرض کیا: میں آپ کی بیعت کرتا ہوں اللہ اور اس کی کتاب کی بات سننے اور اس کی اطاعت کرنے پر۔ آپ رضی اللہ عنہ نے میری طرف نگاہ اٹھائی اور میری بات کو درست قرار دیا گویا میں نے آپ کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا تھا پھر آپ رضی اللہ عنہ مجھے بیعت فرمایا۔ العارث، ابن جریر، السنن للبیہقی

۱۳۱۱۰۔ موسیٰ بن ابراہیم آل ربیعہ کے ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ ان کو یہ خبر ملی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو جب خلیفہ منتخب کر لیا گیا تو وہ اپنے گھر میں رنجیدہ و غمزدہ ہو کر بیٹھ گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ ان کو ملامت کرنے لگے اور فرمایا: تم نے مجھے اس کام کی مشقت میں ڈالا ہے، میرے لیے لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنا کتنا کٹھن ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: کیا آپ کو علم نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: حاکم جب اجتہاد کرتا ہے اور درست فیصلہ

کرتا ہے تو اس کو دہرا جرم ملتا ہے۔ اور اگر وہ اجتہاد کے نتیجے میں خطا کر بیٹھتا ہے تو اس کو ایک اجر ملتا ہے۔
گویا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے لیے سہولت پیدا کر دی۔

ابن راہویہ، فضائل الصحابة للبخيم، شعب الایمان للبيهقي

۱۳۱۱۱۔ عبد اللہ رضی اللہ عنہ بن عمرو بن العاص سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو لکھا
تم پر سلام ہو! مجھے تمہارا امر اسلما ملا، تم نے ان لشکروں کا لکھا تھا جو روم کی فتح میں تمہارے ساتھ مل گئے ہیں۔ یاد رکھو! اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی
کے ساتھ جبکہ ہمارے پاس بڑا لشکر تھا ہماری مدد نہیں فرمائی۔ جیسا کہ جنگ حنین میں ہوا اور ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے ہمارے پاس
صرف دو گھوڑے ہوتے تھے۔ اور ہم میں سے ہر شخص کو اونٹ کی سواری بھی میسر نہ تھی جس کی وجہ سے ہم اونٹوں کے پیچھے پیچھے چلتے تھے۔ غزوہ
احد میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور ہمارے پاس صرف ایک گھوڑا تھا جس پر رسول اللہ ﷺ سوار ہوتے تھے۔ ایسی جنگی میں اللہ ہم کو غالب بنا
فرماتا تھا اور ہمارے مخالفین پر ہماری مدد فرماتا تھا۔ پس اے عمرو! جان لے اللہ کا سب سے زیادہ اطاعت گزار شخص وہ ہے جو معاصی سے سب
سے زیادہ بیزار ہو۔ پس اللہ کی اطاعت کر اور اپنے ساتھیوں کو بھی اس کی اطاعت کا حکم کرو۔ الاوسط للطبرانی
کلام: واقدی اس روایت میں متفرد ہے اور واقدی ضعیف راوی ہے۔

۱۳۱۱۲۔ عیسیٰ بن عقیبہ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی گئی تو وہ اس سے اگلے روز لوگوں کو خطبہ دینے کے لیے
کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا:

اے لوگو! میری بیعت کر کے تم نے جو میرے متعلق اپنی رائے کا اظہار کیا ہے میں تم کو یہ تمہاری رائے واپس کرتا ہوں کیونکہ میں تم میں
اچھا شخص نہیں ہوں۔ لہذا تم اپنے بہترین شخص کی بیعت کر لو۔
یہ سن کر لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور بولے اے خلیفہ رسول اللہ! اللہ کی قسم! تم ہم میں سب سے بہترین فرد ہو۔
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے لوگو! لوگ اسلام میں بخوشی اور بزرور داخل ہو چکے ہیں۔ وہ اللہ کی پناہ میں آئے ہیں اور اس کے یہ وہی بن گئے ہیں۔ پس اگر تم سے ممکن
ہو کہ اللہ تم سے اپنے کسی ذمے اور وعدے کا سوال نہ کرے تو درپن کرنا۔ اس کے ذمے اور وعدے کا اظہار کرو میرے ساتھ کسی شیطان لگا ہوا ہے جو
میرے ساتھ حاضر رہتا ہے۔ پس جب تم مجھے غضب آلود دیکھو تو مجھ سے کنارہ کرو۔ کہیں میں تمہارے ہاتھوں اور کھانوں کا علیہ نہ بگاڑ دوں۔ اے
لوگو! اپنے لڑکوں کی کمائی کی دیکھ بھال رکھا کرو کیونکہ جو گوشت حرام سے پرورش پایا ہو اس کو جنت میں داخل ہونے کی گنجائش نہیں ہے۔ دیکھو! اپنی
نگاہوں کے ساتھ میرا خیال رکھو۔ اگر میں سیدھا چلوں تو میری مدد کرو، اگر میں کج روی اختیار کروں تو مجھے سیدھا کر دو، اگر میں اللہ کی اطاعت
کروں تو میری اطاعت کرو اور اگر میں اللہ کی نافرمانی میں مبتلا ہو جاؤں تو تم پر میری اطاعت نہیں۔ الاوسط للطبرانی

۱۳۱۱۳۔ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے مرض الوفا میں ان کو فرمایا: مجھے تین چیزوں
کے کرنے کا افسوس ہے، کاش میں ان کو نہ کرتا۔ تین چیزوں کے نہ کرنے کا افسوس ہے۔ کاش میں ان کو انجام دیدیتا اور تین چیزوں کے متعلق
میری خواہش تھی کہ کاش میں نبی اکرم ﷺ سے ان کے متعلق سوال کر لیتا۔

بہر حال وہ تین چیزیں جو میں نے انجام دیں کاش کہ میں ان کو نہ کرتا۔ کاش میں فی طمد کا دروازہ نہ ہوتا اور اس کو چھوڑ دیتا اگرچہ لوگوں نے
اس کو جنگ پر بند کر دیا تھا (یعنی فاطمہ کی مخالفت نہ کرتا) کاش ستیفہ کے روز حکومت کی باگ ڈور دو آدمیوں میں سے کسی ایک کی گردن میں ڈال
دیتا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح یا عمر رضی اللہ عنہ۔ پس ان میں سے کوئی بھی امیر بن جاتا اور میں اس کے لیے شخص وزیر (مددگار) ہوتا۔ اور
کاش کہ جب میں نے خالد کو مرتدین کے خلاف لشکر کشی کے لیے بھیجا تو میں وہ قفہ تمام کر دیتا اگر مسلمان غالب آجاتے تو ٹھیک ورنہ میں لڑائی
میں اور لشکروں کو مدد بہم پہنچانے میں مصروف رہتا۔

اور وہ تین چیزیں مجھ سے چھوٹ گئیں کاش کہ میں ان کو انجام دے لیتا۔ اب اسعث بن قیس کو میرے پاس قیدی حالت میں پیش کیا گیا

تو مجھے اسی وقت اس کی گردن اڑا دینا چاہیے تھی، کیونکہ مجھے خیال گذرا تھا کہ یہ شخص کسی بھی شر کو دیکھے گا تو اس کی مدد کرے گا۔ جب میرے پاس خباء کولیا گیا تو کاش میں نے اس کو جلا یا نہ ہوتا بلکہ یا تو عمدہ طریقے سے قتل کر دیا ہوتا یا پھر اس کو آزاد کر دیتا۔ اور کاش کہ جب میں نے ملک شام کی فتوحات کے لیے خالد کو بھیجا تھا اسی وقت تر کو عراق کی طرف فتوحات کے لیے روانہ کر دیا ہوتا تو میرے دونوں ہاتھ دائیں اور بائیں اللہ کی راہ میں برسر پیکار ہو جاتے۔ اور وہ تین باتیں جن کا مجھے رسول اللہ ﷺ سے سوال کر لینا تھا ایک تو مجھے یہ سوال کرنا تھا کہ یہ حکومت کی باگ ڈور کن لوگوں کے ہاتھ میں رہنی چاہیے تاکہ پھر ان سے کوئی اس کے بارے میں نزاع نہ کرے، نیز میری خواہش تھی کہ میں یہ سوال بھی آپ سے پوچھ لیتا کہ کیا انصار کو بھی اس حکومت میں لیا جائے؟ اور یہ سوال بھی ضروری تھا کہ پھوپھی اور بھانجی کی میراث کے متعلق کیا حکم ہے۔ میرے دل میں میراث کے متعلق ان دونوں کا خیال رہتا ہے۔ ابو عبیدہ فی کتاب الاموال، العقیلى فی الضعفاء، فضائل الصحابة

لحیث بن سلیمان الطرابلسی، الکبیر للطبرانی، ابن عساکر، السنن لسعید بن منصور

قائدہ..... یہ حدیث حسن ہے، مگر اس میں حضور ﷺ سے مروی کوئی بات نہیں۔ اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کلام الصحابة میں تخریج کیا ہے۔

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خطبہ کے لئے منبر پر ایک درجہ نیچے بیٹھے

۱۳۱۱۴... عبداللہ بن حکیم سے مروی ہے کہ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی گئی تو وہ منبر پر چڑھے اور حضور ﷺ کے بیٹھنے کی جگہ سے ایک درجہ نیچے بیٹھ گئے اور اللہ کی حمد و ثناء کی پھر ارشاد فرمایا:

اے لوگو! یاد رکھو! عقل مند سے بھی عقل مند شخص متقی پر تیز گار ہے۔ احمق سے بھی احمق شخص فسق و فجور میں مبتلا رہنے والا ہے۔ تمہارا طاقت ور آدمی میرے نزدیک کمزور ہے حتیٰ کہ میں اس سے حق وصول نہ کر لوں۔ میرے نزدیک تمہارا کمزور شخص طاقت ور ہے جب تک کہ میں اس کو حق نہ دلوادوں۔ میں محض اتباع کرنے والا ہوں، نئی راہ نکالنے والا نہیں۔ پس اگر میں اچھا کروں تو میری مدد کرو، اگر میں سچ روی اختیار کروں تو مجھے سیدھا کر دو اور اپنے نفسوں کا محاسبہ خود کر لو قبل اس سے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے۔ یاد رکھو! کوئی قوم جہاد فی سبیل اللہ کو ترک نہیں کرتی مگر اللہ پاک ان پر فقر و فاقہ کو مسلط فرمادیتا ہے، نیز فحاشی جس قوم میں پھیلتی ہے تو اللہ پاک ان کو عمومی عذاب میں مبتلا فرمادیتے ہیں۔ پس میری اطاعت کرتے رہو جب تک میں اللہ کی اطاعت کرتا رہوں۔ پس جب میں اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرنے لگوں تو تم پر میری اطاعت لازم نہیں۔ میں اپنی اس بات کو کہتا ہوں اور اپنے لیے اور تمہارے لیے اللہ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں۔ الدینوری

۱۳۱۱۵... حسن، ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے خواب دیکھا کہ ان کے جسم پر ایک یمنی چادر کا حلقہ (عمدہ جوڑا) ہے، لیکن ان کے سینے پر دو داغ ہیں۔ انہوں نے یہ خواب حضور ﷺ کے سامنے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یمنی جوڑا تو تیرے لیے اچھی اولاد ہے اور دو داغ تیرے لیے دو سال کی حکومت ہے یا (یوں کہہ لے) کہ تو دو سال تک مسلمانوں کا حاکم رہے گا۔ اللالکائی

۱۳۱۱۶... سالم بن عبیدہ رضی اللہ عنہ جو اہل صفہ میں سے تھے، سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مرض الموت میں بے ہوش ہو گئے، پھر افاقہ ہوا تو پوچھا کہ کیا نماز کا وقت آ گیا ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلال کو حکم دو کہ وہ اذان دیدے اور ابو بکر کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں (یہ فرمائیں) آپ پر پھر بے ہوشی طاری ہو گئی پھر افاقہ ہوا تو پہلے والی با۔ ارشاد فرمائی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: ابو بکر کمزور آدمی ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یوسف علیہ السلام (کو مکہ میں ڈالنے) والی عورتیں ہو۔ کہو بلال کو کہ وہ اذان دے اور ابو بکر کو نماز پڑھانے کا حکم دو۔ چنانچہ نماز کھڑی ہو گئی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کیا نماز قائم ہو گئی ہے؟ میرے لیے کسی کو بلاؤ جس کے سہارے سے میں چل سکوں۔ چنانچہ (آپ علیہ السلام کی باندی) ہریرہ اور ایک دوسرا شخص آگے بڑھے۔ آپ ﷺ نے دونوں کا سہارا لیا اور آپ کے دونوں پاؤں زمین پر گھسیٹ رہے تھے حتیٰ کہ اسی طرح چلتے ہوئے آپ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گئے اور وہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے

تھے۔ آپ ﷺ ان کے پہلو میں بیٹھ گئے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پیچھے بیٹھے لگے تو آپ ﷺ نے ان کو ہیں روک دیا حتیٰ کہ نماز مکمل ہو گئی۔ پھر جب نبی اکرم ﷺ کی وفات ہو گئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی شخص نہ کہے کہ آپ ﷺ کی موت ہو گئی ہے ورنہ میں اپنی اس تلوار کے ساتھ اس کی گردن اڑا دوں گا۔

اتنے میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آکر ان کی کلائی تھامی اور چلتے ہوئے مجمع میں گھس گئے۔ لوگوں نے آپ کے لیے راستہ کشادہ کر دیا۔ حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے قریب پہنچ گئے جہاں آپ استراحت فرماتے تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ علیہ السلام پر جھک گئے اور دونوں کا چہرہ ایک دوسرے سے چھونے کے قریب ہو گیا۔ تب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو یہ بات کھل گئی کہ آپ کا انتقال ہو چکا ہے۔ چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو مخاطب ہو کر فرمایا:

انک میت والنہم میتون۔

بے شک آپ مرنے والے ہیں اور وہ (سب) مرنے والے ہیں۔

لوگوں نے پوچھا: اے رسول اللہ ﷺ کے ساتھی! کیا رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہو گیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔ تب لوگوں کو علم ہوا کہ واقعی آپ ﷺ کا انتقال ہو گیا ہے۔ پھر لوگوں نے پوچھا: اے رسول اللہ ﷺ کے ساتھی! کیا نبی اکرم ﷺ پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی؟ فرمایا: ہاں۔ پوچھا: اے رسول اللہ ﷺ کے ساتھی! آپ بتائیں کہ آپ ﷺ پر نماز جنازہ ہم کس طرح پڑھیں؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک جماعت آکر نماز پڑھے اور چلی جائے پھر دوسری جماعت آئے۔ لوگوں نے پوچھا: اے رسول اللہ ﷺ کے ساتھی! کیا ہم حضور ﷺ کو دفن بھی کریں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔ پوچھا: کہاں؟ فرمایا: جہاں اللہ نے ان کی روح قبض فرمائی ہے۔ کیونکہ آپ کی روح اچھی جگہ ہی قبض فرمائی ہوگی۔ تب لوگوں کو اس بات کا بھی علم ہو گیا۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے (حضور ﷺ کے گرد جمع لوگوں کو) حکم فرمایا: تم اپنے ساتھی کو سنبھالو۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ وہاں سے نکلے۔ مہاجرین رورہے تھے اور آپس میں صلاح مشورے کر رہے تھے۔ مہاجرین نے طے کیا کہ ہم اپنے انصاری بھائیوں کے پاس چلتے ہیں کیونکہ اس منصب (حکومت) میں ان کا بھی حق ہے۔ چنانچہ (حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ) کی معیت میں مہاجرین انصار کے پاس پہنچے۔ انصار نے کہا: ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک امیر تم میں سے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھام کر ارشاد فرمایا: دو تلواریں ایک نیام میں ٹھیک نہیں ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر لوگوں سے پوچھا: ان تین چیزوں میں کوئی اس کا ہم رتبہ ہے؟

اذہما فی الغار اذ یقول لصاحبه لا تحزن ان اللہ معنا۔

جب وہ دونوں حضور ﷺ اور ابو بکر غار میں تھے، جب نبی نے اپنے ساتھی کو کہا رنج نہ کر، اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

اذ یقول لصاحبه۔ کون تھا یہ حضور کا ساتھی؟ اذہما فی الغار۔ وہ دونوں غار میں کون تھے؟ لا تحزن ان اللہ معنا، اللہ اس کے ساتھ تھا؟ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پھیلایا اور ان کی بیعت فرمائی۔ اور لوگوں کو بھی فرمایا: تم بھی بیعت کرو۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بہت اچھی طرح حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔ اللالکانی فی السنۃ ۱۳۱۱ء۔ اسماعیل بن سمیع، مسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا تم آ جاؤ میں تم کو خلیفہ بناؤں گا۔ کیونکہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

برامت کا ایک امین ہوتا ہے اور (اے ابو عبیدہ!) تم اس امت کے امین ہو۔

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایسے شخص کے آگے نہیں ہو سکتا جس کو رسول اللہ ﷺ نے ہماری امامت کا حکم فرمایا ہو۔ ابن عساکر ۱۳۱۱۸ء۔ قیس بن ابی حازم سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا:

اے لوگو! مجھے تمہارا حاکم بنا دیا گیا ہے حالانکہ میں تمہارا اچھا شخص نہیں ہوں۔ شاید تم مجھے مکلف کرو گے کہ میں تمہارے

درمیان رسول اللہ ﷺ کی سیرت کے مطابق چلوں۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ توحی کی وجہ سے (غلطیوں سے محفوظ و) معصوم

تھے۔ جبکہ میں ایک عام بشر ہوں، درست بھی چل سکتا ہوں لغزش بھی کھا سکتا ہوں۔ لہذا جب میں درست راہ چلوں تو اللہ کی حمد کرو اور جب مجھ سے خطا ہو تو مجھے سیدھی راہ دکھا دو۔ ابوذر الہروی فی الجامع

۱۳۱۱۹۔ یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ قاسم بن محمد فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کی وفات ہوئی تو اس وقت عمرو بن العاص عمان یا بحرین میں (آپ ﷺ کی طرف سے گورنر مقرر) تھے۔ وہاں لوگوں کو حضور ﷺ کی وفات کی خبر اور لوگوں کے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت پر جمع ہونے کی خبر ملی۔ اہل علاقہ نے حضرت عمرو بن العاص سے پوچھا: یہ کون شخص ہے جس پر لوگ متفق ہو گئے ہیں، کیا تمہارے رسول کا بیٹا ہے؟ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، ایسا نہیں ہے۔ لوگوں نے پوچھا: تو کیا وہ ان کا بھائی ہے؟ فرمایا: نہیں۔ لوگوں نے پوچھا: تب وہ لوگوں میں سب سے زیادہ تمہارے رسول کے قریب تھا؟ فرمایا: نہیں۔ لوگوں نے پوچھا: پھر وہ کون ہے؟ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بس لوگوں نے اپنے درمیان جس کو سب سے اچھا دیکھا اس کو اختیار کر لیا اور امیر بنا لیا۔ لوگوں نے کہا: جب تک وہ ایسا کرتے رہیں گے ہمیشہ خیر پر قائم رہیں گے۔ ابن جریر

۱۳۱۲۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائیں اور رسول اللہ ﷺ کی میراث کا مطالبہ کیا۔ دونوں حضرات سختیں نے فرمایا: ہم نے آپ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: میرا کوئی وارث نہ بنے گا۔ مسند احمد، السنن للبیہقی

بیہقی کے الفاظ ہیں:

ہم کسی کو وارث نہیں بناتے بلکہ جو چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔

۱۳۱۲۱۔ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: جب آپ مریں گے تو آپ کا وارث کون ہوگا؟ ارشاد فرمایا: میری اولاد اور میرے اہل خانہ۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: تب کیا بات ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے وارث نہیں بن رہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: نبی کا کوئی وارث نہیں ہوتا۔

لیکن میں ان اہل و عیال کا خرچہ اٹھاؤں گا جن کا رسول اللہ ﷺ خرچ اٹھاتے تھے اور جن پر نبی ﷺ خرچ کرتے تھے میں بھی ان پر خرچ کرتا رہوں گا۔ مسند احمد، السنن للبیہقی

نیز اس کو امام ترمذی اور امام بیہقی نے موصولاً عن ابی سلمة عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت حسن غریب ہے۔

۱۳۱۲۲۔ عباس سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی انگٹھی کا نقش معلوم کیا تو انہوں نے فرمایا: ان کی انگٹھی پر لکھا تھا:

عبد ذلیل لرب جلیل

عظیم پروردگار کا ذلیل بندہ۔ الخٹلی فی الدیاج

کلام:..... امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کی سند تاریک (غیر معتبر) ہے۔

۱۳۱۲۳۔ جمید بن عبد الرحمن حمیری سے رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو ابو بکر رضی اللہ عنہ مدینے کی ایک جماعت کے ہمراہ تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آکر آپ ﷺ کا چہرہ کھولا اور فرمایا: آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں، آپ کی زندگی اور موت دونوں کس قدر عمدہ تھیں۔ رب کعبہ کی قسم! محمد کی وفات ہو گئی ہے۔

پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ دونوں ایک دوسرے کو کھینچتے ہوئے لوگوں کے پاس پہنچ گئے۔ پہلے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کیا اور ایسی کوئی بات نہ چھوڑی جو انصار کے متعلق قرآن میں نازل ہوئی ہو یا رسول اللہ ﷺ نے ان کی شان میں ذکر کی ہو بلکہ

اس کو لوگوں کے آگے ذکر فرمادیا اور ارشاد فرمایا: تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: اگر لوگ ایک وادی میں چل پڑیں جبکہ انصار دوسری وادی کی طرف چل دیں تو میں انصار کی وادی میں چلوں گا۔ اور اے سعد! تو خوب جانتا ہے کیونکہ تم اس وقت وہاں بیٹھے ہوئے تھے جب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قریش اس حکومت کے والی ہونگے۔ پس لوگوں میں سے نیک لوگ ان کے نیکوں کے تابع ہوتے ہیں اور بدکار لوگ ان کے بدوں کے پیچھے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (اے ابو بکر!) تم سچ کہتے ہو، ہم وزراء ہونگے اور تم امراء۔ مسند احمد، ابن جریر

فائدہ:..... یہ حدیث حسن ہے، اگرچہ اس میں انقطاع ہے کیونکہ حمید بن عبد الرحمن بن عوف نے خلافت صدیق کا عرصہ نہیں پایا۔ ممکن ہے انہوں نے یہ روایت اپنے والد یا کسی اور صحابی سے روایت کی ہو۔ اور یہ ان کے درمیان مشہور ہے۔

۱۳۱۲۳..... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت کی گئی تو انہوں نے پوچھا: "ایسن علی لا ارأ" علی کہاں ہیں مجھے نظر نہیں آرے۔ لوگوں نے کہا: وہ آئے نہیں ہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ پوچھا: اور زیہ کہاں ہیں؟ لوگوں نے مثل سابق جواب دیا: وہ بھی نہیں آئے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا گمان تو یہ تھا کہ یہ بیعت تمام مسلمانوں کی رضا مندی سے ہو رہی ہے۔ یہ بیعت پرانے کپڑے کی خرید و فروخت نہیں ہے۔ اس بیعت سے انکار کی کسی کو گنجائش ممکن نہیں ہے۔

چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے علی! اس بیعت سے کس بات نے تجھے تاخیر میں ڈالا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرا خیال تھا کہ میں حضور اقدس ﷺ کا بیچا زادوں اور ان کی دختر نیک کا شوہر بھی، اس لیے آپ کا خیال بھی ہوگا کہ اس معاملے میں میرا حق آپ سے پہلے تھا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "یا بنی! اے خلیفہ رسول اللہ! مجھے آپ قصور وار نہ ٹھہرائیں، لایئے ہاتھ! چنانچہ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی۔ پھر زبیر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو ان سے بھی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: آپ کو بیعت کرنے میں دیر کیوں ہوئی؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی کا بیٹا اور آپ ﷺ کا حواری ہوں۔ کیا آپ کو علم نہیں تھا کہ اس چیز میں میرا حق آپ سے پہلے تھا۔ لیکن پھر بھی آپ مجھے قصور وار نہ ٹھہرائیں، اے خلیفہ رسول اللہ! چنانچہ انہوں نے بھی اپنا ہاتھ پھیلا دیا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی۔ المسحاملی

فائدہ:..... امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کی سند صحیح ہے۔

۱۳۱۲۵..... حمیم بن عبد الرحمن بن عمرو بن سعد بن معاذ سے مروی ہے کہ دن بھری کو رسول اللہ ﷺ (حجۃ الوداع کا) حج کر کے مکہ سے واپس لوٹے تو مدینہ آ کر ٹھہر گئے۔ حتیٰ کہ آپ علیہ السلام نے ایازہ بھری کے سال کے ماہ محرم کا چاند دیکھا۔ پھر آپ علیہ السلام نے زکوٰۃ وصول کرنے والے کارندوں کو عرب علاقوں میں بھیجا۔ چنانچہ اس ذیل میں قبیلہ اسد اور طی کی طرف عدی بن حاتم (طائی) کو بھیجا۔ عدی (حضور کی وفات کے بعد) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس تیس اونٹ زکوٰۃ کے لے کر آئے۔ اور ان کو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے حوالے کرتے ہوئے عرض کیا: اے خلیفہ رسول اللہ! آج آپ کو ان کی حاجت ہے جبکہ میں ان کی طرف سے غنی اور ممدار ہوں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے (نیک) مرد! تو ہی ان کو لے لے۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا تھا جب وہ تم سے معذرت کر رہے تھے کہ تو واپس اونے گا اور خیر (مال) میرے ساتھ ہوگا۔ پس (اے حاتم!) تو واپس بھی لوٹا اور اللہ کا مال بھی لایا۔ اب میں وہ وعدہ پورا کر رہا ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی میں کیا تھا۔ لہذا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے (وہ اونٹ عدی کو دے کر وہ) وعدہ پورا کر دیا۔ حضرت عدی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ہاں اب میں ان کو لے سکتا ہوں کیونکہ اب یہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے میرے لیے عطیہ ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس لے جا۔ ابن سعد، ابن عساکر

۱۳۱۲۶..... خلیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کی وفات ہو گئی اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنا دیا گیا تو ان کو حکم بن ابی العاص کے متعلق کہا گیا مگر انہوں نے فرمایا: جو گروہ رسول اللہ ﷺ لگا گئے ہیں اس کو نہیں کھول سکتا۔ الکبیر للطبرانی، ابو نعیم

۱۳۱۲۷..... ابو حشر زیاد بن کلبیب، ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ کی روح قبض ہوئی تو اس وقت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ

وہاں موجود تھے۔ پھر بعد میں وہ تشریف لائے۔ تاہنوز کسی کو جرأت نہ ہوئی تھی کہ رسول اللہ ﷺ کے چہرے کو کھول کر دیکھ سکتا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے چہرہ کو کھولا، آپ کی (پرنور) پیشانی کو بوسہ دیا اور (فرطاً گریہ سے) بولے: آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں، آپ نے زندگی بھی اچھی کاٹی اور موت بھی اچھی پائی۔

انصار ستیفہ بنی ساعدہ۔ کے مقام پر جمع ہو چکے تھے تاکہ (اپنے سردار) سعد بن عبادہ کی بیعت کر لیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انصار کو فرمایا: امراء ہم میں سے ہوں گے اور وزراء تم بنو گے۔

پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم سب مسلمانوں کے لیے دو آدمیوں پر مطمئن ہوں عمر یا ابو عبیدہ۔ کیونکہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک قوم آئی تھی، انہوں نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ ہمارے ساتھ ایک امین (امانت دار) شخص بھیج دیں جو امانت کا حق ادا کر سکے۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے ان کے ساتھ ابو عبیدہ کو بھیجا تھا۔ پس میں بھی تمہارے لیے ابو عبیدہ پر راضی ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو مخاطب ہو کر فرمایا: تم میں سے کس کا دل یہ بات گوارا کرے گا کہ ان قدموں کو اپنے پیچھے چھوڑ دے۔ سنن کو حضور اکرم ﷺ نے آگے کیا تھا چنانچہ یہ کہہ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت فرمائی اور پھر دوسرے لوگوں نے بھی ان کی بیعت کر لی۔ ابن جریر

۱۳۱۴۸۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ خطبہ کے دوران لوگوں کو ارشاد فرمایا:

مجھے امید ہے کہ تم بزدلی اور زیتون کے تیل سے سیر ہو جاؤ گے۔ یعنی مزید ان کی رغبت نہ کرو گے۔ عناد

شرجیل بن حسنہ کا خواب

۱۳۱۴۹۔ ابو حذیفہ اسحاق بن بشر قریشی سے مروی ہے کہ ہمیں محمد بن اسحاق نے بیان کیا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دل میں عزم کیا کہ روم پر لشکر کشی کی جائے۔ ابھی اس خیال پر کسی کو اطلاع نہیں دی تھی کہ حضرت شرجیل بن حسنہ (سپہ سالار لشکر) آپ کے پاس حاضر خدمت ہوئے اور بیٹھ گئے پھر عرض کیا: اے خلیفہ رسول اللہ! آپ نے دل میں خیال باندھا ہے کہ روم پر لشکر بھیجیں گے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں، میرے دل میں یہ خیال ہے، لیکن میں نے ابھی اس پر کسی کو مطلع نہیں کیا ہے اور تو نے کس لیے اس کا سوال کیا ہے؟ شرجیل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ہاں، خلیفہ رسول اللہ! میں نے خواب دیکھا ہے کہ آپ گویا لوگوں کے درمیان چل رہے ہیں سخت پہاڑی زمین پر۔ پھر آپ اوپر چڑھتے ہوئے بلند چوٹیوں میں سے ایک چوٹی پر پہنچ گئے ہیں۔ آپ کے ساتھ آپ کے ساتھی ہیں۔ آپ نے اوپر سے نیچے لوگوں کو دیکھا۔ پھر آپ نیچے اترے اور نرم زمین میں اتر آئے، جہاں کھیتیاں، آباد بستیاں اور قلعے ہیں۔ آپ نے مسلمانوں کو فرمایا:

دشمنان خدا پر ٹوٹ پڑو، میں تم کو فتح اور غنیمت کی ضمانت دیتا ہوں۔

میں نے دیکھا پھر مسلمانوں نے ان پر سخت حملہ کیا میں بھی حملہ کرنے والوں میں شامل ہوں اور جھنڈا بھی میرے ہاتھوں میں ہے۔ میں ایک بستی والوں کی طرف بڑھا تو انہوں نے مجھ سے پناہ مانگی میں نے ان کو امان دیدی۔ پھر میں کیا دیکھتا ہوں کہ میں آپ کے پاس آیا تو آپ ایک عظیم قلعے کے پاس پہنچے اور اللہ نے اس کو آپ کے ہاتھوں فتح فرما دیا ہے۔ اہل قلعہ نے آپ کے آگے صلح کی درخواست پیش کی۔ پھر اللہ نے آپ کو بیٹھنے کی جگہ مرحمت فرمائی۔ آپ اس پر بیٹھ گئے ہیں۔ پھر آپ کو کہنے والے نے کہا: اللہ آپ کی مدد فرمائے گا اور آپ کو فتح سے ہمکنار کرے گا آپ اس کا شکر ادا کریں اور اس کی اطاعت کرتے رہیں۔ پھر آپ نے سورہ نصر پڑھی:

اذا جاء نصر الله والفتح.

اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیری آنکھوں نے بہت اچھا دیکھا، ان شاء اللہ خیر ہوگی۔ تو نے فتح کی خوش خبری سنائی ہے، اور میرے دنیا سے کوچ کرنے کی خبر بھی دیدی ہے۔ یہ کہہ کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں۔ پھر ارشاد فرمایا: وہ بلند چوٹی جس پر تو نے ہم کو

چلتا ہوا دیکھا حتیٰ کہ ہم بلند ترین چوٹی پر پہنچ گئے پھر ہم نے لوگوں پر نظر ڈالی، اس کی تعبیر ہے کہ ہم تمام تر مشقتیں اٹھا کر لشکر کشی کریں گے اور دشمنوں کو مشقت میں ڈال دیں گے، پھر ہم مزید ترقی کریں گے اور ہماری حکومت اور اسلام بھی بلندیوں کو پہنچ جائے گا۔

پھر جو تو نے دیکھا کہ ہم بلندیوں سے نرم زمین پر اتر آئے ہیں جو چشموں کھیتوں اور بستیوں کے ساتھ آباد ہے، اس کی تعبیر ہے کہ ہم پہلے کی نسبت مزید خوشحالی اور فراخی میں آجائیں گے۔ اور جو میں نے کہا: دشمنوں پر ٹوٹ پڑو میں تمہارے لیے فتح اور مال غنیمت کا ضامن ہوں۔ یہ میری مسلمانوں کو جہاد کی دعوت ہے اور اس کے صلے میں فتح و غنیمت کی خوشخبری ہے جو وہ قبول کریں گے اور کافروں کے علاقوں تک پہنچ جائیں گے، وہ جھنڈا جو تمہارے ہاتھوں میں ہے جس کے ساتھ تم ان کی ایک بستی میں داخل ہوئے اور انہوں نے امن مانگا پھر تم نے ان کو امن دیدیا۔ اس کی تعبیر ہے کہ تم مسلمانوں کے ایک لشکر پر امیر بنو گے اور تمہارے ہاتھوں اللہ پاک فتوحات فرمائے گا۔ اور وہ قلعہ جو اللہ نے مجھ پر فتح فرمایا وہ وہ فتوحات ہیں جو اللہ نے میرے لیے آسان فرمائی ہیں۔ وہ نشست جو اللہ نے مجھے بیٹھنے کے لیے مرحمت فرمائی اس کا مطلب ہے کہ اللہ پاک مجھے رفعت عطا کرے گا اور مشرکین کو ذلیل و پست کرے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یوسف علیہ السلام کے متعلق فرمایا تھا:

ورفع ابویہ علی العرش

اور انہوں نے اپنے والدین کو عرش پر اٹھا کر بٹھایا۔

اور پھر جو مجھے اللہ کی اطاعت کا کہا گیا اور سورہ نصر پڑھ کر سنائی گئی وہ میرے دنیا سے کوچ کر جانے کی خبر ہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ کو بھی اس سورہ کے نزول کے ساتھ ان کی وفات کی خبر سنائی گئی تھی جس سے آپ ﷺ نے بھی یہی مراد لیا تھا کہ ان کی رحلت کا وقت آچکا ہے۔

پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نیکی کا حکم کرتا رہوں گا، برائی سے روکتا رہوں گا، اور جن لوگوں نے اللہ کا حکم ترک کر دیا ہے ان کے ساتھ نبرد آزما رہوں گا، اللہ کا مقابلہ کرنے والوں اور شرک کرنے والوں پر لشکروں کے لشکر بھیجتا رہوں گا زمین کے مشارق میں اور مغارب میں۔ حتیٰ کہ وہ عاجز آ کر کہہ انھیں گے: اللہ ایک ہے، ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں یا پھر وہ ذلت کے ساتھ جزیہ دیں گے۔ یہ اللہ کا امر ہے اور رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔ پھر جب اللہ مجھے موت سے ہمکنار کر دے گا تو اللہ پاک مجھے (دشمنوں کے آگے) عاجز ہونے والا، کمزور پڑنے والا نہ پائے گا اور نہ مجاہدین کے ثواب سے بے رغبتی کرنے والا دیکھے گا۔

پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انہی دنوں میں لشکروں کے امراء مقرر کیے اور شام کی طرف لشکروں کو روانہ کیا۔ رضی اللہ عنہ وارضاه عنہ۔

ابن عساکر

۱۳۱۳۰..... محارب بن دثار سے مروی ہے کہ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو والی (خلیفہ) بنایا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سپرد عہدہ قضاء ہوا اور ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے سپرد بیت المال کی نظامت سپرد ہوئی۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: میری مدد کرو۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سال بھر اس طرح خالی رہے کہ کوئی دو آدمی اپنا جھگڑا لے کر آئے اور نہ آپ رضی اللہ عنہ نے کسی دو شخصوں کے درمیان فیصلہ فرمایا۔

السنن للبیہقی، مسند عمر

۱۳۱۳۱..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ کی وفات (پر ملا) ہوگئی تو انصار کہنے لگے: "ہنا امیر و منکم امیر" ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک امیر تم میں سے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس آ کر فرمایا: اے جماعت انصار! کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تھا کہ وہ لوگوں کی امامت کریں۔ اب تم میں سے کس کو اچھا لگے گا کہ وہ ابو بکر سے آگے بڑھے۔ تب انصار (کی آنکھیں کھل گئیں اور وہ) بولے: ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں کہ ابو بکر سے آگے بڑھیں۔

ابن سعد، ابن ابی شیبہ، مسند احمد، النسائی، مسند ابی یعلیٰ، السنن لسعید بن منصور، ابن جریر، مستدرک الحاکم

۱۳۱۳۲..... ابوالبتیری سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اپنا ہاتھ آگے لاؤ تاکہ میں تمہاری بیعت کر لوں، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ارشاد فرما رہے تھے: تم اس امت کے امین ہو۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایسے شخص سے آگے نہیں بڑھ سکتا جس کو رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا تھا کہ ہماری امامت کریں۔ پس وہ یعنی ابو بکر رضی اللہ عنہ ہماری امامت کراتے

رہے تھے کہ حضور ﷺ کی وفات ہوگئی۔ مسند احمد

کلام:..... ابوالختر می کا نام سعید بن فیروز ہے، لیکن انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔

۱۳۱۳۳۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو ارشاد فرمایا: مجھے ایک صحیفہ (کاغذ) اور دو ات لاکر دو۔ میں ایک تحریر لکھ دیتا ہوں، جس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہو گے۔

یہ سن کر پردے کے پیچھے سے عورتیں بولیں:۔ اے مردو! کیا تم لوگ نہیں سن رہے رسول اللہ ﷺ کیا فرما رہے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ان کو جواب دیا: تم تو یوسف علیہ السلام والی عورتیں ہو۔ جب رسول اللہ ﷺ مریض ہو جاتے ہیں تو تم آنکھیں پونچھنے بیٹھ جاتی ہو اور جب آپ ﷺ تندرست ہو جاتے ہیں تو تم ان کی گردن پر سوار ہو جاتی ہو۔ حضور ﷺ نے فرمایا: تم ان عورتوں کو چھوڑو یہ تم سے بہتر ہیں۔ الاوسط للطبرانی

۱۳۱۳۴۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہماری خبر یہ ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی تو انصار نے ہماری مخالفت کی اور سب کے سب انصار سقیفہ بنی ساعدہ میں اکٹھے ہو گئے۔ نیز علی اور زبیر نے بھی ہماری مخالفت کرنے والوں کے ساتھ مخالفت کی۔ جبکہ عامۃ المہاجرین اکٹھے ہو کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس اکٹھے ہو گئے اور ان کو عرض کیا: اے ابوبکر! آپ ہمارے ساتھ ہمارے انصاری بھائیوں کے پاس چلیں۔ چنانچہ ہم انصار سے ملاقات کی غرض سے چل پڑے۔ جب ہم ان کے قریب پہنچے تو ان کے دو صلح پسند لوگ ہم سے ملے اور ان کی قوم جس طرف جھک گئی تھی انہوں نے اس کی ہم کو خبر دی۔ انہوں نے پہلے ہم سے پوچھا: اے جماعت مہاجرین! کہاں چلے جا رہے ہو؟ ہم نے کہا: ہم اپنے ان انصاری بھائیوں کے پاس جا رہے ہیں۔ اب تمہارا جانا ضروری نہیں رہا، تم اپنا فیصلہ خود کر سکتے ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم ان کے پاس ضرور جائیں گے۔ چنانچہ ہم چل پڑے اور سقیفہ بنی ساعدہ میں انصار کے پاس پہنچ گئے۔ وہاں ان کے درمیان ایک شخص چادر اوڑھے۔ سب سے نمایاں تھا میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ سعد بن عبادہ ہے۔ میں نے پوچھا: اس کو کیا ہو گیا: لوگوں نے کہا: اس کو بخار آ رہا ہے۔ پھر ہم تھوڑی دیر بیٹھے تو ان کا خطیب خطبہ دینے اٹھا اور اس نے اللہ و رسول کی شہادت دی، اللہ کی حمد و ثناء بیان کی جو اس کی شان ہے۔ پھر بولا:

اما بعد! ہم انصار اللہ ہیں، اللہ کے مددگار اور اسلام کے جھنڈے اور اے جماعت مہاجرین تم ہم میں سے ایک جماعت ہو۔ تمہارے کچھ لوگ اپنی راہ چلے ہیں، جن کا ارادہ ہے کہ صرف وہی اس منصب پر قابض ہو جائیں اور ہم کو نکال باہر کریں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے بولنا چاہا اور اپنی بات کو سانچے میں ڈھالا تو مجھے یہ بات عجیب لگی کہ ابوبکر کے آگے میں اس کو پیش کروں۔ میں نے کچھ اچھی باتیں سوچ رکھی تھیں جن کو میں نے بولنا چاہا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: ذرا ٹھہر جا۔ چنانچہ میں نے بھی ابوبکر رضی اللہ عنہ کو غصہ دلانا مناسب نہ سمجھا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بات شروع کی وہ مجھ سے زیادہ علم والے اور صاحب وقار نکلے۔ اللہ کی قسم! میں نے جو بات بھی بولنے کے لیے بنائی تھی اور مجھے اچھی لگی تھی ابوبکر نے بلا تکلف وہی بات یا اس سے اچھی بات پیش کی۔ حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے انصار تم نے تو خیر کی بات اپنے لیے ذکر کی ہے واقعی تم اس کے اہل ہو۔ لیکن ہم حکومت کا حق اس قبیلہ قریش کے لیے سمجھتے ہیں۔ یہ عرب میں نسب اور مقام کے اعتبار سے اوسط العرب ہیں۔ جن سے تمام عرب کی شاخیں ملتی ہیں۔ اور میں تمہارے واسطے اس منصب پر دو آدمیوں سے مطمئن اور راضی ہوں۔ تم ان دونوں میں سے جس کی چاہو بیعت کر لو۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ابوعبیدہ بن ابراح کا ہاتھ پکڑا، وہ بھی مجھ میں موجود تھے۔

مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ارشاد کردہ کوئی بات ناگوار محسوس نہ ہوئی، سوائے اس آخری بات کے۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم مجھے آگے لائے میری گردن ازادی جائے بغیر کسی گناہ کے، یہ مجھے زیادہ محبوب ہے اس بات سے کہ میں ایسی قوم پر امیر بنوں جن کے درمیان ابوبکر موجود ہوں۔ واللہ! ان کی موت کے وقت میرا نفس مجھے گمراہ کر دے تو اور بات ہے، مگر اب میں ایسی کوئی بات محسوس نہیں کرتا۔

انصار میں سے ایک کہنے والے نے کہا: میں اس مسئلے کا حل پیش کرتا ہوں جو سب کے لیے خوشگوار ہوگا۔ ایک امیر ہم میں سے ہو جائے اور

ایک امیر تم میں سے اے جماعت قریش! یہ کہنا تھا کہ شور و غوغا بلند ہو گیا اور آوازیں بلند ہونے لگیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تب مجھے خطرہ محسوس ہوا کہ کہیں اختلاف کا بیج نہ پڑ جائے، لہذا میں نے کہا: اے ابوبکر! اپنا ہاتھ لائیے۔ انہوں نے اپنا ہاتھ دیا تو میں نے ان کی بیعت کر لی اور دوسرے مہاجرین نے بھی بیعت کر لی پھر انصار نے بھی بیعت کر لی۔ پھر ہم سعد بن عبادہ پر لپکے۔ ایک انصاری نے کہا: تم سعد کو قتل کرو گے کیا؟ میں نے کہا سعد کو تو اللہ قتل کرے گا۔ اللہ کی قسم اس صورت حال میں ہم نے ابوبکر کی بیعت سے بڑھ کر کوئی موافق صورت نہ پائی۔ ہمیں ڈر تھا کہ اگر ہم تم سے جدا ہو گئے اور کسی کی بیعت نہ کی تو تم ہمارے جانے کے بعد کوئی اور بیعت کرادے گا۔ اب یا تو ہم ان کی بیعت کرتے جو ہماری مرضی کے خلاف تھا یا ہم ان کی مخالفت کرتے تو فساد پیدا ہوتا۔ پس اب بن لو جس نے مسلمانوں کے مشورہ کے بغیر کسی کی بیعت کی اس کی کوئی بیعت نہیں اور نہ اس کی کوئی اہمیت جس کی بیعت کی جائے، ایسے دونوں بیعت کرنے اور کرانے والے کو قتل کیا جاسکتا ہے۔

مسند احمد، البخاری، ابو عبید فی الغرائب، السنن الکبری للبیہقی

۱۳۱۳۵..... سالم بن عبید رضی اللہ عنہ جو اصحاب صفہ میں سے تھے سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: اے رسول اللہ ﷺ کے ساتھی! کیا رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہو گیا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔ تب لوگوں کو آپ ﷺ کی وفات کا علم ہوا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نکلے اور مہاجرین بھی جمع ہو گئے۔ انہوں نے آپس میں مشورہ کیا۔ طے پایا کہ انصاری بھائیوں کے پاس چلتے ہیں، ان کا بھی اس معاملے میں حصہ ہے۔ چنانچہ مہاجرین چل کر انصار کے پاس آئے۔ ایک انصاری نے کہا: ہم میں سے ایک آدمی امیر ہوگا اور ایک آدمی تم میں سے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک نیام میں دو تلواریں جمع ہو جائیں تو وہ درست نہیں رہ سکتیں۔ پھر انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھاما اور لوگوں کو فرمایا: کون ہے جس کو ان کی تین باتوں کا اعزاز حاصل ہو! اذہمانی الغار۔ جب وہ دونوں غار (ثور) میں تھے وہ دونوں کون تھے؟ اذیقول لصاحبه جب اس (یعنی نبی علیہ السلام) نے اپنے ساتھی کو کہا: کون تھا اس کا ساتھی؟ لا تحزن ان اللہ معنا۔ رنج نہ کر اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ اللہ کس کے ساتھ تھا؟ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پھیلایا اور فرمایا: ان کی بیعت کر لو۔ چنانچہ لوگوں نے ان کی بیعت کر لی اور اچھی طرح بیعت کی اور نبھائی۔

السنن للبیہقی

۱۳۱۳۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: خلافت نہیں ہے مشورے کے بغیر۔ ابن ابی شیبہ، ابن الانباری فی المصاحف
۱۳۱۳۷..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر بیٹھے اللہ کی حمد و ثناء کی، پھر رسول اللہ ﷺ کا ذکر خیر فرمایا ان پر درود بھیجا پھر ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو جب تک چاہا ہمارے درمیان زندہ رکھا اور ان پر وحی من جانب اللہ وحی نازل ہوتی رہی، جس کے ذریعہ رسول پاک ﷺ حلال و حرام کرتے رہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اٹھالیا اور جو اللہ پاک نے وحی سے واپس اٹھانا تھا اٹھالیا اور جس کو باقی رکھنا تھا باقی رکھا۔ بعض اٹھ جانے والی وحی کو ہم نے یاد رکھا، جو قرآن ہم پہلے پڑھتے تھے ان میں یہ آیت بھی تھی:

لا ترغبوا عن آباءکم فانہ کفر بکم ان ترغبوا عن آباءکم۔

اپنے آباء سے (اپنی نسبت کا) انکار نہ کرو بے شک یہ تمہاری اپنی ذات کا انکار ہے کہ تم اپنے آباء سے انکار کرو۔

نیز پہلے آیت رجم کا بھی نزول ہوا تھا پھر نبی ﷺ نے بھی رجم کیا اور ہم نے بھی رجم کیا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! میں نے اس آیت رجم کو یاد رکھا، پڑھا اور پھر اچھی طرح سمجھا۔ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ لوگ کہیں گے عمر نے مصحف میں اس چیز کا اضافہ کر دیا ہے جو اس میں نہیں ہے تو میں اس کو ضرور اپنے ہاتھ سے لکھ دیتا۔ اور یاد رکھو رجم تین صورتوں میں لازم ہے، حمل ظاہر ہو جائے، زانی یا زانیہ خود اعتراف زنا کر لے یا چار عادل گواہ شہادت دیدیں جیسے کہ اللہ نے حکم فرمایا ہے۔

لوگو! مجھے خبر ملی ہے کہ بعض لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں چہ میگوئیاں کرتے ہیں کہ وہ بلا سوچ سمجھے کی خلافت تھی۔ میری زندگی کی قسم! ہاں اسی طرح ہوا۔ لیکن اللہ پاک نے ان کو خلافت میں خیر اور بھلائی سے ہمکنار کیا اور خلافت کے شر سے ان کو بچالیا۔ اب تم اس

تخص (عمر) سے اپنا خیال رکھو، اس کی طرف گردنیں اٹھ رہی ہیں جس طرح حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف آئی تھیں۔ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو لوگوں کا حال یہ تھا کہ ہم کو خبر ملی کہ انصار سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہوئے ہیں اور سعد بن عبادہ کی بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ یہ سن کر میں اٹھا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ اور ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بھی اٹھے ہم ان کی طرف پریشانی کے عالم میں نکلے کہ کہیں وہ اسلام میں فتنہ نہ کھڑا کر دیں۔ ہماری راستے میں دو انصاریوں سے ملاقات ہوئی، دونوں سچے آدمی تھے۔ عویم بن ساعدہ اور معن بن عدی۔ انہوں نے کہا: تم کہاں جا رہے ہو؟ ہم نے کہا تمہاری قوم کی اطلاع ملی ہے ان کے پاس جا رہے ہیں۔ دونوں بولے: واپس چلے جائیں کیونکہ تمہاری مخالفت برگزنہیں کی جائے گی اور نہ تمہاری مرضی کے خلاف کچھ ہوگا۔ لیکن ہم نے مڑنے سے انکار کر دیا۔ جبکہ میں کلام ڈھونڈ رہا تھا کہ کیا کیا بولوں گا۔ حتیٰ کہ ہم قوم کے پاس پہنچ گئے۔ وہ لوگ سعد بن عبادہ پر جھکے پڑے تھے سعد چار پائی پر تھا اور مرض میں مبتلا تھا۔ جب ہم ان کے پاس پہنچ گئے تو انہوں نے ہم سے بات کی اور بولے: اے جماعت قریش! ہم میں سے بھی ایک امیر ہو اور تم میں سے بھی ایک امیر ہو جائے۔ حساب بن منذر نے کہا: میں اس مسئلے کا تسلی بخش حل پیش کرتا ہوں جو خوشگوار ہوگا۔ اگر تم چاہو واللہ! ہم اس منصب کو واپس کر دیتے ہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ذرا ٹھہر جاؤ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں کچھ بولنے کو ہوا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے بھی خاموش کر دیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا: اے جماعت انصار! اللہ کی قسم ہم تمہاری فضیلت کا انکار برگزنہیں کرتے، نہ اسلام میں تمہارے مرتبے اور محنت کا انکار کرتے ہیں اور نہ اپنے اوپر تمہارے واجب حق کو بھولتے ہیں۔ لیکن تم جانتے ہو کہ یہ قبیلہ قریش عرب میں اس مرتبے پر ہے جہاں کوئی اور ان کا ہم سر نہیں، اور عرب ان کے آدمی کے سوا کسی پر راضی نہیں ہوں گے۔ پس ہم امراء بنتے ہیں اور تم وزراء۔ پس اللہ سے ڈرو اور اسلام میں پھوٹ نہ ڈالو اور اسلام میں فتنے پیدا کرنے والوں میں اول نہ بنو۔ دیکھو میں تمہارے لیے ان دو آدمیوں پر راضی ہوں تم ان میں سے کسی ایک کو چن لو مجھے (عمر کو) یا ابو عبیدہ کو۔ تم ان میں سے جس کی بیعت کرو وہ تمہارے لیے با اعتماد ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ایسی کوئی بات نہ رہی جو میں کرنا چاہتا تھا مگر آپ رضی اللہ عنہ نے وہ فرمادی سوائے اس آخری بات کے۔ اللہ کی قسم! مجھے بغیر کسی گناہ کے قتل کیا جاتا، پھر مجھے زندہ کیا جاتا پھر قتل کیا جاتا پھر زندہ کیا جاتا یہ مجھے اس بات سے زیادہ پسند تھا کہ میں ایسی قوم پر امیر بنوں جس میں ابو بکر رضی اللہ عنہ موجود ہوں۔ پھر میں نے کہا: اے مسلمان لوگو! رسول اللہ ﷺ کے بعد ان کے پیچھے اس منصب کا سب لوگوں میں صحیح حقدار ثانی اثنین اذہما فی الغار ہے۔

یعنی ابو بکر جو ہر خیر میں کھلی سبقت کرنے والے ہیں۔ پھر میں نے ان کا ہاتھ پکڑا تا کہ بیعت کروں لیکن ایک انصاری ہی نے مجھ سے پہلے آپ کے ہاتھ پر ہاتھ مار دیا اور مجھ سے پہلے بیعت کا شرف حاصل کر لیا پھر دوسرے لوگ بھی بیعت کر کے بیعت میں شامل ہو گئے۔ جبکہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو لوگوں نے چھوڑ دیا۔ لوگ کہنے لگے: سعد تو مارا گیا، اللہ اس کا برا کرے۔ انہوں نے بیعت نہیں کی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر ہم لوٹ آئے اور اللہ نے مسلمانوں کو ابو بکر پر جمع کر دیا، میری زندگی کی قسم یہ سب اچانک ہوا، پھر اللہ نے ان کو خلافت کی خیر عطا کی اور خلافت کے شر سے محفوظ کر دیا۔ پر جو اس بیعت کے لیے کسی اور کو چنے تو دونوں کا کوئی اعتبار نہیں۔ ابن ابی شیبہ

۱۳۱۳۸... حضرت اسلم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی گئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ ﷺ کے پاس آتے اور مشورہ کرتے اور اپنے معاملے میں سوچ بچار کرتے۔ یہ بات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچی تو وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے بنت رسول اللہ! مجھے مخلوق میں تیرے باپ سے زیادہ کوئی محبوب نہیں اور تیرے باپ کے بعد تجھ سے زیادہ ہم کو کوئی محبوب نہیں۔ اللہ کی قسم! یہ کیا معاملہ ہے کہ یہ لوگ تمہارے پاس جمع ہو کر بات کرتے ہیں یہ باز آجائیں ورنہ میں ان کا دروازہ جلا دوں گا۔ یہ کہہ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں سے نکل آئے پھر مذکورہ حضرات اندر آئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جانتے ہو، میرے پاس عمر آئے تھے وہ قسم کھا کر گئے ہیں کہ اگر تم دوبارہ اوہر اختلافی باتوں میں شامل ہوئے تو وہ تمہارا دروازہ جلا دیں گے۔ اللہ کی قسم وہ جو کہہ کر گئے ہیں کر گزریں گے۔ لہذا تم اپنی رائے سے باز آ جاؤ اور آئندہ میرے پاس اس لیے نہ آنا۔ چنانچہ وہ حضرات لوٹ گئے اور حضرت فاطمہ سے اس کے متعلق دوبارہ کوئی بات نہ کی حتیٰ کہ انہوں نے

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی۔ مصنف ابن ابی شیبہ
 ۱۴۱۳۹۔ حضرت عمرو رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی تدفین کے موقع پر موجود نہ
 تھے بلکہ وہ انصار میں تھے۔ چنانچہ ان کے آنے سے پہلے حضور اکرم ﷺ کی تدفین کر دی گئی۔ ابن ابی شیبہ
 ۱۴۱۴۰۔ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ سے مروی ہے کہ بنی زریق کے ایک آدمی نے بتایا کہ جب وہ دن (جس میں ابو بکر رضی اللہ عنہ) کی بیعت
 کی گئی آیا تو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر نکل کر انصار کے پاس گئے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ بولے: اے انصار کی جماعت! ہم تمہارے حق کا انکار
 نہیں کرتے کیونکہ تمہارے حق کا انکار کوئی مؤمن نہیں کر سکتا۔ اللہ کی قسم ہم کو جو خیر (مال اور بھلائی) حاصل ہوئی تم اس میں ہمارے (برابر
 کے) شریک ہو گے۔ لیکن عرب قریش ہی کے کسی آدمی کے امیر بننے پر راضی ہوں گے اور اسی کا اقرار کریں گے۔ کیونکہ قریش زبان میں سب
 سے فصیح ترین، وجاہت میں لوگوں میں سب سے بڑھ کر اور ٹھکانے میں عرب کے درمیان ہیں اور جسمانی توانائی میں سب سے بڑھ کر
 ہیں۔ لہذا آؤ اور عمر کی بیعت کر لو۔ لوگوں نے کہا: نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیوں؟ لوگ بولے: ہم کو خوف ہے کہ ہم پر اوروں کو
 ترجیح دی جائے گی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تک میں زندہ ہوں تم پر کسی کو ترجیح نہ دی جائے گی لہذا تم ابو بکر کی بیعت کر لو۔ حضرت
 ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تم مجھ سے زیادہ قوی ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ مجھ سے زیادہ افضل
 ہیں۔ دونوں نے اپنی اپنی بات دہرائی۔ تیسری مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: میری قوت آپ کی فضیلت کے
 ساتھ ہے۔ یعنی میں آپ کا بھرپور تعاون کروں گا پھر لوگوں کو فرمایا: ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لو۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کے
 وقت لوگ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس بھی آئے لیکن انہوں نے فرمایا تم میرے پاس آئے ہو حالانکہ تمہارے درمیان ثانی اشین ہیں۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۱۴۱۴۱۔ ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی روح قبض ہو گئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح
 رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اپنا ہاتھ پھیلاؤ میں آپ کی بیعت کروں گا۔ کیونکہ آپ رسول اللہ ﷺ کی زبان کے مطابق اس امت
 کے امین ہیں۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب سے تم اسلام میں داخل ہوئے ہو میں نے تم سے کوئی ایسی بیوقوفی کی بات نہیں
 سنی (جیسی آج سنی ہے) کیا تو میری بیعت کرے گا حالانکہ تمہارے درمیان صدیق جو ثانی اشین ہیں موجود ہیں۔ ابن سعد، ابن جریر

۱۴۱۴۲۔ حمران سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ لوگوں میں سب سے زیادہ
 خلافت کے حقدار ہیں، کیونکہ وہ صدیق ہیں، ثانی اشین ہیں۔ حضور علیہ السلام کے غار کے یار ہیں جن کے متعلق اللہ نے فرمایا ثانی اشین دو میں
 سے دوسرا اور وہ رسول اللہ ﷺ کے (حضر سفر کے) ساتھی ہیں۔ خبثہ بن سلیمان الاطرابلسی فی فضائل الصحابة

۱۴۱۴۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نکلے اور ارشاد فرمایا: جس کے پاس رسول اللہ ﷺ کا کوئی
 مہبہ ہو وہ آج ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر رسول اللہ ﷺ نے کسی کو کچھ دینے کا وعدہ کر رکھا ہوگا تو اس کا پورا کرنا پہلے اللہ پر ہے
 اور پھر آپ پر۔ اللالکانی

۱۴۱۴۴۔ زید بن علی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوسفیان حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور بولے: اے
 علی! لوگوں نے ایک ایسے شخص کی بیعت کر لی ہے جس نے قریش قبیلے کو رسوا و ذلیل کر دیا ہے۔ اللہ کی قسم! اگر تم کہو تو میں اس شخص پر خلافت کے
 سارے دروازے بند کر دیتا ہوں اور اس کے خلاف گھڑ سوار اور پیادہ لشکروں کو کھڑا کر دیتا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: اے
 ابوسفیان! مومنین خواہ ان کے وطن اور جسم ایک دوسرے سے دور دور ہوں پھر بھی وہ ایک دوسرے کے خیر خواہ ہوتے ہیں۔ جبکہ منافقین خواہ ان
 کے وطن اور جسم قریب قریب ہوں لیکن وہ دھوکہ باز قوم ہے جو ایک دوسرے کو بھی دھوکہ دینے سے باز نہیں آتی۔ لہذا ہم ابو بکر کی بیعت کر چکے ہیں

اور وہ حقیقتاً اس خلافت کے اس میں۔ ابو اسد الدہقان فی حدیثہ

فائدہ: ابو احمد حمزہ بن محمد بن العباس الدہقان ہیں، ثقہ ہیں، ماوراء النہر کے باشندے تھے۔ ۳۲۷ھ میں وفات پائی۔ تاریخ بغداد ۱۸۳۸۔

۱۴۱۴۵۔ زید بن علی اپنے آباء واجداد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے منبر پر کھڑے ہوئے اور تین بار ارشاد فرمایا کوئی ہے میری خلافت کو ناپسند کرنے والا، میں اس منصب کو واپس کرنے پر تیار ہوں۔ اور ہر بار حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر جواب ارشاد فرمایا:

نہیں، اللہ کی قسم! ہم آپ کو یہ منصب ہرگز واپس نہیں کرنے دیں گے اور نہ آپ سے اس ذمہ داری کو لیں گے۔ کون ہے جو آپ کو پیچھے ہٹا سکتا ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ آپ کو آگے بڑھا چکے ہیں۔ ابن النجار

۱۴۱۴۶۔ ابوالمنذر می سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کو فرمایا: آگے آؤ میں تمہاری بیعت کرتا ہوں کیونکہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم اس امت کے امین ہو۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایسے شخص کے آگے کھڑا ہو کر کیسے نماز پڑھا سکتا ہوں جس کو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا کہ ہماری امامت کریں حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہو گیا۔ ابن عساکر

۱۴۱۴۷۔ ابوظکر سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی تو انصار کے خطباء کھڑے ہوئے اور بولے: اے گروہ مہاجرین! رسول اللہ ﷺ جب تم میں سے کسی کو (امیر بنا کر) بھیجتے تھے تو ایک آدمی ہمارا اس کے ساتھ ملا دیتے تھے۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ مہاجرین میں سے تھے اور ہم رسول اللہ ﷺ کے انصار (مددگار) تھے۔ پس اب بھی جو رسول اللہ ﷺ کی جگہ کھڑا ہوگا ہم اس کے انصار (مددگار) ہوں گے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے قبیلے کو اچھا بدلہ عطا کرے اے گروہ انصار اور اللہ تمہارے کنبہ والے کو ثابت قدم رکھے۔ اللہ کی قسم! اگر تم اس کے علاوہ کچھ اور کہتے تو ہم کبھی اس پر تم سے صلح نہ کرتے۔ الکبیر للطبرانی

کلام: روایت ضعیف ہے دیکھئے: ذخیرۃ الحفاظ ۴۵۲۔

۱۴۱۴۸۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کی روح قبض ہو گئی تو انصار نے کہا: ہم میں سے ایک امیر ہو جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے انصار کی جماعت! کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ابو بکر کو امامت کے لیے آگے کیا۔ اب تم میں کس کا دل گوارا کرتا ہے کہ وہ ابو بکر سے آگے بڑھے۔ ابونعیم فی فضائل الصحابة

۱۴۱۴۹۔ قتیبہ بن عمرو سے مروی ہے کہ میں حضور اکرم ﷺ کی وفات کے موقع پر حاضر ہوا جب ہم نے ظہر کی نماز ادا کر لی تو ایک آدمی آیا اور مسجد میں کھڑا ہو گیا۔ پھر اس کے اطلاع دینے کے بعد لوگوں نے ایک دوسرے کو خبر دی کہ انصار جمع ہوئے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کا عہد چھوڑ کر سعد کو اپنا امیر بنانا چاہتے ہیں۔ مہاجرین اس خبر سے وحشت زدہ ہو گئے۔ ابن جریر

۱۴۱۵۰۔ ابونضر سے مروی ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ کی وفات ہوئی تو انصار (بنی سقیفہ میں) جمع ہو گئے اور انصار کا خطیب بولا: تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ جب تم میں سے کسی کو امیر بنا کر بھیجتے تو ہم میں سے بھی ایک امیر بنا کر بھیجتے اور جب تم میں سے ایک امین بھیجتے تو ہم میں سے بھی ایک امین بنا کر بھیجتے تھے۔ ابن جریر

۱۴۱۵۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے جنگ جمل کے روز ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ساتھ کوئی ایسا عہد نہیں فرمایا تھا جس کو ہم امارت (حکومت) کے سلسلے میں سند بنا سکیں۔ لیکن یہ ہماری اپنی رائے تھی اگر وہ درست ہو تو اللہ کی طرف سے ہے۔ چنانچہ پھر ابو بکر کو خلیفہ بنایا گیا ان پر اللہ کی رحمت ہو، وہ اس منصب پر قائم رہے اور ثابت قدم رہے پھر عمر کو خلیفہ بنایا گیا وہ بھی اس منصب پر قائم رہے اور ثابت قدم رہے حتیٰ کہ دین اپنے صحیح ٹھکانے پر آ گیا۔

سد احمد، نعیم بن حماد فی الفتن، ابن ابی عاصم، الضعفاء للعقيلي، اللالكاني، البيهقي فی الدلائل، الدورقي، السنن لسعيد بن منصور

۱۴۱۵۲۔ قیس بن عباد سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو (زمین میں) شق کیا اور جسم میں روح پھونکی اگر رسول اللہ ﷺ میرے ساتھ کوئی عہد کر جاتے تو میں اس پر جنگ و جدال کرتا اور ابن ابی قحافہ (ابو بکر) کو نہ چھوڑتا کہ وہ منبر رسول کے ایک درجے پر بھی قدم رکھ سکے۔ العشاری

۱۴۱۵۳۔ سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کے لیے نکلے اور ان

کی بیعت کر لی۔ پھر انہوں نے انصار کی بات سنی تو ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم میں سے کون ہے جو اس شخص کو موخر کرے جس کو رسول اللہ ﷺ مقدم فرما چکے ہیں۔

حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (ابو بکر رضی اللہ عنہ) کے حق میں مذکورہ ایسی بات ارشاد فرمائی تھی جو ابھی تک کسی نے نہ کی تھی۔ العشاری، اللالکانی، الاصبہانی فی الحجۃ ۱۴۱۵ھ... ابو الجحاف سے مروی ہے کہ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت پر بیعت ہوئی تو وہ تین دن تک اپنے گھر کا دروازہ اندر سے بند کر کے بیٹھ رہے اور لوگوں کے پاس ہر روز آکر ارشاد فرماتے:

اے لوگو! میں تم کو تمہاری بیعت واپس کرتا ہوں۔ لہذا تم جس کی چاہو بیعت کر لو۔

اور ہر روز حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر ان کو جواب ارشاد فرماتے تھے:

ہم اپنی بیعت واپس ہرگز نہیں لیتے اور نہ آپ کو پہلی بیعت فسخ کرنے دیں گے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ آپ کو مقدم کر چکے ہیں، اب کون آپ کو موخر کر سکتا ہے؟ العشاری

۱۴۱۵ھ... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی امارت اللہ کی کتاب میں ہے:

و اذا سر النبي الى بعض ازواجه حديثاً.

اور جب نبی نے اپنی بعض بیویوں کے ساتھ سرگوشی میں بات کی یعنی حضور ﷺ نے حفصہ کو فرمایا: تیرا باپ اور عائشہ کا باپ میرے بعد لوگوں کے والی (حاکم) ہوں گی۔ لہذا تم اس بات کی کسی کو خبر نہ دینا۔

الکامل لابن عدی، العشاری، ابن مردويه، ابونعیم فی فضائل الصحابة، ابن عساکر

کلام:..... روایت ضعیف ہے، الکامل لابن عدی، ذخیرۃ الحفاظ ۵۹۶۹۔

۱۴۱۵ھ... سوید بن غفلہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوسفیان حضرت علی اور حضرت عباس کے پاس آئے اور بولے: اے علی! اور اے عباس! کیا بات ہے کہ یہ حکومت قریش کے ذلیل ترین اور چھوٹے قبیلے میں کس طرح چلی گئی؟ اللہ کی قسم! اگر تم چاہو تو میں اس شخص پر گھڑ سوار اور پیادہ لشکروں کی بھرمار کر سکتا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: نہیں، اللہ کی قسم! میں ہرگز نہیں چاہتا کہ تم ایسا قدم اٹھاؤ اور ان پر پیادہ و سوار لوگوں کو چڑھاؤ۔ اگر ہم ابو بکر کو اس منصب کا اہل نہ سمجھتے تو ہرگز ان کو خلافت پر نہ چھوڑتے۔ اے ابوسفیان! مؤمنین تو ایک دوسرے کے لیے خیر خواہ ہوتے ہیں اور باہم محبت کرنے والے (شیر و شکر) ہوتے ہیں، خواہ ان کے وطن اور جسم دور دور ہوں۔ جبکہ منافقین ایک دوسرے کے لیے دھوکہ باز ہوتے ہیں۔ ابن عساکر

۱۴۱۵ھ... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) قیس بن ابی حازم سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ ہاتھ میں کھجور کی شاخ لیے ہوئے ہیں اور فرما رہے ہیں: خلیفہ رسول اللہ ﷺ (ابو بکر رضی اللہ عنہ) کی بات سنو۔ مصنف ابن ابی شیبہ

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا مرتدین سے قتال

۱۴۱۵ھ... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مرتدین سے نمٹنے کے لیے تیار ہوئے اور اپنی سواری پر بیٹھ گئے تو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے آپ کی سواری کی باگ ڈور تھام لی اور فرمایا: اے خلیفہ رسول اللہ کہاں جا رہے ہیں؟ میں آپ کو آج وہی بات کہتا ہوں جو آپ کو رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن فرمائی تھی کہ: اپنی تلوار کو نیام میں کر لیجئے اور اپنی جان کے ساتھ ہم کو رنج میں نہ ڈالیے۔ اور مدینہ واپس تشریف لے چلئے۔ اللہ کی قسم! اگر آج ہم کو آپ کی جان کا رنج پہنچ گیا تو اسلام کا نظام کبھی نہیں سہیپ سکے گا۔

الداقطنی فی غرائب مالک، الخلیفی فی الخلیفیات

کلام:..... روایت ضعیف ہے، اس میں ابو غزیہ محمد بن یحییٰ الزہری متروک راوی ہے۔

۱۳۱۵۹..... (مسند ابی بکر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب عرب قبائل مرتد ہو گئے اور مہاجرین کی رائے ایک ہو گئی جن میں میں بھی شامل تھا، تو ہم نے عرض کیا: اے خلیفہ رسول اللہ! لوگوں کو چھوڑ دیئے وہ نماز پڑھتے رہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے رہیں کیونکہ اگر ایمان ان کے دلوں میں داخل ہوگا تو وہ اس کا اقرار بھی کر لیں گے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر میں آسمان سے نیچے گر جاؤں تو یہ مجھے اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ ایسی بات چھوڑ دوں جس پر رسول اللہ ﷺ نے قتال کیا تھا۔ میں بھی اس پر ضرور قتال کروں گا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے عرب مرتدین سے قتال کیا حتیٰ کہ وہ اسلام کی طرف لوٹ آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ابوبکر کا وہ ایک دن عمر کی ساری آن سے بہتر ہے۔ العدنی

۱۳۱۶۰..... زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مرتدین سے قتال کے لیے لشکر بھیجا تو ان کو ارشاد فرمایا: (جہاں بھی لشکر کشی کرو) پہلے وہاں رات بسر کرو جہاں کہیں تم اذان کی آواز سنو وہاں قتال کرنے سے رک جاؤ کیونکہ اذان ایمان کا شعار (علامت) ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۱۶۱..... ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، مجھے طلحہ بن عبید اللہ بن ابی بکر نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب لشکروں کو مرتدین سے لڑائی کے لیے روانہ فرماتے تو ان کو ارشاد فرماتے: جب تم کسی علاقے کو گھیراؤ لو اگر وہاں تم کو اذان کی آواز سنائی دے تو جنگ سے رک جاؤ۔ حتیٰ کہ تم پھر ان سے سوال کرو کہ تم کو (اسلام میں) کیا عیب نظر آیا۔ اگر تم کو اذان کی آواز سنائی نہ دے تو وہاں غارت گری کر دو، قتل کرو، جلاؤ اور خوب خونریزی کرو اور تمہارے نبی کی موت کی وجہ سے تم میں کسی طرح کی کمزوری نظر نہ آنا چاہیے۔ السنن للبیہقی

۱۳۱۶۲..... عاصم بن خمرہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد علقمہ بن علاشہ اپنے دین سے پھر گئے اور صلح کرنے (اسلام) میں آنے سے انکار کر دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: تم سے رسوا کن صلح قبول کریں گے یا پھر تم کو کھلی جنگ میں آنا پڑے گا۔ علقمہ نے پوچھا: رسوا کن صلح کیا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کہ تم شہادت دو گے کہ ہمارے مقتول جنت میں ہیں اور تمہارے مقتول جہنم میں۔ نیز تم ہمارے مقتولوں کی دیت ادا کرو گے اور ہم تمہارے مقتولوں کی دیت نہیں دیں گے۔ چنانچہ انہوں نے رسوا کن صلح اختیار کر لی۔

السنن للبیہقی، الجامع لعبدالرزاق

منکرین زکوٰۃ سے قتال

۱۳۱۶۳..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: مجھے حکم ملا ہے کہ میں لوگوں سے قتال جاری رکھوں حتیٰ کہ وہ شہادت دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ نیز نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر وہ مجھے وہ ایک رسی نہ دیں گے جو وہ رسول اللہ ﷺ کو زکوٰۃ میں دیتے تھے تو میں اس پر بھی ان سے قتال کروں گا۔ السنن للبیہقی

۱۳۱۶۴..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کی روح قبض ہو گئی تو مدینہ میں نفاق عام ہو گیا، عرب مرتد ہو گئے، عجم مرتد ہو گئے و تمکلیاں دینے لگے اور نہاوند میں اکٹھے ہو گئے اور بولے: اب وہ شخص مر چکا ہے جس کی وجہ سے عرب کی مدد کی جاتی تھی۔

چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مہاجرین اور انصار کو اکٹھا فرمایا اور پھر ارشاد فرمایا: عرب نے اپنی بکریاں اور اونٹ (زکوٰۃ میں دینے سے) روک لیے ہیں اور اپنے دین سے پھر گئے ہیں۔ جبکہ عجم نہاوند میں ہمارے خلاف جمع ہو گئے ہیں تاکہ تم سے قتال کریں۔ اور ان سب کا خیال ہے کہ جس شخص کی وجہ سے تمہاری مدد کی جاتی تھی اس کا انتقال ہو چکا ہے۔ اب تم لوگ مجھے مشورہ دو کیونکہ میں تم میں سے ایک عام آدمی ہوں میں تم کو اس آزمائش میں بھیجنا چاہتا ہوں۔

یہ سن کر حاضرین نے کافی دیر تک اپنے سر بگر بیان کر لیے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: میرا خیال ہے اللہ کی قسم! اے خلیفہ رسول اللہ! آپ عرب سے صرف نماز قبول کر لیں اور زکوٰۃ ان سے چھوڑ دیں۔ کیونکہ ان کا زمانہ جاہلیت ابھی قریب ہی گزرا ہے، ابھی اسلام ان سے بدلہ نہ لے سکے گا۔ یا تو اللہ پاک ان کو خیر کی طرف واپس فرمادے گا یا پھر اللہ پاک اسلام کو غالب کر دے گا، تب ہم طاقت ور ہو جائیں گے پھر ان کے ساتھ قتال کریں گے۔ ابھی یہ باقی ماندہ مہاجرین و انصار ہیں سارے عرب و عجم کا کیا مقابلہ کریں گے۔

پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے۔ انہوں نے بھی اسی کے مثل کہا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے انہوں نے بھی اس کے مثل مشورہ دیا۔ پھر دوسرے مہاجرین نے بھی انہی کی پیروی کی۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ انصار کی طرف متوجہ ہوئے وہ بھی گذشتہ لوگوں کی طرح بولے۔ یہ صورت حال دیکھ کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھ گئے اللہ کی حمد و ثناء کی پھر ارشاد فرمایا:

اما بعد! اللہ نے تعالیٰ نے محمد ﷺ کو بھیجا جب حق ناپید تھا، ترش رو تھا، اسلام غریب تھا، دھڑکا رہا ہوا تھا، اس کی رسی بوسیدہ ہو چکی تھی اور اس کے اہل و عیال کم پڑ گئے تھے۔ پھر اللہ نے ان کو محمد ﷺ کے ساتھ جمع کر دیا اور ان کی باقی رہنے والی کولمۃ وسطاً قرار دیا۔

اللہ کی قسم! اب میں اللہ کے حکم کو قائم کر کے رہوں گا اور اس کی راہ میں جہاد کرتا رہوں گا حتیٰ کہ اللہ پاک ہمارے ساتھ اپنا وعدہ پورا کر دے اور اپنا عہد پورا کر دے، پھر جو قتل ہو جائے گا وہ شہادت کی موت مرے گا اور جنت میں جائے گا اور جو پیچھے رہ جائیں گے وہ اللہ کی زمین میں اس کے خلیفہ بن کر رہیں گے اور حق کی عبادت کرنے والے ہوں گے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے ہم کو فرمایا ہے جس کی وعدہ خلافی نہیں ہوتی:

وعدہ اللہ الذین آمنوا و عملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم۔

اللہ نے وعدہ فرمایا ہے ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے اچھے اعمال کیے ان کو زمین میں خلیفہ بنائے گا جس طرح ان لوگوں کو خلیفہ بنایا جو ان سے پہلے تھے۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر وہ مجھے ایک رسی دینے سے بھی انکار کریں گے جو وہ رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے اور پھر ان کی مدد میں شجر و حجر اور جن و انس بھی جمع ہو جائیں تو میں ان سے تب تک جہاد کرتا رہوں گا جب تک کہ میری روح اللہ سے نہیں جاملتی۔ بے شک اللہ نے نماز اور زکوٰۃ میں فرق نہیں کیا بلکہ ان کو ایک ساتھ ذکر کیا ہے۔

(یہ سن کر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نعرۃ اللہ اکبر بلند کیا اور فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ کی قسم! جب اللہ نے ابو بکر کو قتال پر مضبوط اور پختہ عزم عطا

کر دیا تب مجھے خوب معلوم ہو گیا کہ یہی حق ہے۔ النخطیب فی رواۃ مالک

مرتدین کے متعلق صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا خطبہ

۱۲۶۵ھ صحاح بن کیمان سے مروی ہے کہ جب ردة کا واقعہ پیش آیا (لوگ مرتد ہونے لگے) تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، اللہ کی حمد و ثناء کی، پھر ارشاد فرمایا:

تم تم تعز نہیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہدایت بخشی اور کفایت کی، عطا کیا اور غنی کر دیا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو بھیجا جس وقت علم منقوہ تھا، اسلام اجنبی اور دھڑکا رہا ہوا تھا، اس کی رسی بوسیدہ تھی اور اس کا عہد کمزور تھا، اللہ پاک اہل کتاب سے ناراض تھا لہذا اس نے ان کو خیر عطا نہیں کیا اور ان سے شر کو دفع نہیں کیا جو ان کے پاس تھا۔ انہوں نے اپنی کتاب کو تبدیل کر دیا تھا اور وہ باتیں اس میں ڈال دی تھیں جو اس میں سے نہیں تھیں۔ جبکہ عرب ان پڑھ اور اللہ سے نابلد تھے، اس کی عبادت کرتے تھے اور نہ اس کو پکارتے تھے۔ ان کی زندگی مشقت و سختی میں تھی، وہ دین میں گمراہ تھے، مومنہ زمین میں تھے۔

نبی کریم ﷺ کے ساتھ ان کے پچھرفقہاء تھے۔ جن واللہ نے اپنے نبی محمد کے ساتھ جمع کر دیا تھا پھر ان کو امت وسطاً قرار دیا، ان کو ان کے پیروکاروں کے ساتھ مدد عطا کی، ان کے دشمنوں پر ان کو نصرت عطا کی حتیٰ کہ پھر اللہ پاک نے اپنے نبی کو اٹھالیا۔ پھر شیطان دوبارہ ان کی اس

سواری پر سوار ہو گیا جس سے اللہ نے اس کو اتار دیا تھا۔ اس نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور ان کے ہلاک زدگان کا مردہ سنا:

وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل أفان مات أو قتل انقلبتم على اعقابكم ومن ينقلب على عقبيه فلن يضر الله شيئا وسيجزي الله الشاكرين.

اور محمد صرف رسول ہی تو ہیں، ان سے پہلے بھی رسول گذر چکے ہیں، کیا اگر وہ مر گئے یا شہید کر دیئے گئے تو کیا تم پٹ جاؤ گے ایڑیوں کے بل (اٹتے پاؤں) اور جو اٹتے پاؤں پھر وہ اللہ کو کچھ نقصان نہیں دے گا اور عن قریب اللہ شکر گزاروں کو (اچھا) بدلہ عطا کرے گا۔

اگو! تمہارے آس پاس موجود عرب نے بکری اور اونٹ زکوٰۃ میں دینے سے روک لیے ہیں اب وہ اپنے دین میں نہیں رہے۔ اگر وہ اس کی طرف واپس آجائیں تو میں ان پر یہ جنگ مسلط نہیں کروں گا لیکن وہ پھر تمہارے دین میں تم سے قوی ہو گئے ہوں گے۔ یہ دن تم کو اس لیے دیکھنا پڑا ہے کہ تم سے تمہارے پیغمبر کی برکت چلی گئی ہے۔ لیکن وہ تم کو اس ذات نگہبان کے سپرد کر گیا ہے جو کافی ہے اور اول ہے۔ جس نے تمہارے نبی کو بھڑکایا تھا پھر اس کو ہدایت بخشی تھی فقیر پایا تھا پھر اس کو غنی و مالدار کر دیا تھا:

ووجدك صالاً فهدى ووجدك عانلاً فأغنى.

جبکہ تم کو اس نے جہنم کے کنارے پر کھڑا پایا تو تم کو اس سے بچالیا۔

اب اللہ کی قسم! میں نہیں چھوڑوں گا بلکہ اللہ کے امر پر قتال کرتا رہوں گا حتیٰ کہ اللہ پاک اپنا وعدہ پورا کر دے اور اپنا عہد پورا کر دے۔ جو ہم میں سے قتل ہو گیا وہ جنت میں ہوگا جو ہم میں سے بچ گیا وہ اللہ کا خلیفہ اور اس کا وارث ہوگا اس کی زمین پر۔ اللہ حق کا فیصلہ کرے گا اور اس کی بات میں کوئی وعدہ خلافی نہیں:

وعد الله الذين آمنوا منكم وعملوا الصالحات ليستخلفنهم في الارض.

یہ فرما کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نمبر سے نیچے تشریف لے آئے۔ ابن عساکر

کلام: امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت مذکورہ میں انقطاع سے صالح بن کیسان اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے درمیان، لیکن روایت النفاذ متن کے حوالے سے بذات خود صحیح ہے کیونکہ اس کی بہت سی نظیریں موجود ہیں۔

۱۳۱۶۶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میرے والد اپنی تلوار سونٹے ہوئے اپنی سواری پر تشریف فرما مرتدین کی طرف نکلے۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے آکر ان کی سواری کی عنان تھام لی اور فرمایا: اے خلیفہ رسول اللہ! کہاں جا رہے ہیں، میں آج آپ کو وہی بات دہراتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے جنگ احد میں آپ کو ارشاد فرمائی تھی کہ:

اپنی تلوار کو نیام میں کر لو اور اپنی جان کا غم ہمیں نہ دو۔ اللہ کی قسم! اگر ہم کو آپ کی طرف سے کوئی دکھ پہنچ گیا تو آپ کے بعد اسلام کا نظام نہیں ٹھہر سکے گا۔

یہ سن کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ لوٹ گئے اور لشکر کو روانہ کر دیا۔ ذکر یا الساجی

۱۳۱۶۷ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ مرتدین سے جنگ کے لیے اپنی سواری پر سوار ہوئے تو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ان کی سواری کی عنان تھام لی اور فرمایا: اے خلیفہ رسول اللہ! کہا! آج میں آپ کو وہی بات کہتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے آپ کو جنگ احد کے دن فرمائی تھی:

اپنی تلوار کو نیام میں کر لیں، اپنی جان کا غم ہمیں نہ دیں۔ اور مدینے واپس لوٹ جائیں۔ اللہ کی قسم! اگر ہم کو آپ کا صدمہ پہنچ گیا تو اسلام کا نظام کبھی قائم نہ ہو سکے گا۔ الدارقطنی فی غرائب مالک، الخلعی فی الخلعیات کلام: مذکورہ روایت کی سند میں ابو غزیہ محمد بن یحییٰ الزہری متروک ہے۔ نوٹ: اس مضمون کی کئی احادیث و وجوب الزکوٰۃ میں ذکر کی گئی ہیں۔

یزید بن ابی سفیان کو لشکر کا امیر بنانا

۱۳۱۶۸..... (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے ملک شام (لشکر دے کر) بھیجا تو مجھے ارشاد فرمایا:

اے یزید! تیرے کچھ رشتے دار (شامل) ہیں۔ ممکن ہے تو ان کو امارت۔ حکومت میں ترجیح دے۔ اور یہی وہ بات ہے جس کا مجھے تجھ پر سب سے زیادہ خوف ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

جو مسلمانوں کے کاموں کا حاکم بنے پھر وہ ان پر کسی کو ناحق امیر بنائے اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ اللہ پاک اس کا کوئی نہ فرض قبول فرمائیں گے اور نہ نفل۔ حتیٰ کہ اس کو جہنم میں داخل کر دیں گے۔ اور جو کسی کو اس کی محبت میں اس کے بھائی کا مال۔ ناجائز طور پر دے، اس پر بھی اللہ کی لعنت ہے، یا فرمایا: اس سے اللہ کا ذمہ بری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو دعوت دی ہے کہ وہ اللہ پر ایمان لائیں پس وہ ایمان کی بدولت اللہ کی حمی پناہ میں ہیں۔ پس جس نے اللہ کی حمی میں ناحق ظلم کیا اس پر اللہ کی لعنت ہے یا فرمایا: اس سے اللہ عزوجل کا ذمہ بری ہے۔ مسند احمد، منصور

بن شعبہ البغدادی فی الاربعین

کلام: روایت کا متن حسن جبکہ اسناد ضعیف ہے۔ امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث کتب ستہ میں کوئی معیار نہیں رکھتی۔ انہوں نے اس حدیث سے اعراض اس کے شیخ ابقیہ کی جہالت کی وجہ سے کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی صحت متن کی بات جو دل میں پیدا ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کے اوپر ان کے اچھے لوگوں کو ہی امیر بنایا ہے۔ جو اس روایت سے بھی معلوم ہوتا ہے۔

خالد بن ولید کو لشکر کا امیر بنانا

۱۳۱۶۹..... (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خالد بن الولید کو مرتدین سے قتال کے لیے لکھا کہ تم جس کو پاؤ کہ اس نے مسلمانوں کو قتل کیا ہے اس کو قتل کر دو اور عبرت ناک سزا دو۔ اور جس نے بھی اللہ سے کنارہ کیا ہے، اس سے جنگ مولیٰ اور تم اس کے قتل میں بہتری سمجھو تو اس کو بلا دروغ قتل کر دو۔

چنانچہ حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بزاخہ میں ایک ماہ تک رہے۔ جہاں مرتدین تھے آپ اس علاقے میں بار بار آتے جاتے، ان میں سے آپ نے بہتوں کو قتل کر دیا، کسی کو جلادیا، کسی کو بندھوا کر پتھروں سے ہلاک کر دیا اور کسی کو پہاڑوں کی چوٹیوں سے گروا دیا۔ ابن جریر ۱۳۱۷۰..... عروۃ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خالد بن الولید کو مرتدین عرب کی طرف بھیجا تو ان کو فرمایا: ان کو اسلام کی طرف بلاؤ اور اس میں ان کے فوائد بتاؤ نہ ماننے کی صورت میں نقصانات سے ڈراؤ۔ کوشش اور لالچ کرو کہ ان کو ہدایت مل جائے۔ پھر جو لوگ تمہاری بات کو قبول کر لیں گورے ہوں یا کالے ہر ایک کے اسلام کو قبول کیا جائے۔ قتال تو صرف ان لوگوں سے ہے جو ایمان لانے کے بعد کفر کے مرتکب ہو گئے۔ چنانچہ پھر بھی اگر کوئی اسلام کو قبول کر لے اور اس کا ایمان سچا ہو تو اس کے ساتھ جنگ کا کوئی جواز نہیں۔ اللہ اس کے لیے کافی ہے۔ ہاں جو اسلام میں واپس نہ آئیں اور اس میں آ کر پھر چکے ہوں ان کو قتل کرو۔ السنن للبیہقی

حبشہ کی لشکر کشی

۱۳۱۷۱..... (مسند الصدیق) عبد الرحمن بن جبیر سے مروی ہے کہ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اہل حبشہ کو ملک شام کی طرف بھیجا تو ان کے درمیان کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد و ثناء کرنے کے بعد ان کو ملک شام کی طرف کوچ کرنے کا حکم دیا اور ملک شام کے فتح ہو جانے کی خوشخبری دی

اور فرمایا تم وہاں مساجد بھی تعمیر کرو گے۔ ہمیں معلوم نہیں کہیں تم وہاں جا کر غافل نہ ہو جاؤ۔ کیونکہ ملک شام سرسبز اور فراوانی والی سرزمین ہے۔ وہاں تم کو طعام اور غلے کی کثرت ملے گی۔ وہاں جا کر تم (نعمتوں کی فراوانی میں) اکڑ نہ جانا۔ رب کعبہ کی قسم! تم وہاں جا کر دھوکے میں پڑو گے اور اتر آؤ گے۔ میں تم کو (سختی کے ساتھ) دس باتوں کی تاکید کرتا ہوں ان کو اچھی طرح یاد رکھنا۔ کسی بالکل لاغر بوڑھے کو قتل نہ کرنا، نہ چھوٹے بچے کو قتل کرنا، نہ عورت کو، کسی گھر کو، ہانا نہیں، پھل دار درخت کو نہ کاٹنا، کسی مویشی کو بلا وجہ ذبح نہ کرنا ہاں مگر کھانے کے لیے، کھجور کے درخت کو نہ جلانا، جنگ میں کوتاہی نہ کرنا، بزدلی نہ دکھانا، مال غنیمت میں دھوکہ نہ کرنا اور کچھ لوگ تم کو سرمنڈے ملیں گے ان شیطانوں کو سرینوں پر تلوار مار مار کر قتل کر دینا۔ اللہ کی قسم! میں ان میں سے ایک آدمی کو قتل کروں یہ مجھے عام ستر کافروں کے مارنے سے زیادہ پسند ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

فقاتلوا ائمة الکفر انہم لا ایمان لہم۔

پس کفر سرغٹوں کو قتل کرو، ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں۔ ابن عساکر

روم کی طرف لشکر کشی

۱۳۱۷۲.... (مسند الصدیق) اسحاق بن بشر سے مروی ہے کہ ہم کو ابن اسحاق نے زہری سے بیان کیا، زہری کہتے ہیں: ہم کو ابن کعب نے عبد اللہ بن ابی اوفی الخراعی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا:

عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے غزوہ روم کا ارادہ فرمایا تو علی، عمر، عثمان، عبدالرحمن بن عوف، سعد بن ابی وقاص، سعید بن زید، ابو عبیدہ بن الجراح اور بدری مہاجرین و انصاری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین وغیر ہم کو بلایا۔ چنانچہ یہ سب حضرات حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے۔

راوی عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں بھی ان میں شامل تھا۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا احصاء (شمار) ممکن نہیں ہے، اعمال ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے کلمہ کو جمع کر دیا ہے، تمہیں آپس میں صلح جو بنا دیا ہے، تم کو اسلام کی ہدایت بخش دی ہے اور شیطان کو تم سے دور کر دیا ہے۔ اب وہ اس بات کی طمع و لالچ نہیں کر سکتا کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ گے اور نہ تم کسی دوسرے الہ کو اپنا معبود بنا سکتے ہو۔ پس عرب آج ایک ماں باپ کی اولاد ہیں۔ میں نے ارادہ کیا ہے کہ مسلمانوں کو شام کی طرف رومیوں سے جہاد کے لیے نکالوں تاکہ اللہ پاک مسلمانوں کو تقویت عطا کرے اور اپنے کلمے کو اونچا کرے، اس کے علاوہ اس میں خود مسلمانوں کے لیے بھی بڑا اجر اور بہت بڑا فائدہ ہے۔ اس لیے کہ جو اس جنگ میں ہلاک ہو وہ شہادت کا رتبہ پائے گا اور پھر جو اللہ کے ہاں نیکیوں کے لیے ذخیرہ ہے وہ بہت بہتر ہے۔ اور جو زندہ رہے گا وہ مسلمانوں کے لیے مدافعت کا راور اللہ کے ہاں مجاہدین کا اجر پانے والا ہوگا۔ میری یہی رائے ہے جو میں نے سوچی ہے۔ کوئی بھی آدمی مجھے اپنی رائے دے سکتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تقریر

چنانچہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا:

تمام عمر میں اللہ کے لیے ہیں جو جس کو چاہتا ہے خیر کے ساتھ مخصوص کر دیتا ہے اللہ کی قسم! ہم نے جب بھی کسی خیر کی طرف سبقت کی مگر آپ ہم سے ہمیشہ سبقت لے گئے۔ یہ محض اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے اور اللہ عظیم فضل والا ہے۔ اللہ کی قسم! میں بھی آپ کے

ساتھ بالکل اسی رائے کے ساتھ ملاقات کرنے والا تھا۔ ابھی آپ نے یہی بات ذکر فرمادی۔ بے شک آپ کی رائے درست ہے اللہ پاک بھی آپ کو سیدھی راہوں کی توفیق نصیب کرے۔

آپ کافروں پر گھوڑوں کے پیچھے گھوڑے دوڑادیں، پیادوں کے پیچھے پیادوں کی قطار باندھ دیں اور لشکروں پر لشکر بھیجا شروع کر دیں بے شک اللہ پاک اپنے دین کی نصرت فرمائے گا، اسلام اور اہل اسلام کو عزت عطا کرے گا۔

پھر حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما اٹھے اور ارشاد فرمایا: اے خلیفہ رسول اللہ! وہ اہل روم ہیں، سرخ رنگ والے فولاد اور سخت جنگجو لوگ ہیں۔ میرا خیال ہے کہ آپ دھننا ساری طاقت دہریہ لگا لیں بلکہ گھڑ ساروں کا ایک لشکر ان کی طرف بھیج دیں یوں کہ مضافات میں غارتگری کریں اور پترواپس آپ کے پاس آجائے، بار بار لاکھا جائے، اس سے وہ کمزور پڑیں گے اور ان کے مساجد سے مال غنیمت بھی حاصل ہوگا، اس سے مسلمان اپنے دشمن پر مزید قوی ہو جائیں گے۔ پھر آپ یمن کے دور، از غلافوں اور ربیعہ و مضر کے اہل اور نکل جانے والے قبائل پر لشکر بھیجیں۔ پھر ان سے لشکروں کو اپنے پاس جمع کر لیں اس کے بعد اگر آپ کا خیال ہو تو آپ خود اپنی سر ڈگلی میں اہل روم (کے قلب) پر بلہ بول دیں اگر چاہیں تو کسی کی سااری میں لشکروں کو روانہ کر دیں۔

پھر لوگ خاموش ہو گئے۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پھر پوچھا: تم لوگوں کا کیا خیال ہے (مجھے مزید رائے دو)۔ چنانچہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اٹھے اور فرمایا: میں آپ کو اپنے دین والوں کے لیے خیر خواہ خیال کرتا ہوں اور ان پر مشقت کرنے والا۔ پس جب آپ نے کوئی راستہ دیکھا تو ہے جو عامۃ المسلمین کے لیے باعث خیر ہے تو بس اللہ پر بھروسہ کر کے اس پر عمل کر ڈریئے۔ بے شک آپ پر کوئی قدر نہیں۔

یہ سن کر طلحہ، زبیر، سعد، ابو عبیدہ، سعید بن زید اور دیگر حاضرین مہاجرین اور انصار نے کہا: عثمان نے درست کہا۔

آپ جو رائے مناسب سمجھیں اس پر عمل کریں۔ ہم نہ آپ کی مخالفت کریں گے اور نہ آپ کو تہمت لگائیں گے۔ اور بھی اس طرح کی باتیں ذکر کریں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ جو حاضرین میں سوہور تھے ابھی تک خاموش تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوالحسن (علی)! آپ کی کیا رائے ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر آپ اہل روم کی طرف نکلیں گے یا کسی کو بھی سااار بنا کر بھیجیں گے ان کی مدد کی جائے گی ان شاء اللہ! حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ پاک تمہیں بھی خیر کی خوشخبری عطا کرے، تم کو کہاں سے اس بات کا علم ہوا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

یہ دین ہر اس پر غالب ہو کر رہے گا جو اس سے دشمنی مول لے گا حتیٰ کہ یہ دین اور اس کے ماننے والے غالب آجائیں گے۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سبحان اللہ! کیسی عمدہ حدیث ہے، یہ تم نے مجھے خوش کر دیا اللہ بھی تمہیں خوش کرے۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد و ثناء کی جس کا وہ اہل ہے۔ نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجا اور پھر ارشاد فرمایا:

اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر اسلام کا انعام کیا ہے، جہاد کے ساتھ تمہارا اکرام کیا ہے اس دین کے ساتھ تم کو سارے ادیان پر فضیلت بخشی ہے۔ پس اے بندگان خدا شام ملک کی طرف اہل روم سے جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ۔ میں تم پر امیروں کو مقرر کر دوں گا اور ان کے لیے جھنڈے بھی باندھ دوں گا۔ پس اپنے رب کی اطاعت کرو، اپنے امراء کی مخالفت نہ کرو اور اپنی نیتوں کو اور اپنے کھانے پینے کو درست رکھو۔

فان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون۔

بے شک اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا اور وہ احسان کرنے والے ہیں۔

یہ سن کر لوگ خاموش ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واللہ! اے مسلمانوں کی جماعت! کیا بات ہے تم خلیفہ رسول اللہ کو جواب نہیں دے رہے؟ حالانکہ وہ تم کو اس کام کی طرف بلا رہے ہیں جس میں تمہاری بقاء ہے۔ ہاں اگر قریب کا سفر ہوتا اور آسان سفر ہوتا تو تم جلدی سے جواب دیتے۔

حضرت عمرو بن سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن خطاب! تو ہم کو مثالیں دیتے ہو منافقین کی مثالیں۔ تم ہم پر عیب لگاتے ہو، تم کو کیا رکاوٹ ہے تم نے کیوں جلدی نہیں کی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ جانتے ہیں کہ میں لبیک کہوں گا صرف ان کے پکارنے کی دیر ہے۔ اور وہ مجھے غزوہ بدر پر بھیجیں تو میں ہاتھ تیار ہوں۔ حضرت عمرو بن سعید نے فرمایا: ہم تمہارے لیے جنگ نہیں کریں گے بلکہ ہم اللہ کے لیے جنگ کریں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو دعا دی: اللہ تم کو اچھی توفیق دے۔ تم نے اچھا کہا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن سعید کو فرمایا: بیٹھ جاؤ، اللہ تم پر رحم کرے! عمر کے کہنے کا مقصد کسی مسلمان کو ایذا دینا یا اس کو ملامت کرنا نہ تھا ان کا مقصد تو محض یہ تھا کہ زمین کی طرف جھکنے والے لوگ جہاد کے لیے اٹھ کھڑے ہوں۔

حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ اٹھے اور فرمایا: خلیفہ رسول اللہ نے حج کہا۔ پھر عمرو بن سعید کو فرمایا: اے بھائی بیٹھ جاؤ۔ پھر حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جس نے محمد کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ مبعوث کیا تاکہ وہ اس حق دین کو ہر دین پر غالب کر دے۔ خواہ مشرکین کو برا کیوں نہ لگے۔ بے شک اللہ اپنے وعدے کو پورا کرنے والا ہے، اپنے دین کو غالب کرنے والا ہے، اپنے دشمن کو ہلاکت میں ڈالنے والا ہے۔ ہم مخالفت کرنے والے نہیں ہیں اور نہ اختلاف کرنے والے ہیں۔ آپ خیر خواہ شفیق اور مہربان حاکم ہیں۔ آپ جب بھی ہم سے کوچ کا تقاضا کریں گے ہم نکل پڑیں گے اور جب بھی آپ حکم کریں گے ہم اطاعت کریں گے۔

ان کی بات سن کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ خوش ہو گئے اور فرمایا: اللہ تمہیں بھائی اور دوست کا اچھا بدل دے۔ تم رغبت کے ساتھ اسلام لائے، ثواب کی خاطر ہجرت کی۔ تم اپنے دین کو لے کر کفار سے بھاگے تھے تاکہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کر سکو۔ اللہ کا کلمہ بلند ہو جائے۔ پس اب تم لشکر والوں کے امیر ہو خوش ہو جاؤ اللہ تم پر رحم کرے۔ پھر عمرو واپس لوٹ گئے اور حضرت خالد بن سعید نیچے اتر گئے اور لشکر کی تیاری میں لگ گئے۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا: لوگوں کو اعلان کرو کہ اے لوگو! ملک شام میں رومیوں سے جہاد کے لیے نکلو۔ لوگوں نے دیکھ لیا تھا کہ ان کے امیر خالد بن سعید ہوں گے اور اس میں ان کو کچھ شک نہ تھا۔ پھر پہلا لشکر ترتیب دیدیا گیا۔ پھر دوسرے لوگ بھی معسکر میں اکٹھے ہونے لگے دس، بیس، تیس، چالیس، پچاس اور سو سو ہو کر لوگ ہر روز جمع ہونے لگے حتیٰ کہ ایک کثیر تعداد جمع ہو گئی۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ایک دن لشکر گاہ میں آئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ ان کے ہمراہ لشکر کاہ معسکر میں پہنچے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے وہاں ایک اچھی تعداد دیکھی، لیکن روم کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے ان کو کافی نہ سمجھا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے، کیا اسی قدر لوگوں کو رومیوں سے جہاد کے لیے بھیجا جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی تمام رومیوں کے لیے اتنی تعداد پر مطمئن نہیں ہوں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دوسرے ساتھیوں سے پوچھا: تمہارا کیا خیال ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: درست ہے ہمارا بھی یہی خیال ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اہل یمن کے مسلمانوں کو خط نہ لکھوں، ان کو ہم جہاد کی طرف بلا رہے ہیں اور جہاد کے ثواب کی ترغیب دیتے ہیں۔ یہ بات تمام ساتھیوں نے درست سمجھی اور عرض کیا: آپ کا خیال بہت اچھا ہے، ایسا ہی کیجئے۔

چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے لکھا:

اہل یمن کے نام ترغیبی خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خليفة رسول اللہ ﷺ کی طرف سے یمن کے ان مسلمانوں کی طرف جن پر یہ خط پڑھا جائے۔
تم سب کو سلام ہو۔

میں تم پر اللہ کی حمد کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اما بعد!

اللہ تعالیٰ نے مؤمنین پر جہاد کو فرض کر دیا ہے، ان کو حکم دیا ہے کہ ہلکے ہوں یا بوجھل اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے نکلیں۔ اور اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد فی سبیل اللہ کریں۔ جہاد ایک فریضہ ہے۔ جس کا ثواب اللہ کے ہاں عظیم ہے۔ ہم نے مسلمانوں سے تقاضا کیا ہے کہ وہ رومیوں سے جہاد کے لیے ملک شام کی طرف کوچ کریں۔ چنانچہ مسلمان اس کے لیے بہت جلد تیار ہو گئے ہیں اور ان کی نیت بھی اچھی ہے۔ پس اے بندگان خدا! تم بھی جلدی اس طرف نکلو جہاں کے لیے دوسرے مسلمان تیار ہو چکے ہیں اور اپنی نیتوں کو درست رکھو بے شک تم دو نیکیوں میں سے ایک ضرور پانے والے ہو یا شہادت یا فتح اور غنیمت۔ بے شک اللہ پاک اپنے بندوں سے صرف ان کی بات پر راضی نہیں ہوتا بغیر عمل کے۔ اور جہاد دشمنوں کے لیے ہمیشہ جاری رہے گا حتیٰ کہ وہ دین حق پر آجائیں اور کتاب اللہ کے حکم پر اپنی گردنوں کو ختم کر دیں۔ پس اللہ تمہارے دین کی حفاظت فرمائے تمہارے قلوب کو نور ہدایت سے منور فرمائے، تمہارے اعمال کو پاکیزہ کرے اور تم کو صبر کرنے والے ثابت قدم مہاجرین کا ثواب عنایت کرے۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ خط حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں ان کی طرف بھیج دیا۔ ابن عساکر

۱۳۱۷۳۔۔۔ عیاض الاشعری سے مروی ہے، کہ میں جنگ یرموک میں حاضر تھا۔ لشکر پر پانچ امیر تھے: ابو عبیدہ، یزید بن ابی سفیان، شرجیل بن حسنہ، خالد بن الولید اور عیاض۔ یہ راوی عیاض الاشعری کے سوا کوئی اور عیاض تھے۔

راوی عیاض کہتے ہیں: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا: جب جنگ ہو تو ابو عبیدہ تمہارے امیر (الامراء) ہوں گے۔ ہم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ موت ہماری طرف چھپٹ رہی ہے ہمیں مزید کمک بھیجئے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جواب بھیجا: میرے پاس تمہارا خط آیا ہے تجھ سے مجھ سے مدد مانگی ہے میں تم کو اس کا بتاتا ہوں جو سب سے زیادہ مدد کرنے والا اور لشکر میں موجود رہنے والا ہے وہ اللہ عزوجل ہے تم اس سے مدد مانگو بے شک محمد کی جنگ بدر میں تمہاری تعداد سے کم کے اندر مدد کی گئی تھی۔ ابن سعد

خلافت..... امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

جان لے، اللہ تجھ پر رحم کرے! کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت، سیرت، عادات اور ذہانت سے متعلق کچھ روایات حرف النباء کی کتاب الفصائل میں اور آپ کے بعض خطبات اور مواضع حرف الیمیم کی کتاب المواظظ میں نقل کیے گئے ہیں۔

۱۳۱۷۴۔۔۔ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا، آپ کے ہاتھ میں کھجور کی شاخ ہے اور آپ لوگوں کو بٹھا رہے ہیں اور فرماتے جا رہے ہیں: خلیفہ رسول اللہ ﷺ (ابو بکر رضی اللہ عنہ) کی بات سنو۔ چنانچہ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا شدید نامی غلام ایک نحریر لے کر آیا۔ اور وہ نحریر لوگوں کو پڑھ کر سنائی:

ابو بکر کہتا ہے: اس شخص کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو جس کا نام اس کا غنڈ میں ہے۔ اللہ کی قسم! میں نے تمہارے ساتھ کسی طرح کی کوتاہی نہیں برتی (وہ نام عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا تھا)۔

قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں: اس کے بعد میں نے عمر کو منبر پر دیکھا۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابن جریر، اللالکائی فی السنة

فائدہ:..... حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ وفات سے قبل اپنا خلیفہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو منتخب فرما گئے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام ایک کاغذ میں لکھ کر دے گئے تھے کہ لوگ یوں بیعت کریں کہ اس کاغذ میں جس کا نام ہے ہم اس کی بیعت کرتے ہیں۔ چنانچہ بیعت کے بعد اس کاغذ کو کھول کر دیکھا گیا تو اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام تھا۔

۱۳۱۷۵... ابو سلمہ بن عبد الرحمن، محمد بن ابراہیم بن الحارث التیمی اور عبد اللہ بن ابی انیہ ان حضرات کے کلام کا خلاصہ ہے کہ:

جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آ گیا تو انہوں نے عبد الرحمن بن عوف کو بلایا اور فرمایا: مجھے عمر بن خطاب کے متعلق رائے دو۔ حضرت عبد الرحمن نے فرمایا: آپ جس بات کے متعلق مجھ سے پوچھ رہے ہیں، آپ مجھ سے زیادہ اس کو بخوبی جانتے ہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر بھی تم کہو۔ حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! وہ آپ کی رائے سے بھی بڑھ کر افضل ہیں۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان کو بلایا اور فرمایا: مجھے عمر کے متعلق اپنی رائے دو۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آپ ہم سے زیادہ ان کے متعلق خبر رکھتے ہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے باوجود تم کہو اے ابو عبد اللہ! حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ گواہ ہے، میں ان کے متعلق یہی علم رکھتا ہوں کہ ان کا باطن ان کے ظاہر سے اچھا ہے اور ہمارے درمیان ان جیسا۔ اچھا کوئی نہیں ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ آپ پر رحم فرمائے۔ اللہ کی قسم! اگر تم ان کا ذکر چھوڑ دیتے تو میں تمہاری مخالفت نہ کرتا۔ ان کے ساتھ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ابوالاعور سعید بن زید، اسید بن حفیر اور دیگر مہاجرین اور انصار صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی مشورہ کیا۔ حضرت اسید نے فرمایا: اللہ جانتا ہے میں ان کو آپ کے بعد سب سے بہتر سمجھتا ہوں جو رضائے الہی کے لیے راضی ہوتے ہیں اور پروردگار کی ناراضگی کی وجہ سے ناراض ہوتے ہیں۔ نیز ان کا اندر باہر سے اچھا ہے، اس لیے اس حکومت پر ان سے بڑھ کر کوئی قوی شخص نہیں آسکتا۔

بعض صحابہ کرام نے عبد الرحمن اور عثمان کے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہونے کی اور تنہائی میں ان کے مشورہ کرنے کی خبر سنی تو وہ بھی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہو گئے۔ ان میں سے ایک نے عرض کیا: اگر آپ کا پروردگار آپ سے پوچھ لے کہ آپ ہم پر عمر کو خلیفہ کیوں بنا کر آئے ہیں تو آپ اپنے رب کو کیا جواب دیں گے؟ حالانکہ آپ ان کی سخت مزاحی کو خوب جانتے ہیں، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھے بٹھا دو (پھر) فرمایا: کیا مجھے اللہ کا خوف دلاتے ہو، ستیاناس ہو اس کا جو تمہاری حکومت سے متعلق ظلم کا فیصلہ کرے۔ میں کہوں گا: اے اللہ! میں نے ان پر تیرے بندوں میں سے سب سے اچھے کو خلیفہ چنا ہے۔ تم اپنے پیچھے والوں کو بھی میری طرف سے یہ خبر سنا دینا۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کروٹ پر لیٹ گئے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: لکھو:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یہ وہ عہد نامہ ہے جو ابو بکر بن ابی قحافہ نے اپنی زندگی کے آخر میں دنیا سے نکلنے ہوئے اور اپنی اخروی زندگی کے شروع میں اس کے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا ہے، جس وقت کہ کافر بھی ایمان لے آتا ہے، فاجر (بھی خدا پر) یقین کر لیتا ہے، جھوٹا بھی سچ بولتا ہے، کہ میں اپنے بعد تم پر عمر بن خطاب کو خلیفہ منتخب کرتا ہوں، تم ان کی بات سنا اور ان کی اطاعت بجا لانا۔ میں نے (اس معاملے میں) اللہ سے، اس کے رسول سے، اس کے دین سے، اپنی جان سے اور تم سے بھلائی کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں برتی ہے۔ پس اگر وہ عدل و انصاف کرے گا تو یہی میرا اس کے متعلق گمان ہے اور یہی میں اس کے بارے میں جانتا ہوں۔ لیکن اگر وہ بدل جائے تو ہر انسان جو گناہ کرتا ہے اس کا خود ذمہ دار ہے۔ میں نے تو خیر کا ہی ارادہ کیا ہے اور میں غیب کا علم نہیں رکھتا۔

وَسِعِلْمُ الدِّیْنِ ظَلَمُوا اٰی مَن قَلْبٍ یَنْقَلِبُوْنَ .

اور عن قریب وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا جان لیں گے کہ کس کروٹ پر پلٹتے ہیں۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے تحریر پر مہر لگانے کا حکم دیا۔

بعض راوی کہتے ہیں: جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے تحریر کا پہلا حصہ کھلوایا اور ابھی عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر باقی تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ پر

بے ہوشی طاری ہو گئی ابھی آپ نے کسی کا نام نہیں لکھوایا تھا۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خود ہی لکھ دیا کہ ”میں عمر بن خطاب کو خلیفہ چنتا ہوں“ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بھی ہوش آ گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تم نے کیا لکھا ہے پڑھ کر سناؤ، چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ساری تحریر اور عمر رضی اللہ عنہ کا نام بھی پڑھ کر سنا دیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کا نعرہ مارا اور ارشاد فرمایا: میرے بے ہوش ہو جانے پر تم کو میری جان کا خطرہ ہو گیا اور لوگوں کے اختلاف میں پڑ جانے کا خطرہ تم نے بھانپ لیا۔ اللہ تم کو اسلام اور اہل اسلام کی طرف سے اچھا بدلہ نصیب کرے۔ اللہ کی قسم! تم خود بھی اپنا نام لکھنے کے اہل تھے۔ تم سے اسی اچھائی کی توقع تھی

چنانچہ (تحریر مکمل کرنے اور مہر کرنے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ) نے حکم دیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وہ تحریر لے کر باہر آئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت عمر بن خطاب اور اسید بن سعید القرظی بھی تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے پوچھا: کیا تم بیعت کرتے ہو اس شخص کی جس کا نام اس خط میں ہے؟ لوگوں نے کہا: ہاں، سب نے اس کا اقرار کیا، اس پر رضی ہو گئے اور اس پر بیعت بھی کر لی۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تنہائی میں بلایا اور نصیحتیں اور وصیتیں کیں جو بھی کیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے پاس سے نکل آئے۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف پھیلا کر دعا کی:

اے اللہ! میں نے اس میں ان لوگوں کی خیر کا ارادہ کیا ہے، مجھے ان پر فتنے کا خوف تھا، اس لیے میں نے ان میں یہ تقرر کر دیا ہے، جس کو آپ خوب جانتے ہیں۔ میں نے ان کے بارے میں اپنی اچھی رائے اختیار کی ہے۔ میں نے ان پر ان کے سب سے اچھے اور سب سے قوی شخص کو والی بنا دیا ہے، جو ان میں سب سے زیادہ حریص ہے ان کی بھلائی کا۔ اب میرے پاس آپ کا حکم آچکا ہے آپ ان میں میرے نائب کو بہتر ثابت کیجئے گا۔ یہ سب تیرے بندے ہیں اور ان کی پیشانی آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اے اللہ! ان کے لیے ان کے والی کو صالح بنا دے اور اس والی کو اپنے خلفاء راشدین میں سے بنا دے، جو نبی الرحمت کی ہدایت اور صالحین کے طریقے کی پیروی کرے اور ان کی رعایا کو بھی ان کے لیے صالح بنا دے۔ ابن سعد

۱۳۱۷۶۔۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: میں تم کو ایسے کام کی طرف بلا رہا ہوں جس کو سپرد کر دیا جائے وہ اس کو مشقت میں ڈال دیتا ہے۔ پس اے عمر! اللہ سے ڈرا اس کی اطاعت کرنے کے ساتھ ساتھ اور اس کی اطاعت کرنا اس سے ڈرتے ہوئے۔ بے شک متقی محفوظ ہوتا ہے۔ بے شک یہ منصب آزمائش ہے، اس کا مستحق وہی ہے جو اس پر عمل پیرا ہو۔ اگر کسی نے اس منصب پر آنے کے بعد حق کا حکم دیا، لیکن خود باطل پر عمل کیا، نیکی کا حکم دیا لیکن خود برائی پر عمل کیا تو قریب ہے کہ اس کی امید ٹوٹ جائے اور اس کا عمل بے کار ہو جائے (اے عمر!) اگر تو لوگوں پر والی بنے تو کوشش کرنا کہ تیرے ہاتھ لوگوں کے خون سے خشک رہیں، تیرا پیٹ ان کے اموال سے خالی رہے اور تیری زبان ان کی عزتوں کے ساتھ کھیلنے سے بند رہے۔ اور ہر نیکی کی قوت اللہ کے طفیل ہی ممکن ہے۔ الکبیر للطبرانی

۱۳۱۷۷۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنا دیا۔ حضرت علی اور طلحہ رضی اللہ عنہما حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے اور پوچھا: آپ نے کس کو خلیفہ بنایا ہے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام لیا۔ دونوں حضرات بولے: آپ اپنے پروردگار کو کیا جواب دیں گے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم مجھے اللہ سے ڈراتے ہو، میں اللہ کو اور عمر کو تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ میں کہوں گا: میں نے ان پر تیرے بندوں میں سے سب سے اچھے شخص کو خلیفہ بنا دیا ہے۔ ابن سعد

۱۳۱۷۸۔۔ زید بن ابی الحارث سے مروی ہے کہ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پیغام دے کر بلا دیا تاکہ ان کو خلیفہ بنائیں۔ لوگوں نے آپ سے عرض کیا: کیا آپ ہم پر عمر کو خلیفہ بنائیں گے، جو سخت مزاج ترش انسان ہیں۔ اگر وہ ہم پر والی بنا دیئے گئے تو مزید ترش اور سخت مزاج ہو جائیں گے۔ پھر آپ اپنے رب سے ملو گے تو اس کو کیا جواب دو گے اگر آپ نے ہم پر عمر کو خلیفہ بنا دیا؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم مجھے اللہ سے ڈراتے ہو، میں کہوں گا: اے اللہ! میں نے ان پر تیرے اہل میں سے سب سے بہتر انسان کو خلیفہ نامزد کر دیا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

ابن جریر نے اس روایت کو اسماء بنت عمیس سے بھی روایت کیا ہے۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرف سے خلیفہ کا تعین

۱۳۱۷ء عثمان بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب سے مروی ہے کہ جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آ گیا تو انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان کو بلوا کر انہیں عہد نامہ املاء کروایا۔ لیکن عہد نامہ میں کسی کا نام املاء کروانے سے قبل ہی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پر بے ہوش طاری ہو گئی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے (از خود) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لکھ دیا۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو ہوش آیا تو انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم نے کسی کا نام لکھ دیا ہے کیا؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے آپ کی کیفیت ملاحظہ کی تو مجھے ڈر ہوا کہ آپ رخصت تو نہیں ہو گئے، یہ سوچ کر میں نے عمر بن الخطاب لکھ دیا ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تم پر رحم کرے۔ اگر تم اپنا نام ہی لکھ دیتے تو تم بھی اس کے اہل اور مستحق تھے۔ پھر حضرت طلحہ بن عبید اللہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے اور عرض کیا: میں اپنے پیچھے والوں کا قاصد ہوں۔ وہ کہتے ہیں: آپ اپنی زندگی میں عمر کی تختی کو ہم پر جانتے ہیں۔ پھر آپ کی وفات کی بعد جبکہ ہمارے سارے امور ان کو سونپ دیئے جائیں گے تب ان کی سخت مزاجی کا کیا حال ہوگا؟ اور اللہ آپ سے اس کے بارے میں سوال کرے گا، آپ دیکھ لیں، اپنے رب کو کیا جواب دیں گے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے بٹھاؤ، کیا تم مجھے اللہ کا خوف دلاتے ہو۔ ہلاک ہو وہ شخص جو تمہارے معاملے میں غلط فہمی کا شکار ہو۔ جب اللہ مجھ سے سوال فرمائے گا تو میں عرض کروں گا: میں نے تیرے اہل پر ان کے سب سے اچھے شخص کو خلیفہ بنایا ہے۔ جاؤ لوگوں کو میری طرف سے یہ پیغام دے دو۔ اللالکانی

۱۳۱۸ء ابو بکر بن سالم بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رحمۃ اللہ علیہم سے مروی ہے کہ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے یہ وصیت لکھوائی:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ عہد نامہ ہے ابو بکر صدیق کی طرف سے، اس کے دنیا میں آخری وقت کے موقع پر دنیا سے نکلتے ہوئے، اور آخرت کے پہلے وقت میں اس میں داخل ہوتے ہوئے، جس وقت کہ کافر ایمان لے آتا ہے، گناہ گار متقی بن جاتا ہے اور جھوٹا بھی سچ بولنے لگتا ہے۔ میں اپنے بعد عمر بن الخطاب کو خلیفہ بنا رہا ہوں۔ اگر وہ عدل و انصاف کا سلوک کریں تو یہی میرا ان کے متعلق گمان ہے اور اگر وہ ظلم کریں اور (میرے بعد کو) بدل دیں تو میں نے تو بھلائی کا ارادہ کیا تھا غیب کا مجھے علم نہیں۔

وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔

اور عنقریب وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا جان لیں گے کہ کس طرف پلٹتے ہیں۔

پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور ان کو ارشاد فرمایا: اے عمر! نفرت کرنے والا تجھ سے نفرت کرے گا اور محبت کرنے والا تجھ سے محبت کرے گا۔ لیکن کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ خیر سے نفرت کی جاتی ہے اور شر سے محبت۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا تو مجھے اس (تمہاری امارت) کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لیکن اس (امارت) کو تمہاری ضرورت ہے۔ تم نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور ان کی صحبت بھی اٹھائی۔ تم نے دیکھا ہوگا کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو اپنی ذات پر بھی ترجیح دیتے تھے۔ اب ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم آپ کے اہل (یعنی امت) کو سیدھی راہ دکھائیں، خواہ ان کی طرف سے ہم کو جو بھی صورت حال پیش آئے۔ تم نے مجھے بھی خوب دیکھا اور میرے ساتھ رہے، میں اپنے پہلے شخص کے نشانات پر چلتا ہوں۔ اللہ کی قسم! میں جب بھی سویا تو میں نے یہی خواب دیکھا اور جب بھی بیداری میں ہوا تو یہی خیال رہا کہ میں اسی راستے پر ہوں اس سے منحرف نہیں ہوا ہوں۔ اے عمر! تو جانتا ہے کہ اللہ کا جو حق رات میں ہے اللہ پاک اس کو دن میں قبول نہ فرمائیں گے اور جو حق اس کا دن کا ہے رات میں اس کو قبول نہ فرمائے گا۔ اور بے شک انہی لوگوں کے میزان

عمل بھاری ہوں گے جن کے میزان عمل ان کے حق کی اتباع کرنے کی وجہ سے قیامت میں بھاری نکلیں۔ اور میزان پر لازم ہے کہ اگر اس میں حق رکھا جائے تو وہ بھاری ہو جائے۔ اور ان لوگوں کے میزان عمل بلکے ہوں گے جن کے باطل کی اتباع کرنے کی وجہ سے میزان عمل قیامت میں بلکے ہو جائیں کیونکہ جس میزان میں باطل رکھا جائے اس پر لازم ہے کہ وہ ہلکا ہو جائے۔ میں تم سب سے پہلے تمہارے اپنے نفس سے ڈراتا ہوں پھر لوگوں کی طرف سے تم کو محتاط رہنے کی تلقین کرتا ہوں۔ بے شک ان کی نگاہیں بلندی کی طرف اٹھ گئی ہیں اور ان کی خواہشات پھول گئی ہیں۔ وہ حیران ہیں ذلت کی وجہ سے۔ تم اس سے اپنا دامن بچائے رکھنا۔ پھر وہ تم سے خوفزدہ رہیں گے جب تک کہ تم اللہ سے خوفزدہ رہے یہ میری وصیت ہے اور میں تم سلام کہتا ہوں۔ ابن عساکر

خلافت کے سلسلہ میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا مشورہ فرمانا

۱۳۱۸۱..... حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بھاری بدن ہو گئے اور ان پر اپنا آخری وقت کھل گیا تو انہوں نے لوگوں کو جمع کر کے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کو میری حالت کا علم ہے اور مجھے اب اپنی موت کا گمان ہو رہا ہے۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے میری بیعت کرنے پر تمہاری قسموں کو بری کر دیا ہے، تم سے میرا معاہدہ ختم کر دیا ہے اور تمہاری حکومت تم کو واپس کر دی ہے۔ اب تم اپنے اوپر جس کو پسند کرو امیر منتخب کر لو۔ کیونکہ اگر تم میری زندگی میں اپنا نیا امیر چن لو تو میرے مرنے کے بعد تمہارے اختلافات میں پڑنے کا اندیشہ کم ہے۔

چنانچہ لوگ آپ کو چھوڑ کر اٹھ گئے اور آپ کو اکیلا چھوڑ دیا۔ لیکن ان کی رائے کسی پر جمع نہ ہو سکی۔ چنانچہ وہ واپس آپ کے پاس آئے اور عرض کیا: اے خلیفہ رسول اللہ! ہمیں آپ کی رائے قبول ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شاید تم میری رائے سے اختلاف کرو۔ لوگوں نے کہا: نہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تم راضی رہنے پر اللہ کو عہد دو۔ لوگوں نے کہا: ٹھیک ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے کچھ مہلت دو۔ میں اللہ، اس کے دین اور اس کے بندوں کی خیر خواہی میں کسی کو دیکھتا ہوں۔ چنانچہ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عثمان رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیج کر بلوایا۔ انکو فرمایا: مجھے تم کسی آدمی کا بتاؤ۔ اللہ کی قسم! تم میرے نزدیک اس کے اہل ہوا اور مناسب ہو۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عمر۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عہد نامہ لکھو۔ چنانچہ انہوں نے عہد نامہ لکھنا شروع کیا۔ حتیٰ کہ نام لکھنے کی نوبت آئی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پر غشی کا دورہ پڑ گیا۔ پھر آپ بیدار ہوئے تو فرمایا: لکھو: عمر۔ سیف، ابن عساکر

۱۳۱۸۲..... حضرت اسلم سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خلیفہ کا عہد لکھا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو حکم دیا کہ وہ کسی کا نام نہ لکھیں۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آدمی کا نام چھوڑ دیا۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پر بے ہوشی طاری ہو گئی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عہد نامہ میں عمر کا نام لکھ دیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو ہوش آ گیا تو انہوں نے فرمایا: ہمیں عہد نامہ دکھاؤ۔ دیکھا تو اس میں عمر کا نام تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کس نے لکھا؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تم پر رحم فرمائے اور اللہ تم کو اچھا بدلہ عطا کرے۔ اگر تم اپنا نام لکھ دیتے تو تم بھی یقیناً اس کے اہل تھے۔ الحسن بن عرفہ فی جزئہ امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی اسناد صحیح ہے۔

۱۳۱۸۳..... سیف بن عمر، ابو ضمرة عبداللہ بن المستور دالانصاری سے روایت کرتے ہیں، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور وہ عاصم سے روایت کرتے ہیں کہ:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حالت مرض میں لوگوں کو جمع کیا۔ پھر کچھ لوگوں کو حکم دیا کہ ان کو منبر تک لے جائیں۔ پھر آپ نے جو خطبہ دیا یہ خطبہ آپ کی زندگی کا آخری خطبہ تھا۔ آپ نے اللہ کی حمد و ثناء کی پھر ارشاد فرمایا:

اے لوگو! دنیا سے احتیاط برتو، اس پر بھروسہ نہ کرو۔ یہ دھوکہ کا سامان ہے۔ دنیا کو آخرت پر ترجیح دو۔ آخرت سے محبت رکھو۔ بے شک دونوں میں سے ایک کی محبت دوسرے کی نفرت پیدا کرتی ہے۔ اور یہ دین جو ہمارا ضامن ہے اس کا آخر بھی اسی طرح درست ہوگا جس طرح

اس کا اول (زمانہ) درست ہوا تھا۔ اس دین میں والی کی ذمہ داری وہی اٹھا سکتا ہے جو تم میں سب سے زیادہ قدرت والا اور اپنے نفس پر سب سے زیادہ قابو رکھنے والا ہو، جو حالت شدت میں تم میں سب سے زیادہ شدید ہو اور نرمی کے موقع پر تم میں سب سے زیادہ نرم ہو، اسباب الراءے لوگوں کی رائے کو تم میں سب سے زیادہ جاننے والا ہو، یعنی (بے کار) کاموں میں قطعاً مشغول نہ رکھتا ہو، پیش آمد، مصائب پر رنجیدہ نہ ہونے والا نہ ہو، سیکھنے سے حیا نہ رکھتا ہو، بات واضح ہو جائے پر حیرانی کے سمندر میں غوطہ زن نہ رہتا ہو، اپنے کاموں پر قوی ہو، امور حکمرانی کے کسی کام میں کمی کوتاہی اور سستی کا شکار نہ ہو، آنے والے مسائل میں احتیاط اور پیش بندی کی گھات لگائے رکھتا ہو اور ان سب کاموں کا کما حقہ اہل عمر بن الخطاب ہے۔

یہ فرما کر آپ منبر سے نیچے اتر آئے۔ ابن عساکر

خلافت کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خطبہ

حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو والی و خلیفہ بنا دیا گیا تو وہ منبر رسول اللہ ﷺ پر خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد و ثناء کے بعد ارشاد فرمایا:

اے لوگو! میں جانتا ہوں کہ تم لوگ مجھے شدت پسند اور سخت گیر سمجھتے ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تھا، میں آپ کا نام اور خدمت گار تھا اور آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے حکم:

بالمؤمنین رؤف رحیم۔

وہ مؤمنین کے ساتھ نرم (اور) مہربان ہیں۔

کا پر تو تھے۔ جبکہ میں آپ کے سامنے ننگی تلوار تھا الا یہ کہ آپ ﷺ مجھے نیام میں کر دیتے یا مجھے کسی کام سے روک دیتے تو میں باز آ جاتا تھا۔ ورنہ میں آپ ﷺ کی نرمی کی وجہ سے لوگوں پر جری ہو جاتا تھا۔ چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اسی حال پر رہا حتیٰ کہ آپ ﷺ کی وفات (پر مال) ہوئی۔ آپ جاتے وقت مجھ سے راضی تھے اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں اس (احسان عظیم) پر جس کی مجھے سعادت نصیب ہوئی۔ پھر ان کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے لیے بھی میں اسی مقام پر فائز تھا، تم لوگ ابو بکر کی کرم نوازی اور نرمی و مہربانی کو جانتے ہو۔ میں آپ کا بھی خدمت گار تھا اور آپ رضی اللہ عنہ کے لیے ننگی تلوار بنا رہتا تھا اور اپنی سختی کے ساتھ ان کی نرم مزاجی کو معتدل کرتا رہتا تھا الا یہ کہ وہ مجھے روک کر آگے بڑھ جاتے تو میں رک جاتا تھا۔ ورنہ میں سختی کو آگے رکھتا تھا۔ پھر اسی طرح وقت گذرتا رہا حتیٰ کہ اللہ نے ان کو بھی اپنے پاس اٹھالیا، وہ بھی جاتے وقت مجھ سے راضی تھے۔ اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں اس احسان پر، جس کی مجھے سعادت نصیب ہوئی۔ اس کے بعد آج تمہاری ذمہ داری میری طرف آگئی ہے اور میں خوب جانتا ہوں کہ کہنے والا کہے گا: کہ عمر تو ہم پر اس وقت بھی سخت گیر تھے جبکہ حکومت کی باگ کسی اور کے ہاتھ میں تھی، تو اب ان کی شدت کس حال پر ہوگی جبکہ تمام امور ان کے ہاتھوں میں آگئے ہیں۔

پس جان لو! تم میرے بارے میں کسی سے کوئی سوال نہ کرو کیونکہ تم خود مجھے جانتے ہو اور اچھی طرح آزما چکے ہو اور تم اپنے نبی کی سنت بھی جانتے ہو جس طرح میں جانتا ہوں اور میں نے جب بھی رسول اللہ ﷺ سے کچھ پوچھنے کا ارادہ کیا تو کبھی اس میں ندامت کا خیال نہیں کیا اور ان سے بڑھ کر سوال نہ کیا۔ اب تم اچھی طرح جان لو کہ میری پہلی والی شدت ظالم اور سرکش کے لیے اور طاقت ور سے کمزور کا حق دلانے کے لیے کئی کتابت چھپی ہے۔ لیکن ہاں میں اس شدت کے بعد پاکدامن اور سر تسلیم خم کرنے والوں کے لیے اس قدر نرم ہوں کہ ان کے لیے اپنا رخسار زمین پر رکھنے والا ہوں۔ نیز اگر کسی کا مجھ سے کبھی کوئی کام پڑا تو میں اس کے لیے اس کے ساتھ کسی کے پاس بھی چلنے سے عار محسوس نہیں کروں گا۔ پس کوئی بھی مجھے اپنے کام میں لاسکتا ہے۔ اے بندگان خدا! اللہ سے ڈرو، اپنے نفسوں پر میری مدد اس طرح کرو کہ اپنے نفسوں کو (برائی) سے بچاتے ہوئے مجھ سے دور رکھو، نیز میرے نفس پر میری مدد کرو اور بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے کے ساتھ۔ اور جن کاموں کو اللہ نے مجھے ولایت میں

سونپ دیا ہے ان میں مجھے نصیحت کر کے میری مدد کرو۔ یہ فرما کر آپ رضی اللہ عنہ منبر سے نیچے اتر آئے۔

۱۳۱۸۵... حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلا خطبہ جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا وہ آپ رضی اللہ عنہ نے حمد و ثناء کے بعد یہ فرمایا:

تم کو میرے ساتھ اور مجھے تمہارے ساتھ آزمائش میں ڈالا گیا ہے۔ مجھے اپنے دو ساتھیوں کے بعد خلیفہ بنایا گیا ہے۔ جو، رے ساتھ حاضر باش رہا ہم خود اس کا خیال رکھیں گے اور جو ہم سے دور ہوا ہم ان پر صاحب قوت اور امانت دار لوگوں کو والی بنائیں گے۔ جس نے اچھائی برتی ہم اس کے ساتھ نیکی میں اضافہ کریں گے اور جو برائی کی راہ چلا ہم اس کو برے انجام سے گذاریں گے، بس اللہ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے۔

ابن سعد، شعب الایمان للبیہقی

۱۳۱۸۶... جامع بن شداد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منبر پر چڑھتے ہوئے (خطبے سے قبل) سب سے پہلے یہ دعا کی:

اے اللہ! میں سخت ہوں مجھے نرم بنا دے میں ضعیف ہوں مجھے قوی بنا دے اور میں بخیل ہوں مجھے سخی بنا دے۔ ابن سعد

۱۳۱۸۷... جمید بن ہلال سے مروی ہے کہ ہمیں ایسے شخص نے بیان کیا جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کے موقع پر حاضر تھا کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی تدفین سے فارغ ہوئے تو ان کی قبر کی مٹی سے اپنے ہاتھ جھاڑے پھر اسی جگہ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہو گئے اور ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے تم کو میرے ساتھ آزمائش میں مبتلا کر دیا ہے اور مجھے تمہارے ساتھ آزمائش میں ڈال دیا ہے۔ میرے دو ساتھیوں کے چلے جانے کے بعد بھی تمہارے اندر باقی چھوڑ دیا ہے۔ اللہ کی قسم! تمہارے معاملات کا کوئی کام میری موجودگی میں پیش آیا تو میرے سوا اس کو کوئی حل نہ کرے گا اور اگر میری عدم موجودگی میں تمہارا کوئی مسئلہ درپیش ہوا تو میں کسی صاحب امانت پر اس کی ذمہ داری ڈالنے سے ہرگز نہ کتر اوں گا۔ اگر تم اچھا چلتے رہتے تو میں بھی تمہارے ساتھ اچھائی برتوں گا اور اگر لوگوں نے برائی کا راستہ اختیار کیا تو میں ان کو عبرت کا سامان بنا دوں گا۔

راوی کہتا ہے: اللہ کی قسم حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی بات پر قائم رہے حتیٰ کہ دنیا سے جدا ہو گئے۔ ابن سعد، شعب الایمان للبیہقی

۱۳۱۸۸... قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اب حکومت کی زمام مجھے تمہادی گئی ہے حالانکہ مجھے علم ہے کہ قریب اور دور والے اس کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اب لوگوں کو میں آگاہ کرتا ہوں کہ میں اس کے لیے اپنے دفاع میں لوگوں سے قتال کرنے سے دریغ نہیں کروں گا۔ لیکن اگر مجھے علم ہو گیا کہ کوئی مجھ سے زیادہ اس کام پر قوی اور طاقت والا ہے تو تب مجھے آگے بڑھ کر قتل ہو جانا زیادہ پسند ہوگا اس بات سے کہ میں ایسے شخص سے اس حکومت کو حاصل کرنے کی کوشش کروں۔ ابن سعد، ابن عساکر

۱۳۱۸۹... عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

عبدالنبوی ﷺ میں وحی کے ساتھ بھی لوگوں کا مواخذہ کیا جاتا تھا۔ لیکن اب وحی کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے۔ لہذا ہم تمہارے ظاہری اعمال پر تمہاری پکڑ کریں گے۔ جس نے ہم پر خیر کو ظاہر کیا ہم اس پر ایمان لائیں گے اور اس کو قریب کریں گے اور ہمیں اس کے اندرونی معاملات سے سروکار نہ ہوگا۔ پھر اللہ ہی اس کے اندرونی معاملات کا حساب فرمائے گا۔ اور اگر کسی نے ہمارے آگے شر کو ظاہر کیا تو ہم اس پر مطمئن نہ ہوں گے اور نہ اس کی تصدیق کریں گے اگر وہ کہے گا کہ اس کا باطن اچھا ہے۔ مصنف لعبدالرزاق

۱۳۱۹۰... حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ بازار کی طرف نکلا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک جوان عورت کا سامنا ہوا۔ عورت نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! میرا شوہر ہلاک ہو گیا ہے اور چھوٹے چھوٹے بچوں کو چھوڑ گیا ہے۔ اللہ کی قسم! یہ تو ایک پایہ پکوانے کے قابل بھی نہیں (کما کر لاسکتے) اور نہ ان کے پاس کھیتی اور زمین ہے اور نہ مویشی جانور۔ مجھے ڈر ہے کہ ہمیں ان کو بچو ہی نہ کھا جائے۔ میں بنت خفاف بن ایماء الغفاری ہوں اور میرے والد خفاف صلح حدیبیہ میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔

یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور آگے نہ بڑھے بلکہ فرمایا: خوش آمد ید تم تو قریبی نسب والی نکلیں کہ تمہارے باپ کو حضور کے ساتھ صحبت کا شرف حاصل رہا پھر آپ رضی اللہ عنہ لوٹے اور ایک بار بردارنگلزے اونٹ کو کھولا جو (بیت المال والے) گھر میں بندھا ہوا تھا۔ پھر اس پر دو بورے رکھ کر طعام اور نلے سے بھرے۔ ان کے درمیان نفقہ (ساز و سامان) اور کپڑے وغیرہ رکھے۔ پھر اونٹ کی مہار جا کر عورت کو تمہادی اور فرمایا: یہ اونٹ لو اور یہ سامان تمہارے پاس ختم نہ ہوگا کہ اللہ پاک اور عطا کر دے گا۔

ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: اے امیر المؤمنین! آپ نے اس کو زیادہ مال دیدیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیری ماں تجھے روئے۔ اس کا باپ حدیبیہ کے موقع پر حضور ﷺ کا شریک تھا۔ اللہ کی قسم! میں دیکھتا ہوں کہ اس کے باپ اور بھائی نے ایک قلعہ کا طویل زمانے تک محاصرہ کیا تھا جس کو ہم پر اللہ نے فتح کر دیا۔ اب ہم اس قلعے سے مال غنیمت حاصل کرتے ہیں تو اس کے باپ اور بھائی کا اس میں کیوں حصہ نہیں ہوگا۔ البخاری، ابو عبیدہ فی الاموال، السنن للبیہقی

۱۳۱۹۱... ہمام سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اہل کتاب (یہودیوں یا عیسائیوں) کا ایک آدمی آیا اور عرض کیا: اسلام لے لے اے عرب کے بادشاہ! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم ایسا اپنی کتابوں میں پاتے ہو، نہیں بلکہ تم اپنی کتابوں میں یوں پاتے ہو گے: پہلے نبی اکرم ﷺ، پھر خلیفہ پھر امیر المؤمنین پھر اس کے بعد بادشاہوں کا دور؟ کتابی نے عرض کیا: جی ہاں۔

ابن ابی شیبہ، نعیم بن حماد فی الفتن

۱۳۱۹۲... حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کئی شہروں کی بنیاد ڈالی: مدینہ، بصرہ، کوفہ، بحرین، شام اور جزیرہ۔ ابن سعد

۱۳۱۹۳... ابوصالح الغفاری سے مروی ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا: ہم (مصر میں) جامع مسجد کے پاس آپ کے لیے گھر بناتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ ایک حجاز میں رہنے والے کے لیے مصر میں گھر کی کیا ضرورت ہے، تم ایسا کرو اس کو مسلمانوں کے لیے بازار بنا دو۔ ابن عبدالحکم

۱۳۱۹۴... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ وصولی پر مقرر کیا۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: اے انس! کیا تو ہمارے لیے اونٹ لایا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اونٹ ہمارے حوالے کر دو جبکہ دوسرا مال تم لے لو۔ میں نے عرض کیا: وہ تو بہت زیادہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خواہ کتنا ہو، وہ تمہارا ہے۔ وہ چار ہزار درہم تھے۔ چنانچہ میں اہل مدینہ میں سب سے زیادہ مالدار بن گیا۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تو ہمارے پاس اونٹ لایا ہے؟ میں نے عرض کیا: پہلے میں بیعت کروں گا پھر باقی خبر دوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں اچھی توفیق ملی ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ بڑھایا تو میر نے ان کی بیعت کر لی سننے اور اطاعت کرنے پر۔ ابن سعد

۱۳۱۹۵... عمر بن عطیہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہو کر بیعت کی، میں ابھی (نو آموز) لڑکا تھا۔ میں نے کہا: میں بیعت کرتا ہوں اللہ کی کتاب پر اور نبی کی سنت پر، نیز یہ کہ اس کا فائدہ بھی ہمارے لیے اور نقصان بھی ہم پر ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ میری بات پر ہنس پڑے اور مجھے بیعت کر لیا۔ مسدد

۱۳۱۹۶... (مسند عمر) نعمان بن بشیر سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک مجلس میں جس میں آپ کے گرد مہاجرین اور انصار بھی تھے، ارشاد فرمایا: کیا خیال ہے اگر میں بعض کاموں میں رعایت اور رخصت حاصل کر لوں تو تم کیا کرو گے؟ لوگ چپ ہو گئے۔ پھر آپ نے دو تین بار یہی سوال پوچھا۔ تب حضرت بشر بن سعد نے عرض کیا: اگر آپ نے ایسا کیا تو ہم آپ کو تیر کی طرح سیدھا کر دیں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم بہت اچھا کرو گے پھر تم بہت اچھا کرو گے پھر۔ ابو ذر الہروی فی الجامع، ابن عساکر

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا لشکروں کو روانہ فرمانا

۱۳۱۹۷..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) عاصم بن ابی انجو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ جب امیروں کو ان کے منصب پر بھیجتے تو ان پر مختلف شرائط عائد کرتے کہ وہ ان کی پابندی کریں ترکی گھوڑے پر سوار نہ ہونا (یہ اس زمانے میں عجم کی خاص سواری تھی) جس سے بڑائی اور غرور کا اندیشہ تھا، چھپنے ہوئے آٹے کی روٹی نہ کھانا، لوگوں کی ضروریات سے قطع نظر کر کے اپنے دروازے لوگوں پر بند نہ کرنا، اگر تم نے ایسا کوئی کام کیا تو تم کو اس کی سزا بھگتنا ہوگی۔ یہ فرما کر آپ ان کو رخصت کر دیتے تھے۔

جب آپ کسی (امیر) کو واپس بلانا چاہتے تو ارشاد فرماتے:

میں نے تم کو مسلمانوں کے خونوں پر مسلط نہیں کیا، نہ ان کی عزتوں پر اور نہ ان کے اموال پر مسلط کیا ہے۔ بلکہ میں نے تم کو اس لیے ان پر مقرر کیا تھا تا کہ تم ان کو نماز قائم کرواؤ۔ ان کے اموال غنیمت کو ان کے درمیان تقسیم کرو، عدل کے ساتھ ان کے درمیان فیصلہ کرو۔ پس جب تم پر کوئی معاملہ مشکل ہو جائے تو اس کو میرے پاس (لکھ) بھیجو۔ خبردار اعراب کو مارنا نہیں ورنہ تم ان کو ذلت سے دوچار کرو گے، نہ ان کو بالکل جنگ اور محاذ پر روکنا اور واپسی ہی نہ آنے دو اس سے وہ مشکل اور آزمائش میں پڑ جائیں گے اور نہ ان پر غالب آنے کی کوشش کرو ورنہ ان کی رفاقت سے محروم ہو جاؤ گے اور قرآن کو تہا رکھو۔ اس میں احادیث وغیرہ اور دوسرا کوئی کلام نہ لکھا کرو، نیز قرآن کے علاوہ دیگر آسمانی کتب نہ پڑھا کرو۔

شعب الایمان للبیہقی

۱۳۱۹۸..... ابراہیم سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خبر ملی کہ ایک لشکر جنگ میں ڈنارہا، حتیٰ کہ تمام اہل لشکر شہید کر دیئے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کاش وہ واپس لوٹ آتے تو میں ان کو مزید کمک پہنچا دیتا۔ ابن جریر

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی امیر لشکر کو نصیحت

۱۳۱۹۹..... حیوۃ بن شریح سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب کسی امیر کو لشکر دے کر محاذ پر روانہ فرماتے تو ان کو تقویٰ کی نصیحت کرتے اور (امیر سے) امارت کی بیعت لیتے ہوئے ارشاد فرماتے:

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ ہی کی مدد پر بھروسہ کرتا ہوں۔ تم اللہ کی تائید اور مدد کے ساتھ حق اور صبر کو لازم پکڑتے ہوئے کوچ کرو۔ جو لوگ اللہ کے ساتھ کفر کرتے ہیں، تم ان کے ساتھ قتال کرو، ظلم اور سرکشی نہ کرو۔ بے شک اللہ پاک ظلم و سرکشی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ پھر جب تمہاری دشمن سے ٹڈ بھیسر ہو جائے تو بزدلی مت دکھاؤ، قدرت پانے پر کسی کا حلیہ نہ بگاڑو، فتح کے وقت (مال غنیمت میں) فضول خرچی نہ کرو۔ جہاد کے موقع پر (اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو) عبرت ناک سزا نہ دو (دشمنوں کی) عورتوں، بوڑھوں اور بچوں کو قتل نہ کرو، جب دونوں لشکروں کا سامنا ہو تو ان کے بے دریغ قتل سے پرہیز کرو، نیز اپنی کثرت تعداد کے موقع پر اور غارت گری کے موقع پر بے دریغ قتل سے پرہیز کرو (بلکہ ان کو راہ فرار کا موقع دو) حصول غنیمت کے بعد خیانت میں مبتلا نہ ہو جاؤ۔ دنیوی اغراض و مقاصد سے جہاد کو پاکیزہ رکھو اور اس بیعت میں جو تم کر رہے ہو عظیم کامیابی کی خوشخبری لو۔ فی کتاب المداراة

فائدہ:..... مؤلف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس (روایت کی کتاب) کے تخریج کرنے والے کا نام مجھے معلوم نہیں ہو سکا، یہ قدیم کتاب ہے جس میں ابویضثمہ سے بھی کثیر روایات منقول ہیں۔

۱۳۲۰۰..... عبداللہ بن کعب بن مالک الانصاری سے مروی ہے کہ انصار کا ایک لشکر فارس (ایران) کی سرزمین میں اپنے امیر کے ساتھ کسی محاذ پر تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عادت مبارک تھی کہ ہر سال لشکروں کے پاس مزید لشکر بھیج کر پہلے والوں کو واپس بلا لیتے تھے (تا کہ وہ اپنے اہل و عیال کے پاس واپس آجائیں) ان سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ غافل ہو گئے چنانچہ جب مقررہ مدت گزر گئی تو مذکورہ محاذ کا لشکر واپس آ گیا۔ یہ

بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سخت ناگوار گذری۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو زجر و تنبیہ کی۔ وہ اصحاب رسول اللہ ﷺ تھے، انہوں نے عرض کیا: اے عمر! آپ ہم سے غافل ہو گئے تھے اور آپ نے ہمارے متعلق نبی ﷺ کا وہ حکم بھلا دیا تھا جس میں آپ ﷺ نے لشکروں کے بعد لشکر بھیجنے کی اور پہلے والوں کو واپس بلانے کی تاکید فرمائی تھی۔ ابن ابی داؤد، السنن للبیہقی

ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمان عمر رضی اللہ عنہ

۱۳۲۰۱۔ سوید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بوڑھے ہو گئے تو انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اگر وہ اپنے لشکر سمیت واپس آجاتے تو میں ان کے لیے فتنہ (کلمک) کا سامان کر دیتا۔ السنن للبیہقی

لشکروں سے متعلق

۱۳۲۰۲۔ ابو خزیمہ بن ثابت سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کسی کو عامل (امیر و گورنر) مقرر فرماتے تو کچھ انصار اور دوسرے لوگوں کو گواہ بنا دیتے اور ان کی اور ان کی حضوری میں عامل کو ارشاد فرماتے:

میں نے تجھے مسلمانوں کے خون بہانے پر امیر نہیں بنایا، نہ ان کی عزتوں کو پامال کرنے پر۔ بلکہ میں نے تجھے ان پر اس لیے امیر مقرر کیا ہے تاکہ تو ان کے درمیان عدل و مساوات کے ساتھ ان کے اموال کو تقسیم کرے، ان کے درمیان نماز قائم کرے۔ نیز آپ رضی اللہ عنہ امیر پر یہ شرائط بھی لازم کرتے کہ وہ بغیر چھنے آنے (اور میدے) کی روٹی نہ کھائے، باریک لباس زیب تن نہ کرے اور ترکی (چمچی) گھوڑے پر سوار نہ ہو۔ یہ سب باتیں امیرانہ ٹھاٹھ ہیں جن سے آپ رضی اللہ عنہ منع فرماتے تھے نیز وہ لوگوں کی ضرورت سے غافل ہو کر اپنا دروازہ ان پر بند نہ کرے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ابن عساکر

۱۳۲۰۳۔ عبدالرحمن بن سابط سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سعید بن عامر الحنفی رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ ہم تجھے ایک لشکر پر امیر مقرر کرتے ہیں تاکہ تم ان کو ساتھ لے کر دشمن کی سرزمین پر جاؤ اور ان کے ساتھ جہاد کرو۔ سعید بن عامر نے عرض کیا: اے عمر! مجھے آزمائش میں نہ ڈالیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں تم کو نہیں چھوڑوں گا۔ تم لوگوں نے میری گردن میں یہ ساری ذمہ داری ڈال دی ہے اور خود ایک طرف ہٹ گئے ہو۔ سنو! میں تم کو ایسے لوگوں پر امیر بنا کر بھیج رہا ہوں جن سے تم افضل نہیں ہو، نیز میں تم کو اس لیے ان کے ساتھ نہیں بھیج رہا ہوں کہ تم ان کی کھالوں کو ادھیڑو، یا تم ان کی عزتوں سے پردہ اٹھاؤ بلکہ اس لیے بھیج رہا ہوں کہ تم ان کے ساتھ مل کر دشمنوں سے جہاد کرو اور ان کے اموال غنیمت کو ان کے درمیان تقسیم کرو۔ ابن سعد، ابن عساکر

۱۳۲۰۴۔ جعفر بن عبد اللہ بن ابی الحکم سے مروی ہے کہ (امیر لشکر) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ غتہ کے بطریق (پیشوا) کے پاس گئے۔ بطریق نے ان کو خوش آمدید کہا، اپنے ساتھ تخت پر بٹھایا اور خوب طویل گفتگو کی۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ اس پر باتوں میں غالب آگئے اور اس کو اسلام کی دعوت دی۔ بطریق نے جب آپ رضی اللہ عنہ کے کلام، فصیح البیانی اور آداب کو دیکھا اور سنا تو (مرعوب ہو کر ہم وطن) حاضرین سے رومی زبان میں کہا اسے رومیو! بس آج تم میری بات مان لو، پھر خواہ ساری زندگی میری بات پر کان نہ دھرنا، دیکھو یہ مسلمانوں کا امیر معلوم ہوتا ہے، تم نے نہیں دیکھا کہ میں نے جب بھی اس سے کوئی بات کی تو اس نے بذات خود اس وقت اس کا جواب مجھے دیدیا اور یہ نہیں کہا: کہ میں اپنے ساتھیوں سے مشورہ کر کے بتاؤں گا اور تم نے جو کہا ہے اس کو پہلے اپنے ساتھیوں پر پیش کروں گا۔ لہذا اب میری یہ بات مانو کہ اس کو یہاں سے نکلنے سے قبل قتل کر دیتے ہیں پھر عرب ہمارے درمیان اور اپنے معاملے کے درمیان اختلافات میں پھنس کر رہ جائیں گے۔ بطریق کی بات سن کر اس کے قریبی رومی نے کہا: نہیں یہ رائے درست نہیں ہے۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے ساتھیوں میں سے ایک ایسا ساتھی بھی ساتھ آیا تھا جو رومی زبان جانتا تھا، اس نے بادشاہ کی بات حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے ذکر

نردی۔ چنانچہ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ وہاں سے نکل آئے اور جب دروازے سے نکل گئے تو اللہ اکبر کا نعرہ مارا اور ارشاد فرمایا: آئندہ میں بھی ایسا کام نہیں کروں گا۔ آپ کے ساتھیوں نے بھی خدا کا شکر ادا کیا کہ سلامتی کے ساتھ ان کے زرعے سے نکل آئے۔

حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے یہ سارا قصہ لکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب لکھا کہ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں کہ اس نے ہم پر اور تم پر یہ احسان فرمایا۔ آئندہ اپنی ذات کو یا کسی بھی مسلمان کو ایسے کسی خطرہ میں نہ ڈالنا، کسی بھی کافر سے کوئی بات کرنا مقصود نہ ہو تو ایسی جگہ کا انتخاب کرو جو اس کے اور تمہارے درمیان برابر ہو، اس طرح تم ان کے دھوکے سے محفوظ رہو گے اور نیز اس کے لیے جو صلہ شعلنی کا سامان ہوگا۔ والسلام۔

چنانچہ جب حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط پڑھا تو فرمایا: اللہ عمر پر رحم کرے، ایک شفیق باپ بھی اپنی اولاد پر اس سے زیادہ شفقت نہیں کر سکتا جتنی عمر اپنی رعایا کے ساتھ شفقت نوازی فرماتے ہیں۔ ابن سعد ۱۴۲۰۵۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے لوگوں کو ارشاد فرمایا:

مجھے امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے تمہارے پاس۔ امیر بنا کر اس لیے بھیجا ہے کہ میں تم کو تمہارے پروردگار کی کتاب اور تمہارے نبی کی سنت سکھاؤں اور تمہارے راستوں کو صاف ستھرا رکھوں۔ حلیۃ الاولیاء، ابن عساکر۔

۱۴۲۰۶۔ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ جب لشکروں کو مجاز پر روانہ فرماتے تو ان کو تسلی دیتے تھے کہ میں تمہارے لیے فیتہ ہوں۔ یعنی جب جنگ میں کسی مشکل کا سامنا ہو جائے تو مجھ سے کمک حاصل کرنے کے لیے میرے پاس واپس آ جاؤ۔ ابن جریور

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مراسلات

۱۴۲۰۷۔ شعیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے علاء بن الحضرمی جب وہ بحرین میں تھے کو لکھا کہ تم غتب بن غزوان کے پاس چلے جاؤ۔ میں تم ان کی جگہ امیر مقرر کرتا ہوں۔ یاد رکھنا! کہ وہ اولین مہاجرین میں سے ہیں جن کے پاس تو جا رہا ہے، وہ ایسے لوگوں میں سے ہیں جن کے لیے اللہ نے پہلے سے نیکی لکھ دی ہے۔ میں نے اس لیے ان کو معزول نہیں کیا ہے کہ وہ عقیف نہیں ہیں، دین میں مضبوط نہیں ہیں پابست جنگجو نہیں ہیں، بلکہ میں نے ان کو اس لیے معزول کیا ہے کہ میرا خیال ہے کہ تم اس علاقے میں ان کی نسبت مسلمانوں سے زیادہ عینی ہو۔ لہذا تم ان کے حق کا خیال رکھنا۔ میں نے تم سے پہلے بھی ایک آدمی کو ان کی جگہ امیر مقرر کیا تھا لیکن وہ ان کے پاس پہنچنے سے قبل ہی وفات کر گیا۔ اب اگر اللہ پاک کو مقصود ہوا کہ تم کو امیر بنائے تو وہ تم کو امیر بنا دے گا اور اگر مشیت ایزدی میں غتب ہی کی امارت لکھ دی گئی ہے تو پس ساری مخلوق اور ساری بادشاہت اللہ رب العالمین ہی کے لیے ہے (جس کو وہ چاہے عطا کرے) جان لے کہ اللہ کا امر محفوظ ہے، اس حفاظت کی بدولت جو اس نے نازل فرمائی ہے۔ لہذا تم اس بات کو دھیان میں رکھنا کہ تم کو کس لیے پیدا کیا گیا ہے، لہذا اس کے تعاقب میں رہنا اور اس کے ماسوا (لا یعنی کاموں) کو چھوڑ دینا۔ بے شک دنیا کا ایک انجام ہے جبکہ آخرت ابدی ہے۔ لہذا تم کو ایسی کوئی چیز جس کی بھلائی اور اس کا مزہ ختم ہونے والا ہو ایسے برائی میں نہ ڈال دے جس کا گناہ اور شر ہمیشہ باقی رہے والا ہو۔ اللہ کی ناراضگی سے اللہ کی طرف بھاگتے رہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہتا ہے اپنے حکم اور علم میں اس کے لیے فضیلت کو جمع کر دیتا ہے۔ پس ہم اپنے لیے اور تمہارے لیے اللہ سے سوال کرتے ہیں اس کی اطاعت اور تقویٰ کا اور اس کے مذاب سے نجات کا۔ ابن سعد

۱۴۲۰۸۔ ابو حذیفہ اسحاق بن بشیر اپنے شیوخ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو جب خلیفہ بنایا گیا تو انہوں نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو لکھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از بندۂ خدا امیر المؤمنین عمر، بطرف ابی عبیدۃ بن الجراح

تم کو سلام ہو، میں تمہارے آگے حمد کرتا ہوں اس اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

اما بعد! حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ رسول اللہ وفات پا گئے ہیں، ان اللہ وانا الیہ راجعون، ان پر اللہ کی رحمت اور برکات نازل ہوں وہ سچے، حق کے عمل دار، انصاف کے حاکم، نیکی کے پابند اور پاکدامنی و نرمی کے خوگر، دنیاوی راحتوں کو خیر آباد کہنے والے اور بردبار شخص تھے۔ ہم ان کی رحلت کی مصیبت پر اللہ سے ثواب کی امید رکھتے ہیں، بے شک ہماری، تمہاری اور تمام مسلمانوں کی مصیبتوں کا مدد اللہ عزوجل کے پاس ہی ہے۔ میں اللہ سے پاکدامنی کا سوال کرتا ہوں، اس کی رحمت کے سائے میں تقویٰ کا سوال کرتا ہوں اور اس کی اطاعت کی توفیق مانگتا ہوں جب تک ہم زندہ ہیں اور موت کے بعد اس کی جنت میں داخل ہونے کا سوال کرتے ہیں، بے شک وہ ہر شے پر قادر ہے۔

ہمیں خبر ملی ہے کہ تم نے اہل دمشق کا محاصرہ کر رکھا ہے۔ میں نے تم کو (مجاز پر) تمام مسلمانوں کا امیر بنایا تھا۔

تم اپنے لشکروں کے ساتھ حمص، دمشق اور ان کے علاوہ ارض شام کے اطراف میں بھی نظر رکھو۔ اس معاملے میں اپنی اور تمہارے ساتھ موجود مسلمانوں کی رائے کو بروئے کار لاؤ۔ لیکن میری اس تجویز کے نتیجے میں تم اپنے تمام لشکروں کو ادھر ادھر روانہ کر کے خود تنہا نہ رہ جانا جس سے دشمن تمہاری طرف میلی آنکھ اٹھائے، بلکہ زائد از ضرورت لشکر کو ادھر ادھر پھیلا دو اور جس قدر لشکر کی تم کو قلعے کے محاصرہ میں ضرورت ہو اس کو اپنے پاس ہی روک رکھو اور اپنے پاس روکنے والوں میں خالد بن الولید کا نام بھی شامل رکھو بے شک تم اس سے بے نیازی حاصل نہیں کر سکتے۔ ابن عساکر

۱۳۲۰۹... فضیلت بن مھسن سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا:

حمد و صلاۃ کے بعد!

بسا اوقات لوگوں کو اپنے بادشاہ سے نفرت ہو جاتی ہے۔ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ مجھے یا تم کو اس کا سامنا کرنا پڑے۔ تم حدود کو ضرور قائم کرو خواہ دن کے تھوڑے حصے میں سہی اور جب تمہارے سامنے دو کام پیش آ جائیں جن میں سے ایک اللہ کے لیے ہو اور دوسرا دنیا کے لیے تو اللہ کے لیے کام کو ترجیح دینا۔ بے شک دنیا ختم ہو جائے گی اور آخرت باقی رہنے والی ہے۔ اور فاسق و گناہ گاروں کو ڈراتے رہنا اور ان کو (جرم کی سزا میں) ایک ایک ہاتھ اور ایک ایک پاؤں والا کر دینا، مسلمانوں کے مریض کی عیادت کرتے رہنا، ان کے جنازوں میں حاضری دیتے رہنا، اپنا دروازہ ان کے لیے کھلا رکھنا، ان کے مسائل کو خود حل کرنا، یاد رکھ! تو بھی انہی میں سے ایک فرد واحد ہے، بس یہ کہ تجھ پر ذمہ داری کا بوجھ ان سے زیادہ ہے۔ مجھے خبر ملی ہے کہ تم نے اپنے لباس، طعام اور سواری میں نرالا انداز اختیار کر لیا ہے جو عام مسلمانوں کو میسر نہیں ہے۔ اے اللہ کے بندے اس جانور جیسا مت بن جو ایک سرسبز وادی میں گذرتا تو اس کا ایک ہی مقصد رہ گیا کہ وہ کسی طرح کھا کھا کر فریبہ ہو جائے۔ حالانکہ اس کی فریبہ ہی میں اس کی اچانک موت کا راز لکھا ہے۔ یاد رکھ! امیر جب کج رو ہو جائے تو اس کی رعایا بھی کج روی اختیار کر لیتی ہے اور لوگوں میں سب سے بڑا بد بخت وہ ہے جس کی وجہ سے اس کی رعایا بد بخت ہو جائے۔ الدینوری

عمر بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام خط

۱۳۲۱۰... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) لیث بن سعد سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو خط لکھا:

از بندۂ خدا امیر المؤمنین عمر بطرف عمرو بن العاص

تم پر سلام ہو۔ میں تم کو اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ حمد و صلاۃ کے بعد! مجھے تمہارے منصب کی طرف سے فخر لاحق ہے، جس پر تم فائز ہو۔ دیکھو تم وسیع و عریض سرزمین پر امیر ہو۔ جس کے اہلیان کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے تعداد، قوت اور بروہ بحر پر قدرت بخشی ہے۔ تمہاری رعایا (یعنی اہل مصر) اس سے قبل قحط سالیوں وغیرہ کی وجہ سے جس قدر لگان بھرتی تھی اب خراج کی صورت میں ان سے اس کا

نصف بھی وصول نہیں کیا جاتا۔ اور میں نے خراج کے بارے میں تم سے اکثر مرتبہ خط و کتابت کی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ واضح اور کھلی چیز ہے سوائے معمولی اور اتفاقیہ صورت حال کے۔ میرا خیال ہے کہ تم مرکز ہی میری بات کو قبول کرو گے۔ جب تم مجھے (خراج بھجوانے کی بجائے) لمبے پوزے مسائل کا ذکر کرتے ہو جو میرے خیال کے موافق (درست) نہیں ہوئے تو (یاد رکھو) میں ان کو قبول نہیں کر سکتا، سوائے اس صورت کے کہ تم سے جو خراج پہلے وصول کیا جاتا تھا وہی تم سے وصول کیا جائے۔ اور مجھے اس کے ساتھ اس بات کی وجہ بھی معلوم نہیں ہو رہی کہ خطوط میں کس چیز نے تم کو میرے خطوط سے متفرد کر دیا ہے۔ پس اگر کسی واضح بات کا قطعیت کے ساتھ ذکر کرو تو ہماری معذرت اور براءت تم کو نفع مند ہو سکتی ہے اور اگر تم یونہی کھو کھلی باتیں کرو گے تو بات اس طرح معمول پر نہیں آئے گی جیسا تم سمجھ رہے ہو۔ ہاں میں یہ رعایت کرتا ہوں کہ گذشتہ سال (کے خراج) سے متعلق تم کو آزمائش میں نہ ڈالوں اس امید پر کہ تم میری بات پر لوٹ آؤ۔ مجھے معلوم ہے کہ تم کو خراج کی ادائیگی سے صرف تمہارے برے ارکان حکومت ہی روک رہے ہیں۔ اور تم جس چیز کے درپے ہو اور جس کے بارے میں گٹھ جوڑ کر رہے ہو تمہارے ارکان نے تم کو اس کے لیے جائے پناہ بنا لیا ہے اور میرے پاس اللہ کے حکم سے ایسی دواء ہے جس میں اس مرض کی شفاء ہے جس کے متعلق میں تم سے پوچھ رہا ہوں۔ اے ابو عبید اللہ! فکر نہ کرو تم سے حق لیا جائے گا اور تم خود اس کو ادا کرو گے۔ تمہارے ملک کی نہریں دودھ دیتی ہیں اور حق بات صاف سفید ہے۔ تم مجھے اور اس بات کو چھوڑ دو جو تمہارے جی میں کھٹک رہی ہے کیونکہ پوشیدہ امر کھل گیا ہے، والسلام۔

راوی کہتے ہیں پھر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جواب لکھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بندۃ خدا امیر المؤمنین عمر کی طرف عمرو بن العاص کی جانب سے۔

تم پر سلام ہو۔ میں تم کو اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

حمد و صلاۃ کے بعد!

مجھے امیر المؤمنین کا خط پہنچا خراج کے متعلق جس کی ادائیگی میں انہوں نے مجھے تاخیر کرنے والا پایا اور انہوں نے اپنے خط میں مصر میں فرعونوں کے دور کا حال اور ان کے اعمال کا بھی ذکر کیا، امیر المؤمنین کو تعجب ہے کہ پہلے زمانے میں اب سے دگنا خراج مختلف صورتوں میں ان سے لیا جاتا تھا اب اسلام کے دور میں اس سے کہیں کم کیوں نہیں ادا کیا جا رہا۔

میری زندگی کی قسم! خراج آج بہت زیادہ ہے اور کثیر ہے، زمین بھی زیادہ آباد کیونکہ لوگ پہلے اپنے کفر اور اپنی سرکشی پر اڑے ہوئے تھے خواہ اس وقت اپنی زمینوں کو آج اسلام کے زمانے سے ہم سے زیادہ آباد کرنے والے تھے۔ لیکن کفر کی نحوست نے ان کی کوششوں کو بار آور نہیں ہونے دیا نیز آپ نے ذکر فرمایا ہے کہ یہاں کی نہر (دریائے تیل زمینوں کی پیداوار کی صورت میں) دودھ دیتی ہے اور میں وہ دودھ دوہتا ہوں، اس طرح آپ نے اپنے خط میں بہت باتیں فرمائی ہیں، خبردار کیا ہے، تعرض کیا ہے اور براءت کا اظہار کیا ہے ایسی کسی بات سے جس کے متعلق آپ کا خیال ہے کہ ہم آپ کو اندھیرے میں رکھ رہے ہیں۔ میری زندگی کی قسم! آپ نے بہت سخت زبان اور گالی گلوچ والی باتیں فرمائی ہیں، آپ کے لیے درست تھا کہ آپ قاعدے کے موافق سچی حتمی اور حق بات کہہ دیتے۔ حالانکہ ہم نے رسول اللہ کے حکم پر اور پھر ان کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے حکم پر بھی یہ ذمہ داری نبھائی۔ بجز اللہ ہم ہر زمانے میں اپنی امانت کو ادا کرنے والے رہے اور اللہ نے ہمارے ائمہ کا جو عظیم حق ہم پر رکھا ہم اس کی حفاظت کرتے رہے۔ ہم اس کے علاوہ کسی بھی (خیانت کی) صورت کو قبیح سمجھتے ہیں اور ہمیں پر عمل کرنا برا گردانتے ہیں۔ ہماری یہ صفت آپ بھی بہ خوبی جانتے ہیں اور پہلے تک آپ اس کی تصدیق کرتے رہے۔ ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اس طرف سے کھانے سے، بری عادت سے اور ہر گناہ پر جرات کرنے سے۔ آپ اپنا عہدہ ہم سے واپس لیجئے، بے شک اللہ نے مجھے اس گھٹیا طعام سے اور اس میں لالچ رکھنے سے پاک رکھا ہے۔ آپ نے اس خط کے بعد کسی آبرو کا خیال بھی نہ رکھا جس کے توسط سے آپ کسی بھائی کا اکرام کر سکتے اللہ کی قسم! اے ابن الخطاب! جب مجھ سے ایسی بات کی امید رکھی جائے تو میں خود اپنی ذات پر ایسا غضبناک ہوں اور اس کو اس خیانت سے پاک کرتا ہوں اور اس کا اکرام کرتا ہوں میں اپنے کسی ایسے عمل کے بارے میں نہیں جانتا جس کے متعلق مجھے کچھ جوابدہی کرنا پڑے۔

لیکن میں ایسی باتوں کو محفوظ رکھتا ہوں جن کو آپ محفوظ نہیں رکھتے۔ اگر میں یثرب کا یہودی ہوتا تب بھی میں کوئی زیادتی نہیں کرتا۔ بس اللہ آپ کی اور ہماری مغفرت فرمائے۔ میں بہت سی ایسی باتوں سے خاموشی اختیار کرتا ہوں جن کو میں جانتا ہوں لیکن ان کو زبان پر لانا خود کو پستی میں گرانے والی بات ہوتی۔ ہاں بس میں یہی کہتا ہوں کہ اللہ نے آپ کے حق کو ہم پر زیادہ کیا ہے جس سے کوئی جاہل نہیں۔ والسلام۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے غلام ابن قیس فرماتے ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن العاص کو اس کا جواب لکھا جو ذیل پر مشتمل ہے۔

تم پر سلام ہو، میں تم پر اللہ کی حمد کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے (حمد و صلاۃ کے) بعد خراج سے متعلق میرے کثرت سے خطوط نے تم کو توجہ (اور پریشانی میں) ڈال دیا ہے، جبکہ تمہارا خط جو مجھے موصول ہوا ہے، یہ چھوٹی موٹی باتیں ہیں اور تم جانتے ہو کہ میں کھلے حق کے سوا تم سے کسی بات پر راضی نہیں ہونے والا۔ میں نے تم کو مصر اس لیے نہیں بھیجا ہے کہ تم اس کے مال کو اپنے اور اپنے لوگوں کے لیے کھانے پینے کا طعام خیال کرو۔ میں نے تم کو اس لیے وہاں کی امارت سپرد کی تھی کہ تم خراج جو مسلمانوں کا حق ہے خوب حاصل کرو گے اور اپنی حسن سیاست کو عمل میں لاؤ گے۔ جب تمہارے پاس میرا یہ خط پہنچے تو فوراً خراج کا مال روانہ کر دو۔ کیونکہ وہ مسلمانوں کا مال غنیمت ہے اور میرے پاس ایسے لوگ ہیں جن کو تم جانتے ہو وہ (سواری وغیرہ نہ ہونے کی وجہ سے جہاد پر جانے سے) رکے ہوئے ہیں۔ والسلام۔

چنانچہ پھر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے ان کو جواب لکھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عمرو بن العاص بجانب عمر بن الخطاب۔

تم پر سلام ہو، میں تم پر اللہ کی حمد کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

اما بعد! مجھے امیر المؤمنین کا خط موصول ہوا، آپ مجھے خراج کی ادائیگی میں تاخیر کرنے والا خیال کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ میں حق سے عناد رکھنے والا ہوں اور سیدھے راستے سے بھٹکنے والا ہوں۔ اللہ کی قسم! میں آپ جانتے ہیں میں درست بات سے ہرگز اعراض کرنے والا نہیں، لیکن اہل ارض (اہل مصر) نے مجھ سے خراج کی ادائیگی میں کچھ مہلت مانگ لی ہے اس وقت تک کہ وہ غلہ اور پیداوار زمین سے حاصل کر لیں۔ میں نے مسلمانوں کی طرف بھی نظر ڈالی تو میں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ ان کو نرمی دینا بہتر ہے بجائے اس کے کہ ان کے ساتھ سختی برتی جائے ورنہ پھر (پھوٹ اور اختلافات کے) اس انجام سے دوچار ہوں گے جس کے سوا کوئی چارہ کار نہ ہوگا۔ والسلام۔ ابن عبدالحکم ایضاً

۱۳۲۱۱ حشام ابن اسحاق العامری سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص کو لکھا کہ وہ مقوقس (شاہ مصر) سے پوچھیں کہ مصر کی خرابی اور آبادی کے اسباب کیا کیا ہیں؟ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے مقوقس سے سوال کیا تو اس نے جواب دیا کہ مصر کی آبادی و بربادی کے پانچ اسباب ہیں، پہلا یہ کہ جب اہل مصر اپنی کھیتی باڑیوں سے فارغ ہوں تو ایک ہی وقت میں ان سے خراج لے لیا جائے، جب وہ اپنے انگوروں کا شیرہ نچوڑ کر فارغ ہوں تو اس وقت ان سے خراج اٹھا لیا جائے (خراج نہ لیا جائے) ہر سال ان کے دریا (نیل اور دوسری نہروں) کو کھودا جائے، ان کے شگافوں کو بند کیا جائے پلوں کی مرمت کی جائے اور اس کے اہل سے مزید کوئی زیادتی نہ کی جائے۔ جب ان باتوں پر عمل کیا جائے گا تو مصر آباد رہے گا اور اگر ان باتوں کے خلاف عمل کیا گیا تو مصر برباد ہوگا۔ ابن عبدالحکم

فتوحات خلافت عمر رضی اللہ عنہ

۱۳۲۱۲ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو جب قادسیہ کی فتح کی خوشخبری ملی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں تم لوگوں کے درمیان اس قدر زندہ رہوں کہ تمہاری اولادیں بھی میرا زمانہ پالیں۔
لوگوں نے پوچھا: یا امیر المؤمنین ایسا کیوں؟ فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے جب ایک آدمی میں عربی کا مکر اور عجمی کی چالاکی جمع ہو جائیں تو کیا

انجام ہوگا۔ الدینوری

فائدہ:..... یعنی عجمیوں پر فتوحات کا دروازہ کھل چکا ہے۔ اب عرب و عجم کے اختلاط سے جو میرے خلاف سازشیں اٹھ سکتی ہیں اس پر آشوب
زمانے میں جینے سے بہتر ہے کہ مجھے اللہ پاک اپنے پاس اٹھالے۔

۱۳۲۱۳..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حکم بن عبدالرحمن بن ابی العصماء عجمی جو کہ فتح قیساریہ میں شریک تھے سے مروی ہے کہ قیساریہ شہر کا محاصرہ
حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے چند ماہ کم سات سال تک جاری رکھا۔ پھر بالآخر اس کو فتح کر لیا اور اس کی فتح یا بی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
کو روانہ فرمائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر اعلان فرمایا:

سنو! قیساریہ قسرا (جبرا) فتح ہو گیا ہے۔ ابو عبید

۱۳۲۱۴..... یزید بن ابی حبیب سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ثابت فہمی کو بیت المقدس کسی لشکر کے
ساتھ بھیجا جہاں انہوں نے قتال کیا۔ اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ (ملک شام کے علاقے) جابیہ میں تھے۔ اہل فلسطین نے حضرت خالد کو
یہ پیش کش کی کہ قلعے کے اندر کا علاقہ ہمارے تصرف میں رہنے دیں اور ہم اس کا بدل (جزیہ کی شکل میں) تم کو دیں گے، جبکہ قلعے سے باہر کا
علاقہ تمہارا ہوگا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اس بات پر تمہاری بیعت کرتے ہیں (معاہدہ کرتے ہیں)، بشرطیکہ اس پر امیر المؤمنین
راضی ہوں۔ چنانچہ خالد نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو صورت حال لکھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ تم اپنی اسی حالت پر ٹھہرو میں خود
تمہارے پاس چل کر آتا ہوں۔ چنانچہ حضرت خالد قتال سے باز آ گئے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو اہل فلسطین نے ان کے
لیے بیت المقدس کا دروازہ کھول دیا اسی شرط پر جو وہ خالد سے کر چکے تھے۔ راوی کہتے ہیں چنانچہ یہ فتح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف موسوم
ہوئی۔ فتح بیت المقدس علی ید عمر۔ ابو عبید ایضاً

بیت المقدس کو صلحاً فتح کیا

۱۳۲۱۵..... ہشام بن ثمار سے مروی ہے کہ میں نے اپنے دادا حضرت عبداللہ بن ابی عبداللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب حضرت عمر بن خطاب
رضی اللہ عنہ جابیہ میں اترے تو آپ رضی اللہ عنہ نے جدیلہ کے ایک آدمی کو بیت المقدس روانہ فرمادیا پھر بیت المقدس کو آپ رضی اللہ عنہ نے صلحاً
فتح کر لیا۔ فتح کے بعد (جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ) بیت المقدس میں تھے آپ رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے، ان
کے ساتھ کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: اے ابواسحاق! کیا تم موضع صحرة کو جانتے ہو؟ کعب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: وادی
جنہم سے متصل دیوار سے اتنے اتنے گز ناپ لیں پھر وہاں کھدائی کروالیں۔ عین اسی مقام پر آپ کو آپ کا مقصود مل جائے گا۔ جہاں یہود نے
اپنے زعم کے مطابق عیسیٰ مسیح علیہ السلام کو سولی دی تھی وہاں اس وقت کوڑا کرکٹ تھا۔ چنانچہ لوگوں نے اس جگہ کھدائی کی تو واقعی وہاں صحرة چٹان
برآمد ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کعب رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: تیرا کیا خیال ہے ہم مسجد کہاں بنائیں یا یہ پوچھا کہ قبلہ کس طرف ہے جہاں
رخ کریں؟ کعب نے عرض کیا: آپ صحرة کے پیچھے جائے نماز بنالیں۔ اس طرح آپ دونوں قبلوں کو جمع کر لیں گے قبلہ موسیٰ کو اور قبلہ محمد کو
صلوات اللہ علیہما جمعہما۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہودیہ کا بیٹا ہے نا اس لیے ان کی مشابہت کر رہا ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے
مسجد بیت المقدس کے اگلے سرے میں مسجد (جائے نماز) بنالی۔ ابو عبید ایضاً

۱۳۲۱۶..... سعید بن عبدالعزیز سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اہل فلسطین کے کچھ لوگوں کو بیت المقدس کی فی سبیل اللہ

سنانی کے لیے کام پر لگایا۔ وہاں ایک بڑی کوڑی تھی۔ ابو عبید ابضاً

۱۳۲۱ء۔ واقعہ کی رحمتہ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے شیوخ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے مدائن کو فتح کر لیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جو مال غنیمت بھیجا گیا ان میں دو چاند بھی تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو کعبہ میں لٹکا دیا۔ الاذرفی

مصر کی فتح

۱۳۲۱ء۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اہل مصر کے ایک آدمی کو ارشاد فرمایا: عنقریب تمہارے پاس اہل اندلس آئیں گے جو رستم کی زیرکمان تم سے قتال کریں گے (اور اس قدر خونریزی ہوگی) کہ گھوڑے خون میں دوڑے پھریں گے پھر اللہ تبارک و تعالیٰ ان کو شکست فاش دیدیں گے۔ نعیم بن حماد، ابن عبدالحکم فی فتوح مصر

۱۳۲۱ء۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: تم لوگ رستم سے جنگ کرو گے حتیٰ کہ اللہ پاک ان کو شکست دیدے گا پھر اس سے دوسرے سال حبشہ کے لوگ تمہارے پاس آئیں گے۔ نعیم

۱۳۲۲ء۔ زید بن اسلم سے مروی ہے کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مصر کی فتح میں تاخیر محسوس کی تو سالار لشکر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو لکھا: اما بعد!

مجھے انتہائی تعجب ہے کہ تم نے مصر کی فتح میں اس قدر دیر کر دی، حالانکہ تم کئی سال سے قتال میں مصروف ہو۔ اس کا سبب محض یہ ہے کہ تم نئی چیزوں میں پڑ گئے ہو اور تم بھی اپنے دشمنوں کی طرح دنیا کی محبت میں مشغول ہو گئے ہو۔ اور اللہ پاک کسی قوم کی مدد نہیں فرماتا جب تک کہ ان کی نیتیں درست نہ ہوں۔ اب میں تیری طرف چار ایسے افراد روانہ کر رہا ہوں جن میں سے ہر ایک ہزار آدمیوں کے قائم مقام ہے، الا یہ کہ ان کو بھی وہی چیز (یعنی عیش و عشرت) تبدیل نہ کر دے، جس نے ان کو بھی کمزور کر دیا ہے۔ پس جب تیرے پاس میرا یہ خط پہنچے تو لوگوں کو خطبہ دے، ان کو دشمن سے قتال پر جوش دلا، صبر اور حسن نیت کی ان کو ترغیب دے اور ان چار لوگوں کو دوسرے تمام لوگوں کے سینے پر رکھ۔ پھر لوگوں کو حکم دے کہ ایک ہی آدمی کی طرح سب اکٹھے بلہ بول دیں۔ اور یہ حملہ جمعے کے روز زوال کے وقت ہونا چاہیے۔ اس گھڑی میں رحمت نازل ہوتی ہے، دعا قبول ہوتی ہے۔ اور لوگوں کو چاہیے کہ خدا کو حج حج کر پکاریں اور دشمنوں پر اس سے مدد مانگیں۔

چنانچہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس خط پہنچا تو انہوں نے لوگوں کو جمع کیا اور ان کو خط پڑھ کر سنایا پھر ان چار افراد کو بلا کر لوگوں کے آگے کھڑا کیا اور لوگوں کو حکم دیا کہ وہ با وضو ہوں، پھر دو رکعت نماز ادا کریں، پھر اللہ عزوجل کی طرف متوجہ ہوں اور اس سے مدد کا سوال کریں۔ چنانچہ پھر اللہ پاک نے ان پر مصر کو فتح فرمادیا۔ ابن عبدالحکم

۱۳۲۲ء۔ عبد اللہ بن جعفر، عیاش بن عباس وغیرہما سے دونوں کی مرویات میں قدرے فرق کے ساتھ مروی ہے کہ جب حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ مصر فتح میں دیر ہوئی تو انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو مدد کے لیے لکھا:

اللہ تعالیٰ نے عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو چار ہزار کا لشکر روانہ فرمادیا اور ہر ہزار پر انہی میں سے ایک ایک آدمی مقرر فرمادیا۔ نیز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو لکھا: میں تمہیں چار ہزار افراد کی کمک روانہ کر رہا ہوں جبکہ ہر ہزار پر جو ایک ایک امیر مقرر کیا ہے، ان چاروں میں سے ہر ایک شخص بذات خود دشمن کے ایک ایک ہزار افراد پر بھاری ہے۔

زبیر بن العوام، مقداد بن الاسود بن عمرو، عبادہ بن الصامت، اور مسلمہ بن مخلد۔ اور جان لے کہ اب تیرے ساتھ بارہ ہزار افراد ہیں اور

بارہ ہزار کی تعداد قلت کی وجہ سے مغلوب نہیں ہو سکتی۔ ابن عبدالحکم

۱۳۲۲۲... ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے مروی ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے بغیر کسی معاہدے اور شرائط کے مصر کو فتح فرمایا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مصر کا دودھ نہیں نکالا بلکہ اس کو اس کے لیے بند کر دیا تاکہ اسلام اور اہل اسلام کے لیے کشادگی اور سہولت ہو۔

ابن عبدالحکم

فائدہ:..... یعنی فتح کے بعد غنائم اور خراج وغیرہ وصول نہیں کیے بلکہ کچھ عرصہ کے لیے فاتحین اور اہل مصر کے مسلمانوں کے لیے ان کو چھوڑ دیا تاکہ وہ جنگ کی زبوں حالی سے اپنے حالات کو درست کر لیں۔

۱۳۲۲۳... زید بن اسلم سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ایک بکس تھا جس میں ہر وہ معاہدہ موجود تھا جو انہوں نے کسی سے قائم کیا تھا، اس میں اہل مصر کا کوئی معاہدہ نہیں پایا گیا۔ ابن عبدالحکم

۱۳۲۲۴... عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو مصر کے رازوں کے متعلق سوال لکھا کہ ان میں سے کوئی مرجاتا ہے تو اس کا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ لہذا اس کے مال کا کیا کیا جائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو جواب لکھا:

جس کا کوئی پیچھے ہو تو اس کی میراث اس کے حوالے کر دے اور جس کا پیچھے کوئی نہ ہو اس کی میراث کا مال مسلمانوں کے بیت المال میں ڈال دو کیونکہ اس کی ولایت (ترک) مسلمانوں کے لیے ہے (کیونکہ وہی ان کے حکمران ہیں)۔ ابن عبدالحکم

۱۳۲۲۵... ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مصر کی کچھ فتح معاہدے اور ذمہ میں ہوئی تھی جبکہ کچھ فتح تلوار کے زور پر ہوئی تھی۔ پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ساری فتح کو ذمہ اور معاہدے پر قرار دیا تھا اور اسی پر اہل مصر کے ساتھ معاملہ کیا تھا جو آج تک قائم ہے۔

ابن عبدالحکم

۱۳۲۲۶... لیث بن سعد سے مروی ہے کہ ہمیں لوگوں میں سے کسی کے متعلق یہ اطلاع نہیں ملی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے ارض مصر میں سے کوئی جائیداد بطور عطیہ کر دی ہو، سوائے ابن سندر کے، کیونکہ اس کو منیۃ الاصحیح کی زمین بطور جائیداد دیدی تھی جو ان کی وفات تک ان کے پاس رہی۔ ابن عبدالحکم

۱۳۲۲۷... لیث بن سعد سے مروی ہے کہ مقوقس (شاہ مصر) نے گورنر اسلام عمرو بن العاص سے سوال کیا کہ وہ سبخ المقطم زمین ان کو ستر ہزار دینار کے عوض فروخت کر دیں۔ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو اس پر تعجب ہوا کہ ایسی بجز زمین اس قدر مہنگے داموں میں لینا چاہتے ہیں انہوں نے فرمایا: میں امیر المؤمنین کو لکھ کر پوچھتا ہوں۔

انہوں نے یہ واقعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھ کر بھیجا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا: اے عمرو! تم اس شاہ مصر سے سوال کرو کہ وہ اس قدر بڑی رقم ایسی زمین کی کیوں دینا چاہتا ہے جس کو زراعت کیا جاسکتا ہے نہ اس میں پانی ہے اور نہ کوئی اور اس کا فائدہ ہے؟ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے مقوقس سے سوال کیا تو اس نے کہا: ہم اپنی کتابوں میں اس زمین کے متعلق یہ بات پاتے ہیں کہ اس میں جنت کے درخت ہیں۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے امیر المؤمنین کو یہ جواب لکھ دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب بھیجا کہ ہمیں تو یہی معلوم ہے کہ جنت کے درخت صرف اور صرف مؤمنین کے لیے ہیں۔ لہذا جو مسلمان تمہاری طرف انتقال کر جائیں ان کو اسی سر زمین میں دفن کرو اور کسی بھی قیمت پر اس کو فروخت نہ کرو۔ ابن عبدالحکم

۱۳۲۲۸... ابن لبیعہ سے مروی ہے کہ مقوقس نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کو کہا: ہم اپنی کتاب میں پاتے ہیں اس پہاڑ اور اس مقام کے درمیان جہاں تم نے پڑاؤ والا ہے جنت کا درخت اگتا ہے۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے اس کی بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کو لکھ بھیجی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: وہ سچ کہتا ہے، تم اس جگہ کو مسلمانوں کے لیے قبرستان بنا دو۔ ابن عبدالحکم

فتح الاسکندریہ

۱۳۲۲۹..... یزید بن ابی حبیب سے مروی ہے کہ جب حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن العاص نے کئی ماہ تک اسکندریہ کا محاصرہ کیے رکھا اور یہ بات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں سے اس کی فتح میں تاخیر اسی لیے ہو رہی ہے کیونکہ وہ نئی چیزوں میں پڑ گئے ہیں (یعنی بیس و عشرت کی زندگی میں)۔ ابن عبدالحکم

۱۳۲۳۰..... جناد بن ابی امیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن العاص نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی معاہدے اور عقد کے محض طاقت کے بل پر اسکندریہ ہمارے لیے فتح فرمادیا ہے۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے ان کو جواب میں ان کی رائے کو برا بنا اور ان کو حکم دیا کہ وہ اس کے قریب نہ لگیں۔ ابن عبدالحکم

فائدہ:..... یعنی زور بازو کے نتیجے میں فتح تو درست ہے لیکن اس لیے اس کو مال غنیمت سمجھنا اور اس کو مسلمانوں کے درمیان تقسیم کر دینا درست نہیں۔ قریب نہ لگیں سے یہی مراد ہے کہ اس کی اراضی وغیرہ کو مسلمانوں میں تقسیم نہ کریں، بلکہ پرانے مالکان کو قابض رہنے دیں اور ان پر خراج لازم کر دیں جس سے مسلمانوں کو غنیمت بھی ملے گی اور اس سے وہ جہاد میں مدد حاصل کریں گے جبکہ پہلی صورت میں وہ زمین کی کاشتکاری اور بیلوں کی دموں کے پیچھے پھریں گے اور جہاد سے رہ جائیں گے۔

۱۳۲۳۱..... حسین بن سنی بن عبید سے مروی ہے کہ جب اسکندریہ فتح ہو گیا تو اس کی تقسیم کے بارے میں لوگوں نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے اختلاف کیا۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس کی تقسیم پر قادر نہیں جب تک کہ امیر المؤمنین کو نہ لکھ دوں۔ چنانچہ انہوں نے امیر المؤمنین کو اس کی فتح کا حال لکھا کہ مسلمان اس کی تقسیم طلب کر رہے ہیں۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے لکھا: تم اس کو ہرگز تقسیم نہ کرو۔ بلکہ اس کو سابقہ حالت پر چھوڑ دو اور پھر اس کا خراج مسلمانوں کے لیے مال غنیمت بھی ہوگا اور ان کے لیے دشمنوں سے جہاد پر قوت کا سامان بھی ہوگا۔ چنانچہ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کافروں کو ان کی اراضی پر مالک رہنے دیا اور ان پر خراج (ٹیکس) لاگو کر دیا۔

ابن عبدالحکم

۱۳۲۳۲..... یزید بن ابی حبیب سے مروی ہے کہ جب حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اسکندریہ کو فتح فرمایا تو وہاں کے گھروں اور عمارتوں کو خالی پایا۔ آپ رضی اللہ عنہ کا ارادہ بنا کہ ان میں رہائش اختیار کر لیں اور فرمایا: یہ رہائش ہم نے کما کر حاصل کی ہے۔ چنانچہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اس کے متعلق لکھ کر اجازت چاہی۔

حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے (خط پڑھ کر) قاصد سے پوچھا: کیا میرے (مدینے) اور وہاں کے مسلمانوں کے درمیان (دریا و سمندر کا) پانی حائل ہے کیا؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں، امیر المؤمنین! دریا نے نیل جب وہ چلتا ہے۔ چنانچہ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کو لکھا میں نہیں چاہتا کہ تم مسلمانوں کو ایسی جگہ رہائش دو کہ اس جگہ اور میرے درمیان پانی رکاوٹ ہو گرمی میں اور نہ سردی میں۔ چنانچہ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ اسکندریہ سے منتقل ہو کر فسطاط آ گئے۔ ابن عبدالحکم

۱۳۲۳۳..... یزید بن ابی حبیب سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو جو مدائن کسریٰ میں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے، بصرہ میں مقرر اپنے عامل کو اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم کو جو اسکندریہ میں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے، ان سب کو لکھا کہ: میرے اور اپنے پڑاؤ کے مقام کے درمیان (سمندر یا دریا کا) پانی حائل نہ ہونے دو تا کہ میں جب بھی تمہارے پاس آتا چاہوں اپنی سواری پر بیٹھ کر آ جاؤں۔

چنانچہ یہ حکم سن کر سعد بن ابی وقاص مدائن کسریٰ سے کوفہ، امیر بصرہ اپنے پہلے مقام سے بصرہ اور عمرو بن العاص اسکندریہ سے فسطاط آ گئے تھے۔

ابن عبدالحکم

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جنگی حکمت عملی

۱۳۲۳۳... ابونعیم الحقیثانی سے مروی ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر طرابلس کو فتح فرمادیا ہے اور طرابلس اور افریقہ کے درمیان ٹھنڈی نودن کی مسافت ہے۔ اگر امیر المؤمنین فرمائیں تو ہم افریقہ کا غزوہ کریں؟ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا:

نہیں، کیونکہ وہ افریقہ نہیں ہے بلکہ مفرقہ (ہم سے تم کو جدا کرنے والا) ہے، وہ غدر کرنے والا (دھوکہ دہ) علاقہ ہے، کوئی بھی اس کے دھوکے میں پڑ جاتا ہے۔ لہذا جب تک میں حیات ہوں کوئی وہاں غزوہ نہ کرے (کیونکہ اس کے اور عرب کے درمیان سمندر حائل ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ) سمندر کے سفر سے کتراتے تھے۔ ابن سعد، ابن عبدالحکم

۱۳۲۳۴... مرة بن یشرح العافری سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو تین بار فرماتے ہوئے سنا: افریقہ مفرقہ (جدا کرنے والا) ہے اور جب تک میری آنکھوں میں پانی ہے میں اس کی طرف کسی کو نہیں بھیجوں گا۔ ابن عبدالحکم

۱۳۲۳۵... مسعود بن الاسود رضی اللہ عنہ صحابی رسول جنہوں نے بیعت شجرہ بھی کی تھی سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے غزوہ افریقہ کی اجازت طلب کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، افریقہ دھوکہ دہ علاقہ ہے، جس کے ساتھ آدمی دھوکہ میں پڑ جاتا ہے۔

ابن عبدالحکم

۱۳۲۳۶... سائب بن الاقرع سے مروی ہے کہ مسلمانوں کے مقابلہ میں اس قدر بڑا لشکر تیار ہوا جس کے مثل پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔ اس کی خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے مسلمانوں کو جمع کیا، اللہ کی حمد و ثناء کی پھر ارشاد فرمایا:

بولو! مختصر بات کرو، حالات ہم پر مشکل صورت میں آگئے ہیں، ہمیں معلوم نہیں ہو رہا کس طرف سے ان کو سنبھالیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو دشمنوں کے بڑی تعداد میں جمع ہونے کی خبر سنائی۔ پھر طلحہ رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر تقریر کی، پھر زبیر رضی اللہ عنہ نے تقریر کی، پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر تقریر کی اور طویل گفتگو کی پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے امیر المؤمنین! یہ آنے والے دشمن بتوں کی عبادت کرنے والے ہیں، اور اللہ پاک ان کے برے کاموں کو بدلنے میں سب سے زیادہ سخت ہیں۔ میرا خیال ہے کہ آپ اہل کوفہ کو لکھیں کہ ان کے دو تہائی افراد جہاں کے لیے کوچ کریں اور ایک تہائی افراد ان کے پیچھے اہل و عیال کی نگہداشت کریں اسی طرح اہل بصرہ کی طرف پیغام بھیجیں وہ بھی ایک لشکر کی تیاری کریں۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے مشورہ دو، میں اس لشکر پر کس کو امیر مقرر کروں؟ لوگوں نے عرض کیا: امیر المؤمنین! آپ ہمارے درمیان رائے میں سب سے افضل ہیں اور اپنے اہل کو ہم میں سب سے زیادہ جاننے والے ہیں۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں ان پر ایسے شخص کو امیر مقرر کروں گا جو پہلے نیزے پر ہی دشمن سے جا ٹکرائے گا۔ است سائب بن اقرع! میرا یہ خط لے کر نعمان بن مقرن کے پاس جاؤ۔ اور اس کو حکم دو جیسا کہ حضرت علی نے ارشاد کیا ہے، پھر فرمایا: اگر نعمان شہید ہو جائے تو پھر اس لشکر کے امیر حذیفہ بن یمان ہونگے، اگر حذیفہ بھی شہید ہو جائیں تو جریر بن عبد اللہ امیر ہوں گے۔ اگر اسلامی لشکر فتح یاب ہو جائے تو اے سائب! تمہاری ذمہ داری ہے کہ مسلمانوں کو جو مال غنیمت ہاتھ لگے تو کوئی ناحق مال میرے پاس لاؤ نہیں اور جس کا حق بنتا ہو اس کے مال کو اس سے روکو نہیں۔

سائب کہتے ہیں: چنانچہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط لے کر نعمان رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ وہ اہل کوفہ میں سے دو تہائی اکثریت کو لے کر چل دیئے۔ پھر اہل بصرہ کو پیغام بھیج دیا پھر ان کو بھی ساتھ کر لیا اور نہاوند میں جا کر دشمن سے ٹکرائے ہوئی۔ پھر سائب رضی اللہ عنہ نے واقعہ نہاوند پوری تفصیل کے ساتھ بیان کیا۔ نعمان اس جنگ میں سب سے پہلے شہید ہوئے۔ پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جھنڈا اتھام لیا اور پھر

اللہ نے مسلمانوں کو فتح نصیب فرمادے۔

سائب کہتے ہیں میں نے اموال غنیمت کو جمع کیا اور مسلمانوں کے درمیان تقسیم کر دیا۔ پھر میرے پاس ذوالعینین آئے اور بولے کہ خیر جان کا خزانہ قلعہ میں ہے۔ میں قلعہ میں چڑھ کر گیا تو وہاں موتیوں کی دونوں کریاں رکھی تھیں۔ ایسا خزانہ میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اب میں نے ان کو مال غنیمت بھی نہیں سمجھا جو سپاہیوں کے درمیان تقسیم کر دیتا اور نہ میں نے ان کو جزیہ کے بدلے حاصل کیا تھا۔ ابو عبید راوی کو شک ہے وہ فرماتے ہیں یا سائب نے یہ فرمایا کہ ان کو میں نے حاصل کیا تھا۔ بہر صورت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا ابھی ان کو فتح کی خوشخبری نہ ملی تھی آپ مدینے کے گشت پر تھے، دوران گشت لوگوں سے پوچھ گچھ فرما رہے تھے۔ مجھے دیکھا تو بول پڑے: دہت تیرے کی، ابن ملیکہ! (سائب) تیرے پیچھے کا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین وہی حال ہے جو آپ چاہتے ہیں پھر سائب نے سارا واقعہ گوش گزار کیا اور نعمان کی شہادت کی خبر سنائی اور مسلمانوں کی فتح کی خوشخبری اور ہیروں کی ٹوکریوں کی خوشخبری بھی سنائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان دونوں ٹوکریوں کو لے جاؤ خواہ ایک درہم یا اس سے کم یا زیادہ میں کیوں نہ ہو ان کو فروخت کر دو اور مسلمانوں کے درمیان ان کو تقسیم کر دو۔ سائب کہتے ہیں: چنانچہ میں ان ٹوکریوں کو لے کر کوفہ گیا، میرے پاس ایک قریشی جوان آیا جس کو عمر بن حریث کہا جاتا تھا اس نے دونوں ٹوکریوں کو خرید لیا اور سارے سپاہیوں اور ان کی اولاد کے بقدر کثیر درہم دیئے۔ پھر اس نے بھی ایک ٹوکری اتنی ہی قیمت میں حیرہ جا کر فروخت کر دی جتنی قیمت میں اس نے دونوں ٹوکریاں خریدی تھیں۔ یہ اس کی پہلی کمائی تھی جو اس کو اتنا مال دے گئی۔

ابو عبید فی الاموال

خلافت امیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جان لے! اللہ تجھ پر رحم کرے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی سیرت، خلافت، اخلاق اور ان کے شہید ہونے کے متعلق بعض روایات حرف الفاء کی کتاب الفضائل میں ذکر کی گئی ہیں۔

۱۳۲۳۸.... (مسند الصدیق) امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا تو وہ بارہ سال تک امیر رہے۔ چھ سال تک تو ان کے کسی کام پر لوگوں نے کوئی عیب زنی نہیں کی۔ آپ رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی نسبت قریش سے زیادہ محبت کرنے والے تھے، جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے متعلق سخت رویہ رکھتے تھے۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر بنایا گیا تو وہ ان کے لیے نرم خور اور صلہ رحمی کرنے والے بن گئے پھر مزید ان کے متعلق تساہل سے کام لینے لگے اور اپنے عزیز رشتہ داروں اور گھروالوں کو آخری چھ سالوں میں امور حکومت سپرد کرتے رہے۔ مروان کے لیے مصر کا پانچواں حصہ لکھ کر دیدیا اور اپنے رشتے داروں کو مال عطا کیا اور آپ رضی اللہ عنہ فرماتے کہ:

ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے اپنا حصہ چھوڑ دیا جو ان کو لینا بنتا تھا جبکہ میں نے اپنا حصہ لیا ہے اور اپنے عزیز رشتہ داروں میں تقسیم کر دیا ہے۔ ابن سعد

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خواب

۱۳۲۳۹.... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) معدان بن ابی طلحہ بصری سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعہ کے روز منبر پر کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد و ثناء اور حضور ﷺ اور ابو بکر کے ذکر کے بعد ارشاد فرمایا:

میں نے ایک خواب دیکھا ہے، میں اس کو اپنی موت کی اطلاع سمجھتا ہوں، گویا ایک سرخ مرغ ہے اس نے مجھے چونچ ماری ہیں۔ میں نے یہ خواب اسماء بنت عمیس کو ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ کو کوئی عجمی آدمی قتل کرے گا۔ پھر فرمایا: اب لوگ مجھے کہتے ہیں کہ میں ان کے لیے کوئی خلیفہ چن جاؤں۔ حالانکہ اللہ پاک اپنے دین اور خلافت کو جس کے ساتھ اس نے نبی کو مبعوث فرمایا تھا ہرگز ضائع نہیں ہونے دے گا۔ اگر میری

موت کا وقت جلد آجائے تو میں ان نفوس پر مجلس شوریٰ قائم کر جاتا ہوں، کہ جن سے نبی اکرم ﷺ وفات کے وقت راضی و خوش تھے: عثمان، علی، زبیر، طلحہ، عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم اجمعین۔ پس ان چھ میں سے جس کی بھی تم بیعت کر لو پھر اس کی بات سننا اور اس کی اطاعت کرنا اپنے اوپر لازم کر لینا۔ اور مجھے معلوم ہے کہ کچھ لوگ میرے بعد اس بارے میں طعنہ زنی کریں گے کہ میں نے ان کو اپنا ہاتھ مار دیا ہے اسلام پر، ایسی بات کفر (اسلام میں اور منصب خلافت میں) رخنہ ڈالنے والے اللہ کے دشمن ہیں، کافر اور گمراہ ہیں۔ اور میں نے کلامہ (جس کے نہ ماں باپ ہیں اور نہ اولاد) جو میرے نزدیک سب سے اہم مسئلہ تھا کے متعلق نبی اکرم ﷺ سے اس قدر سوال کیا کہ اللہ کی قسم! میں نے جب سے آپ ﷺ کی صحبت اختیار کی تھی تب سے اس مسئلے کے علاوہ کسی مسئلے کے بارے میں آپ نے مجھ پر اتنی سختی نہیں فرمائی جتنی اس کے سوال کے بارے میں فرمائی، حتیٰ کہ آپ ﷺ نے اپنی انگلی سے مجھے سینے میں کچھ لگاتے ہوئے فرمایا: تیرے لیے آیت الصیف جو سورہ النساء کے آخر میں نازل ہوئی ہے کافی ہو جانا چاہیے۔ اور اگر میں زندہ رہا تو اس کے متعلق ایسا فیصلہ کروں گا جس کو قرآن پڑھنے والا اور قرآن سے ناواقف سب جان لیں گے۔ اور میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں شہروں کے امیروں پر کہ میں نے ان کو اس لیے بھیجا ہے تاکہ وہ لوگوں کو ان کا دین اور ان کے نبی کی سنت سکھائیں ان پر عدل کریں، ان کے اموال غنیمت ان کے درمیان (انصاف کے ساتھ) تقسیم کریں اور جن مسائل میں وہ لاعلم ہوں ان کو میرے پاس بھیجیں۔ پھر اے لوگو! تم یہ دو چیزیں جو کھاتے ہو میں ان کو خبیث سمجھتا ہوں: لہسن اور پیاز۔ اللہ کی قسم! میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ کو کسی آدمی میں سے ان کی بو محسوس فرماتے تو اس کے متعلق حکم دیتے اور اس آدمی کو ہاتھ سے پکڑ کر مسجد سے باہر لایا جاتا حتیٰ کہ بیچ تک اس کو مسجد سے دور کر دیا جاتا تھا۔ لہذا جو ان دو چیزوں کو کھائے تو اس پر لازم ہے کہ وہ پکا کر ان کی بو مار دے۔

راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جمعہ کو لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا اور بدھ کے روز ۲۶ ذی الحج کو آپ پر حملہ ہو گیا۔

مسند ابی داؤد، ابن سعد، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابن حبان، النسائی، الحمیدی، مسلم، ابو عوانہ، مسند ابی یعلیٰ نیز حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کلام، ثوم اور بصل (لہسن اور پیاز) سے متعلق روایت مرفوعاً بھی منقول ہے۔ النسائی، ابن ماجہ نیز ثوم اور بصل کا قصہ روایت کیا ہے۔ العدنی، ابن خزیمہ

۱۴۲۴۰..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں: انہوں نے (اپنے والد) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: میں لوگوں سے سن رہا ہوں کہ آپ کسی کو خلیفہ بنا کر نہیں جا رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ عزوجل اپنے دین کی حفاظت بخوبی فرمائے گا۔ اگر میں خلیفہ بنا کر نہ جاؤں تو رسول اللہ ﷺ بھی خلیفہ بنا کر نہیں گئے اور اگر میں کسی کو خلیفہ نامزد کر جاؤں تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی خلیفہ نامزد کر گئے تھے۔ میرے لیے دونوں صورتوں کی گنجائش ہے۔ (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں: جب آپ رضی اللہ عنہ نے دونوں کا ذکر فرمایا تو مجھے معلوم ہو گیا کہ اللہ کی قسم! وہ رسول اللہ ﷺ کے برابر کسی کو نہیں جانتے یعنی آپ حضور کی اتباع میں کسی کو بھی خلیفہ نامزد کرنے والے نہیں ہیں۔

الجامع لعبدالرزاق، مسند احمد، العدنی، البخاری، مسلم، ابن ابی داؤد، الترمذی، ابو عوانہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی ۱۴۲۴۱..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اصحاب شوریٰ کو فرمایا: کیا تم مجھے اختیار دیتے ہو کہ میں تمہارے لیے (تم میں سے) کسی کو خلیفہ نامزد کروں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں سب سے پہلے اس پر راضی ہوتا ہوں کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو تمہارے متعلق ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: تم اہل آسمان میں امین ہو اور اہل زمین میں امین ہوں۔

ابن منیع، ابن ابی عاصم فی السنة، مستدرک الحاکم، ابو نعیم

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خطبہ

۱۴۲۴۲..... عثمان بن عبداللہ قرشی سے مروی ہے: ہمیں یوسف بن اسباط نے مغلذ النضی سے مغلذ نے ابراہیم نخعی سے، انہوں نے علقمہ سے اور علقمہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کا پہلا دن تھا اور مہاجرین و انصار مسجد (نبوی

(ﷺ) میں جمع تھے، اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ارشاد فرمایا:

سب سے پہلی چیز جس کے ساتھ ابتداء کرنے والوں کو ابتداء کرنی چاہیے، بولنے والوں کو بولنا چاہیے اور بات کرنے والوں کو سب سے پہلے اسی کو منہ سے نکالنا چاہیے وہ اللہ کی حمد اور اس کی ثناء ہے۔ جس کا وہ اہل ہے اور محمد ﷺ پر درود ہے۔ پھر فرمایا: پس تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو دائمی بقاء کے لیے تنہا ذات ہے، سلطنت کا اکیلا مالک ہے، اسی کے لیے فخر، بزرگی اور زیبا ہے، اس کی بزرگی کے آگے دوسرے تمام انہوں اور معبودوں نے سر ٹیک دیئے ہیں، قلوب اس کی خشیت سے لرزتے ہیں، اس کا کوئی برابر نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، کوئی اس کی مخلوق میں سے اس کا مشابہ نہیں۔ ہم اس کے لیے ان صفات کی گواہی دیتے ہیں جو اس نے اپنی ذات کے لیے بیان کی ہیں، اور اس کی مخلوق میں سے اہل علم نے بیان کی ہیں، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کی صفت کو کوئی پانہیں سکتا، اس کی حد کی کوئی مثال بھی بیان نہیں کی جاسکتی، وہ انگلیوں کے اشاروں سے بادل برسائے والا ہے، کھلے میدانوں اور پہاڑوں کی چوٹیوں کو موسلا دھار بارش سے سیراب کرنے والا ہے، وہ آلودہ زمین کو رنگا رنگ گل بوٹوں سے مزین کرنے والا ہے، وہ بارش سے چشموں کو شوق کرنے والا ہے، جب چشموں سے ڈول بھر بھر کر نکلتے ہیں اور چرند پرند، حشرات الارض اور تمام مخلوق زندگی پاتی ہے۔ بس پاک ہے وہ ذات جس کے دین کے آگے تمام دین سرنگوں ہیں اور اس کے دین کے سوا کوئی دین قابل اتباع نہیں۔ ہم شہادت دیتے ہیں کہ ہمارے سردار محمد ﷺ اس کے پسندیدہ بندے، اس کے منتخب پیغمبر اور اس کے مقبول رسول ہیں۔ جن کو اللہ نے ہم سارے جہان والوں کی طرف مبعوث کیا ایسے وقت کہ لوگ بتوں کی عبادت میں منہمک تھے، گمراہی کے آگے جھکے ہوئے تھے، ایک دوسرے کا خون بہاتے تھے، اپنی اولاد کو قتل کرتے تھے، ان کے راستے ظلم و ستم کے راستے تھے، ان کی زندگی ظلم کا نام تھی، ان کا امن بھی خوف کے دامن میں پناہ گیر تھا، ان کی عزت ذلت تھی، ایسے وقت آپ ﷺ رحمت بن کر تشریف لائے حتیٰ کہ اللہ پاک نے محمد ﷺ کے طفیل ہم کو گمراہی سے بچالیا اور ہم کو انہی کے طفیل جہالت سے ہدایت بخشی، ہم اس عرب کے معاشرہ والے تھے، جن کی زندگی تمام اقوام میں تنگی و مشقت والی تھی، ان کا لباس سب سے گھٹیا لباس تھا، ہمارا سب سے عمدہ طعام اندرائن (کڑوا) پھل تھا۔ ہمارا سب سے عمدہ لباس اون تھا۔ ہم آگ اور بتوں کے پجاری تھے۔ پھر اللہ نے ہم کو محمد کے طفیل ہدایت عطا کی، اور ان کو نور کا ایسا شعلہ بنایا جس سے زمین کے سارے مشرق و مغرب روشن ہو گئے، پھر اللہ نے ان کو اپنے پاس اٹھالیا، انا اللہ وانا الیہ راجعون۔

ہائے! کس قدر بڑی آفت اور کس قدر عظیم مصیبت تھی ان کا رخصت ہونا۔ اس غم میں تمام مومن برابر کے شریک ہیں، سب کی مصیبت ایک ہے، پھر ان کی جگہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے۔ اللہ کی قسم! اے گروہ مہاجرین! میں نے ایسا خلیفہ نہیں دیکھا انہوں نے کس قدر مضبوطی سے تلوار کو تھاما مرتدین سے جنگ کے دن (جب اسلام پر کڑی آزمائش کا وقت تھا) اللہ نے ان کے طفیل اپنے نبی کی سنت (اور دین) کو زندہ کیا۔ جب ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر وہ مجھے اس ایک رسی کو دینے سے بھی انکار کریں گے جو وہ رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے تو میں اللہ کے لیے ان سے جہاد کروں گا۔ چنانچہ میں نے ان کی بات کو سنا اور اطاعت کی اور مجھے اچھی طرح علم ہو گیا تھا کہ ابو بکر کی رائے میں سراسر خیر ہے۔ پھر وہ دنیا سے بھوکے پیٹ ہی نکل گئے۔ میں ابو بکر کی یہ تعریف کیوں نہ کروں جبکہ وہ ثانی اشہین تھے، ان کی بیٹی ذات النطاقین (دو دپٹوں والی) تھی جو اپنی چادر کو اپنے سر پر لپیٹ لیتی اور اس کے پلو میں روٹیاں باندھ کر محمد ﷺ (اور اپنے والد) کے لیے لے جاتی تھی۔ میں کیوں نہ یہ باتیں کہوں! ابو بکر رضی اللہ عنہ نے تین عورتوں اور چار آدمیوں کو خرید (کر آزاد) کیا جن کو محض اللہ کے لیے کفار نے اذیتیں دیں، انہی میں سے ایک بلال بھی تھے۔ رسول اللہ ﷺ ان کے مال کے ساتھ ہجرت کی تیاری کی، حضرت ابو بکر کے پاس اس دن چالیس ہزار درہم تھے، وہ انہوں نے سب کے سب رسول اللہ ﷺ کے حوالے کر دیئے۔ آپ ﷺ ان کے ساتھ مدینہ طیبہ ہجرت کر کے تشریف لے گئے۔ پھر ابو بکر کے بعد ان کی جگہ عمر فاروق بن الخطاب کھڑے ہوئے، انہوں نے (تہہ بند کس کر باندھ لیا اور) پنڈلیوں سے کپڑا اونچا کر لیا اور اپنی آستینیں چڑھالیں۔ ان کو اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہ تھا۔ ہم دیکھتے تھے کہ سلیمہ عمر کی زبان پر بول رہی ہے۔ اور میں ان کے لیے یہ باتیں کیوں نہ کہوں حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ابو بکر اور عمر کے درمیان چلتا ہوا دیکھا اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: ہم اسی طرح جنیں گے، اسی طرح مریں گے، اسی طرح ہم کو ساتھ ساتھ اٹھایا جائے گا اور اسی طرح اکٹھے جنت میں داخل ہونگے۔ میں فاروق کی خوبی کیوں نہ بیان کروں

جبکہ شیطان ان کی آہٹ سے بھی بھاگتا تھا۔ پھر وہ شہید ہو کر چلے گئے، ان پر اللہ کی رحمت ہو۔ اور اے گروہ مہاجرین تم خوب جانتے ہو کہ تمہارے اندر ابو عبد اللہ یعنی حضرت عثمان بن عفان جیسا کوئی صاحب فضیلت شخص نہیں ہے۔ کیا نبی اکرم ﷺ نے ان کو یکے بعد دیگرے دو بیٹیاں شادی میں نہیں دیں۔ جب نبی اکرم ﷺ اپنی لخت جگر عثمان کی بیوی کو دفن فرما کر ابھی قبرستان میں ہی موجود تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تعزیت کے لیے آئے اور آپ کو فرمایا: اے محمد! اللہ حکم دیتا ہے کہ آپ عثمان کعبہ کی دوسری بہن شادی میں دیدیں۔ میں کیوں نہ ان کے متعلق یہ کہوں حالانکہ ابو عبد اللہ نے جمیش العسرت (غزوہ تبوک) کی مکمل سپہ کے لیے گرم گرم تخینہ (آٹے گھی کھجور سے تیار کھانا) طباق میں تیار کروا کر حضور کے آگے پیش کیا، اس وقت وہ جوش مار رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو کناروں سے کھاؤ، اس کی بلندی کونہ گراؤ کیونکہ برکت اوپر سے نازل ہوتی ہے، چونکہ رسول اللہ ﷺ نے تیز گرم کھانا کھانے سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ نے یہ کھانا کھایا جو گھی، شہد اور آٹے وغیرہ سے بنا ہوا تھا تو اس کے گرم ہونے کی وجہ سے اپنے ہاتھ کھینچ لیے اور مخلوق کے پیدا کرنے والے کی طرف اپنے ہاتھ بلند کر کے ارشاد فرمایا: اے عثمان! اللہ نے تیرے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے ہیں تیرے مخفی اور اعلانیہ گناہ بخش دیئے۔ اے اللہ! عثمان کی آج کی نیکی نہ بھلانا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے مہاجرین کی جماعت! تم کو معلوم ہوگا کہ ایک مرتبہ ابو جہل کا اونٹ بدک گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا: اے عمر! یہ اونٹ ہمارے پاس لاؤ۔ اونٹ بھاگ کر ابوسفیان کے قافلے میں شامل ہو گیا۔ اونٹ پر سونے چاندی کے حلقے والی لگام پڑی ہوئی تھی اور ابو جہل کا دیباچ کا پالان تھا جو اونٹ پر پڑا ہوا تھا۔ حضور ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اے عمر! یہ اونٹ ہمارے پاس لاؤ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہاں قافلے میں سرداران قریش اس سے تھوڑے ہی ہیں۔ تب رسول اللہ ﷺ نے جانا کہ تعداد اور مادہ عبد مناف کے لیے ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے عثمان کو ابوسفیان کے قافلے کی طرف بھیجا اونٹ لانے کے لیے حضرت عثمان ارشاد کی تعمیل کے لیے اپنے اونٹ پر بیٹھ کر چل دیئے جبکہ نبی اکرم ﷺ کو ان (کی دلیری) پر انتہائی تعجب ہو رہا تھا چنانچہ عثمان ابوسفیان کے پاس پہنچے تو ابوسفیان جو اپنے سرداروں کے درمیان جو وہ باندھے بیٹھا تھا عثمان کو دیکھ کر تعظیماً وا کرنا اٹھ کھڑا ہوا اور پوچھا: عبد اللہ کے بیٹے (محمد) کو کیسے حال میں پیچھے چھوڑ کر آئے ہو؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: قریش کے سرداروں کے درمیان ان کی بلندی اور کوہان پر بیٹھا چھوڑ آیا ہوں، اے ابوسفیان! وہ سرداروں کے سردار ہیں، جو اس قدر بلندی پر پہنچ گئے ہیں کہ آفتاب ضیاء پاش تک ان کی رسائی ہے، اور وہ اس قدر راسخ ہیں گویا بحر ذار ہیں، ان کی آنکھیں (امت کے غم میں برسنے) والی ہیں، ان کے جھنڈے بلند ہیں۔ اے ابوسفیان! محمد کو جدا کر کے ہمارے پاس کوئی قابل فخر چیز نہیں رہ جاتی اور محمد کے زوال کے ساتھ ہماری کمر ٹوٹ جانے والی ہے۔ ابوسفیان نے کہا: اے ابو عبد اللہ! ابن عبد اللہ (محمد) کا اکرام کرو، وہ چہرہ مصحف شریف کا ورقہ ہے۔ مجھے امید ہے کہ وہ بہترین جانشین کا بہترین جانشین ہوگا، ابوسفیان بات کرتے جاتے اور زمین پر کبھی اپنے ہاتھ کو مارتے اور کبھی اپنے پاؤں کو مارتے۔ پھر انہوں نے اونٹ عثمان رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس کوئی کرامت اور فضیلت عثمان کے لیے اس سے بڑی ہوگی۔ اللہ کا حکم جس کے متعلق چاہے گا نافذ ہو کر رہے گا۔ پھر ابوسفیان نے کھانے کی رقاب منگوائی جس میں خوب روغن ڈالا ہوا تھا پھر دودھ منگوا لیا اور بولے: اے ابو عبد اللہ! ابو عبد اللہ عثمان نے فرمایا: میں اپنے پیچھے نبی اکرم ﷺ کو ایسی حد پر چھوڑ کر آیا ہوں کہ یہاں بیٹھ کر کھانا نہیں کھا سکتا۔ پھر عثمان کو تاخیر ہوئی تو حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارے ساتھی کو تاخیر ہو گئی ہے، اے صحابہ! (لڑائی پر) میری بیعت کرو۔

ادھر ابوسفیان عثمان رضی اللہ عنہ کو بولے: اگر تم نے ہمارا کھانا کھالیا تو ہم اونٹ کو اصلی حالت میں لوٹا دیں گے۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان کے پیش کردہ کھانے میں سے تھوڑا چکھ لیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ کے اپنے صحابہ سے بیعت لینے کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ واپس ان کے پاس پہنچ گئے۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (اپنے متعلق) ارشاد فرمایا: میں تم کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں بتاؤ کیا ایسا نہیں ہے کہ جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے محمد! تو صرف ذوالفقار ہے، نو جوان صرف علی ہے۔ تم جانتے ہو، بتاؤ کیا یہ فرمان میرے علاوہ کسی اور کے لیے تھا؟ میں تم کو واسطہ خداوندی دیتا ہوں بتاؤ کیا تم یہ نہیں جانتے کہ ایک مرتبہ حضرت جبرئیل علیہ السلام محمد ﷺ پر نازل ہوئے اور

فرمایا: اے محمد! اللہ آپ کو حکم فرماتا ہے کہ آپ علی سے محبت کریں اور جو علی سے محبت کرے اس سے بھی محبت رکھیں۔ بے شک اللہ بھی علی سے محبت فرماتا ہے۔ اور ہر اس شخص سے محبت فرماتا ہے جو علی کو محبوب رکھتا ہے۔ تب لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جو ابابیک آواز عرض کیا: ہاں اللہ جانتا ہے ایسا ہی ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مجھے ساتویں آسمان پر لے جایا گیا تو نور کے خیموں تک مجھے اوپر اٹھایا گیا پھر مجھے نور کے پردوں تک اوپر اٹھایا گیا۔ پھر اللہ نے نبی ﷺ کو کچھ چیزیں وحی فرمائیں۔ جب آپ واپس لوٹنے لگے تو پردوں کے پیچھے سے آپ کو آواز دی گئی: اے محمد! تیرا باپ ابراہیم علیہ السلام بہترین باپ ہے اور تیرا بھائی علی بہترین بھائی ہے۔ اے مہاجرین و انصار! تم جانتے ہو کہ یہ حقیقت ہے۔ یہ سن کر حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات نہ سنی ہو جو آپ بیان فرما رہے ہیں تو میرے کان بہرے ہو جائیں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ جانتے ہو کہ مسجد میں میرے سوا کوئی جنبی حالت میں داخل ہوتا تھا؟ لوگوں نے کہا: اللہ گواہ ہے، نہیں۔ پھر فرمایا: تم جانتے ہو کہ جب میں رسول اللہ کے دائیں طرف ہو کر قائل کرتا تھا تو ملائکہ آپ کے بائیں طرف ہو کر لڑتے تھے۔ لوگوں نے کہا: ہاں واللہ! ایسا ہی ہے۔ پھر فرمایا: تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا تھا:

میرے لیے جیسے ہارون موسیٰ کے لیے۔ لیکن یاد رکھو میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اور کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ حسن اور حسین کے درمیان بھائی چارہ کرتے تھے۔ چنانچہ دوسرے فرماتے: یا حسن! فاطمہ کہتی: یا رسول اللہ! حسین اس سے چھوٹا ہے اور اس سے کمزور ہے۔ تب رسول اللہ ﷺ فاطمہ کو فرماتے: کیا تو اس پر راضی نہیں ہے کہ میں کہوں: جلدی اے حسن! اور جبریل کہے: جلدی اے حسین!۔ یعنی اگر میں حسن کی زیادہ طرف داری کرتا ہوں تو جبریل حسین کی حمایت زیادہ کرتے ہیں یوں دونوں میں مساوات ہوگئی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کسی اور مخلوق کو ہماری ایسی فضیلت حاصل ہے کیا؟ ہم صبر کرنے والے ہیں کہ اللہ جو فیصلہ کرتا ہے وہ ہونے والا ہے۔ ابن عساکر

۱۳۲۳۳..... عن زافر عن رجل عن الحارث بن محمد عن ابی الطفیل عامر بن وائلۃ، ابوالطفیل عامر بن وائلۃ سے مروی ہے کہ شوریٰ کے روز میں دروازے پر نگران تھا۔ اندر موجود (چھ) حضرات کے درمیان آوازیں بلند ہونا شروع ہو گئیں، میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: لوگوں نے ابوبکر کی بیعت کی، اللہ کی قسم میں اس منصب کا ان سے زیادہ اہل تھا۔ اور ان سے زیادہ حقدار بھی تھا۔ لیکن پھر میں نے ان کی بات کو سن لیا اور اطاعت کر لی اس خوف سے کہ کہیں لوگ (اختلافات کے باعث) کفار نہ بن جائیں اور تمہارے سے ایک دوسرے کی گردن اڑانے لگیں پھر لوگوں نے عمر کی بیعت کر لی اور اللہ کی قسم میں ان سے زیادہ اس منصب کا اہل اور حقدار تھا، لیکن پھر بھی میں نے سنا اور اطاعت کی اس خوف سے کہ کہیں لوگ (اختلافات کے باعث) کفر کی طرف نہ لوٹنے لگیں اور ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگیں۔ پھر اب تم ارادہ کرتے ہو کہ عثمان کی بیعت کرو اب بھی میں سنوں گا اور اطاعت کروں گا۔ عمر نے مجھے پانچ لوگوں کے ساتھ شامل کیا ہے میں ان کا چھٹا آدمی ہوں۔ انہوں نے ان پر میری کوئی فضیلت اور صلاحیت زیادہ محسوس نہیں کی۔ اور نہ تمہی پانچ افراد اس کو میرے لیے جانتے ہو، اب ہم سب اس میں برابر ہیں۔ اللہ کی قسم! اگر میں چاہوں تو لوگوں سے بات کروں تو پھر کوئی عربی اور نہ عجمی، نہ ذمی اور نہ کوئی مشرک میری بیان کردہ صفات سے انکار کی گنجائش کر سکتا ہے۔ میں ایسا بھی کر سکتا ہوں اگر چاہوں، اب اے جماعت! میں تم کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں! بتاؤ تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے بھائی چارہ کیا ہو میرے سوا؟ لوگوں نے کہا: اللہم لا، خدا جانتا ہے، نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے جماعت! میں تم کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں بتاؤ کیا تم میں ایسا کوئی شخص ہے جس کا چچا میرے چچا حمزہ، جن کو رسول اللہ ﷺ نے اسد اللہ اور اسد رسول کہا یعنی اللہ اور اس کے رسول کا شیر، جیسا ہو؟ لوگوں نے کہا: اللہم لا، پھر فرمایا کیا تم میں کوئی ایسا ہے جس کا بھائی میرے بھائی جعفر جیسا ہو، جو ذوالبنا حین تھے جو دو پروں کے ساتھ جنت میں مزین ہوں گے اور جنت میں ان کے ساتھ جہاں چاہیں گے اڑتے پھریں گے؟ لوگوں نے کہا: نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا کوئی میری اولاد حسن و حسین جیسی اولاد رکھتا ہے، جو اہل جنت کے لوگوں کے سردار ہوں گے۔ لوگوں نے کہا: نہیں۔ فرمایا: کیا تم میں کوئی ایسا ہے جس کی بیوی میری بیوی فاطمہ جیسی ہو؟ جو جنت رسول اللہ ہے؟ لوگوں نے

کہا نہیں۔ فرمایا: کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے مجھ سے زیادہ مشرکوں کو قتل کیا ہو ہر جنگ کے وقت جب بھی وہ رسول اللہ کو پیش آئی؟ لوگوں نے کہا نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تم میں ایسا کوئی شخص ہے جو مجھ سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کو زیادہ فائدہ پہنچانے والا ہو اس دن جب (آپ نے ہجرت کی اور) میں آپ کے بستر پر لیٹ گیا، میں نے اپنی جان کے ساتھ آپ کی حفاظت کی گویا اپنا خون ان کے لیے پیش کر دیا۔ لوگوں نے کہا: نہیں۔ پوچھا: کیا تم میں ایسا کوئی شخص ہے جو مال غنیمت کا نمس لیتا ہو میرے اور فاطمہ کے سوا؟ لوگوں نے کہا: نہیں۔ پوچھا: کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس کو کتاب اللہ میں مطہر کیا گیا ہو میرے سوا جب نبی اکرم ﷺ نے مہاجرین کے دروازوں کو بند کر دیا تھا اور میرا دروازہ کھول دیا تھا تب آپ ﷺ کے دو چچا حمزہ اور عباس اٹھے اور انہوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! آپ نے ہمارے دروازے بند کر دیئے ہیں اور علی کا دروازہ کھول دیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے علی کا دروازہ کھولا ہے اور نہ تمہارے دروازے بند کیے ہیں، بلکہ اللہ ہی نے اس کا دروازہ کھولا اور تمہارے دروازے بند کیے ہیں۔ لوگوں نے کہا: نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے اللہ نے جس کا نور آسمان سے تام کر دیا ہو میرے سوا؟ جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا: و آت ذالقرسیٰ حقہ۔ اور قرابت (رشتے) دار کو اس کا حق دو، لوگوں نے کہا: نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تم میں میرے سوا کوئی ایسا شخص ہے جس کو رسول اللہ ﷺ نے خود بارہ دفعہ پکارا ہو، جب اللہ تعالیٰ نے یہ فرمان نازل فرمایا تھا:

يا ايها الذين آمنوا اذا ناجيتم الرسول فقد مو بين يدي نجواكم صدقة.

اے ایمان والو! جب تم رسول سے سرگوشی۔ کلام کرو تو اپنی سرگوشی سے صدقہ کر دو۔

لوگوں نے کہا: نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تم میں ایسا کوئی شخص ہے میرے سوا، جس نے رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں کو بند کیا ہو؟ لوگوں نے کہا: نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تم میں ایسا کوئی شخص ہے میرے سوا جو آخری موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہو جب آپ کو قبر میں رکھا گیا تھا (کیونکہ قبر میں اتارنے والا میں بھی تھا)۔ لوگوں نے کہا: نہیں۔ العقیلی کلام:..... یہ روایت ضعیف بلکہ اس سے بھی بڑھ کر غیر اصل ہے۔ امام عقیلی ضعفاء میں فرماتے ہیں مذکورہ روایت کا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہونا کچھ حقیقت نہیں رکھتا، نیز اس میں دو مجہول آدمی راوی ہیں۔ ایک آدمی جس کا زافر نے نام نہیں لیا اور حارث بن محمد۔ نیز فرماتے ہیں مجھے آدم بن موسیٰ نے کہا میں نے امام بخاری سے سنا ہے فرماتے ہیں کہ یہ طریق حارث بن محمد عن ابی الطفیل کنت علی الباب یوم الشوریٰ اس پر زافر کے علاوہ کسی نے زافر کی متابعت نہیں کی۔

نیز امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو موضوع من گھڑت مرویات میں شمار کیا ہے اور فرماتے ہیں زافر مطعون شخص ہے اور وہ مسہم آدمی سے روایت کرتا ہے۔ امام ذہبی میزان میں فرماتے ہیں: یہ روایت منکر اور غیر صحیح ہے۔ امام ابن حجر اللسان میں فرماتے ہیں: شاید اس روایت میں ساری آفت زافر کی طرف سے ہے۔ جبکہ امام ابن حجر اپنی امالیہ میں یہ بھی فرماتے ہیں زافر کذب کے ساتھ متہم نہیں ہے ہاں جب اس کی روایت پر متابعت ہو جاتی ہے تو وہ حسن شمار ہوتی ہے (تب بھی اس روایت پر کوئی متابع نہیں) بہر صورت روایت مذکورہ ناقابل اعتبار اور غیر مستند ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کا واقعہ

۱۳۲۳..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں اپنے والد کے پاس حاضر خدمت تھا جب ان پر حملہ کیا گیا۔ لوگ ان کو دعائیں دے رہے تھے۔ اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔ میرے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اپنے رب سے خیر کی آس رکھتا ہوں اور اپنے گناہوں پر اس کا خوف بھی دامن گیر ہے۔ لوگوں نے درخواست کی آپ خلیفہ منتخب کر جائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں زندگی میں کبھی اور موت میں کبھی تمہارا بوجھ اٹھاؤں کیا؟ میری تو حسرت ہے کہ کاش مجھے برابر برابر میں چھوڑ دیا جائے، نہ مجھ پر اس کا وبال ہو اور خواہ اس کا فائدہ بھی نہ ہو۔ اگر میں خلیفہ بنا کر جاؤں تو مجھ سے بہتر شخص ابو بکر بھی خلیفہ بنا کر گئے تھے اور اگر میں تم کو یونہی چھوڑ جاؤں تو تم کو وہ ذات بھی یونہی چھوڑ گئی تھی جو

مجھ سے بدرجہا بہتر ہے یعنی رسول اللہ ﷺ۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: تب میں نے جان لیا کہ جب آپ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کا ذکر کر دیا تو اب وہ ان کی اتباع میں ہرگز کسی کو خلیفہ منتخب کر کے نہیں جاسکتے۔ مسند احمد، مسلم، السنن للبیہقی

۱۳۲۳۵۔ عمرو بن میمون سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو آپ حذیفہ اور عثمان بن حنیف کے سامنے کھڑے تھے اور انکو فرما رہے تھے:

تخافان ان تکونا حملتھا الارض مالا تطیق! فقال عثمان: لو شئت لا ضعفت ارضی، وقال حذیفہ: لقد حملت الارض امرأہی لہ مطیقة وما فیہا کبیر فضل وقال: انظر اما لدیکما ان تکونا حملتھا الارض مالا تطیق.

تم اس بات سے ڈر رہے ہو کہ کہیں تم کو دور کے سفر پر روانہ نہ کر دیا جائے جس کی تم میں سہارہ ہو، عثمان بولے: اگر میں چاہوں تو اپنی زمین سے آگے مزید سفر بھی کر سکتا ہوں۔ حذیفہ بولے: اگر مجھے در دراز کے سفر پر بھیجا جائے تو میں اس پر جاسکتا ہوں اور اس میں کوئی بڑی فضیلت نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دیکھ لو کہ اگر تم کو لمبے سفر پر بھیجا جائے تو تمہارے پاس کیا کچھ

زاد راہ ہے؟ واللہ اعلم بمرادہ الصحیح

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! اگر اللہ پاک نے مجھے سلامت رکھا تو میں عراق کے فقیروں کو ایسا غنی کر دوں گا کہ وہ میرے بعد کبھی کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلائیں گے۔ پھر بھی ان پر چوتھا دن نہ گذرا تھا کہ ان پر حملہ کر دیا گیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب مسجد میں داخل ہوتے تھے تو صفوں کے درمیان کھڑے ہو جاتے تھے پھر ارشاد فرماتے: صفیں سیدھی کرو۔ جب وہ صفیں سیدھی کر لیتے تو آگے بڑھ کر (مصلیٰ پر جا کر) تکبیر کہہ دیتے۔ چنانچہ حملہ کے موقع پر جب آپ نے تکبیر کہہ دی (نماز کی نیت باندھ لی) تو اسی جگہ آپ پر خنجر کے وار کیے گئے۔ عمرو بن میمون کہتے ہیں: میں نے اس وقت آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا قلنی الکلب یا فرمایا اکلنی الکلب مجھے کتے نے قتل کر دیا یا فرمایا مجھے کتا کھا گیا۔ عمر فرماتے ہیں یاد نہیں آپ نے ان میں سے کیا فرمایا تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر ان کو آگے کر دیا۔ جبکہ حملہ آور بھی کافر بھاگ پڑا، اس کے ہاتھ میں دو دھاری خنجر تھا وہ دائیں بائیں جس آدمی کے پاس سے گذرتا اس پر حملہ کرتا جاتا حتیٰ کہ اس نے تیرا آدمیوں پر خنجر کے وار کیے، جن میں سے نو افراد جاں بحق ہو گئے۔ یہ منظر دیکھ کر ایک مسلمان نے پکڑنے کے لیے اس پر چادر ڈال دی جس میں وہ الجھ گیا، جب اس نے دیکھا کہ وہ پکڑا جا چکا ہے تو اس نے خود کو ذبح کر کے خودکشی کر لی، عمر فرماتے ہیں: پھر ہم نے مختصر فجر کی نماز ادا کی۔ مسجد کے دور کے اطراف و جوانب والوں کو اس واقعہ کا پتہ نہ چل سکا۔ انہوں نے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز نہ سنی تو دو مرتبہ سبحان اللہ سبحان اللہ کہا۔ جب لوگ نماز پڑھ کر چلے گئے تو سب سے پہلے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: دیکھ کر آؤ مجھے قتل کرنے والا کون تھا؟ چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ایک چکر لگا کر آئے اور عرض کیا وہ مغیرہ رضی اللہ عنہ کا (کافر) کارگر غلام تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے میری موت ایسے شخص کے ہاتھ نہیں لکھی جو اسلام کا دعویٰ کرتا ہو۔ اللہ اس کو قتل کرے، میں نے تو اس کو بھلی بات کا کہا تھا۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو مخاطب ہو کر فرمایا: تو اور تیرا باپ ہی پسند کرتے تھے کہ عجمی لوگ مدینے میں کثرت سے آئیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: اگر آپ چاہیں تو ہم (ان کو نکال سکتے ہیں اور) ایسا کر سکتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب جبکہ وہ تمہاری بات کے ساتھ بات کرنے لگے ہیں۔ تمہاری نماز کے ساتھ نماز پڑھنے لگے ہیں اور تمہارے طریقوں پر چل پڑے ہیں۔

لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں (اللہ شفاء دے گا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے۔ اس کے جواب میں نبیذ (مشروب) منگوا یا وہ پیا تو وہ آپ کے پیٹ کے زخم سے نکل گیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے دودھ منگوا یا وہ پیا تو وہ بھی زخم کے راستے سے جوں کا توں نکل گیا۔ تب آپ کو یقین ہو گیا کہ موت سر پر آگئی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عبداللہ کو فرمایا: دیکھو! مجھ پر

کتنا قرض ہے؟ عبداللہ نے حساب لگایا تو وہ چھیا سی ہزار درہم کے مقروض نکلے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دیکھ اگر آل عمر کے پاس اتنا مال: تو میری طرف سے یہ قرض ادا کر دو۔ اگر ان کے اموال میں سے میرا قرض مکمل پورا نہ ہو تو میرے قبیلے عدی بن کعب سے سوال کر لینا پھر یہی قرض کی مکمل ادائیگی نہ ہو جائے تو پھر قریش سے سوال کر لینا اور ان کے علاوہ کسی اور سے سوال نہ کرنا اور میرا قرض ادا کر دینا۔

پھر فرمایا: اے عبداللہ! ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ، ان کو سلام کر کے کہو: عمر بن خطاب ہاں امیر المؤمنین نہ کہنا کیونکہ آج سے میں امیر المؤمنین نہیں رہا، آپ سے اجازت مانگتے ہیں کہ ان کو دو ساتھیوں کے ساتھ فتنہ کر دیا جائے۔ چنانچہ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے اور ان کو بیٹھے روتا ہوا پایا۔ عبداللہ نے ان کو سلام کہا اور فرمایا: عمر بن خطاب اپنے ساتھیوں کے ساتھ فتنہ ہونے کی اجازت چاہتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے اس جگہ کو اپنے لیے کر رکھا تھا، لیکن آج میں اپنی ذات کو عمر پر ترجیح نہ دوں گی۔ چنانچہ جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے والد کے پاس واپس حاضر ہوئے تو انہوں نے پوچھا: تمہارے پاس کیا خبر ہے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: انہوں نے اجازت دیدی ہے۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے نزدیک اس سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے پھر تاکید فرمایا: (اب بھی) جب میرا انتقال ہو جائے تو مجھے چار پائی پراٹھا کر لے جانا پھر (دوبارہ) اجازت مانگنا، کہنا: عمر بن خطاب اجازت چاہتا ہے۔ اگر وہ اجازت دیدیں تو مجھے اندر داخل کر دینا اور اگر اجازت نہ دیں تو مجھے مسلمانوں کے عام قبرستان میں لوٹا دینا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا جنازہ اٹھا تو لوگوں کا یہ حال تھا گویا ان کو آج ہی سب سے بڑی مصیبت لاحق ہوئی ہے۔ چنانچہ پھر عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازے پر جا کر اجازت مانگی اور عرض کیا عمر بن خطاب اجازت چاہتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو اجازت مرحمت فرمادی۔ یوں اللہ نے عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے رسول اور ان کے ساتھی ابو بکر کے ساتھ جگہ دے کر ان کا بہت آرام فرمایا۔

خلیفہ مقرر کرنا چھ افراد کی شوری کا ذمہ ہے

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت قریب ہوا تھا تو لوگوں نے ان سے عرض کیا: ہمارے لیے کوئی خلیفہ منتخب فرمادیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس منصب کا سب سے زیادہ حقدار اس چھ افراد کی جماعت میں سے ہر ایک کو سمجھتا ہوں کہ جن سے حضور ﷺ جاتے وقت راضی تھے۔ پس ان میں سے جس کو خلیفہ بنا لیا جائے وہ میرے بعد (مسلمانوں کا) خلیفہ ہوگا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے علی، عثمان، طلحہ، زبیر، عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص کے اسماء گرامی لیے۔ اگر امارت سعد کے حصے میں ہے تو ان کے لیے ہوگی کیونکہ میں نے ان کو ان کی کسی کمزوری یا خیانت کی وجہ سے (سپہ سالاری سے) معزول نہیں کیا تھا اور اگر کسی اور کو خلیفہ بنایا جائے تو ان میں سے ہر ایک کو خلیفہ بنایا جاسکتا ہے۔ پھر اس نمد حاصل کی جاسکتی ہے۔ جبہ عبداللہ (میرا بیٹا) مشورہ کی حد تک شریک کار رہے گا۔ جبکہ وہ امارت میں کسی شے کا حقدار نہ ہوگا۔

چنانچہ جب یہ (ساتوں) حضرات جمع ہوئے تو عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بن عوف نے فرمایا: تم اپنے چھ میں سے تین کو چن لو۔ لہذا زبیر نے اپنی جگہ علی کے حق میں رائے دی، طلحہ نے عثمان کے حق میں اور سعد نے عبدالرحمن بن عوف کے حق میں رائے دیدی۔ یوں اب انتخاب کا مرحلہ صرف تین میں رہ گیا پھر حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میں سے کون اس (حق) سے دستبردار ہو کر مجھے انتخاب کا کام سپرد کرتا ہے، اور میں تم کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ تم میں سے کون سے افضل اور سب سے بہترین شخص کو چننے میں کوئی کوتاہی نہیں برتوں گا؟ ان سب حضرات نے اثبات میں اقرار کر لیا۔ پھر حضرت عبدالرحمن نے علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خلوت میں گفتگو کی اور فرمایا: آپ کی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قرابت اور رشتہ داری ہے اور آپ کو (اسلام میں) قدیم ہونے کی فضیلت حاصل ہے اب تم کو اللہ حاضر ناظر جان کر بولو اگر تم کو خلیفہ بنایا گیا تو تم انصاف کرو گے اور اگر عثمان کو خلیفہ بنایا گیا تو تم ان کی سنو گے اور اطاعت کرو گے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بالکل، پھر حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خلوت میں لے جا کر پہلے کی طرح گفتگو کی حضرت عثمان

رضی اللہ عنہ نے بھی اس کا جواب اثبات میں دیا تو عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنا ہاتھ پھیلاؤ اے عثمان! چنانچہ انہوں نے ہاتھ پھیلا دیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی بیعت کر لی اور دوسرے لوگوں نے بھی بیعت کر لی۔

ابن سعد، ابو عبید فی الاموال، ابن ابی شیبہ، البخاری، النسائی، ابن حبان، السنن للبیہقی، ابو داؤد

۱۳۲۳۶... عمرو بن میمون اودی سے مروی ہے کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آ گیا تو انہوں نے فرمایا: میرے پاس علی، طلحہ، زبیر، عثمان، عبدالرحمن بن عوف اور سعد کو بلاؤ۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ان میں سے صرف علی اور عثمان سے بات چیت کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اے علی! یہ لوگ تمہاری رسول اللہ ﷺ سے رشتے داری کو جانتے ہیں اور اللہ نے جو تم کو علم اور فقہ کی دولت بخشی ہے اس کو بھی جانتے ہیں اگر تم کو خلیفہ بنایا جائے تو تم اللہ سے ڈرتے رہنا اور بنی فلاں کو لوگوں کی گردنوں پر مسلط نہ کر دینا۔ جبکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اے عثمان! یہ لوگ تمہارے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دامادی کے رشتے کو اور تمہاری سن رسیدگی اور شرافت و فضیلت کو بھی خوب جانتے ہیں، پس اگر تجھے اس منصب پر بٹھایا جائے تو اللہ سے ڈرنا اور بنی فلاں کو لوگوں کی گردنوں پر مسلط نہ کرنا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس صہیب کو بلاؤ۔ پھر ان کو فرمایا: تم تین دنوں تک نماز پڑھاتے رہنا۔ جبکہ یہ لوگ (مذکورہ) چھ حضرات ایک گھر میں تنہا ہو جائیں اور پھر جس ایک شخص پر ان کی رائے جمع ہو جائے تو اس کی مخالفت کرنے والے کی گردن اڑا دینا۔ ابن سعد، ابن ابی شیبہ

۱۳۲۳۷... عیسیٰ بن ظلیہ اور عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تین دن تک تم کو صہیب نماز پڑھائیں گے۔ انہی دنوں کے اندر تم اپنی خلافت کا معاملہ کسی کو سپرد کر دینا تب تو ٹھیک ہے ورنہ تین دن سے زیادہ اس معاملہ کو خالی نہیں چھوڑا جا سکتا۔ مسدد، ابن ابی شیبہ

۱۳۲۳۸... ابورافع سے مروی ہے کہ (مرض الموت میں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے، جبکہ ان کے پاس ابن عمر رضی اللہ عنہما اور سعید رضی اللہ عنہ بن زید بھی تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جان لو! میں نے کلالہ (ایسا شخص جس کے اولاد ہو اور نہ والدین اور وہ مر جائے) کے بارے میں کچھ نہیں کہا اور میں نے اپنے بعد خلافت کے لیے کسی کو نہیں چنا۔ اور میری موت کو جو عربی غلام پائیں وہ اللہ کے مال میں سے آزاد ہیں (یعنی بیت المال کے عربی غلام) سعید بن زید نے عرض کیا: اگر آپ مسلمانوں میں سے کسی کے لیے خلافت کا اشارہ کر دیں تو اچھا ہو کیونکہ لوگ آپ کو امانت دار سمجھتے ہیں جیسا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا اور لوگ ان کو بھی امانت دار سمجھتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اپنے ساتھیوں میں اس منصب کی بری لالچ محسوس کی ہے اب میں اس امر خلافت کو ان چھ لوگوں میں چھوڑ دیتا ہوں، جن سے رسول اللہ ﷺ اپنی وفات کے وقت خوش تھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اس وقت دو آدمیوں میں سے کوئی زندہ ہوتا تو میں اس منصب کو اس کے سپرد کر دیتا کیونکہ مجھے ان پر پورا بھروسہ تھا: سالم جو ابو حذیفہ کے غلام تھے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہما جمعین۔ مسند احمد، ابن حبان، مستدرک الحاکم

۱۳۲۳۹... مسور بن مخرمہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تندرست تھے، اس وقت ان سے سوال کیا جاتا تھا کہ وہ اپنے بعد کے لیے کسی کو خلیفہ نامزد کر جائیں۔ مگر وہ انکار فرمادیتے۔ ایک دن منبر پر چڑھے اور چند کلمات ارشاد فرمائے فرمایا: اگر میں مرجاؤں تو تمہارا منصب ان چھ افراد کے درمیان رہے گا جن سے رسول اللہ ﷺ جدا ہوتے وقت راضی تھے۔ علی بن ابی طالب جن کی نظیر (ساتھی) زبیر بن العوام ہیں، عبدالرحمن بن عوف جن کی نظیر عثمان بن عفان ہیں اور طلحہ بن عبید اللہ جن کی نظیر سعد بن مالک ہیں۔ سنو! میں تم کو فیصلہ کے وقت اللہ کے اتوی کی اور تقسیم کے وقت عدل و انصاف کی وصیت کرتا ہوں۔ ابن سعد

۱۳۲۴۰... ابوعبید اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اصحاب شوریٰ۔ مذکورہ چھ افراد کو فرمایا: تم اپنے معاملے میں مشورہ کرنا، اگر سب دو دو میں بٹ جائیں تو دوبارہ مشاورت کرنا اور اگر دو اور چار میں بٹ جائیں تو زیادہ تعداد والی جماعت کو لینا۔ ابن سعد

۱۳۲۴۱... حضرت انس سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تین تین افراد کی رائے متفق ہو جائے تو تم لوگ عبدالرحمن بن عوف والی طرف کی اتباع کرنا۔ سننا اور اطاعت کرنا۔ ابن سعد

۱۳۲۵۲..... عبدالرحمن بن سعید بن ربیع سے مروی ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ مارا گیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: تین روز تک تم کو صہیب نماز پڑھائیں اور تم اپنے معاملے کے بارے میں جب تک مشاورت کر لو۔ اور انتخابِ خلافت کا حق ان چھ افراد میں ہوگا پھر جو تمہاری مخالفت کرے اس کی گردن اڑا دینا۔ ابن سعد

۱۳۲۶۳..... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات سے ایک گھڑی قبل طلحہ کو بلوایا اور ارشاد فرمایا: اے ابو طلحہ! اپنی انصاری جماعت کے پچاس افراد لے کر ان اصحابِ شوریٰ کے ساتھ چلے جانا اور وہ میرے خیال میں کسی گھر میں جمع ہو کر مشاورت کریں گے تم اپنے اصحاب کے ساتھ اس گھر پر پہرہ دینا اور کسی کو ان کے پاس داخل نہ ہونے دینا۔ اور ان کو اس حال میں بھی نہ چھوڑنا کہ ان پر تین دن کامل گذر جائیں اور اب تک انہوں نے اپنا امیر نہ چنا ہو۔ اے اللہ! تو ہی میرا ان پر خلیفہ ہے۔ ابن سعد

۱۳۲۵۴..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اصحابِ شوریٰ کے متعلق فرمایا: اللہ کے لیے ہے ان کی بھلائی اگر وہ سرکے اڑے ہوئے بالوں والے کو اپنا والی بنا لیں جو ان کو حق پر ہی مجبور کرے گا خواہ اس کی گردن پر تلوار رکھ دی جائے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: آپ جب اس کو جانتے ہیں تو اس کو والی کیوں منتخب نہیں کر دیتے؟ ارشاد فرمایا: اگر میں خلیفہ بنا دوں تو مجھ سے بہتر نے بھی خلیفہ بنایا ہے اور اگر یونہی چھوڑ دوں تو مجھ سے بہتر نے بھی یونہی چھوڑا تھا۔ مستدرک الحاکم

فائدہ:..... اڑے ہوئے بالوں والے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مراد حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے دیکھئے روایت ۱۳۲۵۸

۱۳۲۵۵..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایسی خدمت کی کہ ان کے کسی گھر والے نے بھی ایسی خدمت نہ کی ہوگی اور میں نے ان کے ساتھ ایسا آمیز رویہ رکھا کہ ان کے کسی گھر والے نے بھی ایسا پر لطف رویہ ان کے ساتھ نہ رکھا ہوگا۔ ایک دن میں ان کے ساتھ ان کے گھر میں تنہا تھا آپ رضی اللہ عنہ بھی مجھے بٹھا لیتے تھے اور میرا کرام کرتے تھے۔ اس دن آپ نے ایسی چیخ ماری میں ڈر گیا کہ میں آپ کی روح تو نفسِ غصری سے پرواز نہیں کر گئی۔ میں نے پوچھا: کوئی تکلیف لاحق ہوئی ہے کیا امیر المؤمنین! فرمایا: ہاں کوئی تکلیف ہے۔ میں نے پوچھا: وہ کیا؟ فرمایا: تم قریب ہو جاؤ۔ میں قریب ہو گیا تب آپ رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا کہ میں اس منصبِ خلافت کے لیے کسی شخص کو موزوں نہیں پاتا۔ میں نے عرض کیا: آپ فلاں، فلاں، فلاں اور فلاں کو کیوں بھول رہے ہیں؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے چھ اہل شوریٰ کے نام لیے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہر ایک کے جواب میں ارشاد فرماتے رہے: اس منصب پر صرف قوی ہی درست ہے جو بغیر سختی کے (امور حکومت چلا سکے) اس منصب کے لیے نرم مزاج چاہیے جو بغیر کسی کمزوری کے نرم ہو، اس منصب کے لیے بغیر فضول خرچی کے سخاوت کرنے والا چاہیے اور اس منصب کے لیے بخل کے علاوہ (مہمات کے لیے مال) روکنے والا چاہیے۔ ابن سعد

۱۳۲۵۶..... مطلب بن عبد اللہ بن حطب اور ابو جعفر سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل شوریٰ کو ارشاد فرمایا: اگر تم اختلاف میں پڑے رہے (اور اپنا قضیہ نہیں نمٹایا) تو ملکِ شام سے معاویہ بن ابی سفیان اور ان کے بعد یمن سے عبد اللہ بن ابی ربیعہ یمن سے تمہارے ساتھ شریک ہو جائیں گے اور وہ دونوں تم پر مزید کوئی فضیلت نہیں دیکھیں گے سوائے اس کہ تم اسلام میں پہل کرنے والے ہو (یعنی پھر خلافت کا بار ان میں سے بھی کوئی اٹھا سکے گا)۔ ابن سعد

۱۳۲۵۷..... مطلب بن عبد اللہ بن حطب سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان (اہل شوریٰ) کو ارشاد فرمایا: یہ امر (خلافت) مطلقاً (فتح مکہ کے موقع پر معافی دیئے جانے والوں کے لیے) اور نہ ان کے فرزندگان کے لیے درست نہیں ہے۔ اگر تم اختلاف میں پڑے رہے تو عبد اللہ بن ابی ربیعہ (اور معاویہ) کو اپنے سے غافل شمارت کرنا۔ ابن سعد

۱۳۲۵۸..... ابی مجلد سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: میرے بعد تم کس کو خلیفہ بناؤ گے؟ حاضرین میں سے ایک نے زبیر بن العوام کا نام لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تب تم بخیل اور بند (باتھ والے) یعنی برے اخلاق والے کو خلیفہ بناؤ گے۔ ایک آدمی نے کہا: ہم صلح بن عبد اللہ کو خلیفہ بنا لیں گے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایسے آدمی کو کیسے خلیفہ بنا سکتے ہو جس کو رسول اللہ ﷺ نے پہلی چیز عطیہ کی جو ایک زمین تھی وہ انہوں نے ایک یہودیہ کو بطورِ رهن رکھوا دی۔ قوم کے ایک آدمی نے کہا: ہم علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنا لیں گے۔ حضرت عمر رضی

اللہ عنہ نے فرمایا: میری زندگی کی قسم! تم ان کو خلیفہ بنانے والے نہیں ہو، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم ان کو خلیفہ بنا دو تو وہ تم کو حق پر قائم کر دے گا خواہ تم کو ناگوار ہی کیوں نہ گذرے۔ تب ولید بن عقبہ جو عثمان بن عفان کا ماں شریک بھائی تھا نے کہا: ہم جان گئے آپ کے بعد کون خلیفہ بنے گا، یہ کہہ کر وہ بیٹھ گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کون؟ عثمان بن عفان: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عثمان کیسے محبت کرتا ہے مال سے اور اس کی نیکی اپنے گھر والوں کے لیے ہی ہوگی۔ ابن راہویہ

۱۳۲۵۹..... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو کہا گیا جبکہ آپ رضی اللہ عنہ مدینہ میں تھے: اے امیر المؤمنین! آپ کے بعد خلیفہ کون بنے گا؟ فرمایا: عثمان بن عفان۔ عیثمۃ الطرابلسی فی فضائل الصحابة فائدہ:..... آپ رضی اللہ عنہ کی یہ پیش گوئی بھی جو آپ نے دیدہ دور بین سے فرمائی تھی۔ نہ کہ وصیت اور تاکید۔

۱۳۲۶۰..... عبدالرحمن بن عبدالقاری سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور انصار کا ایک آدمی دونوں بیٹھے ہوئے تھے۔ میں بھی جا کر ان کے پاس بیٹھ گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نہیں چاہتے ایسے شخص کو جو ہماری بات اوروں تک پہنچائے۔ میں نے عرض کیا: امیر المؤمنین! میں ان لوگوں کے ساتھ نہیں بیٹھتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلکہ تو ان کے ساتھ اور ان کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے اور ہماری باتیں پہنچاتا ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انصاری شخص کو فرمایا: تم لوگوں کو کیا کہتے دیکھتے ہو کہ میرے بعد کون خلیفہ بنے گا؟ انصاری نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سوا کئی مہاجرین آدمیوں کے نام گنوائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کو ابوالحسن (علی رضی اللہ عنہ) سے کیا پر خاش ہے، اللہ کی قسم! وہ ان میں سب سے زیادہ لائق ہے اگر وہ ان پر خلیفہ بنا تو ضرور ان کو حق پر سیدھا کر دے گا۔ الادب البخاری

۱۳۲۶۱..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھ سے تین باتیں سمجھ لو: امارت۔ خلافت شوریٰ سے قائم ہو، عرب کے غلاموں کے فدیے میں ہر غلام کے بدلے ایک ہی غلام ہے جبکہ (اپنی) باندی کے بیٹے کے بدلے دو غلام ہیں۔ راوی کہتے ہیں ابن طاؤس راہی نے تیسری بات چھپالی۔ الجامع لعبدالرزاق، ابو عبید فی الاموال

۱۳۲۶۲ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک دن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اچانک آپ نے (ایسا دکھ بھرا) سانس لیا میں سمجھا شاید آپ کی پسلیاں چٹک گئی ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! یہ سانس کسی دکھ نے ہی نکالا ہے، فرمایا: اللہ کی قسم! بڑا دکھ ہے۔ مجھے نہیں معلوم ہو رہا کہ اپنے بعد یہ منصب خلافت کس کو سونپ کر جاؤں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: شاید تو اپنے ساتھی کو اس کا اہل سمجھتا ہے۔ میں نے عرض کیا: وہ تو واقعی اس کا اہل ہے۔ اس کی مسابقت فی الاسلام اور فضیلت کی وجہ سے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایسا ہی ہے جیسا تم نے کہا لیکن اس آدمی میں کچھ مزاج (والی طبیعت) ہے۔ میں نے پوچھا: پھر آپ کا طلحہ کے بارے میں کیا خیال ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ ایسا آدمی ہے جس میں کچھ بڑائی ہے، جب سے اس کی انگلی کو (جنگ میں) نقصان پہنچا ہے۔ میں نے پوچھا: پھر آپ زبیر کو کیوں بھول رہے ہیں؟ ارشاد فرمایا: ان میں کچھ درشت روی اور بد خلقی ہے، ایک صاع پر وہ بقیع میں تھپڑ مار دیتے ہیں، اگر ان کو ان کا ایک کھجور صاع دینے سے انکار کر دیا جائے تو وہ تلوار اٹھا لیتے ہیں۔ میں نے پوچھا: پھر سعد کہاں گئے؟ فرمایا: وہ تو شہسواروں کے شہسوار ہیں۔ میں نے پوچھا: پھر آپ سے عبدالرحمن کہاں رہ گئے؟ ارشاد فرمایا: بہترین آدمی ہیں، لیکن تم نے ان کے بڑھاپے میں ان کا ذکر کیا ہے۔ میں نے پوچھا: پھر عثمان بن عفان کہاں گئے؟ ارشاد فرمایا: وہ اپنے رشتہ داروں کے مکلف ہو گئے ہیں اللہ کی قسم اگر میں نے ان کو والی بنا دیا تو وہ بنی ابی معیط کو لوگوں کی گردنوں پر مسلط کر دیں گے۔ اللہ کی قسم اگر میں نے ان کو والی بنا دیا تو وہ ضرور ایسا کریں گے اور اگر وہ ایسا کریں تو عرب ضرور ان کو قتل کر دیں گے۔ یہ منصب تو صرف ایسے شخص کو زیبا ہے جو شدید ہو لیکن سختی سے کام نہ لے، نرمی سے کام لے مگر کمزور نہ ہو، سخی ہو لیکن اسراف نہ کرے، مال روکنے والا ہو لیکن بخل نہ کرے۔ حضرت ابن عباس فرمایا کرتے تھے یہ تمام صفات صرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں جمع ہوئی تھیں۔

ابو عبید فی الغریب، الخطیب فی رواة مالک

۱۳۲۶۳..... ابو العجفاء الشامی فلسطینی سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو کہا گیا امیر المؤمنین! اگر آپ ولی عہد منتخب کر جاتے! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں ابو عبیدہ بن الجراح کو پالیتا تو ان کو والی بنا دیتا پھر میں اپنے پروردگار کے پاس جاتا اور پروردگار مجھ سے پوچھتا کہ تم امت محمدیہ پر کس کو خلیفہ بنا آئے ہو تو میں عرض کرتا کہ میں نے تیرے بندے اور تیرے نبی ﷺ سے سنا ہے کہ ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابو عبیدہ بن الجراح ہے۔ اگر میں معاذ بن جبل کو پالیتا تو ان کو والی بنا دیتا پھر میں اپنے رب کے پاس جاتا اور رب مجھ سے پوچھتا کہ امت محمدیہ پر کس کو خلیفہ بنا کر آئے ہو؟ تو میں عرض کر دیتا: میں نے تیرے بندے اور تیرے نبی ﷺ سے سنا ہے: معاذ علماء کے درمیان سب سے اونچے مقام پر آئیں گے۔ اور اگر میں خالد بن الولید کو پالیتا تو ان کو والی بنا دیتا پھر میں اپنے رب کے پاس جاتا اور رب مجھ سے پوچھتا کہ تم امت محمدیہ پر کس کو خلیفہ بنا کر آئے ہو تو میں عرض کرتا کہ میں نے تیرے بندے اور تیرے نبی ﷺ سے خالد بن الولید کے متعلق ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: وہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے جو اللہ پاک نے مشرکین پر سونت لی ہے۔

ابونعیم، ابن عساکر

کلام:..... ابو العجفاء یہ مجہول نامعلوم راوی ہے معلوم نہیں وہ کون ہے اس بناء پر روایت محل کلام ہے۔

۱۳۲۶۴..... مسور بن مخرمہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن بن عوف کو بلایا اور فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ میں تم سے ایک معاہدہ کروں۔ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ٹھیک ہے، یا امیر المؤمنین! اگر آپ مجھے اشارہ کریں گے تو میں قبول کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمہارا کیا ارادہ ہے؟ عبدالرحمن نے عرض کیا: میں آپ سے پوچھتا ہوں خدارا! کیا آپ مجھے بتانا پسند کریں گے (کہ کس کو خلیفہ بنایا جا رہا ہے؟) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہرگز نہیں۔ حضرت عبدالرحمن نے عرض کیا: اللہ کی قسم! میں اس مسئلے میں ہرگز داخل نہیں ہوں گا۔ میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ مجھے بتائیے؟ فرمایا: نہیں۔ عرض کیا: واللہ! میں اس میں ہرگز داخل نہیں ہوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تم مجھے چپ رہنے کا عہد دو جب تک کہ میں ان لوگوں سے عہد نہ کر لوں جن سے نبی اکرم ﷺ عند الوفا ت راضی ہو کر گئے ہیں۔ تم مجھے علی، عثمان، زبیر اور سعد کو بلا دو، نیز فرمایا اور اپنے بھائی طلحہ کا انتظار کرنا اگر وہ (سفر سے) آجائے تو ان کو شامل کر لینا اور نہ اپنا کام پورا کر لینا۔ ابن جریب

۱۳۲۶۵..... اسلم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ ہونے کے بعد ان کو ان کے بیٹے عبداللہ بن عمر نے ان کو عرض کیا: یا امیر المؤمنین! آپ پر کوئی حرج نہیں ہوگا اگر آپ غور و فکر کر کے لوگوں پر کوئی آدمی امیر مقرر کر جائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے بٹھا دو۔ پھر فرمایا: تم نے اپنے مومنوں کے ساتھ کس کو امیر بنایا ہے؟ میں نے عرض کیا: فلاں کو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم اس کو امیر بناتے ہو تو وہ تمہارے گروہ کا ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ عبداللہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تیری ماں تجھے روئے! تو کیا دیکھتا ہے بچہ بچے کے ساتھ پرورش پاتا ہے یا بوڑھے کے ساتھ پرورش پاتا ہے۔ یقیناً وہ بچوں کے درمیان ہی پرورش پاتا ہے کیا وہ اپنے پیدا کرنے والے کو جانتا ہے؟ عرض کیا: جی ہاں امیر المؤمنین! فرمایا: پھر جب اللہ مجھ سے سوال کرے گا کہ میں لوگوں پر کس کو امیر بنا کر آیا ہوں تو میں اس کو جس کسی کا نام لوں گا میں اس کے متعلق جانتا ہوں گا جو جانتا ہوں گا۔ پھر میں کسی کو کیسے امیر بنا سکتا ہوں جب میں اس کے متعلق پوری طرح مطمئن نہیں، پس ایسے نہیں ہو سکتا، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں اس منصب کو اسی کی طرف واپس لوٹا دوں گا جس نے پہلے مجھے سونپا تھا۔ یعنی میں اللہ کے حوالے اس کو کر جاؤں گا میری تو خواہش ہے کہ اس پر مجھ سے بہتر شخص آئے اور جو اللہ نے مجھے خدمات کرنے کا موقع عنایت کیا ہے ان میں کچھ کمی نہ کرے بلکہ مزید ترقی کرے۔ ابن عساکر

۱۳۲۶۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت کی۔ میں آپ رضی اللہ عنہ سے ہیبت زدہ اور آپ کی تعظیم کرنے والا رہتا تھا۔ ایک دن میں آپ کے گھر میں داخل ہوا۔ آپ تنہا تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ایسی آہ بھری میں سمجھا شاید آپ کی روح نکل گئی ہے۔ لیکن پھر آپ رضی اللہ عنہ نے آسمان کی طرف منہ اٹھایا اور غم زدہ کا سالہا سالہ سانس بھرا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں آخر میں نے پوچھنے کی ہمت کی اور عزم کر لیا کہ اللہ کی قسم آج میں آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھ کر رہوں گا۔ چنانچہ میں

نے آپ کو عرض کیا: اللہ کی قسم! اے امیر المؤمنین! یہ دکھ بھرے سانس آپ کو کس عم کی وجہ سے نکل رہے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! واقعی ایک غم ہے اور شدید غم ہے۔ میں امر یعنی امر خلافت کو رکھنے کی کوئی جگہ نہیں پارہا ہوں (کہ کس کے ذمے اس منصب کو تفویض کروں) پھر خود ہی ارشاد فرمایا: شاید تو کہے کہ تیرا ساتھی اس کا اہل ہے یعنی علی رضی اللہ عنہ (ابن عباس رضی اللہ عنہما) کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین کیا وہ اس کا اہل نہیں ہے؟ اس نے ہجرت کی ہے، اس کو نبی کی صحبت حاصل ہے، نبی کی قرابت اور رشتہ داری حاصل ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایسا ہی ہے جو تو نے ذکر کیا لیکن اس میں کچھ مزاج کی طبیعت ہے۔ ابن عباس کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: زبیر۔ ارشاد فرمایا: وہ درشت خوخت گیر آدمی ہیں، ایک صاع کے لیے بھی بقیع میں لڑنے جاسکتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: طلحہ۔ ارشاد فرمایا: اس میں بڑائی ہے، جب سے اس کے ہاتھ کو نقصان پہنچا ہے میں نہیں سمجھتا کہ اللہ اس کو خیر دے گا اور وہ اس میں باقی رہے گا۔ میں نے عرض کیا: پھر سعد! ارشاد فرمایا: وہ لوگوں کے سامنے آسکتا ہے اور اچھا قتال کر سکتا ہے لیکن وہ اس منصب کا بار اٹھانے کا اہل نہیں۔ میں نے عرض کیا: عبدالرحمن بن عوف۔ ارشاد فرمایا: بہترین آدمی ہیں وہ جن کا تم نے نام لیا ہے لیکن اب وہ بوڑھے ہو گئے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے عثمان کا نام دانستہ پیچھے کر دیا تھا کیونکہ وہ اکثر نماز میں مشغول رہتے ہیں اور قریش کے نزدیک محبوب ہیں۔ چنانچہ میں نے آخر میں عرض کیا: عثمان۔ ارشاد فرمایا: وہ نرم دل آدمی ہیں، اپنے رشتے داروں کی بہت تکلیف اٹھاتے ہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مزید ارشاد فرمایا: اگر میں نے ان کو۔ یعنی عثمان کو خلیفہ بنا دیا تو وہ تمام کے تمام بنی امیہ کو سرکاری مناصب پر فائز کر دیں گے اور بنی ابی معیط کو لوگوں کی گردنوں پر مسلط کر دیں گے۔ اللہ کی قسم! اگر میں نے ایسا کیا تو وہ بھی ضرور ایسا کریں گے اور پھر عرب ضرور اس پر ہجوم کر کے اس کو قتل کر دیں گے اللہ کی قسم اگر میں نے ایسا کیا۔ کہ ان کو خلیفہ بنا دیا تو وہ بھی ضرور ایسا کریں گے۔ کہ اپنے اعزہ و اقارب کو حکومت کے مناصب تفویض کریں گے اور پھر عرب بھی ضرور ایسا کریں گے۔ کہ ان کو قتل کر دیں گے یہ منصب تو صرف وہی اٹھا سکتا ہے جو کمزوری کے بغیر نرم مزاج ہو، طاقت ور کے باوجود سختی نہ کرے، فضول خرچی سے اجتناب کرتے ہوئے سخاوت اپنائے، بخل نہ کرے لیکن مال کو روکنے کی صلاحیت رکھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: اس امر (خلافت) کی طاقت نہیں رکھتا مگر ایسا شخص جو نرمی و مدارات نہ کرے، کسی کو نقصان نہ پہنچائے، لالچوں کے پیچھے نہ پڑے اور اللہ کے اس امر۔ خلافت کی وہی شخص طاقت رکھتا ہے جو اپنی زبان کے ساتھ کلام نہ کرے، اس کا عزم نہ ٹوٹے اور حق کی حمایت میں اپنی جماعت کے خلاف بھی فیصلہ کرے۔ ابن عساکر

۱۳۲۶ھ۔ عمرو بن الحارث انہی، عبدالملک بن مروان سے اور وہ ابو بکر بن محمد الکندی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک مجلس کے پاس سے گذرے جس میں عثمان بن عفان، علی بن ابی طالب، زبیر بن العوام، طلحہ بن عبید اللہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم موجود تھے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک اپنے دل میں میرے بعد حکومت کی آس باندھے بیٹھا ہے۔ حاضرین خاموش رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا: تم میں سے ہر ایک میرے بعد حکومت کی آس لگائے بیٹھا ہے۔ زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں، ہم میں سے ہر ایک تمہارے بعد حکومت کی آس لگائے بیٹھا ہے اور وہ اس کا اہل بھی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تم کو تمہارا حال نہ بتاؤں؟ حاضرین چپ رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو تمہارا حال نہ بتاؤں؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیان کر ہی دیں کیونکہ اگر ہم چپ رہیں گے پھر بھی آپ بیان کرنے سے رکھیں گے نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے زبیر بہر حال تیرا تو یہ حال ہے تو غصہ میں کافر بن جاتا ہے، خوشی میں مؤمن ہوتا ہے۔ ایک دن تو شیطان ہوتا ہے اور ایک دن انسان۔ تیرا کیا خیال ہے جس دن تو شیطان ہوتا ہے اس دن خلیفہ کون بنے گا؟ اور اے طلحہ! رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا تو وہ تجھ پر سرزنش کرتے ہوئے گئے۔ اور اے عبدالرحمن! تیرے پاس جو خیر (خلافت) آئے تو اس کا اہل ہے۔ اے علی! تو صاحب الرائے آدمی ہے لیکن تیری ذات میں مزاج کی طبیعت ہے۔ اور تم میں ایک ایسا شخص ہے جس کا ایمان اگر لشکروں میں سے کسی بھی لشکر میں تقسیم کر دیا جائے تو وہ ان سب کو کافی ہو جائے گا یعنی عثمان بن عفان۔ اور اے سعد! تو صاحب مال ہے۔ ابن عساکر

کلام:..... مؤلف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں عمرو بن الحارث مجہول العدالت شخص ہے (معلوم نہیں کہ اس کی روایت قابل سند ہے یا نہیں جبکہ ثانی اندازاً مرہی ترجیح کا متقاضی ہے) کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نسبت یہ بات مستند اور محفوظ ہے کہ ان کے زعم میں رسول اللہ ﷺ انتقال کے وقت مذکورہ چھ افراد سے بالکل راضی اور خوش تھے۔ جبکہ روایت مذکورہ میں اس امر کی مخالفت ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تواضع

۱۳۲۶۸۔ محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے بیٹے) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کو اہل شوریٰ میں شامل کیا تھا۔ ایک آدمی نے آ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: یا امیر المؤمنین! آپ عبد اللہ بن عمر کو خلیفہ بنا دیں وہ رسول اللہ ﷺ کا صحابی، مہاجرین اولین میں شامل اور امیر المؤمنین کے بیٹے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایسا کر دیتا، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ہم اس منصب پر چھا سکتے تھے لیکن ہم آل عمر کے لیے یہی کافی ہے کہ ہمیں اس کا فائدہ ملے اور نہ اس کا وبال ہماری گردنوں پر پڑے۔ ابن النجار

۱۳۲۶۹۔ شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پیچھے رہ گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ خیر میں تھے۔ جب وہ واپس تشریف لائے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو پیغام بھیج کر بلوایا اور اللہ کی حمد و ثناء کی پھر فرمایا: اما بعد! میرے تم پر حقوق ہیں۔ اسلام کا حق، بھائی چارے کا حق کیونکہ تجھے معلوم ہے جب رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کے درمیان مواخات قائم کی تھی تو میرا تم پر قرابت کا حق ہے، ہم زلف ہونے کا حق ہے اور جو تم نے اپنی گردن میں عہد و میثاق ڈالا ہے۔ یعنی میری خلافت پر بیعت کی ہے اس کا حق ہے۔ البغوی فی مسند عثمان، ابن عساکر

۱۳۲۷۰۔ ابن ابی اور لیس، شعبہ، ابواسحاق عن حارثہ کی سند سے مطرف سے روایت منقول ہے، مطرف کہتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی امارت میں حج کیا لوگوں کو اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد خلافت پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیٹھیں گے۔

۱۳۲۷۱۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تو ہمارے نزدیک عدل پسند اور راضی بالقضاء ہے تو لوگوں سے کیا سنتا ہے؟ ابن عساکر

۱۳۲۷۲۔ محمد بن جبیر اپنے والد سے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اگر عبد الرحمن بن عوف اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے پر مار لیں (یعنی اپنی بیعت کر لیں) تو تم لوگ فوراً ان کی بیعت کر لینا۔ ابن عساکر

۱۳۲۷۳۔ حضرت اسلم سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: عبد الرحمن بن عوف جس کی بیعت کر لیں تم سب ان کی بیعت کر لینا اور جو انکار کرے اس کی گردن اڑا دینا۔ ابن عساکر

۱۳۲۷۴۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ کے پاس ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم تھے۔ آپ ان کے ساتھ یکسو ہو کر مصروف گفتگو تھے۔ میں نے آپ کو سلام کیا مگر آپ نے مجھے جواب نہیں دیا۔ میں کھڑا ہو کر انتظار کرتا رہا کہ ان سے فارغ ہوں اور تنہا ہوں۔ مجھے ڈرتھا کہ نہیں میں ان کی گفتگو میں خلل انداز نہ ہو جاؤں۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ طویل سرگوشی فرمائی، پھر وہ نکل کر چلے گئے پھر آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ سرگوشی فرمائی اور وہ بھی نکل کر چلے گئے۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ سرگوشی کی اور وہ بھی نکل کر چلے گئے۔ پھر میں حضور ﷺ کی طرف متوجہ ہوا استغفار کرتا ہوا اور آپ سے معذرت کرتا ہوا۔ میں نے عرض کیا: میں نے آپ کو سلام کیا تھا مگر آپ نے جواب نہیں دیا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سے مجھے ان لوگوں نے مشغول کر رکھا تھا۔ میں نے عرض کیا: کس چیز میں؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے ابو بکر کو بتایا تھا کہ وہ میرے بعد (امیر) ہوں گے اور میں نے ان کو بیعت کی تھی دیکھ لینا کہ کیسے اس کو نبہاؤ گے، انہوں نے کہا: کہ اللہ ہی قوت دے گا، میرے لیے اللہ سے دعا کر دیں۔ وہ میں نے

کردی۔ اور اللہ ہی ان کی مدد کرے گا۔ پھر میں نے عمر کو یہی بات کی (کہ ان کے بعد وہ امیر ہوں گے) انہوں نے کہا: اللہ کی قوت کے بغیر کچھ ممکن نہیں، مجھے اللہ ہی کافی ہے اور اللہ ہی اس کو کافی ہے۔ پھر میں نے عثمان کو اسی طرح کہا (کہ عمر کے بعد تم امیر ہو گے) اور تم قتل بھی کیے جاؤ گے انہوں نے جواب دیا: اللہ ہی کے ساتھ قوت ہے، آپ میرے لیے شہادت کی دعا کر دیں۔ میں نے ان کو کہا: اگر تم صبر کرو گے اور پریشانی کا اظہار نہیں کرو گے تب، انہوں نے کہا: میں صبر کروں گا اور اللہ نے ان کے لیے جنت واجب کر دی ہے اور وہ شہید ہوں گے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چنانچہ جب عثمان کی خلافت آئی تو ہم نے ان کو خلافت کی بلندی تک لے جانے میں کوئی کوتاہی نہیں برتی۔

سیف، ابن عساکر

۱۳۲۷۵۔ حکیم بن جبیر سے مروی ہے میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو بیعت عثمان کے موقع پر ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے ہم نے خلافت کے اہل بندرتبہ شخص کو اس کے منصب پر فائز کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں برتی۔ ابن ابی شیبہ

۱۳۲۷۶۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ چنا گیا تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے باقی رہ جانے والوں میں سے سب سے بہترین انسان کو خلیفہ بنا دیا ہے اور ہم نے (حق میں) کوئی کوتاہی نہیں کی۔ ابن جریر

۱۳۲۷۷۔ (مسند عثمان رضی اللہ عنہ) ابواسحاق الکوفی سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اہل کوفہ کو ایک چیز کے بارے میں رکھا جس میں انہوں نے آپ کو برا بھلا کہا تھا۔

میں میزان (ترازو) نہیں ہوں میں جھکوں گا نہیں۔ عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر

۱۳۲۷۸۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو عثمان بن عفان، علی بن ابی طالب، عبدالرحمن بن عوف، زبیر بن العوام اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم اجمعین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے جبکہ طلحہ ابن عبید اللہ رضی اللہ عنہ ارض السواد (حبشہ) سوڈان گئے ہوئے تھے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آنے والوں پر ایک گھڑی نظر ڈالی پھر ارشاد فرمایا:

میں نے تمہارے لیے لوگوں کا معاملہ (خلافت) دیکھا، لیکن لوگوں کا کوئی اختلاف نہیں پایا اس میں کہ خلافت تم میں سے ہی کسی ایک میں ہو۔ اگر اختلاف ہے تو وہ تمہاری طرف سے ہوگا۔ خلافت چھ میں سے کسی کے پاس جائے گی، عثمان بن عفان، علی بن ابی طالب، عبدالرحمن بن عوف، زبیر بن العوام، طلحہ اور سعد۔ لیکن تمہاری قوم تم تین میں سے کسی ایک کو خلیفہ بنائے گی: اے عثمان اگر تو خلیفہ بنے تو ابی معیط کو لوگوں کی گردنوں پر نہ بٹھانا، اے عبدالرحمن! اگر تو لوگوں پر خلیفہ بنے تو اپنے رشتہ داروں کو لوگوں کی گردنوں پر مسلط نہ کر دینا اور اے علی! اگر تو لوگوں پر خلیفہ بنے تو بنی ہاشم کو لوگوں پر مسلط نہ کرے گا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ سب کو مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا: اٹھو اور جا کر مشاورت کرو اور کسی کو اپنے لیے خلیفہ بناؤ۔ چنانچہ وہ اٹھ کر مشاورت کے لیے چلے گئے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مجھے عثمان نے ایک دو دفعہ بلایا، تاکہ مجھے بھی خلافت کے امر میں شامل کر لیں۔ حالانکہ (میرے والد) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میرا نام نہیں لیا تھا اور نہ اللہ کی قسم مجھے بھی بالکل چاہت تھی کہ میں ان کے ساتھ شامل ہو جاؤں، کیونکہ مجھے اپنے والد کے فرمان کی وجہ سے علم ہو گیا تھا خلافت انہی میں سے کسی کے لیے ہوگی۔ میرے باپ نے اللہ کی قسم جب بھی کسی معاملہ کے متعلق ہونٹ ہلائے وہ حقیقت کا روپ دھار کر رہا۔ لیکن جب عثمان نے مجھے بار بار بلایا تو میں نے کہا: تم لوگ عقل کیوں نہیں کرتے تم امیر بنانے چلے ہو جبکہ ابھی امیر المؤمنین زندہ ہیں۔ اللہ کی قسم! گویا میں نے یہ کہہ کر عمر رضی اللہ عنہ کو قبر سے اٹھادیا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان حضرات کو فرمایا: تم لوگ ذرا ٹھہر جاؤ، جب میرے ساتھ (موت کا) حادثہ ہو جائے تب تین دنوں تک صہیب لوگوں کو نماز پڑھائے گا پھر تم تیسرے دن تک لوگوں کے معززین اور لشکروں کے امراء کو اکٹھا کر لینا اور سب کے روبرو اپنے میں سے کسی کو امیر بنا لینا۔ جو بغیر مشورہ کے خود امین بن جائے

اس کی گردن اڑا دینا۔ ابن عساکر

خلافت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

جان لے! اللہ تجھ پر رحم کرے، آپ رضی اللہ عنہ کی خلافت، اخلاق اور عادات سے متعلق بعض مرویات عنقریب حرف النفا کی کتاب المفصل میں آئیں گی اور آپ کے بعض خطبے اور مواعظ حرف المیم کی کتاب المواعظ میں آئیں گے۔

۱۳۲۷۹... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام زائدہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیج کر بلوایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے پھر دونوں کے درمیان تھوڑی دیر تک سرگوشیوں میں بات چیت ہوتی رہی۔ اچانک حضرت علی رضی اللہ عنہ غضب آلودہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دامن کا کونا تھام کر آپ کو بٹھانے کی کوشش کی لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا اور ان کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر دامن چھڑایا اور چلے گئے۔

لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! علی نے امیر المؤمنین کے حق کی ناقدری کی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو مخاطب ہو کر فرمایا: ان کو چھوڑ دو، یہ خلافت کی منہاس نہیں پاسکتے اور نہ ان کی اولاد میں سے کوئی۔ زائدہ کہتے ہیں: میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر یہ واقعہ سنایا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی پیش گوئی کو تو بڑے تعجب خیز انداز میں آ کے گوش گزار کیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں اس میں اتنا تعجب کیوں ہو رہا ہے، میں نے رسول اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا تھا:

وہ (علی رضی اللہ عنہ) اس (خلافت) کی حلاوت پاسکیں گے اور نہ ان کی اولاد میں سے کوئی ایک۔ الضعفاء للعقيلي
کلام:..... امام عقیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث منکر (جھوٹی) ہے۔ زائدہ کے علاوہ کسی اور نے ایسی کوئی روایت نقل نہیں کی۔ اور زائدہ مدنی ہے اور مجہول شخص۔ ابو حاتم کہتے ہیں: یہ منکر ہے، ذہبی نے میزان اور مشنی میں ایسا ہی کہا ہے۔
۱۳۲۸۰... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے میرے ساتھ کوئی خاص عہد نہیں کیا سوائے ان عام عہدوں کے جو اور لوگوں کے ساتھ بھی کیے ہیں۔ لیکن لوگ جب عثمان کو قتل کرنے کے لیے اٹھ کھڑے ہو گئے اور ان کو قتل کر ڈالا۔ پھر جب کہ میرے سوا (عثمان وغیرہ) اس خلافت میں میری نسبت برے حالات اور مسائل کا شکار ہوئے ہیں تو میں نے دیکھا کہ میں اس منصب کا اور لوگوں سے زیادہ حقدار ہوں۔ چنانچہ میں اس کے لیے ہمت کر کے اٹھ کھڑا ہوا۔ اب اللہ ہی زیادہ جانتا ہے ہم نے درست قدم اٹھایا یا غلط۔ مسند احمد

۱۳۲۸۱... حارث بن سوید سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے آپ کے ساتھ کوئی خاص وصیت یا معاہدہ کیا ہے جو عام لوگوں کے ساتھ نہ کیا ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ساتھ کوئی خاص عہد نہیں کیا جو اور لوگوں کے ساتھ نہ کیا ہو، سوائے اس صحیفے کے جو میری اس تلوار کی زکوٰۃ کے متعلق احکام تھے، نیز یہ کہ مدینہ ثور سے غیر تکرم ہے، جس نے اس میں کوئی حدت کیا (حرم کے تقدس کو پامال کیا) یا کسی محدث کو ٹھکانا دیا اس پر اللہ کی لعنت ہے، ملائکہ کی لعنت ہے اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اللہ پاک اس سے کوئی نفل قبول کرے گا اور نہ فرض۔ نیز مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے جس نے کسی مسلمان کا ذمہ توڑا اس پر اللہ کی، ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اللہ پاک قیامت کے روز اس کا کوئی نفل قبول کریں گے اور نہ فرض۔

مسند احمد، النسائی، ابن جریر، حلیۃ الاولیاء

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت

۱۳۲۸۲... محمد بن الحنفیہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قتل ہو گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابو عمرو بن حصین الانصاری کے گھر میں روپوشی اختیار کر لی۔ لوگ جمع ہو گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہو گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر

بیعت کرنے کے لیے یوں ٹوٹ پڑے جس طرح پیاسے اونٹ حوض پر امنڈ پڑتے ہیں اور بولنے لگے: ہم آپ کی بیعت کریں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس کی حاجت نہیں ہے۔ تم طلحہ اور زبیر کو اپنا امیر بنا لو۔ لوگوں نے کہا: آپ ہمارے ساتھ چلئے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کی جماعت کے ساتھ نکلے۔ محمد بن الحنفیہ فرزند ابن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ حتیٰ کہ ہم طلحہ بن عبید اللہ کے پاس پہنچ گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو کہا: یہ لوگ میری بیعت کرنے کے لیے جمع ہوئے ہیں جبکہ مجھے ان کی بیعت کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ لہذا آپ اپنا ہاتھ کشادہ کیجئے، میں آپ کی بیعت کرتا ہوں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ کو کہا: آپ مجھ سے زیادہ اس کے حقدار ہیں، نیز آپ سابق (فی الاسلام) اور حضور کی قرابت داری رکھتے ہیں۔ جبکہ یہ ساتھ آنے والے لوگ بھی آپ کی بیعت کے لیے جمع ہوئے ہیں جو مجھ سے بٹ گئے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو کہا: مجھے خوف ہے کہ کہیں تم میری بیعت نہ توڑ دو اور مجھ سے دھوکہ نہ کرو۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ مجھ سے ہرگز خوف نہ کریں۔ اللہ کی قسم! آپ میری طرف سے کبھی کسی ناگوار بات کو محسوس نہ کریں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تمہاری اس بات پر کفیل (نگران) ہے۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں اللہ مجھ پر اس بات کا کفیل ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو بھی وہی بات کی جو طلحہ کو کی تھی۔ اور انہوں نے بھی وہی جواب دیا جو طلحہ نے دیا تھا۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے عثمان رضی اللہ عنہ کی گاہ بھن اوٹنیاں اور بیت المال کی چابیاں لے رکھی تھیں اور لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جمع ہوئے تھے ابھی بیعت نہ کی تھی کہ چند سوار یہ خبر لے کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سرف مقام پر گئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں دیکھ رہی ہوں کہ طلحہ کی انگلی دھوکہ کے ارادے سے بیعت کر رہی ہے۔ ابن الحنفیہ کہتے ہیں: جب لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جمع ہوئے تو انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: یہ آدمی۔ عثمان تو قتل ہو گیا ہے، جبکہ لوگوں کے لیے کوئی امام ہونا لازمی ہے۔ اور ہم اس منصب کا آپ سے زیادہ حقدار کسی کو نہیں سمجھتے، نہ آپ سے پہلے کوئی اسلام قبول کرنے والا ہے اور نہ آپ سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کا کوئی قریبی رشتے دار ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم مجھے امیر نہ بناؤ بلکہ میں تمہارے لیے وزیر بنا رہا ہوں یہ امیر بننے سے زیادہ بہتر ہے۔ لوگوں نے اصرار کیا اور بولے کہ: اللہ کی قسم! ہم ہرگز ایسا نہیں کر سکتے، ہم آپ کی بیعت کر کے رہیں گے، پھر وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کے لیے ٹوٹ پڑے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب یہ حال دیکھا تو ارشاد فرمایا: پھر میری بیعت یوں تنہائی میں نہیں ہو سکتی بلکہ یہ بیعت مسجد میں بالکل سرعام ہوگی۔ چنانچہ پھر منادی کو حکم دیا اس نے مسجد میں نداء لگا دی اور پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ مسجد کی طرف نکلے آپ کے ساتھ دوسرے لوگ بھی تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھے، اللہ کی حمد و ثناء کی پھر ارشاد فرمایا:

ایک حق ہے اور ایک باطل۔ اور ہر ایک کے ماننے والے ہیں۔ اگر باطل زیادہ ہو جائے تو وہ ترقی کر جاتا ہے اپنی کوشش کے ساتھ۔ اگرچہ حق کبھی کم ہوتا ہے لیکن بسا اوقات کوئی چیز جاتی ہوئی واپس مڑ جاتی ہے اگر تمہارا معاملہ تم کو واپس مل گیا ہے تو تم سعادت مند ہو۔ مگر مجھے خوف ہے کہ کہیں تم پر فترت کا زمانہ نہ آجائے۔ کہ کوئی بھی امیر تم پر امارت نہ کرے مجھ پر تو صرف محنت اور کوشش ہے۔ (تمہاری خیر خواہی کے لیے)۔

دو آدمی سبقت لے گئے اور تیسرا کھڑا ہو گیا، چھٹا ان کے دو کے ساتھ نہیں ہے۔ مقرب فرشتہ، اور اللہ نے جس سے میثاق لی، صدیق نجات پا گیا، ساع (کوشش کنندہ) مجتہد (محنت کرنے والا) ہے اور طالب چھٹے کے نقش قدم پر چلنا چاہتا ہے۔ واللہ اعلم بمرادہ الصحيح جس نے دعویٰ کیا وہ ہلاک ہو گیا، جس نے بہتان باندھا وہ خائب و خاسر ہوا، دائیں اور بائیں گمراہ ہیں، درمیانی راہ جادہ حق ہے، کتاب و سنت میں اس کی تعلیم ہے، اللہ تعالیٰ نے اس امرت کو کوڑے اور تلوار کے ساتھ ادب سکھایا۔ اس میں کسی کوزمی کی گنجائش نہیں، اپنے گھروں میں پردہ داری کے ساتھ رہو، اپنے درمیان صلح رکھو، ایک دوسرے کا حق دو، جس نے حق سے دشمنی کے لیے تلوار نکالی وہ ہلاک ہوا، تو بہ تمہارے پیچھے

کھڑی ہے (جلدی کرو) میں اپنی اسی بات پر اکتفاء کرتا ہوں، اپنے لیے اور تمہارے لیے اللہ سے مغفرت مانگتا ہوں۔ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا پہلا خطبہ تھا جو انہوں نے خلیفہ بنائے جانے کے بعد ارشاد فرمایا۔ اللالکانی

مدت خلافت

۱۳۲۸۳..... حارث بن عبد اللہ الجعفی سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے یمن کی طرف بھیجا، اگر مجھے یقین ہوتا کہ آپ میرے پیچھے وفات پا جائیں گے تو میں ہرگز آپ سے جدا نہ ہوتا۔ پھر میرے پاس ایک آنے والا خبر لے کر آیا کہ محمد کی وفات ہو گئی ہے۔ میں نے پوچھا: کب؟ اس نے کہا: آج۔ اگر میرے پاس اسلحہ ہوتا تو میں اس آدمی سے جنگ کر بیٹھتا۔ پھر تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک قاصد آیا اور بولا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی ہے لوگوں نے ان کے بعد ان کے خلیفہ ابو بکر کی بیعت کر لی ہے، لہذا آپ بھی اس کی بیعت کر لیں جو آپ کی طرف (ان کی جانب سے گورنر مقرر) ہے۔ تب مجھے اس خبر پر یقین آیا پھر میں نے پہلے شخص سے پوچھا: کہ تم کو یہ خبر کیسے معلوم ہوئی (حالانکہ تم یہیں رہ رہے تھے) اس نے کہا: پہلی (آسمانی) کتاب میں ہے کہ یہ نبی آج کے دن مرے گا۔ میں نے پوچھا: اس کے بعد کیا ہوگا (ہماری کتاب کیا کہتی ہے؟) اس نے کہا: ان کی چکی پینتیس سال تک چلتی رہے گی۔ (یعنی خلافت پینتیس سال تک نبوت کے طریق پر قائم رہے گی)۔ ابو نعیم

دوسرا باب..... امارت (حکومت) اور اس کے متعلق

قسم الافعال..... امارت (حکومت) کی ترغیب میں

۱۳۲۸۴..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ پاک قرآن کی نسبت سلطان (عادل کے حاکم وقت) کے ذریعے زیادہ (لوگوں کی مال و عزت کی) حفاظت فرماتا ہے۔ الخطیب فی التاريخ

۱۳۲۸۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: میں نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اس سلطان (بادشاہ) کے بارے میں بتائیے کہ جس کے آگے گردنیں تسلیم ہو جائیں اور لشکر اس کے تابع ہو جائیں وہ کیا بادشاہ ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وہ زمین پر رحمان کا سایہ ہے، بندگان خدا میں سے ہر مظلوم اس کے ٹھکانے پر آ کر پناہ حاصل کرتا ہے، اگر وہ عدل کرتا ہے تو اس کے لیے اجر لازم ہے اور رعایا پر اس کا شکر لازم ہے اور اگر (خدا نخواستہ) وہ ظلم اور خیانت کرتا ہے تو اس پر اس کا وبال اور مصیبت آتی ہے اور رعایا کے لیے ایسے موقع پر صبر کرنا لازم ہے۔ الدبلمی

۱۳۲۸۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

لوگوں (کے حالات) کو صرف امیر وقت درست کر سکتا ہے خواہ وہ نیک ہو یا بد۔

لوگوں نے پوچھا: یا امیر المؤمنین! نیک تو درست ہے فاجر کے ذریعے کیسے حالات درست ہوں گے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: فاجر کے ذریعے اللہ پاک راستوں کو پر امن بنا دیتا ہے، اس کے ساتھ دشمن سے جنگ کی جاتی ہے، اس کے واسطے سے مال غنیمت کا حصول ہوتا ہے، اس کے حکم پر حدود اللہ کا نفاذ ہوتا ہے، اس کی سربراہی میں بیت اللہ کا حج کیا جاتا ہے اور اس کی وجہ سے مسلمان امن کے ساتھ اللہ کی عبادت کرتا ہے حتیٰ کہ اس کی موت آ جاتی ہے۔ خواہ اس کے اپنے کردار کیسے ہوں مگر وہ پھر بھی لوگوں کے لیے باعث امن ہوتا ہے۔

امارت (حکومت) پر وعیدوں کا بیان

۱۳۲۸۷... (مسند الصدیق) قیس بن ابی حازم، نافع بن عمرو الطائی سے روایت کرتے ہیں، نافع کہتے ہیں: میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ رضی اللہ عنہ منبر پر جلوہ افروز تھے اور ارشاد فرما رہے تھے:

جو شخص امت محمدیہ ﷺ کے معاملات (حکومت) میں سے کسی منصب پر فائز ہوا پھر اس نے ان پر کتاب اللہ کے احکام کو نافذ نہیں کیا تو اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ البغوی

۱۳۲۸۸... رافع الطائی سے مروی ہے کہ میں ایک غزوہ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہم صحبت تھا۔ جب ہم غزوے سے واپس لوٹنے لگے، میں نے عرض کیا: اے ابو بکر! مجھے کچھ نصیحت فرما دیجئے! حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

فرض نماز اس کے وقت پر قائم کر، اپنے مال کی زکوٰۃ جی جان سے ادا کر، رمضان کے روزے رکھ، بیت اللہ کا حج کر، یاد رکھ! اسلام میں ہجرت اچھا عمل ہے، جہاد ہجرت میں اچھا عمل ہے۔ کبھی امیر نہ بننا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ امارت۔ حکومت جو آج تم دیکھ رہے ہو ایک نمونہ ہے۔ قریب ہے کہ یہ پھیل جائے اور (اس قدر) اس کی کثرت ہو جائے کہ نا اہل بھی اس کو پالیں۔ جو امیر ہوگا وہ لوگوں میں سب سے طویل حساب کتاب کا سامنا کرے گا اور سخت عذاب میں مبتلا ہوگا۔ اور جو امیر (حاکم) نہ ہوگا وہ آسان حساب دے گا اور (اگر اس پر عذاب ہو تو) اس کا عذاب بھی آسان ہوگا، کیونکہ حکام مؤمنین پر ظلم کرنے میں قریب ہوتے ہیں۔ جو مؤمنین پر ظلم کرتا ہے وہ اللہ کے ذمے کو توڑتا ہے کیونکہ وہ اللہ کے پڑوسی اور اس کے بندے ہیں۔ اللہ کی قسم! تمہارے کسی پڑوسی کی بکری یا اونٹ کو کوئی تکلیف لاحق ہوتی ہے تو وہ بھی تکلیف اور دکھ محسوس کرتا ہے اور کہتا ہے: ہائے میرے پڑوسی کی بکری یا اونٹ کیسی تکلیف میں ہے۔ تو اللہ پاک تو اپنے پڑوسی کی وجہ سے زیادہ غضب ناک ہوتا ہے۔

ابن المبارک فی الزہد

۱۳۲۸۹... زینب بنت المہاجر سے مروی ہے، فرماتی ہیں: میں حج کے ارادے سے نکلی، میرے ساتھ ایک دوسری عورت بھی تھی۔ میں نے اپنے لیے ایک خیمہ کھڑا کر لیا اور نذر مان لی کہ میں کسی سے بات نہیں کروں گی۔ پھر ایک آدمی آیا اور اس نے خیمے کے دروازے پر کھڑے ہو کر السلام علیکم کہا۔ اس کے سلام کا جواب میری ساتھی نے دیا۔ آدمی نے اس سے پوچھا: کیا بات ہے تیری ساتھی جو اب کیوں نہیں دیتی۔ اس نے نذر مان لی ہے کہ کسی سے بات نہیں کرے گی۔ پھر آدمی نے (مجھے مخاطب ہو کر) کہا: بات کر، کیونکہ یہ تو جاہلیت کا عمل ہے۔ زینب کہتی ہیں: تب میں بول پڑی اور میں نے پوچھا: آپ کون ہیں، اللہ آپ پر رحم کرے۔ آدمی نے جواب دیا: مہاجرین کا ایک آدمی ہوں۔ میں نے پوچھا: کون سے مہاجرین میں سے؟ آدمی نے کہا: قریش میں سے۔ میں نے پوچھا: کون سے قریش میں سے؟ تب اس آدمی نے کہا: تم بہت سوال کرتی ہو، میں ابو بکر ہوں۔ میں نے عرض کیا: اے خلیفہ رسول اللہ! ہم (مسلمان) جاہلیت کے زمانے سے ابھی نکلے ہی ہیں ہمارے لوگ ایک دوسرے پر کم ہی اعتماد کرتے ہیں اب اللہ پاک امن و امان لے آیا ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں۔ یہ حالات ہمارے ساتھ کب تک رہیں گے؟ ارشاد فرمایا: جب تک تمہارے ائمہ درست رہیں۔ میں نے پوچھا: ائمہ کون ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تیری قوم میں ایسے سردار نہیں ہیں جن کی اطاعت کی جاتی ہے؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں ضرور ہیں۔ ارشاد فرمایا: پس وہی (ائمہ ہیں)۔ ابن سعد

۱۳۲۹۰... حییۃ بنت ابی حییۃ فرماتی ہیں: ایک آدمی (دن کی کڑی) دوپہر میں میرے پاس آیا میں نے پوچھا: اے بندۂ خدا تیری کیا حاجت ہے؟ آدمی نے کہا: میں اور میرا ایک ساتھی اپنے اونٹ کی تلاش میں نکلے تھے۔ میرا ساتھی تو تلاش میں نکل گیا ہے جبکہ میں سائے میں آ گیا تاکہ کچھ سستالوں، مجھے کچھ (پانی وغیرہ) پینے کی طلب ہے۔ حییۃ کہتی ہیں: میں اپنی اونٹنی کے پاس گئی جو تھوڑا بہت دودھ دے دیتی تھی میں نے اس کا دودھ دو کر اس آدمی کو پلایا۔ مجھے اس آدمی میں نیک صورت نظر آئی۔ میں نے اس سے پوچھا: اے بندۂ خدا تو کون ہے؟ اس نے کہا: ابو بکر۔ میں نے پوچھا: کیا وہی ابو بکر جو رسول اللہ کا ساتھی ہے، جس کے متعلق میں نے سنا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ تب میں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اپنے

لوگوں کی زمانہ جاہلیت کی کچھ جنگوں اور دوستیوں کا حال سنایا جو قبیلہ حنظلہ کے ساتھ ہوئی تھیں۔ پھر میں نے پوچھا: اے اللہ کے بندے! لوگوں کی امن و سکون والی یہ حالت کب تک رہے گی؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تک ائمہ درست رہیں گے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تو قبیلہ کے سردار کو نہیں دیکھتی لوگ اس کی اتباع کرتے ہیں اور اس کی بات مانتے ہیں، پس یہ قوم کے سردار جب تک درست رہیں گے (تو یہ امن و سکون رہے گا۔ مسدد، ابن منیع، مسند الدارمی

ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی اسناد حسن جید ہے۔

۱۳۲۹۱۔۔۔ رافع الطائفی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا: پھر مسلمانوں کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

جس نے کسی مسلمان پر ظلم کیا اس نے اللہ کے ذمے کو توڑ دیا اور جو شخص مسلمانوں کا والی بنا پھر اس نے ان کو کتاب اللہ کے مطابق نہیں چلایا

اس پر اللہ کی لعنت ہے اور جس نے حج کی نماز پڑھی وہ اللہ کے ذمے میں آگیا۔ الدیلموری

فائدہ:..... ذمہ سے مراد اجازت نامہ لے سکتے ہیں۔ جس طرح بین الممالک ویزے کا اجراء ہوتا ہے۔ اس کی موجودگی میں صاحب ویزے پر غیر حکومت کا ظلم ڈھانا اس شخص کے ملک کے ذمہ (ویزہ) کو توڑنا ہوتا ہے۔

۱۳۲۹۲۔۔۔ ۱۔۔۔ ما عیمل بن عبید اللہ بن سعید بن ابی مریم عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے ابو مریم کہتے ہیں کہ مجھے خبر ملی ہے کہ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا تو وہ منبر پر چڑھے، اللہ کی حمد و ثناء بیان کی پھر ارشاد فرمایا:

اللہ کی قسم! اگر یہ خطرہ مجھے درپیش نہ ہوتا کہ تمہارے معاملات حکومت درہم برہم ہو جائیں گے خواہ ہم موجود ہوں تو میں یہ بات پسند کرتا کہ سلطنت کی باگ ڈور اس شخص کے سپرد کر دیتا جو تم میں سے مجھے سب سے زیادہ ناپسند ہوتا پھر اس کے لیے کوئی بھلائی نہ ہوتی۔ یاد رکھو! لوگوں میں سب سے بد بخت دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی بادشاہ ہوں گے۔ یہ سن کا حاضرین خطبہ نے تعجب سے اپنی گردنیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف اٹھائیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: پرسکون رہو، پرسکون رہو۔ تم لوگ جلد باز ہو۔ کوئی بادشاہ کسی سلطنت پر براہمان نہیں ہوتا مگر اللہ پاک کو اس کے سلطنت پر بیٹھنے سے قبل اس کی بادشاہی اور سلطنت کی خبر ہوتی ہے اور پھر اللہ پاک اس کی عمر کو نصف کم کر دیتا ہے۔ اور پھر اس پر رنج و غم مسلط فرما دیتا ہے۔ جو اس کی ملکیت اور ہاتھوں میں زیر تصرف ہے اس سے اس کو بے رغبت کر دیتا ہے جبکہ جو لوگوں کے مال میں ہے اس کی اس کے اندر طمع و لالچ پیدا کر دیتا ہے، پھر اس کی معیشت زندگی تنگ ہو جائے گی خواہ وہ عمدہ عمدہ کھانے کھائے، اعلیٰ پوشاک زیب تن کرے حتیٰ کہ پھر جب اس کا سایہ جھک جائے گا، اس کی روح نکل جائے گی اور وہ اپنے رب کے سامنے حاضر ہوگا تب اس کا پروردگار اس سے سخت حساب لے گا اور اس کی مغفرت کے مواقع کم رہ جائیں گے۔ پس خبردار سن لو مساکین ہی بخشے بخشائے لوگ ہیں۔

ابن زنجویہ فی کتاب الاموال

۱۳۲۹۳۔۔۔ عمیر بن سعد الانصاری جن کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جمح پر گورنر بنایا تھا سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا: میں تم سے ایک سوال پوچھتا ہوں تم چھپانا مت۔ کعب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: نہیں، اللہ کی قسم! جو میرے علم میں ہوگا میں اس کو آپ سے ہرگز نہیں چھپاؤں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سب سے زیادہ امت محمدیہ ﷺ پر تم کس چیز کا خوف کرتے ہو؟ حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: گمراہ کن حکمرانوں کا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا: یہ راز مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھی بتایا تھا۔

مسند احمد

۱۳۲۹۴۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

اگر نہ فرات کے کنارے بھینڑ کا بچہ بھی گر کر ہلاکت کی نذر ہو جائے تو مجھے ڈر ہے کہ نہیں اللہ پاک مجھ سے اس کا سوال نہ کرے۔

ابن سعد، ابن ابی شیبہ، مسدد، حلیۃ الاولیاء، ابن عساکر

۱۳۲۹۵۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا:

کسی آدمی نے مکمل طور پر حکومت کی حرص کی تو یہ ممکن نہیں کہ وہ انصاف برت سکے۔ ابن ابی شیبہ

ظالم حکمرانوں کے لئے ہلاکت ہے

۱۳۲۹۶... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا:

اہل زمین کے حاکموں کے لیے ہلاکت ہے، اہل آسمان کے حاکموں کی طرف سے جس دن اہل زمین اہل آسمان سے ملاقات کریں گے، مگر وہ لوگ جو عدل کو رائج کریں، حق کا فیصلہ کریں، خواہش پر فیصلہ نہ کریں، رشتہ داری کی حمایت میں فیصلہ نہ کریں، اپنی خواہش پر فیصلہ نہ کریں اور نہ کسی کے ڈر اور خوف سے ناحق فیصلہ کریں اور کتاب اللہ کو اپنی آنکھوں کے درمیان آئینہ بنا کر رکھیں۔

ابن ابی شیبہ۔ الزهد للامام احمد، ابن خزیمہ، السنن للبیہقی، ابن عساکر

۱۳۲۹۷... طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: فیصلہ کرو اور ہم سے اس کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

۱۳۲۹۸... سلیمان بن موسیٰ سے مروی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لکھا: حاکم کا اپنی امارت (رعایا) میں تجارت کرنا خسارہ (اور ظلم) ہے۔ السنن للبیہقی

۱۳۲۹۹... قطن بن وہب اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ ان کو ایک سفر میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی رفاقت کا شرف حاصل ہوا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ مقام روحاء کے قریب پہنچے تو (بقول معن اور عبداللہ بن مسلمہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک چرواہے کی آواز سنی جو پہاڑ سے آرہی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے پاس پہنچنے کے لیے اوپر چڑھے۔ جب اس کے قریب پہنچے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چرواہے کو آواز دی: اے بکریوں کے چرواہے! چرواہے نے آپ کی آواز کا جواب دیا۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اے چرواہے! میں ایسی جگہ کے پاس سے گذر کر آ رہا ہوں جو تیری اس جگہ سے زیادہ سرسبز و شاداب ہے۔ اور ہر راعی (چرواہے) سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

یہ کہہ کر آپ رضی اللہ عنہ اتر کر سوار یوں کے ساتھ آملے۔ مؤطا امام مالک، ابن سعد

۱۳۳۰۰... محمود بن خالد سے مروی ہے کہ ہمیں سوید بن عبدالعزیز نے بیان کیا، ان کو ابوالحکم سیار نے بیان کیا وہ ابووائل سے روایت کرتے ہیں کہ:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بشر بن عاصم رضی اللہ عنہ کو ہوازن کے صدقات (اموال زکوٰۃ) کی وصولی پر مقرر کر دیا بشر پیچھے رہ گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جا کر ان سے ملاقات کی اور پوچھا: تم پیچھے کیوں رہ گئے؟ کیا تم پر ہماری بات سننا اور اس کی اطاعت بجالانا واجب نہیں ہے کیا؟ بشر نے عرض کیا: کیوں نہیں، لیکن میں نے رسول اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

جو شخص مسلمانوں کے امور (مملکت) میں سے کسی چیز کا والی بنا اس کو قیامت کے دن جہنم کے پاس پرکھڑا کر دیا جائے گا اگر وہ اچھائی برتنے والا ہو تو نجات پا جائے گا اور اگر وہ برائی اختیار کرنے والا ہو تو پل اس کے نیچے سے شق جائے گا اور وہ اس جہنم میں ستر سال کی گہرائی تک گرتا رہے گا۔

بشر کی بات سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بذات خود رنجیدہ اور غمزدہ ہو گئے اور واپس لوٹ آئے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی ان سے ملاقات ہوئی۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا بات ہے میں آپ کو رنجیدہ اور غمزدہ حالت میں دیکھ رہا ہوں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کیوں نہ رنجیدہ و غمزدہ ہوں حالانکہ میں نے بشر بن عاصم سے سنا ہے وہ رسول اکرم ﷺ کی حدیث روایت کرتے ہیں کہ:

جو شخص مسلمانوں کے امور (مملکت) میں سے کسی چیز کا والی بنا اس کو قیامت کے روز جہنم کے پل پر کھڑا کر دیا جائے گا اگر وہ اچھائی کرنے والا ہو تو نجات پا جائے گا اور اگر وہ برائی اختیار کرنے والا ہو تو پل اس کے نیچے سے شق ہو جائے گا اور وہ اس میں ستر سال کی گہرائی تک گرتا رہے گا۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا آپ نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو لوگوں میں سے کسی ایک شخص کا بھی والی بنا اس کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور جہنم کے پل پر کھڑا کر دیا جائے گا اگر وہ اچھائی کرنے والا ہو تو نجات پا جائے گا اور اگر وہ برائی اختیار کرنے والا ہو تو پل شق ہو جائے گا اور وہ جہنم میں ستر سال کی گہرائی تک جا کرے گا اور وہ جہنم سیاہ تاریک ہے۔

پھر حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: دونوں حدیثوں میں سے کونسی حدیث نے آپ کے دل کو زیادہ تکلیف دی ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دونوں ہی نے میرے دل کو تکلیف میں ڈال دیا ہے۔ لیکن پھر حکومت کون قبول کرے گا؟ جب اس میں اس قدر سختی ہے؟ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

وہ شخص جس کی ناک اللہ نے کاٹ دی ہو اور اس کا رخسار زمین سے ملا دیا ہو۔ بہر حال ہم (آپ کے متعلق) خیر کے سوا کچھ نہیں جانتے لیکن قریب ہے کہ آپ اگر کسی ایسے شخص کو والی بنائیں جو حکومت میں عدل نہ کر سکے تو وہ اس کے دردناک عذاب سے نہیں نجات پاسکے گا۔

البغوی، الجامع لعبدالرزاق، ابو نعیم، ابو سعید النقاش فی کتاب القضاة فی المتفق کلام: سوید بن عبدالعزیز متروک (ناقابل اعتبار) راوی ہے لیکن یہ حدیث دوسری سندوں سے بھی مروی ہے جو مسند بشر کے ذیل میں آرہی ہے۔

۱۳۳۰۱۔ عمران بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ بن کعب نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کو فرمایا: کیا بات ہے آپ مجھے حکومت کی کوئی ذمہ داری نہیں سونپتے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اچھا نہیں لگتا کہ آپ اپنے دین کو گنڈا کریں۔ ابن سعد

۱۳۳۰۲۔ حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنی ولایت (دور خلافت) میں فرمایا: جو شخص میرے بعد اس منصب پر بیٹھے گا وہ جان لے کہ قریب کے اور دور کے (بہت سے) لوگ اس کو اس سے حاصل کرنے کا خیال رکھیں گے اور اللہ کی قسم! میں تو اپنی جان کے دفاع میں لوگوں سے قتال کرنے سے دریغ نہیں کروں گا۔ ابن سعد

۱۳۳۰۳۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میں اس بند گھر (یعنی محل) میں نماز پڑھوں۔ مسدد

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی ہدایات

۱۳۳۰۴۔ موسیٰ بن جبیر اہل مدینہ کے شیوخ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ (گورنر مصر) کو لکھا:

اما بعد! میں نے اپنی طرف کے لوگوں کے لیے، ان کی اولاد کے لیے اور جو بھی مدینے آئیں اہل یمن وغیرہ میں سے اور جو تمہاری طرف سے اور دوسرے علاقوں سے یہاں آئیں ان سب (مسلمانوں) کے لیے وظائف مقرر کر دیئے ہیں۔ دیکھو جن کے لیے میں نے کوئی وظیفہ مقرر کیا ہو پھر وہ تمہارے پاس آئے تو اس کو اور اس کی اولاد کو میرا مقرر کردہ وظیفہ دو۔ اور جو ایسے لوگ تمہارے پاس آئیں جن کے لیے میں نے کوئی وظیفہ مقرر نہ کیا ہو تو تم یہ دیکھو کہ میں نے ان کے مثل لوگوں کے لیے کیا وظیفے مقرر کیے ہیں پھر تم اس کی مثل ان کے لیے وظیفے مقرر کر دو۔ اور تم خود

اپنے لیے دو سو دینار لے لو۔ یہ وظیفہ بدری مہاجرین اور انصار صحابہ کا وظیفہ ہے۔ تمہارے دوسرے ہم عصر لوگوں میں سے کسی کو وظیفہ کی یہ مقدار نہیں پہنچی۔ کیونکہ تم مسلمانوں کے گورنروں میں سے ہو اس وجہ سے میں نے تم کو سب سے اوپر رکھا ہے۔ اور میں جانتا ہوں کہ ایک اہم کام تمہارے ذمے لازم ہے۔ تم خرچ کو پورا پورا حاصل کرو لیکن حق کے ساتھ لو۔ پھر جمع کرنے کے بعد اس کو روک لو اور پھر اس میں سے مسلمانوں کے عطیے اور دوسرے اہم مصارف نکالو جن کے بغیر چارہ کار نہیں۔ پھر جو بیچ جائے وہ میرے پاس (دار الخلافہ) بھیج دو۔ جان رکھو کہ تمہاری اطراف کی سر زمین مصر میں شمس نہیں ہے۔ کیونکہ یہ (تلوار کی بجائے) صلح کے ساتھ فتح ہوتی ہے۔ اور اس میں مسلمانوں کے لیے مال غنیمت نہیں ہے۔ پہلے تم اس مال میں سے سرحدوں کی حفاظت میں خرچ کرو گے اور سپاہیوں کے وظیفے دو گے، اس کے بعد بچنے والے مال میں سے اللہ کے بتائے ہوئے مصارف میں خرچ کرو گے۔ فقیر، مسکین وغیرہ اور اے عمرو! جان لو کہ اللہ پاک تم کو دیکھ رہا ہے اور تمہارے عمل کو دیکھ رہا ہے۔ بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی کتاب میں ارشاد فرماتا ہے:

واجعلنا للمتقين اماما.

اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا (سربراہ) بنا۔

یعنی تم کو ایسا ہونا چاہیے کہ جس کی پیروی کی جائے۔ نیز یاد رکھنا تمہارے ساتھ ذمی (غیر مسلم معاہدہ میں شامل) لوگ بھی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو خیر خواہی کی وصیت کی اور قبیلوں کے ساتھ خیر خواہی کی تاکید کی ہے۔ اور یہی ذمی قبیلی بھی ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

قبیلوں کے ساتھ خیر خواہی برتو بے شک ان کا ذمہ (حفاظت و پاسداری) ہے اور رحم کا تعلق ہے کیونکہ ام اسماعیل انہی میں سے تھیں۔ نیز رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

جس نے کسی معاہدہ (ذمی) پر ظلم کیا یا اس کو طاقت سے اوپر بوجھ لادا میں قیامت کے دن اس کا خصم (دشمن) ہوں گا۔

اے عمرو! پس ڈرتے رہنا کہ کہیں رسول اللہ ﷺ تمہارے خصم نہ بن جائیں بے شک وہ جس کے خصم ہوں گے اس پر غالب آئیں گے۔ اللہ کی قسم! اے عمرو! مجھے اس امت کی حکمرانی کے ساتھ آزمائش و مصیبت میں ڈال دیا گیا ہے، میں اپنے آپ کو کمزور محسوس کرتا ہوں، میری رعیت بکھر چکی ہے اور میری ہڈیاں کمزور ہو چکی ہیں۔ میں اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے اس حال میں اپنے پاس اٹھالے کہ میں کوتاہی کرنے والا شمار نہ کیا جاؤں۔ کیونکہ اللہ کی قسم! مجھے سخت ڈر اور خوف لاحق ہے کہ اگر تیری عمل داری کے دور دراز گوشے میں بھی کہیں اگر کوئی اونٹ ضائع ہو کر بلاک ہو گیا تو مجھ سے قیامت کے دن اس کے بارے میں ضرور سوال کیا جائے گا۔ ابن سعد

۱۳۳۰۵۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

جس نے کسی آدمی کو محبت یا رشتہ داری کی وجہ سے کوئی منصب تفویض کیا اور صرف یہی بات مد نظر رکھی تو بے شک اس نے اللہ سے، اس کے رسول سے اور مومنین سے خیانت برتی۔ فی المداراة

فائدہ:۔۔۔ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے اس روایت کی تخریج کرنے والے کا نام معلوم نہیں۔ مگر یہ کہ یہ کسی قدیم کتاب میں سے لی گئی ہے جس میں ابویضیہ سے کثیر روایات منقول ہیں۔

۱۳۳۰۶۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

جس نے کسی فاجر (بدکار) کو سرکاری منصب تفویض کیا حالانکہ اس کو اس کے فاجر ہونے کا علم ہے تو وہ خود بھی اس کے مثل ہے۔ فی المداراة

۱۳۳۰۷۔۔۔ فضل بن عمیرہ سے مروی ہے کہ احنف بن قیس ایک عراقی وفد کے ساتھ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے۔ وہ بن انتہائی سخت گرمی کا دن تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (دھوپ میں) ایک محنت مزدوری والی عبا پہنے ہوئے صدقے کے ایک اونٹ کو تیل مل رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے احنف بن قیس کو فرمایا: اے احنف! اپنے کپڑے بدل لو اور آ جاؤ، آ کر امیر المومنین کی مدد کرو اس اونٹ کی خدمت کرنے میں۔ یہ اونٹ صدقہ کا اونٹ ہے اس میں یتیم، مسکینوں اور فقیروں کا حق ہے۔ ایک آدمی نے کہا: یا امیر المومنین! اللہ آپ کی

مغنت سے، آپ صدقے کے غلاموں میں سے کسی غلام کو کیوں نہیں حکم دیدیتے، وہ یہ کام اچھی طرح انجام دے لے گا۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو ارشاد فرمایا:

اے فلانی کے بیٹے! مجھ سے اور احنف بن قیس سے بڑا غلام کون ہوگا بے شک جو مسلمانوں کا امیر ہوتا ہے وہ مسلمانوں کا غلام ہوتا ہے، اس پر رعایا کی خدمت اسی طرح واجب ہے جس طرح غلام پر اپنے آقا کی خدمت واجب ہوتی ہے، کہ اس کے ذمہ آقا کی خیر خواہی اور اس کی امانت کی ادائیگی لازم ہے۔ فی المداراة

۱۳۳۰۸... عن فضیل بن غزوان عن محمد الراسی عن بشر بن عاصم بن شقیق الشقی کی سند سے مروی ہے۔

ہر منصب والے کو جہنم کے پل پر کھڑا کیا جائے گا

بشر بن عاصم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے ایک عہدہ لکھ دیا۔ بشر کہتے ہیں میں نے عرض کیا: مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں ہے کیونکہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

وایوں (سرکاری مناصب پر فائز لوگوں) کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور ان کو جہنم کے پل پر کھڑا کر دیا جائے گا، پس جو شخص اللہ کا اطاعت گزار ہوگا اللہ پاک اس کو دائیں ہاتھ سے تھام لے گا اور جہنم سے نجات دیدے گا۔ اور جو شخص اللہ کا نافرمان ہوگا جہنم کا پل اس کے نیچے سے تھک ہو جائے گا اور وہ جہنم کی وادی میں گرتا چلا جائے گا جو شعلوں سے بھڑک رہی ہوگی۔

یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیج کر بلوایا پھر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ نے یہ حدیث رسول اکرم ﷺ سے سنی ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں۔ اور اللہ کی قسم! اس وادی کے بعد جہنم کی آگ کی آبی اور وادی ہوگی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے کچھ بھی جواب دینا گوارا نہ کیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب اس حکومت میں اس قدر سخت وعید ہے تو اس کو کون قبول کرے گا؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: وہ شخص جس کی ناک اللہ نے کاٹ دی ہو اور اس کی آنکھ نکال دی ہو اور اس کا رخسار زمین کے ساتھ رگڑ دیا ہو۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ابو نعیم

فاکدہ:..... امام ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کو عمار بن یحییٰ نے عن سلمۃ بن ابی تمیم عن عطاء بن ابی رباح عن عبد اللہ بن سفیان عن بشر بن عاصم کے طریق سے بھی اس کے مثل نقل کیا ہے۔ مؤلف سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں اس طریق سے ابن مندہ نے بھی اس کو نقل کیا ہے۔ پس یہ دونوں طریق تنویر دینے والے ہیں اس طریق کو جو مسند عمر میں ہے۔ امام ابن حجر الاصابہ میں فرماتے ہیں محمد الراسی کے متعلق ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وہ ابن سلیم ہے اگر واقعی ایسا ہے تو پھر مذکورہ اسناد منقطع ہے کیونکہ محمد الراسی نے بشر بن عاصم کو نہیں پایا۔

۱۳۳۰۹ ابو برة الاسدی سے مروی ہے کہ زیاد کو شتر الرعاء الحطمة کہا جاتا تھا میں نے ان کو کہا: تم ان میں شامل ہونے سے اجتناب کرو۔ ابن عساکر فاکدہ:..... زیاد کو شتر الرعاء الحطمة اور سخت گیر انسان تھا۔ اس وجہ سے اس کو شتر الرعاء الحطمة کہا جاتا تھا۔ یہ لفظ اونٹوں کے اس چرواہے کو بولتے تھے جو ان کو بکتے وقت خوب مارتا ہو پانی پر لے جاتا وقت مار مار کر ان کو ایک دوسرے پر چڑھا دیتا ہوں اور اسی طرح ان کے سیر ہونے سے قبل ہی مار مار کر واپس لے آتا۔ چنانچہ ابو برة رضی اللہ عنہ نے زیاد کو نصیحت کی کہ ایسی سخت گیری نہ اپناؤ کہ واقعی ایسے ظالم چرواہوں میں شامل ہو جاؤ۔
۱۳۳۱۰ عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کو ارشاد فرمایا:

اے عبد الرحمن! حکومت کا سوال نہ کرنا۔ کیونکہ اگر تمہارے سوال کرنے پر وہ تم کو سپرد کردی گئی تو تم کو بھی اس کے سپرد کر دیا جائے گا اور اگر (بلا طلب) تم کو حکومت دی گئی تو پھر تمہاری اس پردہ کی جائے گی۔ جب تم کسی بات پر قسم اٹھا لو پھر اس کو نہ کرنے میں عافیت جانو تو وہی کرو جو بہتر ہو اور اپنی قسم کا کفارہ دیدو۔ یاد رکھو! گذری بات کو سچ سمجھ کر قسم اٹھانے پر وہ غلط نکلے تو اس پر کفارہ نہیں، قطع رحمی کی قسم اٹھا لو تو اس کو پورا نہ کرو۔

بلکہ کفارہ ادا کرو اور جو چیز تمہارے اختیار میں نہیں اس پر اٹھائی گئی قسم کو پورا کرنے کی حاجت نہیں (بلکہ کفارہ ہے)۔ ابن عساکر

امارت (حکومت) کے آداب میں

۱۳۳۱۱..... شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے ایسا کوئی شخص بتاؤ جس کو میں مسلمانوں کے ایک اہم معاملے پر عامل بنا سکوں۔ لوگوں نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا نام لیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ تو کمزور (بوڑھے) ہو گئے ہیں۔ لوگوں نے کسی اور شخص کا نام لیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس شخص کی کوئی حاجت نہیں ہے۔ لوگوں نے پوچھا: آخر آپ کس کو چاہتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا شخص جو لوگوں کا امیر بنے تو انہی میں سے ایک فرد نظر آئے اور جب وہ امیر نہ ہو تو ان کا امیر محسوس ہوگا۔ لوگوں نے عرض کیا: ایسا شخص ہم صرف ربیع بن زیاد الحارثی کو جانتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم نے سچ کہا۔ الحاکم فی الکنی

۱۳۳۱۲..... (مسند الصدیق رضی اللہ عنہ) سلیمان بن احمد، یعقوب بن اسحاق المخزومی، عباس بن بکار الضبی، عبدالواحد بن ابی عمر الاسدی، المعافی ابن زکریا الجری، محمد بن مخلد، ابو یعلی الساجی، الاصدعی، عقبۃ الاصم، عطاء، ابن عباس۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار پڑھے:

جب تو لوگوں میں سب سے شریف شخص کو دیکھنا چاہے تو بادشاہ کو فقیرانہ لباس میں دیکھ لے جو لوگوں میں زیادہ فقر و فاقہ والا ہو اور دنیا

اور دین دونوں کے لیے درست ہے۔ ابن النجار

۱۳۳۱۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

حاکم پر لازم ہے کہ اللہ کے نازل کردہ احکام کے ساتھ فیصلہ کرے اور امانت کو ادا کرے جب وہ یہ کام انجام دے تو لوگوں پر لازم ہے کہ اس کی بات پر کان دھریں اور اس کی تعمیل کریں اور جب ان کو بلا یا جائے تو وہ بلیک نہیں۔

القریبی، السنن لسعد بن منصور، مصنف ابن ابی شیبہ، ابن زنجویہ فی الاموال، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم۔ ۱۳۳۱۴..... علی بن ابی ربیعہ الاسدی سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس اپنے بیٹے کو اپنی جگہ لشکر میں بھیجنے کے لیے لے کر آیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بوڑھے کی رائے میرے نزدیک جو ان کی جنگ میں شرکت سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

عباس الرعی فی جزئہ، السنن للبیہقی

۱۳۳۱۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

حکمرانوں میں سے جس شخص میں یہ تین صفات ہوں وہ واقعی حاکم بننے کے لائق ہے:

جب فیصلہ کرے تو امانت اور انصاف کی بھرپور قوت رکھے، رعایا سے پردہ میں نہ رہے اور قریب اور بعید (رشتہ دار اور غیر واقف کار) ہر

ایک پر کتاب اللہ کو نافذ کرے۔ الدیلمی

۱۳۳۱۶..... صاحب بن یزید سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: میں اللہ کے بارے میں ملامت کرنے والے کی ملامت کو نہ دیکھوں یا اپنی ذات کا خیال رکھوں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص مسلمانوں کے امور پر والی ہو وہ تو اللہ کے بارے میں کسی کی ملامت کی پرواہ قطعاً نہ کرے اور جو عام آدمی ہے وہ اپنی ذات کا خیال رکھے اور اپنے حاکم کے لیے خیر خواہی برتے۔

شعب الایمان للبیہقی

۱۳۳۱۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

لوگ مشتعل سیدھی راہ پر گامزن رہیں گے جب تک ان کے حکمران اور راہنما سیدھے رہیں گے۔ ابن سعد، السنن للبیہقی

۱۴۳۱۸ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:
رعایا حاکم کو (امانت) ادا کرنے والی رہے گی جب تک حاکم اللہ کو (امانت) ادا کرنے والا رہے گا جب امام (امانت ذاری) اٹھالے گا تو رعایا بھی اٹھالے گی۔ ابن سعد، ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی، النسائی

منصب حکومت میں چار باتوں کا ہونا ضروری ہے

۱۴۳۱۹ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:
اس حکومت پر بیٹھنے کے لائق صرف وہی شخص ہے جس میں چار خصلتیں ہوں: کمزوری نہ ہو مگر نرم ہو، شدت ہو مگر سخت مزاجی اور سخت گیری نہ ہو، مال کو روکنے کی صلاحیت رکھتا ہو مگر بخیل نہ ہو اور سخاوت کا مالک ہو مگر اسراف نہ کرتا ہو۔ اگر ان میں سے ایک صفت بھی کم ہو گئی تو باقی تین صفات بھی فاسد ہو جائیں گی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۴۳۲۰ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:
اللہ کے امر (سلطنت) کو وہی (حاکم) سیدھا کر سکتا ہے جو (اللہ کے حکم کے نفاذ میں تساہل اور نرمی نہ کرے اور ریاء کاری نہ کرے، حرم و ہوس کے پیچھے نہ پڑے، بری بات سے اجتناب برتے اور حق بات کو چھپائے نہ۔ الجامع لعبدالرزاق، و کعب الصغیر فی الغرر، ابن عساکر

۱۴۳۲۱ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے (گورنر) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا:
تو لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت نہ کر، لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر پینا پلانا نہ کر، لوگوں کے ساتھ ہاتھ پائی نہ کر، فیصلہ میں رشوت ستانی نہ کر، اور غصہ کی حالت میں دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرنا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۴۳۲۲ ... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے لکھا: کوئی امیر لشکر اور نہ امیر سرریہ (چھوٹا لشکر) کسی مسلمان پر حد نافذ نہ کرے جب تک کہ لشکر جنگ سے واپسی میں دشمن ملک کی حدود سے نکل آئے کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں اس کو شرکوں کے ساتھ مل جانے پر جوش و حمیت نہ آجائے۔ الجامع لعبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

۱۴۳۲۳ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: آدمی اپنے نفس پر بھی امانت دار نہیں رہے گا جب تو اس کو ڈرا دے گا یا اس کو باندھ دے گا یا اس کو زد و کوب کرے گا۔ الجامع لعبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، السنن لسعید بن منصور، السنن للبیہقی، السنن لابن ماجہ

۱۴۳۲۴ ... حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے عمال (ارکان حکومت) کو لکھا کرتے تھے: مجھے خط لکھتے رہا کرو۔ ابن ابی شیبہ
فائدہ: ... روایت کے الفاظ اگرچہ لاتخلدون علی کتابا ہیں جس کے معنی مذکورہ معانی کے مخالف ہیں ممکن ہے شاید کسی راوی یا کاتب سے بوند ہو۔

۱۴۳۲۵ ... ابو عمر ابن الجونی سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا:
ہمیشہ تم لوگوں کے دربار ہوتے آئے ہیں، جن کے پاس وہ اپنی حاجات لے کر جاتے ہیں۔ پس تم لوگوں کے سرداروں کا اکرام کرنا اور کمزور مسلمان کے لیے یہ حد کافی ہے کہ اس کے ساتھ فیصلہ میں اور تقسیم میں انصاف برتا جائے۔

ابن ابی الدنیا فی الاشراف، السنن للبیہقی، الجامع لعبدالرزاق

بے رحم شخص حکومت کا اہل نہیں

۱۴۳۲۶ ... ابو عثمان اشجندی سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بنی اسد کے ایک آدمی کو کوئی سرکاری عہدہ تفویض کیا وہ شخص

اینا عہدہ لینے آیا۔ حضرت امیر المؤمنین کے پاس ان کا کوئی بچہ آیا ہوا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے اس بچے کو بوسہ دیا۔ اسدی شخص نے عرض کیا یا امیر المؤمنین! آپ اس بچے کو چوم رہے ہیں، اللہ کی قسم! میں نے تو بھی اپنے کسی بچے کو نہیں چوما۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! تو تو پھر لوگوں پر رحم کھانے میں بہت کمی کرے گا، لا ہمارا عہدہ ہمیں واپس کر دے۔ تو کبھی ہمارا کوئی عہدہ مت اٹھانا۔

ہناد، السنن للبیہقی

۱۳۳۲۷۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: جب تم کسی شہر کا محاصرہ کرتے ہو تو کیا کرتے ہو؟ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم ایک آدمی کو شہر کی طرف بھیج دیتے ہیں (تا کہ وہ دروازہ کھول آئے) اور کھال کا لباس اس کو پہنا دیتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اس کو شہر والے فیصل سے پتھر ماریں تو؟ انس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: تب وہ قتل ہو جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تب تم ایسا ہرگز نہ کیا کرو تم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مجھے یہ بات خوشگوار نہیں لگتی کہ تم ایک مسلمان کی جان دے کر چار ہزار جنگجوؤں سے بھرے شہر کو فتح کر لو۔ الشافعی، السنن للبیہقی

۱۳۳۲۸۔ طاؤوس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر میں تم لوگوں پر ایسے شخص کو عامل، امیر و گورنر مقرر کر دوں جو میرے علم میں تم سب میں بہتر شخص ہو پھر میں اس کو عدل و انصاف کا حکم بھی دوں تو کیا میں نے اپنے ذمے لازم حق کو پورا کر دیا؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نہیں، جب تک کہ میں اس کے عمل کو نہ دیکھوں کہ اس نے میرے حکم پر عمل کیا ہے یا نہیں۔ السنن للبیہقی، ابن عساکر

۱۳۳۲۹۔ ابن جریج نے ہمیں خبر دی کہ مجھے یہ خبر ملی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ حاکم اپنے علم پر کسی کی پکڑ نہیں کر سکتا، نہ اپنے مان پر اور نہ شبہ کی وجہ سے کسی کو پکڑ سکتا ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۳۳۰۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

یہ حکومت کا معاملہ درست نہیں رہ سکتا مگر بغیر کسی جبر کے شدت کے ساتھ اور بغیر کسی کمزوری کے نرمی کے ساتھ۔ ابن سعد، ابن ابی شیبہ

۱۳۳۳۱۔ غتاب بن رافع سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ خبر ملی کہ (امیر کوفہ) حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ایک محل اپنے لیے بنالیا ہے اور اس کا دروازہ بھی رکھ لیا ہے اور حکم دیا ہے کہ میرے پاس کسی (فریادی) کا شور نہیں سننا چاہیے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیج کر محمد بن مسلمہ کو بلا دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کسی کام کو بالکل اپنی منشاء کے مطابق انجام دلانا چاہتے تھے تو محمد بن مسلمہ ہی کو بلا دیا کرتے تھے۔ چنانچہ محمد بن مسلمہ کو ارشاد فرمایا: تم سعد کے پاس جاؤ اور اس کا دروازہ جلا دو۔ وہ کوفہ پہنچے اور ان کے دروازے پر پہنچے تو چقماق نکال کر دروازہ کو آگ لگا دی۔

کوئی مخبر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان کو ساری خبر سنائی اور قاصد کا حلیہ ان کو بیان کیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ پہچان گئے کہ وہ محمد بن مسلمہ ہیں۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ چل کر محمد بن مسلمہ کے پاس گئے۔ ابن مسلمہ نے فرمایا: تمہاری طرف سے امیر المؤمنین کو خبر ملی ہے کہ تم نے یہ کہا ہے کہ مجھے کسی فریادی کا شور نہیں سننا چاہیے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اللہ کی قسم اٹھائی کہ انہوں نے ہرگز یہ بات نہیں کہی۔ محمد بن مسلمہ نے فرمایا: ہمیں جو حکم ملا ہے ہم اس کو انجام دیں گے اور جو تم کہہ رہے ہو وہ تمہاری طرف سے پہنچا دیں گے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کو توشہ دینے کی کوشش کی مگر حضرت محمد بن مسلمہ نے لینے سے انکار کر دیا پھر اپنی سواری پر سوار ہوئے اور مدینہ چلے آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے محمد بن مسلمہ کو (اس قدر جلد واپس) دیکھا تو فرمایا: اگر تمہارے ساتھ حسن ظن نہ ہوتا تو ہم خیال کرتے کہ تم حکم کی تعمیل کر رہے ہو۔ محمد بن مسلمہ نے عرض کیا: وہ انتہائی تیز رفتاری کے ساتھ سفر کرتے رہے تھے اور عرض کیا کہ انہوں نے حکم کی تعمیل کر دی ہے جبکہ سعد رضی اللہ عنہ معذرت کر رہے تھے اور انہوں نے حلیہ قدم اٹھا کر بیان دیا کہ انہوں نے ہرگز ایسی کوئی بات نہیں کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا انہوں نے تم کو کچھ دینے کا حکم دیا تھا؟ حضرت محمد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: انہوں نے تو توشہ دینے کا حکم دیا تھا میں نے بھی اس کو ناپسند نہیں کیا مگر مجھے گوارا نہ تھا کہ میرے قریب دینے کے لوگ تو بھوک سے مریں جبکہ میں ارض عراق میں عیش کا کھانا کھاؤں آپ کے

لیے ٹھنڈا ہوا اور میرے لیے گرم، کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی نہیں سنا:

وہ شخص مؤمن نہیں ہو سکتا جو خود سیر ہو کر کھائے جبکہ اس کا پڑوسی بھوکا ہو۔ ابن المبارک، ابن راہویہ، مسدد

۱۳۳۳۲... حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ آسان چیز ہے جس کے ساتھ میں قوم کی فلاح و بہبود کرتا رہوں کہ امیر کی جگہ امیر بدلتا رہوں۔ ابن سعد

رعایا پر لازم ہے حکام کے حق میں خیر کی دعا کرے

۱۳۳۳۳... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: مجھے اس امر میں بڑی تکلیف ہوتی ہے کہ کسی ایسے آدمی کو امیر بناؤں جس سے قوی مجھ کو ملتا ہو۔ ابن سعد

۱۳۳۳۴... مسلمہ بن شہاب العبیدی سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے رعایا! ہمارا بھی تم پر حق ہے، ہماری عدم موجودگی میں ہماری خیر خواہی رکھو اور خیر کے کاموں پر ہماری معاونت کرو، اور اللہ کے نزدیک کوئی چیز زیادہ محبوب اور زیادہ نفع رسا نہیں ہے۔ حاکم کی بروباری اور زمری سے اور اللہ کے نزدیک کوئی چیز زیادہ ناپسندیدہ نہیں ہے حاکم کی جہالت اور اس کی بیوقوفی سے۔ ہناد

۱۳۳۳۵... عبداللہ بن عکیم سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے نزدیک حاکم کی بروباری اور زمری سے زیادہ کسی کی بروباری محبوب نہیں حاکم کی جہالت اور حماقت سے بڑھ کر کسی کی جہالت اللہ کو بغض نہیں۔ اور جو اپنے ظاہری احکام میں عقوود رکھ کر سے کام لیتا ہے اس کو عافیت نصیب ہوتی ہے، جو اپنی طرف سے لوگوں کو انصاف فراہم کرتا ہے وہ اپنے امر (حکومت) میں کامیابی پالیتا ہے اور اطاعت گذاری میں عاجزی و مسکنت نیکی کے زیادہ قریب ہے معصیت و نافرمانی کی عزت سے۔ ہناد

۱۳۳۳۶... ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کسی شخص کو کسی علاقے کا عامل (گورنر) مقرر فرماتے پھر اس علاقے سے کوئی وفد آتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے ان کے امیر کے متعلق دریافت فرماتے: تمہارا امیر کیسا تھا؟ کیا وہ غلاموں کی عیادت کو جاتا ہے؟ کیا وہ جنازوں کی ہمراہی کرتا ہے؟ اس کا دروازہ کیسا ہے نرم ہے (کھلا رہتا ہے یا بند؟) اگر وہ کہتے: اس کا دروازہ نرم ہے اور وہ غلاموں کی عیادت کرتا ہے تو اس کو عامل چھوڑ دیتے ورنہ اس کو پیغام بھیج کر بلوا لیتے اور معزول کر دیتے۔ ہناد

۱۳۳۳۷... ابو تمیم الحیثانی سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو لکھا: ابا بعد! مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تم نے منبر بنا لیا ہے تم اس کے ذریعے لوگوں کی گردنوں پر چڑھتے ہو (یعنی ان سے بلند ہوتے ہو) کیا تمہارے لیے یہ کافی نہیں ہے کہ تم سیدھے کھڑے ہو اور مسلمان تمہاری ایزیوں کے نیچے ہوں۔ پس میں نے عزم کر لیا ہے اور تم کو تاکید کرتا ہوں کہ تم ضرور اس کو توڑ دو۔ ابن عبدالحکم

۱۳۳۳۸... حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: آپ فاسق شخص کے ذریعے سرکاری کاموں پر مدد حاصل کرتے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایسے شخص کو اس لیے عامل بناتا ہوں تاکہ اس کی قوت سے مدد حاصل کروں پھر اس کی گردن پر مسلط ہو کر اس کی بڑائی کو ختم کروں۔ ابو عبید

۱۳۳۳۹... حضرت عمرو بن رویم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لوگوں سے حال احوال دریافت فرمایا کرتے تھے۔ اہل حمص ان کے پاس سے گزرے تو آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمہارا امیر کیسا ہے؟

لوگوں نے کہا: اچھا امیر ہے مگر انہوں نے ایک بالا خانہ بنا لیا ہے جس میں وہ رہتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک خط لکھا اور قاصد کے ہاتھوں اس کو اس عامل کے پاس روانہ کر دیا اور اس کو حکم دیا کہ امیر کا بالا خانہ جلا دے۔ چنانچہ قاصد عامل (امیر) کے پاس پہنچا اور لکڑیاں جمع کیں اور اس کے دروازے کو جلا دیا پھر امیر کو خبر کی گئی تو امیر نے کہا: اس کو چھوڑ دو کیونکہ وہ قاصد ہے۔ پھر قاصد نے آ کر امیر کو امیر المؤمنین کا خط

تھما دیا۔ امیر نے خط کو پڑھ کر رکھا بھی نہیں تھا کہ اس نے سواری پر سوار ہو کر ایڑ لگا دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو دیکھا تو فرمایا: مجھے حرۃ۔ پہاڑی مقام پر ملو۔ وہاں صدقے کے اونٹ تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے وہاں امیر کو فرمایا: اپنے کپڑے اتارو۔ پھر اس کی طرف ایک انگلی (تہبند) پھینکی جو اونٹوں کے بالوں سے بنی ہوئی تھی۔ پھر ارشاد فرمایا: اس کو باندھ لو اور اونٹوں کو پانی پلاؤ۔ چنانچہ وہ امیر پانی نکال نکال کر اونٹوں کو پلاتا رہا حتیٰ کہ وہ تھک گیا۔ پھر دریافت فرمایا: تم کب سے اس عہدہ امارت (گورنری) پر فائز ہو؟ اس نے عرض کیا: قریب سے ہے امیر المؤمنین! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اسی وجہ سے بالا خانہ بنو الیاء اور اس میں بیٹھ کر مسکین، فقیر اور یتیم سے بلند ہو کر بیٹھ گئے۔ بس اب تم اپنے پہلے کام پر چلے جاؤ اور امارت چھوڑ دو۔ ابن عساکر

۱۳۳۴۰..... الحنفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

حاکم جب اپنے سے کم تر کے ساتھ عافیت کا معاملہ رکھے تو اللہ پاک اس کو اس کے اوپر والے سے عافیت بخش دیتا ہے۔ ابن عساکر
۱۳۳۴۱..... حضرت اسود سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جب کوئی وفد آتا تھا تو ان سے ان کے امیر کے بارے میں سوال کرتے تھے: کیا وہ مریض کی عیادت کرتا ہے؟ کیا وہ غلام کی دعوت قبول کرتا ہے؟ جو اس کے دروازے پر آتا ہے اس کے ساتھ اس کا کیا طرز عمل ہے؟ پس اگر وہ سب کا اچھا جواب دیتے تو ٹھیک اگر ایک خصلت کا بھی انکار کرتے تو اس کو معزول کر دیتے۔ السنن للبیہقی

۱۳۳۴۲..... ابوالنناد سے مروی ہے کہ خلافت عثمان رضی اللہ عنہ میں ایک آدمی کو حد شراب لگائی گئی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاں وہ صاحب مرتبہ آدمی تھا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلوت میں بھی اس کے ساتھ مجلس فرمایا کرتے تھے (اور راز و نیاز کی باتوں میں شریک کرتے تھے) جب اس کو شراب پینے پر کوڑے لگا دیئے گئے پھر اس نے کبھی آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ خلوت میں بیٹھنے کا ارادہ کیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو منع کر دیا اور ارشاد فرمایا: آئندہ کبھی بھی تیسرے آدمی کے بغیر ہمارے ساتھ تنہا نہ بیٹھنا۔ ابن عساکر

۱۳۳۴۳..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے کسی جاتے شخص کی طرف اشارہ کر کے فرمایا جاؤ دیکھو اور آ کر بتاؤ وہ کون ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ جب کسی کو کسی کام سے بھیجا کرتے تھے تو اس کو فرمایا کرتے تھے جب تم واپس آؤ تو مجھے بتانا کہ میں نے کس لیے تمہیں بھیجا تھا اور اس کا کیا ہوا؟ چنانچہ میں نے آ کر کہا وہ صہیب ہے اور اس کے ساتھ اس کی ماں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے کہو وہ ہمارے ساتھ آ کر مل جائے خواہ اس کے ساتھ اس کی ماں ہو۔ العدنی

۱۳۳۴۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جب مجھے رسول اکرم ﷺ نے یمن بھیجا تو فرمایا: اے علی! لوگ دو قسم کے ہیں: عقل مند تو معافی کے لائق بنتا ہے اور جاہل سزا کے لائق بنتا ہے۔ السنن للبیہقی

فائدہ:..... عقل مند کے ساتھ معافی اور درگزر سے کام لیا جائے تو وہ سیدھی راہ پر آ جاتا ہے جبکہ جاہل سزا کے ساتھ ہی سیدھا ہوتا ہے۔

۱۳۳۴۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جب آپ مجھے کسی کام پر بھیجیں تو میں مہر لگے ہوئے مکے کی طرح حکم کی تعمیل کروں یا پھر اس بات کو مد نظر رکھوں کہ حاضر وہ صورت حال دیکھتا ہے جو غائب نہیں دیکھ سکتا؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں حاضر وہ صورت حال دیکھتا ہے جو غائب نہیں دیکھ پاتا۔

مسند احمد، التاريخ للبخاری، الدورقی، حلیۃ الاولیاء، ابن عساکر، السنن لسعید بن منصور

فائدہ:..... علم ملنے کے بعد اپنی عقل کو بھی استعمال کرو۔ خلاف واقعہ معاملہ دیکھ کر حکم میں رد و بدل بھی کرو۔

۱۳۳۴۶..... قبیلہ ثقیف کے ایک شخص سے مروی ہے کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عکبر اعلاقی کا امیر بنایا اور جس وقت اہل علاقہ بھی میرے پاس موجود تھے، مجھے ارشاد فرمایا: اہل علاقہ دھوکہ دہ قوم ہیں۔ تم خیال رکھنا کہیں وہ تمہیں دھوکہ نہ دیں۔ ان سے پورا پورا کام لیا کرو۔ پھر مجھے ارشاد فرمایا: اب جاؤ اور شام کو واپس میرے پاس آنا۔ چنانچہ میں ان کے پاس پھر واپس گیا تو مجھے فرمایا: میں نے جو تم کو پہلے کہا تھا، وہ جنس ان کو سننے کے لیے کہا تھا۔ تم ان میں سے کسی کو بھی درہم کے مطالبے میں کوڑا تک نہ مارنا، ان کو کھڑا کر کے نہ رکھنا، ان سے کوئی جبری بیزار نہ ہونی گائے، ہمیں تو حکم ملا ہے کہ ہم ان سے صرف زائد (مال) لیں۔ جانتے ہو زائد کیا ہے وہ طاقت ہے (یعنی ان کی

طاقت سے کام لو)۔ ابن زنجویہ فی الاموال

۱۳۳۴۷..... کلیب سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس اصہبان سے مال آیا آپ رضی اللہ عنہ نے اس مال کو سات حصوں میں تقسیم فرمایا: مال میں ایک روٹی بھی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے روٹی کو سات ٹکڑوں میں توڑا اور ہر حصے میں ایک ٹکڑا رکھ دیا۔ پھر لشکر کے امراء کو بلایا اور ان کے درمیان قرعہ اندازی کروائی تاکہ سب سے پہلے کس کو مال دیا جائے اس کا نام نکل آئے۔ السنن للبیہقی، ابن عساکر

۱۳۳۴۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: خلیفہ کے لیے اللہ کے مال میں سے حلال نہیں ہے مگر صرف دو پیالے کھانے کے، ایک پیالہ وہ اور اس کے گھروالے کھائیں گے اور دوسرا پیالہ وہ جس کو کھلائے۔ ابن عساکر

۱۳۳۴۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: خلیفہ کے لیے اللہ کے مال میں سے صرف دو پیالے کھانے کے حلال ہیں ایک پیالہ وہ اور اس کے اہل و عیال کھائیں اور دوسرا پیالہ وہ جس کو لوگوں کے آگے رکھے۔ ابن عساکر، مسند احمد قائدہ:..... پیالے سے ہمارے دور کا چھوٹا پیالہ مراد نہیں بلکہ صرف نام ایک ہے، ورنہ اس دور کے پیالہ سے ایک جماعت پیٹ بھر کر کھانا کھا لیتی تھی۔

فیصلہ اللہ کے حکم کے مطابق ہونا چاہئے

۱۳۳۵۰..... علی بن ربیعہ سے مروی ہے کہ جعدۃ بن صیرۃ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: اے امیر المؤمنین! دو آدمی آپ کے پاس آتے ہیں ایک تو آپ سے اس قدر محبت کرتا ہے کہ وہ آپ کے لیے اپنی جان اپنے اہل و عیال اور اپنا مال سب کچھ قربان کر سکتا ہے جبکہ دوسرا آپ سے اس قدر نفرت رکھتا ہے کہ اگر اس کو موقع ملے تو وہ آپ کو ذبح کرنے سے دریغ نہیں کرے گا۔ لیکن پھر بھی آپ اس کے حق میں اور اس کے خلاف فیصلہ صادر فرماتے ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر جعدۃ کو کچوکا لگایا اور فرمایا: اگر یہ چیز میرے لیے ہوتی ہے تو میں ایسا ہی کرتا ہوں۔ کیونکہ یہ چیز تو اللہ کے لیے ہے۔ ابن عساکر۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۳۳۵۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ان کے پاس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک قاصد آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت فرمایا: تیرے پیچھے کیا حال ہے؟ اس نے عرض کیا: وہ (معاویہ) امن جو ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں قاصد امن ہی کی علامت ہوتے ہیں اور ان کو قتل نہیں کیا جاتا۔ ابن عساکر

۱۳۳۵۲..... حضرت ابوالطفیل سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میں اپنا سر کسی چیز سے نہ دھوؤں گا جب تک کہ بصرہ جا کر اس کو نہ جلا دوں اور میں وہاں سے لوگوں کو اپنی لائچی کے ساتھ ہانک ہانک کر مصر نہ لے جاؤں۔ ابوالطفیل فرماتے ہیں: یہ سن کر میں حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عزائم کے متعلق آگاہ کیا۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کاموں کو ان کی صحیح جگہوں پر رکھ دیتے ہیں جبکہ دوسرے لوگ ان تک صحیح پہنچ بھی نہیں پاتے۔ علی اپنا سر دھوئیں گے اور نہ بصرہ آئیں گے، نہ اس کو جلائیں گے اور نہ لوگوں کو اپنی لائچی کے ساتھ مصر ہانکیں گے۔ علی فقیر منش آدمی ہیں ان کا سر طشت کی طرح۔ بالوں سے بے نیاز اور چکنا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے ارد گرد مرغوب چیزیں پھیلی ہوئی ہیں۔ التاريخ للخطیب

۱۳۳۵۳..... بلال بن سعد سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: یا رسول اللہ! آپ کے بعد خلیفہ کے لیے کیا حکم ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص میرے مثل ہوگا جو حکم میں عدل کرے، تقسیم میں انصاف کرے اور رشتے دار کے ساتھ صلہ رحمی برتے۔ پس جو اس کے علاوہ کرے وہ مجھ سے تعلق رکھتا ہے اور نہ میں اس سے۔ ابن جریر

۱۳۳۵۴..... زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر ملی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس خط میں ارشاد فرمایا جو آپ نے قریش اور انصار کے درمیان لکھا تھا:

کسی مفرج (بے خاندان کے شخص) کو یونہی بے آسرا نہ چھوڑو بلکہ قرضوں سے اس کی گردن چھڑانے میں یا اس کی دیت ادا کرنے میں اس کی مدد کرو۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۳۵۵..... عطار رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میرا ایک حلقہ (عمدہ جوڑا) تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ وفود کے استقبال اور یوم عید کے لیے یہ حلقہ خرید لیں۔ ابن مندہ، ابن عساکر کلام:..... روایت ضعیف ہے، کنز العمال ج ۵ ص ۷۶۔

۱۳۳۵۶..... راشد بن سعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اگر تو لوگوں کے نیوب کی جستجو میں پڑے گا تو ان کو تباہ کر دے گا یا ان کو ہلاکت کے قریب کر دے گا۔

راشد بن سعد کہتے ہیں: کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مذکورہ فرمان رسول کو حضرت معاویہ جب بھی رسول اللہ ﷺ سے سنا کرتے تھے ان کو یہ فرمان نفع دیتا تھا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۳۵۷..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) عروہ بن رویم نخعی سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو خط لکھا۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ اس وقت جابیہ میں تھے۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے وہ خط مسلمان سپاہیوں کو پڑھ کر سنایا: اللہ کے بندہ امیر المؤمنین عمر کی طرف سے ابو عبیدہ بن الجراح کو تم پر سلام ہو۔ اما بعد!

اللہ کے حکم کو لوگوں میں صرف پختہ رائے اور حاضر دماغ شخص ہی نافذ کر سکتا ہے، لوگ جس کے عیب پر مطلع نہ ہوں۔ اور وہ حق کی بات پر غصہ میں جھاگ نہ اڑاتا ہو، اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہ کرتا ہو۔

نیز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو یہ بھی لکھا تھا:

میں تم کو یہ خط لکھ رہا ہوں، اس میں میں اور نہ میرا نفس تمہاری بھلائی سے کوئی کوتاہی نہیں کرے گا۔ پانچ باتیں لازم پکڑ لو تمہارا دین سلام رہے گا اور تم اپنا حصہ بھی پورا پورا حاصل کر لو گے۔ جب تمہارے پاس دو خصم (فریق) آئیں تو تم سچے گواہ اور سچی قسموں پر اعتبار کرو۔ پھر کمزور کے قریب لگونا کہ اس کی زبان کھل جائے اور اس کے دل میں جرأت پیدا ہو۔ پردیسی اجنبی کی خیر خبر جلد لو۔ کیونکہ جب اس کا دورانہ قیام طویل ہو جائے گا تو اس کی حاجت فوت ہو جائے گی اور وہ اپنے گھر لوٹ جائے گا۔ اور اس شخص کو اپنے پاس ٹھکانہ دو جس کا حق رہ گیا ہو اور اس نے اس کے لیے سز بھی اٹھایا ہو۔ اور جب تک فیصلہ نہ ہو جائے صلح کرانے کی کوشش اور حرص رکھو۔ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاشراف

امیر کی اطاعت

۱۳۳۵۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

سن اور اطاعت کر، خواہ تجھ پر ایک کالے لکڑے ناک کٹے غلام کو امیر بنا دیا جائے۔ اگر وہ تجھ کو کوئی نقصان پہنچائے تو صبر کر، اگر تجھے کوئی حکم سونپے اس کی اطاعت کر، اگر وہ تجھے محروم کرے تو صبر کر، اگر تجھ پر ظلم کرے صبر کر اور اگر تیرے دین میں رخنہ ڈالنے کی کوشش کرے تب تو اس کو خبردار کر دے کہ اپنے دین پر میں اپنا خون بہانے سے دریغ نہ کروں گا۔

اور بہر حال جماعت سے جدا نہ ہونا۔

ابن ابی شیبہ، مسند البزار، ابن ماجہ، ابن جریر، نعیم بن حماد فی الفتن، الکعبی، ابن زنجویہ فی الاموال، ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی ۱۳۳۵۹..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا:

جو شخص مسلمانوں کے مشورہ کے بغیر اپنی یا کسی اور کی امارت (حکومت) کی طرف بلائے تو تمہارے لیے حلال نہیں ہے کہ تم اس کو قتل نہ کرو۔

الجامع لعبدالرزاق، النسانی

۱۳۳۶۰... ابوہشتر کی سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا:
لوگوں کو اپنے سلطان سے ایک گونہ نفرت ہو جاتی ہے، میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ مجھے اور تم کو ایسی نفرت کا سامنا کرنا پڑے (ایسے سے) دلوں میں کینے پلٹے ہیں، دنیا کو ترجیح دی جاتی ہے، خواہشات کے پیچھے دوڑا جاتا ہے اور قبائل (قوم پرستی) کی طرف دعوت دی جاتی ہے جو کہ شیطانی غرور ہے۔ پس اگر یہ صورت پیدا ہو جائے تو تم پر تلوار لازم ہے، تلوار لازم ہے، قتال لازم ہے، قتال لازم ہے جب تک کہ وہ (قوم) پرستی سے ہٹ کر یا اہل الاسلام! یا اہل الاسلام نہ کہنے لگیں۔ یعنی قوم پرستی اور عصبیت چھوڑ کر اسلام پرستی کی طرف نہ آجائیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ
۱۳۳۶۱... طلحہ بن عبید اللہ بن کریم سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لشکروں کے امیروں کو لکھا: جب قبائل قبیلہ پرستیوں کی دعوت دینے لگیں تو ان کو تلوار سے سیدھا کر دو حتیٰ کہ وہ اسلام کی دعوت کی طرف لوٹ جائیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ
۱۳۳۶۲... ابوہشتر سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

جس نے قبائل کی طرف اپنی نسبت کی (قوم پرستی کا نعرہ مارا) اس کو کاٹ دو (جدا کر دو) اور اس کا فیصلہ کر دو۔ مصنف ابن ابی شیبہ

قوم پرستی کا نعرہ لگانے والا قابل سزا ہے

۱۳۳۶۳... شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے یہ نعرہ مارا اے آل ضب! انہوں نے یہ واقعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اس نے واقعی قوم پرستی کا نعرہ مارا ہے تو اس کو سزا دو یا فرمایا اس کو ادب سکھاؤ۔ بے شک ضب کبھی اس سے کوئی مصیبت دور نہیں کر سکتے اور نہ کبھی اس کو کوئی فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ
۱۳۳۶۴... ابوہشتر سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کہا: اے آل بنی تمیم! (یعنی اس نے قوم پرستی کی طرف اپنی قوم کو بلایا) چنانچہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک سال اس کا وظیفہ (تنخواہ) بند کر دیا اور آئندہ سال اس کو وظیفہ دیا۔
۱۳۳۶۵... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا:

عنقریب ایسے حکام اور گورنر آئیں گے جن کی صحبت فتنہ ہوگی اور ان سے مفارقت کفر (کا پیش خیمہ) ہوگی۔ مصنف ابن ابی شیبہ
فائدہ: یہ حال گمراہ حاکموں کا ہے کہ ان کے ساتھ میل جول رکھنا خود کو فتنے میں ڈالنا ہے جیسا کہ آج کل کے حکام کا حال ہے اور ان سے جدا ہونا کفر ہے، اس کا مطلب ہے کہ ان کے خلاف ہونا، عام جماعت المسلمین سے جدا ہو جانا اور ان حکام کے خلاف بغاوت کرنا یہ فتنے سے بھی بڑی چیز ہوگی جو کہ کفر ہے اور اسلام میں دراڑ ڈالنے کا باعث ہے لہذا عافیت کے ساتھ ایسے حکام سے دور رہنا مستحسن ہے۔

۱۳۳۶۶... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: عنقریب معاویہ تم پر غالب آجائیں گے۔ لوگوں نے عرض کیا: تب ہم ان سے قتال نہ کریں؟ ارشاد فرمایا: لوگوں کے لیے کوئی نہ کوئی امیر ضروری ہے خواہ وہ نیک ہو یا فاجر۔ نعیم، ابن ابی شیبہ
۱۳۳۶۷... شمر ایک صاحب سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں عریف (قیافہ شناس اور کاہن کے مثل) تھا۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ہم کو ایک حکم دیا۔ پھر بعد میں پوچھا: کیا میں نے تم کو جو حکم دیا تھا تم نے اس کو پورا کر دیا ہے؟ ہم نے عرض کیا: نہیں۔ تب آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:
اللہ کی قسم! تم کو جو (مسلمان حاکم کی طرف سے) حکم ملتا ہے تم اس کی تعمیل کرتے رہو ورنہ تو تمہاری گردنوں پر یہود و نصاریٰ سوار ہو جائیں گے۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۳۶۸... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

میں نہیں سمجھتا ان (گمراہوں اور کافروں) کو تم پر غلبہ پانے والا، مگر ایسی صورت میں جب تم حق سے ہٹ کر تفرقہ بازی کا شکار ہو جاؤ اور وہ اپنے باطل خیال پر مجتمع ہو جائیں۔ حاکم کسی صورت میں بال کو چیر نہیں سکتا ہاں وہ فیصلہ میں خطا کر سکتا ہے اور صائب بھی ہو سکتا ہے۔ پس جب امام

حاکم رعایا میں عدل کرے، برابری کے ساتھ تقسیم کرے تو تم اس کی سنو اور اس پر عمل کرو۔ لوگوں کی اصلاح اموال صرف حاکم ہی کر سکتا ہے خواہ وہ نیک ہو یا بد۔ اگر وہ نیک ہوگا تو اپنے لیے بھی اور اپنی رعایا کے لیے بھی دونوں کے لیے بھلائی کا موجب ہوگا اور اگر وہ بدکار ہوگا تو تب بھی مومن اس کے سائے میں اپنے رب کی عبادت کرے گا اور بدکار اس کے سائے میں جلد اپنے انجام کو پہنچے گا۔ اور عنقریب تم لوگ مجھے گالیاں دو گے اور میرے دین سے براءت کا اظہار کرو گے (اور مجھے بے دین ٹھہراؤ گے)۔ پس جو مجھے گالیاں دے میں اس کو معاف کرتا ہوں لیکن دین سے میری براءت کرنا درست نہیں کیونکہ میں اسلام پر قائم ہوں۔ ابن ابی شیبہ

۱۳۳۶۹۔ ربیعہ بن ماجد سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

میں تم کو اللہ کی اطاعت کا جو حکم دوں تم پر اس میں میری اطاعت لازم ہے، طوعاً اور کرہاً ہر صورت میں۔ اور اگر تم کو اللہ کی نافرمانی کا کوئی حکم دوں، میں یا کوئی بھی میرے سوا تو پس معصیت میں کسی کی اطاعت نہیں ہے۔ اطاعت صرف نیکی میں ہے، اطاعت صرف نیکی میں ہے، اطاعت صرف نیکی میں ہے۔ ابن جریر

۱۳۳۷۰۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

اصحاب محمد ﷺ میں سے ہمارے بڑوں نے ہم کو حکم دیا تھا: اپنے حاکموں کو برا بھلا نہ کہو، نشان پر ہلہ بولو، نہ ان کی نافرمانی کرو، اللہ سے ڈرتے رہو اور صبر کرتے رہو۔ بے شک فیصلہ قریب ہے۔ ابن جریر

۱۳۳۷۱۔ حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا:

خبردار! کوئی شخص (اپنے) بادشاہ کو ذلیل کرنے کے لیے ایک بالشت بھی نہ چلے۔ ورنہ اللہ کی قسم! جس قوم نے اپنے بادشاہ کی تذلیل کی ہے اس کے نصیب میں قیامت تک کے لیے ذلت لکھ دی گئی ہے۔ ابن ابی شیبہ

۱۳۳۷۲۔ حضرت عبادة بن الصامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے (مجھے) ارشاد فرمایا:

اے عبادة! تجھ پر (حاکم کی) بات سننا اور اس کی اطاعت بجالانا واجب ہے، آسانی میں، خوشی میں، ناراضی میں اور خواہ تجھ پر اوروں کو ترجیح دی جائے۔ کبھی اہل حکومت سے ان کی حکومت میں نزاع نہ کرنا (حکومت کے حصول کے لیے) خواہ تجھے یہ خیال ہو کہ وہ حکومت تیرا حق ہے۔ ہاں اگر وہ تجھے کسی ایسی بات کا حکم کریں جو کھلا گناہ ہو اور کتاب اللہ سے اس کی نہی تیرے سامنے ہو تب تم اس کی اطاعت ہرگز نہ کرنا (بعد میں) حضرت عبادة رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا: اگر میں گناہ کی صورت میں بھی حاکم کی اطاعت کروں تو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تب تجھے تیرے ہاتھوں اور پیروں سے اٹھا کر جہنم برد کر دیا جائے گا پھر وہ حاکم آ کر تجھے بچالے۔

ابن جریر، ابن عساکر

روایت کے راوی ثقہ ہیں۔

حکام کی اطاعت کا حکم

۱۳۳۷۳۔ عبادة بن الصامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: اے عبادة! میں نے عرض کیا: لبیک یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سن اور اطاعت کر تگدستی میں، خوشحالی میں، خوشی میں ناراضگی میں اور خواہ تجھ پر اوروں کو ترجیح اور فوقیت دی جائے، خواہ وہ حکام تیرا مال کھالیں اور تجھے حیرتی کمر پر کوڑے برسائیں، الا یہ کہ وہ حاکم اللہ کی کسی کھلی نافرمانی کا مرتکب ہو۔ ابن عساکر

۱۳۳۷۴۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ اپنے اصحاب کی ایک جماعت کے ہمراہ تھے۔ آپ ﷺ نے ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: یا تم کو علم نہیں ہے کہ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں؟ لوگوں نے عرض کیا: کیوں نہیں، ہم شہادت

دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے مزید استفسار فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی؟ لوگوں نے کہا: بے شک آپ کی اطاعت اللہ ہی کی اطاعت ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پس خلاصہ یہ ہے کہ اللہ کی اطاعت یہ ہے کہ تم میری اطاعت کرو اور میری اطاعت یہ ہے کہ تم اپنے حکام کی اطاعت کرو، اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھیں تو تم بھی بیٹھ کر ان کی اقتداء کرو۔

مسند ابی یعلیٰ، ابن عساکر

۱۳۳۷۵۔ شمس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: رسول اللہ ﷺ نے آپ کو ہم پر امیر مقرر فرمایا ہے جبکہ ابن النابتہ - عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ قوم سے آس لگائے بیٹھے ہیں (کہ ان کو امیر بنا دیا جائے) وہ آپ کی اتباع میں نہیں ہیں۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حکم فرمایا تھا کہ ہم ان کی اتباع کریں لہذا میں تو ان کی اتباع کروں گا رسول اللہ ﷺ کی تعمیل ارشاد میں خواہ عمرو بن العاص میری نافرمانی کیوں نہ کرے۔ السنن لسعد بن منصور

۱۳۳۷۶۔ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: کیا بات ہے میں تم کو بہت زیادہ اور تیز بولنے والا دیکھتا ہوں (تمہاری اس عادت کی وجہ سے) جب تم کو مدینے سے نکالا جائے گا تب تمہارا کیا حال ہوگا؟ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں سرزمین مقدس چلا جاؤں گا۔ ارض فلسطین

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم کو وہاں سے بھی نکال دیا جائے گا تب کیا کرو گے؟ ابو ذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں مدینہ آ جاؤں گا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: پھر وہاں سے بھی تم کو نکال دیا جائے گا تب کیا کرو گے؟ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: تب میں اپنی تلوار سونت لوں گا اور اس کے ساتھ مقابلہ کروں گا۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں ایسا نہ کرنا۔ بلکہ تم اپنے امیر کی بات سننا اور اس کی اطاعت کرنا خواہ وہ کالا غلام ہو۔

امیر کی اطاعت کی جائے اگرچہ حبشی غلام ہو

چنانچہ (دور عثمان رضی اللہ عنہ) میں جب حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ (مدینہ سے باہر) (بذاتہ مقام پر) قیام کے لیے بھیجے گئے تو وہاں کا امیر ایک کالا غلام تھا جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے مقرر کیا گیا تھا۔ اس امیر غلام نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں اذان دی اور پھر نماز کے لیے اقامت کہی اور حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں درخواست کی۔ کہ آگے بڑھیے اور نماز پڑھائیے۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا تھا کہ امیر کی سننا اور اطاعت کرنا خواہ وہ کالا غلام ہو۔ چنانچہ امیر آگے بڑھا اور اس نے نماز پڑھائی اور حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے اس کی اتباع میں نماز پڑھی۔ الجامع بعد الزواق

۱۳۳۷۷۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے برے حکام کا ذکر فرمایا اور ان کی گمراہی کا تذکرہ فرمایا کہ ان کی گمراہی زمین و آسمان کے خلاء کو پر کر دے گی۔ کسی صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا پھر ہم ان کے خلاف تلوار نہ اٹھائیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں جب تک وہ نماز قائم کرتے رہیں۔ نعیم بن حماد فی الفتن

۱۳۳۷۸۔ ام مسلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تم پر ایسے حکمران مسلط ہوں گے جن کی کچھ باتوں کو تم صحیح دیکھو گے اور کئی باتوں کو غلط پاؤ گے۔ جس نے ان کی غلطیوں پر نکیر کی۔ ان کو منع کیا اس نے نجات پائی اور جس نے ان باتوں کو غلط سمجھنے پر اکتفاء کیا وہ بھی محفوظ رہا لیکن جو رضی ہو گیا اور ان کی اتباع میں لگ گیا۔ وہ ہلاک ہو گیا کسی نے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا ہم ان سے جنگ نہ کریں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں جب تک کہ وہ نماز پڑھتے رہیں۔

ابن ابی شیبہ، نعیم بن حماد فی الفتن

۱۳۳۷۹..... حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابوذر الغفاری رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت کیا کرتے تھے۔ جب آپ کی خدمت سے فارغ ہوتے تو مسجد میں آکر ٹھکانہ کر لیتے تھے۔ یہی آپ کا گھر تھا۔ یہیں آپ آرام فرمایا کرتے تھے۔ ایک رات رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو زمین پر لیٹا ہوا نیند میں پایا۔ آپ ﷺ نے ان کو اپنے پاؤں سے جگایا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا بات ہے میں تم کو مسجد میں سوتا ہوا دیکھ رہا ہوں؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر اور کہاں سوؤں، میرا اس کے سوا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس بیٹھ گئے اور پوچھا: اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب لوگ تم کو یہاں (مدینے) سے نکال دیں گے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: تب میں ملک شام (جس میں بیت المقدس بھی شامل ہے) چلا جاؤں گا کیونکہ ملک شام کی سرزمین ہجرت کی سرزمین ہے، میدان حشر بھی وہیں ہوگا اور وہ انبیاء کی سرزمین ہے۔ چنانچہ میں بھی وہاں کا باشندہ بن جاؤں گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: تب تم کیا کرو گے جب تم کو وہاں سے بھی نکال دیا جائے گا؟ تب ہم کیا کریں؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پہلے کی بیعت کو نبھاؤ پھر اس کے بعد آنے والے کی۔ اور تمہارے ذمے ان کے حقوق کو ادا کرنا اور ان کے ذمے تمہارے جو حقوق ہیں اللہ پاک ان سے ان کے بارے میں باز پرس فرمائے گا۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۳۸۲..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے ابو ہریرہ! حاکموں کو گالی نہ دینا۔ بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں کے اپنے حاکموں کو گالی دینے کی وجہ سے ایک گروہ کو جہنم میں داخل کرے گا۔ الدیلمی

کلام:..... روایت بے اصل ہے: دیکھئے: تذکرۃ الموضوعات ۱۸۳، التقریب ۳۱۵/۲۔

۱۳۳۸۳..... ابومالک الاشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اکرم ﷺ نے ایک لشکر کے ساتھ روانہ فرمایا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو ہمارا امیر لشکر مقرر فرمایا۔ ہم روانہ ہو گئے اور ایک مقام پر جا کر لشکر نے پڑاؤ کیا۔ ایک آدمی لشکر میں سے اٹھا اور اپنے سواری کے جانور کی زین کسے لگا۔ میں نے اس سے پوچھا: کہاں جانے کا ارادہ رکھتے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ میں سواری کو چرانے کے لیے لے جا رہا ہوں۔ میں نے اس کو کہا: اپنے امیر سے اجازت لیے بغیر ہرگز نہ جاؤ، چنانچہ ہم دونوں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور ان کو یہ بات ذکر کی۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اس آدمی سے پوچھا: کیا تم واپس اپنے گھر جانے کا ارادہ رکھتے ہو؟ لیکن اس نے انکار کر دیا کہ نہیں۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دیکھ لو کیا کہہ رہے ہو؟ آدمی نے جواب دیا: نہیں، (ایسا کچھ نہیں ہے)۔ تب حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خیر کے ساتھ سیدھی راہ جاؤ۔ چنانچہ وہ شخص رات کے کچھ پہر تک غائب رہا، پھر آ گیا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: شاید تو اپنی اہلیہ کے پاس گیا تھا؟ آدمی نے انکار کیا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دیکھ لو کیا کہہ رہے ہو؟ تب آدمی نے جواب دیا کہ ہاں ایسا ہی ہے۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تب تو جہنم میں سے ہو کر اپنے گھر والوں کے پاس گیا تھا اور جہنم میں بیٹھا رہا اور جہنم ہی میں گیا اور جہنم سے ہی واپس آیا۔ ابن عساکر

۱۳۳۸۴..... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں مسجد میں سو رہا تھا کہ اچانک رسول اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لے آئے اور مجھے پاؤں مار کر اٹھایا اور فرمایا: کیا بات ہے میں (تجھے) سوتا دیکھ رہا ہوں؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! نیند مجھ پر غالب آگئی تھی۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تجھے یہاں سے لوگ نکالیں گے (جلاوطن کریں گے) تب تم کیا کرو گے؟ میں نے عرض کیا: میں ملک شام چلا جاؤں گا کیونکہ وہیں میدان حشر ہوگا اور وہ مقدس سرزمین ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب وہاں سے بھی لوگ تم کو نکالیں گے تب کہاں جاؤ گے؟ میں نے عرض کیا: پھر میں دوبارہ اپنے اسی وطن ہجرت (مدینہ) لوٹ آؤں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تب میں اپنی تلوار اٹھا لوں گا اور جنگ کروں گا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو اس سے بہتر عمل اور زیادہ مقرب عمل کیوں نہیں کرتا؟ تو اپنے امیر کی بات سننا اور اس پر عمل کرنا اور جہاں تجھے وہ کھینچے تو کھینچ جانا۔ ابن جریر

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو نصیحت

۱۳۳۸۵..... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں: میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت گیا کرتا تھا جب فارغ ہوتا تو مسجد میں آ کر آرام کر لیتا تھا۔ پس ایک دن رسول اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ میں مسجد میں لیٹا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے مجھے پاؤں کے ساتھ کچو کا لگایا۔ چنانچہ میں سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: جب تجھے یہاں سے نکالا جائے گا تب تو کیا کرے گا؟ میں نے عرض کیا: کیا مسجد رسول اللہ ﷺ سے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کیا: میں سرزمین انبیاء میں چلا جاؤں گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: جب وہاں سے تجھے نکالا جائے گا تب کیا کرے گا؟ میں نے عرض کیا: تب میں اس شخص کے خلاف تلوار سونت لوں گا جو مجھے وہاں سے نکالے۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے شانے پر مارا اور ارشاد فرمایا: اللہ تیری مغفرت کرے اے ابوذر! وہ تجھے جہاں ہانکیں تو چلا جانا۔ اور جہاں تجھے وہ کھینچیں سچ جانا خواہ تیرا امیر کوئی حبشی غلام ہو۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چنانچہ جب مجھے مدینے سے مقام ربذہ میں جلاء وطن کیا گیا اور وہاں نماز کھڑی ہوئی تو امامت کے لیے ایک حبشی غلام جو وہاں کا (صدقات وغیرہ پر مال اور) امیر تھا، آگے بڑھا۔ لیکن جب اس کی مجھ پر نظر پڑی تو واپس ہونے لگا اور اس نے مجھے آگے بڑھانے کی کوشش کی۔ میں نے کہا: تو اپنی جگہ امامت کر، میں رسول اکرم ﷺ کے حکم کی وجہ سے تیری اقتداء کروں گا۔ ابن جریر

۱۳۳۸۶..... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کو فرمایا:

اے ابوذر! تو نیک آدمی ہے اور عنقریب میرے (چلے جانے کے) بعد اللہ کی راہ میں تجھے مصیبت پہنچے گی۔ تو (صبر کے ساتھ امیر کی) سننا اور اطاعت کرنا خواہ تجھے حبشی کے پیچھے کی نماز پڑھنی پڑھے۔ الاوسط للطبرانی، ابن عساکر، حلیۃ الاولیاء

۱۳۳۸۷..... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! میں تجھے بہت تیز اور سخت بولنے والا دیکھتا ہوں۔ اے ابوذر! تیری اس سخت گوئی کی وجہ سے (جب تجھے مدینے سے نکالا جائے گا تب تو کیا کرے گا؟ میں نے عرض کیا: میں مقدس سرزمین چلا جاؤں گا۔ یعنی بیت المقدس حضور ﷺ نے فرمایا: جب لوگ تجھے وہاں سے بھی نکالیں گے تب؟ میں نے عرض کیا: میں اپنی تلوار اٹھاؤں گا اور قتال کرتا کرتا شہید ہو جاؤں گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ تم سننا اور اطاعت کرنا خواہ کالے غلام کی اطاعت ہو۔

نعیم بن حماد فی الفتن

۱۳۳۸۸..... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے مصر اور عراق ویران ہوں گے۔ اور (ان کی طرح یہاں بھی) عمارتیں بننے لگیں تب تم پر سرزمین شام کی طرف کوچ کرنا لازم ہے، اے ابوذر! میں نے عرض کیا: اگر وہاں کے لوگ مجھے وہاں سے نکال دیں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تب تم ان کی ماننا جہاں بھی وہ تمہیں لے جائیں۔ نعیم

کلام:..... روایت کی اصل محل کلام ہے اور اس میں عبدالقدوس متروک راوی ہے لہذا روایت ناقابل سند ہے۔

۱۳۳۸۹..... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے مجھ سے پوچھا: اے ابوذر! جب تجھے مدینے سے نکالا جائے گا تب تو کیا کرے گا؟ میں نے عرض کیا: تب میں تلوار تھام لوں گا اور اس سے مقابلہ کروں گا جو مجھے مدینے سے نکالے گا۔ حضور اکرم ﷺ نے تین بار ارشاد فرمایا: اللہ تیری مغفرت کرے اے ابوذر! بلکہ تو ان کی اتباع کرنا وہ جہاں بھی تجھے لے جائیں اور جہاں تجھے ہانکیں چلے جانا خواہ تیرا امیر حبشی غلام ہو۔

مسند احمد

۱۳۳۹۰..... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جو بادشاہ کے دروازے پر آئے تو کھڑا ہو اور بیٹھ جائے۔ اور جو دروازے کو بند پائے تو وہ اس کے پہلو میں دروازہ کھلا بھی پالے گا اس امید پر کہ اگر وہ سوال کرے گا تو اس کو دیا جائے گا اور اگر پکارے گا تو اس کا جواب دیا جائے گا اور آدمی کے نفاق کی پہلی علامت یہ ہے کہ وہ اپنے امام (حاکم) پر طعن تشنیع کرے۔ ابن عساکر

۱۳۳۹۱..... شریح بن عبید سے مروی ہے کہ ہمیں جبیر بن نفیر، کثیر بن مرة، عمیر بن أسود، مقدم اور ابو امامہ جیسے فقہاء کی ایک جماعت نے بیان کیا کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ سلطنت آپ کی قوم کے ہاتھوں میں ہے، آپ ان کو ہمارے بارے میں خیر خواہی اور اچھے سلوک کی تاکید فرمادیں۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے قریش کو مخاطب ہو کر فرمایا:

میں تم لوگوں کو تاکید کرتا ہوں کہ میرے بعد میری امت پر سختی نہ کرنا۔

پھر آپ ﷺ نے عامۃ المسلمین سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا:

عنقریب میرے بعد امراء (حکام) ہوں گے۔ تم ان کی اطاعت کرتے رہنا۔ بے شک امیر ڈھال کی طرح ہوتا ہے جس کے ساتھ (حملوں سے) بچا جاتا ہے، پس اگر وہ سیدھی راہ پر گامزن رہے اور تم کو بھی بھلائی کا حکم دیا تو تمہارے لیے اور ان کے لیے دونوں کے لیے خیر ہے۔ اگر انہوں نے برائی کی اور برائی کا حکم دیا تو تم برائی سے اجتناب کرنا اور تم ان سے بری ہو۔ بے شک امیر جب لوگوں کے ساتھ برائی کرتا ہے تو ان کو تباہ و برباد کر دیتا ہے۔

راوی کہتا ہے: ہم نے رسول کو یونہی فرماتے سنا ہے۔ ابن جریر

۱۳۳۹۲..... بہز بن حکیم اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے یہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا:

اے ابوذر! جب تو عمارت اونچی بننے دیکھے تو شام چلے جانا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: اگر میرے اور اس کے درمیان کوئی حائل ہو تو میں تلوار کے ساتھ اس کا مقابلہ نہ کروں؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ تم سننا اور اطاعت کرتے رہنا خواہ حاکم ناک کشا ہو جیسی کالا غلام کیوں نہ ہو۔ ابن عساکر

۱۳۳۹۳..... حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو ارشاد فرمایا: تجھ پر حاکم کی اطاعت لازم ہے تنگدستی میں، سہولت میں، خوشی میں، ناگواری میں اور خواہ تجھ پر اوروں کو فوجیت دی جائے تب بھی۔ اور اہل حکومت سے حکومت کے لیے ہرگز نزاع نہ کرنا لیکن کبھی بھی خدا کی نافرمانی میں ان کی اطاعت نہ کرنا۔ ابن جریر

۱۳۳۹۴..... حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے ارشاد فرمایا:

عنقریب تمہارے اوپر ایسے حکمران آئیں گے جو حکمت کے منبروں پر بیٹھ کر تمہیں نصیحت کریں گے (اچھی اچھی باتیں کریں گے) لیکن نیچے اتریں گے تو تم ان کے اعمال کو الٹا پاؤ گے۔ پس تم نے جو ان کی اچھی باتیں سنی ہوں ان پر عمل بجالانا اور ان کے اعمال جو تم کو برے لگیں ان کو چھوڑ دینا۔ ابن عساکر

۱۳۳۹۵..... عن الامش عن عثمان بن قیس عن ابیہ عن عدی بن حاتم قال: عدی بن حاتم فرماتے ہیں: مجھے کثیر بن شہاب نے ایک آدمی کے بارے میں بیان کیا کہ اس نے دوسرے آدمی کو طمانچہ مارا، چنانچہ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم پر ایسے امیر جو تقویٰ اختیار کریں اور درست راہ چلیں آئیں تو ان کے بارے میں تو ہم آپ سے کچھ سوال نہیں کرتے (لوگوں نے اتنا ہی کہا تھا کہ) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

سننے رہو اور اطاعت کرتے رہو۔ ابن مندہ، ابن عساکر

قائدہ:..... علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہا جاتا ہے کہ کثیر کو صحبت نبوی ﷺ کا شرف حاصل تھا، لیکن یہ درست نہیں ہے نیز یہ کہ ان سے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بھی روایت کی ہے۔ میں اس روایت کو محفوظ الاصل نہیں سمجھتا۔

۱۳۳۹۶..... عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور کھڑے ہو گئے۔ پھر لوگوں کو وعظ فرمایا۔ ترغیب و ترہیب کی اور جو اللہ نے چاہا فرمایا پھر ارشاد فرمایا: اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، جن لوگوں کو اللہ نے تمہارا امیر بنایا ہے ان کی اطاعت کرتے رہو اہل حکومت سے نزاع نہ کرو خواہ تمہارا امیر کالا جیسی غلام ہو۔

ابن جریر، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم

۱۳۳۹۷..... عن حفص بن غياث عن عثمان بن قيس الكندي عن ابيه عن عدی بن حاتم کی سند سے مروی ہے حضرت عدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اصحاب رسول نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم ایسے حاکموں کی اطاعت کے متعلق سوال نہیں کرتے جو صاحب تقویٰ ہیں اور صلح جو ہیں بلکہ ایسے حکمران جو ایسی ایسی بری صفات کے حامل ہیں ان کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ سے ڈرتے رہو، سنتے رہو اور اطاعت کرتے رہو (خواہ کیسے حکمران ہوں)۔ ابن عساکر

کلام:..... امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع الزوائد میں ۲۲۱۷۵ پر اس کی تخریج فرمائی اور فرمایا کہ امام طبرانی نے اس کو روایت کیا ہے اور اس میں عثمان بن قیس ضعیف راوی ہے۔

امیر کی مخالفت

۱۳۳۹۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک سریہ (لشکر) بھیجا اور اس پر ایک انصاری کو امیر مقرر فرمایا۔ پھر اہل لشکر کو حکم دیا کہ وہ اپنے امیر کی بات کو سنیں اور اس کی اطاعت کریں۔

چنانچہ جب لشکر نکلا تو امیر لشکر نے کسی بات میں اہل لشکر پر غصہ کیا اور فرمایا: کیا تم کو رسول اللہ ﷺ نے میری اطاعت کا حکم نہیں دیا تھا؟ اہل لشکر نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ امیر نے حکم دیا: تم لکڑیاں اکٹھی کرو۔ پھر آگ منگوائی اور لکڑیوں میں آگ جلوادی پھر اہل لشکر کو مخاطب کر کے حکم دیا کہ میں تم کو سختی کے ساتھ حکم دیتا ہوں کہ ضرور بالضرور اس آگ میں داخل ہو جاؤ۔ چنانچہ اہل لشکر نے آگ میں گھسنے کا ارادہ کر لیا۔ اہل لشکر میں سے ایک جوان آدمی اپنے ساتھیوں کو مخاطب ہو کر بولا: تم لوگ آگ سے بچ کر تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھاگ کر آئے ہو۔ لہذا تم جلدی نہ کرو جب تک کہ ہم رسول اللہ ﷺ سے ملاقات نہ کر لیں۔ پھر اگر رسول اللہ ﷺ نے تم کو یہی حکم دیا تو تم ضرور آگ میں گھس جانا۔

پس اہل لشکر رسول اللہ ﷺ کے پاس لوٹ کر تشریف لے گئے اور سارے معاملے کی خبر دی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم اس آگ میں داخل ہو جاتے تو پھر کبھی اس سے واپس نہ نکل سکتے۔ اور دوسرے الفاظ یہ ہیں کہ اگر تم آگ میں داخل ہو جاتے تو قیامت تک ہمیشہ ہمیشہ اسی میں جلتے رہتے (سنو!) اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں ہے۔ اطاعت تو صرف نیکی کے کاموں میں ہے۔

اسوداؤد، مسند احمد، ابن ابی شیبہ، البخاری، مسلم، مسند ابن امام احمد بن حنبل، النسائی، مسند ابی یعلیٰ، ابن خزیمہ، ابن مندہ فی غرائب شعبۃ، ابن خزیمہ، ابو عروانہ، ابن حبان، الدلائل للبیہقی

۱۳۳۹۹..... حکیم بن یحییٰ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اپنے دین میں تین آدمیوں سے محتاط رہو: ایک وہ شخص جس کو اللہ نے قرآن عطا کیا۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ نے سلطنت عطا کی اور وہ کہے کہ: جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ تو اس نے یہ جھوٹ بولا: بے شک خالق کے سوا کسی مخلوق سے کوئی خوف نہیں۔

ابو عاصم النبیل فی جزئہ من حدیثہ

اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں اطاعت امیر جائز نہیں

۱۳۴۰۰..... حضرت حسن سے مروی ہے کہ زیاد نے ایک لشکر پر حکم بن عمرو غفاری کو امیر مقرر کیا۔ پھر حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے حکم بن عمرو غفاری سے ملاقات کی اور فرمایا تم جانتے ہو میں تمہارے پاس کیوں آیا ہوں، میں تم کو وہ واقعہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو اس شخص کی اطلاع ملی جس کو اس کے امیر نے کہا کہ اٹھ اور آگ میں کود جا۔ چنانچہ وہ آدمی آگ میں کودنے کے قریب ہو گیا تو اس کو کسی نے پکڑ لیا اور اس عمل سے روک لیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق ارشاد فرمایا: اگر وہ آگ میں کود جاتا تو جہنم میں داخل ہو جاتا۔ اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں ہے۔

چنانچہ حتم بن عمر و غفاری نے عرض کیا: ہاں مجھے یہ واقعہ یاد ہے۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس میں تم کو یہ حدیث یاد دلانا چاہتا تھا۔ ابو نعیم

۱۲۳۰۱..... ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت عمران بن حصین غفاری رضی اللہ عنہ نے حکم غفاری کو فرمایا: کیا تو نے نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

خالق کی معصیت میں مخلوق کی اطاعت نہیں۔ حکم غفاری نے عرض کیا: جی ہاں۔ ابو نعیم

کلام:..... روایت ضعیف ہے: المستنہیۃ: ۱۲۸۰، الوقوف: ۳۶۔

۱۲۳۰۲..... حدیث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سنو۔ ہم نے عرض کیا: ہم سن رہے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے تین بار ارشاد فرمایا: سنو! سنو! سنو! پھر ارشاد فرمایا:

عنقریب تم پر ایسے حکام مسلط ہوں گے جو جھوٹ بولیں گے اور ظلم کریں گے پس جوان کے پاس گیا اور ان کے جھوٹ میں تصدیق کی اور ان کے ظلم میں مدد کی وہ مجھ سے نہیں اور نہ میرا اس سے کوئی تعلق ہے۔ اور وہ شخص ہرگز حوض پر میرے پاس نہیں آسکے گا۔

جبکہ جوان کے پاس نہیں گیا اور نہ ان کے جھوٹ کی تصدیق کی اور نہ ان کے ظلم پر ان کی مدد کی وہ میرا ہے میں اس کا ہوں اور وہ ضرور میرے پاس حوض پر آئے گا۔ ابن جریر

۱۲۳۰۳..... حضرت خیاب سے مروی ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لائے جبکہ ہم (صحابہ کرام) بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سنو! ہم نے عرض کیا: ہم سنتے ہیں یا رسول اللہ! پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عنقریب میرے بعد امراء (حکام) آئیں گے تم ان کے جھوٹ پر ان کی تصدیق نہ کرنا اور نہ ان کے ظلم پر ان کی مدد کرنا۔ بے شک جس نے ان کے جھوٹ کی تصدیق کی یا ان کے ظلم پر ان کی مدد کی وہ شخص ہرگز حوض پر میرے پاس نہیں آسکے گا۔ شعب الایمان للبیہقی

۱۲۳۰۴..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب ایسے امراء آئیں گے جو نیک کام بھی کریں گے اور برے کام بھی انجام دیں گے پس جوان سے دور رہا وہ نجات پا گیا اور جس نے ان سے کنارہ کیا وہ سلامت رہا یا سلامتی کے قریب ہو گیا اور جس نے ان کے ساتھ مخالفت کی وہ ہلاک ہو گیا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۳۰۵..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور ان پر ایک انصاری کو امیر بنایا۔ نیز لشکر کو حکم دیا کہ وہ اپنے امیر کی سنیں اور اطاعت کریں۔ پھر لشکر کوچ کر گیا اور ایک منزل پر فروکش ہو گیا۔ امیر لشکر کو کسی بات میں اہل لشکر پر غصہ

آگیا۔ امیر نے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ نے تم کو حکم نہیں دیا کہ تم میری اطاعت کرو۔ اہل لشکر نے عرض کیا: بالکل آپ ﷺ نے حکم دیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: اس وقت وہ لوگ درختوں کے جھنڈ کے پاس تھے۔ چنانچہ امیر لشکر نے ان کو کہا: میں تم کو سختی کے ساتھ حکم دیتا ہوں

کہ تم میں سے ہر ایک اس جھنڈ میں لکڑیاں اکٹھی کرے۔ چنانچہ سب نے مل کر لکڑیوں کا انبار لگا دیا۔ پھر امیر لشکر نے اس میں آگ بھڑکائی۔ حتیٰ کہ آگ خوب شعلہ زن ہو گئی تو پھر امیر نے اہل لشکر کو حکم دیا کہ میں تم سب کو حکم دیتا ہوں کہ اس آگ میں کود جاؤ۔ بعض

لشکریوں نے کہا: ہم تو آگ سے بھاگ آئے تھے (اب کیوں آگ میں کودیں) جبکہ بعض دوسرے کودنے کے لیے تیار ہو گئے۔ لیکن ان کو دوسرے ساتھیوں نے روک لیا۔ چنانچہ جب یہ لوگ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے تو آپ ﷺ نے ان سے پوچھا جنہوں نے

آگ میں کودنے سے انکار کر دیا تھا کہ تم کیوں نہیں کودنے کے لیے آمادہ ہوئے؟ انہوں نے جواب دیا: آپ نے ہمیں امیر کی اطاعت کا حکم دیا تھا جبکہ اس نے ہم پر سختی کے ساتھ تاکید کی کہ ہم آگ میں کودیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہر حال تم نے اچھا کیا انکار

کر کے۔ اور پھر دوسرے گروہ کو فرمایا: اگر تم لوگ آگ میں کود جاتے تو کبھی بھی اس سے نہ نکل پاتے۔ بے شک اطاعت تو صرف نیکی کے کام میں ہے۔ ابن جریر

حکام کا خوشامدی بننا ممنوع ہے

۱۳۲۰۶... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد کی طرف تشریف لائے۔ اس وقت مسجد میں نو افراد بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب تم پر میرے بعد امراء (حکام) آئیں گے۔ پس جس نے ان کے جھوٹ کی تصدیق کی ان کے ظلم پر ان کی مدد کی اور ان کے دروازوں پر بھیڑ لگائی اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں، نہ میرا اس سے کوئی تعلق اور میں اس سے بری ہوں۔ وہ حوض پر میرے پاس نہیں آسکے گا۔ اور جس نے ان کے جھوٹ کی تصدیق نہ کی اور ان کی مدد نہ کی اور نہ ان کے دروازوں پر رش لگایا پس وہ میرا ہے اور میں اس کا اور عنقریب وہ حوض پر مجھ سے آکر ملے گا۔ ابن جریر

۱۳۲۰۷... سوید بن غنبلہ سے مروی ہے کہ میں نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

عنقریب اس امت میں دو گمراہ حاکم آئیں گے۔ جس نے ان کی اتباع کی وہ بھی گمراہ ہو جائے گا۔

سوید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: اے ابو موسیٰ! دیکھنا کہیں تم ان دونوں میں سے ایک نہ ہو جانا (کیونکہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ۴۰ روز عماروقی میں محراب کے گورنر تھے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ان دونوں میں سے ایک کو تو مرنے سے پہلے میں نے دیکھ لیا۔ الکبیر للطبرانی

کلام:..... امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت میرے نزدیک بالکل باطل ہے کیونکہ جعفر بن علی شیخ مجہول ہے اور بالکل غیر معروف ہے۔

۱۳۲۰۸... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عنقریب ایسے امراء آئیں گے جو ظلم کریں گے اور جھوٹ بولیں گے۔ جبکہ کچھ چھانے والے لوگ ان پر چھا جائیں گے۔

پس جس نے ان کے ظلم و ستم پر ان کی مدد کی اور ان کے جھوٹ کی تصدیق کی اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں اور نہ میرا اس سے کوئی واسطہ ہے۔ اور جس نے ان کے کذب کی تصدیق نہ کی اور ان کے ظلم پر ان کی مدد نہ کی تو وہ میرا ہے اور میں اس کا۔ ابن جریر

۱۳۲۰۹... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے علقمہ بن محرز کو ایک لشکر پر امیر مقرر کیا۔ میں بھی اس لشکر میں

شامل تھا۔ چنانچہ لشکر جب جنگ کے مقام پر پہنچا یا ابھی راستہ میں تھا کہ لشکر میں سے ایک جماعت نے آگے بڑھنے کی اجازت طلب کی۔ امیر

نے ان کو اجازت دیدی اور اس چھوٹے لشکر پر عبداللہ بن حذافہ بن قیس سہمی کو امیر بنا دیا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں بھی

ان کے ساتھ ہوا۔ ہم نے راستے میں ایک مقام پر پڑاؤ ڈالا۔ لوگوں نے ہاتھ تاپنے کے لیے یا کھانا وغیرہ بنانے کے لیے ایک الاؤ

بھڑکایا۔ عبداللہ امیر لشکر جو کچھ ہنسی مذاق کا مزاج رکھنے والے تھے نے فرمایا: کیا تم پر میری سمع و طاعت فرض نہیں ہے؟ لوگوں نے کہا: کیوں

نہیں۔ عبداللہ بولے: تو اگر میں تم کو کسی چیز کا حکم دوں تو تم اطاعت کرو گے؟ لوگوں نے کہا: ضرور۔ عبداللہ بولے: تب میں تم کو سختی سے تاکید کرتا

ہوں کہ اس آگ میں کود جاؤ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر جب ہم واپس ہوئے تو ہم نے اس واقعہ کو رسول اللہ ﷺ کے روبرو ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے

ارشاد فرمایا: تم میں سے جو بھی نافرمانی کا حکم کرے اس کی اطاعت نہ کرو۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۲۱۰... معمر الفصیحی سے مروی ہے کہ جب عبداللہ بن عامر ملک شام آئے تو جن کے متعلق اللہ نے چاہا صحابہ کرام اور دوسرے حضرات ان سے

بغرض ملاقات حاضر ہوئے، مگر حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ تشریف نہ لائے۔ عبداللہ بن عامر بولے: کیا بات ہے میں ابوالدرداء کو اپنے پاس

آنے والوں میں نہیں دیکھ رہا۔ چلو کوئی بات نہیں میں خود ان کے پاس چل کر جاتا ہوں اور ان کا حق ادا کرتا ہوں۔ چنانچہ عبداللہ بن عامر حضرت

ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور سلام کیا۔ پھر بولا: میرے پاس آپ کے ساتھی تو آئے لیکن آپ تشریف نہیں لائے، لہذا

میں نے سوچا میں خود ہی چل کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں اور آپ کا حق ادا کروں۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: تجھ سے بڑھ کر پست انسان اللہ کی نظر میں اور نہ میری نظر میں آج کے دن کوئی نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حکم فرمایا تھا کہ حکام تمہارے ساتھ بدل جائیں گے تو اس وقت تم بھی اپنا رویہ ان کے ساتھ بدل لینا۔

کلام:..... یہ روایت کنز العمال میں حوالہ سے خالی ہے جبکہ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع الزوائد ۲۲۹/۵ میں مغراء سے اس کو نقل کیا اور فرمایا کہ امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو روایت کیا ہے اور اس میں لیث بن ابی سلیم ایک راوی ہے جو مدلس ہے اور اس روایت کے بقیہ راوی ثقہ ہیں۔

۱۳۴۱۱..... کعب رضی اللہ عنہ بن عجرہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ میں ان نو آدمیوں میں سے ایک تھا جو وہاں موجود تھے۔ ان میں سے پانچ تو اہل عرب میں سے تھے اور چار عجمی تھے۔ آپ ﷺ نے ہم کو ارشاد فرمایا: کیا تم سن رہے ہو؟ تین بار آپ نے یہی بات دریافت فرمائی کہ کیا تم سن رہے ہو؟ ہم نے (ہر بار) عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم سن رہے ہیں۔ تب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اچھا تو سنو!

ظلم کے کاموں میں حکام کی مدد نہ کی جائے

عنقریب تم پر کچھ حکمران آئیں گے، پس جو شخص ان کے پاس داخل ہوا، ان کے جھوٹ کی تصدیق کی اور ان کے ظلم پر ان کی معاونت کی تو میں اس سے نہیں اور وہ مجھ سے نہیں اور وہ شخص قیامت کے دن حوض پر میرے پاس نہ آسکے گا۔ اور جو شخص ایسے حکام کے پاس نہ گیا، نہ ان کے کذب کی اس نے تصدیق کی اور نہ ان کے ظلم پر ان کی مدد کی تو وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے۔ اور عنقریب قیامت کے دن وہ حوض پر مجھ سے آکر ضرور ملے گا۔ ابن جریر، شعب الایمان للبیہقی

۱۳۴۱۲..... سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے، حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: اے کعب بن عجرہ! میں تیرے لیے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں بے وقوفوں (ظالموں) کی حکومت سے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بیوقوفوں کی حکومت کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عنقریب ایسے حکمران آئیں گے جو بات کریں تو جھوٹ بولیں گے، اگر کوئی کام کریں گے تو ظلم کریں گے۔ پس جو شخص ان کے پاس آیا پھر ان کے جھوٹ کی تصدیق کی اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کی وہ مجھ سے نہیں اور نہ میرا اس سے کوئی تعلق ہے۔ اور ایسے لوگ کل قیامت کے دن میرے پاس حوض پر (ہرگز) نہ آسکیں گے۔ اور جو شخص ایسے حکمران کے جانے سے محترز رہا، ان کے جھوٹ کی تصدیق نہ کی اور نہ ان کے ظلم پر ان کی مدد کی تو وہ میرا ہے اور میں اس کا اور وہ حوض پر مجھ سے آکر ملے گا۔ ابن جریر

۱۳۴۱۳..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: اے ابو عبد الرحمن! تیرا کیا حال ہوگا جب تجھ پر (کل) ایسے حکمران مسلط ہوں گے، جو سنت کو مٹائیں گے، نماز کو اس کے وقت سے نال کر پڑھیں گے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر آپ مجھے ایسے موقع کے لیے کیا حکم دیتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابن ام عبد (عبد اللہ بن مسعود) مجھ سے سوال کرتا ہے کہ وہ کیا وجہ اختیار کرے۔ اللہ کی نافرمانی میں مخلوق کی فرمانبرداری نہیں ہے۔ مصنف عبدالرزاق، مسند احمد

۱۳۴۱۴..... حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ہم لوگ ان حکمرانوں کے پاس بیٹھے ہیں وہ علم کلام میں گفتگو کرتے ہیں جبکہ ہمیں اچھی طرح معلوم ہے کہ حق پر وہ نہیں کوئی اور ہیں۔ مگر ہم ان حکام کی تصدیق کرتے رہتے ہیں۔ نیز وہ ظلم پر مبنی فیصلے کرتے ہیں، ہم ان کو تقویت پہنچاتے ہیں اور ایسا عمل ان کی نظروں میں قابل تحسین کراتے ہیں تو آپ ہمارے اس طرز عمل کو کیا خیال کرتے ہیں (اے ابن عمر!) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: اے بیٹے! ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے تو

اس نمل کونفاق شمار کرتے تھے، لیکن مجھے نہیں معلوم کہ تمہارے نزدیک اس کی کیا حیثیت ہے؟ شعب الایمان للبیہقی
 ۱۳۳۱۵..... عقبہ بن مالک لیشی سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے ایک لشکر کے ساتھ بھیجا اور ارشاد فرمایا:
 جب امیر میرے (نبی کے) حکم کی مخالفت کرے تو اس کو بدل کر ایسے شخص کو اپنا امیر بنا لو جو میری اتباع کرتا ہو۔ الخطیب فی المستفق

حاکم کے مددگار

۱۳۳۱۶..... مالک بن اوس بن الحدثان البصری فرماتے ہیں: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں عریق (ناظم الامور) تھا۔
 ابن عساکر
 ۱۳۳۱۷..... عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہلاکت ہے زریبہ (جی حضورؐ لگائے رکھنے والے) کے
 لیے! پوچھا گیا: زریبہ کیا ہے یا رسول اللہ؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص کہ امیر جب کوئی سچی بات کہے تو بولے امیر نے سچ فرمایا۔ اور جب
 امیر جھوٹ بولے تب بھی، یہی کہے امیر نے سچ فرمایا۔ شعب الایمان للبیہقی
 ۱۳۳۱۸..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:
 اس امت میں سے سب سے پہلے کوڑے بردار (ظالم سپاہی) جہنم میں داخل ہوں گے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

خلافت سے متعلق امور

۱۳۳۱۹..... (مسند علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا: یا رسول اللہ! آپ کے بعد ہم کس
 کو اپنا امیر منتخب کریں؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
 اگر تم ابو بکر کو اپنا امیر بناؤ تو اس کو امانت دار اور دنیا سے بے رغبت اور آخرت کا شوق رکھنے والا پاؤ گے۔ اور اگر تم عمر کو اپنا امیر بناؤ تو اس کو
 صاحب قوت، امانت دار اور اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہ کرنے والا پاؤ گے۔ اور اگر تم علی کو اپنا امیر بناؤ لیکن
 میرا خیال ہے کہ تم ایسا نہیں کرو گے اگر کرو گے تو تم اس کو سیدھی راہ چلانے والا اور سیدھی راہ پر گامزن پاؤ گے، وہ تم کو بالکل سیدھی راہ پر گامزن
 رکھے گا۔ مسند احمد، فضائل الصحابة للبخیم، مستدرک الحاکم، حلیۃ الاولیاء ابن الجوزی فی الواہیات، فاخطا، ابن عساکر،
 السنن لسعید بن منصور

کلام:..... ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو من گھڑت روایتوں میں شمار کیا ہے، لیکن امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ ابن
 الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کی خطا ہے۔

امام پیشمی رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع الزوائد میں اس کو نقل کیا ہے ج ۵ ص ۶۷، نیز فرماتے ہیں کہ امام احمد، امام بزار نے اس کو روایت کیا ہے اور
 طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی الاوسط میں اس کو روایت کیا ہے جبکہ بزار کی روایت کے رجال ثقہ ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۳۳۲۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو پیدا کیا، روح کو جان بخشی! پہاڑ کو اس کی جگہ
 سے ہٹا دینا زیادہ آسان ہے بنسبت قوی بادشاہ کو سلطنت سے ہٹانے کے۔ پس جب لوگ آپس کے اختلاف و نزاع کا شکار ہوں گے تو قریب
 ہے کہ درندے ان پر غالب آجائیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۳۲۱..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: میں ایک گڑھے ہوئے پہاڑ کو اس کی جگہ سے ٹال دوں، یہ میرے
 لیے زیادہ آسان ہے بنسبت ایک قوی مستحکم بادشاہ کو ہٹانے سے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ابونعیم

۱۳۳۲۲..... ابن اسحاق، عمران بن کثیر سے روایت کرتے ہیں، عمران کہتے ہیں: میں ملک شام گیا، وہاں قبیصہ بن ذویب کو میں نے دیکھا کہ وہ
 اپنے ساتھ ایک شخص کو لے کر آیا اور اس کو خیفہ عبدالملک بن مروان کے سامنے پیش کیا۔ اس آدمی نے خیفہ عبدالملک کو حدیث بیان کی کہ وہ اپنے

والد سے اور اس کا والد حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خلیفہ کو قسم نہیں دلائی جائے گی۔ یعنی کسی مقدمے میں خلیفہ کا قول قسم سے بڑھ کر ہے

چنانچہ خلیفہ نے اس کو انعام دیا اور خلعت سے نوازا اور سلام (کر کے رخصت) کیا۔ عمران بن کثیر کہتے ہیں: یہ بات میرے دل میں کھٹک گئی چنانچہ میں مدینہ (منورہ) آیا اور حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے ملاقات کی اور ان کو سارے واقعے کی خبر سنائی۔ حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ قیصر کا ستیا ناس کرے، کیسے اس نے اپنے دین کو دنیا کے بدلے فروخت کر ڈالا ہے۔ اللہ کی قسم قبیلہ خزاعہ کی کوئی عورت خواہ وہ اپنے گھر میں بیٹھنے والی ہو ایسی نہیں ہے جس کو عمرو بن سالم خزاعی کا قول یاد نہ ہو جو اس نے نبی ﷺ کو کہا تھا:

اللہم انی نایئد محمداً حلف ابینا و ابیہ الامتدا

اے اللہ! میں محمد کو قسم اٹھانے کا کہتا ہوں حالانکہ ہمارے باپ اور ان کے باپ جو موروثی مال والے ہیں آپس میں حلیف ہیں۔ پھر سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: عجیب بات ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کو تو قسم دی جائے لیکن خلیفہ کو قسم اٹھانے سے بری قرار دیا جائے یہ کیسے ممکن ہے۔ ابن عساکر

فصل قضاء..... عہدہ حج اور اس سے متعلق وعیدوں کے بیان میں

قضاء سے متعلق وعیدوں کا بیان

۱۴۴۲۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ ان تین آیات آنے کے بعد اس نے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کیا ہو۔

ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون
اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ دین کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے وہی لوگ کافر ہیں۔

ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الظالمون
اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ دین کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے وہی لوگ ظالم ہیں۔

ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الفاسقون

اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ دین کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے وہی لوگ فاسق ہیں۔ السنن لسعید بن منصور

۱۴۴۲۴..... حضرت عمروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جب دو خصم (مقدمے کے دو فریق) آتے تو آپ رضی اللہ عنہ اپنے دونوں گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتے اور دعا کرتے:

اے اللہ! میری ان دونوں پر مدد فرما۔ بے شک ان دونوں میں سے ہر ایک مجھے میرے دین سے ہٹانا چاہتا ہے۔ ابن سعد

۱۴۴۲۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: قاضی لوگ تین طرح کے ہیں۔ ابن عساکر

کلام:..... روایت محل کلام ہے دیکھئے: ذخیرۃ الحفاظ ۳۸۸۔

۱۴۴۲۶..... قتادہ، ابوالعالیہ سے، اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

قاضی تین طرح کے ہیں: دو جہنم میں ہیں اور ایک جنت میں۔ دو جہنم والوں میں سے ایک تو وہ قاضی ہے جو جان بوجھ کر حق کے خلاف ظلماً فیصلہ کرے۔ دوسرا وہ قاضی ہے جو اپنی رائے میں حق کے لیے خوب اجتہاد تو کرے مگر پھر بھی اس سے فیصلہ میں خطا سرزد ہو جائے۔ اور جنت میں جانے والا قاضی وہ ہے جو اپنی رائے میں حق کے مطابق اجتہاد کرے اور درست فیصلہ صادر کرے۔

قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے ابو العالیہ سے پوچھا کہ جو قاضی اپنی رائے میں حق کے مطابق اجتہاد کرے مگر اس سے فیصلے میں خطا سرزد ہو جائے تو وہ کس قصور میں جہنم جائے گا۔ ابو العالیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: وہ قاضی اگر چاہتا تو فیصلہ کرنے بیٹھتا ہی نہیں کیونکہ وہ اچھی طرح قضاء (فیصلہ) نہیں کر سکتا۔ السنن الکبریٰ للبیہقی

فائدہ:..... امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ ابو العالیہ کے قول کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جو اہل اجتہاد میں سے نہیں ہیں پھر بھی وہ اجتہاد کریں تو یہ ان کے گناہ پر ہونے کی دلیل ہے۔

قضاء (عہدہ حج) کے متعلق ترغیب کے بیان میں

۱۳۳۲۷... معقل بن یسار سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے حکم فرمایا کہ میں اپنی قوم کے درمیان فیصلے کروں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اچھا فیصلہ کرنے کی اہلیت نہیں رکھتا۔ حضور اکرم ﷺ نے تین بار ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہے جب تک جان بوجہ کر ظلم نہ کرے۔ ابو سعید النقاش فی کتاب القضاء من طریق ابن عیاش

کلام:..... مذکورہ روایت میں ایک راوی یحییٰ بن یزید بن ابی شیبہ الرھاوی پر کلام ہے۔ امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ مقلوبات کو روایت کرتا ہے (مختلف احادیث کی اسناد اور متن کو ایک دوسرے سے تبدیل کر دیتا ہے) لہذا اس کے ساتھ دلیل پکڑنا درست نہیں جبکہ وہ زید بن ابی اہیسہ سے روایت کرے حالانکہ زید ثقہ ہے اور یحییٰ کی تفسیح بن الحارث سے مروی حدیث میں نکارت ہے کیونکہ تفسیح متروک راوی ہے۔

۱۳۳۲۸... عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک دن نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر تھا پھر آپ کے پاس دو فریق (اپنا جھگڑالے کر) آئے۔ آپ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: ان دونوں کے درمیان فیصلہ کرو۔ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ! آپ فیصلہ فرمانے کے زیادہ حقدار ہیں۔ لیکن آپ ﷺ نے دوبارہ حکم فرمایا ان دونوں کے درمیان فیصلہ کر دو۔ تب میں نے پوچھا: یا رسول اللہ! کس بنیاد پر؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اجتہاد کرو۔ اگر تم نے درست فیصلہ کیا تو تم کو دس نیکیاں ملیں گی۔ اور اگر تم نے فیصلے میں غلطی کی تو تب بھی تم کو ایک نیکی ملے گی۔ ابن عساکر

ادب القضاء..... عدالتی امور میں آداب کا بیان

۱۳۳۲۹... حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مہمان آ کر ٹھہرا۔ اور کئی دن مقیم رہا۔ پھر اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے اپنا ایک مقدمہ پیش کر دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: کیا تو خصم (مقدمہ) کا فریق ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: پھر تو یہاں سے کوچ کر جا، کیونکہ ہم کو منع کیا گیا ہے کہ ہم کسی فریق کو اپنے ہاں ٹھہرائیں مگر دوسرے فریق کے ساتھ۔

منتخب کنز العمال: ابن راہویہ، ابو القاسم بن الخراج فی اعمالہ، البیہقی فی السنن الکبریٰ کتاب آداب القاضی ۱۰/۱۳۷

۱۳۳۳۰... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے پوچھا: یا رسول اللہ! جب آپ مجھے کسی حکم پر بھیجیں تو کیا میں ہرزہ سنے کی طرح (بالکل حکم کے مطابق) عمل کروں یا پھر (اس نظرے پر عمل کروں کہ) شاہد (حاضر) وہ کچھ دیکھتا ہے جو غائب حکم دینے والا نہیں دیکھ سکتا۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شاہد جو کچھ دیکھتا ہے غائب نہیں دیکھ سکتا (اس طرح عمل کرو)۔

مسند احمد، البخاری فی التاريخ، الدورقی، حلیۃ الاولیاء، ابن عساکر، السنن لسعید بن منصور

۱۳۳۳۱... حضرت حسن سے مروی ہے کہ ایک شخص آیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ٹھہر گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی مہمان نوازی کی۔ پھر مہمان نے کہا میرا ارادہ ہے کہ میں اپنا مقدمہ آپ کی خدمت میں پیش کروں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میرے گھر سے چلا

جا۔ کیونکہ رسول اکرم ﷺ نے ہم کو منع فرمایا ہے کہ ہم کسی فریق مقدمہ کو اپنے ہاں مہمان ٹھہرائیں، دوسرے الفاظ یہ ہیں کہ ہم کو منع کیا ہے کہ ہم کسی ایک فریق کو اپنے ہاں ٹھہرائیں ہاں اگر دوسرا فریق ساتھ ہو تو الگ بات ہے۔ ابن راہویہ، ابو القاسم ابن الجراح فی امالیہ، الکبریٰ للبیہقی۔

۱۳۳۳۲... حضرت ابوالاسود حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ ہم دو خصموں (فریقوں) میں سے کسی ایک فریق کو مہمان بنائیں۔ الاوسط للطبرانی

۱۳۳۳۳... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے قاضی شریح کو فرمایا: تیری زبان تیرا غلام ہے جب تک کہ تو بات چیت نہ کرے۔ پس جب تو نے منہ کھول لیا تو پھر تو اس کا غلام ہے پس خیال رکھا کر (اے قاضی) کیا فیصلہ کر رہا ہے اور کس کے بارے میں فیصلہ کر رہا ہے اور کیسے فیصلہ کر رہا ہے؟ ابن عساکر

حاکم پر لازم ہے دونوں فریق کی بات سنے

۱۳۳۳۴... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے یمن کا قاضی بنا کر بھیجا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں جو ان العمر آدمی ہوں اور آپ مجھے ایسے لوگوں کے پاس بھیج رہے ہیں جو اچھی عمروں والے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے میرے لیے چند دعائیں کی پھر ارشاد فرمایا: جب تیرے پاس دو فریق اپنا مقدمہ لے کر آئیں اور تو ان میں سے ایک کی بات سن لے تو اس وقت تک فیصلہ نہ کر جب تک دوسرے کی بات نہ سن لے۔ یہ تیرے لیے زیادہ پختہ بات ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اختلاف نہیں فرمایا۔ السنن الکبریٰ للبیہقی

۱۳۳۳۵... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تیرے پاس دو آدمی اپنا فیصلہ لے کر آئیں تو پہلے کے لیے ہرگز فیصلہ نہ کر حتیٰ کہ دوسرے کی بات نہ سن لے۔ عنقریب تو دیکھ لے گا کہ کیسے فیصلہ کرنا ہوتا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چنانچہ اس کے بعد میں ہمیشہ قاضی رہا۔ البخاری، النسائی

۱۳۳۳۶... حضرت ابو حرب بن الاسود روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ کسی فریق کی مہمان نوازی نہ کرتے تھے جب تک کہ اس کا دوسرا خصم (فریق) اس کے ساتھ نہ ہو۔ السنن للبیہقی

۱۳۳۳۷... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کی حکومت سے کسی چیز پر کوئی اجر (معاوضہ) نہیں لیا جائے گا۔ ہلال الحفاری جزئہ

۱۳۳۳۸... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں: مقدموں کے فریقوں کو واپس لوٹا دیا کرو تا کہ وہ آپس میں صلح صفائی سے اپنے معاملات کو منٹ لیں کیونکہ عدالتی فیصلے لوگوں کے درمیان باہمی کینہ پروری اور دشمنی کو جنم دیتے ہیں۔ المصنف لعبد الرزاق، السنن للبیہقی

۱۳۳۳۹... قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا: جب تمہارے پاس ایسا کوئی قضیہ آئے جس کا فیصلہ قرآن میں موجود ہو تو اس کے ساتھ فیصلہ کر دو۔ لوگ تم کو اس فیصلے سے ڈگمگانہ دیں۔ اگر کوئی ایسا قضیہ پیش آجائے جس کا واضح حکم

کتاب اللہ میں نہ ہو تو سنت رسول اللہ میں اس کا حل دیکھ کر اس کے مطابق فیصلہ کر دو۔ اگر ایسا کوئی قضیہ درپیش ہو جس کے متعلق کتاب اللہ میں اور نہ سنت رسول اللہ میں کوئی فیصلہ ہو تو دیکھو کہ (اہل علم) لوگوں کی اس بارے میں کس فیصلے پر اتفاق رائے ہے۔ تو اس کے مطابق فیصلہ کر دو۔ اور

اگر ایسا کوئی مسئلہ درپیش آجائے جس کا حکم کتاب اللہ میں اور نہ سنت رسول اللہ میں ہو اور نہ اس کے متعلق کسی (اہل علم) نے کچھ کہا ہو تو تب دو باتوں میں سے ایک اختیار کر لو۔ اگر چاہو تو اجتہاد رائے کرو اور فیصلہ کر دو اور اگر چاہو تو اس فیصلے کو مؤخر (ملتوی) کر دو۔ تا آنکہ اللہ پاک کوئی

صورت حال واضح کر دے اور میں تاخیر کو تمہارے لیے بہتر سمجھتا ہوں۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ابن جریر

۱۳۳۴۰... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: مقدمہ بازوں کو واپس لوٹا دیا کرو تا کہ وہ خود آپس میں صلح کا راستہ اختیار

کر لیں۔ بے شک یہ عمل سینوں کو صاف رکھنے والا اور کینہ و دشمنی کو کم کرنے والا ہے۔ السنن الکبریٰ للبیہقی ۱۳۳۲۱۔ حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کاتب (منشی) نے (کسی فیصلے یا مکتوب کے آخر میں) لکھا: یہ وہ (فیصلہ) ہے جو اللہ نے امیر المؤمنین عمر کو سمجھا دیا ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو جھڑک دیا اور فرمایا: یوں لکھ: یہ عمر کی رائے ہے، اگر درست ہو تو اللہ کی طرف سے ہے اور اگر خطا ہو تو عمر کی طرف سے ہے۔ السنن للبیہقی

قاضی کے لئے ہدایات

۱۳۳۲۲۔ ابوالعوام البصری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ (گورنر) کو لکھا: اما بعد! قضاء (عدالتی فیصلہ) مجھ کو فریضہ اور اتباع کی جانے والی سنت ہے۔ پس سمجھ لے کہ جب تیرے سر پر کوئی فیصلہ ڈالا جائے تو محض ایسے حق بتا دینے سے کوئی نفع نہیں جس کو نافذ العمل نہ کیا جائے۔ اور اپنے چہرے سے، اپنی نشست و برخاست سے اور اپنے فیصلے سے لوگوں کو امید دلائے رکھو تا کہ کوئی معزز آدمی تیرے ظلم کی وجہ سے بری طمع نہ کرے اور کوئی کمزور آدمی تیرے عدل سے مایوس نہ ہو۔ گواہ دعویٰ کرنے والے پر ہے اور قسم (قابض اور) منکر پر ہے اور ہر طرح کی صلح مسلمانوں کے درمیان جائز ہے سوائے ایسی صلح کہ جو حرام کو حلال کرے یا حلال کو حرام کر دے۔ اور جو کسی غائب حق یا گواہ کا دعویٰ کرے تو اس کو ایک مقررہ مہلت دیدوتا کہ وہ اس وقت تک اس کو حاضر کرنے کا پابند ہو جائے پھر اگر مدعی اپنا گواہ پیش کر دے تو اس کو اس کا حق دیدو۔ اگر وہ گواہ پیش کرنے سے عاجز آجائے تو اس کے خلاف فیصلہ کرنا حلال ہو جائے گا (مخالف سے قسم لے کر) یہ طریقہ رعایت عذر خواہ کے لیے زیادہ بہتر اور اندھے کے لیے معاملہ کو زیادہ روشن کرنے والا ہے۔ اور تجھے (بنے) فیصلے سے کوئی شے مانع نہ ہو جبکہ تو آج کوئی فیصلہ کر دے، پھر تو اپنی رائے سے رجوع کر لے، تجھے صحیح فیصلے کی ہدایت مل جائے تو تو حق فیصلہ کو دوبارہ نافذ کر سکتا ہے کیونکہ حق قدیم ہے، حق کو کوئی چیز باطل نہیں کر سکتی اور حق کی طرف رجوع کر لینا باطل میں سرکشی دکھانے سے بہتر ہے۔ مسلمان سارے صاحب عدل ہیں، آپس میں ایک دوسرے کے لیے گواہی دینے کے حق میں سوائے اس شخص کے جس کو کسی شرعی حد میں کوڑے لگ چکے ہوں یا اس پر جھوٹی گواہی دینے کا تجربہ ہو گیا ہو یا کوئی اپنے مولیٰ کے بارے میں ولاء کے متعلق شک و شبہ رکھتا ہو یا کوئی اپنے رشتے دار کے متعلق بدگمانی کا شکار ہو (تو ان کی گواہی شک والوں کے متعلق قبول نہ ہوگی)۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے بندوں سے رازوں (پر مؤاخذے) کو اٹھالیا ہے اور حدود کا ان پر پردہ ڈال دیا ہے جو صرف گواہوں اور قسموں کے ساتھ ان پر لاگو ہو سکتی ہیں۔ پھر بھی تم اچھی طرح سمجھ لو اور خوب سمجھ لو خصوصاً ان امور کو جن کا بیان تم کو قرآن و سنت میں نہ ملے تو اس وقت معاملات کی قیاس آرائی کرو اور اس جیسی دوسری مثالوں اور نظیروں کو یاد کرو۔ پھر ان میں سے تمہاری رائے میں جو اللہ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ معلوم ہو اور حق کے ساتھ زیادہ مشابہ ہو اس کا فیصلہ کر دو۔

اور غصے سے، قلق سے، تنگی سے اور لوگوں کو فیصلے کے وقت اذیت دہی اور اجنبی سزائیں دینے سے بچو۔

بے شک حق میں فیصلہ کرنے پر اللہ اجر کو واجب کرتا ہے اور اس کے لیے وہ فیصلہ ذخیرہ بنا دیتا ہے۔ بے شک جس کی نیت حق میں خالص ہو خواہ وہ حق اس کی ذات کے خلاف ہو تو اللہ پاک اس کے اور لوگوں کے درمیان کافی ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص لوگوں کے لیے ایسی چیز مزین اور ظاہر کرتا ہے جو اس کے دل میں نہیں ہے تو اللہ پاک اس کو عیب دار کر دیتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ بندوں سے صرف وہی چیز قبول کرتا ہے جو خالص اس کے لیے ہو۔ اور اللہ کا ثواب جلدی رزق کی صورت میں اور اس کی رحمت کے خزانوں میں وسیع ہے۔ والسلام۔

الدارقطنی فی السنن، السنن للبیہقی، ابن عساکر

۱۳۳۲۳۔ مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اے مسلمانوں کی جماعت! مجھے لوگوں کا تم پر کوئی خوف نہیں ہے، میں تمہارا خوف محسوس کرتا ہوں لوگوں پر۔ میں تمہارے درمیان

دو چیزیں لے جا رہا ہوں، جب تک تم ان کو لازم پکڑے رہو گے خیر میں رہو گے۔ فیصلہ میں عدل و انصاف اور تقسیم میں عدل و انصاف۔ اور میں تم کو مویشیوں کی بنائی ہوئی جیسی راہ پر پھوڑ بے جا رہا ہوں (جس کے نشانات واضح ہوتے ہیں) الا یہ کہ کوئی قوم اس سے ٹیز بھی چلے گی تو وہ راہ بھی ان کے ساتھ ٹیز بھی ہو جائے گی۔ مصنف ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی

۱۳۳۳۳..... ابی رواحہ یزید بن اسہم سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (عامل گورنر) لوگوں کو لکھا: لوگوں کو اپنے نزدیک حق میں برابر رکھو: ان کا قریبی اور دور والا برابر ہے اور ان کا دور والا بھی ان میں سے قریب ترین کے برابر ہے۔ نیز رشوت سے بچو، خواہش پر فیصلہ کرنے سے بچو اور غصے کے وقت لوگوں کی پکڑ کرنے سے اجتناب کرو اور حق کو قائم کرو خواہ دن کے کچھ حصہ میں کیوں نہ ہو۔

السنن لسعید بن منصور، السنن للبیہقی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عدالت میں پیشی

۱۳۳۳۵..... شععی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے درمیان کسی چیز پر آپس میں جھگڑا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے درمیان اور میرے درمیان کسی کو ثالث مقرر کر لو۔ چنانچہ دونوں نے زید بن ثابت کو اپنا فیصلہ مقرر کر لیا۔ پھر دونوں ان کے پاس چل کر آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم تمہارے پاس اس لیے آئے ہیں تاکہ تم ہمارے درمیان فیصلہ کر دو۔ حالانکہ تمام فیصلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آتے تھے۔ چنانچہ جب دونوں حضرات حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گئے تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے اپنے بچھونے پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے جگہ چھوڑ دی اور بولے: اے امیر المؤمنین! یہاں آئیے، یہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: یہ پہلا ظلم ہے جو تم نے اپنے فیصلے میں ظاہر کیا۔ بلکہ میں اپنے فریق کے ساتھ بیٹھنا پسند کروں گا۔ آخر کار دونوں حضرات حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے سامنے بیٹھ گئے۔

حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کسی چیز کے متعلق دعویٰ ظاہر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا۔ قاعدہ کے مطابق ابی رضی اللہ عنہ پر گواہ اور عمر رضی اللہ عنہ پر قسم آتی تھی لیکن حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ابی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: امیر المؤمنین کو قسم اٹھانے سے تم معاف رکھو۔ اور ان کے علاوہ میں کسی اور کے لیے بھی ایسا مطالبہ کبھی نہ کرتا۔ مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے از خود قسم اٹھالی اور پھر قسم کھائی کہ جب تک عمر زندہ ہے زید کبھی عہدہ قضا پر فائز نہیں ہو سکتا کیونکہ عمر کے نزدیک تمام مسلمانوں کی عزت و آبرو برابر ہے۔

السنن لسعید بن منصور، السنن للبیہقی، ابن عساکر

۱۳۳۳۶..... یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

جب میرے پاس دو شخص اپنا کوئی مقدمہ لے کر آتے ہیں تو مجھے کوئی پرواہ نہیں ہوتی کہ حق کس کی طرف ہو۔ ابن سعد

۱۳۳۳۷..... سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک یہودی اور ایک مسلمان اپنا مشترکہ مقدمہ لے کر آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حق کو یہودی کے لیے سمجھا تو اس کے لیے فیصلہ کر دیا۔ یہودی نے آپ رضی اللہ عنہ کو مخاطب ہو کر کہا: اللہ کی قسم! آپ نے میرے لیے حق کے ساتھ فیصلہ کیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو درۃ (کوڑا) مارا اور فرمایا: تجھے کیا علم (کہ میں نے حق کے ساتھ فیصلہ کیا ہے) یہودی نے کہا: ہم تو رات میں پاتے ہیں کہ کوئی قاضی حق کے ساتھ فیصلہ نہیں کر سکتا مگر جبکہ اس کے دائیں طرف ایک فرشتہ ہو اور بائیں طرف ایک فرشتہ، جو اس کو درست راہ دکھاتے رہیں اور حق کی توفیق دینے رہیں جب تک کہ وہ حق کے ساتھ ہو۔ جب وہ حق کو چھوڑ دیتا ہے تو وہ دونوں فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں اور اس کو چھوڑ دیتے ہیں۔ مؤطا امام مالک، ابن عبدالمکرم، فی فتوح مصر

۱۳۳۳۸..... مجاہد بن دثار سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے پوچھا: من انت؟ تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں دمشق کا قاضی ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تو کیسے فیصلہ کرتا ہے؟ اس نے عرض کیا کتاب اللہ کے ساتھ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

پوچھا: اگر ایسا مسئلہ آجائے جو کتاب اللہ میں نہ ہو؟ عرض کیا: سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں۔ فرمایا: اگر ایسا مسئلہ آجائے جو کتاب اللہ میں اور نہ سنت رسول اللہ میں ہو تب؟ عرض کیا: پھر میں اپنی رائے میں اجتہاد کرتا ہوں اور اپنے (اہل علم) ہم نشینوں سے مشاورت کرتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: بہت اچھا۔

نیز فرمایا: جب تو فیصلے کے لیے بیٹھا کرے تو یہ دعا پڑھ لیا کر:

اللہم انی اسألك ان أقضی بعلم وان افقی بحکم واسألك العدل فی الرضی والغضب.

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ علم کے ساتھ فیصلہ کروں، (تیرے) حکم کے ساتھ فتویٰ دوں اور تجھ سے سوال کرتا ہوں رضا اور غضب میں عدل و انصاف برتے۔ کا۔ راوی مجارب بن دثار کہتے ہیں کہ پھر وہ آدمی رخصت ہو کر تھوڑی دور گیا تھا کہ واپس آیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: میں نے خواب دیکھا ہے کہ سورج اور چاند ایک دوسرے کے ساتھ قتال (جنگ) کر رہے ہیں اور ہر ایک کے ساتھ ستاروں کی فوج ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا تو کس کے ساتھ تھا؟ اس نے کہا: چاند کے ساتھ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نعوذ باللہ! اللہ تیری پناہ ہو۔ اللہ کا فرمان ہے:

وجعلنا الليل والنهار آيتين فمحونا آية الليل وجعلنا آية النهار مبصرة.

اور ہم نے رات اور دن دو نشانیاں بنائی ہیں، پس ہم رات کی نشانی مٹا دیتے ہیں اور دن کی نشانی کو دکھانے والا بنا دیتے ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کو فرمایا: اللہ کی قسم! آئندہ تم کبھی کسی منصب پر فائز نہیں رہ سکتے۔ چنانچہ اس کو معزول کر دیا لوگوں کا گمان ہے کہ بعد میں وہ شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف جنگ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مارا گیا۔

ابن ابی الدنیا، مصنف عبدالرزاق

فیصلہ کرنے کی بنیاد

۱۳۴۴۹..... قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کتاب اللہ میں سے جو حکم تم پر ظاہر ہو اس کے مطابق فیصلہ دیا کرو۔ اگر تم کو ساری کتاب اللہ کا علم نہ ہو تو (درپیش مسئلے میں) رسول اللہ ﷺ کا جو فیصلہ تم کو معلوم ہو اس کے مطابق فیصلہ کر دیا کرو اور اگر تم کو رسول اللہ ﷺ کے تمام فیصلے معلوم نہ ہوں تو ہدایت یافتہ ائمہ میں سے کسی کے مطابق فیصلہ کر دو اور اگر تم کو وہ تمام فیصلے معلوم نہ ہوں جو ائمہ کرام نے کیے ہیں تو اپنی رائے کا اجتہاد کرو اور اہل علم و صلاح سے مشورہ کر لیا کرو۔ ابن عساکر

۱۳۴۵۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ کو جب عہدہ قضاء سپرد کیا تو فرمایا: اب تم خرید و فروخت نہ کرنا، کسی کو نقصان نہ دینا، خریدنا اور نہ بیچنا اور نہ رشوت لینا۔ ابن عساکر

۱۳۴۵۱..... مجارب بن دثار سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دمشق کے قاضی سے دریافت فرمایا: تو کیسے فیصلہ کرتا ہے؟ اس نے کہا: کتاب اللہ کے ساتھ، پوچھا: جب ایسا کوئی قضیہ تمہارے سامنے پیش ہو جو کتاب اللہ میں نہ ہو تو؟ عرض کیا: تب میں سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں۔ پوچھا: جب ایسا کوئی قضیہ پیش آجائے جس میں رسول اللہ ﷺ کی سنت بھی ظاہر نہ ہو تب؟ عرض کیا: تب میں اپنی رائے میں اجتہاد کرتا ہوں اور اپنے ہم نشینوں سے مشاورت کر لیتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی تحسین فرمائی: تم بہت اچھا کرتے ہو۔

ابن جریر

۱۳۴۵۲..... شععی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قاضی شریح کو کوفہ کی قضاء پر (عہدہ جج سپرد کر کے) بھیجا تو ارشاد فرمایا: دیکھ جو فیصلہ تجھے کتاب اللہ میں واضح نظر آئے اس کے متعلق کسی سے سوال نہ کر (بلکہ نافذ کر دے) اور جو حکم کتاب اللہ میں واضح نہ ہو اس میں سنت رسول اللہ پر عمل کر اور جو حکم سنت رسول اللہ میں بھی ظاہر نہ ہو اس میں اپنی رائے کا اجتہاد کرو۔

السنن لسعید بن منصور، السنن للبیہقی

۱۳۳۵۳..... شعنی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ کو لکھا: جب تمہارے پاس کوئی حکم کتاب اللہ کا آجائے تو اس کو نافذ کر دو۔ اگر کوئی حکم کتاب اللہ میں نہ ہو اور سنت رسول اللہ میں ہو تو اس کے ساتھ فیصلہ کر دو اور اگر کوئی حکم نہ کتاب اللہ میں ہو اور نہ سنت رسول اللہ میں ہو تو جس طرح دوسرے ائمہ ہدایت نے فیصلہ کیا ہو اس طرح فیصلہ کر دو۔ اور اگر کوئی فیصلہ ایسا آجائے جس کا حکم کتاب اللہ میں ہو اور نہ سنت رسول اللہ میں اور نہ ہی پہلے واقعات میں ائمہ ہدایت نے ایسا کوئی فیصلہ کیا ہو تو تب تم صاحب اختیار ہو اگر تم چاہو تو اس معاملے میں میری رائے طلب کر لو اور میں سمجھتا ہوں کہ تمہارا مجھ سے مشورہ کرنا تمہارے لیے بہتر ہوگا۔ السنن لسعد بن منصور، السنن للبیہقی

۱۳۳۵۴..... محمد بن سیرین رحمۃ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ (گورنر) کو لکھا: ابو مریم کے فیصلے میں خیال رکھنا۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ابو مریم کو متہم نہیں سمجھتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی اس کو متہم خیال نہیں کرتا لیکن جب بھی تم کسی فریق کو ظلم پر آمادہ دیکھو اس کو سزا دو۔ السنن للبیہقی

۱۳۳۵۵..... محمد بن سیرین رحمۃ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں فلاں آدمی کو عہدہ قضاء سے برطرف کر کے دوسرے فلاں شخص کو اس عہدہ پر بٹھاؤں گا اس کو کوئی بھی فاجر آدمی دیکھے گا تو ڈر جائے گا۔ السنن للبیہقی

۱۳۳۵۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے (خدمت رسول اللہ ﷺ میں) عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر مجھے ایسا کوئی مسئلہ پیش آجائے جس میں نہ قرآن کا کوئی حکم سامنے ہو اور نہ سنت رسول کا تو تب آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اہل فقہ اور عبادت گزار مومنوں کے درمیان اس کا مشورہ کرو اور کسی خاص رائے پر فیصلہ نافذ نہ کرو۔ الاوسط للطبرانی، ابو سعید بن القضاة

۱۳۳۵۷..... حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی کو حاضر کیا گیا جس پر دو آدمیوں نے گواہی دی کہ اس نے چوری کا ارتکاب کیا ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ (اس چور کے معاملے سے ہٹ کر) دوسرے لوگوں کے معاملات نمٹانے لگے اور پھر جھوٹے گواہوں کو ڈرایا دھمکایا اور ارشاد فرمایا: میرے پاس جب بھی کوئی جھوٹا گواہ لایا گیا میں اس کو ایسی ایسی (کڑی) سزا دوں گا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مذکورہ دو گواہوں کو طلب فرمایا۔ لیکن ان دونوں میں سے کسی کو نہ پایا یا بالآخر آپ رضی اللہ عنہ نے ملزم چور کو چھوڑ دیا۔

مصنف ابن ابی شیبہ

فیصلہ کرنے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کو مقدم رکھنا

۱۳۳۵۸..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منصب پر روانہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے علی! اللہ تعالیٰ کے حکم کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھ اور شیطان کے حکم کو اپنے قدموں کے نیچے رکھ۔ ابو سعید النقاش فی کتاب القضاة کلام:..... مذکورہ روایت کی سند میں یعقوب بن محمد الزہری عن عبد العزیز بن عمران الزہری عن محمد بن عبد العزیز بن تینوں راوی ضعیف ہیں۔

۱۳۳۵۹..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب حاکم (فیصلہ کرنے کے لیے) بیٹھ جائے تو دونوں فریقوں کے سامنے بیٹھنا چاہیے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سنت رسول اسی طرح جاری رہی ہے اور ائمہ ہدایت ابو بکر و عمر کا بھی یہی طریقہ رہا ہے۔ ابن عساکر

۱۳۳۶۰..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

جب تیرے سامنے کوئی فیصلہ آجائے جس کا حکم صادر کیے بغیر چارہ کار نہ ہو تو کتاب اللہ کے مطابق حکم لگا دے، اگر تو کتاب اللہ سے حکم حاصل کرنے میں عاجز آجائے تو سنت رسول اللہ کے مطابق حکم صادر کر دے، اگر اس سے بھی عاجز ہو تو جس طرح دوسرے نیکو کار لوگوں نے فیصلہ کیا ہو اس طرح فیصلہ کر دے، اگر ان کے مطابق حکم صادر کرنے سے عاجز ہو تو ان کی طرف اشارہ ہی کر دے اور کوتاہی نہ کر اور اگر یہ بھی تجھ سے ممکن نہ ہو تو اس مسئلہ میں حکم صادر کرنے سے بھاگ جا اور شرم و حیا نہ کر۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۴۴۶۱..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم پر ایسا زمانہ گذرا ہے کہ ہم فیصلہ نہیں کیا کرتے تھے کیونکہ ہم اس کے اہل نہیں تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہم کو اس حال تک پہنچا دیا جو تم دیکھ رہے ہو۔ پس اب آج کے بعد تم میں سے جس کے روبرو کوئی فیصلہ آجائے تو وہ کتاب اللہ کے موافق فیصلہ کر دے، اگر ایسا کوئی فیصلہ آجائے جس کا حکم کتاب اللہ میں نہ ہو تو رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کر دے، اگر ایسا کوئی آجائے جس کا حکم کتاب اللہ میں ہو اور نہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا فیصلہ فرمایا ہو تو صالحین کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کر دے، اگر کوئی ایسا فیصلہ آجائے جس کا حکم کتاب اللہ میں ہو اور نہ حضور ﷺ یا دوسرے صالحین نے ایسا فیصلہ کیا ہو تو پھر وہ خود اپنی رائے استعمال کرے اور کوئی شخص تم میں سے یہ نہ کہے کہ میں ڈرتا ہوں اور مجھے شک ہے۔ بے شک حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے اور دونوں کے درمیان مشتبه امور ہیں پس جو چیز تجھے شک میں ڈالے اس کو چھوڑ دے اور جس پر تیرا اطمینان ہو اس کو لے لے۔

السنن للدارمی، ابن جریر فی تہذیبہ، السنن للبیہقی، ابن عساکر

عہدہ قضا کی ابتداء

زہری رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ سائب بن یزید اپنے والد یزید سے نقل کرتے ہیں: یزید کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں ان کے چھوٹے چھوٹے فیصلوں درہم وغیرہ کے نمٹا دیا کروں۔ ابن سعد

۱۴۴۶۳..... ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ حضرت سعید بن المسیب سے نقل کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کسی قاضی کو مقرر کیا اور نہ ابو بکر و عمر نے۔ حتیٰ کہ جب خلافت عمر رضی اللہ عنہ کا درمیان ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یزید بن اخت الثمر کو فرمایا: تم بعض کاموں یعنی چھوٹے چھوٹے کاموں میں میری طرف سے فیصلہ کر دیا کرو۔ ابن سعد

۱۴۴۶۴..... (ابن شہاب) زہری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کوئی قاضی مقرر نہیں کیا حتیٰ کہ آپ ﷺ کی وفات پر ملال ہو گئی اور نہ ہی ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا۔ سوائے اس کے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے آخر میں ایک شخص کو فرمایا: تم میری طرف سے لوگوں کے کچھ معاملات نمٹا دیا کرو۔ یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا۔ المصنف لعبد الرزاق

عہدہ قضا کی تنخواہ

۱۴۴۶۵..... نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو قضا پر مامور کیا اور ان کا وظیفہ بھی مقرر کیا۔ ابن سعد

الاحتساب

۱۴۴۶۶..... زید بن فیاض اہل مدینہ کے ایک شخص سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بازار میں داخل ہوئے اور آپ سوار حالت میں تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ایک دکان بازار میں نئی کھلی دیکھی تو آپ نے اس کو مسمار کروا دیا۔ السنن للبیہقی

۱۴۴۶۷..... زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن عتبہ کو بازار پر عامل مقرر کیا۔ ابن سعد

فائدہ:..... علماء فرماتے ہیں: عدالت احتساب کی اصل یہی ہے۔

۱۴۴۶۸..... عبد اللہ بن ساعدۃ الہذلی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ درے کے ساتھ تاجروں کو مار رہے ہیں کیونکہ انہوں نے غلہ پر جمع ہو کر راستوں کو بند کر رکھا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ساتھ ساتھ ارشاد فرما رہے ہیں: ہمارے راستوں کو بند نہ کرو۔ ابن سعد فی الطبقات ۵/۶۰ ذکرہ منتخب

۱۳۳۶۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ حکم فرمایا کرتے تھے کہ حوض اور بیت الخلاء سے بازار ہٹ کر بنائے جائیں۔

المصنف لعبدالرزاق

۱۳۳۷۰..... اصمغ بن نباتہ سے مروی ہے کہ میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ بازار کی طرف نکلا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اہل بازار کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی جگہوں سے آگے تجاوزات بڑھالیے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا: اہل بازار نے اپنی جگہوں کو آگے بڑھالیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ایسا کرنا ان کے لیے درست نہیں ہے۔ مسلمانوں کا بازار مسلمانوں کی عید گاہ کی طرح ہے۔ جو جس جگہ کو پہلے پالے وہ اس دن اس کی ہے حتیٰ کہ وہ خود نہ چھوڑ دے۔ ابو عبیدہ فی الاموال

ہدیہ

۱۳۳۷۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسری نے رسول اللہ ﷺ کے لیے ہدیہ بھیجا آپ ﷺ نے اس کو قبول فرمایا۔ قیصر نے آپ کے لیے ہدیہ بھیجا، آپ نے قبول فرمایا۔ اور دوسرے بادشاہوں نے بھی آپ ﷺ کے لیے ہدایا بھیجے آپ ﷺ نے قبول فرمائے۔

مسند احمد، وقال حسن غریب، ابن جریر و صحیحہ، الدورقی، السنن للبیہقی

۱۳۳۷۲..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ لوگوں کے درمیان تعلق بنانے کے لیے ہدیہ کا حکم فرمایا کرتے تھے۔ اور ارشاد فرماتے تھے کہ اگر تمام لوگ مسلمان ہو جائیں تو بغیر بھوک کے آپس میں ہدایا و تحائف کا تبادلہ کریں۔ ابن عساکر کلام:..... روایت مذکورہ کی سند میں سعید بن بشیر جو قتادہ کے شاگرد ہیں کمزور ہیں (لین)۔

۱۳۳۷۳..... حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں یمن گیا تو میں نے وہاں ذی یزن کا حلقہ خریدا۔ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کو وہ حلقہ ہدیہ کر دیا۔ وہ زمانہ آپ ﷺ اور مشرکین کے معاہدہ (بائیکاٹ) کا تھا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں کسی شرک کا ہدیہ قبول نہیں کرتا۔ اور وہ حلقہ واپس کر دیا۔ پھر میں نے وہ حلقہ فروخت کر دیا تو آپ ﷺ نے خرید کر پہن لیا اور پھر آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کے پاس اس حلقہ کو پہن کر تشریف لے گئے۔ میں نے کسی اور لباس میں آپ کو اس قدر حسین نہیں دیکھا تھا چنانچہ میں یہ کہے بغیر نہ رہ سکا:

ما ينطو الحكام بالفصل بعدما بداواضح ذوغرة وحجول

اذا قايسوه المجد اربى عليهم كمستفرغ ماء الذناب سجيل

حکام فیصلہ کن حق بات نہیں کہتے جبکہ روشن چمکدار چہرہ والا شخص ظاہر ہو گیا ہے

جب لوگ بزرگی کے ساتھ اس کا مقابلہ کرتے ہیں تو وہ سب پر فائق ہوتا ہے گویا لوگ اس کے سامنے خالی ڈول ہیں۔

حضور اکرم ﷺ نے میرے یہ اشعار سن لیے چنانچہ آپ میری طرف مسکراتے ہوئے ملتفت ہوئے پھر گھر گئے اور وہ حلقہ اسامہ بن زید کو پہنایا۔

الامام احمد فی مسندہ

۱۳۳۷۴..... ذی الجوشن ضبابی سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں رسول اکرم ﷺ کے پاس حاضر خدمت ہوا۔ اس وقت آپ ﷺ غزوہ بدر سے فارغ ہوئے تھے۔ میں اپنی ایک گھوڑی قرحان نامی کے بیٹے کو ساتھ لایا تھا۔ چنانچہ میں نے عرض کیا: اے محمد! میں آپ کے پاس ابن القرحاء لایا ہوں۔ آپ اس کو رکھ لیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس کی حاجت نہیں ہے۔ ہاں اگر تو چاہتا ہے کہ میں تجھے اس کے بدلے میں بدر کی زرہوں میں سے کچھ دوں تو ایسا کر دوں گا۔

میں نے عرض کیا: آج میں اس کے بدلے کوئی چیز کسی بھی تعداد میں نہیں لے سکتا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: پھر مجھے اس میں کوئی حاجت نہیں ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ذی الجوشن! تو مسلمان کیوں نہیں ہو جاتا؟ تب تو اس اسلام کے اولین لوگوں میں شمار ہوگا۔ میں نے عرض کیا: نہیں میں ایسا قدم نہیں اٹھا سکتا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: آخر کیوں؟ میں نے عرض کیا: میں نے آپ کی قوم کو دیکھا ہے کہ انہوں نے آپ کا حق مار لیا ہے (آپ کمزور ہیں) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تجھے جو بدر کی خبریں ملی ہیں ان کا حال دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: مجھے تمام خبریں مل

گئی ہیں (ابھی ابتداء ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: ہم تجھے کچھ ہدیہ دینا چاہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: اگر آپ کعبہ پر غلبہ پالیں اور اس کو اپنا وطن ٹھہرائیں (تو میں مسلمان ہو سکتا ہوں، چونکہ اس وقت تک اسلام کی قوت کا اندازہ ہو جائے گا)۔

آپ ﷺ نے فرمایا: شاید تم جیو اور اس بات کو ضرور دیکھ لو گے۔ پھر فرمایا: اے بلال! اس کا تھیلا عجوبہ۔ عمدہ ترین کھجوروں سے بھردو۔ چنانچہ پھر میں منہ موڑ کر چل دیا تو آپ ﷺ نے میرے متعلق ارشاد فرمایا: یہ شخص بنی عامر کا بہترین شہ سوار ہے۔

چنانچہ اس کے بعد ایک مرتبہ جب میں اپنے گھر والوں کے ساتھ غور مقام پر تھا کہ ایک سوار میرے پاس آیا۔ میں نے اس سے پوچھا: تو کہاں سے آیا ہے؟ اس نے کہا: مکہ سے۔ میں نے پوچھا: لوگوں کا کیا حال ہے؟ اس نے خبر دی کہ اللہ کی قسم! مکہ پر محمد غالب آگئے ہیں اور اس کو اپنا وطن ٹھہرا لیا ہے۔ میں نے کہا: میری ماں مجھے روئے کاش میں اس دن مسلمان ہو جاتا اور محمد سے حیرۃ (بہت بڑا علاقہ) مانگتا تو وہ مجھے ضرور بطور جاگیر عطا فرمادیتے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

مشرک کا ہدیہ قبول نہ کرنا

۱۳۳۷۵..... زہری رحمۃ اللہ علیہ، عبدالرحمن بن کعب بن مالک سے اور وہ رال بنے والے عامر بن مالک سے روایت کرتے ہیں، عامر فرماتے ہیں کہ میں رسول اکرم ﷺ کے پاس ہدیہ لے کر حاضر ہوا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا:

ہم کسی مشرک کا ہدیہ قبول نہیں کرتے۔ ابن عساکر

۱۳۳۷۶..... حبیب سے مروی ہے کہ میں نے امیر مختار کے ہدایا ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آتے ہوئے دیکھے اور ان دونوں کو قبول کرتے ہوئے بھی دیکھا۔ ابن جریر فی التہذیب

۱۳۳۷۷..... محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ابن عمر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس دس ہزار درہم بیچے اور آپ رضی اللہ عنہما نے ان کو قبول فرمایا۔ ابن جریر فی التہذیب

۱۳۳۷۸..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سات گھروں میں بکری کی ایک سری گھومتی رہی ہر ایک دوسرے کو اپنی جان پر ترجیح دیتا تھا حالانکہ ان میں سے ہر ایک اس کا سخت محتاج تھا حتیٰ کہ وہ سری گھوم پھر کر اسی پہلے گھر میں واپس پہنچ گئی جہاں سے اولاد نکلی تھی۔ ابن جریر

۱۳۳۷۹..... عروۃ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حکیم بن حزام (حالت مشرک میں) یمن گئے اور ذی یزن کا قیمتی حلوہاں سے خریدا پھر مدینہ لا کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کر دیا۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس کو واپس کر دیا اور ارشاد فرمایا:

ہم کسی مشرک کا ہدیہ قبول نہیں کرتے۔

چنانچہ پھر حکیم نے اس کو فروخت کرنے کے لیے پیش کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس حلوہ کے خریدنے کا حکم دیا۔ لہذا وہ حلوہ آپ کے لیے خرید لیا گیا۔ پھر آپ ﷺ نے اس کو زیب تن فرمایا اور مسجد میں تشریف لائے۔

حکیم کہتے ہیں: میں نے اس حلوہ میں جب آپ کو دیکھا تو کسی کو آپ سے زیادہ حسین نہیں پایا گویا آپ ﷺ چودھویں رات کا چاند ہیں۔ اور میں آپ کو دیکھ کر یہ شعر پڑھے بغیر نہ رہ سکا:

ما ينظر الحکام بعد ما بدا واضح ذو غربة و حجب

اذا واضحوه المجد اربى عليهم . مستفرع ماء الذناب سجیل

چنانچہ رسول اللہ ﷺ یہ اشعار سن کر ہنس دیئے۔ ابن جریر

۱۳۳۷۹۳ پر یہ روایت بمع ترجمہ اشعار کے ملاحظہ فرمائیں۔

۱۳۳۸۰..... طاؤس رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ کو کوئی ہدیہ پیش کیا۔ آپ ﷺ نے اس سے اچھا ہدیہ اس کو دیدیا مگر

وہ خوش نہ ہوا، پھر آپ ﷺ نے تین بار اس سے اچھا ہدیہ اس کو دیا مگر وہ پھر بھی خوش نہ ہوا۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرا ارادہ ہو گیا ہے کہ کسی سے ہدیہ قبول نہ کروں۔ اور بعض دفعہ یہ فرمایا: میرا ارادہ ہے کہ آئندہ میں کسی سے ہدیہ قبول نہ کروں سوائے قریشی انصاری اور ثقفی کے۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۳۸۱..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ ہدیہ قبول فرمایا کرتے تھے اور اس کا بہتر بدلہ بھی دیا کرتے تھے۔ البخاری، النسائی
 ۱۳۳۸۲..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مسکین عورت نے مجھے ہدیہ دیا۔ لیکن میں نے اس پر ترس کھاتے ہوئے وہ ہدیہ قبول نہ کیا۔ پھر میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ کے گوش گزار کی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: تو نے کیوں نہ ہدیہ قبول کر لیا! پھر تو اس کو اچھا بدلہ دیدیتی۔ تو نے گویا اس کی تحقیر کر دی ہے۔ اے عائشہ! عاجزی و انکساری کو محبوب رکھو بے شک اللہ تعالیٰ عاجزی و انکساری کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے اور بڑائی چاہنے والوں کو دشمن رکھتا ہے۔ ابو النبیخ فی الثواب، الدیلمی

۱۳۳۸۳..... عبداللہ بن بریدہ سے مروی ہے کہ مجھے عامر بن طفیل عامری کے چچا نے بتایا کہ عامر بن طفیل نے نبی اکرم ﷺ کو ایک گھوڑا ہدیہ کیا اور ساتھ میں یہ لکھا کہ میرے پیٹ میں پھوڑا نکل آیا ہے لہذا اپنے پاس سے کوئی دوا بھیج دیجئے۔ حضور ﷺ نے گھوڑا واپس کر دیا کیونکہ وہ مسلمان نہیں ہوئے تھے جبکہ شہد کا ایک مشکیزہ بھیج دیا اور ارشاد فرمایا اس کے ساتھ علاج کر لو۔ ابن عساکر

۱۳۳۸۴..... ابو متوکل ناجی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بادشاہ روم نے حضور ﷺ کو ہدیہ میں سوئٹھ کا ایک گھڑا بھیجا۔ آپ ﷺ نے اس کو اپنے اصحاب میں گلڑے گلڑے تقسیم کر دیا اور مجھے بھی ایک گلڑا عنایت فرمایا۔ ابن جریر

۱۳۳۸۵..... عبدالرحمن بن کعب بن مالک اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص جس کے منہ سے رال بہتی تھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ہدیہ لے کر آیا۔ آپ ﷺ نے اس کو اسلام کی دعوت دی، لیکن اس نے اسلام لانے سے انکار کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں کسی مشرک کا ہدیہ قبول نہیں کرتا۔ ابن عساکر

۱۳۳۸۶..... عیاض بن حمار مجاشعی سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ہدیہ یا اونٹنی پیش کی۔ آپ ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا: کیا تو اسلام قبول کر چکا ہے؟ انہوں نے انکار میں جواب دیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مجھے مشرکین کے ہدیہ (کو قبول کرنے) سے منع کیا گیا ہے۔ ابو داؤد، الترمذی، وقال حسن صحیح، ابن جریر، السنن للبیہقی

۱۳۳۸۷..... عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عیاض بن حمار المجاشعی نے اپنے مسلمان ہونے سے قبل نبی اکرم ﷺ کو گھوڑا ہدیہ میں پیش کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں مشرکین کے ہدیہ کو ناپسند کرتا ہوں۔ مسند احمد ۱۳/۱۶۲

رشوت

۱۳۳۸۸..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابن جریر ازدی سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ہر سال اونٹ کی ران ہدیہ کرتا تھا۔ پھر ایک مرتبہ وہ آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اپنا ایک مقدمہ لے کر حاضر ہوا اور بولا: اے امیر المؤمنین! ہمارے درمیان اس طرح فیصلہ کر دیجئے جس طرح اونٹ کی ران کو اس کے دھڑ سے فیصل (جدا) کر دیا جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنروں کو لکھا کہ ہدایا قبول نہ کرو کیونکہ یہ رشوت ہے۔ ابن ابی الدنيا فی کتاب الاشراف، وکیع فی الغرر، ابن عساکر، السنن للبیہقی

۱۳۳۸۹..... موسیٰ بن ظریف سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مال کی تقسیم فرمائی اور ایک آدمی کو بلایا جو لوگوں کے درمیان حساب کتاب اور شمار کیا کرتا تھا۔ لوگوں نے اس کے متعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا اس کو بھی اس کے کام کی اجرت دے دیجئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ چاہے تو ٹھیک ہے ورنہ یہ ناجائز (صحف) ہے۔

الجامع لعبدالرزاق، مسدد، ابو عبید فی الاموال، السنن للبیہقی، وضعفہ، ابن عساکر

کلام:..... امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۳۳۹۰..... مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: کیا آپ رشوت کو فیصلہ کرانے میں حرام (سخت) سمجھتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، بلکہ کفر سمجھتا ہوں اور سخت (حرام) تو وہ ہے کہ ایک آدمی کو بادشاہ کے پاس عزت و مرتبہ حاصل ہو اور دوسرے آدمی کو بادشاہ سے کوئی حاجت و ضرورت پیش آجائے اور وہ اس کی حاجت پوری نہ کرے جب تک کہ آدمی اس کو ہدیہ نہ دے (تو یہ سخت یعنی حرام ہے)۔ ابن المنذر

۱۳۳۹۱..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا:

دو دروازے سخت (حرام خوری) کے ہیں، جن کو لوگ کھاتے ہیں، رشوت اور زانیہ کا مہر۔

زانیہ کی کمائی مصنف ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر

۱۳۳۹۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

مسلمانوں کے قاضی کے لیے اجرت لینا جائز نہیں اور نہ صاحب غنیمت (غنیمت کا مال تقسیم کرنے والے کے لیے)۔

الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۳۹۳..... ابی جریر سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اونٹ کی ٹانگ ہدیہ میں بھیجا کرتا تھا۔ پھر ایک مرتبہ وہ اپنا مقدمہ لے کر آیا اور بولا: یا امیر المؤمنین! ہمارے درمیان فیصلہ کر دیجئے جس طرح اونٹ کی ٹانگ کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔

ابو جریر کہتے ہیں کہ وہ آدمی مسلسل یہی کہتا رہا حتیٰ کہ میں قریب تھا کہ اس کا میں فیصلہ کر دیتا۔ ابن جریر

۱۳۳۹۴..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: دین میں رشوت کا نام سخت ہے۔ (جس کی قرآن میں مذمت آئی ہے)۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۳۹۵..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے اور

رشوت کا معاملہ کرانے والے سب پر لعنت فرمائی ہے۔ ابوسعید النقاش فی القضاة ورجاله ثقات

فیصلہ جات

۱۳۳۹۶..... (صدیق) عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ میں حضرات ابوبکر، عمر اور عثمان کے پاس حاضر ہوا۔ یہ سب حضرات شاہد کے

ساتھ قسم پر فیصلہ دے دیا کرتے تھے۔ الدارقطنی فی السنن، السنن للبیہقی

فائدہ:..... دعویٰ دار پر دو گواہ پیش کرنا لازم ہے۔ اگر دو گواہ نہ ہوں تو ایک گواہ اور ایک قسم پر بھی فیصلہ کیا جاسکتا ہے۔ جبکہ منکر (قابض) پر صرف قسم لازم ہے۔

۱۳۳۹۷..... عبداللہ بن ربیعہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ متکدست (ناہندہ) سے اللہ کی قسم لیتے

تھے کہ اس کے پاس قرض وغیرہ کی ادائیگی کے لیے نہ کوئی سامان ہے اور نہ نقد قیمت۔ اور اگر کسی بھی جگہ سے تیرے پاس مال آئے گا تو تو یہ قرض

ادا کر دے گا پھر آپ حضرات اس کا راستہ چھوڑ دیتے تھے۔ السنن للبیہقی

۱۳۳۹۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جبریل علیہ السلام حضرت محمد ﷺ پر ایک گواہ کے ساتھ قسم اور بدھ جو دائی نحوست والا ہے

حجامت (پھینچنے لگوانے) کا حکم لے کر آئے۔ ابن راہویہ

کلام:..... ابن رجب (حنبلی) فرماتے ہیں: یہ حدیث مذکورہ صحیح نہیں ہے اس کو طبرانی نے دوسرے طریق کے ساتھ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے

موقوف روایت کیا ہے۔ امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مذکورہ متن کے تمام طرق واحیہ (نا قابل اعتبار اور لغو) ہیں۔ فیض القلیب للمناوی امر ۳

۱۳۴۹۹..... جابر بن الحارث سے مروی ہے کہ مجھے میرے آزاد کردہ غلام نے میرے پاس ایک بھگوز غلام ارض سواد۔ سوڈان سے پکڑ کر بھیجا جو اس نے انعام یابی کے لیے پکڑا تھا۔ لیکن وہ غلام پھر بھاگ گیا۔ چنانچہ دونوں قاضی شریح کے پاس حاضر ہوئے۔ قاضی شریح نے مجھے ضامن قرار دیدیا۔ پھر ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان کو سارا قصہ سنایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شریح نے غلط کہا ہے اور برا فیصلہ کیا۔ سیاہ قام غلام سرخ قام (بھگوزے) غلام کے لیے قسم اٹھائے گا کہ وہ واقعی بھاگ گیا ہے اور اس پر کوئی چیز لازم نہیں۔

الجامع لعبد الرزاق، السنن للبیہقی

۱۳۵۰۰ حش بن المعتمر سے مروی ہے کہ دو آدمی ایک نخر کے سلسلے میں اپنا تنازعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے۔ ایک کے ساتھ پانچ گواہ تھے جو اس بات کی گواہی دے رہے تھے کہ یہ نخر اسی کے ہاں پیدا ہوا ہے۔ جبکہ دوسرا شخص دو گواہ لے کر آیا جو اس کے متعلق گواہی دے رہے تھے کہ وہ نخر اس کے ہاں پیدا ہوا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے پاس موجود حاضرین کو مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے، اگر میں زیادہ گواہوں والے کے حق میں فیصلہ دیدوں تو ممکن ہے کہ دو گواہ پانچ گواہوں سے زیادہ بہتر ہوں۔ پھر خود ہی ارشاد فرمایا: اس مقدمے میں فیصلہ بھی ہو سکتا ہے اور دونوں آپس میں صلح بھی کر سکتے ہیں۔ اور میں تم کو فیصلے اور صلح دونوں طریقے بتاتا ہوں۔ صلح تو یوں ممکن ہے کہ یہ جانور دونوں کے درمیان تقسیم ہو جائے اس کے لیے پانچ حصے اور اس کے لیے دو حصے۔ جبکہ حق کے مطابق فیصلہ یوں ہوگا کہ دونوں میں سے ایک اپنے گواہوں کے ساتھ قسم اٹھائے کہ یہ اسی کا نخر ہے، اس نے اس کو فروخت کیا ہے اور نہ بد یہ کیا ہے اور دوسرا چاہے تو اس سے سخت ترین قسم اٹھوا سکتا ہے۔ پھر یہ نخر لے لے گا۔ پھر اگر تمہارا اس بات میں اختلاف ہوتا ہے کہ قسم کون اٹھائے تو اس کا حل یہ ہے کہ میں ان دونوں کے درمیان قرعہ ڈالتا ہوں۔ جس کے نام قرعہ نکل آئے گا وہی قسم اٹھائے گا۔

حش بن معتمر فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسی طریقہ پر فیصلہ فرمایا اور میں اس بات پر گواہ ہوں۔

المصنف لعبد الرزاق، الکبری للبیہقی

ذی الید کے حق میں فیصلہ

۱۳۵۰۱..... یحییٰ جزار سے مروی ہے کہ دو آدمی سواری کے ایک جانور کے بارے میں اپنا تنازعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے۔ سواری کسی ایک کے قبضہ میں تھی۔ پھر اس نے بھی گواہ قائم کر دیئے کہ یہ سواری اسی کی ہے اور دوسرے نے بھی گواہ پیش کر دیئے کہ یہ سواری اس کی ہے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سواری کا فیصلہ اس کے حق میں فرما دیا جس کے قبضے میں وہ موجود تھی اور ارشاد فرمایا: اگر یہ کسی کے قبضہ میں نہ ہوتی اور یہ دونوں اپنے اپنے گواہ حاضر کر دیتے تو پھر یہ دونوں کے درمیان تقسیم ہو جاتی۔ المصنف لعبد الرزاق، السنن للبیہقی

۱۳۵۰۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ لوگ ان کے پاس ایک جھونپڑے کے متعلق اپنا جھگڑا لے کر آئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ یہ دیکھا جائے کہ کون جھونپڑے کی رسی باندھنے کے زیادہ قریب ہے۔ کون جھونپڑے کو بنانے کا زیادہ ماہر ہے پس وہی اس کا زیادہ حقدار ہے۔ السنن للبیہقی

۱۳۵۰۳..... عبدالاعلیٰ الثعالبی سے مروی ہے کہ میں قاضی شریح کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ ایک عورت (ایک آدمی کے ساتھ) ان کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بولی: اے ابو امیہ (قاضی شریح!) یہ آدمی میرے پاس آیا اس کا ارادہ مجھ سے نکاح کرنے کا نہیں تھا۔ میں نے اس کو اپنے ساتھ شادی کرنے کو کہا۔ تو اس نے کہا کیا تو میرے ساتھ مسخرہ پن کرنی ہے۔ چنانچہ میں نے اس کے ساتھ اپنی شادی کرائی۔ اور اپنے مال میں سے چار ہزار درہم میں نے اس کو دیئے میں اس کے ساتھ اپنے مال میں تجارت کرنا چاہتی تھی، حتیٰ کہ اس کا مال میرے مال سے بہت زیادہ بڑھ گیا گویا کہ اونٹ کے پہلو میں کچھ بال۔

اب اس کا خیال ہے کہ یہ مجھے طلاق دے کر دوسری عورت کو بسائے گا۔ قاضی شریح نے اس آدمی کو فرمایا: تیرا کیا خیال ہے یہ کیا کہتی ہے؟ آدمی نے کہا: یہ سچ کہتی ہے۔ قاضی شریح کے پاس موجود لوگوں کا خیال تھا کہ ایسا ہی ایک مقدمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھی آیا تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آدمی کو فرمایا تھا:

تو طلاق دینے کا حق رکھتا ہے اور چار عورتوں سے نکاح کرنے کا بھی حقدار ہے۔ اگر تو اس کو طلاق دیتا ہے تو تو طلاق کا مالک ہے لیکن اس کا مال اس کو لوٹا دے اور اتنا ہی مزید مال اپنی طرف سے مہر کے نام سے اس کو دے جس کے عوض تو نے اس کی شرم گاہ کو حلال کیا۔ قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ فیصلہ جو ہم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے پہنچا میرا بھی تم دونوں کے لیے یہی فیصلہ ہے، لہذا اٹھ جاؤ۔

السنن لسعید بن منصور

۱۳۵۰۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس کو مہر بھی دیدیا۔ حالانکہ وہ اس کی دودھ شریک بہن تھی۔ لیکن ابھی تک آدمی نے اس کے ساتھ مباشرت نہیں کی تھی۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ عورت کے لیے حکم فرمایا کہ وہ لیا ہوا مہر واپس کر دے اور دونوں جدا ہو جائیں۔ السنن لسعید بن منصور

۱۳۵۰۵..... محمد بن یحییٰ بن حبان سے مروی ہے کہ ان کے دادا حبان بن مقلد کے عقد میں دو عورتیں تھیں۔ ایک ہاشمیہ اور دوسری انصاریہ۔ پھر انہوں نے انصاریہ کو طلاق دیدی۔ اس وقت وہ اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی۔ پھر اس انصاریہ پر ایک سال گذر گیا مگر اس کو حیض نہ آیا پھر دادا کا انتقال ہو گیا۔ تو انصاریہ بولی: میں ان کی وراثت پاؤں گی کیونکہ مجھے ابھی تک حیض نہیں آیا۔ چنانچہ لوگوں نے یہ مقدمہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی انصاریہ کو طلاق یافتہ کے لیے میراث کا حکم دیدیا۔ ہاشمیہ سوتن نے عثمان بن عفان کو ملامت کی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہاشمیہ کو فرمایا: یہ فیصلہ تیرے چچا زاد کا ہے، انہی نے ہم کو اس کا مشورہ دیا ہے۔ یعنی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے۔ مطا امام مالک السنن للبیہقی

ابن منفلد کی طلاق کا واقعہ

۱۳۵۰۶..... ابن جریر، عبد اللہ بن ابی بکر سے روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری آدمی جن کو حبان بن مقلد کہا جاتا ہے نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی۔ حبان اس وقت تندرست اور صحیح سالم تھے۔ جبکہ ان کی مطلقہ بیوی دودھ والی تھی۔ وہ سترہ یا اٹھارہ ماہ تک یونہی پاک رہی اور اس کو حیض نہ آیا، رضاعت نے اس کو حیض نہ آنے دیا۔ جبکہ حبان اس کو طلاق دینے کے سات یا آٹھ ماہ بعد مرض الموت میں پڑ گئے۔ ان کو کسی نے کہا: تا حال تمہاری بیوی تمہاری وارث بننا چاہتی ہے۔ کیونکہ تین حیض نہ آنے کے سبب ابھی وہ تم سے بالکل فارغ نہ ہوئی ہے حبان نے اپنے گھر والوں کو حکم دیا: مجھے خلیفہ عثمان کے پاس لے چلو۔ چنانچہ ان کی خدمت میں پہنچ کر حبان نے اپنی مطلقہ بیوی کی حالت کا ذکر کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس علی بن ابی طالب اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت فرمایا: تم دونوں کا کیا خیال ہے؟ دونوں نے فرمایا: ہمارا خیال ہے کہ اگر حبان مر گئے تو وہ ان کی وارث ہوگی اور اگر وہ مر گئی تو حبان اس کے وارث ہوں گے۔ کیونکہ وہ ان بیٹھی رو جانے والی بوڑھیوں میں سے نہیں ہے جو حیض سے مایوس ہو جاتی ہیں اور نہ ان کنواریوں میں سے ہے جو زمانہ حیض کو نہیں پہنچی ہیں۔ لہذا ان کی عدت تین ماہ نہیں بلکہ تین حیض ہے اور وہ ابھی اپنی عدت حیض پر باقی ہے، خواہ زیادہ ہو یا تھوڑی۔

چنانچہ حبان اپنے اہل خانہ کے پاس واپس ہوئے اور اپنی بیٹی کو لے لیا اور جب اس کی ماں دودھ پلانے بیٹھی تو اس کو ایک حیض آ گیا۔ پھر (اگلے ماہ) دوسرا حیض آ گیا پھر تیسرا حیض آنے سے قبل حبان کو موت آ گئی چنانچہ اس نے متوفی عنہا کی عدت گزاری۔ یعنی حبان کی وفات کے بعد چار ماہ دس دن تک وہ عدت میں رہی اور حبان کی وراثت بھی پائی۔ الشافعی، السنن للبیہقی

۱۳۵۰۷..... مسند القاضی ابو یوسف میں عرویتہ الحارثی سے مروی ہے وہ جعفر بن محمد سے اور وہ اپنے والد سے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت

کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کی گواہی اور صاحب حق کی قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا۔ یعنی صاحب حق کی قسم اور اس کے گواہ کی گواہی کے ساتھ فیصلہ فرمادیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عراق میں اسی طرح ایک فیصلہ نمٹایا۔ ابو عبد اللہ بن باکویہ فی اعلیہ

۱۳۵۰۸..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کے حضور میں ایک مسئلہ پیش کیا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو سن کر کھڑے ہو گئے پھر بیٹھ گئے، ان کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس مسئلے کے حل کے لیے اصحاب نبی ﷺ کو جمع کیا اور اس مسئلے کو ان پر پیش کیا اور فرمایا: تم مجھے اس کا جواب دو۔ لوگوں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! آپ کی ذات مرجع الناس ہے، آپ ہی مشکل مسائل کا حل نکالنے والے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ غضب ناک ہو گئے اور ارشاد فرمایا: اللہ سے ڈرو اور درست بات کہو، اللہ تمہارے اعمال کو درست کر دے گا۔ لوگوں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! آپ جس چیز کے بارے میں ہم سے سوال فرما رہے ہیں ہم اس کے متعلق کچھ نہیں جانتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں حقیقت کی تہ میں اتر جانے والے اور علم کے باپ کو جانتا ہوں، وہی مرجع الناس ہے اور وہی مشکل مسائل کا حل نکالنے والا ہے، کہاں ہے وہ؟ لوگوں نے کہا: شاید آپ کا ارادہ ابن ابی طالب کو پوچھنے کا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں اللہ کی قسم وہی ہے اور واقعہ وادی حرہ نے اس جیسا دوسرا سپوت پیدا نہیں کیا۔ چلو، ہم کو اس کے پاس لے چلو۔ لوگوں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین کیا آپ ان کے پاس چل کر جائیں گے؟ وہی آپ کے پاس آجائیں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: افسوس! وہ خاندان بنی ہاشم اور خاندان رسول کے چشم و چراغ ہیں اور علم کا نشان ہیں۔ ان کے پاس چل کر جایا جاتا ہے، وہ خود نہیں آتے۔ انہی کے گھر میں حکام پیش ہوتے ہیں۔ چلو ان کا رخ کرو۔

چنانچہ یہ حضرات ان کی تلاش میں نکلے تو ان کو اپنے باغ میں پایا۔ وہ اس آیت کی بار بار تلاوت کر رہے تھے اور رو رہے تھے:

ایحسب الانسان ان یترک مدی.

کیا انسان گمان کرتا ہے کہ اس کو بے کار چھوڑ دیا جائے گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قاضی شریع کو فرمایا: تم نے جو مسئلہ ہم کو سنایا ہے وہ ابو الحسن کو سناؤ۔ قاضی شریع نے فرمایا: میں عدالت نشست میں تھا۔ یہ آدمی آیا اور اس نے کہا کہ:

ایک آدمی نے اس کو دو عورتیں حوالہ کیں جن میں ایک آزاد ہے اور مہروالی تھی جبکہ دوسری ام ولد (باندی) تھی۔ اور اس کو کہا کہ میری واپسی تک ان کے خرچ پانی کا خیال رکھو۔ پھر گزشتہ رات دونوں نے ایک ساتھ بچوں کو جنم دیا۔ ایک نے لڑکی جنی دوسری نے لڑکا جتا۔ لیکن اب دونوں ہی (دینی) میراث کے لالچ میں لڑکے کا دعویٰ کر رہی ہیں اور لڑکی کو کوئی بھی قبول نہیں کر رہی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قاضی شریع سے پوچھا: تم نے دونوں کے درمیان کیا فیصلہ کیا؟ قاضی شریع نے کہا: اگر میرے پاس ایسا علم ہوتا جس کے ذریعہ میں دونوں کے بیچ فیصلہ کر سکتا تو ہرگز ان کو آپ کے پاس نہ لے کر آتا۔

دو عورتوں کے درمیان فیصلہ

چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک تنکا اٹھا کر ارشاد فرمایا: یہ مسئلہ اس تنکے سے بھی زیادہ آسان ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ایک پیالہ مٹنویا اور ان میں سے ایک عورت کو فرمایا: اس میں اپنا (سارا) دودھ نکالو۔ چنانچہ اس نے اپنا دودھ اس پیالے میں نکالا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا وزن کر لیا۔ پھر دوسری عورت کو فرمایا: اب تم اپنا دودھ نکالو۔ چنانچہ اس نے بھی اپنے پستانوں کا دودھ نکالا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو بھی وزن کیا تو اس کو پہلی عورت کے دودھ سے نصف پایا۔ چنانچہ اس دوسری عورت کو فرمایا: تو اپنی بیٹی لے لے۔ اور پہلی کو فرمایا: تو اپنا بیٹا لے لے۔

پھر قاضی شریع کو فرمایا: کیا تم کو معلوم نہیں کہ لڑکی کا دودھ لڑکے کے دودھ سے نصف ہوتا ہے۔ لڑکی کی میراث لڑکے کی میراث سے نصف

ہوتی ہے، لڑکی کی عقل لڑکے کی عقل سے نصف ہوتی ہے، لڑکی کی شہادت لڑکے کی شہادت سے نصف ہوتی ہے، لڑکی کی دیت لڑکے کی دیت سے نصف ہوتی ہے بلکہ لڑکی ہر چیز میں لڑکے سے نصف ہوتی ہے۔

یہ فیصلہ سن کر (خوشی کے باعث) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سخت ترین حیرت اور تعجب ہوا۔ پھر ارشاد فرمایا: اے ابو حسن! اللہ مجھے ایسے کسی مشکل مسئلہ میں آپ کے بغیر تہا نہ چھوڑے جس کو میں حل کرنے کا اہل نہیں اور نہ ایسے شہر میں چھوڑے جس میں آپ نہ ہوں۔

ابو طالب علی بن احمد الکاتب فی جزء من حدیثہ

کلام:..... روایت محل کلام ہے۔ مذکورہ روایت میں ایک راوی یحییٰ بن عبد الحمید الحمائی ہے۔ المغنی میں ہے کہ اس کو ابن معین نے ثقہ کہا ہے، جبکہ ابو داؤد نے اس کو ضعیف کہا ہے اور محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے کذاب کہا ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ شخص کھلا جھوٹ بولتا ہے اور احادیث میں سرقہ (چوری) کرتا ہے۔ ابن عدی نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ اس کی روایت میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کا تشیع غلو کی حد تک تھا اور وہ معاویہ رضی اللہ عنہ کی تکفیر کرتا تھا۔

۱۲۵۰۹۔ سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت پیش کی گئی۔ جس نے ایک عجیب الخلقیت بچے کو جنم دیا تھا جس کے دو بدن تھے، دو پیٹ تھے، چار ہاتھ تھے، دوسرے تھے اور دوسرے گاہیں تھیں، یہ بالائی جسم کا حال تھا جبکہ نچلے جسم میں دورانیں اور دو ٹانگیں عام انسانوں کی طرح تھیں۔ عورت نے اپنے شوہر سے جو اس عجیب الخلقیت بچے کا باپ تھا اپنی میراث طلب کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اصحاب رسول اللہ ﷺ کو بلایا اور ان سے اس کے بارے میں مشاورت کی۔ لیکن کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ بڑا اہم واقعہ ہے، آپ اس عورت کو اور اس کے بچے کو روک لیں اور جوان کی ضروریات کا سامان ہے ان کے لیے منگولیں اور ایک خادم ان کے لیے مقرر کر دیں اور مناسب طریقے سے ان پر خرچ کریں چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مشورہ پر عمل کیا۔ پھر عورت کا انتقال ہو گیا، جبکہ وہ عجیب الخلقیت بچہ جوان ہو گیا اور اس نے اپنی میراث طلب کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے حکم فرمایا کہ اس کے لیے ایک خصی خادم مقرر کیا جائے جو اس کی دونوں شرم گاہیں بھی صاف کرے گا اور اس کی ماں کی طرح ہر طرح کی خدمت انجام دے گا اور اس خادم کے سوا یہ کام کسی اور کے لیے حلال نہ ہوں گے۔

پھر لڑکے کے دو جسموں میں سے ایک میں نکاح کی طلب پیدا ہو گئی۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس پیغام بھیجا اور پوچھا کہ اے ابو حسن! آپ اس معاملے میں کیا فرماتے ہیں؟ اگر ایک جسم شہوت میں آتا ہے تو دوسرا اس کی مخالفت میں ٹھنڈا پڑا رہتا ہے۔ اگر دوسرا جسم کوئی حاجب طلب کرتا ہے تو اس کے ساتھ والا اس کی ضد میں آجاتا ہے، حتیٰ کہ اس وقت دونوں جسموں میں سے ایک جماع کی خواہش کر رہا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ بڑا ہے، اللہ بردبار ہے اور کریم ہے اس بات سے کہ کسی بندے کو اس حال میں مجبور کرے کہ وہ اپنے بھائی کو جماع کرتے ہوئے دیکھے اب تم اس کو تین دن تک کھیل کود میں بہلاؤ۔ عنقریب اللہ کوئی فیصلہ کر دے گا۔ اس نے یہ طلب موت کے وقت کی ہے۔ چنانچہ وہ شہوت والا جسم اس کے بعد تین یوم تک جیا اور پھر مر گیا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جمع کیا اور اس کے بارے میں مشورہ کیا۔ بعض نے کہا کہ مرا ہوا جسم زندہ جسم سے کاٹ کر علیحدہ کر لیا جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے جو مشورہ دیا ہے عجیب ہے، کیا ہم ایک مردہ جسم کی وجہ سے ایک زندہ جان کو قتل کریں وہ زندہ جسم بھی یہ سن کر راہا اور تکلیف کے احساس سے بولا: اللہ ہی تم کو جانے کیا تم مجھے قتل کرتے ہو حالانکہ میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیتا ہوں اور قرآن مقدس کی تلاوت کرتا ہوں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس اس مسئلے کو بھیجا اور پوچھا: اے ابو حسن! ان دو جسموں کے بارے میں حکم فرمائیے کہ ہم کیا کریں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ معاملہ بہت ہی آسان اور بالکل واضح ہے۔ تم اس مردہ جسم کو اس کے بھائی کے ساتھ غسل اور کفن دو اور مردہ جسم کو خادم اٹھاتا سنبھالتا رہے جبکہ اس کا بھائی خادم کی مدد کرتا رہے۔ جب تین یوم بعد مردہ جسم خشک ہو جائے تو اس خشک حصے کو کاٹ دو زندہ جسم کو اس سے کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ ہاں اس کو مردہ لاش کی بدبو تکلیف دے گی۔ میں جانتا ہوں کہ اللہ پاک زندہ کو اس کے بعد تین دن سے زیادہ زندہ نہ رکھے گا۔

چنانچہ لوگوں نے حکم کی تعمیل کی اور پھر واقعہ وہ بھائی بھی تین یوم تک جیا اور مر گیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا: اے ابن ابی طالب! تو ہی ہر مشتبہ اور مشکل مسئلہ کو حل کرتا ہے اور ہر حکم کو واضح کرتا ہے۔ ابو طالب المذکور

فائدہ:..... مذکورہ روایت کے رجال ثقہ ہیں صرف یہ کہ سعید بن جبیر جو ثقہ راوی ہیں ان کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں ہوئی۔ یعنی دونوں کا زمانہ الگ ہے لازماً درمیان کاراوی متروک ہے۔ لیکن یہ سعید کے لیے باعث عیب نہیں۔

سایہ پر حد جاری کرنا

۱۳۵۱۰..... انور سلمی سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا امیر المؤمنین! میں سویا تو مجھے ام فلاں کے ساتھ خواب میں احتلام ہو گیا۔ جبکہ (اس عورت کا) آدمی قریب بیٹھا ہوا تھا۔ لہذا وہ غضب ناک ہو گیا اور اچھل کر اس خواب والے کے ساتھ چٹ گیا اور بولا یا امیر المؤمنین! میرا اس سے حق لو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ مسکرائے اور ارشاد فرمایا: میں نائم (سونے والے) پر اس کے علاوہ کوئی حکم نہیں پاتا کہ اس کو دھوپ میں کھڑا کر کے اس کے سائے پر حد (زنا) جاری کروں۔ لہذا تم دونوں باہم نہ جھگڑا کرو اور الگ ہو جاؤ اور اللہ کا اس میں حکم صرف یہی ہے کہ تو اس کے سائے کو مار لے۔

ابو طالب المذکور، المصنف لعبد الرزاق

۱۳۵۱۱..... ثوری، سلیمان شیبانی سے، وہ ایک آدمی سے، وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس ایک آدمی کو لایا گیا اور کسی نے کہا کہ اس شخص کا خیال ہے کہ یہ میری ماں کے ساتھ منکلم ہو گیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو حکم فرمایا کہ اس کو لے جا اور دھوپ میں اس کو کھڑا کر کے اس کے سائے کو مار لے۔

۱۳۵۱۲..... زر بن حبیش سے مروی ہے کہ دو آدمی کھانا تناول کرنے کے لیے بیٹھے ایک کے پاس پانچ روٹیاں تھیں، دوسرے کے پاس تین روٹیاں تھیں۔ جب دونوں نے کھانا اپنے سامنے رکھ لیا تو ایک آدمی نے ان کے پاس سے گذرتے ہوئے ان کو سلام کیا۔ دونوں نے اس کو کھانے کی دعوت دی۔ لہذا وہ بیٹھ گیا اور تینوں نے مل کر آٹھ روٹیاں کھالیں۔ کھانے سے فراغت پر آدمی اٹھ گیا اور آٹھ درہم ان کو دے کر بولا یہ تو تمہارا بدلہ جو میں نے تمہارے ساتھ کھانا کھایا ہے اس کا۔ دونوں کا اختلاف ہو گیا۔ پانچ روٹیوں والے نے کہا: میرے پانچ درہم ہیں اور تیرے تین درہم۔ تین روٹیوں والے نے کہا: میں راضی نہیں ہوں، الا یہ کہ سارے درہم دونوں کے درمیان نصف نصف ہوں گے۔ چنانچہ دونوں اپنا مقدمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے۔ دونوں نے اپنا قصہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین روٹیوں والے کو فرمایا: تیرے ساتھی نے جو حصہ تجھے پیش کیا ہے وہ تمہارے لیے بہت ہے۔ حالانکہ اس کی روٹیاں تمہاری روٹیوں سے زیادہ تھیں۔ تم تین روٹیوں پر راضی ہو جاؤ۔ اس نے جواب دیا: اللہ کی قسم! میں حق کے بغیر راضی نہ ہوؤں گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حق میں تو تمہارا صرف ایک درہم ہے جبکہ اس کے ساتھ درہم ہیں۔ آدمی نے کہا: سبحان اللہ! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں حق یہی ہے۔ آدمی نے کہا: تب مجھے حق سمجھائیے تاکہ میں اس کو قبول کر لوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آٹھ روٹیوں کے چوبیس تہائی نہیں بنتے جو تم تینوں نے مل کر کھائے ہیں۔ اب تم میں سے زیادہ اور کم کھانے والا معلوم نہیں ہو سکتا۔ اس لیے یہ فرض کیا جائے گا کہ تم تینوں نے برابر برابر کھایا ہے۔ لہذا تو نے بھی آٹھ تہائی حصے کھائے حالانکہ تیری تین روٹیوں کے نو حصے بنتے تھے اور تیرے دوسرے ساتھی نے بھی آٹھ حصے کھائے جبکہ اس کی پانچ روٹیوں کے پندرہ حصے بنتے تھے اس کے ساتھ ساتھی کے ساتھی اور تیرا ایک حصہ بچا۔ لہذا تجھے ایک حصہ کے بدلے ایک درہم ملے گا اور اس کو سات حصوں کے عوض سات درہم ملیں گے۔ تب آدمی بولا اب میں (ایک درہم ہی پر) راضی ہوں۔

الحافظ جمال الدین المزنی فی تہذیبہ

رخصتی کے وقت لڑکی بدلی کر دی

۱۳۵۱۳..... ابوالوضین سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے مہر کے ساتھ ایک شامی کی بیٹی سے شادی کی۔ لڑکی کے باپ نے شادی کے بعد اپنی دوسری لڑکی کو شب زفاف کے لیے بھیج دیا جو کسی باندی کی بیٹی تھی۔ آدمی نے جب دوسری لڑکی کے ساتھ مباشرت کر لی تب اس سے پوچھا: تو کس کی بیٹی ہے؟ لڑکی نے کہا: فلاں باندی کی۔ آدمی کو حیرت ہوئی اور بولا میں نے تو تیرے باپ کے ساتھ اس کی دوسری مہر والی لڑکی سے شادی کی تھی۔ چنانچہ لوگوں نے یہ ماجرا حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عورت کے بدلے عورت آگئی اور پھر اپنے شامی درباریوں سے پوچھا تو انہوں نے بھی یہی کہا عورت کے بدلے عورت آگئی۔ ایک آدمی نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: آپ ہمیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیں۔ چنانچہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس مسئلہ کے تصفیہ کے لیے بھیج دیا۔ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچے اور اپنا مسئلہ پیش کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے زمین سے کچھ تنکا وغیرہ اٹھایا اور فرمایا: اس مسئلہ میں فیصلہ کرنا اس تنکے سے بھی زیادہ آسان ہے۔ آدمی نے جس عورت کے ساتھ جماع کیا ہے، جماع کے عوض مہر تو اس کو ملے گا، لیکن باپ پر لازم ہے کہ اس مہر کے ساتھ اپنی اصل بیٹی کو تیار کرے اور اس کو سامان جہیز دے اور آدمی پھر بھی اس اصل بیوی کے قریب نہ جائے حتیٰ کہ اس دوسری کی عدت پوری ہو جائے۔

ابوالوضین کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لڑکی کے باپ کو حد جلد (کوڑے کی سزا) بھی جاری فرمائی یا ارادہ کر لیا۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۵۱۴..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: حقوق کا مقاطعہ شروط کے وقت ہوتا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۵۱۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

اس (رسول) کے گھر میں فیصل اور حکام پیش ہوتے ہیں (یعنی آل رسول کے گھروں سے فیصلوں کے حکم معلوم ہوتے ہیں)۔

الجامع لعبدالرزاق

کلام:..... روایت محل کلام: الاقنان ۱۲۰۱۰، الاسرار المرفوعہ ۳۲۳۔

۱۳۵۱۶..... عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اگر تم قاضی یا حاکم ہوتے پھر کسی انسان کو واجب الحد گناہ پر دیکھ لیتے تو کیا اس پر حد جاری کر دیتے؟ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: نہیں، جب تک میرے سوا کوئی اور بھی گواہی نہ دے دیتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم نے ٹھیک کہا۔ اگر اس کے علاوہ جواب دیتے تو ٹھیک نہ دیتے۔

ابن ابی شیبہ

۱۳۵۱۷..... شععی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: جب لوگوں کا کسی معاملے میں اختلاف ہو جائے تو تم یہ دیکھو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ قضیہ کس طرح نمشایا ہے۔ کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسے کسی مسئلے میں جس کا فیصلہ پہلے دور میں موجود نہ ہوتا تو کوئی فیصلہ نہ فرماتے تھے تا وقتیکہ لوگوں سے سوال جواب اور مشاورت نہ فرمالتے۔ ابن سعد، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۵۱۸..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے دو آدمی اپنی مخالفت (جھگڑا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے۔ اور دونوں ہی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اپنے لیے شہادت بھی مانگی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں شہادت دیدیتا ہوں لیکن فیصلہ نہیں کرتا اور اگر چاہو تو فیصلہ کر دیتا ہوں اور شہادت نہیں دیتا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۵۱۹..... سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے: کسی عرب کی ایک باندی (قافلے سے) پیچھے رہ گئی اور وہ شہر میں آگئی۔ بنی عذرہ کے ایک آدمی نے اس کے ساتھ شادی کر لی۔ باندی نے اس کا لڑکا بھی جن دیا۔ پھر باندی کا مالک باندی تک پہنچ گیا۔ اس نے باندی اور اس کا لڑکا اپنے

ساتھ کر لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ لڑکا عذری کا ہے اور عذری کے ذمہ ایک غلام یا باندی ہے۔ جو وہ باندی کے مالک کو دے گا۔ لڑکے کے بدلے لڑکا اور لڑکی کے بدلے لڑکی۔ اگر نہ ملے تو شہر والوں کے لیے ساٹھ دینار یا سات سو درہم اور اہل گاؤں پر چھ جوان اونٹنیاں۔

الدارقطنی فی السنن

۱۳۵۲۰..... سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عربی کے ہر فدے۔ جان آزاد کرنے میں چھ جوان اونٹنیاں مقرر فرمائی تھیں اور یہی فیصلہ فرمایا کرتے تھے اس شخص کے بارے میں جو کسی عرب کی باندی سے شادی کر لیتا تھا اس کا فدے بھی چھ جوان اونٹنیاں مقرر فرماتے تھے۔ ابو عیید فی الاموال، السنن للبیہقی

۱۳۵۲۱..... ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب اور معاذ رضی اللہ عنہ بن عفرہ کا تنازعہ ہو گیا دونوں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو اپنا ثالث مقرر کیا۔ دونوں چل کر ابی بن کعب کے پاس آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے فرمایا: ان (فیصلہ کرنے والوں) کے گھر میں حکم (حکمران) چل کر آتے ہیں۔ ابی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر قسم کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قسم اٹھائی (اور اپنا حق حاصل کیا)۔ مصنف لعبدالرزاق

قرض کا بہترین فیصلہ

۱۳۵۲۲..... شععی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے سات ہزار درہم قرض لیے۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے واپسی کا تقاضا کیا تو مقداد رضی اللہ عنہ بولے: آپ کے چار ہزار درہم ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنا مقدمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا۔ مقداد رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ عثمان سے قسم لے لیں کہ وہ قرض سات ہزار درہم ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عثمان قسم اٹھاؤ میں تمہارا حق پورا دلاؤں گا۔ لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قسم اٹھانے سے انکار کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تب تم کو جو مقدمہ دے رہے ہیں لے لو۔ السنن للبیہقی حدیث صحیح ہے۔

۱۳۵۲۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ گواہ و عویدار کے ذمہ ہیں اور قسم اس پر ہے جس پر دعویٰ دائر کیا گیا جبکہ وہ عویدار کے دعویٰ سے انکار کر دے۔ ابن عسرو

۱۳۵۲۴..... لیث رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کے پاس دو فریق اپنا مقدمہ لے کر آئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو ٹھہرا لیا (فیصلہ کرنے کی بجائے ان کو کہیں روک لیا) وہ پھر حاضر خدمت ہوئے آپ نے پھر ٹھہرا لیا، وہ پھر تیسری بار حاضر خدمت ہوئے تب ان کے درمیان فیصلہ فرمادیا۔ آپ رضی اللہ عنہ سے اس کی وجہ پوچھی گئی، تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب یہ پہلی بار حاضر ہوئے تو میرے دل میں ایک فریق کے لیے نرم گوشہ تھا جو دوسرے کے لیے نہیں تھا لہذا میں نے ایسے حال میں فیصلہ کرنا ناپسند کیا پھر یہ دوسری مرتبہ آئے تو اس وقت بھی کسی قدر سابقہ کیفیت برقرار تھی اس لیے میں نے فیصلہ کرنا مناسب خیال کیا پھر جب یہ تیسری بار حاضر ہوئے تو وہ کیفیت مجھ سے چھٹ گئی تھی اس لیے میں نے اس بار دونوں کے درمیان فیصلہ کر دیا۔

۱۳۵۲۵..... شععی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ کھجور کے ایک ذخیرے کے بارے میں ابی بن کعب اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کا تنازعہ کھڑا ہو گیا۔ ابی رضی اللہ عنہ رو پڑے اور بولے: تیری تو بادشاہی ہے (فیصلہ انصاف کس سے ملے گا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اپنے اور تمہارے درمیان کوئی مسلمان ثالث (فیصلہ کرنے والا) مقرر کر لیتا ہوں۔ ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: زید ٹھیک ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی راضی ہو گئے۔ چنانچہ دونوں چل کر زید رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچے۔ زید رضی اللہ عنہ خلیفہ کو دیکھ کر اپنی مسند سے ہٹ گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کے گھر میں فیصلہ طلب کرنے آئے ہیں۔ تب زید رضی اللہ عنہ پہچان گئے کہ یہ دونوں بزرگ اپنا کوئی مقدمہ ان کے پاس لے کر

آئے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابی کو فرمایا: بیان کرو۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے واقعہ بیان کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: یاد کرو، شاید تم کچھ بھول رہے ہو، چنانچہ ابی رضی اللہ عنہ کو یاد آ گیا اور انہوں نے مزید کچھ بیان کیا پھر کہا اور کچھ مجھے یاد نہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے واقعہ بیان کیا۔ دونوں کی بات سننے کے بعد حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابی تم اپنے گواہ پیش کرو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے پاس کوئی گواہ نہیں ہے۔ تب زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو امیر المؤمنین کو قسم کھانے سے معاف رکھو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امیر المؤمنین کو ہرگز معاف نہ کرو اگر تم سمجھتے ہو کہ ان پر قسم آتی ہے۔ ابن عساکر

۱۳۵۲۶..... حجار بن ابجر سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر خدمت تھا کہ دو آدمی ایک کپڑے میں اپنا جھگڑالے کر حاضر ہوئے۔ ایک نے عرض کیا: یہ میرا کپڑا ہے اور پھر اس نے اس پر گواہ بھی پیش کر دیئے۔ دوسرے نے کہا: یہ میرا کپڑا ہے میں نے ایک آدمی سے اس کو خریدا ہے جس کو میں جانتا نہیں ہوں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کاش اس مسئلے کے لیے ابن ابی طالب ہوتے۔ حجار بن ابجر کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: بالکل ایسے ہی ایک مسئلے میں میں ان کی خدمت میں بھی حاضر تھا۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: پھر انہوں نے کیا فیصلہ فرمایا؟ میں نے عرض کیا: انہوں نے کپڑے کا فیصلہ اس شخص کے لیے کر دیا جس نے گواہ قائم کیے تھے اور دوسرے کو فرمایا: تو نے اپنے مال ضائع کر دیا۔ ابن عساکر

آنکھ میں چوٹ لگانا

۱۳۵۲۷..... قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کی آنکھ کو چوٹ پہنچادی، جس سے اس کی کچھ بینائی چلی گئی اور کچھ رہ گئی۔ اس نے یہ مقدمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کی صحیح آنکھ پر پٹی بندھوا دی اور ایک آدمی کو انڈا دے کر چلتا کیا جبکہ یہ کم نظر والی آنکھ سے اس کو دیکھتا رہا حتیٰ کہ اس کو انڈا نظر آنا بند ہو گیا۔ اس مقام پر آپ رضی اللہ عنہ نے نشانی لگوا دی۔ پھر اس نے دوسری آنکھ کھول کر اس کو دیکھا تو اس نشانی کے مقام کو واضح پایا پھر جس قدر اس کی نگاہ کم ہوئی اس کے بقدر دوسرے سے مال لے کر اس کو دلوا لیا۔ السنن للبیہقی

۱۳۵۲۸..... عبد اللہ بن ابی ہبیرہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ ایک غلام جس کے عقد میں آزاد عورت تھی، اس نے اس غلام کے کئی بچے بھی جنم دیئے اور وہ اپنی ماں کی آزادی کی وجہ سے آزاد ہو گئے، فرمایا پھر ان کا باپ بھی آزاد ہو جائے گا ان کی ماں کے عصبہ کے ساتھ ان کی ولایت پانے کے بعد۔ السنن للبیہقی

۱۳۵۲۹..... عمران بن حارثہ بن ظفر انہی اپنے والد حارثہ سے روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگ ایک جھونپڑے کے بارے میں اپنا مقدمہ لے کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور اکرم ﷺ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو ان کا فیصلہ کرنے کے لیے بھیجا۔ چنانچہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جھونپڑے کا فیصلہ اس شخص کے لیے فرمایا جو اس کے رسوں (کو باندھنے) کے قریب تھا۔ چنانچہ جب وہ فیصلہ کر کے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور آ کر فیصلہ کی خبر سنائی تو حضور نے فرمایا: تو نے درست فیصلہ کیا اور اچھا فیصلہ کیا۔ ابو نعیم کلام:..... روایت محل کلام ہے: ضعاف الدارقطنی ۶۹، ضعیف ابن ماجہ ۵۱۳۔

۱۳۵۳۰..... عقیل بن دینار سے مروی ہے جو کہ حارثہ کے آزاد کردہ غلام ہیں، وہ انہی حارثہ بن ظفر سے روایت کرتے ہیں کہ ایک (جھونپڑے نما) گھیری ہوئی جگہ تھی جو ان کے گھر کے درمیان تھی۔ ان کا اس کے اندر تنازعہ ہوا تو وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے۔ آپ ﷺ نے حذیفہ بن الیمان کو فیصلہ کرنے کے لیے بھیجا۔ آگے روایت مذکورہ بالا روایت کے مثل ہے۔ ابو نعیم

۱۳۵۳۱..... جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ دو آدمی ایک اونٹ کے متعلق اپنا تنازعہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے اور دونوں میں سے ہر ایک نے دو گواہ قائم کر دیئے۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے اس اونٹ کو دونوں کے درمیان مشترک قرار دیدیا۔ الکبیر للطبرانی

۱۲۵۳۲۔ زید بن ارقم سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موجود تھے کہ یمن سے ایک شخص آیا ان دنوں حضرت علی رضی اللہ عنہ۔ حضور کی طرف سے امیر بن کر یمن گئے ہوئے تھے۔ یمن سے آنے والا شخص حضور اکرم ﷺ کو خبر دیتے ہوئے بتانے لگا کہ:

تین آدمیوں کا ایک لڑکے پر دعویٰ

یا رسول اللہ! حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تین آدمی آئے۔ تینوں نے ایک بچے کے بارے میں اپنا تنازعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا۔ ہر ایک کا گمان تھا کہ یہ لڑکا اس کا ہے۔ درحقیقت ان تینوں نے ایک عورت کے ساتھ ایک ہی پاکی میں جماع کیا تھا (جس کے نتیجے میں یہ لڑکا پیدا ہوا)۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تم تینوں ایک دوسرے کے ساتھ گھنے ہوئے شریک ہو۔ میں تم تینوں کے درمیان قرعہ اندازی کرتا ہوں۔ پس جس کے نام قرعہ نکل آیا لڑکا اس کا ہو جائے گا اور اس پر دو تہائی دیت کے واجب ہوں گے۔ جو وہ اپنے دونوں ساتھیوں کو ادا کر دے گا۔ لہذا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے درمیان قرعہ ڈالا اور جس کے نام قرعہ نکلا لڑکا اس کے حوالہ کر دیا اور اس پر اس کے دونوں ساتھیوں کے لیے ایک ایک تہائی دیت واجب کر دی۔

یہ فیصلہ سن کر حضور اکرم ﷺ اس قدر ہنسے کہ آپ کے کچھلی کے دانت یا ڈاڑھیں نظر آنے لگیں۔ الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ ۱۲۵۳۳۔ عبداللہ بن ابی حدرد اسلمی سے مروی ہے کہ ایک یہودی کے ان پر چار درہم قرض تھے۔ اس نے حضور اکرم ﷺ سے ان کی شکایت کی اور عرض کیا: اے محمد! میرے اس پر چار درہم ہیں۔ اور یہ عدم ادائیگی میں مجھ پر غالب آگئے ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کا حق ادا کر دو۔ عبداللہ بن ابی حدرد نے عرض کیا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ حضور ﷺ نے پھر ارشاد فرمایا: اس کا حق ادا کر دو۔ میں نے پھر عرض کیا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ میں نے اس کو کہا تھا کہ آپ ﷺ ہمیں خیبر کے جہاد کے لیے بھیجنے والے ہیں۔ تو مجھے امید ہے کہ ہم مال غنیمت لے کر لوٹیں گے پھر میں آکر اس کا قرض چکا دوں گا۔ لیکن حضور اکرم ﷺ نے تیسری بار بھی ارشاد فرمایا: اس کا حق ادا کر دو۔ اور حضور اکرم ﷺ جب تین بار ارشاد فرمادیتے تو پھر دوبارہ نہ فرماتے تھے۔ چنانچہ عبداللہ بن ابی حدرد اس فکر میں بازار کو نکلے، سر پر عمامہ باندھے ہوئے تھے۔ جبکہ ایک یمنی چادر بطور ننگی تہہ بند باندھی ہوئی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے سر سے عمامہ کھول کر اس کی ازار باندھ لی اور یمنی چادر نکال کر اس یہودی کو بولے لے میری یہ چادر چار درہم میں خرید لے۔ چنانچہ انہوں نے وہ چادر اس کو فروخت کر دی۔ ایک بڑھیا آپ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذری اور پوچھا: رسول اللہ ﷺ کے ساتھی تجھے کیا ہوا ہے؟ انہوں نے اس کو سارے واقعے کی خبر سنائی تو بڑھیا جس نے وہی چادر کندھے پر ڈال رکھی تھی اتار کر عبداللہ کی طرف اچھال دی اور بولی یہ لے تیری چادر۔ ابن عساکر

۱۲۵۳۴۔ ابن اسلمی، حجاج بن ارقطہ سے روایت کرتے ہوئے ہمیں بتاتے ہیں کہ مجھے ابو جعفر نے خبر دی کہ ایک کھجور کا درخت دو آدمیوں کے درمیان مشترک تھا۔ دونوں کا اس کے متعلق جھگڑا ہو گیا اور حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ ایک نے کہا: اس کو ہمارے درمیان آدھا آدھا چیر کر تقسیم فرما دیں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اسلام میں ضرر (نقصان) نہیں ہے (اس طرح وہ کسی کام کا نہ رہے گا) دونوں اس کی قیمت لگائیں (اور قیمت کے لین دین کے ساتھ تنازعہ رفع کر لیں)۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۲۵۳۵۔ ابن جریج سے مروی ہے کہ عمرو بن شعیب کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ اگر والد یا اولاد کا انتقال ہو جائے اور وہ مال یا دلاء (آزاد کردہ غلام کی وراثت) چھوڑ کر جائے تو وہ اس کے وارثوں کے لیے ہوگا جو بھی ہوں۔ نیز حقیقی بھائی جو ماں باپ شریک ہو وہ کلالہ۔ جس کے اولاد اور ماں باپ نہ ہوں کی میراث کا زیادہ حقدار ہے، پھر باپ شریک بھائی زیادہ حقدار ہے نسبت حقیقی بھائیوں (جو ماں باپ شریک بھائی کی اولاد ہوں) جب ماں باپ کی اولاد اور صرف باپ کی اولاد ایک جگہ شریک ہوں تو ماں باپ شریک اولاد زیادہ حقدار ہے نسبت صرف باپ شریک اولاد کے۔ جب باپ کی اولاد اور باپ کی اولاد سے تو باپ کی اولاد زیادہ حقدار اور اولیٰ ہے۔

جب سب نسب میں برابر ہوں تو بنو الاب والام (ماں باپ شریک اولاد) بنو الاب (صرف باپ شریک اولاد) سے اولیٰ (مقدم) ہے۔ نیز حضور ﷺ نے فیصلہ فرمایا: ماں باپ شریک چچا اولیٰ ہے بہ نسبت صرف باپ شریک چچا سے۔ نیز باپ شریک چچا ماں باپ شریک چچوں سے زیادہ اولیٰ ہے۔ جب بنو الاب والام اور بنو الاب نسب میں بمنزلہ واحد یعنی ایک مرتبہ میں ہوں تو بنو الاب والام اولیٰ ہیں بنو الاب سے۔ پس جب بنو الاب ارفع (اعلیٰ نسب) ہوں بنی الاب والام باپ سے (تو بنو الاب اولیٰ) ہیں بنی الاب والام سے۔ جب سب نسب میں برابر ہوں تو بنو الاب والام اولیٰ ہیں بنو الاب سے۔ نیز فرمایا: بھائی اور بھتیجے کی موجودگی میں چچا اور چچا زاد وارث نہیں ہو سکتے۔ بھائی اور بھتیجے میں سے جو موجود ہو وہ میراث کا زیادہ حقدار ہے چچا اور چچا زاد سے۔ نیز حضور اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ آزاد کردہ غلاموں میں سے جس کے عصبہ موجود ہوں وہ اس کے وارث ہوں گے کتاب اللہ میں مقرر کردہ حصوں کے مطابق۔ اگر ان کے حصے ادا کرنے کے بعد مال بچ جائے تو دوبارہ انہی حصوں کے مطابق میراث تقسیم ہوگی حتیٰ کہ وہ عصبہ اس کے سارے مال کے وارث ہو جائیں نیز آپ علیہ السلام نے فیصلہ فرمایا: کافر مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا خواہ اس کے سوا اس کا کوئی وارث نہ ہو۔ اسی طرح مسلمان کافر کا وارث نہیں ہو سکتا، جو اس کا وارث ہوگا وہ اس کی وراثت پائے گا یا اس کا رشتہ دار اس کی وراثت پائے گا۔ اگر مسلمان کا کوئی وارث حقیقی یا رشتہ دار نہیں ہے تو عام مسلمان۔ بیت المال کی شکل میں اس کا وارث ہوگا۔

نیز نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ ہر وہ مال جو جاہلیت میں تقسیم ہو گیا وہ اسی تقسیم پر رہے گا۔ اور جس مال پر اسلام آ گیا اور وہ ہنوز تقسیم نہیں ہوا وہ اسلام کی تقسیم پر تقسیم ہوگا۔

نیز عمر بن شعیب نے ذکر کیا کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی میراث اور وارثوں کے بارے میں بات چیت کی جن کے وہ اوپر سے ایک دوسرے کے بعد وارث چلے آ رہے تھے۔ حضور ﷺ نے منع فرمایا اور فیصلہ فرمایا کہ ہر لائق ہونے والا بچہ اوائل اسلام میں یہ احکام پیدا ہوئے کیونکہ جاہلیت میں لوگوں کی زانیہ باندی ہوا کرتی تھیں اور لوگ ان کے ساتھ بدکاری کا پیشہ کرواتے تھے۔ پس جب کسی باندی کو کوئی بچہ ہوتا تو یا تو اس کا مالک بچہ کو اپنا کہہ دیتا تھا ورنہ کوئی زانی اپنا کہہ دیتا تھا اور پھر وہ اس کا وارث ہو جاتا تھا اگر وہ اپنے باپ کے جانے کے بعد اس کی طرف منسوب ہوا اور وارثوں نے بھی اس کو ملا لیا تو اگر وہ اس باندی کا ہے جو اس کے باپ کی ملکیت تھی جب وہ اس کے ساتھ ہم بستر ہوا تو تب وہ اس کے ساتھ لائق ہو جائے گا یعنی اس کا بیٹا قرار پائے گا۔ لیکن اس کی میراث میں وارث نہ ہوگا ہاں اگر دوسرے وارث اس کو شریک کرنا چاہیں تو جو شریک کریں انہی کے حصے میں وارث ہوگا۔ اور اگر اس نے پہلے ہی باپ کی طرف منسوب ہونے کا دعویٰ کر دیا اور پھر وارثوں نے اس کے باپ کی وراثت پائی تو تب اس کا بھی وراثت میں حصہ ہوگا۔

نیز نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ اگر وہ لڑکا ایسی باندی کا ہے جس کا مالک اس لڑکے کا باپ نہیں تھا پس وہ جس کا پکارا جائے (جس کی طرف منسوب ہو) یا وہ ایسی آزاد عورت کا لڑکا ہے جس کے ساتھ وہ منہم ہے (یعنی بدکاری کے نتیجے میں آزاد عورت سے پیدا ہوا ہے) تو یہ دونوں طرح کی اولاد باپ کے ساتھ نہیں لائق ہوں گی اور نہ اس کی وارث ہوں گی خواہ وہ جس کا پکارا جاتا ہے اس نے خود اس کا دعویٰ کیا ہے تب بھی وہ اس کا شمار نہ ہوگا بلکہ وہ ولد الزنا (حرامی) ہوگا صرف ماں کی طرف منسوب ہوگا خواہ اس کی ماں آزاد ہو یا باندی۔

نیز حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بچہ صاحب بستر (شوہر یا باندی کے آقا) کا ہے اور زانی کے لیے (سنگساری کے) پتھر ہیں۔

نیز حضور اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا جو زمانہ جاہلیت میں کسی کا حلیف بنا۔ ان کا فرد بنا تو وہ (اسلام میں بھی) انہی کا حلیف ہے اور اس کو ان کی دیت کا حصہ بھی ملے گا اور اس کے حلیف اپنی دیت کی ادائیگی میں اس پر بھی تاوان رکھیں گے اور اس کی میراث اس کے عصبہ کے لیے ہوگی جو بھی ہوں۔ نیز حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اسلام میں (اس طرح کا کوئی) حلف نہیں ہے (جس سے وہ اپنے خاندان سے کٹ کر حلیفوں کا ہو جائے) لیکن جاہلیت کے حلف کو تھامے رکھو۔ بے شک اللہ تعالیٰ اس کو اسلام میں مضبوطی ہی دیتے ہیں بجائے کسی کمی کے۔

نیز حضور اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ عمری اس کے لیے جس نے جاری کیا (کسی نے کہا) یہ اونٹ یا زمین یا مکان میری یا تیری زندگی تک تیرے لیے ہے تو وہ اس کی زندگی کے بعد مالک کو واپس لوٹ جائے گا۔

نیز حضور اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ موضحہ (وہ زخم جو ہڈی کی سفیدی ظاہر کر دے) میں پانچ اونٹ ہیں یا ان کی قیمت کے برابر سونایا چاندی یا گائیں یا بکریاں۔ اور مقلہ (وہ زخم جس سے چھوٹی ہڈیاں نکل آئیں اور اپنی جگہ سے سرک جائیں) میں پندرہ اونٹ ہیں۔ یا ان کے برابر سونایا چاندی یا گائیں یا بکریاں۔ نیز حضور اکرم ﷺ نے آنکھ ضائع کرنے میں پچاس اونٹ مقرر فرمائے یا ان کے برابر سونایا چاندی یا گائیں یا بکریاں۔ نیز آپ علیہ السلام نے پوری ٹانگ کاٹنے میں پوری دیت لازم فرمائی اور اگر ٹانگ کا سراسر اکاٹ دیا جائے تو اس میں نصف دیت یعنی پچاس اونٹ مقرر فرمائے یا ان کی قیمت کے برابر سونایا چاندی یا گائیں یا بکریاں۔ ہاتھ میں نصف دیت پاؤں میں نصف دیت، یعنی پچاس اونٹ یا ان کی قیمت کے برابر سونایا چاندی یا گائیں یا بکریاں۔ اور انگلیوں میں ہر انگلی میں دس دس اونٹ مقرر فرمائے اور اس میں تمام انگلیاں برابر ہیں۔ یا دس اونٹوں کی قیمت کے برابر سونایا چاندی یا گائیں یا بکریاں۔

ٹانگ میں سینگ مارنے کا فیصلہ

نیز رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا ایک شخص کے بارے میں جس کی ٹانگ میں کسی نے سینگ مار دیا۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے بدلہ دلائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بٹھہر جاؤ جب تک کہ تمہارا زخم ٹھیک ہو جائے۔ لیکن آدمی بدلہ لینے پر مصر رہا۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے اس کو بدلہ دلوادیا۔ لیکن جس سے بدلہ لیا گیا تھا وہ توحیح ہو گیا اور بدلہ لینے والا لنگڑا ہو گیا۔ اس نے عرض کیا: میں تو لنگڑا ہو گیا جبکہ میرا ساتھی صحیح سالم ہو گیا۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں نے تجھے حکم نہیں دیا تھا کہ تو بدلہ نہ لے جب تک کہ تیرا زخم نہ بھر جائے مگر تو نے میری بات نہ مانی، پس اللہ تجھے سمجھے، اب تیرا لنگڑا پن بیکار ہو گیا۔ اس کا بدلہ دوبارہ نہیں لیا جاسکتا۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا: یہ شخص جو لنگڑا ہو گیا اس کے علاوہ جس کو کوئی (کاری) زخم پہنچے تو وہ بدلہ نہیں ہے بلکہ اس کی دیت لی جائے گی اور اگر کسی نے زخم کا بدلہ زخم سے لیا مگر وہ (لنگڑے پن کی) مصیبت میں بدل گیا تو وہ پہلے والے سے دیت لے گا مگر اس سے زخم کا بدلہ وضع کیا جائے گا۔

نیز رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ کسی مسلمان کو کسی کافر کے عوض قتل کیا جائے۔ نیز رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ جو غلام (آدمی جاہلیت میں مسلمان ہو گیا اس کا فدیہ آٹھ اونٹ ہیں اور اس کا بچہ اگر باندی سے ہو تو اس کا بدلہ دو دو خدمت گار ہیں ایک ایک مذکر ایک ایک مؤنث۔ نیز رسول اللہ ﷺ نے جاہلیت کی قیدی عورت میں دس اونٹوں کے فدیے کا فیصلہ فرمایا اور اس کے بچے میں جو غلام سے پیدا ہوا ہو دو دو خدمت گار کا فدیہ ہے، نیز اس کی ماں کے موالی کی دیت کا فیصلہ فرمایا جو کہ اس کی ماں کے عصبہ ہیں۔ پھر ان عصبہ کو اس بچے کی اور عورت کی میراث ملے گی جب تک کہ بچے کا باپ آزاد نہ ہو۔

نیز رسول اللہ ﷺ نے اسلام کے قیدی میں چھ اونٹوں کا فیصلہ فرمایا آدمی میں عورت میں اور بچے میں بھی۔ اور یہ صرف عرب کے آپس میں ہے۔ اور جو عرب میں جاہلیت میں نکاح ہو یا طلاق ہوئی پھر ان کو اسلام کا زمانہ آ گیا (اور وہ مسلمان ہو گئے) تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو اسی حال پر برقرار رکھا، سوائے سود کے چونکہ جس سود پر اسلام آ گیا اور وہ ابھی حاصل نہیں ہوا تو وہ مال کے مالک کو صرف اصل مال واپس کیا جائے گا اور ربوا (سود) ختم کر دیا جائے گا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۴۵۳ھ..... ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ دو انصاری آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس اس میراث کے متعلق اپنا جھگڑا لے کر حاضر ہوئے جو پرانی ہو چکی تھی اور نہ ہی ان کے پاس کوئی گواہ تھے۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میرے پاس اپنا جھگڑا لے کر آئے ہو اور جن چیزوں میں مجھ پر وحی نازل نہیں ہوتی میں ان میں اپنی رائے کے ساتھ فیصلہ کر دیتا ہوں۔ پس یاد رکھو میں جس کی حجت کو دیکھ کر ایسا فیصلہ کر دوں جس سے وہ اپنے بھائی کے حق کو ہتھیالے تو وہ ہرگز اس کو وصول نہ کرے کیونکہ درحقیقت میں اس کے لیے جہنم کی آگ کا ایک ٹکڑا نکال دیتا ہوں۔ جس کو وہ قیامت کے دن اپنی گردن میں ڈالے ہوئے آئے گا۔

یہ سن در دونوں آدمی روپے اور دونوں میں سے ہر ایک بول اٹھا: یا رسول اللہ! میرا حق اس کو آیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم نے یہ اچھا فیصلہ کر ہی لیا ہے تو جاؤ اور بھائی چارگی کے ساتھ حق کو تقسیم کرو اور قرعہ ڈال کر حصہ تقسیم کر لو اور پھر ہر ایک دوسرے کے لیے لیا دیا حلال کر دے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، ابو سعید النقاش فی القضاة

۱۲۵۳۷..... ہمیں معمر نے عاصم سے روایت کیا، عاصم نے شععی سے روایت کیا، شععی نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور قتادہ نے بیان کیا کہ: ایک آدمی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے ایک عورت کے متعلق مسئلہ دریافت کیا جس کا شوہر اس حال میں انتقال کر گیا کہ اس نے اپنی اس عورت کے مباشرت (جماع) نہیں کیا تھا۔ اور نہ اس کے لیے کچھ (مہر وغیرہ) مقرر کر کے گیا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: تم یہ مسالہ اور لوگوں سے دریافت کر لو، کیونکہ بتانے والے لوگ بہت ہیں۔ آدمی نے کہا: اللہ کی قسم! اگر مجھے سال بھر بھی ٹھہرنا پڑتا تب بھی میں کسی اور سے سوال نہ کروں گا۔ آخر ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کو مہینہ بھر پھر آیا۔ پھر ایک دن حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، وضو کیا پھر دو رکعت نماز ادا کی اور یہ دعا کی:

اللہم ما کان من صواب فمک و ما کان خطا فمنی.

اے اللہ! جو درست ہو وہ تجھ سے ہے اور غلط ہو تو میری طرف سے ہے۔

پھر ارشاد فرمایا: میرا خیال ہے کہ اس عورت کو اس آدمی کی دوسری عورت جتنا مہر دیا جائے گا اور اس کے ساتھ ساتھ اس کو اس کی میراث بھی ملے گی نیز اس پر عدت گزارنا بھی لازم ہوگی۔ یہ سن کر آدمی جوش سے اٹھ کھڑا ہوا اور بولا: میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ نے بالکل رسول اللہ ﷺ جیسا فیصلہ کیا ہے جو انہوں نے بروع بنت واشق کے بارے میں کیا تھا اور وہ ہلال بن امیہ کی بیوی تھی۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کیا تیرے سوا یہ فیصلہ کسی اور نے بھی سنا تھا؟ عرض کیا: جی ہاں، پھر وہ اپنے ساتھ اپنی قوم کے کئی افراد کو لے کر حاضر ہوا اور انہوں نے بھی اس بات کی شہادت دی۔ چنانچہ لوگوں نے ابن مسعود کو کسی اور چیز پر اتنا خوش نہیں دیکھا جتنا وہ اس بات پر خوش ہوئے کہ ان کا فیصلہ رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کے موافق ہو گیا۔

فائدہ:..... مذکورہ روایت ابو داؤد نے کتاب النکاح باب فیمن تزوج ولم یسم صدقا حتی مات، رقم ۲۱۰۰، ۲۱۰۲ پر قریب قریب انہی الفاظ کے روایت کی ہے۔ نیز دیکھئے سنن الترمذی رقم ۱۱۳۵۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۵۳۸..... ہمیں معمر نے جعفر بن برقان سے روایت بیان کی، جعفر نے حکم سے روایت نقل کی کہ: جب مذکورہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ سے متعلق اعراب (بدوؤں) کی بات کی تصدیق نہیں کی جاسکتی۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۲۵۳۹..... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو جھگڑا لوجب رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنا مقدمہ لے کر آتے اور دونوں کے درمیان وعدہ پورا کرنے کی تاریخ طے ہوتی تو جوان میں سے وعدہ وفا کرتا آپ اسی کے مطابق فیصلہ دیدیا کرتے تھے۔ ابو سعید النقاش فی القضاة کلام:..... روایت کی سند میں خالد بن نافع ضعیف ہے۔

۱۲۵۴۰..... ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنا مقدمہ لے کر حاضر ہوئے، دونوں میں سے کسی کے پاس گواہ نہیں تھے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس تنازعہ مال کو دونوں کے درمیان نصف نصف تقسیم کر دیا۔ النقاش

۱۲۵۴۱..... بہز بن حکیم اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کسی تہمت کی وجہ سے دن کی ایک گھڑی تک قید رکھا پھر اس کو چھوڑ دیا۔ ابن عساکر

۱۲۵۴۲..... معاویہ بن حیدرہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک تہمت میں ایک آدمی کو قید کیا پھر اس کو چھوڑ دیا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۲۵۴۳..... مذکورہ صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک جھوٹ میں شہادت کو رد فرما دیا۔ النقاش فی القضاة

روایت کے راوی ثقہ ہیں۔

صلح کرنے کا مشورہ

۱۳۵۳۴..... کعب بن مالک سے مروی ہے کہ وہ ایک آدمی کو اپنے حق کے لیے چمٹ گئے جو اس پر ان کو دینا بنتا تھا۔ دونوں کے شور غوغا کی آواز بلند ہو گئی حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ تک پہنچ گئی اور آپ نے سنی اور نکل کر باہر تشریف لائے اور پوچھا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے آپ کو ساری خبر سنائی۔ حضور ﷺ نے کعب کو فرمایا: اے کعب اب ادھاق اس سے لے لو اور ادھاق کو چھوڑ دو۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۳۵..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ قسم کو طالب حق (مدعی) پر لوٹا دیا کرتے تھے۔ ابن عساکر

۱۳۵۳۶..... علی بن الحسین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (مدعی کے) شاہد کے ساتھ (مدعی کی ایک) قسم پر فیصلہ فرمایا۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۳۷..... ابن المہیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ گواہ جب دونوں طرف سے برابر ہو جائیں تو دونوں فریقوں کے درمیان قرعہ ڈال لیا جائے۔

۱۳۵۳۸..... ابن المہیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا شاہد (گواہ) کے ساتھ (گواہ والے کی) قسم پر۔ الجامع لعبدالرزاق

عمال کے مال کا مقاسمہ

۱۳۵۳۹..... یزید بن ابی حبیب سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عمال کے مال کو تقسیم کرنے کی وجہ خالد بن صعق کے چند اشعار تھے جو انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو لکھ کر بھیجے تھے:

ذیل میں ان کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے:

امیر المؤمنین کو پیغام پہنچادے کہ تو مال اور سلطنت میں اللہ کا ولی ہے۔ ان لوگوں کو جزاء سے دور نہ رکھ۔ جو اللہ کے مال کو ہری بھری زمین تک پہنچاتے ہیں، نعمان کو پیغام بھیج دے کہ حساب کتاب یاد رکھ۔ اور جزاء کو اور بشر کو پیغام دیدے اور دونوں خرچ کرنے والوں کو ہرگز نہ بھول جانا۔ بنی غزدان کے سسرالی رشتہ دار بہت ہیں (لیکن) مجھے شہادت گواہی کے لیے نہ بلانا کیونکہ میں غائب ہو جاتا ہوں شہ سواروں کی پہنچ سے مانند ہر نیوں کے، مور تیوں کے، اور خوبصورت سرخ عصفور سے رنگے ہوئے لپٹے پردوں کے جو صندوقوں میں غائب ہو جاتے ہیں جب ہندی تاجر ہرن کے مشک سے بھرے نائفے لے کر آتے ہیں جو مشک ان کی مانگوں سے مہلک رہی ہوتی ہے، تو جب وہ خرید و فروخت کرتے ہیں تو ہم بھی خرید و فروخت کرنا چاہتے ہیں اور جب وہ جنگ کرتے ہیں تو ہم بھی جنگ کرتے ہیں لیکن کہاں ان کے پاس مال ہے اور نہ ہی ہم مال مویشیوں والے ہیں۔ پس آپ ان کو میری جان تقسیم کر دیں، جو جان میں آپ پر فدا کر چکا ہوں۔ کیونکہ وہ راضی ہو جائیں گے اگر آپ ان کے درمیان مجھے تقسیم کر لیں گے۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار سن کر ان کے نصف اموال تقسیم کر دیئے اور فرمایا: ہم خالد کو شہادت (گواہی) سے چھوڑ دیا اور

نصف ہم ان عمال (ارکان حکومت) سے لیں گے۔ ابن عبدالحکم فی فتوح مصر

۱۳۵۵۰..... عبدالرحمن بن عبدالعزیز جو ثقہ شیخ ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے محمد بن مسلمہ کو عمرو بن العاص (مصر کے گورنر) کے پاس بھیجا اور ان کو لکھ کر بھیجا اے وزراء حکومت تم لوگوں کے عمدہ اموال کے مالک بن بیٹھے ہو، حرام طریقے سے حاصل کرتے ہو، حرام ہی کھاتے ہو اور حرام ہی چھوڑ جاتے ہو۔ میں تمہارے پاس محمد بن مسلمہ کو بھیج رہا ہوں وہ تمہارا مال تقسیم کرنے آرہے ہیں ان کو اپنا مال پیش کر دینا۔ چنانچہ جب محمد بن مسلمہ ان کے پاس پہنچے تو انہوں نے (عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) نے ان کو کوئی ہدیہ دیا لیکن محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے وہ ہدیہ واپس کر دیا۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ غضب ناک ہو گئے اور فرمانے لگے: اے محمد! تو نے میرا ہدیہ کیوں واپس کر دیا حالانکہ

غزوة ذات السلاسل سے واپس آتے ہوئے میں نے رسول اللہ ﷺ کو ہدیہ پیش کیا تھا تو انہوں نے قبول فرمایا تھا۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جو چاہتے قبول فرماتے تھے اور وحی کی ہی وجہ سے منع فرمادیا کرتے تھے اگر یہ بھائی کا بھائی کے لیے ہدیہ ہوتا تو میں ضرور قبول کر لیتا لیکن یہ ایک برے حاکم کا ہدیہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ ناس کرے اس دن کا جس دن میں عمر بن خطاب کی طرف سے والی بنا تھا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں (اپنے والد) عاص بن وائل کو ایسا دیباچہ (ریشم) پہنے ہوئے دیکھتا تھا جس کو سونے کے بن لگے ہوتے تھے۔ جبکہ (عمر کے باپ) خطاب گدھے پر لکڑیاں لادے مکہ میں پھرتے تھے۔ محمد نے فرمایا: تیرا باپ اور اس کا باپ دونوں جہنم میں ہیں۔ لیکن آج عمر تجھ سے بہتر ہے۔ اگر آج جب تو اس کی مذمت کر رہا ہے تیری یہ شان (اسلام کی وجہ سے) نہ ہوتی تو تو بھی بکری کو ٹانگوں میں دابے اس کا دودھ دوہ رہا ہوتا اور اس کا زیادہ دودھ تجھے خوش کرتا اور کم ہونے کی وجہ سے تجھے دکھ ہوتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ غصہ کے لمحات تھوک دو اور یہ باتیں تیرے پاس امانت ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا مال ان کے سامنے پیش کر دیا اور حضرت محمد رضی اللہ عنہ نے اس کو تقسیم فرمایا اور واپس لوٹ آئے۔ ابن عبدالحکم فی فتوح مصر

۱۳۵۵۱۔ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) عاصم بن عمرو بکلی سے مروی ہے وہ ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ کوفہ کے کچھ لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا: ہم آپ کے پاس تین باتوں کا سوال کرنے آئے ہیں، آدمی اپنے گھر میں نفل نماز پڑھے اس کا کیا حکم ہے؟ عورت جب حائضہ ہو تو آدمی کے لیے اس کے ساتھ خلط ملط ہونے کا کیا حکم ہے؟ جنابت کے غسل کا کیا حکم ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم نے مجھ سے جن باتوں کا سوال کیا ہے آج تک کسی نے مجھ سے سوال نہیں کیا جب سے میں نے ان کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تھا۔

بہر حال آدمی اگر اپنے گھر میں نفل نماز ادا کرے تو یہ نور ہے لہذا اپنے گھروں کو خوب منور کرو۔ جبکہ عورت جب حائضہ ہو تو آدمی ازار کے اوپر سے بوس و کنار کر سکتا ہے لیکن اس کے نیچے پر ہرگز مطلع نہ ہو (تجاوز نہ کرے) اور غسل جنابت کا طریقہ یہ ہے کہ (جب غسل کا) پانی کسی برتن میں ہو تو پہلے اپنے دابے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال (اور دھو) پھر اپنا ہاتھ پانی کے برتن میں ڈال اور اپنی شرم گاہ اور ناپاکی کو دھو۔ پھر نماز جسا وضو کر، پھر اپنے سر پر تیز، بار پانی، ڈال اور ہر بار اپنے سر کوئل، پھر اپنے جسم پر پانی ڈال پھر غسل کی جگہ۔ جہاں پانی اکٹھا ہو چکا ہو سے ایک طرف ہٹ جا اور پھر اپنے پاؤں دھو ڈال۔ الجامع لعبدالرزاق السنن لسعيد بن منصور، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، العدنی، محمد بن نصر فی کتاب الصلاة، مسند ابی یعلیٰ، الطحاوی، الطبرانی فی الاوسط، ابن عساکر

۱۳۵۵۲۔ حارث بن معاویہ کندي سے مروی ہے کہ وہ تین باتوں کا سوال کرنے کے لیے سفر کر کے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس مدینہ گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: کیا چیز تجھے میرے پاس لے کر آئی ہے؟ حارث نے عرض کیا: تین باتوں کے متعلق سوال۔ پوچھا وہ کیا ہیں؟ عرض کیا: بسا اوقات میں اور میری بیوی کمرے میں ٹھوتے ہیں اور نماز کا وقت ہو جاتا ہے تو میں نماز پڑھتا ہوں تو وہ میرے برابر کھڑی ہو جاتی ہے کیونکہ اگر وہ پیچھے کھڑے ہو تو کمرے (کی تنگی کی وجہ سے وہ اس) باہر آ جاتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو اپنے اور اس کے درمیان کپڑے کا پردہ حائل کر لے پھر اس کے برابر میں ہوتے ہوئے نماز ادا کر لے اگر تو چاہے۔ حارث نے دوسرا سوال کیا: عصر کے بعد دو رکعتیں (نفل) کیسی ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے ان سے منع فرمایا ہے۔ حارث نے پھر تیسرا سوال کیا: قصہ گوئی (وعظ) کیسی ہے؟ لوگ چاہتے ہیں کہ میں ان کے آگے بیان کیا کروں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہاری مرضی ہے۔ گویا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منع کرنا گوارا نہ کیا (لیکن قصہ گوئی کو پسند بھی نہ فرمایا) حارث نے عرض کیا: خیر میں باز آنے کی کوشش کرتا ہوں۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ جب تو ان میں قصہ گوئی کرے گا تو اپنے جی میں ان سے بڑھ جائے گا، پھر تو ان کو قصہ گوئی کرتا رہے گا تو اپنے آپ کو ان سے شریا جتنا بلند رتبہ خیال کرے گا۔ پھر اللہ پاک قیامت کے روز تجھے اسی قدر ان کے قدموں کے نیچے

سفر میں نفل اور سنت کی قصر نہیں ہے

۱۳۵۵۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: سفر کی نماز (چار رکعتوں والی) دو رکعات ہیں چاشت کی نماز دو رکعات ہیں، فطر (اشراق) کی نماز دو رکعات ہیں۔ یہ مکمل ہیں بغیر کسی قصر کے (یعنی سفر حضر میں چاشت اور اشراق کے نوافل دو دو رکعات ہی ہیں) بمطابق رسول اللہ ﷺ کی زبان کے۔ اور خسارہ دکھانے میں پڑا جس نے جھوٹ بولا۔

الجامع لعبدالرزاق، الدارقطنی فی السنن، ابن ابی شیبہ، مسند احمد، العدنی، المروزی فی العیدین، النسائی، ابن ماجہ، ابن یعلیٰ، ابن جریر، ابن خزیمہ، الطحاوی، الشاشی، الدارقطنی فی الافراد، ابن حبان، حلیۃ الاولیاء، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور ۱۳۵۵۴..... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک وفد آیا جس میں عاصم بن عمرو بکلی بھی تھے وہ فرماتے ہیں کہ وفد نے آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا: یا امیر المؤمنین! ہم آپ کے پاس تین خصلتوں کے بارے میں سوال کرنے آئے ہیں عورت جب حائضہ ہو آدمی کے لیے۔ اس کی قربت کس حد تک حلال ہے؟ جنابت سے غسل کا کیا طریقہ ہے اور گھروں میں قرآن پڑھنے کا کیا حکم ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: سبحان اللہ! کیا تم جاؤ گے ہو، تم نے مجھ سے ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا جس کے متعلق میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تھا لیکن آج تک اس کے بعد اس کے متعلق کسی نے مجھ سے سوال نہیں کیا۔ پھر ارشاد فرمایا:

بہر حال عورت جب حائضہ ہو تو مرد کے لیے عورت کی ازار (شلوار) کے اوپر سے اس سے لطف حاصل کرنا حلال ہے۔ جبکہ غسل جنابت کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے ہاتھ دھوئے، پھر شرم گاہ، پھر وضو کرے، پھر اپنے سر اور جسم پر پانی بہائے۔ اور قرآن کا پڑھنا (سراسر) نور ہے جو چاہے اپنے گھر کو اس کے ساتھ منور کر لے۔ الدارقطنی فی السنن

۱۳۵۵۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: تین چیزوں میں ہنسی مذاق اور سنجیدگی برابر ہے۔ طلاق، صدقہ اور (غلام کو) آزاد کرنا۔

المصنف لعبدالرزاق

۱۳۵۵۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: چار چیزوں پر قفل لگا ہوا ہے (یعنی وہ یقیناً نافذ ہو جاتی ہیں ہنسی مذاق میں ہوں یا سنجیدگی میں) نذر، طلاق، عتاق (آزاد کرنا) اور نکاح۔ التاریخ للبخاری، السنن للبیہقی

ریشم پہننے کی ممانعت

۱۳۵۵۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ریشم پہننے سے، اس (کی زین) پر سوار ہونے سے، اس پر بیٹھنے سے، چیتے کی کھال سے، اس پر سوار ہونے سے، نیز غنیمت کو فروخت کرنے سے جب تک کہ اس کا شمس (اللہ اور اس کے رسول کے لیے) نہ نکال لیا جائے، نیز دشمن کی قید حاملہ عورتوں سے وطی کرنے سے منع فرمایا۔ گدھے کا گوشت کھانے سے، ہر اس درندے سے جو کچلی کے دانٹوں سے شکار کرتے ہیں اور ہر اس پرندے سے جو پنجوں کے ذریعے چیر پھاڑ کر شکار کریں، شراب کی قیمت سے، مردار کی قیمت سے، نر جانور کی جفتی کی کمائی سے اور کتے کی قیمت سے۔ الجامع لعبدالرزاق

کلام:..... مذکورہ روایت کی سند میں عاصم بن ضمرہ ضعیف راوی ہے۔

۱۳۵۵۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا رکوع و سجود میں قرآن قرآن سے، سونے کی انگلی سے، کتان (ریشم) کے لباس سے، عصفور کے ساتھ رنگے ہوئے لباس سے۔

موطا امام مالک، ابو داؤد، الجامع لعبدالرزاق، مسند احمد، البخاری فی خلق افعال العباد، مسلم، مسند عبد اللہ بن احمد بن حنبل، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، الکجی، ابن جریر، الطحاوی، ابن حبان، السنن للبیہقی

۱۴۵۵۹... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے منع فرمایا لیکن میں تمہیں نہیں کہتا کہ تمہیں بھی منع فرمایا رکوع و سجدہ میں تلاوت (قرآن) سے ہونے کی انگٹھی سے، ریشم کے لباس سے اور سرخ زین پر سوار ہونے سے۔

الجامع لعبدالرزاق، مسند احمد، العدنی، الکحجی، الدورقی، ابن جریر، حلیۃ الاولیاء
۱۴۵۶۰... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دس لوگوں پر لعنت فرمائی سو دکھانے والے پر، سو دکھلانے والے پر، سو دکھانے والے پر، سو دکھلانے والے پر، حلالہ کرنے والے پر اور جس کے لیے حلالہ کیا جائے اس پر اور حضور ﷺ نو حد زاری کرنے سے منع فرماتے تھے۔ اور نو حد کرنے والی پر لعنت فرمائی یہ نہیں فرمایا۔

ابن حبان، مسند احمد، النسائی، مسند ابی یعلیٰ، الافراد للدارقطنی، الدورقی، ابن حبان، ابن جریر
۱۴۵۶۱... ربیعۃ بن النابتہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت سے منع فرمایا (شراب کے برتنوں سے اور اس بات سے کہ قربانی کا گوشت تین دن کے بعد تک رکھا جائے، پھر ارشاد فرمایا: میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے منع فرمایا تھا لیکن تم قبروں کی زیارت کیا کرو، مگر کوئی غلط بات (شرک وغیرہ کی) نہ کہو۔ بے شک قبریں تم کو آخرت کی یاد دلائیں گی۔ نیز میں نے تم کو (شرابوں کے) برتنوں سے منع کیا تھا۔ اب تم ان میں (حلال چیز) پیو۔ لیکن ہر نشہ آور شے سے اجتناب کرو، نیز میں نے تم کو قربانیوں کے گوشت سے منع کیا تھا کہ تم ان کو تین دن سے زیادہ نہ روکے رکھو، پس اب جب تک تم چاہو روک لو۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، الکحجی، مسدد، الطحاوی، الدورقی، ابن ابی عاصم فی الاشریۃ
کلام:..... المغنی میں مذکور ہے کہ جب ربیعہ بن نابتہ اپنے والد کے واسطے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرے تو اس کی روایت صحیح نہیں ہوتی۔ واللہ اعلم بالصواب

۱۴۵۶۲... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے درندوں میں سے ہر کچلی کے دانتوں والے جانور سے منع فرمایا اور پرندوں میں سے بچوں (سے چیر پھاڑ کرنے) والے پرندوں سے منع فرمایا، نیز مردار کی قیمت سے، شراب کی قیمت سے، گدھے کا گوشت کھانے سے، فاحشہ کی کمائی سے، ہر جانور کی چھتی کی کمائی سے اور ریشم کے پالان اور زینوں سے منع فرمایا۔ مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، الطحاوی
۱۴۵۶۳... رسول اللہ ﷺ نے مجھے چار باتوں سے منع فرمایا اور (اس کے بعد) میں نے رسول اللہ ﷺ سے چار چیزوں کے متعلق سوال کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے منع فرمایا کہ میں بالوں کی چوٹی یا جوز باندھ کر نماز پڑھوں (مرد کے لیے) یا نماز میں کنکریوں کو الٹ پلٹ کروں، نیز مجھے منع فرمایا کہ میں جمعہ ہی کو روزے کے لیے خاص کر لوں۔ اور منع فرمایا کہ میں روزہ کی حالت میں پھپھنے (لگوا کر خون) نکلاؤں۔

اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے (قرآن پاک میں مذکور) "أدبار النجوم" اور "أدبار السجود" کے بارے میں سوال کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا: أدبار السجود مغرب کے بعد کی دو رکعت (سنتیں) ہیں اور ادبار النجوم فجر کی نماز سے پہلے (فجر کی) دو رکعت (سنتیں) ہیں۔ نیز میں نے آپ سے حج اکبر کے بارے میں سوال کیا تو ارشاد فرمایا: وہ یوم النحر (قربانی کا دن) ہے۔ اور میں نے آپ ﷺ سے (المصلاة الوسطی) درمیان کی نماز (جس کا قرآن میں ذکر ہے) کا سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ عصر کی نماز ہے جس میں کوتاہی کی جاتی ہے۔ اور پھر قرآن میں اس کی پابندی کا خصوصیت سے ذکر آیا ہے۔ مسدد
کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ کنز۔

ناسخ و منسوخ احکام

۱۴۵۶۴... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: رمضان نے ہر روزے (کی فرضیت) کو منسوخ کر دیا ہے اور زکوٰۃ نے (ہر صدقے کی فرضیت) کو منسوخ کر دیا ہے اور تعد نے طلاق، عدت اور میراث کو منسوخ کر دیا ہے (متعد اول اسلام میں جائز تھا پھر حرام قرار دے

دیا گیا اور طلاق، عدت اور میراث پھر شروع ہو گئے) اور (یوم النہی) قربانی نے ہر دوسری قربانی (کی فرضیت) کو منسوخ کر دیا ہے۔

الجامع لعبدالرزاق، ابن المنذر

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو بروایت علی حضور ﷺ سے مرفوعاً نقل کیا ہے، جو قسم اول میں گذر چکا ہے۔

۱۳۵۶۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: تین چیزوں میں مذاق اور مسخرہ پن نہیں ہے نکاح، طلاق، عتاقہ (آزادی) اور صدقہ۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۶۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا: تلقی سے (دودھ والے جانور کو ذبح کرنے سے)، جفتی والے

بکرے کو ذبح کرنے سے، اور طلوع شمس سے قبل بھاؤ تاؤ کرنے سے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

فائدہ:..... تلقی سے یعنی جو لوگ دیہاتوں سے بنزریاں اور اناج وغیر لے کر منڈی میں فروخت کرنے آتے ہیں ان سے خرید کر آگے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے جیسا کہ ایجنہ اور ولال کرتے ہیں، جس کی وجہ سے اشیاء کے دام بڑھ جاتے ہیں۔

۱۳۵۶۷..... حضرت تمیم الداری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو پانچ چیزیں لے کر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے

اس کے لیے جنت ہے اور جس نے پانچ چیزوں کی ادائیگی کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی اس کو جنت سے کوئی چیز روکنے والی نہیں۔ اور جمعہ پانچ شخصوں کے سوا سب پر واجب ہے۔ وضو پانچ چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے، مشروبات پانچ چیزوں سے تیار ہوتے ہیں، عورتوں پر مردوں کے پانچ حق ہیں اور حضور ﷺ نے عورتوں کو پانچ چیزوں سے منع فرمایا:

بہر حال وہ پانچ چیزیں جن کے ساتھ بندہ اللہ سے ملاقات کرے اور اس کے لیے جنت ہو جائے وہ نماز، زکوٰۃ، بیت اللہ کا حج، رمضان کے روزے اور امیر کی اطاعت سے اور خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں۔

بہر حال وہ پانچ چیزیں جن کی ادائیگی کرتے ہوئے اللہ سے ملاقات کرے تو اس کو جنت سے کوئی چیز نہیں روک سکتی وہ اللہ کی خیر خواہی، کتاب اللہ کی خیر خواہی، امیروں (حکام) کی خیر خواہی اور عامۃ المسلمین کی خیر خواہی ہے۔

بہر حال جمعہ ان پانچ لوگوں کے سوا سب پر واجب ہے: عورت، مریض، غلام، مسافر اور بچہ۔

بہر حال وضو پانچ چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے۔ اور کرنا واجب: وجاتا ہے ہوانگننے سے، پاخانے سے، پیشاب سے، قے (الشی) سے اور منگنے والے خون سے۔

بہر حال مشروب (نبیذ وغیرہ) پانچ چیزوں سے تیار ہوتے ہیں۔ شہد سے، کشمش سے، کھجور سے، گندم سے اور جو سے۔

بہر حال آدمی کے عورتوں پر پانچ حق ہیں: اس کی قسم (اگر وہ عورت کے لیے کوئی قسم کھالے تو اس کو) نہ تڑوائے، خوشبو نہ لگائے مگر شوہر ہی کے لیے، گھر سے نہ نکلے مگر اس کی اجازت کے ساتھ اور اس کے گھر میں ایسے شخص کو نہ آنے دے جس کا آنا وہ پسند نہ کرتا ہو۔

اور بہر حال حضور اکرم ﷺ نے عورتوں کو پانچ باتوں سے منع فرمایا: (کمام سے یعنی بالوں کے اندر کوئی چیز رکھ کر ان کا) جوڑا بنانے سے۔

جس سے بال زیادہ معلوم ہوں، جوتے پہننے سے (یعنی گھومنے پھرنے سے)، محفلوں میں بیٹھنے سے، شاخ۔ ڈنڈی وغیرہ لے کر اترتے ہوئے چلنے سے اور بغیر اوزھنی کے صرف شلو ارمیض پر اکتفا کرنے سے۔ ابن عساکر

کلام:..... روایت بلا سند کے اعتبار سے نقل کلام سے دیکھئے: التزیہ ۳۹۵۲ ذیل اللہ فی ۱۸۲۔

۱۳۵۶۸..... عمران بن حبان بن غلۃ الصاری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فتح خیبر سے دن رسول اللہ ﷺ کو منع فرماتے ہوئے

دیکھا کہ مال غنیمت کی کوئی شے (خریدی یا بیچی نہ جائے جب تک کہ اس کو تقسیم نہ کر لیا جائے، نیز حاملہ (قیدی) عورتوں کو) جب وہ حصے میں آجائیں (وطی) (بمناخ) کرنے سے منع فرمایا اور (درختوں پر لگے) پھلوں کی بیج سے منع فرمایا جب تک کہ ان کا پکنا ظاہر نہ ہو جائے اور وہ آفت

سے محفوظ نہ ہو جائیں۔ الحسن بن سفیان و ابو نعیم

ماں کی خدمت کا اجر جہاد کے برابر ہے

۱۳۵۶۹ یحییٰ بن العلاء، ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام رشید بن کریم سے اور وہ لبید سے اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی اور اس کی ماں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آدمی جہاد میں جانا چاہتا تھا، جبکہ اس کی ماں اس کو روک رہی تھی۔ حضور اکرم ﷺ نے اس کو ارشاد فرمایا: تو اپنی ماں کے پاس ٹھہر، تجھے ایسا ہی اجر ملے گا جیسا جہاد میں ملتا۔ اور ایک دوسرا شخص حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے نذر مانی ہے کہ میں اپنی جان کو اللہ کے لیے ذبح کروں گا۔ یہ سن کر نبی اکرم ﷺ نے اس کی طرف التفات نہیں کیا۔ چنانچہ وہ آدمی چلا گیا اور اس نے اپنے آپ کو ذبح کرنے کا ارادہ کر لیا۔ تب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے میری امت میں ایسے لوگ پیدا فرمائے جو اپنی نذروں کو پورا کرنے والے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کا شر (خدا اور دکھ) پھیل رہا ہوگا۔

پھر آپ ﷺ نے اس شخص سے پوچھا: کیا تیرے پاس ماں ہے؟ اس نے ہاں میں جواب دیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سو اونٹنیاں اللہ کی راہ میں دو اور تین سال کے عرصہ میں دو، کیونکہ کوئی ایسا شخص تجھے نہیں ملے گا جو تجھ سے یہ ساری اونٹنیاں اکٹھی لے لے۔

ایک اور عورت رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: میں آپ کے پاس عورتوں کی قاصد بن کر آئی ہوں اور اللہ کی قسم! اور عورتوں میں سے کوئی عورت خواہ وہ جانتی ہو یا نہیں جانتی ہو مگر ہر ایک عورت آپ کے پاس آ کر یہ سوال کرنا چاہتی ہے۔ وہ یہ کہ اللہ رب العزت مردوں اور عورتوں سب کا پروردگار ہے اور سب کا معبود ہے اور آپ اللہ کے رسول ہیں مردوں کی طرف بھی اور عورتوں کی طرف بھی۔ اللہ نے مردوں پر جہاد فرض کیا ہے، اگر وہ جہاد میں کامیاب ہوتے ہیں تو ان کو اجر ملتا ہے اور اگر وہ شہید ہو جاتے ہیں تو اللہ کے پاس زندہ رہتے ہیں اور ان کو رزق دیا جاتا ہے، اب عورتوں کو یہ اجر کیسے ملے گا؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورتوں کا اپنے شوہروں کی اطاعت کرنا اور ان کے حقوق کو جاننا (یہ سب کچھ عطا کر دے گا) لیکن ایسا کرنے والی تم میں سے تھوڑی عورتیں ہیں۔ الجامع لعبدالرزاق

کلام: حسن بن سفیان نے اپنی مسند میں اس روایت کو مستطیرا (شر پھیل رہا ہوگا) تک روایت کیا ہے بطریق جبارۃ بن المغلس عن مندل بن علی عن رشید بن۔ نیز اس کو جوزقانی کے طریق سے اباطیل (من گھڑت میں شمار کیا ہے لیکن دونوں نے درست نہیں کیا۔ رشید بن کریم کی روایت ترمذی نے لی ہے اور امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اگرچہ اس کو ضعیف قرار دیا ہے مگر اس کی روایت حدیث (من گھڑت روایتوں) تک نمبر پینچتی۔ اور یحییٰ بن العلاء کی روایت ابوداؤد اور ابن ماجہ نے لی ہے اور یہ متروک راوی ہے۔

۱۳۵۷۰ حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو دونوں حالتوں میں دیکھا بغیر روزے کے بھی اور روزہ دار بھی۔ اس طرح جو توں کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے بھی اور ننگے پاؤں بھی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ اور کھڑے ہو کر پیتے ہوئے بھی دیکھا اور بیٹھ کر پیتے ہوئے بھی دیکھا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۷۱ ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کتنی چوری میں قطع ید ہوگی؟ (کتنے مال کی چوری پر ہاتھ کاٹنے کی سزا جاری ہوگی) حضور اکرم ﷺ نے (سائل کے حال کو دیکھتے ہوئے) ارشاد فرمایا: درخت پر لٹکے ہوئے پھلوں کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے (کیونکہ وہ محفوظ نہیں ہیں) ہاں جب پھل جریں (جہاں پھل اکٹھے ہوتے ہیں) میں جمع کر لیے جائیں تو وہ مال کی قیمت (کے برابر پھلوں کی چوری) میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔ اور راہ چستی بکری کو اٹھانے پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ ہاں جب وہ باڑے میں پہنچ جائے تو وہ مال کی قیمت کے برابر میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔

حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اور حضور اکرم ﷺ سے گمشدہ بکری کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ تجھے یا تیرے کسی بھائی کے ہاتھ لگ جائے گی۔ اگر کوئی بکری نکل جائے تو تو اس کو پکڑ لے۔ اور رسول اللہ ﷺ سے گمشدہ اونٹ کے بارے میں

سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اونٹ کے ساتھ اس کے پاؤں اور اس کا مشکیزہ ہے اس کو یونہی پھرنے دے اس کا مالک اس کو پکڑ لے گا اور حضور اکرم ﷺ سے لفظ (پڑی ہوئی چیز) کے بارے میں سوال کیا گیا تو حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پڑی ہوئی چیز کسی آتی جاتی راہ یا آبادستی میں ملے تو اس کو ایک سال تک تشہیر کرا۔ اگر اس کا مالک آجائے تو ٹھیک ورنہ وہ تیری ہے۔ اور اگر وہ چلتی راہ میں نہیں ہے اور نہ ہی کسی آبادستی میں تو اس میں اور رکاز (زمین میں گاڑے ہوئے خزانہ) میں خمس ہے (یعنی اس کا پانچواں حصہ بیت المال کے لیے نکال کر باقی پانے والے کا ہے)۔ النسائی، ابن عساکر

۱۳۵۷۲... ابن اسحاق سے مروی ہے کہ مجھے عبداللہ بن ابی بکر نے اپنے والد ابو بکر (سے انہوں نے) محمد بن عمرو بن حزم سے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں:

گورنر کے لئے ہدایات کا ذکر

یہ خط رسول اللہ ﷺ نے عمرو بن حزم کے لیے لکھوایا تھا جب آپ ﷺ نے ان کو یمن کی طرف معلم بنا کر بھیجا تھا۔ تاکہ وہ اہل یمن کو فقہ و سنت سکھائیں اور ان سے صدقات (واجبہ) وصول کریں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ان کے لیے خط لکھوایا اور ایک عہد لکھوایا اور اس میں کچھ احکام فرمائے۔ جو درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ خط اللہ اور اس کے رسول کی جانب سے ہے:

يا ايها الذين آمنوا اوفوا بالعقود

اے ایمان والو! عہدوں کو پورا کرو۔

نیز یہ عہد نامہ ہے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے عمرو بن حزم کے لیے۔ ان کو یمن بھیجتے وقت۔ رسول اللہ ان کو ہر کام میں اللہ کے تقویٰ کا حکم کرتے ہیں۔

فان الله مع الذين اتقوا والذين هم محسنون۔

بے شک اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا اور وہ لوگ احسان کرنے والے ہیں۔ رسول اللہ نے ان کو حکم کیا ہے کہ وہ حق کو وصول کریں جیسے کہ اللہ نے اس کو مقرر کیا ہے۔ نیز وہ لوگوں کو خیر کی خوشخبری دیں اور ان کو خیر کا حکم دیں لوگوں کو قرآن سکھائیں ان کو قرآن سمجھائیں، لوگوں کو منع کریں کہ کوئی قرآن کو بغیر پاکی (وضو) کے نہ چھوئے۔ لوگوں کو خبر دیں ان کے حقوق کی اور ان پر واجب احکام اور ذمہ داریوں کی۔ نیز وہ حق میں ان پر زمی کریں، لیکن ظلم کی روک تھام میں سختی کریں۔ بے شک اللہ پاک نے ظلم کو ناپسند کیا ہے اور اس سے منع فرمایا ہے اور فرمایا ہے:

الا لعنة الله على الظالمين۔

یا رکھو ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔

جنت حاصل کرنے والے اعمال

نیز وہ جنت کی خوشخبری دے اور جنت حاصل کرنے کے اعمال بتائے، جہنم سے لوگوں کو ڈرائے اور جہنم میں سے جانے والے اعمال بتائے۔ وہ لوگوں کے ساتھ برتاؤ رکھے تاکہ لوگ دین کی سمجھ بوجھ (فقہ) حاصل کر لیں۔ لوگوں کو حج کے احکام، سنن اور فرائض اور حج اکبر و حج اصغر کے متعلق اوامر اللہ سے آگاہ کرے۔ حج اکبر حج ہے اور حج اصغر عمرہ ہے۔

نیز لوگوں کو منع کریں کہ وہ ایک چھوٹے کپڑے میں نماز نہ پڑھیں ہاں اگر بڑا کپڑا ہو اور اس کی دونوں طرفین کی گردن پر مخالف سروں میں ڈال لی جائیں تو درست ہے۔ نیز منع فرمایا کہ کوئی شخص صرف ایک کپڑے میں لپٹ جائے اور اپنی شرم گاہ آسمان کی طرف کر لے۔ اور کوئی آدمی جب اس کے بال گدی پر زیادہ اکٹھے ہو جائیں تو ان کی چٹیا یا جوڑانہ باندھے نیز جب لوگوں کے درمیان کوئی لڑائی ہو جائے تو قبائل اور خاندانوں کو نہ پکارتیں بلکہ اللہ وحدہ لا شریک لہ کا نعرہ بلند کریں۔ پس جو اللہ کے نام سے نہ پکارتے بلکہ قبائل اور خاندانوں کو پکارتے (یعنی عصبیت کا دعویٰ کرے، قوم پرستی کرے) تو ان پر تلواریں سونت لی جائیں حتیٰ کہ وہ اللہ وحدہ لا شریک لہ کے نعرے کو بلند کرنے لگ جائیں۔

لوگوں کو کامل وضو کا حکم کریں کہ اپنے چہروں کو، اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک اور پاؤں کو ٹخنوں تک دھوئیں اور اپنے سروں کا مسح کریں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ نیز نبی اکرم ﷺ نے ان (عمر بن حزام) کو نماز اپنے وقت پر پڑھنے کا حکم دیا، رکوع کو اچھی طرح کرنے اور خشوع کا اہتمام کرنے کا فرمایا۔ اور رات کی آخری تاریکی میں فجر پڑھ لیں اور جب سورج ڈھل جائے تو ظہر کو جلد پڑھ لیں۔ عصر کو پڑھ لیں جب کہ سورج زمین میں زندہ ہو (ٹھنڈا نہ ہو جائے کہ اس پر نگاہ ٹکنے لگ جائے) اور مغرب کو پڑھ لیں جب رات متوجہ ہو لیکن اس قدر مؤخر نہ کی جائے کہ ستارے آسمان میں ظاہر ہو جائیں۔ اور عشاء کو اول رات میں پڑھ لیں۔ جب جمعہ کی اذان ہو جائے تو جمعہ کے لیے سبقت کریں، جب اس کے لیے جانے کا وقت (قریب) ہو تو غسل کر لیں۔ نیز فرمایا کہ اموال غنیمت میں سے اللہ کا خمس نکالیں۔ اور مؤمنوں پر جو صدقات (زکوٰۃ وغیرہ) فرض کی گئی ہیں وہ زمین میں جبکہ اس کو آسمانی پانی سے سیراب کیا گیا ہو یا از خود وہ سیرابی ہو تو اس میں عشر ہے (دسواں حصہ) جس زمین کو (رہت کے) ڈواؤں (یا ٹیوب ویلوں) سے سیراب کیا جائے اس میں نصف عشر ہے (یعنی بیسواں حصہ)۔ اور ہر دس اونٹوں میں دو بکریاں ہیں اور ہر بیس اونٹوں میں چار بکریاں ہیں۔ ہر چالیس گائے میں ایک گائے ہے۔ اور ہر تیس گائے میں ایک سالہ بچھڑا ہے نہ زیادہ۔ اور ہر چالیس بکریوں میں جو سائمنہ ہوں (یعنی سال کے اکثر حصے میں باہر ادھر ادھر غیر ملکیت زمین سے چر کر گزارہ کرتی ہوں) ان میں ایک بکری ہے، یہ اللہ کا فریضہ ہے جو اس نے مؤمنین پر (ان کے اموال میں) مقرر کیا ہے۔ پس جو زیادہ کرے وہ اسی کے لیے بہتر ہے۔

اور بے شک جو یہودی یا نصرانی اپنی طرف سے خالص اسلام لے آیا اور اسلام کے دین کو اس نے اپنا لیا بے شک وہ مؤمنین میں سے ہے۔ اس کے لیے وہ سب کچھ ہے جو مؤمنوں کے لیے ہے اور اس پر جو چیز لازم ہے جو مؤمنوں پر لازم ہے۔ اور جو نصرانیت یا یہودیت پر ہوتا ہے اس کو ٹھک نہ کیا جائے اور (پھر ان کے) ہر بانی مرد یا عورت، آزاد یا غلام پر ایک دینار دینا لازم ہے یا اس کے بقدر کپڑے۔ پس جو یہ حق ادا کرے اس کے لیے اللہ کا اور اس کے رسول کا ذمہ ہے اور جس نے یہ حق روک لیا وہ اللہ کا دشمن ہے اور اس کے رسول کا اور تمام مؤمنوں کا پس اللہ کی رحمتیں ہوں محمد نبی پر اور امتی اور برکتیں ہوں۔

کلام: یہ روایت مستقطع ہے۔ پھر انہوں (ابن اسحاق) نے اسی روایت کو دوسرے طریق سے نقل کیا، بطریق عن عبد اللہ عن ابیہ عن جدہ عن عمرو بن حزام متصل۔

۱۲۵۷۳ ابو بکر محمد بن عمرو بن حزام عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے، عمرو بن حزام فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کو ایک دینار تک جس میں فرانش اور صدقات اور دیتوں کا بیان تھا۔ اور پھر یہ خط عمرو بن حزام کے ساتھ بھیج دیا اور پھر وہ اہل یمن کو پڑھ کر سنایا گیا، ان میں سے تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد پیغمبر کی جانب سے شہبیل بن عبد کلال اور حارث بن عبد کلال قبائل رعیین معافر اور ہمدان کے رئیسوں کی طرف امداد تمہارا قہر واپس آیا ہے، تم نے مال غنیمت میں سے خمس دیا ہے۔ اور مؤمنین پر ان کی (کاشتکاری) زمین میں جو عشر فرض ہے وہ تب ہے جب زمین آسمانی پانی (بارش) کے ساتھ سیراب ہوتی ہو اور بہتے پانی کے ساتھ سیراب ہوتی ہو۔ یا زمین از خود پانی کھینچتی ہو اور ایسی زمین کی پیداوار پانچ و سبب تک پہنچ جاتی ہو وقت ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔ اور ہر پانچ سائمنہ اونٹوں میں (جو باہر چرتے پھرتے ہوں) ایک بکری ہے یہاں تک کہ ان کی تعداد چوبیس تک پہنچ جائے۔ جب ایک

اونٹ بھی زیادہ ہو جائے تو ان میں ایک بنت مخاض (تشریح باب الزکوٰۃ میں پڑھیں) ہے۔ اگر بنت مخاض میسر نہ ہو تو ابن لبون نہ۔ یہاں تک کہ ان کی تعداد پینتیس تک پہنچ جائے۔ جب پینتیس سے ایک اونٹ زیادہ ہو جائے تو ان میں ایک بنت لبون ہے پینتالیس تک۔ اگر پینتالیس سے ایک زیادہ ہو جائے تو ان میں ایک حقہ ہے۔ اونٹ کی جفتی کے قابل۔ ساٹھ تک یہی ہے۔ اگر ساٹھ سے ایک زیادہ ہو جائے تو ان میں ایک جذعہ سے کچھتر تک، جب کچھتر سے ایک عدد زیادہ ہو جائے تو ان میں دو بنت لبون ہیں نوے تک۔ جب ایک زیادہ ہو جائے تو ان میں دو حقے ہیں اونٹ کی جفتی کے قابل۔ ایک سو بیس تک۔ یہی دو حقے رہیں گے۔ پھر جب ایک سو بیس سے تعداد اوپر ہو جائے تو ہر چالیس میں ایک بنت لبون ہے۔ اور ہر چالیس میں حقہ ہے اونٹ کی جفتی کے قابل۔

اور ہر تیس گائے میں ایک سالہ کچھتر ان پامادہ، اور ہر چالیس گائے میں ایک گائے۔ اور ہر چالیس سائہ بکریوں (باہر چرنے والیوں) میں ایک بکری ہے، یہاں تک کہ ایک سو بیس تک پہنچ جائیں۔ جب ایک سو بیس سے ایک بکری زیادہ ہو جائے تو دو سو تک میں دو بکریاں ہیں، جب دو سو سے ایک بکری زائد ہو جائے تو تین سو تک میں تین بکریاں ہیں اور جب ایک زیادہ ہو جائے تو ہر سو میں ایک بکری ہے اور زکوٰۃ وصولی میں بوزھا جانور لیا جائے گا اور نہ کانا بھینگا اور نہ ہی بکریوں کا نہ۔ اور نہ متفرق کے درمیان جمع کیا جائے گا اور نہ جمع شدہ کو متفرق کیا جائے گا زکوٰۃ کے خوف سے۔ اور جب دو شریکوں سے مشترک زکوٰۃ لی جائے تو بعد میں وہ دونوں برابری کے ساتھ حساب کتاب کر لیں۔ اور ہر پانچ اوقیہ چاندی میں پانچ درہم ہیں۔ پھر جب چاندی زیادہ ہو جائے تو ہر چالیس درہم میں ایک درہم ہے۔ اور پانچ اوقیہ (ساڑھے باون تولہ) چاندی سے کم میں زکوٰۃ نہیں (جبکہ صرف چاندی ہو، سونا اور روپیہ پیسہ یا دیگر مال تجارت کچھ نہ ہو) اور ہر چالیس دینار میں ایک دینار ہے۔

اور صدقہ محمد (ﷺ) اور ان کے اہل بیت کے لیے حلال نہیں۔ یہ تو زکوٰۃ ہے جس کے ذریعے تم اپنے آپ کو پاک کرتے ہو اور یہ فقراء مؤمنین کے لیے حلال ہے اور اللہ کی راہ میں بھی خرچ کی جائے گی۔ اور غلاموں میں اور کاشت کی زمین میں اور نہ اس کے کام کرنے والوں میں کچھ بھی زکوٰۃ ہے۔ جبکہ زمین کا صدقہ (زکوٰۃ) عشر کی صورت میں نکال لیا جائے گا۔

بڑے بڑے گناہوں کا ذکر

اور مسلمان غلام میں اور نہ مسلمان کے گھوڑے میں کوئی زکوٰۃ نہیں ہے۔

اور قیامت کے روز کبیرہ (بڑے بڑے) گناہوں میں سب سے بڑا گناہ ایک شرک باللہ ہے، اور ناحق مؤمن جان کو قتل کرنا اسلام کی جنگ کے روز پیٹھ پھیر کر بھاگنا، والدین سے قطع تعلقی کرنا، پاکدامن عورت پر تہمت لگانا، جادو سیکھنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، یہ سب کبیرہ گناہ ہیں۔ عمرہ حج اصغر ہے۔ اور قرآن کو کوئی نہ چھوئے مگر پاک۔ اور نکاح کے بغیر طلاق نہیں اور غلام کو جب تک خرید نہ لے آزاد کرنے کا اختیار نہیں۔ اور وہی ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے جس کا حصہ کندھے پر نہ پڑا ہو۔ اور کوئی ایک کپڑے میں نہ لپٹے اس طرح کہ اس کی شرم گاہ اور آسمان کے درمیان کوئی چیز نہ ہو۔ اور وہی ایک ایسے کپڑے میں نماز نہ پڑھے جس کی جانب کھلی ہوئی ہو۔ اور کوئی اپنے بالوں کا جوڑا بنا کر نماز نہ پڑھے۔ اور جس نے کسی مؤمن کو ناحق قتل کیا اور اس پر گواہ موجود ہیں تو اس کا قصاص لیا جائے گا الا یہ کہ مقتول کے ورثاء راضی ہو جائیں۔ اور ایک جان کی دیت (بدلہ) سواونت ہیں، اور تاک جب پوری کاٹ دی جائے تو اس میں دیت ہے، اور زبان میں دیت ہے، اور ہونٹوں میں دیت ہے، عضو تناسل میں دیت ہے، دونوں خصلوں میں دیت ہے، کمر میں دیت ہے، دونوں آنکھوں میں دیت ہے، ایک ناک میں نصف دیت ہے اور ماں مومتہ (سر کا وہ زخم جو دماغ کی جھلی تک پہنچ جائے) میں نصف دیت ہے۔ جانفہ (پیٹ کا وہ زخم جو معدہ تک پہنچ جائے) میں تہائی دیت ہے، منقلہ (وہ زخم جس سے کچھ ہڈی نکل جائے اور اپنی جگہ سے ہٹ جائے) میں پندرہ اونٹ ہیں۔ ہاتھ پاؤں کی انگلیوں میں سے ہر انگلی میں دس اونٹ ہیں۔ بردانت میں پانچ اونٹ ہیں۔ مونسجہ (وہ زخم جس سے ہڈی ظاہر ہو جائے) میں پانچ اونٹ ہیں، اور آدمی کو عورت کے بدلے قتل کیا جائے گا۔ اور جو دیت کو سونے کے ساتھ ادا کرنا چاہے اس کے لیے پوری دیت ایک ہزار دینار ہیں۔

ابن عساکر نے عباس دوری کی روایت میں نقل کیا ہے، عباس دوری کہتے ہیں میں نے یحییٰ بن معین سے اسی حدیث کو سنا وہ فرما رہے تھے کہ حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے اہل یمن کے لیے ایک خط لکھا (پھر آگے روایت بیان کی) تو یحییٰ بن معین سے ایک شخص نے پوچھا یہ روایت مسند ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں بلکہ صالح ہے۔ آدمی نے یحییٰ سے عرض کیا: کہ پھر حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ میرے پاس رسول اللہ کی کوئی تحریر موجود نہیں سوائے اس خط کے؟ تب یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خط زیادہ ثابت ہے نسبت حضرت عمرو بن حزم کے خط کے۔

۱۳۵۷۴..... حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر صاحب حق کو اس کا حق دیدیا لہذا اب وارث کے لیے وصیت جائز نہیں (اور نہ وہ نافذ کی جائے گی) اور بچہ صاحب بستر (شوہر یا باندی کے مالک کا ہوگا) جبکہ زانی کے لیے سنگساری کے پتھر ہیں۔ اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔ جس نے غیر باپ کی طرف اپنے کو منسوب کیا (کہ اس کا بیٹا ہوں) یا کسی غلام نے غیر آقا کی طرف اپنے کو منسوب کیا (کہ اس کا غلام ہوں) تو اس پر اللہ کی لعنت قیامت تک رہے گی۔ اور کوئی عورت اپنے گھر میں سے کوئی چیز اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر (صدقہ خیرات میں) خرچ نہ کرے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! اور کھانا بھی نہیں؟ فرمایا: کھانا تو ہمارا بہترین مال ہے (وہ کیسے بغیر اجازت دینا جائز ہوگا)۔ پھر ارشاد فرمایا: عاریت (مانگی ہوئی چیز) واپس کرنا لازم ہے، منجھ (دودھ کا جانور جو کسی کو دودھ پینے کے لیے دیا ہو) وہ بھی واپس کیا جائے گا اور قرض چکایا جائے گا اور ضامن (ضمانت لینے والا) نقصان کا ذمہ دار ہوگا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۵۷۵..... ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کی جنگ کے موقع پر گدھے کا گوشت کھانے سے اور ہر کچھلی والے درندے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ اور حاملہ قیدی عورتوں سے جماع کرنے سے منع فرمایا جب تک کہ وہ اپنے بچے نہ پیدا کر لیں۔ اور مال غنیمت بیچنے سے منع فرمایا جب تک کہ اس کو تقسیم نہ کر لیا جائے اور درخت پر لگے پھلوں کی بیج سے منع فرمایا جب تک کہ وہ پکنا شروع نہ ہو جائیں۔ اور حضور ﷺ نے اس دن لعنت فرمائی واصلہ اور موصولہ پر۔ اپنے بالوں میں دوسرے کے بال لگوانے والی عورت پر اور اس پر جو دوسری کو بال لگا کر دے اور گودنے والی پر اور گدوانے والی پر (جسم میں سوئی کے ساتھ نشانات لگا لگا کر پھر ان میں سرمہ یا رنگ بھر کر کوئی خاص نشانی لگوانا اور لعنت فرمائی اپنے چہرے کو پٹینے والی پر اور اپنے گریبان کو پھاڑنے والی پر)۔ مصنف ابن ابی شیبہ روایت صحیح ہے۔

حجۃ الوداع کے خطبہ کا ایک حصہ

۱۳۵۷۶..... حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع کے خطبہ میں ارشاد فرماتے ہوئے سنا: خبردار! بے شک اللہ تعالیٰ ہر صاحب حق کو اس کا حق دیدیا ہے، پس اب وارث کے لیے کوئی وصیت نہیں۔ بچہ صاحب بستر کا ہے اور زانی کے لیے پتھر ہیں اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔ اور جس نے غیر باپ کی طرف نسبت کی یا غیر آقا کی طرف نسبت کی اس پر اللہ کی لعنت ہے جو قیامت تک اس پر جاری رہے گی، اللہ اس کا فرض قبول کرے گا اور نہ نفل اور کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر کی کوئی چیز (باہر) خرچ نہ کرے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! کھانا بھی نہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ تو ہمارے عمدہ اموال میں سے ہے۔ پھر ارشاد فرمایا: عاریت واپس کی جائے گی، دودھ کا جانور واپس کیا جائے گا قرض چکایا جائے گا اور ضامن ذمہ دار ہوگا۔ ابو داؤد، السنن لسعید بن منصور، مسند احمد، ترمذی قال الترمذی حسن صحیح

۱۳۵۷۷..... یحییٰ بن عمر سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی شخص نے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو قرأت کرتے تھے تو آواز بلند فرماتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بسا اوقات آہستہ پڑھتے تھے اور بسا اوقات بلند آواز سے پڑھتے تھے۔ آدمی نے یہ سن کر کہا: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے دین میں وسعت اور کشادگی رکھی ہے۔ پھر پوچھا: کیا آپ ﷺ اول رات میں وتر پڑھتے

تھے۔ آدمی نے کہا: تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے دین میں وسعت رکھی ہے۔ پھر پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل فرض ہونے کی حالت میں سوتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کبھی سونے سے پہلے غسل فرمالتے تھے اور کبھی غسل سے پہلے سو جاتے تھے لیکن پھر سونے سے قبل وضو کر لیتے تھے۔ آدمی نے کہا: تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے دین میں وسعت رکھی ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۷۸ ... ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ہمیں جعفر بن محمد نے عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہم کی سند سے بیان کیا کہ انہوں حضور ﷺ کی تلوار کے ساتھ ایک صحیفہ پایا جو تلوار کے دستے کے ساتھ لٹکا ہوا تھا۔ اس میں لکھا تھا: بے شک لوگوں میں اللہ کا سب سے بڑا دشمن وہ قاتل ہے جو ایسے شخص کو قتل کرے جس نے قتل نہیں کیا اور ایسا مارنے والا ہے جس نے اس کو مارا نہیں۔ اور جس نے کسی بدعتی (دین میں نئی ایجاد کرنے والے) کو ٹھکانا دیا اللہ پاک قیامت کے دن اس کا نہ فرض قبول کریں گے اور نہ نفل اور جس غلام نے غیر آقاؤں سے رشتہ جوڑا اس نے کفر کیا اس کا جو اللہ نے محمد ﷺ پر نازل کیا ہے۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۳۵۷۹ ... مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک اعلان کرنے والے کو حکم دیا کہ یہ اعلان کر دے کہ وارث کے لیے وصیت نہیں اور کسی عورت کو وئی عطیہ آگے دینا جائز نہیں مگر اپنے شوہر کی اجازت کے ساتھ۔ اور بچہ صاحب فراش کے لیے ہے۔ السنن لسعید بن منصور

الحمد لله ختم شد حصہ پنجم

مترجم محمد اصغر غفر الله له ولو الديه ولذريته

خداوندی تعلیم و ہدایت کا جو سرمایہ قائم النہین حضرت محمد ﷺ کے ذریعے دنیا کو ملا اس کے دو حصے ہیں، کتاب اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے وہ ارشادات اور تمام قولی و عملی ہدایات و تعلیمات جو آپ نے بحیثیت نبی و رسول اللہ تعالیٰ کی کتاب کے معلم و شارح ہونے کی بحیثیت سے اُمت کو دی ہیں۔ دنیا کی ہمیشہ کے لیے رہنمائی کے لیے رسول اللہ ﷺ نے یہ دو حصے چھوڑے ہیں جن کی ظاہری و باطنی حفاظت کے انتظامات اللہ تعالیٰ نے فرمائے۔ رسول اللہ ﷺ کی عملی زندگی محفوظ رکھنے کے لیے ہر دور میں علماء و محدثین نے مختلف مجموعے تیار کیے ہیں۔ کنز العمال کا شمار بھی انہی مجموعوں میں ہوتا ہے جو علامہ علاء الدین علی المصطفیٰ کی تالیف ہے۔ آپ نے اُمت مسلمہ کی صراطِ مستقیم کی طرف راہنمائی کرنے اور ظاہری و باطنی علوم سے آراستہ کرنے کے لیے مذکورہ مجموعہ تیار کیا، ہر دور میں اس کی افادیت مسلم رہی اُمت نے اس سے بھرپور استفادہ کیا، واعظین، خطباء، علماء، مصنفین میں سے کوئی بھی اس کتاب سے مستغنی نہیں رہا۔ بعد کے دور کی تقریباً کوئی کتاب کنز العمال کے حوالے سے خالی نہیں۔

ذخیرۃ احادیث کے اس عظیم مجموعہ سے براہ راست استفادہ عربی میں ہونے کی وجہ سے علماء تک محدود تھا۔ کتاب کی افادیت اور عصر حاضر کے خاص علمی تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم العالیہ کے مشورہ سے کتاب ہذا کا اپنے انتظامات سے اردو ترجمہ مختلف جید علماء سے کروایا گیا۔ جس کی پہلی حدیث کا ترجمہ حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم العالیہ نے فرمایا تھا۔ جو بعینہ شامل ہے۔

پہلی فصل

ایمان کی حقیقت کے بارے میں

۱ " ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر، اہل اس کے فرشتوں پر، اور اس کے کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لادو، نیز جنبت، جہنم اور نارا لادو، اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھانے کا طے کرنا اور اچھی بڑی تقدیر پر ایمان لادو "

الحمد للہ اردو ترجمہ کا یہ کام تقریباً نو سال کی محنت کے بعد مکمل ہوا۔ آسان، عام فہم و سلیس ترجمہ اس انداز سے کیا گیا کہ مفہوم بآسانی سمجھ میں آجائے۔ نیز روایۃ حدیث سے متعلق کلام بھی مستند کتب سے مع حوالہ جات نقل کیا گیا ہے اس سے اردو سنی کی افادیت میں اضافہ ہو گیا۔ مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب معین مفتی دارالافتاء جلدیہ الرشید کراچی نے مکمل ترجمہ پر نظر ثانی و بالاسیعیاب موازنہ کیا اور عنوانات کا اضافہ بھی فرمایا، جاہجاہ تصحیحات کے مزید نافع بنادیا۔ نبی کریم ﷺ کی قولی و عملی تعلیمات و ہدایات پر بے مثال کتاب اور ہر زمانے کے طالبانِ ہدایت کے لیے مشعلِ راہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نبی آخر الزمان ﷺ کی اتباع اور آخرت میں شفاعت نصیب فرمائے۔

اللہ تعالیٰ کا محض فضل و کرم ہے کہ ذخیرۃ احادیث کی ۱۶ جلدوں پر مشتمل کتاب کا اردو ترجمہ علماء کرام کی جماعت کے ذریعہ کرا کے اردو داں مسلمانوں کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے دونوں جہانوں کے لیے قبول فرمائیں۔ آمین

E-mail: ishaat@pk.netsolir.com
ishaat@cyber.net.pk

کنز العمال



DIU-03815